فسانۂ لطافت بار

جلد اوّل

سیرِ کہسار

کہ ہندوستان کے فخر و افتخار مشہور روزگار

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

کی بحر مواج طبع کا ایک لہرا ہے

دکانِ جواہر سخن ہے لاریب

ہر نام رتن ناتھ بھی موزون تیرا

اس نادر روزگار فسانۂ عدیم السہیم و فقید المثل مین حسب الایماے مالک مطبع مصنّف
عالی دماغ نے جادو طرازی اور معجزہ پردازی کا خاتمہ کردیا ہی۔ فصاحت اُسکی لونڈی کا نام ہی تو سحر
اُسکا غلام ہی۔ نثر نثرہ نثار ہی تو شعر شعری شعار

بار سوم ۱۹۱۷ء مین
باہتمام منوہرلال بھارگو۔ بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین طبع ہوا

Supplied by
MINAR BOOK AGENCY
Exporters of Books & Periodicals

فہرست مضامین گھر بار سیر کہسار جلد اول

پہاڑ کیا شی ہی

۱- عسکری - ع - نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کے رئیس زادے امیر کبیر کے لڑکے ناز و نعم کے پروردہ - مگر نخاس اور نوازگنج اور حسین آباد مبارک کے باہر قدم نہین رکھا -

۲- نورن - ن - تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی جہانیان جہانگرد

ع - (نواب محمد عسکری) کیون صاحب یہ گرمیون مین صاحب لوگ رخصت کیون زیادہ لیتے ہین اسکا کوئی سبب ضرور ہی کیونکہ یہ لوگ اپنے وقت کے لقمان ہین انکا کوئی فعل خالی از حکمت نہین ہوتا اور گرمی کی فصل مین کم سے کم فیصدی اسّی ضرور مہینے دو مہینے کی رخصت لینگے - آج بڑے صاحب رخصت پر ہین اور کل چھوٹے صاحب گئے - اور پرسون جرنیل (جنرل) صاحب کا اسباب لد رہا ہی - گرمیون بھر یہی تار بندھا رہتا ہی - اور سردی مین اکّا دکّا ہی کوئی رخصت لیتا ہو تو لیتا ہو ورنہ جسے دیکھیے دورے پر - یہ کیا بات ہی -

ن - حضور سبب اسکا یہ ہی کہ گرمیون مین اکثر صاحب لوگ پہاڑ پر جایا کرتے ہین انکا ملک تو سرد ہوتا ہی نا - یہان کی گرمی انکو بہت کھلتی ہی بس اسی سبب سے کچھ دن کے لیے پہاڑون پر چلے جاتے ہین -

ع - یہ پہاڑ ہی کیا شی؟ پہاڑ کا نام تو برسون سے سنتے آئے ہین مگر کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا - جتنی مشکل اصطلاحین ہین وہ سب پہاڑون ہی کے متعلق ہین - مثلاً لوگ کہتے ہین فلان کا کام کرنا کیا پہاڑ اٹھانا ہی - تو حضرت اس سے تو پایا جاتا ہی کہ پہاڑ کوئی وزنی شی ہی

ن - وزنی تو ضرور ہوگا - مگر آخر وزن کی بھی کوئی انتہا ہی - بہت وزنی ہوگا کوئی چھ من کا ہوگا -

ع - نہین چھ من تو کیا ہوگا - اور اگر واقعی چھ ہی من ہوتا ہی تو

لاحول ولاقوۃ - کوئی ایسی وزنی شے نہیں ہے - لوگ تو ہاتھی اتنے بڑے جانور کو دم پکڑکے روک لیتے ہیں تو ہمنے نہیں دیتے ہاتھی کیا اب چھ من سے بھی کم ہوگا -

ن - کیون جناب یہ پہاڑ آخر کوئی پتھر ہے یا سیسا ہے یا اینٹ کا بنا ہوا ہے - یا روئی کا گٹھر ہے - یہ ہے کیا؟

ع - (کانون پر ہاتھ رکھکر) بھئی کوئی بڑی وزنی شے ہے جیسے ال جسکو شہر ور لوگ اٹھاتے ہین - گو ہمنے پہاڑ کبھی آجتک نہین دیکھے مگر اونچے اونچے ٹیلے البتہ دیکھے ہین - پہاڑ ان ٹیلو نسے کوئی چوگنے ہونے ہونگے انتہا دس گنے سہی -

ن - جی ہان بس انتہا ہے اور کیا کوئی میل بھر کے ہوتے ہونگے لاحول ولاقوۃ ! -

ع - اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ یہ کس شے سے بنے ہوتے ہین سنا ہے پہاڑون پر درخت اگے ہوتے ہین تو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کا میل ضرور ہے اور میل کیا معنی مٹی ہی کے ہوتے ہونگے - جب تو درخت اُگتے ہین - کسی سے دریافت کرنا لازم ہے -

ن - پیڑ تو پتھر پر اُگ نہین سکتے - لہذا مٹی ہی سمجھیے - مگر کسی بڑا دقت کی مٹی ہوگی - یہ بودی بھسبھسی مٹی نہوگی کہ پانی پڑا اور پھسلگئی وہ مٹی بھی مثل پتھر کے ہوگی -

ع - مگر صاحب لوگ پہاڑون پر جاتے کیونکر ہین ہمنے تو سنا ہے کہ وہان کوئی جا ہی نہین سکتا اور اگر کوئی گیا بھی تو سخت مصیبت سے انسان کا گذر ہوتا ہے اور کئی فٹ کی چڑھائی چڑھنی ہوتی ہے بھلا عقل بھی گوارا کر سکتی ہے کہ اتنی بڑی چڑھائی کوئی چڑھ سکے لاحول ولاقوۃ بہت ہوئی بھائی صاحب - یہان تو بھائی صاحب اگر سیاسے زینے ہون تو چالیس زینون کے بعد دم ٹوٹا جاتا ہے اور جو کسی مکان کے زینے چوڑے چوڑے ہون اور سیدھے چلے گئے ہون تو معاذ اللہ

دس بھی دو بھر ہو جائین - نہ کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنی اور کون چڑھائی پہاڑون کی! معاذ اللہ کا مقام ہے -

ن (مسکراکر) آپ بھی انھین لوگون مین معلوم ہوتے ہین جو خشکے کے کھیت ڈھونڈھتے ہین - پہاڑون سے بالکل ناواقف ہی نہین پہاڑ کو تو آپ بالکل کھلونا ہی سمجھے ہوئے ہین آپ کئی فٹ کی چڑھائی کو رو رہے ہین اور یہ معلوم ہی نہین کہ پہاڑونکی چوٹیان سات سات ہزار فٹ بلند ہین ہوش تو اُڑ گئے ہونگے جناب - ع

تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے

ع - سات ہزار فٹ کی بلندی!!! عیاذاً باللہ! - ہوش اُڑ گئے واللہ - سات ہزار فٹ کی بلندی کچھ ٹھکانا ہے - بھئی ہمین تو یقین نہین آتا - آپ ہمین ناواقف سمجھکر بناتے ہین - سات ہزار فٹ کچھ آپ نے دل لگی مقرر کی ہے پہاڑ نہوا کوئی آسمان ہوا - آسمان بھی تو آخر ——————

ن - ہان ہان کیا! آسمان بھی تو آخر کیا - آپ کچھ فرمانے کو تھے مگر دبے دانتون کہکے رہگئے - سات ہزار فٹ کی بلندی تو کوئی بلندی مین بلندی نہین ہے بھائی جان تیس انتیس ہزار فٹ کی بلندی ہوتی ہے - یعنی پانچ میل کے قریب ہوئی - ڈھائی کوس - آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز - آپ نے شہر کی چڑھائی کی اچھی کہی واللہ - ایک دفعہ چل کے دیکھیے تو کہ پہاڑ کیا شے ہے -

ع - خدا کی پناہ! تو انسان کوئی سات آٹھ گھنٹے مین پہاڑ کی ڈھائی کوس چڑھائی چڑھ سکتا ہوگا - ہم ایسے ناواقف آدمی تو ہانپ ہی جائین -

ن - (مسکراکر) سات آٹھ گھنٹے! ماشاء اللہ! اجی جناب پہاڑون کی دشوارگذاری سے آپ ابھی واقف ہی نہین ہاں جگر کے ساتھ جانا ہوتا ہے کہ الامان کچھ نہ پوچھیے - یہ تھوڑا ہی ممکن ہے کہ پہاڑ کی

چوٹی پر آپ سیدھے ہی پہونچ جاییے - یہ کچھ کوئی میدان ہی کہ انسان سیدھا چلا جائے پہاڑ کہاں کے جانا پڑتا ہی چیل کو کبھی منڈلاتے ہوئے دیکھا ہی -

ع - آپ نے بھی غضب کیا واللہ - اب کیا چیل اور کوے کو کبھی اڑتے نہیں دیکھا ہی - معقول !

ن - اچھا بھلا چیل کیونکر اڑتی ہی - چیل کو کبھی سیدھا اڑتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا - جب اڑیگی چکر کھائے اور منڈلاتی ہوئی اگر سیدھی اڑے تو دم ٹوٹ جائے حقیقت حال یون ہی کہ پہاڑ کے دیکھے بغیر دنیا کے نشیب و فراز سے انسان واقف نہیں ہو سکتا نشیب و فراز تو انسان جبھی دیکھ سکتا ہی جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے اور پھر نیچے اترے -

ع - واللہ کیا بات کہی ہی تو حضرت کسی ترکیب سے پہاڑون کی سیر کرنی چاہیے -

سفر کوہی کا شوق

میان نور کی روشنی طبع اور رسائی الفاظ و جادو بیانی و سحر طرازی نے وہ رنگ اثر دکھایا کہ محمد عسکری کو سفر کوہی کا شوق چرایا - گو انھون نے عنایات ایزدی سے طبع نورانی پائی تھی - جناب باری نے عقل و دین عطا فرمائی تھی مگر جوانی دیوانی رفیق مصاحب سب نا درباندازتہذیب - فروغ بازار تخریب ملے تھے - طرز معاشرت قابل افسوس تھا - انکے ہان ۱۱ بجے تڑکا ہوتا تھا - ۱۱ بجے تک خواب غفلت مین پڑے رہتے تھے - ۱۱ بجے کروٹین ادھر ادھر بدلین آنکھین ملتے ہوے اٹھے اور پھر لیٹ گئے - خدمتگار حاضر ہوا اور پاؤن دبانے شروع کیے تو پھر آنکھ لگ گئی ۲ بجے کے بعد آنکھ کھلی - پلنگ ہی پر بیٹھے بیٹھے منھ دھویا آبدار خانے والا حقہ بھر کر لایا محمد علی کی دکان کا دو سیرا مشکبو تمباکو خاصدان مین گلوریان آئین - سرکار نے لیٹے ہی لیٹے ہی کھائین -

اتنے مین مصاحب آئے - فقرہ بازی شروع ہوئی - ایک گھنٹے تک گپین اڑائین ایک گھنٹے کے بعد چانڈو کا شغل ہوا خود بدولت اور کل حاضرین مصاحبین بخت و اژگون کیطرح اوندھے پڑے ہوے چانڈو اڑانے لگے جب کئی چھینٹے پی چکے اور خوب غلین ہوے تو تھوڑی دیر مین خدمتگار نے عرض کیا خداوند خاصہ چنا گیا کھانے کیوقت چہمیگوئیان شروع ہوئین

عسکری - قصد ہی کہ ابکے پہاڑ کا سفر کرین -

اختر - حضور پہاڑ کا سفر کرینگے ؟ -

ممن - خیر باشد - یہ سفر کیسا خداوند ؟ -

ع - ہمین شرم آتی ہی کہ آج تک پہاڑ نہین دیکھا -

ممن - اسمین شرم کی کیا بات ہی پیر و مرشد - پہاڑ دیکھنے سے کیا قارون کا خزانہ ملجائیگا -

اختر - ایک پہاڑ پر کیا فرض ہی حضور - ابھی ہلوگون نے دیکھا ہی کیا ہی خاک ؟ جب ملکون ملکون کی سیر کرے تب البتہ انسان پختہ مغز ہو ورنہ دو دن کی زندگی مین کیا رکھا ہی - ؎

دریا دیکھوں کہ کوہ و صحرا دیکھوں | یا معدن و دشت کا تماشا دیکھوں
ہر چیز تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے | حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

ممن - خداوند ہرگز ہرگز پہاڑ پر جانے کا قصد نہ فرمائیے گا - اجی توبہ توبہ - جناب والد کو ایکبار جانے کا اتفاق ہوا تھا وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا اگر کوئی کرور دو کرور روپے بھی دے تو پہاڑ کی طرف رخ نہ کرنا -

عسکری - یہ کیون یہ کیون - آخر اسکا سبب ؟

ممن - خداوند غلام دست بستہ عرض کرتا ہی از برای خدا

حضور یہ خیال دل سے نکال ڈالیں۔

ع۔ ای تو صاحب کوئی سبب بھی بتائیے گا۔

اختر۔ بھئی عجیب قسم کے آدمی ہو واللہ۔ ارے میاں پہاڑون نے کیا قصور کیا ہی آخر کچھ معلوم تو ہو دسے۔

ممن۔ حضور بس یہ ملاحظہ فرمائین کہ جناب ابا جان نے پہاڑ کے سفر مین یہ تکلیف اُٹھائی کہ وصیت کر گئے۔

ع۔ بے اسکے نشیب و فراز سے انسان واقف نہین ہوتا

ممن۔ پیر و مرشد یہ تو حضرت نور کی لفاظی ہی۔ باقی عرض کر دینے سے مطلب تھا ماننا نہ ماننا آپ کے ہاتھ ہی۔ سه

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار	اب مان نہ مان تو ہی مختار

اول تو حضور یہ ملاحظہ فرمائین کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنا بھلا حضور سے چڑھی جائیگی۔ استغفر اللہ۔ درگاہ تک جاتے ہوے ہانپ جاتے ہین حضور نہ کہ کوسون کی چڑھائی۔ پھر راستہ اسقدر مخدوش کہ الامان۔ ذراسی پگڈنڈی اور دونون جانب کوسون نکا نشیب نیچے دیکھا اور تھرتھرا کے آدمی گر پڑا۔ دائین طرف دیکھو تو خوف۔ بائین طرف نظر ڈالو تو خوف۔ اور جو پیچھے زمین آگ لگی تو چلیے بس ختم شد۔ جل بھن کے کباب ہو گئے۔

واجد۔ واہی ہو خاصے۔ اور یہ جو لکھو کھا آدمی پہاڑون پر رہتے ہین یہ کیونکر رہتے ہین۔

ممن۔ اُنکی اور بات ہی بھائی جان۔

واجد۔ اور بات کیسی۔ کیا وہ انسان نہین ہین۔

ممن۔ بھلا حضور پہاڑ کے سفر کے قابل ہین۔

واجد۔ کیون نہین ہین۔ ٹٹوون پر جائینگے۔

ممن۔ ٹٹو پر چھ کوس کی چڑھائی پر جائینگے؟ ہوش کی دوا کرو۔ اور جو ٹٹو ٹھوکر لے۔

ع۔ ٹھوکر؟ واہ واہ ہمسے نہ جایا جائیگا۔ بندہ ایسے سفر سے در گذرا۔ اور جو ٹو بھڑکے تو کہین کے نہ رہے۔

ممن۔ گر پڑے تو ہڈیان تک نہ ملین۔

ع۔ ای توبہ چلنا چور ہو جائے۔

ممن۔ خداوند اک ذراسی بلندی پر سے انسان دیکھتا ہی تو کانپنے لگتا ہی نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی۔ خدا کی قسم ذرا نیچے کی جانب نظر کی اور کانپ اُٹھا۔

ع۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔

اختر۔ ہی تو پہاڑ کا سفر نہایت دشوار گذار۔

ممن۔ ای حضرت توبہ ہی بھلی۔

ع۔ ہمسے چڑھائی پر نہ چڑھا جائیگا اللہ ایسی چڑھائی!! مگر کیا ادھر اُدھر اینٹ یا پتھر کی منڈیر نہین بنی ہوتی ہی۔

ممن۔ (قہقہہ لگا کر) خداوند منزلون در منزلون کے راستے مین منڈیر کیسی۔

اختر۔ انسان کا کام تو نہین ہی۔

ممن۔ اسمین کیا شک ہی۔ دو سو منزل تو ایک ذرا سی پہاڑی کا ایک حصہ ہوتا ہی۔

اختر۔ حضور سنتے ہین پہاڑ کی عورتین بڑی حسین ہوتی ہین۔

ع۔ واللہ! تو بھئی ضرور چلینگے۔ لاکھ کام چھوڑ کے چلین در پھر چلین

اختر۔ دو پہاڑنین ہمنے مرادآباد مین دیکھی تھین۔ منا اور بنا۔ خدا گواہ ہی۔ خدا گواہ ہی۔ ایسی صورتین آج تک نظر سے نہین گذرین

ع۔ بھئی چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم ضرور چلینگے۔

ممن۔ ان پہاڑنون کا مذہب کیا ہی۔ ہندو ہین یا مسلمان۔

ع۔ اجی اس سے کیا بحث ہی۔

اختر۔ وہ ہندو ہون یا مسلمان مطلب تو حسن گلوسوز سے ہی۔

ع۔ میرا بس چلے تو ان جاہل ہندو مسلمان دونون کو شہر بدر

گرادون عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود - اللہ اکبر کیسی عداوت ہے
یہ آخر استفسار اختلاف مذہب کیون ہے -
اختر - حضور تعصب - ؎

آتہ یہ اختلاف مین کیونکر پڑھے ہین
ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

کھانے سے فراغت پائی تو گرما گرم دودھیا چاے آئی اور نواب صاحب
نے مع مصاحبین نوش فرمائی - حقے پیچوان آئے مشکبو تمباکو نے
ساری محفل کو بسا دیا - محمد عسکری صاحب پلنگ پر دراز ہوے
خسخانے کو بہشتی نے تر کر دیا - قلی نے پنکھا کھینچنا شروع کیا مصاحب
بھی لیٹے - اب خوش بیانیان ہونے لگین ایک مصاحب نے کہا
کیون حضور - مجھے یہ حیرت ہے کہ یہ آسمان بے ستون کیونکر کھڑا ہے
دوسرا بولا خداوند پلاؤ کھانے کے بعد بھی واللہ کیا دور کی سوجھتی
ہے - دریافت فرماتے ہین کہ یہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم ہے
تیسرے مصاحب نے کہا حضور بہت دور کی سوجھی - چوتھا بولا خداوند
اب تو یہ زمین اور آسمان کے قلابے ملانے لگے - اسپر بڑا قہقہہ پڑا
محمد عسکری صاحب کھلکھلا کر ہنسے فرمایا کہ زمین اور آسمان کے قلابے
کیا خوب کہا ہے - مصاحب نے اٹھکر تین بار سلام عرض کیا اور کہا
حضور یہ سب حضور ہی کے فیضان صحبت کا اثر ہے ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوے دلاویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ع - جمال ہمنشین یا کمال ہمنشین -
ممن - کیا خوب بات فرمائی ہے -
ع - بھئی اس صحبت مین اختر شاعر ہین - انسے پوچھیے کہ
جمال کا لفظ یہان پر صحیح ہے یا کمال -

اختر - پیر و مرشد دونون صحیح ہین - اللہ جمیل یحب الجمال
جمال کے معنی ظاہری حسن و خوبصورتی کے نہین ہین میرے
ناقص علم و یقین مین کمال کے لفظ سے جمال یہان پر
زیادہ موزون ہے - ؎

یہ آدمی ہے کہ ہر دن جمال رہتا ہے
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہے

بیگم صاحب کا روٹھنا

اب سنیے کہ لاڈو مہری کو ان چہ میگوئیون کی پوری پوری خبر
پہونچ گئی اور اُسنے محلسرا مین جاکر بیگم صاحب سے کچا چٹھا کہہ
سنایا سنتے ہی بد دماغ ہو گئین اور کہا ان کو کیا کیا بیفکری کی
باتین سوجھتی ہین اور اللہ کی عنایت سے جو سوجھتی ہے انوکھی ہی
سوجھتی ہے - اس بے تکے پن کے صدقے کوئی پوچھے پہاڑ نگوڑے
مین کیا دھرا ہے) لاڈو نے کہا حضور ہمارے محلے مین ایک خانسامان
رہتا ہے وہ پہاڑ کے نام سے کانون پر ہاتھ دھرتا ہے اور کہتا ہے
چاہے کوئی دس کی عوض پچاس روپیہ مہینا بھی دے تو مین جانتا
ہون پہاڑ پر نہ جانے کا حضور وہان تو ذری سی پگڈنڈی ہے بے ایمان
کی قبر کی طرح تنگ - ہے ہے جو ایک ذری پانون پھسلے تو انسان
کہین کا نہ رہے -
بیگم صاحب نے کہا - لاڈو - حسین علی سے کہدو کہ ذری بلا لے
ہمکو ایک ضروری کام ہے - لاڈو نے حسین علی کو دروازے
کے پاس بلا کر کہا - سرکار سے کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو بلاتی ہین
اور فرماتی ہین کہ بڑا کام ضروری ہے - ذری کھڑے کھڑے
ہو جائین - حسین علی نے کہا اسوقت موقع نہین ہے کہنے کو کہو
جائے عرض کر دون - مگر خفا ہو جائینگے - لاڈو نے کہا تمکو اس سے
کیا بحث ہے - ایلچی را چہ زوال - جو حکم سرکار نے دیا وہ بجا لاؤ

حسین علی نے جاکر دیکھا تو سب کے سب پڑے خرانٹے لے رہے ہیں۔ پنکھا قلی نے کہا دبے پانون جاؤ۔ ابھی ابھی سرکار کی آنکھ لگی ہے اتنے مین ایک مصاحب نے آہستہ سے کہا۔ ؎

سرھانے میر کے آہستہ بولو	ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

حسین علی نے جاکے لاڈو سے کہدیا کہ سرکار آرام مین ہین۔ لاڈو نے بیگم صاحب سے عرض کی کہ حضور سرکار آرام مین ہین ابھی ابھی آنکھ لگی ہے کوئی دو گھنٹے مین بیدار ہونگے۔

بیگم (ب) ابھی ہم کچھ نہ کہین تو بہتر ہے۔ دیکھین ہمسے آنکے کیا ذکر کرتے ہین۔

لاڈو۔ حضور کی بلا اجازت تو حشر تک نہ جائینگے۔

ب۔ ہمسے جسوقت ذرا بھی ذکر کرینگے ہم کہینگے اگر تمنے پہاڑ کے سفر کی تیاری کی تو ہم زہر کھا لینگے۔

ل۔ اے ہے کانپ اٹھین حضور۔

ب۔ ابھی ایسا نہین ہے کہ ہمارے حکم کو خواہی نخواہی ٹال دین۔

ل۔ جی نہین بیگم صاحب بہت مانتے ہین۔

ب۔ نہ کیونکر مانین۔ نہ ماننا کیا معنی۔

ل۔ اے حضور ایک تو جوانی اللہ رکھے کس جوبن پر ہے۔

ب۔ تم بڑی بے ادب ہو گئی ہو لاڈو۔

ل۔ (مسکرا کر) دوسرے روپیہ۔ تیسرے دبیقہ۔ چوتھے حسن۔

ب۔ مین رہ رہ کے سوچتی ہون کہ یہ انکو سوجھی کیا۔

ل۔ حضور بات ساری یہ ہے کسی نے بہکا دیا ہے۔

ب۔ اسمین بھی دس بارہ ہزار بنینگے۔

ل۔ اسمین کیا شک ہے حضور۔ مگر ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ جب حضور کی خفگی کا حال دیکھینگے تو پھر جانے کا نام نہ لینگے۔

راوی۔ لاڈو نے اچھی کھری سنائی کہ محمد عسکری کو اگر پہاڑ کا خیال ہے تو صرف اسقدر کہ بیگم صاحب وثیقہ دار ہین جو ان مین روپے والی ہین۔ عشق صرف روپیہ کا اور محبت فقط زر کی ہے۔ باقی الحمد اللہ خیر صلاح ہے۔ پھر بلا بے اجازت پہاڑ کے سفر کا کیونکر قصد کرینگے۔ خوف دامنگیر ہوگا کہ پہاڑ تو نہ جاسکے ہار رسے جاتا رہے کہین جلدین یا خفا ہو جائین۔

اتنے مین محمد عسکری صاحب آنکھین ملتے ہوئے محلسرا مین تشریف لائے۔ بیگم صاحب نے انکو دیکھتے ہی منہ پھیر لیا اور جیسے ہی قریب آنے کو تھے انھون نے ایک عجیب طرح کی شوخی سے۔ کہ طرارہ بھر کے کوٹھے پر ہو رہین۔ لاڈو بھی ساتھ ساتھ گئی اور جھپ سے دروازہ بند کر لیا۔ محمد عسکری کے فرشتے خان کو بھی خبر نہین کہ اس بد دماغی اور تنکی اور عتاب کا سبب کیا ہے۔ یہ سخت متحیر ہوئے اور خود ہو پوچھنے لگے کہ آج یہ کیا ماجرا ہے کہ بیگم ہمکو دیکھتے ہی خفا ہوگئین اور اسقدر خفا ہوگئین کہ کوٹھے پر چلدین۔ زینے کے دروازے کے پاس جاکر غل مچانا شروع کیا کہ دروازہ کھولدو دروازہ کھولدو مگر صدا بصحرا رہی ۔ اب انکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی انھون نے لاڈو کو پکارا اور کہا دروازہ کھولدے۔ لاڈو بھلا بیگم صاحب کے حکم کے بغیر کیونکر دروازہ کھول سکتی تھی۔ خاموش ہوگئی۔

عسکری۔ لاڈو اگر نہ کھولوگی تو تماشا بھی دیکھوگی۔ کہا ہے۔

لاڈو۔ اے تو حضور اسمین لونڈی کا کونسا قصور ہے۔

عسکری۔ میان بیوی کی لڑائی جیسے ساون بھادون کی جھڑی۔ ہم اور وہ پھر ایک ہو جائینگے تمھاری بیچ مین کمبختی آجائیگی۔

لاڈو۔ یہ تو بڑے اندھیر کی بات ہے۔ اب سرکار تو منع کر رہی ہین بھلا حکم کے بغیر مین کیسے دروازہ کھولدون حضور ہی انصاف کرین۔

عسکری۔ آخر یہ خفگی کا سبب بھی تو کچھ معلوم ہو۔

لاڈو۔ یہ حضور جانین یا بیگم صاحب جانین۔

عسکری۔ اچھا تم ہماری طرف سے وکالت کرو پوچھو ہمسے

گیا اگر اتنا ہوا جو صورت تک دیکھنا ناگوار ہوا۔
لاڈو نے کہا ہان یہ بات مانی۔ کیون سرکار (بیگم صاحب کیجانب مخاطب ہو کر) ہمارے حضور دریافت کرتے ہین کہ آپ کاہے سے خفا ہو گئین۔ عسکری نے باواز بلند کہا۔

ہر دم آزردگی بے سبب را چہ علاج
ما گذشتیم ز لطف تو غضب را چہ علاج

مین تو فقط اتنا دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ہے کیا ماجرا
بی مغلانی ہنسنے لگین۔

سفر کہسار کے عزم سے انکار

محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو دنگ ہو گئے اور مغلانی سے اسکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے صاف صاف عرض کر دیا کہ حضور کسی نے بیگم صاحب سے آنکے خبر دی کہ سرکار دور دراز حال پہاڑ کے سفر کی تیاریان کر رہے ہین اور عنقریب جانیوالے ہین بس اتنا سننا تھا کہ جیسے ہاتھون کے توتے اُڑ گئے وہ [illegible] مچائی کہ توبہ ہی بھلی کئی دفعہ مہری کو بھیجا کہ جائے بلا لاؤ۔ حضور آرام مین تھے خدمتگار نے کہا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے۔ کچی نیند جگانے کی کسی نے صلاح نہین دی بارے خدا خدا کر کے حضور تشریف لائے۔
مغلانی کی زبانی یہ حال سُنکر محمد عسکری مسکرائے اور کہا کہ بھئی کیا کیا باندھنو لوگ باندھتے ہین۔ اور انکی بھی کیا عقل ہے واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بات کا بتنگڑ اسی کو کہتے ہین۔ بھلا پہاڑ کے سفر مین کیا رکھا ہوا ہے۔ اگر سفر کو جی چاہتا بھی تو کسی فرحناک مقام پر جاتے جہان روح کو تازگی اور بالیدگی ہوتی نہ کہ یہان اور جنگل اور کوہ و صحرا۔ اسکے بعد نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور کہا (لاڈو) بیگم کو سمجھا دو کہ کسی نے گپ اُڑا دی ہے۔

بیگم صاحب تنک کر بولین (بس بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بناؤ گپ اُڑائی ہے یا مین اپنے کانون سُن چکی ہون)۔
ع۔ یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ مرد آپس مین خدا جانے کیا کیا باتین کرتے ہین۔ عورتون کا چھپ چھپ کے سُننا کیا معنی مگر تمسے کون کہے
ب۔ ستم ایسے مرد اسی قابل ہین جو اتنی وہ نکرون تو تم تو میرے سر پر چکّی دلو۔ تمھارا اعتبار کسکو ہے بیٹھے بیٹھے یہ اُپج کی لی کہ پہاڑ پر جائینگے کوئی پوچھے موے پہاڑ مین کیا ہے۔ گھر بار کو تج کے جنگل مین جانا کسنے بتایا ہے۔ یہ سوجھی کیا انوکھی؟
ع۔ تو جاتا کون ہے۔ اس بات کا تو کوئی تذکرہ بھی نہ تھا تم تو خواہ مخواہ لڑنے لگین۔
ب۔ اے لو اور سنو۔ غضب خدا اتنا جھوٹ۔ مین اپنے کانون سُنے چلی آتی ہون۔ ایک بیچارہ کہ رہا تھا کہ ابا مرتے دم یہ وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا خبردار پہاڑون کیطرف رُخ نہ کرنا۔ اور تم کہتے ہو اس بات کا کہین ذکر بھی نہ تھا۔ ہمارے بھی گوئندے چھوٹے رہتے ہین۔ ہمکو رتی رتی خبر ہو جاتی ہے یہ نہ جاننا۔
ع۔ ان سب آدمیون کو نہ ایکدم سے برطرف کیا ہو تو سہی ادھر کی اُدھر لگاتے ہین۔ یہ تمسے آکے کسنے ڈھول اُڑائی ذرا اُسکا نام تو بتاؤ۔ ابھی ابھی اسی دم نہ برطرف کیا ہو تو سہی۔
ب۔ واہ واہ کیا ہنسی ٹھٹھا ہے موقوف کر دینگے۔ تم تو بس انھین لوگون سے خوش ہو جو بسوائین ملائین۔ حضور جگہ ایس پوری ایک دیہات حیدر گنج مین انکے تکی ہے ابھی کوئی جوان جوان بہال ہے اور چہرے پر بڑی نمکینی ہے بس تم کھل گئے کہ واہ کیا اچھا آدمی ہے۔ جسکو کہیے ابھی بلا لائین۔ مین سب سُنا کرتی ہون ہمکو رتی رتی خبر ملتی رہتی ہے۔ تمنے اُڑائی ہین تو ہم نے بھی بھون بھون کھائی ہین۔ جب سے مین نے سُنا ہے کلیجا کانپ اٹھا ہے

کہ گھر بار سب چھوڑ کے پہاڑ چلے - واہ کیا سوجھی ہے -

ع - اچھا اب دروازہ تو کھولو - قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ سب باتین ہی باتین ہین - جانا اور آنا کیسا ہم لوگ سفر کی زحمتون کے عادی ہین بھلا - اور پھر پہاڑ کا سفر! الٰہی توبہ! انسان کا وہان گذر کہان اور وہ گذر ہو بھی تو ہم بھلا اپنے وطن کو چھوڑ کے کب جانے والے ہین - ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھڑائے لکھنؤ
لکھنؤ ہم پر فدا ہے ہم فدائے لکھنؤ

پہاڑ کوئی اور ہی جایا کرتے ہونگے -

ب - بندی ان باتون مین نہ آنے کی - شرعی قسم کھاؤ تو مانون یون بندی ایک نہ مانیگی - ہان ہمارے سر کی قسم کھاؤ تو شاید یقین آجائے -

محمد عسکری نے مسکرا کر کہا - یا خدا - یہ بدگمانی! شرعی قسم کھاؤن اور اس سے بڑھکر یہ کہ تمھارے سر کی قسم کھاؤن اور پھر بھی شاید یقین آئے یا نہ آئے - تو ایسی قسم کھانے سے کیا فائدہ -

الغرض تھوڑی دیر مین لاڈو نے دروازہ کھولدیا - اور محمد عسکری اوپر داخل ہوے - بیگم صاحب کے پاس زانو بزانو بیٹھکر کہا تم بڑی عقلمند ہو بس تمھاری عقل آزمالی - ذراسی بات مین کوئی اسقدر روٹھ جاتا ہے - بیگم صاحب نے شوخی کے ساتھ چٹکی لیکے کہا یہ تمھارے نزدیک ذراسی بات ہے جس بات مین دشمنون کی جان کا خطرہ ہو اُسکو ذراسی بات سمجھتے ہو -

محمد عسکری نے کہا سفر سے تو خطرہ نہین ہے مگر ہان - ؎

دلکو ہے چشم نگار عربدہ جو سے خطر
ہے تعجب شیر کو رہنا ہے آہو سے خطر

بیگم صاحب بولین ہمکو یہ لگی لپٹی اچھی نہین معلوم ہوتی - صفائی عجب شے ہے اگر ہمسے تمنے یہ لگی لپٹی باتین کین تو ہم اُٹھ کے چلے جائینگے

محمد عسکری نے شانہ پکڑ کر کہا - ؎

اُٹھ کے پہلو سے مرے بس جانہ تو آرام جان
دل کو ہے میرے نہایت درد پہلو سے خطر

بیگم صاحب کو تشفی دیکر محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو ایک دوست سے ملاقات ہوئی - کہا بھئی واللہ خوب ملے ہم چاہتے تھے کہ تمھارے ہی سے کوئی جہاندیدہ جہان گشت دوست ملین ہمین یہ بتائیے مرزا صاحب آپ کبھی پہاڑ کا بھی سفر کیا ہے مرزا صاحب نے ہنسکر جواب دیا کہ چہ خوش - یہ اچھا سوال کیا آپنے بھی کیا ایک ہی کہی - واللہ ہر سال گرمی کے دن پہاڑ پر بسر کرتا ہون آپ کبھی کی لیے پھرتے ہین - بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو گرمی کے دن پہاڑون پر بسر کرتے ہین - ہمارے دوستون مین ایک صاحب ہین - آغا حسن دائم المرض - بارہون ماس علیل - ڈاکٹر کی صلاح سے چھ مہینے نینی تال مین رہے برسون کا عارضہ اُس قیام نے کھو دیا - وہان کی آب و ہوا دور دور مشہور ہے ایسا سرد اور خنک دریا نسیم اور سبک پانی ہے کہ مین کیا عرض کرون مگر ہمارے ملک کے امرا جانتے ہی نہین کہ صحت جسمانی کے برقرار رکھنے کا کیا طریقہ ہے - بٹیر بازی اور مرغبازی اور چنگ بازی اور چانڈو بازی کے ہاتھون تباہ ہین اب اتنے امیر ہو کر قدم بھر پر نینی تال ہے اُس سے بھی ناواقف ہین بس حد ہوگئی خدا گواہ ہے عجب فرح بخش و دلچسپ مقام ہے -

پہاڑون کی فرح بخش آب و ہوا

اب محمد عسکری کو دل و جان سے اس بات کی چٹک تھی کہ پہاڑ کا حال دریافت کرین - اور مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیوا زبانی سے پہاڑونکی تعریف کرنا شروع کی اور کہا کہ جن لوگونکو خدا نے عقل دوربین عطا فرمائی ہے وہ گرمی کے چار پانچ مہینے کوہستانی مقامون ہی مین صرف کرتے ہین مگر یہ ان لوگون کے

ویسے ہی جو سرمایہ وافر اور جائداد کافی رکھتے ہین یا جنکو سرکار ابد قرار کیجانب سے یہ آزادی حاصل ہو کُل حکام بالادست ۱۵- ماہ اپریل کے قریب قریب نینی تال چلے جاتے ہین اور جولائی یا اگست مین پہاڑ سے اُترتے ہین پہاڑون کے اِس قیام سے انکے دماغ کو قوت آنکھون کو نور روح کو سرور دل کو تازگی اور اعضاے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہو وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور وہ آب سرد کہ سبحان اللہ جاہے جسقدر کھانا کھاو فوراً ہضم- پانی چورن کی خاصیت رکھتا ہو دن بھر مین چار دفعہ کھایئے ہضم- یہ آب و ہوا کی خاصیت ہو اور جسطرف رخ کیجیے وہ سمان نظر آتا ہو کہ واہ واہ واہ- پہاڑونکی اونچی اونچی چوٹیان اور دور تک سلسلۂ کوہ رفیع اور نہر اشجار پُر بہار اور پھولونکی لپٹ اور بھینی بھینی بوباس اور سماعت آبشارونکی روانی اور تالاب مصفا کی جھلک وہ لطف دکھاتی ہو کہ قابل دید ہو بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو اِس فرحناک کوہستان مین زندگی بسر کرتے ہین

این سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل
آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید

اور یہان آج کل یہ حال ہو کہ مارے لون کے تھپیڑون کے انسان جھلسے جاتے ہین۔ ؎

گر چشم سے نکلے ٹھہر جاے راہ مین　　پڑ جائین لاکھ آبلے پائے نگاہ مین

وہان بھلا حس کی ٹٹی اور پنکھا قلی سے کیا سروکار ہو یون ہی انسان ٹھٹھر جاتا ہو- یہان یہ حال ہو کہ اسوقت چھ بجگئے ہین اور ابتک لون چل رہی ہو اور وہان اس وقت چمنون مین آگ روشن ہوگی یہان تو ؎

مردم ہین بسات پرد ونکلے اندر فہمین　　خستہ خانۂ قرہ سے نکلتی نہین نظر

اُسکے مقابل مین یہ دوزخ ہو- وہان سدرجہ سردی ہوتی ہو کہ جبتک بانات یا روئی کے گرم کپڑے پہنکے نہ نکلیے تب تک ہوا کھانے جانا محال ہو-

حمن- آخر اسکا سبب کیا ہو کہ رات بھر کا راستہ اور وہان اسقدر سردی کہ الامان اس کا کوئی سبب ضرور ہوگا حضور-

ع- یہان اسکا سبب کیا دریافت کرتے ہو- خدا کی قدرت بس یہی اسکا سبب ہو مگر ہان اسمین کوئی لم ضرور ہو بے سبب تو مسبب الاسباب کا کوئی کام نہین- ظاہر تو سبب یہی معلوم ہوتا ہو کہ کرۂ زمہریر وہان سے قریب ہوگا جب ہی اسقدر سرد مقام ہو-

مرزا (اپنے دلمین ہنسکر) کرۂ زمہریر کی قربت مین کیا شک ہو مگر حضور کو یہ بات کہان سے معلوم ہوگئی- کیا ذہن خداداد پایا ہو تبارک اللہ!

ع- بھائی صاحب بندۂ درگاہ تو آپ لوگون کے روبرو سے ہٹے بھی نہین- مگر بیٹھے بیٹھے ذہن مین ایک بات آگئی عرض کر دی ورنہ ہم پہاڑون کا حال کیا جانین-

ساجد- ذہن مین اتنی نازک بات کا یکایک آجانا کوئی ہنسی ٹھٹھا ہو بھلا- یہ بھی حضور ہی کا حصہ ہو- ہر ایک شخص کے ذہن مین برسون غور کرنے پر یہ بات نہ آئے-

ع- اسی سردی کے سبب سے وہان حسن کو بھی ترقی ہو سرد ملک کے سب حسین ہوتے ہین-

مرزا- ایکمرتبہ ہمنے وہان وہ کافر ستم کیش دیکھی کہ ہوش اُڑ گئے- ایک نوجوان رئیس زادہ میرے ہمراہ تھا بس دیکھتے ہی پھڑک گیا ؎

ہوئی دلمین اک بت کی جا کیا سبب　　یہ کعبہ کلیسا بنا کیا سبب

مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بت ترسا نا خدا ترس ہو خدا جانے کس جوان گلرخسار کے تیر عشق نے گھائل کیا تھا- دو مہینے تک رئیس موصوف تڑپا کیے جینے کے لالے پڑے ہوے- گدڑی اوڑھے ہون تو بھی حسن کا وہ عالم کہ نہین چھپتا- ایک نازنین بانکپن کو مین نے

دیکھا کہ جھروکے سے جھانک رہی تھی۔ پہاڑ کی ایک چڑھائی سے اترتے ہوئے ایک کاٹھ کے مکان مین اس غنچہ دہن کو دیکھا مگر حیرت ہوئی کہ یا الٰہی یہان تو پردہ نہین ہے یہ کیا سبب ہے کہ یہ معشوق مہر تمثال دروازے کی آڑ سے جھانکتی ہے بیساختہ یہ شعر زبان پر آیا ؎

بالا ہے ترا حسن حسینان چگل سے	سب بزم ہے مشتاق نکل پردۂ دل سے

پھر سنا کہ کسی کی پابند ہے۔ الغرض ساری خدائی کی نعمتین ایکطرف تھین اور پہاڑ کا قیام ایکطرف۔ واللہ مجھ سے پوری پوری تعریف نہین کیجاتی کہ پہاڑ کیا چیز ہے۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ نمونہ بہشت برین ہے۔ جبتک انسان اپنے آپ نہ دیکھے اصلی کیفیت سے آگاہ نہین ہو سکتا اور چار پانچ مہینے کا قیام کوہستان برسون کے امراض کہنہ کو کھو دیتا ہے کیونکہ وہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی۔ اور سبزۂ کوہی اور آب و ہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے۔

محمد عسکری کے دل مین اس جادو بھری تقریر نے بڑا رنگ اثر جمایا۔ دو گھڑی دن رہے ہوا کھانے نکلے تو ایک دوست سے علیک سلیک ہوئی۔ پوچھا کہیے ٹھاکر صاحب آج بعد مدت ملاقات ہوئی۔ کہان تھے آپ؟ انھون نے جواب دیا یہان طبیعت بے لطف رہتی تھی مین پہاڑ چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے حکم سے مین نینی تال پر رہا اب آپکی دعا سے صحیح و تندرست ہون۔ عجب دلربا اور نزہت فزا مقام ہے خدا نے وہانکی آب ہوا کو عجیب تاثیر بخشی ہے۔ اس گفتگو سے محمد عسکری کے دلمین اور بھی شوق چرایا کہ ضرور پہاڑ پر چلنا چاہیے اور آگے بڑھے تو مسٹر رابرٹ منعور ملے۔ پوچھا اسوقت کہان کی تیاریان ہین۔ کہا ہماری بہن کچھ دن سے علیل ہین سول سرجن نے حکم دیا ہے کہ انکو فوراً پہاڑ پر لیجاؤ۔ محمد عسکری نے متحیر ہوکر دریافت کیا کہ کیا پہاڑ کی آب ہوا بدرجہ مفید ہے آخر یہ وہان کونسی بات ہے جس سے یہ اثر ہو کہتا ہے آخر یہ آب ہوا مین کونسی بات ہے جس سے یہ اثر ہو جاتا ہے۔ ہم سنا کرتے تھے کہ پہاڑ کی آب ہوا خوشگوار ہوتی ہے مگر یہ نہین معلوم تھا کہ مرض الموت کی بھی دوا ہے۔ صاحب نے کہا او دنیا پہاڑ سے زیادہ آب و ہوا کیواسطے اور کوئی جگہ نہین۔ بوڑھا آدمی اگر فی الجملہ چند روز قیام کرے جوان ہو جائے۔ ہم فی الجملہ ہر سال مین چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہے اور اگر دو من کا وزن ہوتا ہے تو وہان رہنے سے ڈیڑھ ہی من رہ جاتا ہے۔ ایک مصاحب نے آہستہ سے پوچھا حضور یہ کیا بات۔ آب ہوا اچھی ہے تو چاہیے تھا کہ دو من کے عوض ڈھائی من بدن ہو جاتا نہ کہ اور ایک آدھ من گھر سے جائے اور دو من کا ڈیڑھ ہی من رہجائے۔ یہ عجیب الٹی سی بات ہے۔ صاحب نے جواب دیا ول تم لوگ اس بات کو نہین سمجھے گا۔ یہ بہت نازک بات ہے اسکا سمجھ مین آنا محال ہے تمھارا خراب مٹاپا جاتا رہا اور بدن کس گیا یہ صحت کا بات ہے۔ محمد عسکری نے صاحب کی گفتگو مصاحب کو سمجھا دی۔ سب سمجھے تو خاک بھی نہین مگر شیخی مین آکر ہان مین ہان ملانے کو تیار ہو گئے۔ جی ہان ہمیشہ یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا ایسی ہی بات ہے ہمین کیا شک ہے بیشک صحت کے لیے یہی امر ضروری و مفید ہے کہ پہاڑ کی آب ہوا سے انسان کا جسد اینٹھ جاتا ہے۔ صاحب تو رخصت ہوے اور محمد عسکری پہاڑ کے سفر کی تعریف کرنے لگے تو ایک رفیق نے جو سفر کوہی کے خلاف تھے یون کہنا شروع کیا کہ حضور یہ بات تو کچھ سمجھ مین نہین آتی کہ دو من کا ہو تو ڈیڑھ من کا رہجائے اگر ایسا ہی ہو تو موقوف کی ہڈیان تک گلجاتی ہین کوئی جھانک ہی بھر کا رہجائے اچھا ہو نا معلوم۔ مرزا صاحب نے انکے بیان کی تردید کی اور کہا حضرت آپ واجبی ہی واجبی پڑھے لکھے ہین آپکو اس بحث سے کیا سرکار آپ جاکے بٹیر لڑائیے علمی بحث سے آپکو سروکار ہی کیا ہے۔

لطف بہار کہسار الشارون کی روانی اور مرزا صاحب کی جادو بیانی

نواب محمد عسکری صاحب نے دلمین ٹھان لی کہ چاہے ادھر کی دنیا

اُدھر ہو جاے نینی تال ضرور جائینگے - اول تو پہاڑ کی عورتونکے حسن و جمال کی تعریف سُنی تھی اور عاشق مزاج آدمی تھے - دوسرے آب و ہوا کی نسبت مختلف معتبر آدمیون نے گواہی دی تھی کہ اکسیر کی خاصیت رکھتی ہی اور نمونۂ بہشت ہی پھر یہ بھی سُنا تھا کہ چاہے کیسی ہی بیماری کیون نہو اِدھر آدمی گیا اور اُدھر چنگا ہو گیا - یون تو مرزا صاحب نے پہاڑ کی تعریف کے کئی مرتبہ پل باندھ دیے تھے مگر ایک دن کا سمان اِس خوش بیانی اور سحر طرازی سے ادا کیا کہ محمد عسکری اور اُنکے مصاحبین و رفقا پھڑک گئے اور سب کے سب دنون مین شوق سفر کو ہی نے گ گ - ایا مرزا صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز ہم اور چند احباب لطیفہ گو یاران موافق و دوستان صادق چینا پہاڑ دیکھنے کی غرض سے چلے یہ پہاڑ سطح آب سے ۹ ہزار فیٹ بلند ہی

ع - اِسکے کیا معنی - سطح آب کے کیا معنی -

مرزا - حضور دو طرح پر پہاڑون کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہی ایک اسطرح پر کہ میدان یعنی زمین سے کسقدر اونچے ہین اور ایک اسطرح پر کہ سطح آب سے کسقدر بلند ہی -

ساجد - ۹ ہزار فیٹ تو کچھ ٹھکانا ہی بڑی بلندی ہوئی -

مرزا - اور پہاڑ کیا آپکے نزدیک کوئی کھلونا ہوتے ہین -

ممن - خداوند مین سوچتا ہون کہ اگر وہان سے گرے تو کہان جائے

مرزا - سیدھا جہنم کو - اب اور کیا کہون - !!! -

ع - یہ آپکو خیال کیون پیدا ہوا ہی کہ وہان سے خواہ مخواہ گر ہی پڑیگا انسان - اس خبط کا تو کوئی علاج ہی نہین ہی حضرت -

اختر - اتنا نہین سمجھتے کہ ہزارون پہاڑ دنیا مین ہین اور لکھوکھا آدمی اُنمین بستے ہین اگر یون ہی گر پڑا کرتے تو کوئی کاہیکو زندہ رہتا

ع - پہاڑ سونے ہو گئے ہوتے حضرت -

ممن - خداوند وہ لوگ تو عادی ہین اسکے وہ کون لوگ ہین جو برفستان مین مزے سے رہتے ہین - وہ کون لوگ ہین جو حبش مین رہتے ہین یہ ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ہم لوگ برفستان مین ہین تو ٹھٹھر کے رہجائین اسیطرح اگر کہین حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس ہی جائین بس اسی پر قیاس فرما لیجیے - مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن شروع کیا کہ حضور ہم لوگ ہنستے بولتے ڈانڈے اور ٹٹوون کی سواری پر چینا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے - اثناے راہ مین جابجا آبشارون کی روانی اور انکا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی عجب لطف دکھاتا تھا قلی اکثر جگہ چڑھائی پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتے تھے مگر جناب یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم آسمان پر ہین اور دامن کوہ کے آدمی مکھیون کے برابر معلوم ہوتے تھے - جھیل مین جو کشتیان چلتی تھین اُنکے سوا نظر ہی نہین آتے تھے چوطرفہ پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان ہی معلوم ہوتی تھین اور بس کوئی ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد دھوان سا معلوم ہوا - پہاڑیون نے بیان کیا کہ مینھ برس رہا ہی - ہم سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ مینھ کیسا - پوچھا مینھ کہان برستا ہی بھئی - انھون نے کہا کہ حضور وہ نیچے برس رہا ہی - تب تو ہمکو اور بھی حیرت ہوئی کہ یہ بکتے کیا ہین مینھ آسمان سے برستا ہی یا اِدھر سے - معلوم ہوا کہ پہاڑ اسقدر اونچے ہین کہ بادل انسے نیچے ہین اور ہمنے بخوبی دیکھا کہ ہم آسمان سے بلند تھے -

ممن - خداوند بس سکا تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا - کیا بے پر کی اُڑائی ہی - لاحول ولا قوۃ - آسمان کے اوپر ہو نکلے - آسمان مین تھگلی لگانا سنتے تھے سو ہمارے مرزا صاحب نے سچ مچ آسمان پر تھگلی ہی لگا دی

مرزا - دشمن عقل ہو تم کیا جانو یہ باتین -

ممن - اب آپ بانی بی بی کے کہ سیے جناب -

مرزا - کچھ کچھ بدتے ہو - اور جو دکھا دین -

ممن - اب مجھے کُتّے نے تو کاٹا نہین ہی کہ اتنی سی بات کے

واسطے پہاڑ کے جہنم کا سفر اختیار کردن -
اختر - بادل اور آسمان کو یہ لوگ ایک سمجھتے ہین -
ممن - بادل اور آسمان ایک نہین ہی - بادل تو چلتے پھرتے ہین اور آسمان لاجنب ہی -
اختر - آسمان پہاڑون سے نیچے نہین ہین -
مرزا - مگر بادل تو نیچے ہین - یہ تو کئی بار اتفاق ہوا ہی کہ ہم پہاڑ کی اونچی چوٹی پر ہین اور بادل ہمارے نیچے نظر آتے ہین یہ تو ایک معمولی بات ہی مگر ہان پہلے ہمکو بھی یقین نہین آتا تھا - اتنو بچشم خود دیکھ لیا - اب کیون نہ یقین آئے -
ممن - بھئی واللہ ہنسی آتی ہی آپ بادلون سے اونچے چڑھ گئے - سچ ہی - ع - جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ؛
راوی - محمد عسکری کے دلمین بھی شک تھا کہ بادل نیچے ہون اور انسان اونچے پر یہ بات انکے ذہن مین نہین آتی تھی - مگر جب اختر اور مرزا صاحب نے باصرار کہا تو یقین آگیا اور فرمایا کہ میان ممن جس شی مین انسان کو دخل دروا تفیت نہین ہی اسمین بحث کرنا دخل در معقولات ہی اور آخر مرزا صاحب جھوٹ کیون بولتے اور منشی اختر صاحب انکی تائید یون کرتے مگر میان ممن کی طبیعت مین خوش دلی بہت ہی -
ممن - خداوندا اب حضور سے تو فدوی زبان نہین ملا سکتا -
ع - مین تو خود پسند نہین ہون بھائی جان -
ممن - استغفر اللہ یہ کون مردود کہہ سکتا ہی -
اختر - خدا گواہ ہی کہ حضور کے مزاج کا ایک رئیس بھی تو یہان نظر نہین آتا - مٹیا برج مین مرزا جہان قدر بہادر اور یہان حضور -
ساجد - ہزار غنیمت ہین ہمارے حضور -
ممن - حق تعالی خضر والیاس کی عمر دے آمین -
رفقا - آمین - آمین - ہم آمین - ؟ ع -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ع - یہ سب تم لوگون کی دعا کا اثر ہی -
ممن - حضور صاحب تو گنوں سے ملتے رہتے ہین بھلا کسی سے دریافت فرمائیے کہ بادل پہاڑ سے نیچے ہوتے ہین بس سی بات پر ہار جیت ہی -
مرزا - کیا کیا بدتے ہو آؤ بولو -
ممن - کون - بھئی زیادہ نہین دو دو من خربوزے بدتے ہین مگر عمدہ سے عمدہ ہون -
محمد عسکری نے بات کاٹ کر کہا اچھا اسکا فیصلہ جلد ہو جائیگا اب مرزا صاحب سے چینا پہاڑ کے سفر کا حال سنیے مرزا صاحب نے حقے کا کش لیکر کہا حضور اس مقام سے الموڑہ کے پہاڑ - اور نینی تال کے کوہ برف بار اسطرح صاف نظر آتے ہین - جیسے یہان سے دہ سامنے والا شوالہ اور اگر چلیے تو دو مہینے مین بھی نہ پہونچیے دور سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بالکل قریب ہین اور قریب پہونچنے سے عقل دنگ اور ہوش پران ہو جاتے ہین کہ اللہ رے بعد برف کے پہاڑ حضور قابل دید ہین مگر سردی اس شدت کی ہی کہ کیا عرض کردن - در و دیوار سب برف ہی برف - اور ٹھٹھرن اس قیامت کی کہ الامان - ہملوگ اسقدر سردی کے عادی نہین ہین لہذا بہت ہی ناگوار گذرتی ہی اور جی چاہتا ہی کہ بھاگ جائین - اس پہاڑ کی چوٹی سے بریلی کے اونچے اونچے مکانون کے مینار بخوبی نظر آتے ہین اور عجب دلچسپ سمان ہی ہملوگون نے اسی پہاڑ کے ایک ہموار مقام پر بستر بچھا دیا اور حقے پینے شروع کیے اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت پانی کا گھڑا سر پر رکھے ہوئے آرہی ہی بس یقین مانیے خداوند جتنے تھے سب کو سکتہ ہو گیا کہ اللہ رے حسن و صفا - ع

کر دیے اس رخ نے حیران سیکڑون		اور کاکل نے پریشان سیکڑون

تو وہ ہے دل ہی یوسف ثانی ترا | دیکھکر چاہِ زنخدان سیکڑون
بدر ہیشت تجھکو پایا اے حسین | جھان ڈالے جب گلستان سیکڑون
ہم ہی اک عاشق نہین تجھ پر اے صنم | ہین ترے دنیا مین خواہان سیکڑون

مجھے دل لگی سوجھی تو اُسکے قریب جاکر مین نے کہا۔ نیکبخت ذرا سا پانی تو پلا دے۔ نیکبخت کا لفظ وہ نہ سمجھی مگر پانی کا لفظ سمجھ گئی اپنی پہاڑی بولی مین کہا (میلیا ٹرکن پانرین ڈر ہمرت نہین پیٹر بھانا ئین لیو تو دیدون) یعنی مسلمان کو پانی دینا ہماری ریت نہین اپنے برتن مین لو تو دیدون اس میٹھی بولی سے اُس شیرین ادا نے یہ الفاظ ادا کیے کہ بے اختیار جی چاہتا تھا زبان و دہن مین اب سب کے سب ریشۂ خطمی ہوگئے ایک دوست اسکے نظارے کے لیے دوڑ کے آئے تو بگڑ ہی گئی۔ اسپر ایک شاعر نے کہا ؎

ایسا ن شیخ بھولا یہ اُس بت کو دیکھکر | سُبحہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین

ہمنے برجستہ جواب عرض کیا۔ ؎

تیر منہ وہ زلف و عارض و دندان ماہ پارہ | سنبل کہین ہی لالہ کہین موتیا کہین
آباد تیری زلف کی بو کے سبب صنم | چین ہی کہین ختن ہی کہین اور خطا کہین

ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست رند مشرب لا مذہب آزاد منش بیباک وضع دوست بھی تھے۔ عاشق تخلص کرتے تھے وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا ؎

عاشق کی چشم تر کی بدولت روان ہے خلق | جمنا کہین ہی گنگ کہین ہی بدا کہین

وہ ماہرو قوس ابرو تاڑ گئی کہ یہ سب مفتون و شیدا مجنون و فدا ہین پھر اُسوقت اُسکی ادا کا فرد دیکھنے کے قابل تھی اور اس ادا مین اپنے شہر کے معشوقون کی طرح نبوٹ کا نام نہ تھا۔ بالکل نیچر بربے بھولے پن سے پوچھا (نہ آدم کلک رو نو تجھ) یعنی یہ آدمی کیون روتا ہی۔ ہم بھلا کیا سمجھتے۔ قلیون نے سمجھایا۔ ہاے اُسوقت ہمارے دوست حضرت عاشق کے خرمن صبر پر اور بھی بجلی گری۔ معشوقہ

گلعذار پوچھے کہ عاشق زار کیون مصروف گریہ و آہ آتشبار ہی۔
عاشق۔ خدا جانے کیون رو دیا۔ اور کیا دیکھا۔
ہم۔ تمھاری صورت زیبا پر عاشق ہو گئے۔
محبوبہ۔ میری سمجھ مین نہین اُدن۔
ع۔ اس میٹھی بولی کے صدقے مار ڈالا ظالم۔ ؎

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا | ترا کشیدہ دو دست از قلم کشید خدا

پہاڑ کا حال اور آیا کی چال

نواب نادر جہان بیگم کو شک کی جگہ یقین تھا کہ پہاڑ کا قیام مضر صحت ہی۔ اور ہر طرح کوشش کرتی تھین کہ نواب اس خیال سے درگذرین اور پہاڑ کے سفر کا قصد نکرین۔ ایک روز انکی خالہ کی لڑکی نواب کلثوم النسا بیگم انسے ملنے آئین تو یون گفتگو ہوئی۔

ب۔ (بیگم) بہن ہمارے یہان مردون کو جو سوجھتی ہی اللہ کی عنایت سے انوکھی سوجھتی ہی۔
ک۔ (کلثوم) کیون کیون خیر باشد۔
ب۔ اب مین کیا کہون۔ کچھ ہنسی آتی ہی اور کچھ رنج ہوتا ہی۔
ک۔ عسکری دولھا مین اور تم مین یون تو اللہ کے فضل سے عشق کا درجہ ہی مگر ظاہر مین ذری کم بنتی ہی۔
ب۔ اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین۔
ک۔ کیا آخر ہوا کیا۔ پھر کوئی اپج کی لی۔
ب۔ کہونگی تو تمکو بھی تعجب ہوگا۔
ک۔ کیا کوئی موئی کسبی گھر ڈالنے والے ہین۔
ب۔ نہین اتنی ہی تو خیریت ہی۔ جب سے وہ نکالی گئی تب سے پھر نام نہین لیا۔ اور وہ تو ایسا انکو اپنے بس مین لے آئی تھی کہ توبہ ہی بھلی میری چھاتی پر نگوڑی کو دون دلوائی تھی۔ اور ان [illegible]

اور مردوالون کا تم سے ساتھ حشر ہو۔ یہ تو اس ادھیڑ بن میں تھے
کہ مجھے طلاق دلوادین۔ اللہ ان نگوڑون کو غارت کرے۔ اور اس موئی
بلیسیا کی اس زمانے مین ایسی جیتی کال تھی ایسی بن کہ جو کہتی تھی وہ ہوا
یہ کرتے تھے ایکدن تین بہنا منہ بجائی اور تم بھائی تھے ہم تمھاری سوتن تھی
لاڈو۔ ای حضور وہ بات ہی ایسی تھی (کھتم ہنسا کیطرف مخاطب ہو کر کہا)
حضور ہماری بیگم صاحب نے اپنے کانون سنا کہ وہ نوالفاظ جب کہہ رہی تھی
کہ۔ اور حضور میرے دلمین آئی کہ جاکے منہ جھلس دون اِس زادی کا۔
ک۔ (متحیر ہوکر) کیا کہہ رہی تھی عسکری دو ٹھاسے۔؟۔
لاڈو۔ حضور کہنے لگی کہ (بس بس یہ ٹھٹھے ہی گرمیان ہمین نہ دکھایا
کرو گھر کی مجروا سے یہ نخرے بگھارو جاکے۔ ہم بادشاہ وزیر ذرا بھی
نہین سننے والے ہین)۔
ک۔ اور یہ غضر غضر سنا گیے ہونگے۔
لاڈو۔ کون؟۔ سرکار؟۔ ای ہے۔ اب لونڈی کو زبان سے نکالنا
نازیبا ہے اللہ کی قسم جیسے بھیگی بلّی۔
ک۔ خدا جانے موئیان مردون پر کیا جادو کر دیتی ہین کہ
بالکل اُنکے بس مین ہو جاتے ہین کیا شکل صورت کی بہت اچھی ہے
لاڈو۔ ای ہے بیوی اب کیا عرض کرون آپ سے۔
ک۔ کیا ہماری بہن سے اچھی صورت تھی اُسکی۔؟
لاڈو۔ اِنکی ایڑی چوٹی پر قربان کروون کل مُنھی کو۔ ہے کس کام کی۔
بیگم۔ (ب) اُسکی ذرا سی جوانی تو غضب ہے۔
لاڈو۔ آگ لگے ایسی جوانی کو۔ جوان تو یون گدھی بھی کبھی ہوتی ہے
جب چہرے پر نور ہی نہین تو جوانی کیا مال ہے۔ خالی خولی جوانی
ہوئی تو کیا شکل صورت بھی تو کوئی شے ہے آخر۔
ب۔ اُنکی بدولت آسکے سبتے بھرنے خوب چین کیے۔
لاڈو۔ خود دُکڑی پر چڑھ گئے نکلتی تھی۔ بھائی موا بغیرت ہین کی

بدولت دو شالے پٹھو کا پھرتا تھا۔ اُسکی بوڑھی ڈھڈھو ماں کی
پانچون گھی مین تھین اور سر کڑھائی مین۔
ب۔ اگر مین اُس روز سختی نکرون تو وہ بلا ٹالے نہ ٹلے۔
ک۔ گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد نہ ماہ۔
لاڈو۔ اسکے کیا معنی حضور۔ ہم ——
ک۔ دو دوست تھے دونون کی ایک ہی دن شادی ہوئی ایکدن
جب دونون دوست ملے تو ایک نے کہا بھائی جیسے شادی کی ہے جان
عذاب مین ہے۔ بیوی ایسی نک چڑھی تنکمی مزاج کی ملی ہے کہ ناک پر مکھی
نہین بیٹھنے دیتی اور مجھے تو گھر کی مرغی دال کے برابر سمجھتی ہے۔ جیسے
بھیرے مونگ۔ اُٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ دوسرے نے کہا بھئی تم بھی کچھ
ایسے مردوے ہو۔ وہ مرد کیا جسکی بیوی قابو مین نہو۔ ہماری بیوی
تو آنکھین ملاکے باتین تک نہین کرتی ہے ہمسے۔ تو وجہ کیا جس روز شادی
ہوئی اُسی روز ہمنے پیش بندی کی۔ جو بابل سے نکلا اور ہم چاقو لیکے
دوڑے۔ بلّی ڈولی اور ہمنے تیغہ دانتا دائین سے آدمی کی آواز کان
مین آئی اور ہم لٹھ لیکے گرد ہوے۔ بیوی بھی سمجھین کہ یہ تو کوئی بڑا
جن ہے۔ بات کرتے تلوار سوت کے پہونچتا ہے کانپ اُٹھی اور اب ہمارا
رنگ خوب جما ہوا ہے۔ دوسرے دوست نے کہا اچھا ہم بھی آج سے
ایسا ہی کرینگے۔ رشب کو گھر مین گیا تو فقیر نے دروازے پر آواز دی
(سب بیڑے کی سلامتی۔ روٹی دلوائیے چنے شاہ کو) سنتے ہی لٹھ لیکے
دوڑے۔ بیوی حیران کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ تھوڑی پر مین بابا کو کس کے ایک
تھپڑ لگایا تو وہ ترّانے لگی بس بس میان بس۔ عورتون پر ہاتھ اٹھاتے
ہو۔ کوئی برابر کا مرد ہوتا تو اسوقت بتا دیتا۔ بیوی نے جو یہ کیفیت
دیکھی تو میان کے دونون ہاتھ پکڑ لیے اور چمٹ گئی۔
میان۔ چھوڑ دو ہمین۔ ہم ایک آدھ خون کرینگے۔
بیوی۔ (ڈانٹ کر) چلو دیوانہ پن کی باتین نکرو۔

م - کہتا ہون چھوڑ دو مجھے بس -

ب - چلو بہت باتین نہین - شری ہوگئے ہو گیا -

م - وہ چوہا نکلا - چھوڑ دو ہم کہا جائینگے -

ب - کیا سنہری بی آئے ہو گیا - ارے لوگو دوڑو یہ شری سو آئی مارے ڈالتا ہے - پاگل ہو گیا ہے - اسکو پاگل خانے لیجاؤ -

م - چھوڑ تو دو - یہ دیکھو گنڈیری والا بولا - مین جاکے اسکو بیچ اُدونگا

راوی - گنڈیری والا محلے ہی کا تھا - آواز پہچان کر بیوی نے ماما سے کہا ذری اسکو آواز دینا - کہو بلاتی ہین - اندر بلا آئے اب بہت کہان کا پردہ - ماما تو جلی ہوئی تھی ہی - باہر سے گنڈیری والے کو لے آئی اور اسکے ساتھ ہی اپنے میان کو بھی بلا لائی - دونون نے انکے ہاتھ پکڑ سے بیوی نے رسی سے باندھ کے کھنبے مین کس دیا تب تو ہوش اُڑ گئے ہاتھ جوڑے کہ از براے خدا اب چھوڑ دو دوسرے دن دوست سے جاکے کہا کہ یار ہم تو تمھاری نصیحت پر عمل کرکے اور بھی ذلیل ہوے - دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہے اگر کہتی [illegible] عجب حال ہے

پہلے [illegible]

انہو [illegible] میان کی فصد کھولنی چاہیئے -

لاڈو - حضور کو بھی کیا کیا مثلین یاد ہین -

ک - ہان اتنی باتین ہوگئین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اب کیا رائے ہے

ب - ایک روز بیٹھے بٹھائے سمی نے شگوفہ چھوڑا کہ حضور چلکے پہاڑ کی سیر کیجیے - انکو اتنی عقل تو ہے نہین راضی ہوگئے -

ک - اندر سے پہاڑ پر رکھا کیا ہے آخر -

ب - یہ تو وہ سوچے جسکو عقل ہو -

لاڈو - حضور یہ سب ان مصاحبون کی تکرار ہے ہی رئیس کو بدنام کر دیتے ہین -

ک - جب مفلری کی روٹیان ملتی ہین تو ایسی ہی سوجھتی ہے اور ہرج ہی کیا ہے انکو دو گھڑی کی دل لگی ہاتھ آتی ہے اور یہ نہین سمجھتے کہ ان ہوسے مفت خورون کا کیا جائیگا - انکی تو مامانیان کہین نہین گئی ہین - انکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے - ان کمبختون نے صدہا گھر تباہ کر دیے ہین ایکدو کی کون کہے - اور خرابی یہ ہے کہ یہ باتین آنکھون دیکھے جاتے ہین مگر ذرا عبرت نہین -

لاڈو - بیگم صاحب انکی باتون مین جادو ہوتا ہے -

ک - ہان ہے تو کچھ ایسا ہی -

ب - مجھ سے لاڈو نے آنکے کہا کہ بیگم صاحب ہان تو پہاڑ پر جانیکی تیاریان ہو رہی ہین بس پانون تلے سے مٹی نکلگئی سنا ٹا چھا گیا -

لاڈو - بیگم صاحب مین ہاتھ جوڑ کے عرض کرتی ہون کہ خدا کے لیے لونڈی کا نام نہ لیجیے گا - مجھے یہان رہنے دیجیے گا یا نہین -

ب - جبتک جان مین جان ہے سچ جھوٹ نہین سکتین (کلثوم النسا کیطرف مخاطب ہوکر) بس اتنا سننا تھا کہ مین آگ بھبھو کا ہوگئی - ویسے ہی سُنا کہ اندر آتے ہین مین کوٹھے پر چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا - تاڑ گئے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے - اب ہزارون قسمین دیتے ہین لاڈو کی خوشامدین کرتے ہین کہ دروازہ کھلوا دو - آخر یہ خفگی کاہیکی ہے - کچھ ہم بھی تو سنین - بڑی دیر تک خوشامد کیا کیے مگر مین نے ایکنہ سنی - آخر کار قسمین کھانے لگے کہ پہاڑ جانے کا قصد نکرونگا - جب قسمین کھلوالین تو مین نے دروازہ کھلوا دیا -

لاڈو - اب ایکدن پھر یہی بات چیت ہوئی تھی -

ک - مگر اتنا ارادہ ہی نہین کہ پہاڑون کا سفر کرین -

ب - ارادہ یہان نہین - لوگ تو ارادہ پیدا کرا دینگے -

ک - ہمارے محلے مین ایک دایا رہتی ہے وہ ہر سال اپنے صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر جایا کرتی ہے - اُس سے حال دریافت کرونگی -

ب۔ ابھی نہ بلواؤ۔ مگر جو پاس رہتی ہو۔

کلثوم النسا بیگم نے اپنی مہری بھیجکر آیا کو بلوایا آیا نے آن کر جھک کے سلام کیا اور کہا حضور نے کیون یاد فرمایا ہی۔

کلثوم النسا بیگم نے کہا اکہ تم پہاڑ پر صاحب کے ساتھ نہین گئین آیا نے کہا کہ حضور ہمارے صاحب تو مارچ مین جاتے ہین پہاڑ پر اور ستمبر مین نیچے اترتے ہین۔ پوچھا ہر سال پہاڑ پر جا کے کیا بناتے ہین۔ کہا حضور وہان کی ہی آب و ہوا کہان پائیے بیمار جاتا ہی تو دو مہینے مین چنگا ہو کے آتا ہی کیسا ہی بیمار کیون نہو چٹکیون مین اچھا ہو جائیگا۔ حضور وہان تو گرمی کا نام بھی نہین ہی۔ یہ جیسی لو یہان چلا کرتی ہی توبہ توبہ وہان کہان۔ جن دنون مین یہان لو چلتی ہی اور امیرون کے ہان خس کی ٹٹی اور پنکھے لگے ہوتے ہین اور دن کو چلنا دو بھر ہو جاتا ہی اُن دنون پہاڑ پر اسطرح کی سردی ہوتی ہی کہ دن کو بے سردی کے کپڑے پہنے ہوے انسان باہر نہین نکل سکتا اور پانی کا حال کیا عرض کرون بڑا ہاضم ہی۔ پیا اور کھانا ہضم اور اشتہا رکھتا ہی کہ برف کی کیا حقیقت ہی دانتو نین لگتا ہی جو شخص ایکدفعہ پہاڑ کی ہوا کھا آیا پھر وہ پہاڑ کے نام پر لوٹ ہو جائیگا حضور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی۔ مین کیا عرض کرون۔

کلثوم النسا بیگم ہنسکر کہنے لگین یہ اچھی ملین۔ جو کہین عسکری دولہا سن لین تو غضب ہی ہو جائے پھر تو اور بھی لوٹ ہو جائینگے۔

آیا بولی وہ مقام ہی ایسا ہی۔ خاص کیسون شہزادون کے لیے ایسے دیسون کے لیے تھوڑا ہی ہی۔ جو لوگ پہاڑ پر سال مین دو چار مہینے بھی رہتے ہین وہ بڑے نصیب والے لوگ ہین اُنسے بڑھکر نصیبا اور کسکا ہی یہ تقریر سُنکر بیگم صاحب کو بڑی حیرت ہوئی۔ یہ ابتک یہی سمجھی تھین کہ پہاڑ پر جانا بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ اور وہان جنگلون مین درندہ جانور رہتے ہین اور آدمیون کو کھا جاتے ہین۔

ب۔ بھلا وہان جانورون سے کیونکر لوگ بچتے ہین۔

آیا۔ ہنسکر حضور وہان کی ایسی ہی آبادی ہی جیسی یہان ہی جا کے دیکھئے۔

ب۔ اور ڈاکو جو وہان پہاڑون مین رہتے ہین۔

آیا۔ حضور ڈاکو کیسے۔ وہان تو ہمنے ان پانچ چھ برس مین کبھی سوئی بھی چوری جاتے نہین دیکھی۔ سونا اُچھالتے چلے جائیے آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھ سکتا کوئی۔

ب۔ بھلا جب چڑھائی پر آدمی جاتا ہی تو بڑا ڈر معلوم ہوتا ہوگا۔

آیا۔ ڈر کاہے کا حضور۔ ذرا ذرا سے بچے دوڑتے ہوے جاتے ہین اونچی اونچی چڑھائیون پر لوگ گھوڑے دوڑاتے جاتے ہین۔

ب۔ وہان کا پانی کیسا ہی۔

آیا۔ ایسا ہی کہ اللہ کرے سب کہین ویسا ہی ہو۔ دونا چوگنا کھانا کھائیے اور پانی پی لیجیے فوراً ہضم۔

ب۔ ہم تو کچھ اور ہی تمنا کرتے تھے۔ ہم سمجھتے تھے کہ وہان ایکدن بھی کوئی ٹک نہین سکتا ڈاکے پڑتے ہین۔ ادھر کے لوگ وہان زندہ نہین رہ سکتے

آیا۔ ہزار ہا آدمی یہانسے وہان جاتے ہین اور خاصے ہٹے کٹے آتے ہین۔ لاٹ صاحب (لارڈ) وہان رہتے ہین بڑے بڑے صاحب لوگ رہتے ہین سیٹھ ساہوکار مہاجن لکھ پتی کروڑ پتی رہتے ہین۔ آپ نے جو بات سُنی ہی اُلٹی ہی سُنی ہی۔ وہان تو حضور بیمار لوگ جاتے ہین کہ اچھے ہو گئے آئین اور حضور نے یہ سن لیا کہ وہان لوگ بیمار ہو جاتے ہین۔ یہان دقّت مقرر جو یہان ہوتی ہین۔ وہان چوری کا نام نہین ہی اور آپ فرماتی ہین کہ ڈاکے پڑتے ہین۔ ادھر کے جو وہان جاتے ہین خوش ہو کے آتے ہین حضور۔

ب۔ تمکو وہان رہنا اچھا یا یہان۔

آیا۔ سردی مین یہان۔ گرمی برسات مین وہان۔ سردی وہان کی ہمنے نہین دیکھی مگر اسطرف کے رہنے والے وہان کی سردی برداشت بھی

نہین کر سکتے کیونکہ برف بہت گرتی ہو اور کلیجا اُٹھنے لگتا ہو جن دنون یہان گرمی ہوتی ہو وہان جاڑا پڑتا ہو دیکھنے کے قابل ہو۔ حضور بھی ایکدفعہ چلین۔

آیا کی باتین سنکر بیگم صاحب دنگ ہوگئین اور کہنے لگین کہ جو ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم کاہیکو اتنی بات بڑھاتے ہم تو کچھ اور ہی سمجھے ہوے تھے۔ ہم سمجھے تھے کہ وہان پانی لگتا ہو اور لوگ آتے ہی اندھے ہو جاتے ہین اور شیر دہاڑے جنگل ہین یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ وہان آدمیون کی بستی ہو جب لوگ وہان آتے ہی جاتے ہین تو کیا ہرج ہو۔ نواب کو ہمنے ناحق اُسدن بُرا بھلا کہا۔ کلثوم النسا مسکرانے لگین اور بولین کہ ہم ایک ایسی بات کہدین اسوقت جس سے تم پہاڑ دنکے خلاف ہو جاؤ گی۔ پوچھا وہ کونسی بات ہو۔ کہا پہلے ہم آیا سے دریافت کرلین۔ کیون آیا جی بھلا وہان جادو ٹونے کا بھی چرچا ہو یہ سنتے ہی بیگم صاحب کانپتی ہوئی بولین اوئی خدا ان جادوگیرونکو غارت کرے کلثوم النسا بیگم نے کہا جادوگر سے وہان نہین ہین۔ وہان جادوگرنیان ہین جو مرد کو دن بھر بیل یا بکرا بنا کے رکھتی ہین اور شام کو پھر آدمی بنادیتی ہین مگر اسی کو جو پسند آجائے اور جو پسند نہ آئے اُس سے انکو بحث بھی نہین ہو بس پسند آجانا ستم ہو پسند آیا اور قیامت آئی جان عذاب مین پڑ گئی۔ کہین کا نہ رہا۔ ہمنے کئی عورتونکی زبانی سنا ہو کہ پہاڑ پر کی عورتین جادو مین بڑی برق ہوتی ہین۔ اور خوبصورت اور جوان مرد کا تو وہان جانا اپنے اوپر قیامت ڈھانا ہو۔ آیا یہ گفتگو سنتی رہی اور جب کلثوم النسا بیگم خاموش ہوئین تو اُسنے اپنے تجربے کا حال بیان کیا۔ کہ مین نے تو آجتک کوئی جادوگرنی دیکھی نہین مگر ہان ایک بات ضرور کہونگی وہان کی عورتین بڑی قبول صورت ہوتی ہین۔ بس سب سے بڑا جادو یہی ہو۔ اور حضور اس سے بڑھکر جادو اور کیا ہوگا جن صاحب کے پاس ہم نوکر ہین اُن کا کوئی چوبیس برس کا سن ہوگا اور بیگم صاحب ایسی صورت پائی ہو کہ مین کیا کہون جو میم دیکھتی ہو پھڑک جاتی ہو۔ عاشق ہوجاتی ہو۔ اور مین تو حضور دن رات اُنھین کی صورت دیکھا کرتی ہون۔ دیکھنے کے قابل ہو۔ اسی طرح اُس ملک کی عورتین بلا کی حسین ہوتی ہین کہ مرد دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتے ہین اور دم بھرنے لگتے ہین۔

ب۔ (بیگم) یہ بڑی بُری بلا ہو۔

ک۔ (کلثوم) اور پھر عسکری دولہا سے مرد۔

ب۔ یہان کی بدصورت عورتون پر تو لوٹ ہو ہی جاتے ہین نہ کہ وہان کی گوری چٹی عورتون پر۔

ک۔ اور اگر جادو کیا تو اور بھی غضب ہو۔

ب۔ وہ بے جادو ہی کب چوکنے والے ہین۔

آیا۔ اور کوئی جادو مین نے وہان دیکھا نہین

ک۔ وہ جادو جس سے آدمی بیل بنجاتا ہو۔

آیا۔ یہ تو بیگم صاحب ہمنے نہین دیکھا۔

ب۔ بیل اور بکری۔ اور بھیڑ۔ اوئی۔

ک۔ اللہ یہ آدمی کو بیل کیونکر بنادیتی ہین۔

آیا۔ جی حضور بیل ویل کچھ نہین۔

ب۔ یہ سارا حسن کا فساد ہو۔

ک۔ نہین ہو تو کچھ ضرور خالی حسن ہی نہین ہو۔

ب۔ وہ کچھ ہو ان مردوؤن کو ایک ایک دل لگی ضرور ہاتھ آجاتی ہو اور کچھ نہین پہاڑ کی عورتین ہی سہی یہ عورتون کے پیچھے دیوانے ہین۔

آیا۔ پھر اس سے بڑھکر نعمت اُنکے لیے اور کیا ہو۔ مردونکو عورتون سے زیادہ پیاری اور کیا شی ہو۔ یہ تو خدا نے جوڑا بنایا ہو۔ حضور۔ اور جو حسین عورت دیکھلی تو بس گرد گھومتا ہین۔ ہمارے صاحب کو اتنی

عورتین ہی پسند کرتی ہین -

لاڈو - تمھارے صاحب کی عمر کیا ہی آپا -

آپا - اے ہی کوئی بیس چھبیس برس کی

ب - کہین تمکو تو نہین پسند کر لیا صاحب نے -

ک - ہان ہین تو آپا بھی جوان ابھی -

آپا - (جھینپتی ہوئی) سرکار ہم غریب آدمی ہین ہمین کون پوچھتا ہی - مگر ہان صاحب بھی دیکھنے کے قابل ہین -

ک - بھلا پھر ہم کیونکر دیکھ سکین اُنکو -

آپا - حضور کوئی نہ کوئی ترکیب نکالی ہی جائیگی -

ک - اگر ہمکو دکھا دو تو پانچ اشرفیان دین -

آپا - بہت خوب سرکار اور وہ حضور چاہے کچھ بھی نہ دین تو کیا پروا ہی حضور ہی کا دیا کھاتے ہین یا کسی اور کا یہ سب حضور کی جوتیوں کا صدقہ ہی - ہمارے اور ہمارے بال بچونکی پرورش کون کرتا ہی -

ک - بھلا تمھارے صاحب ہمکو کاہے کو پسند کرینگے -

آپا - اے واہ کیون نہ پسند کرینگے - ایسی صورتین اُنھون نے دیکھی کہان ہونگی حضور -

ک - اچھا اُنکو یہان لا سکتی ہو - یا کہو تو ہوا کھاتے ہوے ہم ہی چلے چلین -

آپا - اے نہین بیگم صاحب اُنکو حاضر کر دونگی -

ک - ہم تمکو نہال کر دینگے آپا جی -

آپا - (سلام کرکے) حضور کی پرورشتی ہی -

ک - مگر قول جو ہارا ہی ہو اُسکا خیال رہے -

آپا - سرکار - قول جان کے ساتھ ہی ایسی بات ہی -

راوی - بیگم صاحب متحیر تھین کہ کلثوم النسا کی سی پاکباز عورت اور یون پھسل جائے - اُنکی نیت بدلی ہوئی دیکھکر اُنھین بڑی ہی حیرت ہوئی مگر چپ - لاڈو الگ حیرت مین تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی - مگر سب کے سامنے زبان سے کوئی کلمہ نہین نکال سکتی تھی -

ک - دیکھین تمھارے صاحب کو بھی دیکھ لین -

آپا - حضور بھوک پیاس انسان کی بند ہو جائے -

ک - اچھا تو کل تم اُنکو بلا لاؤ مگر ہمسے ایک گھنٹہ پہلے اُنکے اطلاع کر دینا -

جب آپا رخصت ہوئی تو کلثوم النسا نے پر بت بائی جائز آپا سے کچھ کہا اور ادھر بیگم صاحب اور لاڈو مین باتین ہونے لگین کہ یہ کیا ماجرا ہی کلثوم النسا بیگم کو یہ کیا ہوا ہی یہ تو ایسی نہ تھین اور نہ انسے اسطرح کی امید تھی خدا جانے آج یہ کیا ہو گیا - انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہین ہی گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی - ہمکو بھلا کبھی یقین آتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہو جائینگی کہ ننگ و ناموس کا خیال نہ رکھینگی -

لاڈو نے کہا بیگم صاحب مین سمجھتی ہون کہ یہ سب انکی دل لگی ہی آپا کے بنانے کیواسطے اٹھی ہین کلثوم النسا بیگم آپا کو رخصت کرکے آئین اور آتے ہی مسکرائین بیگم صاحب سے کہا اس آپا کی باتین سنین - یہ مردار اس قابل نہین ہی کہ بہو بیٹیون مین آنے پائے مین اسکی گفتگو سے پہلے ہی تاڑ گئی تھی کہ یہ کٹنی ہی مجھے جو پہلے سے اسکا حال معلوم ہوتا تو ہرگز ہرگز نہ آنے دیتی مگر خیر - اب سے آئے گھر سے آئے - گھڑی ہی گھڑی مردار اپنے صاحب کا ذکر کرے کہ چھبیس برس کا سن ہی بڑے خوبصورت ہین - عورتین اُن پر جان دیتی ہین اور دیکھتے ہی عاشق ہو جاتی ہین - اور اپنا عشق بھی ظاہر کیا کہ خود بھی صاحب پر جان دیتی ہین - اللہ رے عشق - اور ایکدفعہ نہین - بار بار یہی کہتی جاتی تھی کہ ہمارے صاحب بڑے حسین اور گلبدن ہین - مگر سچ کہنا مین نے بھی کس ترکیب سے باتون باتون مین اڑایا اور کیسا بنایا کہ وہ بھی سمجھ گئی کہ بی بی ریجھ گئی ہین اب دل لگی تب ہوگی جب صاحب کو لیکے آئیگی اور مین تتا تبا دونگی دل مین گالیان دیتی اور کوستی ہی جائیگی - ایسی بد عورتون کو توپ سے اُڑا دے بس -

بیگم صاحب یہ سنکر کھلکھلا کے ہنس پڑین - کہا تمنے اچھا نقرہ جست

کیا یہاں لاڈو اور ہم آپسمین یہی باتین کر رہے تھے کہ کلثوم النسا بیگم کو اسوقت سوجھی کیا۔ کوئی ایسا بے قابو ہوجاتا ہی۔ بھلا دین اور دنیا دونون کو بھول گئین ادب کے سامنے بے تکلف کہنے لگین کہ صاحب کو بلا لاؤ۔ اور مین تو تھرتھر کانپتی تھی کہ جو کہین انکو خبر ہوگئی تو قیامت ہی کا سامنا ہوگا کہینگے اور لیجیے اب تو کٹنیون کے ذریعہ سے نامہ و پیام ہونے لگے۔ مگر تم بڑی ہنسوڑ ہو بہن اور اسطرح سے حکمے دیتی ہو کہ آدمی دھوکے مین آجاتا ہی۔ مین خود دھوکا کھا گئی تھی کہ یہ سچ مچ کہ رہی ہین۔ لاڈو میری صورت دیکھتی تھی اور مین لاڈو کی کہ یہ کہ کیا رہی ہین اب وہ کسی نہ کسی دن لیکے ضرور آئیگی۔ ایسا نہو دفضیحتا ہو مین تو ابتک کانپ رہی ہون۔ اور اسوقت بھی بدن تھرتھر کانپتا تھا۔ لاڈو نے بھی انکی راے سے اتفاق کیا اور کہا سرکار میرے تو ہوش اڑے ہوے تھے کہ یہ کیا غضب ہو رہا ہی اور کیسی کفر کی باتین بیگم صاحب کر رہی ہین یہ انکو اسوقت سوجھی کیا اور اسکی صورت سے مجھے نفرت ہوگئی ہی یہ تکّی دلالہ ہی حضور مجھ سے کہتی تھی کہ اگر ان دونو مین سے ایک کو راضی کر دو تو جو کہو تمکو دون مین نے کہا خبردار مجھ سے ایسی باتین نکرنا مین ان باتونمین نہین پڑنی ہون مجھے بھی کوئی ایسی ویسی بازاری عورت یا کلمرام سمجھی ہو ہم بہو بیٹیون مین جانے والے ہمکو بھلا ان باتون سے کیا سروکار۔ اگر ایسا کرین تو کسی بھلے مانس کے گھر مین بھلا کاہے کو جانے پائین لاکھون کرور دن روپے کا ہمارا اعتبار ہی ہمکو یون کیا کم ملتا ہی کہ دغل فصل کر کے لینے کا لالچ کرین کیا مجال۔

ب۔ (بیگم) میرا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہی۔

ک۔ (کلثوم) مین چتونون سے تاڑ گئی تھی۔

لاڈو۔ مین بھی تھرتھر کانپ رہی تھی حضور۔

ب۔ کبھی پہلے ایسی باتون کا چرچا ہوا کہان تھا۔

ک۔ تم بیٹھے بیٹھے دل لگی دیکھتی جاؤ بس۔

ب۔ اب زیادہ اس بات کو نہ بڑھاؤ بہن۔

ک۔ اے ہی تم گھبرائی کیون جاتی ہو۔

ب۔ ایسا نہو کہ مردون تک یہ بات پہونچے۔

ک۔ پہونچیگی بھی تو کیا ہرج ہی ایمین۔

ب۔ شاید بدگمانی ہو کہ آج ہنسی ہنسی مین ایسا کیا کل کو سچ مچ یہ باتین ہونے لگینگی۔

ک۔ نہین بہن ہمکو سب جانتے ہین۔

لاڈو۔ مگر اسوقت تو مین سمجھی تھی کہ خدا نخواستہ دشمنون کی نیت ڈانوان ڈول ہوگئی اور مین اللہ سے دعا مانگتی تھی کہ آیا چڑیل یہان سے جائے تو مین سمجھاؤن۔

ب۔ مجھ سے اور لاڈو سے یہی باتین ہو رہی تھین۔

ک۔ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی بہن۔

ب۔ مگر بڑی چھنٹی ہوئی عورت ہی یہ آیا مردار۔

لاڈو۔ ای ہی۔ اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی۔

ک۔ بہو بیٹیون کو ایسی ہی شتّا ہین تو خراب کرتی ہین۔ کس مزے سے تعریف کرتی تھی کہ ایسے حسین اور خوبصورت ہین کہ عورتین دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتی ہین اور مرنے لگتی ہین مجھے دل ہی دلمین ہنسی آتی تھی کہ یہ بک کیا رہی ہی اور کس مزے سے رنگ جماتی تھی کہ تو بہ ہی بھلی۔ بس یون ہی عورتین خراب ہو جاتی ہین مگر مین تو انکی نس نس سے واقف ہون۔

چہ میگوئیان

ایک ذرہ نوابصاحب نے بیگم کو خوش پاکر مذاق کرنا شروع کیا۔

ع۔ جسطرح ہملوگونکی عورتون پر نظر پڑتی ہی تم لوگونکی مردون پر پڑتی ہوگی۔

راوی۔ سبحان اللہ اچھا سوال کیا۔

ب۔ (شرما کر) تمھاری بھی کیا باتین ہین۔

ع - مین ایک نہ مانونگا۔ ایسا ضرور ہوتا ہوگا۔ چاہے بدی سے
نہ دیکھو۔ مگر حسین مرد اچھا تو معلوم ہوتا ہوگا۔
ب - وہ حسین کون شی ہی جو اچھی نہین معلوم ہوتی۔ خوشنما پھول
کتنے اچھے معلوم ہوتے ہین۔ عمدہ گھوڑا کیسا اچھا معلوم ہوتا ہی۔
مگر ہملوگ تمکو نامحرمون کے دیکھنے کا موقع کہان ملتا ہی۔
ع - دو مین تو ہوا کھانے نکلتی ہین۔ کھڑکھڑیان چڑھی ہوئین گورے
گورے ہاتھ اور پیاری پیاری انگلیان صاف دکھائی دیتی ہین۔
ب - تمکو سب عورتونکے ہاتھ گورے ہی گورے سوجھتے ہین چاہے
کالے کلوٹے اُلٹے توے ہی کے سے کیون نہون۔ جب کسی عورت
کا ذکر کرتے ہو یہی کہتے ہو کہ گورے گورے گال ہین پیاری پیاری
انگلیان ہین۔ گول گول چہرہ ہی۔ بڑی بڑی آنکھین ہین اور
خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کالی کوئلا سی ہونگی۔
ع - اب سب کی سب تمہارا سا حسن کہان سے لائین۔
ب - اوپر کے دل سے کہ رہے ہو۔
ع - کیا مجال۔ بناوٹ سے ہمین کیا مطلب۔ ؎

ای ذوق تکلف مین ہی تکلیف سراسر | آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

راوی - واہ واہ۔ کس موقع پر برمحل شعر پڑھ دیا آپ نے
آپ بھی اپنے وقت کے فسانہ آزاد کے خوجی ہین۔
ب - کہو اب پہاڑ کے سفر کی کہانتک تیاریان ہین۔
ع - یہ تمکو پہاڑ کے نام سے اسقدر وحشت کیون ہوتی ہی۔
ب - پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ پہاڑ کا پانی ادھر کے آدمیونکو راس نہین آتا۔
ع - اس اُلّو ایسی عقل کے صدقے۔
ب - ایک آیا کو کلثوم النسا بہن نے بلوایا تھا وہ اپنی میم صاحب کے ساتھ
ہر سال پہاڑ پر جاتی ہی۔ بڑی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ کوئی اندیشہ
مطلق نہین ہی۔ ہزارون لاکھون آدمی آتے جاتے ہین سبکا ہی

ع - چلو تمکو بھی پہاڑون کی ہوا کھلا لائین۔
ب - (ہنسکر) کیا مین بھی میم صاحب ہون۔ مگر ہان تمہارے
جانے مین ہمین ایک بڑا خوف ہی۔
ع - خوف! وہ کیا۔ کیا شیر لگتا ہی وہان۔
ب - سنا کہ وہانکی عورتین بڑی جادوگرنین ہین اور سب سے بڑا جادو یہ کہ
حسین ہوتی ہین اور تمکو اسکا مرض ہی جب میرے سامنے تمہارا یہ حال ہی تو وہان
تمکو کون روکنے والا ہی تنکے کی اوٹ پہاڑ۔ وہان تو اور بھی کھل کھیلو گے
ع - تم بڑی بدگمان ہو بیگم۔ اب وہ ولولہ کہان۔
ب - ای ہی۔ ابھی بڈھے ہوگئے یہ ہمارے بنانے پھسلانے
کی ساری باتین ہین۔ تم دو سو برس کے بھی ہو جاؤ گے تو ہمکو
یقین نہین کہ تمہاری بوالہوسی جائے۔
ع - اب اس وہم کا کیا علاج کرون۔
ب - جس شی کو ہم اپنی آنکھون دیکھتے ہین اُسمین ہم کیسا خالی خولی
سُنی سنائی ہوتی تو شاید دھوکا ہو جاتا۔ مگر جس شی کو صاف صاف
اپنی آنکھون دیکھا اُسمین تم کیا اُڑان گھائیان بتاؤ گے۔
ع - قسم خدا کی مگر تمکو یقین ہی نہین آتا۔
ب - تم مردون کی بات کا اعتبار ہی کیا ہی۔ اور مرد بھی کیسے تمہارے سے
چھٹے ہوئے تماش بین۔ تم تو قرآن بھی اُٹھاؤ تو ہمین ہرگز یقین نہ آئے
ع - قسم کھا کے کہتے ہین بیگم اُسے صرف گانا سننے کے لیے نوکر رکھا
تھا کہ دو گھڑی لطف حاصل ہو۔ گاتی اچھا ہی۔
ب - خاک اچھا گاتی ہی۔ گاتی کیا ہی روتی ہی اپنے گلے پھلو کو [illegible]
ع - شکل و صورت تو بری نہین کچھ۔
ب - یہ سب تمہارے دکھانے کے لیے باتین بنا رہے ہو۔ اُن دنون تو لٹو تھے
اسکے پیچھے۔ اب کہتے ہو گانے کے لیے نوکر رکھی تھی یہ اُڑان گھائیان
ع - اب اُسکو پھر نوکر رکھو لین (ہنسکر)

ب - (ٹھنک کر) دھمکاتے کسکو ہو (انگوٹھا دکھاکر) ہماری بلاسے ایک نہین بیس رکھو - کیا ہماری قسمت لیجائیگی - اجی مین سچ کہتی ہون اُنکو تمھاری محبت بھلا کیا ہوتی ہوگی - وہ تو روپے کی عاشق ہین جبتک دمڑی پاس ہو تب تک سب کچھ ہو اور ٹھن ٹھن ہوگئے تو دفعان بول دی بے زر عشق ٹین ٹین ہے - ع

زردار سب اڑتے ہین بے زر کا خدا حافظ

تم بسم اللہ کرکے نوکر رکھو - شوق سے نوکر رکھو -

ع - (پیار کرکے) اب کسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لینگے -

ب - (ہاتھ سے جھٹک کر) ضرور سو کام چھوڑ کر -

ع - تو تم خفا کاہے کو ہوتی ہو بیگم -

ب - ہماری جوتی کی نوک خفا ہو -

ع - ابکی پہاڑ پر سے کسی کو تلاش کرکے لائینگے -

ب - ایک میری خاطر سے بھی حرج ہی کیا ہے - بلکہ ایک نہین دو سہی - یہ تم دھمکی کیا دیتے ہو - پہاڑن ہو چاہے کوئی ہو -

ع - سنو بیگم دل لگی تو ہو چکی اب اصل اصل بات کہین - ہمارا بہت جی چاہتا ہے کہ پہاڑ دن کی سیر کرین - مگر پندرہ دن سے کم ہی کم مین واپس آجائینگے - تین چار روز آنے جانے کے ہوے اور گیارہ بارہ روز قیام کے - اور خدا گواہ ہے وہان ذرا بھی خوف نہین ہے - برسون کی بستی ہے اور صاحب لوگ بہت کثرت سے جاتے ہین ڈاکٹر صاحب نے بھی مجھے صلاح دی ہے کہ پہاڑ جاؤن - ع -

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

سیر کی سیر اور فائدے کا فائدہ -

ب - جانے مین مجھے صرف یہی خیال ہے کہ تم وہان کسی پر ریجھ نہ جاؤ - کسی سوت مردار کو نہ لاؤ - بڑا خوف تو تم سے یہی ہے اور تم بھی اللہ کے فضل سے ایسے وضعدار ہو کہ یہ وضع عمر بھر نہ چھوڑو گے تمکو بے اُنکے چین ہی نہین آتا -

ع - اچھا جب سے اُسکو چھوڑا اور کسکو نوکر رکھا -

ب - مجھے کئی کئی خبر پہونچتی ہے - یہ شاہ چھجرا کی گلی مین شام سے کہان غائب رہتے ہو - بلبل ہند کتنا کیون ہر روز آن موجود ہوتا ہے میر ابس چلے تو کھڑے کھڑے شہر بدر کرا دون موے کو -

ع - شاہ چھجرا کی گلی مین ایک مولوی صاحب رہتے ہین -

ب - ہان تو اُنسے سبق پڑھنے جاتے ہوگے - ع

کریما بہ بخشاے بر حال ما

ع - (بہت ہی ہنسکر) سبق پڑھنے کی ایک ہی کہی - ہمارے دوست ایک مولوی ہین - اُنسے ملنے جاتے ہین یہ بھی کوئی گناہ ہے - سبحان اللہ -

ب - اور یہ بلبل ہند کیون ساتھ رہتا ہے - وہ بھی مولوی صاحب کے ہان سبق پڑھتا ہے کیا - مولوی وولوی تو سب کہانی ہے وہ مکتب خانہ ہی اور ہے جہان حضور جاتے ہین -

ع - یا خدا اس بدگمانی کا کیا علاج کرون - اب تمھارے مارے گھر سے نکلنا چھوڑ دون آخر -

ب - وہ اگر سات پردون مین بھی رہوگے تو اپنے ہتھکنڈون سے نہ باز آؤگے مجھے اسمین تمھاراتی بھر بھی بھروسا نہین ہے -

ع - اللہ اللہ ایسے بے اعتبار ہوگئے ہم -

ب - ہو ہی ---- اپنے کرتوتون -

ع - اچھا اب آج سے پردے کی بو بو بنکے بیٹھینگے -

ب - سب کچھ ہوگے مگر ہماری اسوقت کی بات یاد رکھنا کہ اگر پہاڑ گئے اور وہان سے کسی کو ساتھ لائے تو مین زہر کھاکے سو رہونگی -

ع - (گلے مین ہاتھ ڈالکر) تمکو یہ ہو کیا گیا ہے - مین کہتا ہون ایک بات ہوئی ہوگئی - اب گھڑی گھڑی اُسکا ذکر کیا - قسم کھائی کہ اب ایسی بات کبھی نہوگی - آزماؤ اور دیکھو کہ قسم کے مطابق چلتے ہین یا نہین اگلی

آزمائش تو کر لو۔

ب۔ مین تو آزمائش کرتے کرتے دیوانی ہو گئی۔

ع۔ ابکی پورے اُترینگے دیکھ لینا۔

ب۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ جو وہان سے ایک ساتھ نہ آئی تو مجھے تو بڑا ہی تعجب ہوگا۔ مین تو تمھارے مزاج سے واقف ہو گئی ہون تمنے تو طبیعت ہی ایسی دعب‌الی پائی ہے۔ اسمین تو تم بے بس ہو گئی کر دیا۔

ع۔ اور تمنے کیسی طبیعت پائی ہے چنبلی۔

ب۔ کیا چلبلاپن دیکھا تمنے۔ کیا چلبلاپن دیکھا۔

ع۔ اب ایک تو چلبلاپن یہی ہے کہ گردن سے ہمارا ہاتھ جھٹکے دیتی ہو۔

ب۔ کیون نہ جھٹکین۔ اپنے سہارے نہ بیٹھو گلے مین کسی کے ہاتھ ڈالنا جسکو پہاڑ سے لاؤ گے۔

ع۔ ہم تو وہان سے ایک پہاڑی مینا لائینگے اور اُسکو سکھائینگے کہ بیگم کو دعا دیا کرے صبح و شام۔ تو پھر ہم سفر کی تیاریان کرین۔

ب۔ ایسے ہی تو ہمارے بس مین ہو نا۔

ع۔ بس یہی بات تو بُری معلوم ہوتی ہے ہمین۔

ب۔ اگر وہان جانے سے کوئی فائدہ ہے تو جاؤ۔ مین تو جانتی ہون کہ اس لون اور گرمی مین جانا بُرا ہے۔ یون شہرون کے اندر رہنے سے تو آدمی جھلسا جاتا ہے۔ میدانون مین تو لون کے تھپیڑے اور بھی تڑپادینگے۔

ع۔ یون کی ایک ہی کہی۔ صبح کے نو بجے تو ریل سے اُترینگے ریل کے اسٹیشن سے پھر پہاڑ پر چڑھنا ہوگا۔ وہان لحاف اور دوشالے اور پوستین کے بغیر انسان رہ نہین سکتا۔ یہ لون کیسی۔ یہ لوگون نے گمراہ کر رکھا ہے۔ لون کے تھپیڑے کی کیا کہی ہے۔ نینی تال کو بھی اپنے حساب لکھنؤ سمجھی ہو۔ وہان ہر فصل مین جاڑا ہوتا ہے لون کیسی۔

اس روز اسقدر گفتگو ہو کر محمد عسکری ہوا کھانے چلے گئے اور واپس آکر جب سب حوالی موالی جمع ہوئے تو مرزا صاحب سے کہا کہ آپ نے اُس دن کا قصہ ناتمام ہی رکھا۔ وہ جو عورت ملی تھی اور جسپر سب اُسپر ریجھ گئے تھے اسکا اور حال نہ بیان کیا۔ ممن نے کہا حضور وہ عجیب حال ہے مین بھی کہنے ہی کو تھا۔ بسم اللہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن یون شروع کیا حضور غلام نے عرض کیا تھا کہ ہم جتنے تھے سب کے سب فریفتہ ہو گئے۔ جو تھا ہزار جان سے عاشق اور وہ ایسی نڈر بیباک چست و چالاک۔ کہ ذرا بھی لحاظ یا خیال نہین۔ بڑی خرابی یہ تھی کہ نہ ہم اُسکی بولی سمجھتے تھے نہ وہ ہماری بولی سمجھتی تھی کیونکہ وہ پہاڑ کے کسی گانون سے آئی تھی اور دیس کی بولی سے واقف نہ تھی۔

اسکی بات کاٹ کے ایک مصاحب نے جو سفر کوہستان سے بالکل برخلاف تھا نواب صاحب سے کہا۔

حضور حقہ پینے کا وہان لطف نہین۔ تو پینا تو جانتے ہی ہین سلفا اُڑا کرتا ہے۔ اور سبب یہ کہ وہان ڈھاک اور املی کی لکڑی نہین ملتی۔ اور کوئلے ذرا ہی سے مین بھڑک جاتے ہین بلکہ بھڑکنا کیا معنی ٹھنڈے ہو جاتے ہین۔ سلفا تو سلگتا ہی نہین تو پے کی کون کہے۔

محمد عسکری نے کہا یہ بڑی تربیخ ہے۔ اور فیمی آدمیون کے لیے تو موت ہے۔ چاہے پئین چاہے نہ پئین مگر تواد بکتا ہوا ہر وقت سامنے موجود رہے اور جب پلنگ سے ذرا آنکھ کھلے تو انگارے روشن نظر آئین۔ یہ بُری خرابی ہے۔ میان ممن تو وہان مر ہی جائین ممن نے کہا خداوند مین اک دو تین من کوئلے پہلے ہی سے روانہ کر دونگا سارا کھیل روپے کا ہے دو کی جگہ چار خرچے اور ساری خدائی کی نعمت موجود ہو گئی۔ کوئلے کی کیا اصل و حقیقت ہے بھلا۔ اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک اشرفی دیدی۔

اختر۔ یہ سے اسمین کیا شک ہی اور اگر اور زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک گانون دیدیا۔ مرزا صاحب نے کہا بیشک اگر اور زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ سلطنت دیدی۔ میان ممن بھی خوب آدمی ہین اور اس فیاضی اور سیر چشمی کو ملاحظہ فرمائیے کہ ایک ایک فی کوئلہ خریدنے کو موجود ہین۔ یہ بھی اچھے وقت کے تماشا ہین۔ تو تین من کوئلے ساتھ لیتے جاہیے گا۔ اور انکو کتنے قلی اُٹھائینگے۔ تیس سیر سے زیادہ ایک قلی یہان نہین اٹھا سکتا۔ اب پہاڑ کا سفر تب کرین جب چار پانچ قلی ہر وقت صرف کوئلے اُٹھانے کے لیے مقرر ہون۔ ممن نے کہا آپ بھی کس خیال مین تھا ہماری سرکار کو حضرت خضر کی عمر عطا کرے حضور کی بدولت چین کرتے ہین۔ پانچ قلی کس گنتی مین ہین پچاس قلی ہر دم اور ہر گھڑی ساتھ رہینگے۔

مرزا۔ خدا کرے سو قلی ساتھ رہین آپکے۔

اختر۔ اور کوئلے لے کے جانا اور سفر کرنا کوئی کب گوارا کریگا۔ اور کوئی ممن ہی کا سا ہیمی تین من کوئلے سفر مین ساتھ رکھیگا۔

مرزا۔ منحوس ہوتا ہی جناب۔ کالی بلا۔

ع۔ اسمین تو شک نہین تیل اچار کوئلے ہرگز سفر مین ساتھ نہ لیجانے چاہیین۔ ایسی بھی کیا طلب ہی۔

مرزا۔ ممن کی جو بات ہی دنیا سے انوکھی ہی ہی۔

اختر۔ حضور بینک مین جو ہر دم غین رہیگا اسکی یہی کیفیت ہوگی اسمین چاہے کیسے باشد۔ ~

کھو دیا حسن برگ نے تم ایجادون کا	اڑ گیا رنگ دھوان نکلے پریزادون کا

ممن۔ حضور جب یہ سب ایک طرف ہو جائینگے تو بندہ سب کا مقابلہ کر نہین سکتا چو لکھا کون لڑتا پھرے اور سب کو کون دشمن بنائے جو یہ لوگ کہین وہی صحیح ہی۔ بس اور کیا عرض کرون حضور اگر کوئلے بھیجے جائین تو کیا ہرج ہی جناب۔ مرزا صاحب۔

مرزا۔ آپ کے منہ کون لگے خواہ مخواہ۔

ممن۔ سن لیا حضور۔ اب یہ نوبت ہی ہماری۔

ع۔ بھئی ہمکو اس لڑائی جھگڑے سے نفرت ہی۔

مرزا۔ حضور اور انکو اس سے محبت ہی۔

ساجد۔ خداوند یہ سب سے لڑا کرتا ہی۔

ممن۔ عرض کیا تھا نا کہ یہ سب دشمن ہو رہے ہین۔

ع۔ آخر دشمنی کا سبب کیا ہی۔ عداوت تو بے سبب نہین ہوتی ہی۔ اور یہ کیا وجہ ہی کہ ساری دنیا کو آپ ہی سے دشمنی ہی۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہی کہ تم ہی لڑاکا ہو۔

ممن۔ جی ہان خداوند۔ (آہ سرد کھینچکر)

ع۔ جی ہان خداوند کیا معنی۔ جی ہان خداوند کیا معنی جو بات ہی وہی بگوڑے پن کی۔

مرزا۔ اب جانے دین حضور۔ طرح دیجیے۔

ع۔ ایک بار طرح دین۔ دو بار طرح دین۔ سر ہی پر چڑھا جاتا ہی۔

مرزا۔ دربار کا بڑا عیب ہی کہ جھگڑا بکھیڑا ہو۔

اختر۔ حق ہی۔ اسمین کیا شک ہی جناب۔

مرزا۔ ہزار بار کہا یا سمجھا دیا کہ بابا لڑو جھگڑو مت مگر یہ شخص کسی کی سنتا ہی نہین۔ ہار ہی مانتا ہی نہ جیتی۔ ~

زنان باردار ای مرد ہشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

ممن کہ سب مصاحبون نے ملکے الو بنا لیا اور سرکار دولتمدار سے بھی خوب ہی آڑے ہاتھون لیا یہانتک کہ ممن جھلا کے اُٹھ گیا مرزا صاحب نے محمد عسکری کو اب میدان خالی پاکر اور بھی تہ دی اور جنگ پر چڑھایا کہ حضور ضرور سیر کہسار کرین نظارہ لطف بہار و آبشار کرین۔ اور انھون نے بھی دلمین ٹھان لی کہ چاہے کچھ ہو

ضرور سفر کرینگے دربار برخاست کرکے محمد عسکری محلسرا میں تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بیگم صاحب بستر استراحت پر غافل سو رہی ہین لاڈو نے آہستہ سے پانون ہلا کر کہا حضور اُٹھیے نواب صاحب آئے ہین۔ بیگم صاحب نے کروٹ بدلکر پھر آنکھین بند کرکے خرّاٹے لینے شروع کیے۔ محمد عسکری نے پلنگ پر بیٹھکر رخسار کلگون پر ہاتھ پھیر کے کہا۔ بیگم اُٹھو۔ ابھی تو چراغ مین بتی پڑی ہی۔ بیگم صاحب نے ایک دلربا شوخی کے ساتھ ہاتھ جھٹک کر کہا سونے دو اب دق نہ کرو۔ کچی نیند مین جاگنا قہر ہی۔ نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا۔ ؎

کلیجا کانپتا ہی دیکھکر اس دھری کو	تمھارے گھر ہین آئے کہ ہم کشمیر مین آئے

بیگم صاحب نے ادکھتے ہوے اشارہ کیا کہ لیٹ رہو۔ یہ بولے کہ ہم چلے جائینگے۔ ذرا آنکھ کھول کے باتین تو کر و ہمسے۔ اسوقت تو بہشت کی لپٹین آرہی ہین تمھارے پلنگ سے۔ ؎

تو شک ہی اطلس فلک سبزہ رنگ کی	گل تکیے مہر و مہ ہین تمھارے پلنگ پر

ب۔ کیا رت جگا کروگے آج۔ ہمین نیند آتی ہی۔

ع۔ ایسا نیند کے پیچھے دیوانہ بھی نہ ہونا چاہیے انسان کو۔

ب۔ اسمین کیا شک ہی۔ اسوقت کیا جانے کس موئی کھینی کی بغل سے آئے ہو۔ اور اوپر سے باتین بناتے ہو۔ ایسا ہی تو تمھین ہمارا خیال ہی نا۔

ع۔ تمھین جو سما گئی وہ سما گئی۔ خدا گواہ ہی اسوقت ایسی بھلی معلوم ہوتی ہو کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی (دست حنائی چوم کر) ؎

کہتے ہین لوگ پنجہ مرجان کی تشبیہ	خون شہیدا ہاتھ مین قاتل کے رچا ہی
کھلتا ہی دست یار مین کتنا حنا کا رنگ	اُس رنگ پہ رنگ لینا جمائیگی حنا خاک

ب۔ جی مین اس تعریف کے قابل نہین ہون۔ اُن کالی کلوٹی نگوڑی بھٹینون کی تعریف کرو جنپر ریجھے ہو۔

ع۔ (مسکرا کر) تم تو آج جیسے لڑنے پر تیار ہو تم ایسی پھبتیان کہتی ہو اور وہ تم ظفر کرہستیون پر۔

ب۔ (جھنجھلا کر اور ٹھنکا) وہ موئی نکھٹو پنیان اپنے ہونون سے لونڈی پھبتیان کہین۔ اپنی ذات بنیاد پر۔ اپنے کنبے والیون پر۔

ع۔ (خوب ہنسکر) کیون کس ترکیب سے جگا دیا۔ بہت بگڑی ہوئی تھین ؎

دیکھیے تیوری چڑھائی تو ہی تقصیر معاف	گدگدا کر کبھی ہنسانے مین ہنسانیوالے

کیون کیسا فقرہ چست کیا ہی۔

ب۔ (آہستہ سے چٹکی لیکر) فقرہ بازیان بہت آتی ہین۔

چٹکی لیکر بیگم صاحب نے نواب کے زانو پر سر رکھا۔ یا تو محمد عسکری کی باچھین کھل گئین۔ درزلف عنبر بار کی خوشبوے روح افزا جو آئی تو مست ہو کر یہ شعر زبان پر لائے۔ ؎

نیند اسکی ہی دماغ اُسکا ہی راتین اُسکی ہین	تیری زلفین جسکے بالین پر پریشان ہوگئین

لاڈو دھری ایک ہی عیار وطرار تھی یہ کیفیت جو دیکھی تو ایک بوڑھی خواص سے جا کے کہنے لگی۔ ای بوا انجبن اسوقت بڑی دل لگی ہوئی پہلے تو بیگم صاحب ہمسے باتین کر رہی تھین۔ ای بس جہان نواب صاحب کی آہٹ پائی بس مکر کرکے سوتی بنگئین۔ اُنھون نے جو آن کے دیکھا تو پورا سنگار کیے ہوے دلھن بنی ہوئی آرام مین ہین۔ پلنگ پر بیٹھ کر لگے خوشامدین کرنے۔ کبھی اُنگلیون کو چوم لیا۔ کبھی گالون پر ہاتھ پھیرے وہ بھی لگین نخرے بگھارنے۔ اون اون کرکے کروٹ بدلی اور پھر مکر کرکے سو رہین اور مجھے دل ہی دل مین ہنسی آرہی ہی کہ عورتین بھی کسطرح مردونکو فریفتہ کر لیتی ہین۔ آخرش نواب نے کیا جانے کیا کہدیا کہ جھلا کے اُٹھ بیٹھین مین تو سمجھی تھی کہ ذرا بیچ چلیگی مگر کچھ ایسی مزے مین آئین کہ ران مین چٹکی لیکے زانو پر سر رکھکر سو رہین۔

اب سنیے کہ ادھر ان دونون مین لطف اور مزے کے ساتھ گفتگو ہونے لگی

ع۔ تو بیگم ہمنے پہاڑ جانے کی ٹھان لی ہی۔

ب۔ بھلا ہمکو چھوڑ کے کیونکر جاؤ گے۔ جدائی کے صدمے ہمسے سہے جائینگے

آفت کا ز در ضعف بگڑتا ہی ہجر مین — انسان تو کیا ہی دیو بچھڑتا ہی ہجر مین

اور پھر خطرے کی جگہ۔

ع۔ خطرہ کیا ہی۔ خدا سب کہین ہی۔ ؎

ای صبا گلشن و دیر و حرم و بتخانہ — کونسی جادہ عطا یا تس خطا پوش نہین

ب۔ تمھاری باتون کا کچھ پھل بیڑا نہین۔

ع۔ یہ کاہے سے۔ ہماری باتون نے کیا کیا۔

ب۔ گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ۔

ع۔ یہ تو ہمین تمھاری نسبت کہنا چاہیے۔ ؎

حسینون کی کیا بات کا اعتبار — کدھر تھی طبیعت کدھر ہو گئی

ب۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہی۔ بجا ہی۔

ع۔ یہ اکثر بچھاڑ تمھین عورتون کو آتا ہی۔

ب۔ عورتین ایسی ہی بُری ہوتی ہین تم مردوے بہت اچھے ہوتے ہو۔ جنکے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہین۔ کہین کچھ کرین کچھ بازاری عورتون کے پیچھے دوانے ہو رہے ہین۔ ؎

نشاید ہوس باختن با گلے — کہ ہر بامدادش شود بلبلے

ع۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک۔ عورتون مردون سب مین اچھے اور بُرے ہوتے ہین۔

ب۔ مگر مردون مین اچھے لوگ زیادہ ہوتے ہین۔

ع۔ ہان یہ تمنے انصاف کی بات کہی۔

ب۔ کیا خوش ہو گئے۔ مین تمھارا دل لینے کے لیے کہتی تھی۔ مردونکی تو کیفیت یہ ہی کہ ایک درجن بھر بھی عورتین ہون تو انکی سیری نہین ہوتی۔ بھلا اس بوالہوسی کا کیا ٹھکانا ہی۔

ع۔ بڑی حکمے بازی آتی ہی تمھین۔

ب۔ تم سے بڑھکر ہی۔ ہم لوگ کیا جانین کہ فقرہ بازی کسے کہتے ہین یہ باتین تم ہی کو مبارک رہین۔

ع۔ پہاڑ کے حالات تمسے آگے بیان کرونگا دیکھہ آئین پہاڑ بھی تمھارا ہرج ہی کیا ہی۔ مگر یہ بتاؤ کتنے دن کی چھٹی دیتی ہو۔

ب۔ (ہنسکر) چھٹی کیا مین کوئی مولوی صاحب ہون مگر خیال کے لیے وہان کچھ گل نہ کھلانا۔ مجھے تمھارا اعتبار نہین ہی ایسا نہین کہ تم جاؤ اور پھر وہان سے خالی آؤ اور پارسا بنے رہو۔ ہمین اعتبار نہین۔

ع۔ اچھا اعتبار آخر کیونکر ہوگا۔ قسم کا بھی تو تمکو اعتبار نہین ہی مشکل تو یہ ہی۔ اور مین سچ کہتا ہون کہ اب مینے وہ سب باتین چھوڑ دین۔

ب۔ (پھر ٹھٹکی لیکر) اور یہ شاہ چھرا کی گلی کسکی چاہت سے جاتے تھے کوئی اگلی پچھلی ہوگی۔ آگے آگے خدمتگار لالٹین لیے ہوئے پیچھے پیچھے خود بدولت اور کوئی اجڑا مصاحب کہان جاتے ہین شاہ چھرا کی گلی۔

ع۔ یا الٰہی اب تمھارے مارے دوستونکو چھوڑ دون۔ مین تو عاجز آگیا۔ کہدیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہون۔

ب۔ وہان بہار دانش کا باب پنجم پڑھتے ہوگے۔

لاڈو مہری کا نکھار

یہان کا قصہ تو یہان چھوڑا۔ اب سفر کی تیاری کا حال سنیے محمد عسکری اور بیگم صاحب مین قسما قسمی ہو گئی کہ جسطرح جائینگے اُسیطرح واپس آئینگے۔ مطلب یہ کہ کوئی سوت لاکے نہین بٹھائین گے۔ نوابصاحب نے شرعی قسم کھائی اور کہا کہ اگر اپنے وعدے سے نکلجاؤن تو شریف نہین پاجی سمجھنا۔ چمار سمجھنا۔ قول مردان جان دارد۔ اور قول جان کے ساتھ ہی مگر مجھے ابتک یہ نہین معلوم تھا کہ تمکو میری بات کا اسقدر بے اعتباری ہی کہ ہاری مانتی ہو نہ جیتی۔ جو ذہن مین آگئی نکالے نہین نکلتی۔ بیگم صاحب نے کہا انصاف شرط ہی کہ۔ جس شی کو انسان دس پانچ دفعہ آزما چکا ہو آئین کیونکر دھوکا کھا سکتا ہی بھلا اور مین تو بچشم خود دیکھ چکی اور دیکھ چکی جو خدا پھر کبھی نہ دکھائے اور اپنے کانون وہ سُن چکی جو دشمن کو بھی خدا نہ سنائے تم لوگ تو اُنکے

ہاتھ بک گئے ہو۔ نواب صاحب نے بڑی منت سماجت اور خوشامد سے سمجھایا کہ اب ایسا نہونیکا خاطر جمع رکھو اب بے اطمینانی کی بات نہین ہے۔

ب ۔ اور جو کوئی اچھی صورت نظر آگئی ۔

ع ۔ تو تم پر سے صدقے کر دونگا ۔

ب ۔ ای ہی سچ کہو ۔ اس خوشامد کے صدقے ۔

ع ۔ ہم بادشاہ وزیر کی خوشامد نہ کرین ۔

ب ۔ مگر وزیرن کی خوشامد کرنے مین کیا ہرج ہے ۔

راوی ۔ نواب صاحب یہ فقرہ سنکے سُن ہو گئے ۔ ع کاٹو تو لہو نہین بدن مین ۔ انھون نے کہا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد ہم نہین کرتے اسپر بیگم صاحب نے جوابدیا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد نہین کرتے ہو مگر وزیرن کی خوشامد تو کرتے ہو ۔ وزیرن اُس نیکبخت کا نام تھا جیپر نواب صاحب ریجھے ہوے تھے اور بیگم صاحب کو اُسکے نام سے نفرت تھی ۔

ع ۔ تم تو پُرانے مردے اکھیڑتی ہو ۔ بیکار ۔

ب ۔ شرمائے نہو گے دلمین ذری صورت دیکھون ۔

ع ۔ نہین اب صورت کیا دکھاؤن ۔ مین تو بالکل شرما گیا ہون ۔

ب ۔ ہان حیادار کے لیے تو اتنا ہی بہت ہے ۔

ع ۔ کیون صاحب یہ کیا گفتگو تھی ۔ فرمائیے ۔

ب ۔ مین لگی لپٹی نہین رکھتی کھری کھری کہتی ہون دو ٹوک یا ادھر یا ادھر ۔

ع ۔ تمنے وزیرن کا نام لیکر ہماری طبیعت کو پریشان کر دیا ۔ نبو ذری جاکے کسی سے کہو وزیرن کو پھر بلا لائے (مسکرا کر) ۔

نبو ۔ واہ حضور ۔ ہم تو نہ جانے کے ۔

ب ۔ جاکے کسی سے کہدے کہ وزیرن کو قبرستان مین دفنا ئین ۔ بڑی اچھی تھی بیچاری ۔

ع ۔ (ہنسکر) ایسی عورتین کو ہے سے اور زیادہ جلتی ہین ۔ اب وزیرن سو برس تک زندہ رہیگی ۔

ب ۔ اب برسون جیا ہو گا موئی کا ۔

ع ۔ دیکھو بیگم ۔ ہمکو یہ باتین اچھی نہین لگتین

لاڈو ۔ تو حضور یہ جھگڑے کی باتین کاہے کو نکالین ۔

ب ۔ وزیرن کے نام سے کیا تیکھا مرچ لگتا ہے

ع ۔ (پیار کرکے) تم تو ناحق ہی بگڑتی ہو ۔

ب ۔ (پیچھے ہٹکر) بس بس اپنی وزیرن کو بلاؤ ۔ کیا دل پر (دشمنون کے) چوٹ لگتی ہے اُسکے نام پر ۔

ع ۔ (خوشامد کرکے) مین تو ہنستا تھا ۔

ب ۔ (جھلا کر) ایسی ہنسی ہمکو گوارا نہین ہے ۔ یہان ہی سے تمھاری یہ کیفیت ہے تو وہان جاکے تو تم اور بھی آسمان مین تھگلی لگاؤ گے جب میری چھاتی پر کودون دلا کرتے ہو تو وہان تو میدان خالی ہوگا ۔

ع ۔ کیا مجال ۔ مگر ہم چاہتے ہین کہ تمھاری تصویر ساتھ رکھین ۔ مشکل یہ ہے کہ تصویر کھچے کس طریق پر ۔ یہان تو صاحب لوگ فوٹوگرافر ہین ۔ ہان خوب یاد آیا ایک بوڑھا بنگالی بھی مصور ہے ۔ بہت ہی مسن آدمی ہے ۔ وہ سب سے اچھا چیکے سے لے آؤنگا ۔ کوئی کانون کان خبر بھی نہین ہوگا ۔

ب ۔ اور اگر کہین بات کھل گئی تو بڑی رسوائی جگت ہنسائی ہوگی کہ لو جناب اب ۔ نوابزادیان بھی تصویرین کھچوانے لگین ۔

ع ۔ تمکو تو وہم ہے بیگم اور وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی ۔ اِسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہے ۔

ب ۔ تو تصویر کی ضرورت ہی کیا ہے ۔

ع ۔ ہماری خوشی ۔

ب ۔ تم اونچ نیچ نہین سوچتے ۔ دریہ عیب ہے ۔

ع ۔ سو برس کا بوڑھا آدمی ہے چپکے سے لے آئینگے ۔ بات کیونکر کھلیگی بھلا ۔ کیا ڈھنڈورا پٹوانے جانا ہے ۔

لاڈو ۔ اور حضور لونڈی بھی بیگم صاحب کی کرسی کے پاس کھڑی رہیگی

ب - ہان بس تیری ہی تو کسر تھی -
ع - لاڈو اور ہم ملکے تصویر کھنچوائینگے -
ب - (مسکرا کر) جیسی روح ویسے فرشتے - یہ تو نہ تھا ہم لوگونکی
اور مجھے تو یقین ہو کہ اگر لاڈو آپ ہی بچے تو بچے -
لاڈو - (جھینپ کر) مین چلی جاؤنگی حضور -
نبو - ابھی تو ماشاءاللہ سے کمسن نو عمر ہو -
لاڈو - نبو مین اک سناؤنگی ہان - اور سنیے آپ بھی چرکنے لگین -
بھینس کو دے کو دے گون - یہ تماشا دیکھے کون تمھاری شامتین آئین بہت -
نبو - تم ایسی قسمت ایسا طالع لاؤ کہان سے -
لاڈو - تم اپنی قسمت اپنے پاس رہنے دو -
ع - لاڈو مہری - ذرا حقہ تو ادھر بڑھا دو -
راوی - لاڈو مہری بدن کو چرائے ہوے لجاتی اور کسیقدر جھینپ کے
ساتھ مسکراتی ہوئی حقہ لیگئی تو تھوڑی دور پر رکھا نواب صاحب نے
مسکرا کر کہا آگے بڑھاؤ تو جلدی سے آگے بڑھا کر ہٹ گئی -
ب - لاڈو تک کو تمھارا اعتبار نہین ہو -
نبو - منھ لگائی ڈومنی ناچے تال بے تال -
لاڈو - تم میرے منھ نہ لگنا نبو - واہ وا -
نبو - (مسکرا کر) اری تو تنکتی کیون ہو کوئی تمکو کچھ کہتا ہو کہ اپنے آپ ہی تنکتی ہو -
اب سنیے کہ نواب صاحب اور بیگم صاحب مین تیاری سفر کی نسبت چپکے
چپکے کچھ باتین ہونے لگین تو لاڈو اور نبو علیحدہ جا کر خوب ہی ہنسین -
لاڈو - تم بڑی نٹ کھٹ ہو نبو - اچھا خیر -
نبو - تو اب کیا پوچھتا ہو - پانچون گھی مین ہین -
لاڈو - تمھارا سر - وا ہیات بکتی ہو خواہی نخواہی -
نبو - جی مین تو خوش ہو گئی ہوگی کہ مار لیا ہو -
لاڈو - تمھارا سر مار لیا ہو - کیا باتین بناتی ہو -

نبو - جب تمھارے سن ہم تھے تو ہم ایسے ویسونکی جھلکیون پر اڑا یا
کرتے تھے تم ابھی اسکی گھاتین کیا جانو - اسکی چالین ہمسے سیکھو -
لاڈو - بیگم صاحب کے سامنے لگین واہی تباہی بکنے بڑی ایک ہو -
نبو - کون جو میرے کہنے کے مطابق چلے نا تو آج کے اٹھوارے کے
اندر ہی اندر محل مین داخل ہو جائے - لاڈو خانم کہلائے ذری
اپنے کو لیے دیے کھینچے ہوے رہے -
لاڈو - (کھلکھلا کر) تمھاری باتون پر ہمین ہنسی آتی ہو تم نہ بتاؤ گی
تو پھر کون بتائیگا -
نبو - اور اسوقت جب نواب صاحب نے حقہ مانگا تو وہ تیری طرف
کنکھیون سے دیکھ رہے تھے مین بھانپ لیا کہ آگیا دل - اب لاڈو
دن بھورے - اور مرد کی کیون نہ آنکھ پڑے ماشاءاللہ سے جوان جہان
ہو - نک سک سے درست - بوٹا سا قد - جوبن پھٹا پڑتا ہو جب ہم عورتونکی
آنکھ پڑتی ہو تو پھر مردونکو کون کہے - اور تو سڑن ہو اگر ہمین معلوم
ہوتین تو اتبک کیا جانین کہان کی کہان پہونچ گئی ہوتی -
لاڈو - ہمکو یہ باتین ذرا نہین بھاتی ہین -
نبو - اری چل چلتر باز - ہمسے اڑتی ہو -
لاڈو - کیا تم سچ مچ بیگم صاحب سے لڑوا دو گی کہ پھر یہ جو چھ
رلیان ملتی ہین یہ بھی نہ ملین -
نبو - چھ رلیان - چھ رلیون کی تو ڈلی کھا جایا کرو گی مین تو اس
دھرے پر تمکو چلاتی ہون کہ بیگم صاحب الٹی خوشامد کرین تمھارے سن
اس قابل ہین کہ کسی رئیس کے ہان ہو - چھ رلی تو یہان کے نواب ذرا دے
ایک ایک بوسے کے دیا کرینگے - اگر صرف گال چومواؤ تو حیثیت درست ہو جائے
لاڈو - (قہقہہ لگا کر) تمھاری باتون مین بڑا مزہ آتا ہو نبو - کہنے لگین اگر
خالی منھ چومواؤ تو حیثیت درست ہو جائے - تم ہی ایسی دلالہ تو
گھر گرہستون کو خراب کر دیتی ہین ہاتھ چومواؤ منھ چومواؤ - یہ چومواؤ

وہ چومواؤ - تم نہ چومواؤ - ہم بھی تو ابھی جوان ہین -

ننّو - ہمارے اب وہ دن لد گئے - اب تمھارے دن ہین اب ہم کھیلو کودو دل کھول کے - مگر تم گیا [illegible]

لاڈو - چلو ہم گیگلے ہی اچھے [illegible]

ننّو - اب نواب کی تو تم پر آنکھ پڑ گئی -

لاڈو - اللہ کرے تم پر ریجھ جائین مجھے چھوڑ دین -

ننّو - اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین میرے اللہ -

لاڈو - مین سچ کہون جسوقت نواب نے حقہ مانگا اور گھورنے لگے میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا کہ ہی اب کیا کرون دو خوف تھے ایک یہ کہ اگر بیگم صاحب کو ذرا بھی شک ہوا تو کھڑے کھڑے نکلوا دینگی جب ذیرن کو نکلوا دیا تو مین کس گنتی مین ہون اور دوسرا ڈر یہ تھا کہ مبادا نواب صاحب ہاتھ ڈال بیٹھے تو نواب اور بیگم مین پیچ چلیگی اور گھوڑے گھوڑے لڑین زین ٹوٹے موچی کا - یہی مثل ہو - بیچ مین شامت میری آجائے - مگر نیت سرکار کی اچھی نہین معلوم ہوتی ایسا نہو سرکار تک خبر پہونچے تو لینے کے دینے پڑین -

ننّو - تم تو عقل کی دشمن ہو لاڈو - اگر ابھی چوک مین ایک کمرہ لیکے بیٹھو تو لوٹ لو آدھے لکھنؤ کو -

لاڈو - اے اللہ نہ کرے ہمارے دشمن بیٹھین واہ -

ننّو - مین تجھ نادان کو کیونکر سمجھاؤن ہے

لاڈو - چلو بس اب بہت نہ بکو نہیں تو مین جاکے بیگمصاحب سے جڑ دونگی کہ جا چھٹا

ننّو - جب ایسی ہو تب ایسی ہو - ہمکو کیا -

لاڈو - چوک مین جاکے اپنے کنبے کی کسی کو بٹھاؤ - خود جاکے بیٹھو - جو چوک مین بیٹھنا ہوتا تو یہ تھوڑے روپے اور کھانے پر نہ پڑے رہتے -

ننّو - ہان ہان مین تو خود ہی کہتی ہون کہ اگر چوک مین بیٹھو تو مالا مال ہو جاؤ - لوٹ لو - سیکڑون کو گھائل کردو ایک دو کی کون کہے مگر تم کو اللہ نے عقل ہی نہین دی ہے -

لاڈو - اپنی عقل اپنے ہی پاس رکھے رہو -

ننّو - ایک اکھوارے مین سونے کا زیور نہ بنوا دون تو سہی - ایک اکھوارے کا ذمہ کرتی ہون -

لاڈو - اخاہ تو آپ ہماری نایکا جی بنینگی -

ننّو - ہمکو اس سے کیا مطلب ہی ہمارے کہنے پر عمل تو کردو دیکھو کیسے کیسے امیر اور رئیس سجدہ کرتے ہین اور ہم کس ڈھب سے دکان چمکاتے ہین -

لاڈو - اور امان کو چھوڑ دون - یہ تو نہ ہونے کا -

ننّو - امان دو دن مین جھک مار کے آپ ہی ملینگی سونے کی چڑیا کو کوئی چھوڑتا ہے بھلا

لاڈو - آخر ہم مین وہ کونسی بات ہے جو اور دن مین نہین ہے ہم بھی تو سنین -

ننّو - اپنے دل مین خوب سمجھتی ہو تم -

لاڈو - ہان - دل مین خوب سمجھتی ہون -

ننّو - نواب جب اسوقت بیگمصاحب کے مارے کچھ کہہ نہین سکے نہین تو پھر تم دیکھتین

لاڈو - واہ وا - ایسی کیا کچھ لوٹ پڑی ہے -

ننّو - اے تم ایسے بھاگ کہان سے لاؤ بی بی ایک کام کرنا اب اگر جو سرکار سے باتین ہون یا سامنے کھڑی ہو تو لگاوٹ بازی سے نظر ڈالکر نگاہ نیچی کر لینا پھر دیکھو کلیجہ پہ کیا کیا سانپ لوٹتے ہین - مین یہ لاکھون روپیون کی باتین بتاتی ہون ذرا خیال کرکے سنو - اور اسوقت دھیان نہ بٹاؤ آگے تم جانو تمھارا کام جانے بارہ برس کو قید کیا اور سولھا برس کے بعد کیا - اب تم ماشاء اللہ سے سیانی ہو نیک بد سمجھ سکتی ہو اگر بیان کیا نہ مارا تو کچھ بھی نہ کیا - اور ترکیبین بتائے دیتی ہون ہمین جو کو تو تمھارا قصور ہے ہمکو تو سمجھانے سے مطلب ہے - جب مٹھیان بھر بھر کے روپے اور زیور ملیگا تو ہمین بگڑا نہ دوگی تمھارے ہی کام آئیگا یا تمھاری امان جان کے -

لاڈو - مین اگر چاہون تو نواب ڈھب پر آجائین مگر بیگمصاحب کو بھر

کیا منہ دکھاؤنگی - چار آنکھیں کیونکر ہو سکینگی -

نبو - کیا دیوانیون کی سی باتین کرتی ہو - جب تو خود دوسری بیگم ہو جائیگی - نواب خرد محل کہلائیگی - پھر بیگم صاحب مین اور تم مین فرق کیا ہوگا

لاڈو - (سیدھے پن کے ساتھ) ای ہٹو بھی -

نبو - بھلا ہماری بات یاد رکھنا آتی - بھول نہ جانا -

لاڈو - جیسے ہوا ہی تو جاتا ہو - کتنا بناتی ہو -

نبو - بنانیوالی کو مین کچھ کہتی ہون - تمھارے بنانے سے مجھے کیا ملجائیگا - راج کروگی تم - اور چین کروگی تم یا تمھاری مان بہنین - مجھے تم کیا دے دوگی اور کوئی کسی کو کیا دے دیتا ہو مگر ہان اسوقت کی بات یاد رکھنا - اور کچھ نہین - جب آئین تو ایک ٹکڑا پان کا دیدینا - بس اور ہم کچھ نہین چاہتے - یہی آرزو ہو ہماری - باقی تو کون کسکا ہوتا ہو

نبو ایک تجربہ کار خرانٹ عورت - لاڈو کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ چکھے مین آگئی اور سمجھی کہ نواب صاحب واقعی دل و جان سے ریجھے ہوے ہین اور مین بیگم بنگئی اب اپنے دلمین سوچتی تھی کہ کس ترکیب سے چلون کہ بیگم صاحب کو بھی برا نہ معلوم ہو اور مین بھی گھر پڑ جاؤن - اور نبو کی سنیے کہ جٹ جاکے بیگم صاحب سے جڑ دی کہ حضور اب بڑی غفلت نکرین معاملہ نازک ہوتا جاتا ہو لاڈو کی نیت پھر گئی ہو اور نواب صاحب نے جو ہنسی ہنسی مین اسدن ذری منہ لگایا تو بس سر چڑھ گئی ہمسے کہتی تھی کہ آج سے ایک اٹھوارے مین اگر مین نے نکاح نہ پڑھوالیا تو میرا نام لاڈو نہین اسکو اب یہ دعوے ہو گیا ہو اور سرکار وہ مردار اس قابل نہین کہ حضور اسکو یہان رکھین - بڑی بڑی باتین کہتی تھی - مین مارے ڈر کے حضور سے عرض نہین کر سکتی ہون اب تو غزلین یاد کرتی ہو اور گانا سیکھتی ہو -

بیگم صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہ لاڈو اور یہ خیال - متحیر ہو کر پوچھا کیا سچ مچ وہ سمجھتی ہو کہ نواب کے گھر پڑ جائیگی - ہمین اُس سے یہ امید نہ تھی اور ہم ایسا نہین جانتے تھے کہ کایا پلٹ ہو گئی - اور ہمارے سامنے تو کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ نواب نے اسکو منہ لگایا ہو

نبو یہ سُنکر ہنسی اور بات کو یون بنایا - حضور انبو وہ اُڑتی چڑیان پکڑتی ہو - ایک ہی شتہ ہو - اُسکی سرکار نے بھلی کہی - مگر گھر مین رکھنے کے قابل ہرگز ہرگز نہین ہو - آیندہ سرکار کو اختیار ہو - ذری حضور ایک بات کی آزمایش کرین لاڈو سے اتنا فرمائین کہ اری ذری کوئی غزل تو گا - بس لونڈی کی یہ آرزو ہو - اتنے مین لاڈو آئی تو بیگم صاحب نے بلا کے ادھر اُدھر کی باتین کین اور تھوڑی دیر کے بعد کہا لاڈو تمھین کوئی غزل یاد ہو تو ذری گاؤ - لاڈو نے عرض کیا حضور مین گانا کیا جانون اگر حضور کو ایسا ہی شوق ہو تو کہیے بیا بانی کی ڈومنیون کو بلا لاؤن

بیگم صاحب نے فرمایا نہین تم ہی کچھ کہو - اب اتنی دور جانا اور آنا ہمین دو گھنٹے کم سے کم صرف ہونگے - کیا تمکو کوئی غزل ہی یاد نہین ہو اچھا کوئی ٹھمری کہو (رہنے کن سوتنیان کے اور - کدر پیا آئے نہ نگری مور) لاڈو کو یہ ٹھمری یاد نہین تھی - عرض کیا حضور یہ تو یاد نہین ہو - فرمایا اچھا یہ غزل گاؤ -

نشتر دون سے دل بلبل کو لہو کرتے ہین | کیا یہ تو مین شجر گل جو نمو کرتے ہین

لاڈو کو یہ غزل بھی یاد نہ تھی - کہا حضور جو لونڈی کو یاد ہو وہ عرض کرتی ہو

اثر ایسا کہان سے نالۂ شبگیر مین آئے | کہ جس سے فرق چور آسمان بر زمین آئے

بیگم صاحب کو لاڈو کا گانا بہت پسند آیا - کہا اری تو تو چھپی رستم ہو - آجتک ہمکو اپنا گانا نہین سنایا تھا مگر دل مین بہت ہی برا مانا کہ ایسا نہو گانے سے کہین نواب صاحب ریجھ جائین - پوچھا تم کب سے گاتی ہو لاڈو یہ کیا جانے کہ بیگم صاحب کے دلمین کیا ہو - اُسنے سادگی سے کہا کہ حضور لونڈی گانا کیا جانین - مین کوئی ڈومنی نہین - کسی گوئیے سے گانا نہین سیکھا - ہان صحبت البتہ رہی ہو -

ب - (بیگم) ہمسے اُڑتی ہو تو - خالی خولی صحبت مین یہ دستکاری کہین حاصل ہو سکتی ہو بھلا -

لاڈو - حضور مین صحیح عرض کرتی ہون کہ مین نے جو کسی سے بھی سیکھا ہو تو قسم لیجیے -

ب - اری چل دغاباز - تو ایسی ہی چکنی چپڑی باتین کیا کرتی ہو -

لاڈو - خیر - لونڈی نے تو آجتک یہ گفتگو ہی نہین سنی تھی مین نے تو کوئی قصور ایسا نہین کیا ہو -

ب - مین تو تیری رگ رگ سے واقف ہون -

لاڈو - اے حضور - لونڈی نے کیا گناہ کیا ہو -

ب - تیری رگ رگ مین شرارت بھری ہو -

لاڈو - (کانپ کر کے) حضور مین نے کیا گناہ کیا -

نجبن - ارے اب ہم قبر مین پانون لٹکائے ہوے ہین - سہ

مین وہ بلبل ہون جسے دونون مین ایک	باغ ہو یا خانہ صیاد ہو

نبو - انکے تو کھرنے کے دن ہی ہین لاڈو کے مگر ہر بات مین انسان کو چپنے (چاہیے) کہ ذری سمجھ بوجھ کے کام کرے وہ انسان کیا جو عقل سے کام نہ لے - لاڈو ابھی بلّلی ہین بس ذری اتنا تو البتہ انمین نقص ہو -

نجبن - بلّلی ہین ! ام ایسی دس کو بیچ لے بلّلی ہی ہو ایسی ہی بلّلی دو ایک اور ہون تو بس محلہ اجڑ جاے بلّلا ین کی ایک ہی کہی -

نبو نے جو دیکھا کہ نجبن نے پھر لاڈو کا خبط کیا تو اٹھ کے چلی گئی لاڈو نے اشارے سے کہا کہ روٹھ کے بھاگ گئین - نجبن بولی - بھاگ جانے دو - روٹھ کے میرا کیا کر لینگی - راجہ روٹھینگے راج لینگے رانی روٹھینگی سہاگ لینگی - مین ایسی ایسیون کی پروا کیا کرتی ہون بھلا مین نے کہا ہی کیا تھا - اور جو باتین اُسنے انکے کہین اگر مین کہدون تو لڑائی شروع ہو جائے - مگر مجھے یہ عادت نہین کہ مین ادھر اُدھر لگاتی پھرون - اس کان سنا اُس کان اڑا دیا -

اب دل لگی سنیے کہ نبو نے بیگم صاحب سے جا کے کیا خبر دی -

نبو - حضور ایک بات عرض کرنے کے قابل ہو -

ب - کیا بات ہو کیا کوئی کفر کی بات ہو -

نبو - حضور کسی کی چغلی کھانا میری عادت نہین ہو مگر کیا کرون بعضی بات ایسی ہوتی ہو کہ بے کہے رہا نہین جاتا -

ب - اری تو منع کون کرتا ہو تمھین کہو نا -

نبو - میری تو آنکھون مین خون بھر آیا حضور -

ب - اری ہو تو کچھ کہیگی بھی نگبخت - یا یکتی ہی جائیگی -

نبو - حضور اگر سنین اور شنوائی کرین تو عرض کرون -

ب - یا میرے اللہ - اب مین کیونکر کہون اسٹام کے کاغذ پر لکھدون مہر کر دون

نبو - نہین سرکار یہ عرض نہین ہو - عرض یہ ہو کہ حضور میری عرض کی تحقیقات کرین اور اسکو سنین اور اگر مین نے کہا اور آپنے سن کے ٹالدیا تو کیا بات رہی - عرض ہی کرنا بیکار اور فضول ہوا -

ب - تو یہ تمکو ابھی سے کیونکر معلوم ہوا کہ ہم شنوائی نہ کرینگے - آپ ہی آپ ٹھان لی ایک بات -

نبو - حضور اب لاڈو کا یہان رہنا اچھا نہین ہو -

ب - لاڈو کا یہان رہنا - کیون - لاڈو نے کیا کیا -

نبو - بس اب زیادہ منھ نہ کھلوائیے گھر مین رکھنے کے قابل نہین ہو -

ب - تو کوئی سبب بھی تو سنین - آخر کار اُسکا گناہ کیا ہو -

نبو - حضور اول تو اتنی کم سن عورت کا نوکر رکھنا اپنے حق مین برا ہوتا ہو - پھر مردون کے حق مین برا ممکن نہین کہ مرد کی آنکھ پڑے اور تھوڑی تنخواہ پانیوالی نہ پھیل جائے یہ بھی محال ہو - بس تو اپنی جان پر ہر دم سولی - ذری لاڈو کو حضور یاد فرمائین اس وقت کنواری لڑکی اور یہ بناؤ چناؤ بڑے شرم کی بات ہو -

ب - اچھا لاڈو کو جا کے بلا لاؤ - کہو ابھی بلایا ہو -

نبو - نا حضور لونڈی نہ جانے کی - میرے ہی پیچھے پڑ جائیگی اور آنچ پڑیگی - بندی درگذری -

ب - لاڈو - ای لاڈو - بی نیحہ سے ذری آواز دو - سنتی ہو اور بولتی نہین جیسے کانون مین ٹھٹھیان پڑتا ہین ذری لاڈو کو پکار دو -

مغلانی - ای لاڈو سنتی نہین ہو - سرکار پکار رہی ہین -

لاڈو - حضور ابھی حاضر ہوئی - حضور مین نے سنا نہین تھا ان سب کی دانتا کلکل مین (قریب آن کر) ارشاد حضور حکم -

بیگم صاحب نے لاڈو کو دیکھا تو مسکرانے لگین اور وہ کسیقدر بگڑی گو اسوقت لاڈو خوب بنی ٹھنی تھی اور نبو نے چغلی بھی کھائی تھی مگر چونکہ بیگم صاحب لاڈو سے بہت خوش تھین اور لاڈو اپنے کام کاج مین ہوشیار بھی لہذا انھون نے چندان خیال نہ کیا - بیگم صاحب اور لاڈو قریب قریب ہم سن تھین - اسی سبب سے ان دونون مین خوب بنتی تھی اور نبو جلتی اور چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ ان دونو مین چلجائے مگر چونکہ بیگم صاحب پڑھی لکھی اور عقلمند اور معقول پسند تھین نبو کی ایک نہین چلنے پاتی تھی - گو چغلی کھاتی تھی مگر اپنا سا منھہ لیکر رہجاتی تھی - اب سوچتے سوچتے نبو نے یہ ترکیب نکالی کہ بیگم صاحب سے کہے کہ وہ جوان اور خوبصورت ہی اور نواب محمد عسکری کی اسپر نظر پڑتی ہی ایسا نہو کہ اسکو بھی گھر ڈال لین تو پھر کچھ بنائے نہ بن پڑے -

ب - لاڈو آج تو تم پر قیامت کا جوبن ہی -

لاڈو - ای حضور - ہم پر جوبن نہو گا تو پھر اور کس پر ہو گا -

ب - اری دوانی کنواریان کہین اسطرح بناؤ چناؤ کرتی ہین -

لاڈو - سرکار یہان اس چاردواری مین کون دیکھنے آتا ہی -

ب - آج جو نواب کی تجھپر نظر پڑے تو ستم ہی ہو جائے -

لاڈو - حضور آج مین سرکار کے سامنے تھوڑے ہی ہونگی -

ب - (مسکرا کر) ہان اتنا ہی کہ اپنے جوبن سے تو آپ واقف ہی یہ با نہین ہی کہ ع

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

لاڈو - حضور ہم نوکر چاکر آدمی ٹکے کوس کے دوڑنے والے ہمکو دوڑنے دھوپنے سے کام ہی - جوبن سے کیا کام ہی - جوبن تو بیگم صاحب امیرون کے واسطے ہی -

ب - کیون لاڈو بھلا ابتک کسی پر عاشق بھی ہوئی ہو -

لاڈو - آپ تو وہی باتین کرتی ہین بیگم صاحب کہ -

ب - اری تو کچھ پتھر ہی لاڈو عشق جسکے مزاج مین نہین وہ آدمی ہی نہین

عشق موقوف نہین ہی دل انسان پر آہ
کونسا دل ہی کہ اس عشق سے ہی اسکو پناہ

لاڈو - حضور ہم عشق وشق کیا جانین -

ب - ایسی ننھی ہو -

لاڈو - آپ سے کوئی بات لونڈی بھلا چھپا سکتی ہی - ایسا ہو سکتا ہی اللہ سوا اسی چاردیواری کے مین اور نکلتی کہان ہون -

ب - چل جھوٹی بازارون کی پھرنے والی - سچ بتا یہ اسقدر نکھری آج کیون ہی -

لاڈو - سرکار اب کل سے منہ مین سیاہی مل لیا کرونگی - جو آپ کو اچھا معلوم ہو وہی کرون -

نبون کا جلاپا

اتنے مین نبو آئی - دیکھا تو لاڈو نکھری ہوئی بنی ٹھنی بیٹھی ہی اور بیگم صاحب کی فرمایش سے گا رہی ہی ع -

الیسا تر جائین نہ مانگین کبھی پانی عشاق

اور بھی جل بھن کے خاک ہو گئی - کہا حضور معلوم ہوتا ہی لاڈو کہین اندر سبھا مین نوکر تھین - لاڈو تنک کر بولی جی ہان حافظ جی کے یہان بھی پھر کسو کا اجارہ ہی - تم ہمکو دیکھ دیکھ کر کیون جلی جاتی ہو اللہ بیگم صاحب کو سلامت رکھے پہننے اوڑھنے گانے بجانے کے تو ہمارے دن ہی ہین - ہان بد کام مین اگر کبھی کوئی دیکھے تو چور کی سزا وہ ہماری -

نبو اور بھی جل مری اور بیگم صاحب نے بھی لاڈو کے کلام کی تائید کی۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی کم سن عورت اپنی طبیعت کے موافق بناؤ چناؤ اور سنگار کرتی ہی تو مست ہو جاتی ہی لاڈو کی اسوقت یہ کیفیت تھی کہ بے پیے مست ہو گئی اور بیگم کو اُس سے محبت۔ اول تو ہم سن۔ دو ہی تین برس کی چھٹائی بڑائی۔ دوسرے دونوں کی طبیعت کا ایک رنگ۔ تیسرے لاڈو کی اطاعت سے اور بھی خوش تھین۔ گو نبو نے بہت سی تدبیرین کین کہ لاڈو کسی طرح بیگم صاحب کی نظروں سے گر جاے مگر ایک نہ چلی۔

ب۔ آج لاڈو خوب نکھری ہین۔

نبو۔ حضور ہمنے یہ بات کسی رئیس کے گھر مین آجتک دیکھی ہی نہین یہان چاہے بڑھ بڑھ کے چوباتین بنائین کسی اور کی ڈیوڑھی پر ہوتین تو گھڑے گھڑے نکلوا دی جاتین۔ یہ اد بہا کے اسیلئے نکھر کر رہتی ہین جسمین نوابصاحب کی آنکھ پڑے۔

ب۔ کیا بکتی ہی۔ ای نواب نواب ایسے گئے گذرے ہوے کہ تم لوگون پر ڈورے ڈالینگے۔ معلوم ہوتا ہی تیری نیت مین خود فتور ہی۔

لاڈو۔ اتبو حضور ہمین رخصت کر دین تو اچھا ہی۔

نبو۔ تمکو کاہے کے واسطے۔ ہمکو نہ رخصت کر دین۔

لاڈو۔ نبو تم تو بھٹیاریون کیطرح لڑتی ہو۔ بھٹیاریون کا قاعدہ ہی کہ جب لڑائی کو جی چاہتا ہی تو بیٹھے بیٹھے خواہی نخواہی چھیڑ خانی کرتی ہین۔ آؤ پڑوسن ہم تم لڑین۔ دوسری بولی لڑے میری جوتی اُسنے کہا جوتی لگے تیرے سر پر۔ وہ بولی تیرے ہوتے سوتون پر چلو بس جوتی دال بٹنے لگی۔

نبو۔ بھٹیاریون ہی مین رہی ہو نا۔ جب ہی یہ باتین یاد ہین جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔

لاڈو۔ اچھی ہو۔ وہ تو صورت سوال ہی۔

نبو۔ سرا کی رہنے والی شہدی عورت۔ اور ہمارے مُنھ لگے اللہ کی شان ہی بس۔

بیگم صاحب نے نبو کو ڈانٹ بتائی اور کہا یہ سارا تمھارا قصور ہی۔ سراسر تمھاری شرارت ہی تم لاڈو کو دیکھ دیکھ کر جلی مرتی ہو۔

نبو۔ ہین کیون جلنے لگی۔ جو بھٹیاریون مین رہی ہوگی وہی جلیگی۔

لاڈو۔ اچھا وہ بھٹیاریون چھوڑ چاریون مین رہی ہون سہی پھر آپ کو کیا تمکو ہم سے کون غرض ہی۔

ب۔ اگر اب تم دونون لڑین تو ہم تم کو بے عزت کر کے نکال دینگے۔ واہ وا۔ گھر نہ ہوا بھٹیار خانہ ہوا۔ جیسے سوتین سوتین ہوتی ہین (نبو کی طرف) یہ بناؤ چناؤ کر کے آئی ہی تو تجھ کو کیا۔ نواب اسپر ریجھینگے تو تیرا کیا بگڑیگا۔ نقصان تو ہمارا ہی تو بیچ مین کون بولنے والی ہی۔ واہ جہان تک خاموش رہو طرح دوسری پر چڑھی جاتی ہی۔ ہمین یہ باتین ایک آنکھ نہین بھاتین جب دیکھو ہم تم مچی ہوئی ہی۔

لاڈو۔ حضور یہ مجھے دیکھ کے جلی مرتی ہی اور بے سبب۔

نبو۔ جلے ہمارا دشمن۔ ہم نوکری ہی چھوڑے دیتے ہین۔

ب۔ بسم اللہ۔ اپنے گھر کا راستہ لو۔ دھمکاتی ہی۔

نبو۔ ہم کیا دھمکائینگے حضور۔ ہم تو غریب آدمی ہین۔

ب۔ نوکری چھوڑ دیگی تو کیا دوسری مہری نہین ملیگی۔

لاڈو۔ سرکار کی سلامتی سے مہریان ہزارون حاضر ہین۔ یہ مُئی نخنی کس مین ہی۔

نخنی کے لفظ پر نبو آگ ہو گئی اور اپنا اسباب اُٹھا کے جانے کی تیاری کرنے لگی۔

لاڈو۔ ای تو ہمکو تو بدنام کر کے نہ جاؤ۔

نبو۔ اسمین بدنامی کیا ہی۔ نوکری خوشی کا سودا ہی۔

لاڈو۔ تو ایسی کیا گاڑھی پڑی ہو کہ بھنّا رہی ہو۔

ننّو۔ تم تو اپنے چین کرو۔ تمکو اس سے کیا۔

لاڈو۔ جنکی قسمتون مین چین لکھا ہو وہ چین کرتے ہی ہین۔

ننّو۔ قسمت کا حال معلوم ہو جائیگا تھوڑے دنون مین۔

لاڈو۔ تم علم غیب پڑھی ہوگی شاید۔ ہونہہ!

ننّو۔ پڑھے نہین ہین تو یون ہی۔ دیکھ لوگی۔

لاڈو۔ تم جیتے ہین ہمارا اللہ جانتا ہے۔ سہ

کسی کی ہونی ہونا غیب ہے ۔۔۔ کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہے

ننّو۔ بڑی اللہ والی بنی ہین۔ ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی۔

لاڈو۔ اپنی بیتی کہون کہ پر بیتی۔ یہ وہی مثل ہوئی۔

ب۔ (مسکراکر) قسم خدا کی اچھی کہی مین بہت خوش ہوئی۔

ننّو۔ ہان حضور انکی باتون سے کیون نہ خوش ہونگی یہ تو لاڈلی ہین۔

لاڈو۔ تم جل مرو خار کھاؤ۔ جل بھن کے خاک ہو جاؤ۔

ننّو۔ جلے ہماری پاپوش۔ ہماری جوتی کی نوک۔

یہ کہکر ننّو نے اپنا اسباب اٹھایا اور بیگم صاحب کے قریب آنکر آبدیدہ ہوکر آہستہ سے کہا حضور آپ اپنی خوشی لونڈی کو رخصت کرین۔ تنے برسون حضور کے ہان میرا آب و دانہ تھا۔ سرکار کی بدولت خوب چین کیے اب جہان جی لیجائیگا وہان جاؤنگی۔ مگر پرورش کی نظر سے سرکار بیگم صاحب بڑی ملنسار محبتی تھین اور رحم دل رقیق القلب ننّو کو آبدیدہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا۔

ب۔ چلو بکو مت بہت۔ اسباب رکھدو۔

لاڈو۔ (اسباب چھین کر) بس اب نخرے نہ کرو۔

ننّو۔ لونڈی تو حکم کی تابعدار ہے۔ جو حکم ہو۔ مگر یہ روز روز کی دانتا کلکل سے کیا مطلب۔ اور حضور ہمین پر خفا ہوتی ہین۔

لاڈو۔ چلو اب پچھلی باتون پر خاک ڈالو۔

ننّو نے اسباب بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا اور قدمون پر گر پڑی۔

نینی تال کا دلربا حال

نواب محمد عسکری صاحب کے پاس ایک دوست منشی بدر صاحب کو ساتھ لیگئے اور کہا حضور یہ میرے شفیق ہین اور کئی بار نینی تال جا چکے ہین انسے وہان کا حال سنیے۔ قابل دید مقام ہے بلکہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے۔ محمد عسکری نے کہا ہان منشی بدر صاحب فرمائیے بسم اللہ۔ ع

کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے

منشی بدر صاحب نے کہا بہت خوب حضور ضرور نینی تال جائین اور خادم کو بھی لیتے چلین۔

اسکے بعد منشی بدر صاحب نے یون کہنا شروع کیا۔

پلا ساقیا مجھکو اک جام مل ۔۔۔ جوانی پہ آیا ہے ایام گل

نینی تال وہ روح افزا مقام ہے جہان ایام گل ہر فصل مین جوبن پر ہے۔ جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہے جہان صحت کی فتح و عملداری ہے شکست بیماری ہے۔ آب و ہوا کے صدقے کہ مریض آیا اور چٹکیون مین چنگا ہو گیا۔ بخار کے لیے اس کا پانی کونین کی نانی ہے تو تپ دق کے لیے اسکی ہوا اطالیہ کی خالہ۔ حق یون ہے کہ اس جھیل نے دنیا ہی مین بہشت برین کا نمونہ دکھادیا اور زاہد خشک سے جو بہشت اور اعراف کے دم اور جھانسون مین ہملوگون کو دنیا کے لطف نہین اٹھانے دیتے ڈر کے کہتا ہون کہ۔ ع

بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک مرغی دڑبہ کا ہے

وہ چیز جسکے لیے ہو ہمین بہشت عزیز ۔۔۔ سوائے بادہ گلفام و حور عین کیا ہے

خیر صاحب بہشت اور سرگ لوگ تو مولویون اور پنڈتون اور کلنزم گورک دھندا تھیوسوفی کے پہاتماؤن کو مبارک رہے ہم لاابالی ان فرضی خیالی باتون سے درگذرے اپنی اپنی وہان سب بھگت لینگے۔

یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہی - نینی تال کو اپریل سے اسقدر بار ہوتا ہی جسقدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہی یہان صبح کو لوگ ہوا بدل یا گھوڑون پر ہوا کھانے نکلتے ہین صاحب لوگ خاتونون کے ساتھ لیکر اور ہندوستانی شہزادون - یا ریشائیلون کے ہمراہ - انکی زندگی یہان بھی بے حظ ہی - دن کو اپنے اپنے دھندے سے لوگ لگتے ہین اگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلہ مین انسان کی صورت نہ دیکھنے مین آئیگی - بجز ایک آدھ بیرا یا خانساما ن کے - ادھر بینڈ باجے کی صوت دلکش گھوڑ دوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل جھیل کا پانی دو گھڑی دن سے اور بھی زیادہ سرد اور خنک ہو جاتا ہی اور لب چشمہ کھڑے رہنے سے اور بھی سردی معلوم ہوتی ہی - یہان کی پاترین نازنین ہوتی ہین - اور سب بھی سادی لکھنو وغیرہ کے معشوقون کی سی چلتر باری اور چھل فریب نہین جانتین پہاڑ پر اہل سلام اور عیسائیون کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے اسقدر پرہیز ہی کہ اگر بلائین تو انکے ہان مجرے کے لیے بھی نہ جائین مگر جو پہاڑ نہین باہر چلی گئی ہین انکو اسکا کم خیال ہی حضور مین نے ایک پاتر سے نینی تال مین پوچھا آپکا اسم مبارک تو کس بھولے پن سے جواب دیتی ہی (پانچ روپے) واللہ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ ہم تو نام پوچھتے ہین اور یہ مول تول کر رہی ہی سرے ہی سے مول تول کرنا شروع کیا اسم شریف کے جواب مین پانچ روپے اچھی رقم بتادی جب ہم پہلے پہل راجہ ہربجن سنگھ کے ساتھ گئے تھے تو دوسرے روز کوئی پچپن پاترونکا غول کا غول آیا - یہ انعام مانگنے جاتی ہین اور حق یون ہی کہ انعام کا بہانہ ہی بہانہ ہی اصل مطلب بنا بنا جوبن دکھانا ہی کہ باہر والے دیکھین اور چہرہ شاہی کھنا کھن برسنے لگین - گرمی کی ان کو برداشت نہین ہی - ورنہ اگر پہاڑ سے اترین تو انکے ہان ہن ہن برسنے لگے - واقعی عجیب جوبن ہوتا ہی ہاے نینی تال یاد آگیا -

بہار آئی ہی دیوانہ ہو نیرنگ گلستان پر
چراغ عقل کو رکھدے - بہا کر طاق نسیان پر

نواب صاحب نے یہ دلچسپ حال بڑے شوق اور دل کے کانون سے سنا اور کہا بھئی اب تو چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے بندہ درگاہ نہین رکینگے -

اس مقام پر پری رخان ماہرو اور مہوشان عنبرین مو کا جمگھٹا رہتا ہی اور جنٹلمین کھڑے ہوکر لطف تماشا اٹھاتے ہین - اکثر کشتیون کی دوڑ ہوتی ہی جسکو یہان خواص و عوام عموماً بوٹون یا کشتیون کی گھوڑ دوڑ کہتے ہین - عموماً دو کشتیان چھوٹتی ہین اور جسوقت ایک کشتی مقام معینہ کی جھنڈی کے آگے نکلجاتی ہی فوراً بندوق سر ہوتی ہی بڑی دل لگی ہوتی ہی - اور دونون بوٹون کے سوار جان پر کھیل کر تیزی کے ساتھ چلاتے ہین تماشائیونکو بڑا حظ حاصل ہوتا ہی -

چکر کے میدان مین کوئی پچیس تیس مقام پر برابر لان ٹنس ہوتا ہی اور لیڈیان اس کھیل مین بڑی خوشی سے شریک ہوتی ہین -

ادھر ادھر کوہ فلک شکوہ - بیچون بیچ مین جھیل بڑا لطف تماشا دکھاتی ہی اور روح وجد کرنے لگتی ہی اور ان پہاڑونکے ہرے ہرے قدرتی درخت اور بھی جوبن دکھاتے ہین -

صاحب لوگونکے بنگلون مین پہاڑی پھولون کے گملے کثرت سے رہتے ہین اور بڑے خوشنما معلوم ہوتے ہین -

مگر یہان کی چڑھائی سے خدا کی پناہ - الامان اور خصوصاً ہملوگونکو جو اسکے عادی نہین ہین اور بھی زیادہ دقت ہوتی ہی - اور تھوڑی ہی دور مین ہانپنے لگتے ہین اور دم ٹوٹ جاتا ہی سب بنگلے پہاڑ پر واقع ہین اور چڑھنا اترنا کوہ کندن و کاہ بر آوردن سے خالی نہین - نینی تال بھر مین دو کنوین ہین کنوون کی یہان ضرورت نہین جھیل کے ایک طرف کے پہاڑ مین تو پانی جابجا کثرت سے ملتا ہی اور اسقدر

سرد کہ برف کی کیا حقیقت ہی مگر دوسری طرف کے پہاڑ پر پانی
نہین ہی لہذا ادراد تت ذاقع ہوتی ہی۔

نینی تال کی برسات مین عجب دلربا لطف حاصل ہوتا ہی عموماً دن بھر بدلی رہتی ہی اور سردی اعتدال کے ساتھ اور از بس خوشگوار ہی اس فصل مین صاحب لوگ برساتی کوٹ اور چھتری ضرور لیکر نکلتے ہین کہ نہ معلوم کسوقت مینھ برس پڑے مگر ادھر کھلا اور ادھر زمین صاف کیچڑ کا پتہ نہین۔ اور دھارا کے بہنے مین بھی پر لطف آتا ہی نینی تال کا سب سے بہتر تحفہ یہان کی پاترین ہین شادی کرنا پاترون کی شرع مین سو حرام ہی اس شرع اور اس رسم کے صدقے المورہ اور رام گڈھ اور کماریل اور نینی تال اور کھیرنا اور میوڑا اور کاشی پور مین انکی کان ہی۔

قیام کہسار کا ثمرہ

ممن نے جو دیکھا کہ نواب صاحب کو میرزا صاحب کے دوست میان بدر کی دلچسپ گفتگو بہت پسند آئی تو بات یون بنائی کہ حضور نے یہ سب حال تو سُنا مگر میرے ایک شفیق کی زبانی بھی تو پہاڑ کا حال از برائے خدا اُسن لیجیے دیکھیے تو وہ کیا کہتا ہی۔ محمد عسکری نے کہا بہتر ہی اُنکو بھی بلاؤ۔ ہم تو چاہتے ہین کہ جو کام کرین سمجھ بوجھ کے کرین تاکہ پیچھے ہنسی نہو۔ اور ہمکو زحمت نہ ہو پچھے۔ سفر کرنے مین تو ہمکو کوئی پیش وپس نہین ہی مگر پس وپیش ہی تو یہ ہی کہ ہمنے کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی ایسا نہ ہو کہ وہان کوئی گل کھلے۔ آپ اپنے دوست کو بھی بلوائیے کیا مضائقہ ہی۔

ممن نے کہا حضور خاکسار کا دوست یہان حاضر ہی حکم ہو تو بلواؤن۔ خدمتگار سے کہا میان ذری مولوی صاحب کو تو بلوا لیجیے۔ مولوی صاحب آئے یہ سکھائے پڑھائے تو تھے ہی اُنھون نے پہاڑ کی ہجو کرنی شروع کر دی۔

ع۔ کہیے مولوی صاحب آپ پہاڑ پر کتنے دن رہے۔

مولوی۔ حضور سات برس تک جلاوطن رہا۔

ع۔ جلاوطن! کیا پہاڑ ایسا برا مقام ہی۔

مولوی۔ حضور اب مین کیا عرض کرون زبان قاصر ہی الامان!!!

ع۔ این! لوگ تو وہان کی آب وہوا کی بڑی تعریف کرتے ہین۔

مولوی۔ خداوندا اول تو جو وہان رہا گھینگھا ضرور ہوگا یہ تو وہان کا تمغہ ہی۔ اور ہندو لوگ اسکو پرشاد کہتے ہین۔

ع۔ این! لاحول ولاقوۃ!!!۔ ارے توبہ! ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ بندہ درگذرا ایسے سفر سے۔

بدر۔ حضور یہ سب لغو باتین ہین انکی۔

مولوی۔ خداوندا جو کوئی میری بات کاٹ دیتا ہی تو مین آگ ہو جاتا ہون یہ ابھی صاحبزادے ہین ورنہ بندہ جہانیان جہان گشت۔

بدر۔ سرکار انھین ایسے لوگون نے تو۔

ع۔ اچھا صاحب تو آپ کو دخل درمعقولات دینے سے کیا واسطہ ہی خواہ مخواہ آپ ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے اور یہ ہمسے کہا ہی نہین کہ وہان گھینگھے کی بیماری بہت ہی۔

بدر۔ حضور اگر یہ بیماری وہان ہو تو ناک ناک بدتا ہون۔

مولوی۔ پیر ومرشد یہ خاص لکھنؤ کے بچون کی باتین ہین کہ ہاتھ ہاتھ بدتا ہون اور ناک ناک بدتا ہون۔ بندہ تو کبھی ایسی صحبت مین بیٹھا ہی نہ تھا اور نہ اس گفتگو کا عادی ہی۔ لاحول ولاقوۃ! یا اللہ توبہ۔

ع۔ نہین منشی بدر صاحب بھی تربیت یافتہ آدمی ہین۔

مولوی۔ کیسے کچھ ناک ناک بدتے ہین۔

ع۔ آپ نے اس بیماری کی ایسی سنائی کہ توبہ ہی بھلی۔

مولوی۔ حضور بندہ تو راست رہت بے کم وکاست عرض کرتا ہی۔

بدر (بہت آہستہ سے) اپنا سر۔ جورو اُٹھائی گیرا۔

ع - بھلا یہ بیماری کیونکر وہان پیدا ہو جاتی ہی -

بدر - حضور اتنا دریافت کرین کہ صاحب لوگ جو وہان رہتے ہین انکو گھینگھا کیون نہین ہو جاتا -

مولوی - وہ لوگ برانڈی پینے کے عادی ہین - ہم اور آپ انکا مقابلہ کر سکتے ہین بھلا - پھر انکا اقبال -

ع - ہان یہ دونون سبب ٹھیک معلوم ہوتے ہین -

بدر - حضور بھلا برانڈی کو گھینگھے سے کیا واسطہ ہی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ - کجا برانڈی کجا گھینگھا - مگر اب کیا عرض کرون -

ع - ڈاکٹر نہ تو آپ ہین نہ بندہ - یہ کہتے ہین اور ظاہرا سمجھ مین نہین آتا کہ جھوٹ کیون کہینگے -

بدر - یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا انکو جھوٹ بولنے سے کیا مطلب پھر جانے دیجیے - الگ کیجیے - سیر کوہستان کی ضرورت ہی کیا ہی -

ع - ناصاحب ہم تو اب اُدھر کا رخ بھی نہ کرینگے -

ممن اپنے دل مین نہایت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہی نواب صاحب کو خوب جنگ پر چڑھایا - اور مولوی نے اچھا فقرہ چست کیا کہ وہان گئے اور گھینگھا ہو گیا - اب کوئی کرور روپیہ بھی دے تو نواب صاحب تو نہین جانے - اور مولوی بھی رنگے سیار بنے ہوے تھے اور لطف یہ کہ مولوی صاحب نے عمر بھر مین کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی تھی کہ پہاڑ ہوتا کیسا ہی مگر فقرہ واقعی اچھا چست کیا -

مرزا - حضور یہ تو ہمنے ایک نئی بات سُنی آج -

ع - آپ کبھی گئے بھی ہین پہاڑ پر مولوی صاحب تو سات برس رہ آئے ہین -

مرزا - جی اسمین کیا شک ہی خداوند - سات نہین بلکہ چودہ برس حضور کبھی ان پھر دنین آجاتے ہین خیر جانے دیجیے اس جھگڑے کو -

ممن - حضور اسوقت تو قیامت کی بدلی ہی -

نیا سوانگ لائے ہین عشق صنم مین | ذرا کوئی دیکھے تماشا ہمارا

ساجد - اسوقت کیا مزے مین آگئے ہین میان ممن -

ممن - اجی ہم ہر وقت مزے مین رہتے ہین خدا سرکار کو سلامت رکھے - انکی بدولت ہمکو ہر دم مزہ ہی -

ساجد - ہان بھائی ہن بڑے کی بات ہی -

ممن - خدا مہربان ہی تو کل مہربان -

الٰہی خوب بہار ہی میان کی عجیب باتین ہین - گاہے بسلامی برنجند گاہے بدشنامے خلعت دہند - ذرا صاحب سے دوست منشی بدر صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے پہاڑ کا سفر ضرور کرینگے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے گھینگھے کا فقرہ چست کیا تو ڈر گئے اور اپنے عزم بالجزم کو فسخ کر دیا - خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو پہاڑ کا پانی لگے اور گھینگھا ہو جائے اس عقل و فہم کے صدقے مگر واہ رے مولوی - ایسا گرما گرم فقرہ چست کیا کہ پھڑکا دیا - اس سوجھ بوجھ کے قربان - مرزا اور ساجد اور اختر اور حوالی موالی ایک کی نہ چلی نواب صاحب کو یہ خوف تھا کہ اگر وہان گئے اور اتفاق وقت سے گھینگھا نکل آیا تو اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا - دوسرے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہینگے - تیسرے ارباب نشاط کی صحبت مین نکو بنینگے - اور خود اپنی صورت آپ ہی بُری معلوم ہوگی - مولوی کو دل ہی دل مین دعائین دیتے تھے کہ خدا نے اسکو خوب بھیجدیا - ان سب نے تو اسقدر تعریف کے پل باندھ دیے تھے کہ مین نے سفر کی نصف تیاری کر ہی دی تھی بارے خوب شد - ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ورنہ بڑی بُری ہوتی - جانے اس غرض سے کہ سیر کرینگے

اور دہان سے ٹھینگلیے کا تحفہ لیکے آئے - ممن کو اسقدر خوشی تھی کہ بیان سے باہر اور جامے مین پھولا نہین سماتا تھا کہ سب کو نیچا دکھایا - اس کمبخت کو خدا جانے سفر سے کیا عداوت تھی کہ نام سنا اور کانپ اٹھا - گو اللہ کے فضل سے صحبت بھر مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے سفر کیے ہون - مگر ممن ملعون کی تو سفر کے نام سے روح فنا ہوتی تھی گویا نانی مرجاتی تھی - مولوی کو خوب پٹی پڑھا کے لایا تھا اور مولوی فقرہ بازی اور کذب بیانی مین برق تھا اور لطف یہ کہ مولوی دو لوی خاک نہ تھا کچھ شد بد اردو جانتا تھا واجبی ہی واجبی لیاقت تھی - مرزا صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو دم دے کے پھانس پھنس کے پہاڑ پر لیجائین اور خود بھی لطف اٹھائین مولوی کے اس جھوٹے بیان سے دل ہی دل مین خوب جھلائے مگر خون پی کے رہگئے -

ممن کئی دن سے تاک مین تھا کہ کسی ترکیب سے نوابصاحب کو دم دیکے سفر کوہستان سے باز رکھے مگر اور لوگون کے سبب سے دال نہین گلتی تھی آج اچھا موقع ملگیا - نوابصاحب نے پوچھا ہان مولوی صاحب یہ تو فرمایئے کہ اور وہان کیا کیا دیکھا - مولوی صاحب بولے حضور پانی کا وہان کال ہی - کنوان تو ہی نہین - پہاڑ کا پانی سب پیتے ہین دریا یا جھیل کا سو جھیل کے پانی سے پردیسیونکو کھجلی ہو جاتی ہی اور یہ کھجلی بالکل داد کی سی ہوتی ہی اور انسان مہینون تڑپا کرتا ہی اور پہاڑ کا پانی گن لا ہوتا ہی - سیر بھر پانی تو سیر بھر ریت کھانا ہضم نہین ہوتا -

ع - لاحول ولا قوة - یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی - مولوی صاحب -

مولوی - وہان کے باشندون کے لیے البتہ مساوات ہی -

ع - انسے ہمکو کیا بحث ہی جناب - وہ تو پیدا ہی وہان ہوے -

مولوی - اور کھانے کا ذرا بھی پہاڑ پر لطف نہین ہی -

ع - یہ کیون کیا شی مہیا نہین ہوتی - کال ہی ؟ -

مولوی - حضور گوشت تو گلتا ہی نہین لاکھ لاکھ جتن کیجیے - گوشت سخت ہی رہیگا اور ممکن کیا کہ ہضم ہو سکے -

ع - پھر وہان کھائینگے کیا - گوشت ہی نہین تو پھر کھانیکا لطف کیا -

مولوی - اور حضور جان وہان ہتھیلی پر رکھنی پڑتی ہی ہر دم جوکھم -

ع - الٰہی توبہ - کیا بیماریون کی بڑی کثرت ہی -

مولوی - حضور آفات ارضی و سماوی دونون موجود - ابھی کوئی پانچ برس کا عرصہ ہوا کہ زلزلہ آیا اور پہاڑ پھٹا تو بس یہ ملاحظہ فرمایے کہ آسمان پر سے گویا زمین پر آگیا - اور کئی بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل کو پاٹ دیا - ہل صاحب سوداگر کی کوٹھی کا پتا ہی نہین ملا - ایک ہوٹل جڑ سے معدوم ہوگیا - بہت سے آدمی مرے - صاحب لوگونکی جانین تلف ہوئین لاکھون کے مال کا نقصان ہوا - وہان کے سیٹھ امرناتھ ساہ اور لالہ درگا ساہ کا کوئی ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہوگیا اور نینی تال بھر مین ہلچل مچگئی -

ع - الامان - الامان - بس صاحب پہاڑ کا حال سنکے بہت ہی مسرور ہوے - کوئی مردود ہی اپنے خانہ بدھ کا رخ کرے اب -

ممن - تعجب ہی کہ مرزا صاحب نے یہ حال مخفی رکھا -

ع - خدا نے بڑی خیر کی ورنہ توبہ ہی بھلی -

ممن - حضور غلام تو نمک حلال آدمی ہی -

ع - خدا تمکو اجر خیر دے - مین تو تیار ہی ہوگیا تھا -

ممن - سرکار خدا مسبب الاسباب ہی - ع -

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ع - سچ ہی - اللہ اکبر یہ زلزلہ تھا - یا قیامت کا نمونہ -

ممن - حضور کیا اتنا جلد بھول گئے - ابھی چار ہی پانچ برس ہوے ہونگے اسکو - کل کی تو بات ہی - صدہا آدمیونکی جان گئی ہی خداوند -

ع - ایسے مقام سے خدا محفوظ رکھے جانا ہی کیا فرض ہی -

مولوی - خداوند - ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا۔ حضور لکھوکھا آدمی جاتے آتے اور رہتے سہتے ہین۔
ع ۔ واہ وا۔ لکھوکھا نہین کرورون سنکھون سہی۔ مگر ہمین کیا تباہی آئی ہے کہ ہم اجل کے منھ مین جائین۔ یہ کون عقل کی بات ہے بھلا
مرزا۔ اچھا حضور اپنے کسی دوست صاحب لوگون سے تو دریافت کرین
مولوی۔ ہمارا انکا طرز معاشرت ایک نہین ہے صاحب ہماری انکی کون برابری ہے۔ وہ لاکھون منزلون سے جو آتے ہین لڑکا پانچ برس کا ہوا اور انھون نے ولایت بھیجا۔ باہم آپ بھی ایسا کر سکتے ہین۔ صاحب لوگونکی بھلی چلائی یہان اتنے وزیر زادے نواب زادے رئیس امیر ہین بھلا کسی کو بھی آپ نے سنا کہ نینی تال گیا ہے۔ ہمارا اور نمیر ہے صاحب لوگون کا اور خمیر ہے۔ اور پھر وہان جانیکی ضرورت ہی کیا ہے۔ صاحب لوگون کی عملداری ہے حکومت ہے۔ ہم کیون انکا تتبع کرین۔ ع

چلا جب چال کوا ہنس کی سکا چلنے نہ	جو کی تقلید خسرو کی تو کارِ کوہکن بگڑا

اختر۔ ہم تو نینی تال کی تعریف ہی سنتے آئے ہین۔
ع ۔ اجی آپ سب کچھ سنتے آئے ہین ۔ ع ۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہیچ ایک شخص تو چشم دید بیان کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ ایک ذرا سے زلزلے مین یہ تباہی ہو گئی ۔ آپ سنی سنائی بیان کرتے ہین۔

سفر کوہ کی نسبت مشورہ

زبدہ صاحب اس شخص و پیچ مین تھے کہ یا خدا اسکے کلام کو باور کرون اور کسکے کلام کو غلط تصور کر دون۔ مولوی بدر صاحب سے پہاڑ کے پھٹنے کا حال دریافت کیا۔ انھون نے کہا حضور بارش کے دن تھے چالیس سات دن سے موسلا دھار مینھ برس رہا تھا۔ ایک لمحہ بھی نہ تھما۔ بس دفعۃً ایک پہاڑ کا حصہ کھسل پڑا اور خدا آدمیون کی جان گئی۔ صاحب لوگ اور حکام انتظام کے لیے دوڑے اور بہت سے ہندوستانی بھی پہونچے۔ دفعۃً ایک اونچا ٹیلے کا ٹیلہ ازار اکے کھسل پڑا اور کئی کوٹھیون اور بنگلون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل مین جا رہا آدمی اور لکڑی اور پتھر سب جھیل مین غرقاب ہو گئے لوگ جان چھوڑ کے بھاگے۔ خداوند۔ اک عجیب ہڑبونگ مچا تھا الامان الامان۔ آجتک کوئی تخمینہ نہین کر سکا کہ کتنی جانین اس آفت مہیب مین تلف ہوئین۔ حضور بری جان جوکھم کا مقام ہے۔ خدا بچائے۔ ع۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ع ۔ اور پہاڑ کا اعتبار کیا۔
بدر۔ اسمین کیا شبہہ ہے حضور۔ روح کانپتی ہے۔
محسن۔ خداوند اس سال سے بہت کم آدمی جاتے ہین وہان
ع ۔ کسی کو جان دوبھر ہو تو جائے ہتیلی پر جان رکھ کے۔
مرزا۔ اور حضور یہ جو لاکھون کروڑون آدمی وہان بود و باش کرتے ہین یہ کیونکر زندہ رہتے ہین۔
بدر۔ ہم خوش ہتو ضرورت ہی ایسی کیا ہے کہ خواہ مخواہ قسمت آزمائی کرین

شرط عقل است جستن از درہا	رزق ہر چند بیگمان برسد
تو مرو در دہان اژدرہا	گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد

ع ۔ بس یہ واقعی عقل کی بات ہے۔ جانے سے فائدہ۔
بدر۔ اور ایک بات سنیے۔ جھیل ایک میل طول مین ہے اور پون میل عرض مین۔ اور عمق آجتک کسی کو معلوم نہین ہوا۔ زنجیر انتہا سے تہ تک نہین پہونچی۔ اور ذرا ذرا سی کشتیون پر سوار ہوتے ہین۔
محسن۔ خدا کی پناہ اگر کشتی ٹوٹی تو گئے گذرے۔
بدر۔ کشتی کیا ذرا سا بوٹ ہوتا ہے۔ ڈونگی بلکہ ڈنگیا اکثر الٹ جاتی ہے
مرزا۔ یہ کیا فرض ہے کہ کشتی پر ضرور ہی سوار ہو۔

اختر - خدا جانے - پوچھیے وہان کوئی زبردستی کرتا ہی کہ ضرور ہی سوار ہوجیے صاحب -

بدر - جی کشتی پر سوار ہونا فرض ہی - اگر نہ سوار ہوجیے تو شہر بھر مین مشہور ہوجائیے کہ بڑے بزدلے ہین ڈرپوک ہین لکھنؤ کا نام ڈبو گئے

مرزا - بھلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہی -

بدر - خداوند ساری دنیا سے دریافت کر لیجیے کہ ایلٹ صاحب نامے ایک صاحب باہر سے آئے تھے - وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے اور ہوا دفعتہ بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی الٹ گئی آدمی تھوڑی دیر مین ابھرا - مگر صاحب کا پتا نہین - پھر حضور کشتیون پر کشتیان کھنچی گئین توپین داغی گئین - صاحب کی لاش کا پتا نہ ملا - معلوم ہوتا ہی کہ جھیل مین کھوہین ہین اور انھین کھوہون مین لاش کہین اٹک رہی -

مرزا - حضور بیالیس برس سے نینی تال مین صاحب لوگ جاتے ہین اگر بیالیس برس مین کوئی ڈونگی الٹی تو بھلا کیا تعجب ہی -

نواب صاحب نے تھوڑی دیر سکوت کرکے فرمایا کہ عنایت ایزدی سے ایک آفت نہین بلکہ ہر قسم کی آفات ارضی وسماوی سے دوچار ہونا پڑتا ہی - پہاڑ پھٹے تو گئے گذرے - پانی لگا تو علیل ہوگئے کھڈ مین گرے تو ہڈیون پسلیون کا پتا نہ لگے - اور کشتی الٹے تو جسم مچھلیون کی نذر ہو ایسے مقام پر تو وہ جائے جو گھر سے فالتو ہو - آگے ناتھ نہ پیچھے پگہا -

مولوی بدر صاحب نے کہا - خداوند سیر تو اسوقت ہوتی ہی جب ذرا سی پگ ڈنڈی ہوتی ہی اور دو طرفہ کھڈ - ادھر بھی ایک میل کا گڑھا ادھر بھی - جدھر نظر جاتی ہی - روح کانپ اٹھتی ہی تھرانے لگتا ہی انسان کہ خداوندا بچائیو - اور ہم پردیسیون کا تو حضور قدم نہین اٹھتا اور جا بجا پہاڑ پانی کے ریلے سنتے سنتے بودے ہوگئے ہین اور برسات مین اسطرح گرتے ہین جیسے ہتیا کی فصل مین بودی مٹی کے کچے مکان - محمد عسکری نے پوچھا اور لوگ دب بھی جاتے ہونگے - ممن نے کہا - سرکار جب ذرا ذرا سے جھوپڑون کے گرنے سے مکان کے نیچے لوگ دب جاتے ہین تو پہاڑون سے تو خدا ہی پناہ مین رکھے - ایک ذرا سے ٹکڑے کے گرنے سے پرے کے پرے جنگل کے دب کے رہجائین اور حضور پسو اور کھٹمل اور مچھر اسقدر پریشان کرتے ہین کہ الامان کھانا کھانا مکھیون کی بھن بھن کے سبب سے مشکل ہوجاتا ہی اور کھٹمل کے کاٹے کا تو منتر ہی نہین - دھوپ نکلتی ہی نہین ہی - اب فرمائیے کہ پلنگ اور بستر کو کیونکر گرم کیجیے - اگر دھوپ نکلے تو پلنگ اور بچھونے کو گرم کر اور کھٹمل بلبلا کے نکل پڑین مگر دھوپ کی تو مہینون صورت ہی نظر نہین آتی اور برسات مین یہ حال ہوتا ہی کہ آفتاب مفقود نہین نکلتا ہی - اور بدلی کے بعد جب دھوپ نکلتی ہی تو اسقدر تیز کہ کھوپڑی جھنجھنے لگتی ہی اور آدمی بلبلا اٹھتا ہی - وہان جو شی ہی اعتدال سے بڑھی ہوئی سردی مین انسان یخ ہو جائے - گھٹ کے رہجائے گرمی مین بلبلانے لگے - برسات مین بہیا آئے - پہاڑ پھٹ پڑے آدمی دب کے مرجائین گھوڑے کی سواری جان جوکھم ہی - بگھی وہان چل نہین سکتی فنس کو عشق ہی پہن پر دن چڑھائے ڈانڈی لیڈیون اور عورتون کی سواری ہی - پیدل چلے تو ہانپ جائے - اب فرمائیے انسان کیا کرے - حضور ایسی ہی مجبوری ہو تو آدمی وہان رہے ورنہ خدا ہی انسان کو محفوظ رکھے - ایسی آب وہوا لیکے کیا انسان چاٹے -

اب سنیے کہ مرزا صاحب سوچتے سوچتے مولوی بدر کے نکالنے کی ایک ترکیب سوچے اور انکو یقین کامل ہوگیا کہ اس ترکیب سے ممن اور بدر دونون اس دربار سے خارج کردیے جائینگے - ادھر مولوی بدر صاحب نینی تال کی ہجو کر رہے تھے کہ ببدار نے عرض کیا سرکار نواب چھٹن صاحب

تشریف لاتے ہین - اتنے مین چھٹن صاحب آہی گئے مصاحبون نے سروقد تعظیم کی - نوابصاحب کے قریب مسند پر متمکن ہوے پوچھا کہیے کیا شغل ہو رہا ہی - محمد عسکری نے کہا - مولوی بدر صاحب سے کوہ نینی تال کا ذکر سن رہے تھے - اس مقام پر ناظرین کو یہ سمجھا دینا چاہیے کہ مرزا صاحب نواب چھٹن صاحب کے نفس ناطقہ تھے اور انھین کی منت و سماجت سے آئے تھے کہ ممن اور بدر کا رنگ پھیکا کرین - مولوی بدر صاحب کو یہ حال کیا معلوم تھا - نوابصاحب نے کہا ہان مولوی بدر صاحب ذرا پہاڑ کے راستون کا حال تو بیان فرمائیے - انھون نے کہا خداوند دو میل کی چڑھائی - دیکھا اور انسان کے ہوش اڑ گئے - اور بڑی دقت یہ ہی کہ کسی ترکیب سے اسطرف کے رہنے والے چڑھ نہین سکتے گھوڑے پر سوار ہو کے جائین تو یہ خوف ہی کہ اگر گھوڑا بھڑکا تو دو میل کے نیچے کھڈ مین گر پڑے راہ ہی مین دم فنا ہو گیا گئے گذرے اور اگر ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو جو دیکھتا ہی ہنستا ہی کہ واہ یہ ڈنڑ اور تین کانے - یہ داڑھی موچھ اور ڈانڈی کی سواری اور پیادل تو دو قدم بھی انسان نہین چل سکتا کلیجہ منھ کو آجاتا ہی - اور جس مقام پر ذرا سی پگ ڈنڈی ہوتی ہی وہان تو لمحہ تک یاد خدا یاد آتا ہی - اور پھر ایسی دقت مصیبت جھیلکے گئے بھی تو ملا کیا بیماری - نواب چھٹن صاحب نے کہا سنتے ہین وہان گھینگھا بہت ہوتا ہی منشی بدر کو گویا لاکھون روپے مل گئے - کہا کیون خداوند غلام نے کیا عرض کیا تھا - لغو بات تو غلام کبھی عرض ہی نہ کریگا - نوابصاحب کو بھی یقین کامل ہو گیا کہ بدر نے بیشک سچ کہا تھا - اور چھٹن صاحب دل ہی دل مین ہنستے تھے - انھون نے کہا اور وہان کا پانی بڑا خراب ہی - ایک چپاتی کھائیے اور پانی پی لیجیے بس دو دن تک بدہضمی رہیگی - ترکاری تو وہان کی بس سنکھیا کا اثر رکھتی ہی اور گوشت گل جاے کیا مجال - نوابصاحب بہت ہی خوش ہوے کہ ممن اور بدر نے اس مصیبت سے خوب بچایا ورنہ علیل ہو کے آتے لوگ ہنستے بناتے کہ گئے تھے آب و ہوا کا لطف اٹھانے وہان سے امراض مین مبتلا ہو کے آئے بارے - ع -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ع - مرزا صاحب نے یہ حال ہمسے نہین بیان کیا تھا؟

ممن - حضور مرزا صاحب نے تو اور ہی رنگ آمیزی کی تھی مین حیران تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی -

بدر - سرکار غلام سے بڑھکر اسکا حال بھلا اور کون کیا جانیگا -

ممن - ہمین کیا فرق ہی جناب - برسون رہے ہین آپ -

چھٹن - آپ کتنے عرصے تک رہے ہین وہان جناب مولوی بدر صاحب -

بدر - حضور کوئی چار برس تک وہان قیام کا اتفاق ہوا -

مرزا - اور برسون تو کہا - برس بتاتے تھے یہ فرق !!!

چھٹن - آپ کس محلے مین تشریف رکھتے تھے جناب مولوی صاحب

بدر - (گڑ بڑا کر) جی حضور - بندہ - مین -

چھٹن - چار برس آپ کہان پر رہے تھے وہان پر -

بدر - حضور دیکھیے عرض کرتا ہون خداوند -

اختر - (مسکرا کر) مین عرض کرون - حافظہ نباشد -

چھٹن - اور کیون صاحب آب و ہوا تو وہان کی بالکل خراب ہوگی

مرزا - حضور تپ دق - بخار کہنہ سل - ذیابیطس - اسہال کبدی ان سب عوارض کا گھر ہی - اللہ پناہ مین رکھے -

اختر - اور خداوند سنا وہان مہینے مین دو چار آدمی ضرور کھڈ مین گرتے ہین - یہ بڑی ہی مصیبت ہی جناب -

چھٹن - مہینے مین دو چار ! - اجی ہر روز دس پانچ گرتے ہین مولوی بدر صاحب بھی تو کئی بار گر پڑے تھے -

اختر - (ہنسکر) حضور یہ تو چینا پہاڑ سے گرے تھے -

ساجد - مگر بڑی سخت جان ہی میان ․․ کی - خوب بچے دو دس بار
موتا تو پتا بھی نہ لگتا - مگر یہ خوب بچے -
مرزا - کون خوب بچے ! مولوی بدر صاحب ؟ انکی رسی دراز ہی -
اور ایک بار مولوی بدر صاحب جھیل مین بھی تو ڈوب گئے تھے -
اختر - ڈوب چکے - غیرت دار کو چلّو بھر پانی کافی ہی - مگر ہمارے
مولوی بدر صاحب کو اثر ہو سکے کیا مجال -
مرزا - کیون مولوی بدر صاحب آپ نے یہ نہ فرمایا کہ نینی تال مین
کہان رہتے تھے - اسکو مخفی کیون رکھتے ہو - بھائی جان -
اختر - معلوم ہوتا ہی چکلے مین جاکے رہے تھے میان بدر -
اسیر - [illegible] ممن فرمائشی قہقہہ لگایا - مولوی بدر صاحب کٹ گئے -

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

ممن کا رنگ فق ہوگیا اور کیون نہوتا جما جمایا رنگ یارو لوگون نے
پھیکا کر دیا - نواب صاحب کو ہزار جوبلی سیکڑون چکمے دے دیکے
راہ پر لائے تھے مگر اب بد مذہب ہوگئی سب کے سب ملگئے اور
نواب چھٹن صاحب کے سبب سے ممن کی اور بھی دال نہ گلی - محمد عسکری
نے جو یہ رنگ دیکھا تو بد دماغ ہوگئے اور جھلا کر کہا کہ مولوی بدر صاحب
آخر آپ یہ کیون نہین بتاتے کہ نینی تال مین آپ کہان فروکش
ہوے تھے - بدر کی اور بھی نانی مرگئی - کہا حضور یہ سب کے سب
میرے خلاف ہین اور مذاق کرتے ہین -
ع - جناب نواب چھٹن صاحب کی نسبت بھی آپنے ایسا ہی
خیال کیا ہی شاید اور اِس سے مجھے اور بھی رنج ہوا -
اختر - سوال تو یہ ہی کہ مولوی بدر صاحب نینی تال مین کہان
ٹکے تھے اسمین خلاف ہونے کی کیا بات ہی -
مرزا - کبھی نینی تال گئے ہون تو بتائین -
ع - کیا ! کیا نینی تال کبھی گئے نہین - واہ ہی ! -

مرزا - حضور اگر یہ نینی تال گئے ہون تو ہزار روپے ہارتا ہون - اور
بدر لیجیے مکان کا قبالہ حاضر ہی
راوی - مکان کا قبالہ جیب سے نکالکر نواب صاحب کے قدمون پر رکھدیا -
ع - ہان جناب بدر صاحب حضور کہان رہتے تھے -
بدر - خداوند پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا -
چھٹن - پہاڑ پر کس جگہ مقام کا نام بتائیے نا -
بدر - اب مجھے اتنے برسون کے بعد یاد ہی کہ کہان رہتا تھا - وہین
پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا -
اختر - بھلا مکان مٹی کے بنے ہین یا اینٹ کے -
بدر - پتھر کے بھی ہین - اینٹ کے بھی ہین -
راوی - اسیر پھر فرمائشی قہقہہ پڑا -
چھٹن - بھلا لکڑی کے مکان بھی پہاڑ پر آپ نے دیکھے تھے -
بدر - لکڑی نہین پھوس کے دیکھے تھے - پہاڑ پر لکڑی کہان -
چھٹن - بھائی عسکری واللہ یہ صاحب کبھی نینی تال نہین گئے ہین
اور جو کچھ انھون نے کہا محض غلط اور لغو از سرتاپا مہمل ہی - اول تو
وہان کی آب ہوا کو خراب بتاتے ہین - غضب خدا کا نینی تال کی
آب وہوا اور خراب ! - اور مجھے تمھاری سادگی پر افسوس آتا ہی کہ
تمکو یہ کیا سوجھی - ارے میان تم اتنا بھی نہین سوچتے ہو کہ نینی تال
کی آب وہوا کا شہرہ دور دور تک ہی اور بڑے بڑے حکام ذوی القدر
اور خود نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چار پانچ مہینے وہان رہتے ہین اور
گرمی کی فصل مین دور دور سے لوگ وہان جاتے ہین -
ع - بھئی انھین لوگون نے ان کے کہنا شروع کیا -
چھٹن - انھون نے سب کچھ کہا - آپکی عقل کیا گرمی مین بھی تا بو
کیا ہوگیا تھا - لاحول ولا قوۃ - عجب آدمی ہو -
اختر - حضور یہ جناب مولوی صاحب نے - بس اب کیا عرض کرون

ساجد - حضور یہ سب ممن کی کارستانی ہو واللہ -
ع - ممن کو تو ہم عرصے سے سمجھے ہوئے ہین -
مرزا - اِس شخص کے کاٹے کا منتر نہین ہو - سرکار
چھٹن - مجھے ہنسی آتی ہو کہ نینی تال اور ہماری کا گھر - شان خدا -
اور گھنگھے والا فقرہ سب سے چست ہوا -
اختر - حضور اسی سے تو نواب صاحب کو اور بھی زیادہ خیال ہوا -
چھٹن - آپ کے نواب بھی بھیا کے تاؤ ہین -
ع - اب مین کیا جانتا تھا کہ یہ اسقدر لغو ہین -
مرزا - حضور تو خاکسار سے بد دماغ ہو گئے تھے کہ صاف صاف
حال کیون نہ بیان کیا اور مجھے کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا
تھا کہ مین صاف صاف حال کیا اپنا سر عرض کرون مگر خیر اتنا تو
دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا - سہ

چھٹن - اور آپ نے تسلیم کر لیا معتبر آدمی گھڑ سے آیا تھا -
ع - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم !!! -
چھٹن - لاحول تو آپکی عقل پر پڑھنا چاہیے -
ع - اتو حضرت جو فرمایئے وہ صحیح ہی -
اختر - خداوند جھوٹ کے ایسے چھپے اُٹھائے کہ مین کیا عرض کرون -
تو بہ ہی بھلی ہی گھنگھا اور تپ دق اور خدا جانے کیا کیا اُٹّل قافیے اُڑائے
ساجد - اور فدوی نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا -
ع - ہان ہان صاحب آپ سب عقلمند سہی ہم ہی پاگل بنے بس -
چھٹن - ہاہاہا ! پاگل بننے مین بھی آپکو ابھی شک ہو -
ع - خیر صاحب اتو سیکھ گئے - کچھ ٹھوکر ہی کے سیکھتا ہی انسان -
اب کان پکڑے کہ کسی کے کہنے سننے مین ہرگز نہ آئینگے -
چھٹن - واہ - ع

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

خدا مسبب الاسباب ہی ہمارے حضور نواب چھٹن صاحب کو
خدا سلامت رکھے اگر حضور نہ آتے تو ممن کا تو رنگ جم ہی گیا تھا
جھوٹ کو فروغ ہو سکتا ہی - بھلا - کیا مجال - !!! -
نواب چھٹن صاحب نے محمد عسکری سے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہی
کہ آپ سے آدمی اور اِن دھوکون مین آجائین - تم بڑے بھلکڑ
آدمی ہو - تمھین اتنا یاد نہین کہ مین تین چار بار نینی تال مین رہ
آیا ہون اور ابھی پارسال ہی گیا تھا اور آپ کی اِس عقل کے
قربان کہ نینی تال کو آپ مصدر عوارض سمجھتے ہین اور آپ کے
جو مشیر ہین اُنکا پایان قدم ہے -
ع - بھائی مین کیا جانتا تھا کہ یہ ایسے بد آدمی ہین -
چھٹن - اجی بس جاؤ بھی - آپ بھی کہینگے کہ مین آدمی ہون -
ع - مجھ سے کہا کہ پہاڑ کا پانی بیماریان پیدا کرتا ہی -

مرزا - حضور ایسا اتفاق اکثر ہو جاتا ہی - یہ سب میان ممن کی
کارستانی ہی خدا انکے دم کو سلامت رکھے -
ممن - جی ہان مین تو ننگا لُچا ٹھہرا ہون ہی -
مرزا - اجی تمھارے کاٹے کا تو منتر ہی نہین ہی صاحب -
چھٹن - اور تو خیر یہ گھنگھے والے فقرے نے پھڑکا دیا -
اختر - حضور وہ بات ہی ہی کہ اللہ ہی اللہ -
ساجد - اِس طبیعت داری کے تو ہم بھی قائل ہو گئے -
بدر - اور پہاڑ کے گرنے کا لطیفہ کیا کم تھا -
ع - تم لطیفہ سمجھتے ہو اور میری آنکھون مین خون اُترا آتا ہی لطیفہ
اسی چھل فریب دغا کذب کا نام ہی -
اختر - اُسوقت تو حضور اُلٹے ہم ہی لوگون پر خفا ہوتے تھے -
ممن - آپ لوگ بدی کیجیے ہمارے ساتھ خیر !!! - سہ

کسی کی بدی تو کہ عیب ہے	کہ اسکا خدا عالم الغیب ہے

ساجد - یہ شعر تو فاتحہ مین سکھایا تھا حضور نے -
اختر - رمضان شریف مین - ایک شعر انکو بھی یاد ہے -
ممن - جی ہان خوب سمجھے آپ - ع

چون نشنوی سخن صاحب دل نگر خطاست	سخن شناس نہین دلبرا خطا اینجاست

اختر - (قہقہہ لگاکر) ای سبحان اللہ کسقدر موزون شعر سنایا ہے کیون
مرزا - میان پڑھے لکھے نہین ہو تو شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہے -
ع - آپ نے سنا نہین - ع

تا مرد سخن نگفتہ باشد	عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اختر - اور سرکار اس فارسی شعر مین (نہین ہے) نے کیا لطف دکھایا ہے
چھٹن - اور (چو) کی جگہ (چون) کیا بری اصلاح دی ہے -
اختر - اور اہل دل کے عوض صاحب دل کتنا موزون ہے -
چھٹن - ایرانیون کے غیر موزون کلام کے موزون کرنے والے ایک ہندی پیدا ہوئے شکر نہین کرتے -
اتنے مین مولوی صاحب اور ممن اٹھ کھڑے ہوے

باغ مین چہل پہل

یہان کا تو قصہ یہ چھوڑا یہان	سناتے ہین اب اک نئی داستان

نواب چھٹن صاحب بہادر نے ایک روز اپنے شفیق با تحقیق محمد عسکری سے وعدہ لیا کہ اگلی نوچندی جمعرات کو مع احباب بندہ کے سنج حضرت عباس کی درگاہ جائینگے اور وہان سے ہمارے باغ مین چلنا - وہان چل کے اس امر مین مشورہ کیا جائیگا کہ سفر مینی تال اختیار کرین یا نہ کرین -

اسی اقرار کے مطابق نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر حضرت عباس کی درگاہ چلے - انکے ایک دوست جو باہر سے آئے تھے اور وکالت کرتے تھے وہ بھی انکے ہمراہ تھے چلتے تو رستے مین بڑا دھم دھکا بھیڑ بھڑکا - دونون سائیس گھوڑون کے آگے آگے ہٹو بچو اور ہائیت ہائیت کرتے جاتے ہین - شانے سے شانہ چھلتا تھا اور ارباب نشاط کی ڈولیان کھچا کھچ چلی جاتی نہین کسی ڈولی پر ایک کسی پر آمنے سامنے دو بیٹھی ہین -

وکیل - آج تو کوئی بڑا میلا ہے - آپ کے شہر مین -
چھٹن - جی میلا نہین - رجب کی نوچندی ہے -
وکیل - رجب کی نوچندی کیا معنی -
چھٹن - یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہے جسکے مقابل مین شب قدر بے قدر اور ماند ہے - سفید پوشون کا جماؤ دیکھیے پریون اور خوبرویون کا بناؤ چناؤ دیکھیے - ہجوم عفیر ہے جمع کثیر ہے زن و مرد کا ہجوم ہے نوچندی کی دھوم ہے -
وکیل - حضرت لکھنؤ بھی عجب دلچسپ و دلربا مقام ہے -
چھٹن - دلچسپ و دلربا مقام ہے - یون کہو کہ روضہ رضوان اسی کا نام ہے - ع

سنا رضوان بھی جسکا خوشہ چین ہے	وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہے

وکیل - مین تو خوبان لکھنؤ کی چال کا عاشق ہون -
چھٹن - انکے خرام ناز کے مقابل مین کبک دری ٹھہر جائے - تدرو کہسار اپنی چال بھول جائے - یہ ناز یہ انداز - یہ شوخی و رعنائی یہ چھب یہ کج ادائی کسی نے کہان پائی - ع

سچ انکی ہے بس جہان کو بھی نہو	معشوق پن نہین اگر انکی کجی نہو

وکیل - کیا یہ چال انکو سکھائی جاتی ہے -
چھٹن - (مسکرا کر) کیا ارشاد ہوا - جی یہ کسبی ہے -
کسبی کے لفظ پر قہقہہ لگا اور وکیل نے بڑی تعریف کی اور کہا واقعی کیا لطیفہ فرمایا ہے -

ٹرک ٹرک تو گاڑی پر گئے جب گلی آئی تو اتر پڑے اس مقام پر وہ چپقلش و کشمکش تھی کہ معاذ اللہ - وہ ریل پیل کہ توبہ ہی بھلی - اتنے مین نوابصاحب کو دیکھا ایک کانسٹبل جھپٹتا ہوا آیا اور بھیڑ کو ہٹانے لگا - آگے آگے کانسٹبل انعام کی طمع سے ہٹو بچو کرتا تھا اسکے پیچھے نوابصاحب اور انکے دوست وکیل انکے بعد دو مصاحب بدر علی اور شیدی - انکے بعد ایک چوبدار اور ایک خدمتگار - خدمتگار کے پاس گڑگڑی اور خاصدان دربانی کی مرچی - اب کیا دیکھتے ہین کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہی - اور دو رویہ دکانون کی قطار ہی عجب بہار ہی - نوبت کی ٹکور دلکو بھاتی تھی لکھنؤ کی شہنائی میان غنی کی روح کو وجد مین لاتی تھی - اب درگاہ معلی کے رفیع پھاٹک پر قدم رکھا تو ایک سپاہی نے وکیل سے کہا حضور لاٹھی یہین رکھ جائیے - نوابصاحب نے فرمایا دیدیجیے - اس درگاہ مین لاٹھی باندھکر جانے کی اجازت نہین ہی - نوابصاحب کو دیکھکر سپاہی نے جھک کے سلام کیا اور کہا حضور تو واقف ہی ہین - خیر - درگاہ مین داخل ہوے تو عش عش کرنے لگے - اہل لکھنؤ کی نفاست طبع اور تزک و احتشام کا دم بھرنے لگے - اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک رئیس باوقار ایک محبوب گلعذار کو ساتھ لیے آتے ہین اور دونون مسکراتے جاتے ہین - اس معشوقہ طرحدار نے کسی بات کے جواب مین عجب دلربا ادا سے کہا (ناصاحب) بندی نہ جائیگی یہی پی ہزار نعمت کھائی - کان پکڑے توبہ کی ہاے سدن گئی تو کیا آپنے نہال کر دیا کہ اب پھر ہوس باقی ہو - تم سرکی جھون سے اللہ بناہ من رکھے - رئیس نے جو اندیا دانہ یونانی تو تم لوگونکی مکھی مین بری ہی - اس حاضر جواب نے تنک کر کہا اچھا صاحب پھر - ع

کوئی اہل وفا ڈھونڈھو اگر ہم بیوفا نکلے

رئیس - اچھا عباسی یاد رکھنا - چلو اور لاکھون مین چلو بیچ کھیت چلو - ہمین پریون کی تسخیر کا عمل یاد ہی -

عباسی - گھر کی ٹیکی باسی ساگ - ہم تمھاری ذات بنیاد سے واقف ہین - تانت باجی اور راگ بوجھا -

رئیس - خیر سے آپکو علم موسیقی مین بھی دخل ہی -

عباسی - اجی ہمین کس مین دخل نہین ہی - ع

ہر فن مین ہین استاد ہمین کیا نہین آتا

رئیس - خدا نے یہ حسن نہ دیا ہوتا تو ہم رئیس لوگ کاہے کو آپ کی خوشامدین کرتے -

عباسی - (قہقہہ لگاکر) خیر سے آپ بھی ہنسو مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اپنے منھ آپ میان مٹھو - اور ہمارے حسن مین کیا شک ہی - ع

دھوم ہی آج ہماری بھی پریزادون مین

اگر تم لوگون کو اللہ نے آنکھین دی ہوتین تو اسکی قدرت کا جلوہ ہم ہی مین پاتے - ہم وہ لوگ ہین - سہ

ای غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہی	بچا نہین حسینونکی یہ ین ترانیان

رئیس - پچھلی نوچندی کو ہمنے درگاہ مین چلا باندھا تھا - اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین سامنے نظر آئے اور چھٹن صاحب سے ملے -

چھٹن - آپ سے بغلگیر ہوجیے - آپ میرے دوست جناب محمد کاظم صاحب وکیل اور رئیس بانس بریلی ہین -

ع - (بغلگیر ہوکر) مزاج شریف - کب تشریف لائے آپ -

وکیل - جناب بندہ کل شب کو حاضر ہوا -

ع - (چھٹن سے) اسوقت ایک معشوق دیکھنے مین آیا ہی واللہ عجب حسن خداداد پایا ہی -

چھٹن - مین دیکھ چکا ہون معشوق گلعذار ہی - یا شان قدرت کردگار ہی

ع - واللہ ابھرے ہوے سینے پر کھولون کی بدھیان کیا جوبن

دکھاتی ہین در کانون کی بجلیان دل پر بجلی گراتی ہین ۔ ۵

تا سنبل سے نہین جدا ہر کم اک سر مو
عشق پہچان ہر کہ ہر کاکل پیچان آبرو

ہے مجنون کی ہین شاخین کہ صنم کے گیسو
اُرس گل زلف کو باندھا تو یہ نکلی خوشبو

باغبان ہوگیا بدمست تو گلچین مدہوش
ہو گئے مرغ ہوا رنگیا صیاد خموش

چھٹن ۔ یار آج کسی طرح باغ مین بلواؤ تو جانین ۔

وکیل ۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے ۔ امر محال ہے ۔

ع ۔ جی نہین حضرت امر محال نہین ہے ۔

چھٹن ۔ محال تو ضرور ہے ۔ مگر تم کوشش کرو تو ممکن ہے ۔

ع ۔ پھر کرون ہی کوشش ۔ یہی مرضی ہے حضور کی ۔

چھٹن ۔ واللہ بڑا لطف ہو ۔ مگر ہمکو اسکا یقین نہین آتا ۔ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے واللہ ۔ آسان امر نہین ہے ۔

ع ۔ اجی تم کو اس سے کیا بحث ہے صاحب ۔ دیکھتے تو جاؤ ۔

محمد عسکری نے ممن کو بلا کر کان مین کچھ کہا ۔ ممن نے کہا ۔ بہت خوب حضور ۔ ابھی ابھی بندوبست کرتا ہون ۔ حضور کا نام سنکر ساری دنیا کو چھوڑ دیگی ۔

ممن نے خدا جانے کیا پٹی پڑھادی کہ عباسی اور رئیس مین پخ چل گئی ۔

رئیس ۔ تمھاری یہ گھمنڈ کی باتین ہمین پسند نہین آتین ۔

عباسی ۔ اے تو نہین بھاتین تو نہ بھائین چلو چھٹی ہوئی ۔

رئیس ۔ اس دو دن کے حسن پر یہ گھمنڈ ۔ !!! ۔

آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
جسکا دم بھرتی ہے تم ہو وہی تجھ سے بیزار

صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کا فور
آج سے دم مین ترے آئے نہ کوئی زنہار

عباسی ۔ بسم اللہ ۔ بالخیر و شما بہ سلامت ۔

رئیس ۔ تم بے مروتوں سے خدا سمجھے ۔

عباسی ۔ چمار کے کوسے کہین بیل مرتا ہے ۔

رئیس ۔ چند ہی روز مین لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی ۔

عباسی ۔ لنگوٹی بندھے تمھارے ہوتون سوتون کے ۔

اتنے مین ایک سفید پوش نے رئیس کو للکارا اور کہا عجب بے حمیت آدمی ہو ۔ تمکو آج آنا ہی کیا فرض تھا ۔

عباسی اپنی مہری پیاری کو لیکر فنس پر سوار ہوئی اور جلدی اور ادھر نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری اور وکیل مین باتین ہونے لگین ۔

ع ۔ کیون صاحب کچھ دیکھا آپ نے ۔ تسخیر اسے کہتے ہین ۔

وکیل ۔ واللہ مجھے اسوقت حیرت ہے ۔ بڑا ہی کام کیا ۔ خدا جانے کیا پٹی پڑھادی ۔

ع ۔ یہ یارون کے چٹکلے ہین ۔ بائین ہاتھ کے کرتب ۔

ممن تو بی عباسی کی فنس کے ساتھ ہو لیے اور نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر چلے کہ چلکر باغ مین اُس صنم شوخ و شنگ سے ملین اور بعض صحبت اٹھائین ۔ درگاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کیا دیکھتے ہین ایک مشعل روشن ہے اور تین چار سفید پوش بزرگوار کرام ایک عورت کو ساتھ لیے ہوے چلے آتے ہین ۔

وکیل ۔ آپ کے شہر مین بڑی خراب رسم ہے ۔

چھٹن ۔ ہان ہے تو بالکل تہذیب کے خلاف مگر طبیعت ۔

وکیل ۔ محض بدتہذیبی ! ۔ ۶

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

چھٹن ۔ ہمکو آپکی راے سے اتفاق ہے ۔ واقعی یہ بڑی شرم کی بات ہے کسی کے ساتھ سر بازار نکلنا اور مشعل روشن یہ کونسی ریاست ہے ۔

ع ۔ ہمین عیب کیا ہے صاحب ۔ یہ تو عین ریاست ہے ۔

وکیل ۔ آپ تو غضب کرتے ہین جناب نواب صاحب ۔

ع ۔ حضرت ہم تو اس بھونڈی تہذیب کے قائل ہین ۔

وکیل - ہان اب تہذیب تو اسی مین رہگئی ہی کہ زنان بازاری کے ساتھ گلی کوچون مین مارا مارا پھرے -

ع - مارا مارا پھرنا کیا معنی - اِس کھتے سے باہر نکلنا رئیسون امیرون کا کام ہی یا تلنگون لنگر گدون کا - دو چار خدمتگار ہمراہ رکاب ہین دو ایک رفیق ساتھ ہین مصاحب ہین مشعلچی ہی - اور ایک محبوبۂ حسینہ ہی - بھلا یہ کسی کو نصیب ہو سکتی ہین باتین - اور ان باتون کو حضور بدتہذیبی قرار دیتے ہین - شان خدا -

چھٹن - بھائی صاحب ہی تو بدتہذیبی ضرور - چاہے آپ نہ مانین

ع - خیر جناب آپ ایسی رہنے دیجیے - ؎

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائینگے کیا

وکیل - یہان پر ہم بھی قائل ہوگئے جناب نواب صاحب -

ع - (مسکرا کر) اجی آپ ابھی دیکھین کہان کہان قائل ہوتے ہین

وکیل - یہ ہمنے اسی شہر مین رسم دیکھی ہی -

ع - کیا اور کہین بھی آدمی بستے ہین سوائے لکھنؤ کے -

وکیل - جی نہین اور تو سب کہین جانور بستے ہین -

چھٹن - ایک بات تو ہی - لکھنؤ کا سا علم و فضل اور تو کہین نہین ہی - بیت العلوم لکھنؤ مشہور ہی - ؎

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے
اظہار بوے مشک غزالون کے سامنے

اہل لکھنؤ سے دعواے زباندانی ! ای تری قدرت ؎

بت کرین آرزو خدائی کی | شان ہی تیری کبریائی کی

وکیل - اس سے تو ہمین بھی اتفاق ہی - واقعی ایسا ہی ہی -

ع - آپ منصف مزاج آدمی ہین جناب وکیل صاحب -

چھٹن - پڑھے لکھے عالم و فاضل لائق و فائق آدمی ہین -

وکیل - مجھے اس شہر کی گفتگو اور بول چال بہت پسند ہی -

ع - آپ نے یہان کے مشاعرے نہین دیکھے ہین -

وکیل - جی نہین دیکھے - آجتک اتفاق نہین ہوا -

ع - اب کیا شاہی کے عہد مین قابل دید تھے -

وکیل - آپ تو تب بہت ہی کم سن ہونگے -

ع - مجھے تو ہوش نہین ہی مگر لوگون کی زبانی سنا ہی -

چھٹن - اب شاعر کون ہی اُستادی تو منشی امیر صاحب کے دم سے باقی تھی وہ تو اُنکے مرتے ہی مٹ گئی - قدر بھی اچھا شاعر تھا - اب ہی کون - ہان منشی صاحب کے خاندان کو خدا سلامت رکھے اُنکے فرزند اکبر جناب مرحمت الدولہ بہار الملک منشی غضنفر علیخان بہادر المتخلص بہ حکیم اور جناب افضل الدولہ منشی افضل علیخان بہادر افضل ابن اصغر کے آج جھنڈے گڑے ہوے ہین اور جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنؤی کا کلام واقعی جواہر نثار ہی منشی امیر صاحب ارشد تلامذہ حضرت اسیر مبرور مین سے ہین - ؎

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے

یہ شعر بھی امیر ہی صاحب کا ہی -

وکیل - شعراے لکھنؤ کے تو ہم بھی قائل ہین -

چھٹن - ساری خدائی قائل ہی - آپ پر کیا فرض ہی -

ع - صبا اور وزیر اور آتش اور ناسخ کہان پائیے -

وکیل - ہمکو آتش کا کلام سب سے زیادہ پسند ہی -

ع - ہاے کیا کلام معجز نظام ہی - ؎

نگہ اسکو فریب نرگس مستانہ آتا ہی
اُلٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہی

چھٹن - کیا بول چال اور کیا مزہ ہی -

ع - خواجہ صاحب کی زباندانی اور سلاست تو مشہور ہی -

چھٹن - زبان اردو کو انھون ہی نے صاف کیا ہی - ع

طلب دنیا کی کرے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہی

ع - اور سلاست کے ساتھ ہی شان بھی ہی -

وکیل - لکھنؤ اور اہل لکھنؤ کا کیا کہنا -

اتنے مین ایک فنس ملی - وکیل نے کہا خدا جانے یہ کس ماہرو کی سواری جاتی ہی - چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا جس پری پیکر کی سواری جاتی ہی اسکو آپ ابھی ابھی دیکھینگے اور ابھی ابھی دیکھ بھی چکے ہین - وکیل سمجھ گئے کہ بی عباسی اسی مین ہین - الغرض گاڑی باغ مین داخل ہوئی مگر سب کی آنکھین باغ کے پھاٹک ہی کی جانب تھین باغ مین اس غرض سے گئے تھے کہ نخلیے مین سفر کوہ نینی تال کی نسبت مشورہ ہو گا گویا نینی تال کا سفر جز ثقیل تھا - اپنے نزدیک لندن کا سفر کرتے تھے بلکہ لندن کے سفر مین بھی لوگون کو اسقدر پس و پیش نہین ہوتا جسقدر محمد عسکری کو اس دس قدم کے سفر مین پس و پیش تھا مگر مشورہ سفر در کنار رہا بی عباسی کی چاہ نے سب بھلا دیا - اب نینی تال کا کسی کو ذرا بھی خیال نہ تھا فنس کے آنے مین دیر ہوئی تو طرح طرح کے خیال دلمین پیدا ہوے چھٹن صاحب نے کہا بھئی بڑی دیر ہوئی خیریت تو ہی - محمد عسکری بولے ہان تو ہمارے دلمین بھی کھٹکا پیدا ہوا کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی - وکیل صاحب نے کہا ابھی اسی جگہ پر تو فنس ملی تھی - خدمتگار نے عرض کیا کہ حضور گھڑی پر آئے ہین فنس اور گاڑی کا بھلا کیا مقابلہ ہو سکتا ہی آتے آتے آئیگی - کچھ گاڑی تھوڑا ہی ہی کہ گھوڑے ہوا ہو گئے -

ع - نہین بھئی پھر بھی دیر ہوئی - دس منٹ کی راہ ہی -

چھٹن - اور ہمکو یہان آئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ ہوا ہو گا -

وکیل - (گھڑی دیکھکر) ۱۸ منٹ ہوے جناب -

اتنے مین روشنی نظر آئی اور سب کو یقین ہو گیا کہ فنس آتی ہی دو منٹ کے عرصے مین فنس باغ کے پھاٹک مین داخل ہوئی اور بی عباسی بصد زیب و تجمل اترین اور پائینچے سنبھالتی ہوئی اس روش کیجانب چلین جہان یہ سب انکے انتظار مین کھڑے تھے اسوقت بی عباسی کی چال قابل دید تھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ مربلا بن مین پر کھول کے رقص کر نیوالا ہی -

ع - ایسی مست چال دیکھی نہ سنی - شان خدا ہی -

عباسی - شان کردگار تو ہملوگ ہین ہان -

وکیل - اسکے سب بندے تم پر لوٹ ہین -

عباسی - خیر سے آپ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے - ع -

آپ تو سودا کبھی ہمارے چاہنے والے ہوے

آپکا دولتخانہ کہان ہی -

وکیل - ہمارا دولتخانہ - وہ - ہمارا -

عباسی - (قہقہہ لگاکر) ہنچے کیچیے ہنچے -

وکیل - کیا (ہکا بکا ہو کر) ہنچے کاہے کے -

راوی - اس فقرے پر سب کے سب کھلکھلا کے ہنس پڑے -

عباسی - اللہ جانتا ہی - لکھنؤ کو بھی خدا نے وہ شرف دیا ہی - روے زمین پر اس شہر کا ثانی دوسرا شہر نہین ہی - ع

جام جم پر تف نہین کرتے گدا ے لکھنؤ

وکیل - جی ہان اور ہم دیہاتی ہین شاید -

عباسی - ناصاحب خاص الخاص شہر کے لوگ ہو - وہ تو حضور کی قطع ہی کہے دیتی ہی -

وکیل - آپکی آنکھین کیسی ہین جیسے بجو -

عباسی - اور آپکی قطع مبارک جیسے مگر مچھ -

اس فقرے پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور رفقا اسقدر ہنسے

استفار ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے اور لوٹنے لگے۔ وکیل صاحب کی قطع بالکل مگر مچھ کی سی تھی وہ پھبتی ہوئی کہ چھا گئی۔ اور وہ خود بھی بہت ہی جھنپے۔

ع۔ اتنی دیر مین یہ ایک فقرا ہوا ہے۔

عباسی۔ اے اپنر تو پھبتی کہنا ہی گناہ ہے۔

چھٹن۔ یہ کاہے سے انھون نے کیا گناہ کیا ہے۔

عباسی۔ بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے۔

وکیل۔ تو ہمکو یہ بالکل ہی بیوقوف سمجھتی ہین۔

عباسی۔ اے توبہ آپکے دشمن بیوقوف۔

وکیل۔ لکھنؤ کی تعریف بہت سنتے تھے مگر جیسا سنتے تھے۔

عباسی۔ ویسا پایا نہین۔ اسمین کیا فرق ہے۔

وکیل۔ نہین اس سے بڑھ کر پایا۔

چھٹن۔ بی عباسی صاحب۔ بڑے زور مارنے پڑے جب اسوقت آپکے دیدار نصیب ہوے۔ اب تو آپ ہم غریبون سے کھنچی کھنچی رہتی ہین۔ آخر اسکا سبب تو بتاؤ اگر کوئی قصور ہوا ہو تو امیدوار ہون کہ معاف فرمائیے۔ آپکی سردمہری تو ستم ڈھاتی ہے اور ہمکو دیکھیے کہ ادھر آپکو دیکھا ادھر جان نکل گئی۔

عباسی۔ چہ خوش۔ تو ہمین بھی آپنے ملک الموت کا ثانی مقرر کیا۔

ع۔ یہ بھی بے تکے آدمی ہین۔ ارے نادان انکا کام جلانا ہے یا قتل کرنا۔ یہ تو مسیحائی کا دم بھرتی ہین۔ ؎

خوبرو کج کلہان صلح و جفا نیز کنند
غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

چھٹن۔ خدا کی قدرت۔ آپ اور ہم پر منہ آئین۔

عباسی۔ اللہ اللہ بڑا غرور ہے آپ کو۔

چھٹن۔ کیا مجال تمھارے مقابل مین۔ ؎

حور سے بڑھ کے ہے اس شوخ مین نازک بدنی
گل سے رخسار لب لعل ہین عسل یمنی

عباسی۔ یہ میری شان مین فرمایا آپ نے۔ بندگی۔

وکیل۔ مین نے آجتک اس چہل بل کی عورت ہی نہین دیکھی چھلاوا ہے۔ انسان کاہے کو ہے۔

عباسی۔ بندگی۔ یہ آپکی قدردانی ہے۔

چھٹن۔ بھئی کس لطف کی رات ہے اور شب ماہ نے اور بھی جوبن دونا کر دیا باغ اور چاندنی اور احباب موافق اور معشوق مہ پارہ اس پر سے دھوکا اور کیا لطف ہے اور پھر معشوق بھی ایک طرار اور باغ و بہار۔ ؎

باغ مین بو گل تر سے معطر ہے دماغ — ہے مکان چرخ تو مہتاب تو کوکب ہین چراغ
لالہ سے یون دل لالہ یہ ہے رشک کا داغ — باغ رضوان سے بھی بڑھکر ہے کہین یہ باغ

چاندنی رات مین ہے چاندنی کا فرش تمام
ماہتابی کے مقابل ہے قمر بھی لب بام

عباسی۔ اسکے آگے کا بند نہ کہا تو صحبت بے لطف ہے۔

چھٹن۔ وہ آپ فرمائیے مجھے نہین یاد ہے۔

عباسی۔ لطف تو سارا اسی مین ہے۔ ؎

رونق بزم تھا دور مئ ناب انگور — کوئی بیہوش تھا نشے مین تھا کوئی مخمور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے وہ عیش و سرور — اک پری نازنین خاموش سی بیٹھی تھی دور

بت کی صورت تھا مگر آفت جان کو سکتا
دل تھا دبا ہوا کچھ ہوش نہ تھے اسکے بجا

چشم رضوان مین کھٹکتی تھی وہ دلچسپ بہار — چہچہے کرتے تھے ہر شاخ پہ مرغان ہزار
سبزہ خط رخ غلمان کو بھلی طوبیٰ ابجا — خضر کے دلکو بہا لیگئی موج انہار

شور گلبانگ ہوا اور صدائے قلقل
دل بلبل پہ ادھر شور نمک خندۂ گل

وکیل اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری پھڑک گئے کہ کس نازک دازی سے

یہ بند ادا کیے ہین۔

ع۔ کیا شرابخواری کا شوق ہی معلوم ہوتا ہی۔

عباسی۔ ای توبہ آپکا کدھر خیال ہی۔

ع۔ نہین ہم سمجھ گئے۔ ہر کچھ شوق۔

چھٹن۔ اچھا پھر ہی تو کیا آپکا اجارہ ہی۔

وکیل۔ اب تو سب پیتے ہین۔ فی صدی شاید دو چار بچ گئے ہون ورنہ رسم عام ہی۔ ہمارے شہر مین بھی یہی حال ہی۔

چھٹن۔ اجی اب سب کہین یہی رنگ ہی۔

وکیل۔ جی اور کیا۔

اُس گلزار طرب بار اور باغ سراپا بہار مین معشوقۂ زرین کمر ماہ سیما صنم جادو نگاہ حور لقا کی عالم فریبیون اور سحر طرازیون نے عجب رنگ اثر جمایا۔ زلف چلیپا نے جہان آفرین کو دام گیسو مین پھنسایا تو رخ انور کی جھلک نے تجلی کوہ طور کا عالم دکھایا۔ رخسار تابان پر انگریزی عطر بیز پوڈر نے وہ کام کیا جو کندن پر مینا اور سونے پر سہاگا کرتا ہی چشم فتان ایک تو یون ہی سحر بابل کو مات کرتی تھی سرمے کی تحریر نے اور بھی ستم ڈھایا۔ گویا کسی مخمور کے ہاتھ مین خنجر بُران دیدیا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا اسوقت ہم اپنے طالع فرخ پر جسقدر ناز کرین می زیبد ؎

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
پر وہ دولت نہین جو چھوڑیے زاہد کے ایمان پر

عباسی۔ پھر ہمکو اپنے حسن پر ناز کہانتک نہو۔

چھٹن۔ اجی حضرت ؏

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی ؎

بیجا ہی ناز دولت حسن شباب پر | صاحب اگر کسی کا بھلا ہو تو جانیے
سنتے ہین تو ہے مسیح زمان تمھین | کچھ اپنے درد دل کی دوا ہو تو جانیے

ع۔ ہم تو ان سنگدل بتون کے جور سہتے سہتے تھک گئے۔

عباسی کہا۔ ای حضور ؏

عشق کے صدمے اُٹھانے کو جگر بھی چاہیے

جور بتان مین شکر خدا ہو تو جانیے | وقت قضا نماز ادا ہو تو جانیے

وکیل۔ باہر کے ارباب نشاط مین یہ بات کہان۔

ع۔ لاحول ولا قوۃ !!! منزلون دور۔

وکیل۔ اور شین قاف کیسا درست ہی۔

چھٹن۔ حضرت یہ لکھنؤ ہی جہان کا چوپا چوپا زباندان ہی۔

وکیل۔ اسمین کیا شک ہی۔ لکھنؤ کی زباندانی مین کیا فرق ہی واقعی عجب دلکش شہر ہی۔

ع۔ اب تو گیا گذرا ہی۔ اب لکھنؤ مین کیا ہی۔

عباسی۔ ہاتھی لٹیگا تو کہانتک لٹیگا ؎

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہی | نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہی

ع۔ اس صورت سے ہم درگذرے ؎

ان بتون سے سوائے نقصان کے | خاک بھی ہم کو فائدہ نہوا

عباسی۔ فائدہ کیا کوئی پرچون کی دکان رکھی تھی۔

وکیل۔ کسقدر حاضر جواب ہین آپ۔ ماشاء اللہ !!!

ع۔ کیون نہو ؏

حاضر جواب تیز طبیعت زبان دراز

عباسی۔ زبان درازی سے تو حضور اللہ نے ہمکو محفوظ رکھا ہی ابھی تک۔ ہم زبان درازی سے بچے ہوے ہین۔ اور اللہ بچائے۔

وکیل۔ آپ واقعی بڑی خوش تقریر ہین۔

ع۔ اور وہ جنکے پاس آپ تشریف رکھتی تھین اُنسے کیون بگڑ گئین۔ بیشتر تو آپ سے اور اُنسے بڑا تپاک تھا۔ تم لوگونکا بھی کوئی اعتبار نہین ہی۔ آپ کی طرف کچھ ذرا زیادہ رجوع معلوم ہوتی ہین وکیل صاحب۔

وکیل - جی بجا ارشاد ہوا - بندہ ایسا ہی ہی

ان بتون کو ہم فقیرون سے بھلا کیا کام ہی
یہ تو طالب زر کے ہین دریان خدا کا نام ہی

ہم غریب آدمی بھلا اسقدر -

راوی - (اسقدر) کا لفظ کہکر وکیل صاحب خاموش ہو گئے -

چھٹن - این! آپ کو تو جیسے سکتہ سا ہو گیا -

ع - آئینہ رو کے سامنے سکتا کیا خوب - یہ بھی لطیفہ ہی -

چھٹن - آپ تو سکندر طالع ہین -

ع - مرزا دبیر صاحب مرحوم کے صاحبزادے میان اوج نے اپنے پدر بزرگوار کی وفات کی نسبت کیا اچھی رباعی فرمائی ہی - ؎

افسوس دبیر نکتہ پرور نہ رہا
وہ قدر فزائے اہل جوہر نہ رہا
روشن ہی کلام کی بقاسے اے اوج
آئینہ رہا مگر سکندر نہ رہا

چھٹن - سبحان اللہ!!! روشن کا لفظ آئینے کے لیے کسقدر موزون ہی

ع - بڑے باکمال لوگ ہین صاحب عجب دلکش کلام ہی سبحان اللہ

عباسی - (بہ لحن داؤدی) ؎

خدا اسر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

ع - ہاے کیا درد انگیز آواز پائی ہی - واہ واہ سبحان اللہ

عباسی - بندگی عرض ہی (مسکرا کر) مگر عطائیون کی تعریف ہی کیا

ع - واللہ کیا خوب قدردانی آپ نے کی ہی ماشاء اللہ -

عباسی - آپکی تو تعریف ہی فضول ہی -

ع - بندگی - ہم تو آپ کی اس قدردانی کے قائل ہین سبحان اللہ کتنا خوب آپ سمجھتی ہین آپکے اس فہم کے صدقے - ع -

برین عقل و دانش الخ

عباسی - مین نے سمجھے تو بات ہی نہین کہی نواب صاحب -

نواب چھٹن صاحب نے اس مہوش زرین کمر سے دریافت کیا کہ تم ہو فاتنون کو مردون کی کون بات سب سے زیادہ پسند آتی ہی - اسنے مسکرا کر جواب دیا پہلے تو یہ پوچھیے کہ مردون کی کونسی بات ناپسند ہی سب سے زیادہ کون بات بری معلوم ہوتی ہی - تو مین جواب دون کہ سب سے زیادہ ہمکو وہ آدمی برا معلوم ہوتا ہی جو گھر مین گھسا رہتا ہی جب دیکھیے داخل دفتر - جورو کی بغل مین دن رات بیٹھے ہین محلسرا سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے -

محمد عسکری اور وکیل اس معمے کو نہین سمجھے مگر چھٹن صاحب سمجھ گئے دلمین بہت جھینپے کیونکہ یہ فقرہ عباسی نے انھین پر چسپ کیا تھا انکو اپنی بیوی سے کمال عشق تھا اور اکثر اوقات محلسرا مین بیوی کے پاس بیٹھتے تھے - عباسی کو اس سے نفرت ہوا ہی چاہیے - اس قسم کی عورتین بھلا یہ سب چاہینگی کہ رئیس زادون کو منکوحہ بیوی کیطرف میل ہو - انکی تو دلی خواہش ہوتی ہی کہ میان بیوی مین کھٹ پٹ ہو انکے آشنا اور اسکی بیوی مین دم بھر نہ بنے -

نواب چھٹن صاحب ایک حسین و خوبرو اور نوعمر دولتمند رئیس زادے تھے اور سخاوت و مروت علم مین مشہور آفاق - مگر بیوی سے اسدرجہ عشق تھا کہ کبھی کسی عورت کیجانب آنکھ اٹھا کے نہین دیکھتے تھے عباسی انکی فیاضی اور جود و کرم کا حال بخوبی سن چکی تھی ایک روز جب انھون نے عباسی کو صرف دل لگی مذاق ہنسنے بولنے کے لیے بلوایا تو وہ سوچی کہ یہ اچھا موقع ملا ہی کہ انکو پھانس لون سونے کی چڑیا ہاتھ سے نہ جانے پائے - شب کو نواب چھٹن صاحب حسب معمول نو بجے تک باہر بیٹھے اور گپ شپ دل لگی مذاق مین مصروف رہے نو بجے کے بعد خدمتگار کو حکم دیا کہ بی عباسی کے کہارون کو حکم دو کہ تیار ہون - عباسی بولی - کیون کہارونکو تیار ہوتے کیا دیر لگتی ہی - کیا یہ کوئی گاڑی ہی - کہ باہر نکالنے اور جوتنے اور گھوڑون کے

لانے مین آدھا لطف تو صرف ہوگا نواب چھٹن صاحب نے سادہ دلی سے کہا ہمین اسوقت نیند آتی ہی - آنکھین جھپکی پڑتی ہین! - اسپر انکے ایک دوست نے دل لگی مین جواہد یا میان نیند کا تو خیر بہانہ ہی بہانہ ہی مگر اصل مین ڈر اور خوف بھی کیا بُری چیز ہی - خدا نہ کرے کہ کسی مرد پر بیوی غالب آجائے - نواب صاحب مُسکرانے لگے - کہا خیر آپکی بلا سے ہم زن مرید ہی سہی - آپ بڑے مردوے بنے ہین چُھٹپنے سے میری عادت مین داخل ہی کہ شب کو ۹ بجے سے سو رہتا ہون اور تڑکے دُھند لکے گجر دم اُٹھتا ہون خلاف عادت اگر گیارہ بجے یا ایک بجے سوؤن تو طبیعت مین ہرج واقع ہو یا نہو فرمایئے ضرور ہو - پھر ایسے کام کرنے سے کیا فائدہ جس سے ہر طرح نقصان متصور ہی بھلا اسمین کونسی جوانمردی ہی کہ جورو سے مخاطب نہین ہوتے برسون بیوی سے بات چیت ندارد - بول چال ترک - مہینون گذر گئے وہ انکی صورت کو اور یہ اُنکی صورت دیکھنے کو ترستے ہین یہ کون عقل کی بات ہی - مرد زیرک اس سے ضرور اجتناب کریگا -

عباسی کو یہ جو حال معلوم ہوا تو اُسنے آوازے کسنے شروع کیے اِی ہی مجھے اسد جانتا ہی یہ نہین معلوم تھا کہ آپ جورو کے مرید مین بس بس الگ ہی رہیے گا - جورو کو جورو کیطرح رکھنا چاہیے یا اُسکا نوکر بنجانا چاہیے - جورو تو گھر کی مرغی ہوتی ہی - اور گھر کی مرغی دال برابر - گھر کی جورو سے کیا خوف ہی - بیوی کو ایک شخص نے شرعی چُڑیل کہا ہی اور چڑیل کا قاعدہ ہی کہ جب پیچھے پڑتی ہی (تھو تھو) بے ہلکان کیے نہین رہتی اور عمر بھر پیچھا چھوڑتی ہی نہین - بیوی بھی عمر بھر ساتھ رہتی ہی - اور شرع کی رو سے عمر بھر کی ساتھی ہی تو اسی سبب سے گھر کی جورو کو شرعی چُڑیل (تھو تھو) کہتے ہین -

نواب چھٹن صاحب کہ اپنی بیوی کے عاشق جان نثار تھے عباسی کی اس گفتگو اور تشبیہ سے بد دماغ ہو گئے مگر آدمی تھے صاحب مروت اور ذی فہم خفگی ظاہر نہین ہونے دی اور ہنس کے بات ٹالنی چاہی مگر عباسی کب چوکنے والی تھی -

عباسی - اِی نواب سچ کہنا تمھاری بیوی کا سن کیا ہی -
ع - (قہقہہ لگا کر) ہان ہان ضرور دریافت کیجیے -
چھٹن - پہلے نواب محمد عسکری سے پوچھ پھر ہمسے -
ع - جی تو بندہ زن مرید نہین ہی بھائی صاحب -
چھٹن - وہ صاحب ہم زن مرید ہی سہی پھر آگے فرمایئے سبحان اللہ
عباسی - نواب محمد عسکری صاحب کی ایک بیوی آپ کیطرح ہو تو ہم عمر دریافت کرین - اُنکا تو یہ مقولہ ہی -

زن نو کن اِی دوست در ہر بہار	کہ تقویم پارینہ ناید بکار

ہر فصل بہار مین ایک نئی ہو - تب تو لطف ہی -
چھٹن - ایسے لطف کو بندے کا دور ہی سے سلام ہی - بس خدا محفوظ رکھے -

عباسی - ہان قدرت کی باتون سے آپ بھی مجبور ہین -
ع - کیا لطیفہ ہوا ہی - مانتا ہون واللہ پھڑک گیا -

خیر - یہ تو کوئی دو تین برس کا ذکر ہی - عباسی کو یہ گفتگو بخوبی یاد تھی - اور نواب چھٹن صاحب کو بھی - جب عباسی نے کہا کہ جو مردوے زن مرید ہوتے ہین اُنسے ہمین نفرت ہی تو چھٹن صاحب اپنے دل مین کٹ گئے - اُستاد محمد عسکری بھی شریک صحبت تھے مگر انکو یہ فقرہ نہین یاد تھا - عباسی نے کان مین کہا (کچھ سمجھے مین اسوقت کیا کہہ گئی) محمد عسکری ہکا بکا - کیا - اسوقت میرا خیال ادھر نہ تھا - عباسی نے آہستہ سے کہا یہ زن مرید کی پھبتی کسپر ہوئی محمد عسکری کھلکھلا کر ہنس پڑے - اور کہا نواب چھٹن صاحب اب تو یقین ہی آپ کے آرام کا وقت آگیا ہوگا - اب آپ جایئے از برائے خدا جاؤ - دیکھو ایسا نہو بیوی جھاڑ دے کے گرد ہو

تو پھر کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑے۔

عباسی - (تجاہل عارفانہ) یہ کاہے سے کہا آپنے وہ گھر مین ایسا کون ہی جو ہمارے نوابصاحب کے ساتھ جھاڑو بازی کرتا ہی -

ع - اِنکو ایک شخص کا اپنے گھر مین بڑا خوف ہی -

عباسی - اخاہ! ہم سمجھ گئے - اِنکی والدہ ہونگی -

راوی - اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور محمد عسکری اور وکیل خوب ہنسے -

وکیل - اسوقت تو کچھ عجیب و غریب بات سنائی بی عباسی صاحب

ع - بڑی تیز ہوئی !!! (پھر قہقہہ لگایا) -

وکیل - نوابصاحب - ذرا ادھر تو دیکھیے یا الٰہی! ۔ ؎

کس سوچ مین ہو نسیم بو لو	آنکھین تو ملاؤ دل کہان ہی

عباسی - دل لگی ہی ہمسے کوئی نقرہ بازی مین بھلا بڑھ جائے -

ع - جی اسمین کیا شک ہی بی عباسی صاحب آپ ایسی ہی ہین - کیا کہنا آپ کا -

وکیل - (چھٹن صاحب سے) صاحب یہ سکوت کیا معنی کوئی بات ہی

ع - خاموش رہیے صاحب وہ بولتے کم سوچتے بہت ہین -

عباسی - اب چھپے ہوے کو چھپانا ستم ہی خدا کی قسم اب ہم بات کو ٹالے دیتے ہین - ؎

ملنے سے گلرخون کے کچھ انکار بھی نہین
دین خار اگر ہمین تو یہ درکار بھی نہین

چھٹن - لاحول ولا قوۃ! کیا بے تکا شعر ہی -

ع - اسوقت تو جلے بھنے بیٹھے ہین نہ آپ -

عباسی - آپ کوئی تگڑا ارشاد فرمائیے - آپ کی شان مین تو بس یہ شعر کافی ہی - ؎

طلب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیالِ آبروے ہمت مردانہ آتا ہی

اس زن مریدی والے شعر نے سب کو پھڑکا دیا وکیل نے بی عباسی کی ذہانت اور حاضر جوابی کی بڑی تعریف کی اور کہا خوبان لکھنؤ کی طراری اور روزمرے کی جو تعریف سنی تھی اُس سے بدرجہا زیادہ پایا - ؎

می شنیدم کہ راحت جانی	چون بدیدم ہزار چندانی

محمد عسکری نے بھی تعریف کے پل باندھ دیے اسوقت آپ نے بڑا ہی محظوظ کیا بی عباسی جان - وہ بولین مین کس قابل ہون یہ آپ سب رئیسون کے فیضان صحبت کا اثر ہی کہ خیر اس قابل ہو گئی ہون کہ چار بھلے مانسون مین بیٹھ سکون - ورنہ من آنم کہ من دانم

اگر نواب چھٹن صاحب کا دم غنیمت ہی - اللہ اُنکو جرأت دے آج انکے سبب سے بڑا دل بہل گیا - لیکن اب تو نو کا عمل ہی - ایسا نہو دیر ہو جائے - تو لے دے ہونے لگے - ہم تو خیر خواہ ہین آپکے بدخواہ نہین ہین - گھر مین خواہی نخواہی کاہے کو جوتی پیزار ہو -

ع - آج تو بی عباسی کچھ چھٹن صاحب بہت تیز ہین یہ ماجرا کیا ہی

وکیل - جی ہان برابر انھین پر فقرے آتی ہین -

عباسی - اے آج تمھین یہ کیا ہو گیا ہی - برابر منھ کی کھا رہے ہو کیا عقل کہین گرو رکھدی -

ع - آج صبح کو یہ پھینکتے اُٹھے تھے - جب ہی یہ حال ہی -

چھٹن - ہمارے لیے بیزبانون کو بھی زبان آتی ہی -

ع - خدا کی شان - ہم اور بے زبان! ماشاءاللہ!!! اے تری قدرت

چھٹن - آج کچھ طبیعت پریشان سی ہی - واللہ اعلم کیا سبب ہی پریشانی کا باعث کیا ہی یہ سمجھ مین نہین آتا -

عباسی - اور دشمنون کی طبیعت پریشان ہو ؎

روز سیہ نصیب ہو موذی کے واسطے
دنیا مین کوئی ہو نہ پریشان سوا کے زلف

ع - عباسی بھی کتنی مجلتی معشوق ہین واللہ کیون حضرت -
وکیل - ہمین تو شک نہین - اور صاحب تمیز و خوش چلن -
چھٹن - خاک - بد وضع - بد ذات - ہرجائی - زبان دراز - عقل کی دشمن -

بیگم صاحب پر محمد عسکری کا افشاے راز ادھر نیاز ادھر ناز

ادھر تو عباسی نواب چھٹن صاحب پر آوازے کستی تھی کہ زن مرید ہین - جورو کے غلام کے غلام ہین - دن رات گھر ہین گھسے رہتے ہین - بیوی کا نام سنکے کانپ اٹھتے ہین - تھرا جاتے ہین - اور محمد عسکری اور وکیل وغیرہ قہقہے لگاتے تھے - اور ادھر محلسرا مین بیگم صاحب کی عجب کیفیت تھی انسے کسی نے جاکے خبر دی کہ نواب صاحب باغ مین گلچھرے اڑاتے ہین اور کبھی ڈولیان شوخ و شنگ شکر پر برفان فرنگ بلوائی گئی ہین جھولے پڑے ہین - مل ملکے جھولتے ہین - عشق کے پینگ بڑھے ہوے ہین - یہ سنکر بیگم صاحب جھلا اٹھین اور دل ہی دل مین برا بھلا کہنے لگین - مہری نے کہا حضور کچھ دن کے لیے یہ عادت چھوٹ گئی تھی - رئیسون کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا نہین ہی انکے قول کا اعتبار نہ فعل کا اور اصل مین پوچھیے تو عادت تو کوئی بھی نہین چھوڑی تھی - شاہ جیڑا کی گلی روز پہونچتے تھے - ہان آپکے کہنے سننے سے اتنا ہوگیا تھا کہ چھاتی پر کودون نہین دلتے تھے -

ب - (بیگم) اور وہ اب کسی کو نوکر رکھ لین تو مین کیا بنا لونگی بھلا

م - (مہری) ای حضور توبہ کیجیے عورت کا کیا بس ہی -

ب - مگر مجھے کیسے تیے تیے کی خبر پہونچتی ہی -

م - حضور یہ سارا فساد اس موئے ممن کا ہی -

ب - اسکا جنازہ نکلے موئے کا تو مین خوش ہون -

م - حضور اس کام کا انجام بد ہی - دیکھ لیجیے گا -

ب - ارے ان موے خوشامد خورونکو کوسنے سے بھی کچھ نہین ہوتا ہیجیا کی بلا دور - کوسنے سے اور پنپتے ہین تر -

م - سنا وہان نواب چھٹن صاحب بھی گئے ہین اور کسبی کو ساتھ لیگئے ہین -

ب - چھٹن صاحب لٹاو نہین ہین - ہین فیاض مگر ایک پیسے کے ساتھ

م - ادھر ادھر جانے آنے اور بیسوا اون کی پرورش کرنے کا مرض وہ نہین پالتے -

ب - اور خیر سے تمھارے یہ سرکار - انکو تو چاہیے -

م - ای حضور قارون کی سلطنت ہو تو یہ انھین لوگون کو دم کے دم مین بخشدین -

ب - آنے تو دو تم - مین ہون اور وہ ہین -

م - ہان ہو گی خوب - مین تو سمجھی ہوئی ہون -

اتنے مین مہری کو کسی نے باہر سے پکارا مہری جھپٹتی ہوئی گئی اور وہان سے آنکر مسکرا کے کہا کہ حضور باغ مین تو بڑے قہقہے پڑ رہے ہین - بڑی چہل پہل ہی - ابھی مالی باغ سے آیا ہی وہ کہتا ہی کہ بڑی دھما چوکڑی مچ رہی ہی - اور ہمارے سرکار کنھیا بنے ہوے بیٹھے ہین - کہتا تھا کہ شاید دو تین دن کا پڑاو ہی خوب ہی دھما چوکڑی مچیگی - بیگم صاحب نے کہا ہمین افسوس ہی کہ انھین کھیل کود کی باتون مین یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین اور نہ ریاست کو دیکھتے ہین نہ کاغذ دیکھتے ہین - نہ گھر کا بند و بست کرتے ہین - کارندے سب لوٹے لیتے ہین - کوئی دیکھنے بھالنے والا ہی نہین ہی - ایک کارندہ بھی خیر خواہ ہوتا تو خیر - یہان تو جو ہی لوٹنے کھسوٹنے والا ہی - پھر بھلا جاگیر مین ترقی کیونکر ہو - مین سوچتی ہون کہ آخر یہ دنیا کیونکر پار ہوگا - یہ رنگ کیا - اسطرح کی خرمستیون مین رہا تو کب تک رہیگی - بڑی تباہی نصیب دشمنان ہونیوالی ہی - مگر کیا کرون

میرا اسمین کیا بس ہی کوئی لاکھ کہے صلاح دے وہ اس کان سے سنتے ہین اُس کان سے اُڑا دیتے ہین - اِسکا کیا علاج ہی - مالی نے تو صرف اسیقدر کہا تھا کہ باغ مین عباسی آئی ہی اور کوئی ایک بجے تک اب وہان رہینگے مگر مہری نے شوخی سے بیگم صاحب کی خوشامد مین آنکے یہ نمک مرچ لگایا کہ ابھی دو تین دن کا قیام ہی اور کئی بولیان آئی ہین اور بنین چنان بیگم صاحب کو تاب کہان کہ یہ حال سنین اور خاموش ہو رہین - یہ اور عورتون کیطرح ہر طرح دبنے والی نہ تھین - اور محمد عسکری بھی انکو بہت مانتے تھے لہذا انکی شہ پانے سے یہ اور بھی شیر ہوگئی تھین درحقیقت حال یون ہی کہ بیگم صاحب کی فہمایش اور صلاح سے نواب محمد عسکری کا بڑا فایدہ ہوتا - مگر وہ اُنکی صلاح کے مطابق چلتے ہی نہ تھے بلکہ انکی فہمایش پر ہنستے تھے اور بعض اوقات بُرا مان جاتے تھے - لہذا اُنھون نے ہار کر اور تھک کر کہنا ہی چھوڑ دیا تھا مگر کبھی کبھی جب یہ نواب صاحب کے دشمنان کے پیچھے روٹھ جاتی تھین تو نواب صاحب منت وسماجت مناتے تھے اور بیگم صاحب کی بات پوری ہو جاتی تھی -

بیگم صاحب کو شک کی جگہ یقین کامل ہوگیا کہ نواب محمد عسکری بھی تین چار روز تک باغ مین بیبیان مع نقاد نگین قبا کے ساتھ گلچھرے اُڑا ئینگے شب کو کوئی دس بجے خالی پلنگ پر سو رہین اور نواب صاحب کی بے اعتنائی اور رقیبان بطنگیون کی فکر مین نیند آگئی خواب دیکھنے لگین کہ محمد عسکری باتین بنیچے ہین وسط باغ مین سنگ مرمر کا ایک خوش قطع اور خوشنما چبوترہ ہی اُسپر چاندنی کا فرش اُسپر فرش بچھا ہی - چوطرف چاندنی لگی ہی اور نواب صاحب کے اردگرد پانچ چھ پری رخ پریزاد بے پردہ معشوق متمکن ہین دور بادہ گلگون چل رہا ہی - سامنے کئی تورے چنے ہوئے ہین - اور نواب صاحب کھٹا کھٹ انعام دے رہے ہین قریب تھا کہ یہ ایک ڈانٹ بتائین کہ دفعۃً ان کی آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتی ہین کہ انکے گورے گورے رخسار دن پر کوئی بیخود ہاتھ پھیر رہا ہی اور موم بتی گل ہی مارے خوف کے بدن تھرتھر کانپنے لگا رونگٹے کھڑے ہوگئے - تمام جسم لرزنے لگا - سوچین یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی - پہلے تو سمجھین کہ چور ہی - خدا ہی خیر کرے - اسوقت یہان سناٹے ہین ہین اکیلی کیا کرونگی - یون تو وہم فنا ہوا ہی - پہلے انکا گھونٹ دے پھر خیال آیا کہ اگر چور ہوتا تو اتنا کب بوند پر لاکھون کا یہ تھا واہ اس خیال سے اور بھی زیادہ پریشان ہوئین اور چیکے چیکے زار زار رونے لگین کہ اتنے مین پھر ہاتھ محسوس ہوا - تو کلیجہ دھک دھک کرنے لگا -

اتنے مین وہ ہاتھ بڑھا اور بیگم صاحب کے اٹھانے کی کوشش کی - اب تو اُنھون نے غل مچانا شروع کیا مگر گھگھی بندھ گئی - اسپر کسی نے کہا (ارے توبہ - گھبراؤ نہین گھبراؤ نہین مین ہون) بیگم صاحب کی جان مین جان آئی - کہا - واہ ایسی ہنسی سے ہم درگذرے - توبہ جان نکلجاتی تو کیا ہوتا - اللہ جانتا ہی میری جان پر بن گئی تھی کلیجہ دھک دھک کرتا تھا اور جو دم نکلجاتا - (اُف) نواب صاحب نے کہا - اوہ کسقدر سہما گیا ہی توبہ - مجھے اسوقت یہ سجھی کیا مین سمجھا تھا کہ تم سمجھ جاؤگی مگر تم نے ابتک نہین - ذرا کان لائین تک نہین - مین سمجھا سوتی ہو تب تو مین نے تمکو اُٹھایا - بیگم صاحب نے اُٹھکر مشتی بیٹ کو بلایا کھنڈا اُکھڑا پانی پیا - دودھ پیا - کہا - اُف اب ذرا ذرا تسکین ہوتی جاتی ہی خدا کے واسطے اب پھر ایسی حرکت نہ کرنا - یہ کب کی عداوت نئے نکالی تھی آج نواب صاحب کو سخت ملال ہوا کہ یہ مجھے بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی بیگم صاحب کی بڑی خوشامد اور منت سماجت کی -

اب سنیے کہ گھر بھر مین کھلبلی مچگئی - ماما بہشتی خدمت مہری دوا دوڑی یہ سب دوڑی آئین - کوئی پیشانی پر ہاتھ رکھتی ہی - کوئی تلوے سہلاتی ہی - ایک صندل گھسنے لگی - دوسری عطر سنگھانے لگی -

ب - سو نیت جتانے کے لئے خوشامد مین آ کے ایک دوسری سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنے لگی -

مہری - ای حضور یہ کیا ہوا گیا - توبہ توبہ -

پیشخدمت - جیسے ہی بیگم صاحب نے آواز دی مین گھبرا کے اٹھی کہ بے وقت (وحشت) سرکار کا یہ رہنا بے سبب نہین ہی - کچھ نہ کچھ فرد رہی ہوا - اور تمھاری آواز سنکر مین چونک پڑی -

مہری - حضور اب ذری ذری آرام ہوتا چلا ہی - ؟

بیگم - دل قابو مین نہین ہی - کلیجہ بلیون اچھلتا ہی -

ع - یہ سب ہماری حماقت کا نتیجہ ہی - لاحول ولا قوۃ ! -

مہری - حضور نے کیا کیا خدا نخواستہ کیا کہا یا ایسا -

ع - نہین خدا کی قسم کچھ نہین کہا - مین کیا ایسا ظالم ہون -

ب - اور مین اسوقت ایک خواب دیکھ رہی تھی - ~

سحر بعین تسکر خواب مین دیکھا تھا
نہ تو کچھ خبر ہے ہون درپہ عالم ہے

وہ خواب تو شب ہجر کی خواب نایاب
کہ ٹھہرے دریا مین جسطرح گرداب

بقاے ہستی عالم کا ہی یہان یہ نشاط
کہ جیسے دیکھے کوئی عین تشنگی مین سراب

ع - یہ خواب ہی یا بحر طویل یا قصیدہ - اچھا خواب ہی -

ب - خواب کا حال بڑے جھگڑے کا ہی - اور یہان دم نہین -

ع - ایسا کون خواب تھا ہم بھی تو سن لین ذرا -

ب - بس اب چپکے ہی بیٹھے رہو صاحب - زبان نہ کھلواؤ بہت -

ع - ہمنے کیا قصور کیا - خواب تم دیکھو - دھرے جائین ہم -

ب - اسوقت طبیعت بے مزہ ہوتی تو سیر دیکھتے -

ع - کیا سچ مچ کوئی بات ایسی ہوئی ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ ہی کیا - ~

سمجھ ہی مین نہین آتی ہی کوئی بات ذوق اسکی
کوئی بوجھے تو کیا بوجھے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

تم تو پہیلیان بجھواتی ہو -

ب - خوب تم سمجھتے ہو دلمین خوب سمجھتے ہو - یہ اڑان گھائیان ہمیشہ یاد - خدا کی شان !!! - بھلا آخر اتنا تو سوچو کہ کیا یہ ہی دودھ پیتی لڑکی ہون -

ع - وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی -

ب - جی بجا ہی - وہم کوئی اور کرتا ہوگا -

ع - اب اس سے بڑھکر وہم اور کیا ہوگا - بھلا کیا اسکا نام وہم نہین ہی - وہم اور کسے کہتے ہین -

ب - یہ باغ مین آج کیا دھما چوکڑی مچی تھی -

ع - لاحول ولا قوۃ !!! ہم تھے اور نواب چھٹن صاحب اور انکے ایک دوست اور بس -

ب - انکے سوا جو کوئی اور ہو تو اسکا جنازہ نکلے -

ع - کیون کوستی ہو بیگم یہ بڑی بری عادت ہی -

مہری - ای لو اور سنو - ای حضور اگر جھوٹ ہی تو بہشت دکھایا ہوتا -

نواب محمد عسکری صاحب کے دلمین خود چور تھا - بیگم صاحب نے جو عباسی کو کوسا تو انھون نے ظاہر مین رنج و ملال کا اظہار نہین کیا مگر دلمین البتہ برا مانا کلیجے مین چوٹ لگی کیونکہ اس صنم پری پیکر رشک قمر کی اداے دلستان پر یہ ہزار جان سے عاشق اور اسکی شمع رخسار انور کے پروانہ تھے - بیگم صاحب کے خوش کرنے کے لیے کہا کہ خدا گواہ ہی وہان صرف چھٹن صاحب کی خاطر سے عباسی کو آنیکی اجازت دی تھی اور وہ بھی اس سبب سے کہ انکا باغ ہی اور انکے ایک دوست جو بانس بریلی مین وکیل ہین عباسی کو دیکھنا چاہتے تھے انکے اصرار سے بلانا پڑا - مگر ہمکو اس قسم کی صحبت پسند نہین ہی اسنے آتے کے ساتھی چھٹن صاحب پر آوازہ کسنا شروع کیا کہ تم نوزن رہ ہو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہو حبیب دیکھو دانی قسمت نواب صاحب کہان ہین محلسرا مین کس شغل مین ہین - بیگم صاحب کے پاس بیٹھے ہین

کیا کرتے ہین - وہ بناؤ کرتی ہین اور آئینہ دیکھتی ہین اور یہ انکو دیکھتے ہین -

روٹھے کو منانا

محمد عسکری نے عمداً و قصداً بیگم صاحب کے چھیڑنے کی غرض سے یہ باتین کی تھین - وہ سنتے ہی آگ بھبوکا ہو گئین - کہا ان مسوادون پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور اللہ انسے سمجھے - انھین کی بدولت صدہا ہزارہا گھر بلٹ گئے - جس گھر مین یہ گھسین اسکو ستیاناس کر دیا - انکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہی - انکا کا مانھ سے بوے نہ سر سے کھیلے - باتین تو سنو اگر کوئی بھلا مانس اپنے بال بچون لڑکے بالون مین بیٹھے تو نام دھرین گھر مین گھسے رہتے ہو - اچھوتے مین رہتے ہو - گھر سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے تو انکا تو مطلب یہ ہی تاکہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بلائے اور انکے گھر مین مُن مُن برستا رہے - میرا بس چلے تو انکو کھڑے کھڑے چنوا دون یہ باتین تو کوئی سنے - جب دو چار برابر والے دوست باہم ملکر بیٹھینگے اور ایک پر آوازے کسے جائینگے کہ جورو کے بندے آئے بیوی کے غلام آئے - یہ دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین تو وہ خواہی نخواہی جھیپے گا -

نواب صاحب نے کہا ہم تو صرف اسکے خواہان تھے کہ غزل سنین - ہم تو گانے پر جان دیتے ہین - ایک غزل اسنے بڑے مزے سے گائی تھی - خدا سر دے تو سودا دے تہ زلف پریشان کا

بیگم - ای یہ غزل ہی واہ ماشاء اللہ اچھی غزل ہی -

ع - یہ غزل نہین ہی پھر کیا لادنی ہی - یا ٹھمری - ٹپا -

ب - یہ غزل نہین ہی - یہ اگلے وقت کے بوڑھے جو بچلے ہین غزل اسکو کہتے ہین -

ناز کی کہتی ہی تسمہ نہ لگا رہنے دے
ناز کہتا ہی لگی میری بلا رہنے دے

ای نگہیاس خدا کے لیے جیکی نہ رکے
اونی دم اور تڑپنے کا مزا رہنے دے

دل لیا صبر لیا ہوش لیا جان ہی چھوڑ
کچھ تو گھر مین مرای زرد حنا رہنے دے

اک کھٹک سی ہے مزہ کو ہمین رگ جنون
کوئی کانٹا سی چبھا مین ترا رہنے دے

سو چمن صدقے کیے دامن گلچین پہ امیر
ذکر پھولونکا یہان باد صبا رہنے دے

ع - کیا اچھا اور ستھرا کلام ہی - امیر کا کلام مقبول انام ہی - اور روزمرہ کتنا صاف ہی - منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی ہین - عجب خداداد طبیعت پائی ہی - ع

گویا سلمان ساؤجی ہی -

محمد عسکری نے کہا یہ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ ہم ایسی پڑھی لکھی بیوی پائین - ہم جانتے ہین کہ اس شہر مین ایسی اور کوئی رئیس زادی نہو گی - بیگم صاحب تنک کر بولین بس خوشامد کو بالائے طاق رکھئے - یہ چکنی چپڑی باتین تہ کر رکھیے منھ پر دل خوش کرنے کی باتین کہ دین - باہر جاکے مونچھون پر تاؤ دینے لگے کہ ہم بیوی کو گھر کی مرغی سمجھتے ہین اور ان لوگون مین نہین ہین جو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین -

بیگم صاحب کا یہ قول قابل غور ہی - اور سراسر صحیح ہندوستان مین یہ بڑا فخر سمجھا جاتا ہی کہ گھر مین بہت کم بیٹھتے ہین - فلان شخص دن رات عورتون ہی مین گھسا رہتا ہی - زنان منتری ہی - غرض کہ پہر دو پہر بھی اگر گھر مین بیٹھا تو لوگ نام رکھنے لگے - اور یورپین کو دیکھیے کہ ہوا کھائینگے تو بیوی ساتھ - گرجا جائینگے تو بیوی ساتھ - ناچین گائینگے تو لیڈی کے ساتھ میلے ٹھیلے جائینگے تو لیڈیان ساتھ دعوت مین جائینگے تو لیڈیان ساتھ - جنازے کے ساتھ تک لیڈیان ہوتی ہین - حاشا ہم نہین کہتے کہ عورتون کو ہندی انتہا کی آزادی اور مطلق العنانی دین - ہم یہ نہین کہتے کہ پردے کی

رسم کو ذلت اور ادبار سمجھتی ہیں - یہ خیالات کئی صدی سے اُنکے دلون مین جاگزین ہین - اور پردے کے بعض بعض فوائد بھی نظر آئے ہین مگر بیوی کے پاس بیٹھنے مین کون عیب ہی - اسمین کیا فخر ہی کہ دن رات گھر کے باہر رہتے ہین - صبح گھر سے نکلے تو دو بجے رات کو داخل ہوے - یہ کون عقل کی بات ہی -

خیر اتنے مین بیگم صاحب نے مسکرا کر پوچھا - کیا صاحب جانمن تمھین ہماری ہی محبت ہی کہ ہمسے باغ کا حال صاف صاف کہدو نواب صاحب نے کہا - مین تو کہہ چکا ہون نا کہ وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی - تمھاری بدگمانی وہم کے درجے سے بھی بڑھی ہوئی ہی - اسمین ہمارا کیا قصور ہی ہمنے تو خدا کو گواہ کرکے کہا تھا کہ سنایا - ع

اب مان نہ مان تو ہی مختار

تم سے خدا جانے کون واہی تباہی باتین بکا دیتا ہی آنکے اب آج مین اسکی تحقیقات کرونگا - خدا واسطے بے سبب بیوجہ بدظن ہونے سے ہمارا دل جلتا ہی -

ب - پھر تم ایسی حرکت کیون کرو کہ ہم بدظن ہون -

ع - وہ حرکت کونسی کی مین بھی تو سنون کچھ آخر - سہ

ہر دم آزردگی غیر سبب را چہ علاج
گذشتیم ز لطف تو غضب را چہ علاج

ب - درست اور تمکو شرم بھی نہین آتی ذرا واہ -

ع - خیر صاحب ہم زمانے بھر کے بدمعاش گرگے چھٹے ہوے سہی

ب - نہین نہین خدا نہ کرے - تم بڑے پاکباز مولوی آدمی ہو -

ع - ہمین نیند آتی ہی - واللہ آنکھین جھکی پڑتی ہین -

ب - وہ تو ہم سمجھے ہی تھے کہ یہان آکے نیند بھی آئیگی - باتین کرنا بھی ناگوار ہوگا - بدن بھی ٹوٹیگا کسی بات سننے کو بھی جی نہ چاہیگا اور باہر والیونکے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام نہ لو -

بیگم صاحب کا دل اسوقت مسکن بساط و عشرت اور کاشانہ انبساط و بہجت تھا - یہ سمجھتی تھین کہ نواب تین چار روز تک باغ فرحناک مین قیام فرمائینگے اور آزادی مطلق العنانی کے ساتھ دھما چوکڑی مچائینگے - مولویان گلعذار و پریرویان طرحدار سے صحبت طرب گرمائینگے - ان پریون کے دنگل (جنگل مین منگل) مین ہماری فکر کجا خود کا ذکر کجا - سیلانی آدمیونکو گھر مثل قفس ہی - صحبت گلرخان شوخ و شنگ حظ نفس کے لیے بس ہی جب بغل مین محبوبہ پری پیکر ہی - تو بیاہتا بیوی گھر کی مرغی دال برابر ہی - انھین خیالات پریشان مین آرام فرمایا تو خواب مین بھی باغ کا نقشہ آنکھون کے سامنے آیا نیند مین بھی جھلاتی تھین دانت پیس پیسکر رہجاتی تھین - خیر اسوقت ہی مین کیا کہتی تھین کیا کرین دل جلتا ہی مگر کچھ بس نہین چلتا ہی ان خیالات کے بعد نواب کو اسی وقت بغل مین پایا - ظاہرداری کے لیے روٹھ گئین مگر نواب نے بلجاجت منایا - جب محمد عسکری نے کہا سونے کو طبیعت چاہتی ہی نہین نیند آتی ہی تو بھڑ تنک گئین کہ ہان ہان غیرونکو گھنٹون پاس بٹھاؤ - ہمکو آتش رشک مین جلاؤ - اگر موئی بیسوائین زانو سے زانو بھڑائے بیٹھی ہوتین یا زانو پر سر رکھکر لیٹی ہوتین تو برسون اُٹھنے کا نام نہ لیتے اس تکلیف کے عوض آرام نہ لیتے اب رات بھر کے بعد ہمکو منھ دکھایا تو سونا یاد آیا - بس جاؤ جاؤ انھین سے صحبت گرماؤ یہ ظاہری اختلاط ہمین ایک آنکھ نہین بھاتا - دانا آنکھون سے دل کا حال تاڑ جاتا ہی ہمسے ٹھنڈی گرمیان اُنسے اختلاط - ہمسے ظاہرداری کا پیار اُنسے دلی ارتباط - وہ ہرجائی بازاری کسبیان ہم گھرگرہست بہو بیٹیان - اُنکے سے چونچلے کوئی کہان سے لائین خدا ہمکو اُن بیحیائی کے نخرون سے بچائے - اُنکا حسن فقرہ بازی حیلہ سازی ہی ہمارا حسن پاکبازی ہی - اُنکو دن رات بننے ٹھننے نکھرنے سنورنے سے کام ہی یہان پاکدلی کے مقابل مین اس بناؤ

جناد کو دور ہی سے سلام ہی

نواب صاحب نے مسکرا کر بیگم صاحب کا دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیا اور چوم کر یون جواب دیا۔ بیگم ہم صرف تمھارا دل لیتے تھے اور تمکو نقرہ دیتے تھے۔ تمھاری زلف عنبر بار کی بوے خوش سے اسوقت دل کی کلی مثل غنچۂ گل کھلی جاتی ہی نہین۔ کس مردود کو آتی ہی۔ جب مقابل مین رخ پر نور ہو۔ تو نیند کیونکر نہ کافور ہو مگر تمکو انتہا کی بدگمانی ہی۔ یہ باربار کا وہم اسکی عین دلیل نشانی ہی بات بات مین شگوفہ کرتی ہو۔ ہر گھڑی ہمارا ہی گلہ کرتی ہو۔ بیگم صاحب نے خوش ہو کر بلحن داودی یہ شعر پڑھا۔ سہ

عرض حال دل بیتاب یہ کہتا ہی وہ شوخ
ہٹ مرے آگے سے بس اپنا گلہ رہنے دے

اتنے مین بیگم صاحب نے گلوری منگوائی اور نواب کے ہاتھ سے کھائی۔ مسی مالیدہ لب اور رنگ پان۔ بقول ناسخ تہ آتش دھوان نواب صاحب یہ شعر زبان پر لائے۔ سہ

مسی اور رنگ گلوری سے گویا
دہان یری غنچۂ زعفران ہی

ب (نواب صاحب کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر)

آئے ہو غیرون سے اب مل مل کے
خاک ارمان نکالون دل کے

ع (بیگم صاحب کے رخسار رنگین پر ہاتھ پھیر کر) سہ

بات کی بات مین گذری شب وصل
خاک ارمان نہ نکلے دل کے

بیگم صاحب نے کسی قدر چین بجبین ہو کر کہا۔ ارمان جاکے باغ مین نکالو اور ہمکو فقرون فقرون مین ٹالو یہ کہکر رخ انور کو چادر سے چھپایا۔ نوابصاحب بولے بھلا یہ کیا ستم ڈھایا۔ سہ

برمن نظرے فگن خدا را
اے نرگس مست خواب تا کے

از دیدہ نقاب شرم بردار
در وصل آخر حجاب تا کے

یہ اشعار آبدار اس مہ وش گلرخسار کو اسقدر بھائے

اور ایسے پسند آئے کہ نقاب چہرۂ نورانی سے اٹھایا تو یہی معلوم ہوا کہ ابر سے چاند نکل آیا چار آنکھین ہوتے ہی یون زمزمہ سنج بیان ہوئین۔ نواب اگر تم مین دو ایک عیب نہوتے تو مین اپنے تئین آپکو ساری دنیا کی عورتون سے زیادہ خوش نصیب سمجھتی۔ ایک بڑا بھاری عیب تو تم مین یہ ہی کہ تم ہر دمگی چیچے ہو ایک گل کے بلبل نہین۔ ایک شمشاد کی قمری نہین۔ اس سے ہمارا دل اور بھی دکھتا ہی۔ درد دل ہی تو یہی ہی اور اسکی دوا یہ ہی کہ تم ادھر ادھر نہ جایا کرو۔ یک در گیر و محکم گیر۔ نوابصاحب نے ہنسکر کہا تو تم چاہتی ہو کہ مین شیطان کا چیلا ہون۔

ردشیوہ رہبری ز شیطان آموز
یک قبلہ گزین و سجدہ بر غیر مکن

ہان صاحب خیر اور دوسرا عیب کیا ہی۔

ب۔ تم اپنی جاگیر کو نہین دیکھتے بالکل بے فکر ہو۔

ع۔ یہ تو غلط ہی۔ مین ایسا غافل نہین ہون۔

ب۔ جی بجا۔ تمنے کہا اور مین نے دل سے اسکا یقین کر لیا۔

ع۔ اللہ ری بدگمانی۔ اس بدظنی سے تو ہم ہار گئے۔

ب۔ کارندے البتہ خوب مزہ اڑاتے ہین اور تو خیر اللہ خیر صلاح۔ سہ

اے خوش آن صبح کہ عاشق ز شکر خواب وصال
دست در گردن معشوق حمائل برخاست

جب رات خوب بھیگی اور پچھلا پہر ہوا اسگفر بالی نے چار کا گجر بجایا اور مرغان خوشنوا اپنے زمزمۂ روح افزا سے مصروف ذکر حق ہوے تو بیگم صاحب نے انگڑائی لیکر کہا کہ اب تو آنکھین جھکی پڑتی ہین۔ جماہیان پر جمائیان آتی ہین اب آرام کرو ورنہ طبیعت بے مزہ ہو جائیگی آج تو خاصہ رت جگا ہو گیا۔ دیکھو چڑیان بولنے لگین پو پھٹنے کا سمان آگیا۔ نوابصاحب کہ محو لذت بوس و کنار شاہد عشرت سے دو چار تھے بھلا انکو اسوقت سونیکی کب سوجھتی

کہا اب نور کا تڑکا قریب ہو فضل الٰہی سے یہ دن نصیب ہوا کہ ہمنے تمنے میٹھی میٹھی باتون مین شب بسر کی اس سے زیادہ خوش طالعی اور کیا ہو سکتی ہے۔ میان بیوی مثل عاشق و معشوق زندگی بسر کرین۔ ایک دوسرے کی سچی محبت کا دم بھرین۔ یہ عذرا ہو تو وہ وامق۔ یہ لیلی ہو تو وہ مجنون۔ دونون ایک دوسرے پر ہزار جان سے مفتون۔ میان بیوی پر شیفتہ۔ بیوی میان پر فریفتہ۔ اس دو تین پہر کی مفارقت اور جدائی ہجر و تنہائی کا حال ہم جانتے ہین یا ہمارا دل یا ہمارا خدا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے برسون سے جدا ہین یہ شعر ورد زبان تھا۔ ؎

بہار آئے الٰہی وہی سمان پھر ہو	پھر اکٹھا گل و بلبل کو باغبان دیکھین
کبھی تو ساقی دریا دل آئیگا یا رب	تہو گی کشتی مے تا کجا روان دیکھین

اُس لالہ رخ ملائک فریب پستہ دہن سیم بدن نے بصد ادا نواب صاحب کے اس اظہار عشق کے جواب مین یون سلک بیان مین موتی پروئے۔ نواب یہ وقت اور یہ فرے فرے کی باتین یاد رکھنا۔ مگر اسکی امید کیسے ہو۔ تم قرآن کا جامہ بھی پہنو تو ہمکو یقین نہ آئے۔ تو وجہ کیا تمھاری محبت مُنھ دیکھے کی محبت ہے۔ شاہ چھجرے کی گلی مین جاؤ گے تو وہان بھی یہی باتین بناؤ گے بھلا اُن ہرجائیون سے تم لوگونکو کیا لطف ہوتا ہوگا۔ ؎

نشاید ہوس باختن با گلے	کہ ہر بامدادش شود بلبلے

ع۔ اب اسوقت یہ باتین ہمین زہر معلوم ہوتی ہین۔ ؎

منھ رکھ کے تیرے مُنھ پہ مین سویا شب وصال
گُل تکیے کی جگہ پہ رہا شب بھر آئینہ

اب ہم قسم کھائے لیتے ہین کہ کوئی ایسی حرکت ہمسے سرزد ہو گی جس سے تمکو گنجایش شکوہ سنجی یا جائے ملال ہو اب بھی اگر تمکو یہی خیال ہو تو مجبوری ہے وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی

اب ذرا ہنس تو دو۔ ؎

چل بسی فصل خزان موسم گل آ پہونچا
لے مبارک ہو ہوا بلبل گلزار پھری

بیگم صاحب نے روٹھکر کہا یہ تمنے کیا فرمایش کی کہ ذرا ہنس تو دو۔ اب ہم روئے کب تھے روئین ہمارے دشمن جو ہماری طرف دیکھ نہ سکین۔ روئین وہی باغ والی چڑیلین (تھو تھو) ہم اللہ کے کرم سے ہروقت خوش رہتے ہین۔ ہان بعض بعض باتین البتہ ہمین ایک آنکھ نہین بھاتین۔ سو تمنے وعدہ کر لیا ہے کہ اب شکوے کا موقع ہی نہ دوگے اسکی بھی آزمایش ہو ہی جائیگی۔ ع۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مگر ہمکو ڈھارس جب ہی ہوگی جب تم اپنے قول کے پورے نکلو۔ بے اسکے کلیجے کو ٹھنڈک دلکو خوشی نہ ہوگی۔ نواب صاحب نے پھر قسمین کھائین اور کہا اسمین ذرا بال برابر بھی فرق نہین ہو سکتا۔ اسی ہفتے مین آزما لینا۔

اتنے مین کوے بولنے لگے اور نوبتی نے نوبت بجائی شہنائی کی لبھانے والی آواز کانون مین آئی مرغ سحر نے بانگ دی تڑکا ہو گیا۔

ب۔ اے لو بالکل سویرا ہو گیا آج تمھاری بکبک مین ذرا سونے نہ پائے

ع۔ ترجھگڑ کے سو رہنے مین یہ لطف حاصل ہو سکتا ہے بھلا۔

ب۔ یہ تو سچ ہے مگر اب ہم تو بارہ بجے کی خبر لائینگے۔

ع۔ اور ہم دو بجے سو کے اُٹھینگے۔ دن بڑا یا نہین ہے۔

سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

بیگم صاحب نے آدھ گھنٹے کے بعد آرام کیا اور نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے خدام نے مجرا عرض کیا خدمتگار حقہ بھر لایا۔ ہاتھ مُنھ دھویا۔ گاوری کھائی تھوڑی دیر خانہ باغ مین سیر کی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائی۔ حکم دیا کہ سبزہ گھوڑا

تیار ہو جب سائیس گھوڑا لایا تو نیند ماتی سواری ہوئی کہا کھول لو اب نہ جائینگے - نیند کے مارے بڑی تکلیف اُٹھانے لگے جب سائیس گھوڑے کو اصطبل مین لیگیا - تو تھوڑی دیر کے بعد تلوّن نے پھر رنگ جمایا - حکم ہوا کہ گاڑی پر جا بیٹھنے بخت ہی سڑک کی ہوا کھائینگے - مگر پلنگ پر لیٹے تو آنکھ لگ گئی - قلی پنکھا کھینچنے لگا - اس تلوّن کے صدقے - پہلے آرام کو طبیعت چاہی پھر گھوڑے کی سواری کا حکم دیا - پھر گاڑی تیار ہوئی - اور پلنگ پر جاکے لیٹے تو گویا گھوڑے بیچ کے سو رہے اور کیونکر نہ سوتے تمام شب تو جاگتے گذری تھی - عرصہ دراز تک باغ مین لطف اُٹھایا - وہان سے پچھلے پہر کے قریب آئے تو بیگم صاحب سے اختلاط کی باتین شروع ہوئین - پھر نیند کہان اب صبح کو بھی نہ سوئین -

بیگم صاحب کو خواب ناز مین چھوڑ کر محمد عسکری باہر تشریف لائے اور باغ مین کرسی بچھوا کر بیٹھے نظارہ گل وگلبن کرنے لگے بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ خدمتگارون کو موقوف کر کے اُن کی جگہ پر دوشیزگان ماہ سیما حور لقا نوکر رکھیں اس خیال کو اُنھون نے بڑی وسعت دی اور ٹھان لی کہ چاہیے جو کچھ ہو ہم خدمتگارون کے عوض کنواری چھوکریون کو ضرور نوکر رکھینگے - اتنے مین میان ممن آئے آداب عرض کر کے مونڈھے پر بیٹھے اور کہا سنا حضور کل بڑی دیر تک باغ مین تشریف رکھتے تھے - نواب چھٹن صاحب بھی تھے اور خدا جانے کون کون تھا مگر عباسی کی خبر ہمنے بھی پائی تھی - محمد عسکری نے مسکرا کر کہا - بھئی تم بڑے ٹوہیے ہو - یہ تم لوگون کو عباسی کے آنے کا حال کیونکر معلوم ہو گیا ہمنے تو سب سے مخفی رکھا تھا اور یہانتک یہ خبر مشہور ہوئی کہ گھر تک مین لوگون نے اطلاع دیدی اور بیگم بہت ہی بگڑین ہم نے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُنھون نے

ذرا شنوائی نہ کی اور وہی مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی -

ممن نے کہا حضور بھلا شنوائی کیونکر کرتین کیا اُنھون نے کچھ جھوٹ سنا تھا

ع - خیر جی اس جھگڑے سے کیا مطلب ہو گا - !

ممن - سرکار - یہ آدمی نوکر چاکر ادھر کی اُدھر لگاتے ہین -

ع - مین بھی اس ٹوہ مین ہون کہ یہان اُنکے کس نے خبر دی -

ممن - حضور دربان سے دریافت کرین اور مہری یا ماما یا پیشخدمت انھین مین سے ایک نہ ایک نے اندر جاکے خبر دی ہوگی -

ع - اور ایک بات صحیح تو ننانوے لغو - سراسر غلط -

ممن - گھر مین کہدیا ہو گا کہ نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہی -

ع - خدا جانے کیا کیا کہا - اُنسے کہا کہ اب مہینے سوا مہینے یہان نہین آئینگے ہمنے فقط عباسی کو بلایا تھا یار لوگون نے خبر دی کہ چھ سات ڈولیان آئی ہین اس بہتان کو ملاحظہ فرمایئے - ؎

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ		جھلنجورے منھ کو دستے ہین سانپ

اور کوئی پوچھے کہ بیگم سے کہ کے نتیجہ کیا نکلا وہ میری بیوی ہین یا اتالیق یا کوئی مخدومہ ہین خیال تو کیجیے بھلا وہ تو کہیے مجھے خود ہی اس امر کا خیال ہی ورنہ مجھے بیوی کا خوف ہی کیا تھا بہت سے ہمارے ہی بھائی بند ایسے ہین جو بیوی کے کلے پر عورتین بلوا ہین انکی بیویان انکا کیا کر لیتی ہین - یہ تو صرف ہمین کو خیال ہی -

ممن - حضور کی باتون اور وضع کو کوئی کب پہونچ سکتا ہی - ممکن نہین کہ کوئی ذرا یا سنگ کو بھی پہونچے -

ع - ارے میان جو نبھ جائے وہی ٹھیک ہی - ؏

	کسکی رہی اور رہے گی کسکی	

ممن - صحیح ہی سرکار - خدا با آبرو با عزت نباہ دے اس سے بڑھکر اور کیا نعمت ہو گی -

ع - مگر ہماری بیگم کو بھی ہماری دلی محبت ہی -

ممن - حضور ایک عرض یہ ہی کہ دلکو دل سے راہ ہی اور حضور کو تو اللہ نے رئیس اعظم کیا ہی - کروڑون روپی کی آمدنی کروڑون کا خرچ - جو چین حق کی عنایت سے بیگم صاحب کرتی ہین وہ اچھی اچھی بادشاہ زادیون کو تو نصیب نہین ہو سکتا -

ع - خدا نباہ دے - اسی طرح ہم تو اس امارت اور ریاست کے قائل نہین ہین - ٥

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی	دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی
انسان وہی ہی جو منکسر مزاج ہوئے	ہر اک سے جھک کے ملنا تسخیر ہی تو یہ ہی

ممن - کیا بات ارشاد فرمائی ہی حضور -

ع - اور دو دن کی زندگی مین کسی سے کیون لڑے - ٦

دو دن کی زندگی میان مثل حباب ہی

ممن - حضور یہ بات بات پر مصرع پڑھنا اور شعر خوانی کرنا کسی کا کام نہین ہی -

ع - واہ من آنم کہ من دانم -

زیور ہین نہ دستار کے ذ زیب ہین سر
مثل گل بازی نہ ادھر کے نہ اُدھر کے

ممن - سرکار کو کوئی دس ہزار شعر تو یاد ہونگے -

ع - دس ہزار نہین تو پچاس ہزار مین تو شک ہی نہین -

ممن - اللہ اللہ - پچاس ہزار شعر خیال تو کیجیے مرزا صاحب -

مرزا - بھائی جان یہ حافظے کی بات ہی کوئی پچاس شعر تو یاد کر لے بھلا نہ کہ آدھے لاکھ -

ع - یہ پچاس ہزار چوٹی کے شعر ہین - نہین تو پورے ایک لاکھ

نام بہرام ترا و پدرت بو حیلہ

ممن - یہ غلام نہین سمجھا سرکار -

ع - دنیا مین سب کے پہلے یہی مصرع موزون ہوا تھا -

ممن - اللہ اللہ یہ کن دیوانون اور شعرون کے قبلہ گاہ ہین ذری پھر ارشاد ہو -

ع - نام بہرام ترا و پدرت بو حیلہ -

ممن - نام بہرام ترا و پدرت ہی چیلہ -

ع - (ہنسکر) چیلہ نہین - بو حیلہ ہے -

ممن - حضور کو بھی بڑی تحقیقات ہی - علمی اور شاعری -

ع - برسون اسی دھندے مین رہے ہین میان ممن -

ممن - بجا ہی حضور رہے ہیں اور کیونکر انسان یہ باتین سیکھ سکتا ہی -

ع - مشاعرے مین ہمارا ہمیشہ نام ہوا - [illegible]

اے جنون گر جامہ ہستی نہین ہی بے ثبات
پھر مرا چاک گریبان شکل لا کیونکر ہوا

ممن - شکل لا ہی سبحان اللہ ! کیا کلام ہی -

راوی - اور خیر یہ خود بدولت اور میان ممن دونون تو نہین ایک بھی اس شعر کے معنی نہین سمجھے

ع - اسکے معنی ذرا بہت دور ہین میان ممن -

ممن - حضور کا کلام ہر ایک کی سمجھ مین آنا دل لگی نہین ہی حضور -

ع - ٦ - شعر گفتن سہل باشد شعر فہمی مشکل است +

ممن - حق ہی - حق ہی - بجا ارشاد ہوا حضور - بہت مشکل ہی - مگر حضور نے کسی سے سیکھا نہ سکھایا اور شعر خوانی مین نام حاصل کر لیا -

ع - یہ خدا کی دین ہی آہن کسی کا اجارہ نہین ہی جسکو وہ دے جسکو دے مولا اُسکو دلائے آصف الدولہ اُسکے کروڑون ہاتھ ہین -

نواب صاحب نے کہا ہمنے ایک غزل تصنیف کی تھی جسکی بڑی دھوم مچی تھی - ٥

فکر کو مین کی رتبی نہین سمجھا اردو مین	غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یار دو مین
دھوم ہی بیرمن یار کی بازار دو مین	چھٹیان پڑتی ہین سننے کو خریدار دو مین

ممن گو یون ہی شد بد پڑھا لکھا تھا مگر لکھنو کا رہنے والا تھا - [illegible] کی اسقدر مشہور غزل سے بھلا کوئی اہل لکھنو ناواقف ہو سکتا ہی

دل ہی دل مین ہنستا تھا کہ صبا کے مال کو سرکار اپنا مال بنائے لیتے ہین مگر مارے خوشامد کے بڑی ہی تعریف کی سکھا خداوند اللہ جانتا ہی آتش کے کلام مین بھی یہ شستہ اپن نہین ہی - بارک اللہ کیا کلام ہی - ؎

فکر کو نین کی رہتی نہین میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

اب سنیے کہ نواب چھٹن صاحب کے نام انکے ایک دوست کا خط نینی تال سے آیا کہ اگر کوئی ضروری امر مانع نہو تو از برائے خدا چند روز کے لیے یہان چلے آؤ - آجکل یہان بڑا لطف ہی اور خوب جلسے ہو رہے ہین - صحبتین قابل دید ہین اگر اس موقع پر نہ آئے تو عمر بھر پچھتاؤ گے - چھٹن صاحب تو نینی تال پر ادھار کھائے بیٹھے ہی تھے ٹھان لی کہ ضرور بالضرور سفر کر نیکے - اسی وقت محمد عسکری کے پاس آئے اور کہا بھائی صاحب آپکو اب ضرور چلنا ہوگا - ہمارے ایک دوست نے جو بڑے رنگین مزاج آدمی ہین ہمکو باصرار تمام لکھا ہی کہ نینی تال آؤ - یہ خط دیکھیے اور اب بس تیاری کیجیے -

ع - اچھا بھئی تو اب تیاری کر ہی دون بسم اللہ -

چھٹن - چلیے ہم ہر طرح حاضر ہین - ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ع - اور اب گھر مین بھی یہ خیال نہین رہا ہی کہ پہاڑ کا سفر خطرناک ہی مگر یار ہمنے تو پہاڑ کی صورت بھی آج تک نہین دیکھی ہی ہمین تو واقعی چلنے مین بڑا خوف معلوم ہوگا اور سنتے ہین کہ ادھر ادھر دونون طرف کھڈ ہین اور ذرا پانون پھسلا بس اناللہ غفیل ہو گئے گویا پیدا ہی نہین ہوے تھے - یہ تو ہمنے بہت سے آدمیون کی زبانی سنا ہی - آپ لاکھ کہینگے تو ہم ایک نہ مانینگے اور کیونکر مانین ہزارون کی زبانی سنا ہی اگر خوف ہی تو بس اسی قدر -

چھٹن - بیالیس برس سے لوگ وہان بود و باش کرتے ہین - پورے بیالیس برس ہوے کہ انگریزون نے اس مقام کو پسند کیا ہی اور بنگلے بنوا کے رہنا شروع کیا - بھلا کسی سے دریافت تو کیجیے کہ اس عرصہ مین کتنے آدمی کھڈ مین گر کے مرے - صرف ایک فوجی افسر تو البتہ گھوڑے سے گرے تھے - پہاڑ کا ایک ٹکڑا سر کا تو ٹٹو بھر کا بس بھر کتے ہی ٹٹو اور سوار دونون کھڈ مین گر پڑے - ہڈی پسلی چکنا چور ہو گئی اور ایسے سانحے کہان نہین ہوتے پہاڑ پر کیا فرض ہی آپکے شہر مین جس سال برسات بہت ہوتی ہی صدہا مکان گر جاتے ہین یا نہین آدمی دب کر مر جاتے ہین یا نہین مر جاتے - پچاسون بیگناہون کی جان جاتی ہی کہ نہین - اس سے کون مقام بچا ہی - یہ آفات ارضی و سماوی ہین انسے پیچھا کہان چھٹ سکتا ہی جب نینی تال دیکھو گے تو آنکھین کھل جائینگی - بیچ مین جھیل ادھر ادھر اونچے اونچے پہاڑ جنکی چوٹی آسمان سے باتین کرتی ہی سر بفلک کشیدہ اور ان پہاڑون پر صاحب لوگون کے بنگلے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا مین لٹکے ہوے ہین اور جھیل کے قریب جاکے کھڑے ہو جیے تو روح کو فرحت حاصل ہو اور کلیجے کو ٹھنڈک پہونچے ؏

سردی جگر کو بخشتی ہی جھیل کی ہوا

ع - سردی تو قیامت کی ہوتی ہوگی - برف گرتی ہی نا -

چھٹن - سردی کے دنون مین تو جناب ہم آپ وہان نہین رہ سکتے -

ع - اور وہان کے باشندے کیا کرتے ہین - انکو مجبوری ہی کیا کرین -

چھٹن - سردی کے چار مہینے وہان بہت ہی کم آدمی رہجاتے ہین صاحب لوگ نیچے اتر جاتے ہین - اور بازار مین بھی اکا دکا آدمی نظر آتے ہین - معدودے چند - اکثر آدمی بریلی یا مراداباد چلے جاتے ہین - اور اکثر آدمی منڈی ہین - ہلدانی کے پاس -

ع - بھلا سردی نینی تال سے کس قدر فاصلے سے ہوتی ہی -

چھٹن - سردی خاص نینی تال مین جاکر شروع ہوتی ہی اور
کچھ کچھ بیر گودام سے نینی تال کی سردی ان دنون مین بڑی
خوشگوار ہوتی ہی -

ع - بھلا اپنے گھوڑے لیتے چلین یا نہین -

چھٹن - واہی ہو - گاڑیان وہان کہان چل سکتی ہین -

ع - پھر صاحب لوگ کاہے پر ہوا کھانے جاتے ہین -

چھٹن - پیادہ پا - یا گھوڑے پر یا پہاڑیی یا بوبر جاتے ہین
پیادل چلنا وہان ازبس نافع و مفید ہی اور سب آدمی ایک یا دو
گھنٹے کے لیے ہوا کھانے جاتے ہین - جھیل کے گرد چکر لگانا
بہت فائدہ بخشتا ہی -

ع - کیا جھیل بہت لمبی چوڑی ہی - ہی کوئی ٹکیت راے کے
تالاب کے برابر -

چھٹن - ٹکیت راے کا تالاب آپ لیے پھرتے ہین یہ نہین کہتے
کہ گومتی کے پاٹ سے دوگنا پاٹ ہی - ایک میل طول ہی - اور
پون میل عرض - اور گہری اسقدر ہی کہ تھاہ کہین ملتی ہی نہین
اس جھیل مین بھی پہاڑ ہین - ڈونگیون اور بجرون پر صاحب لوگ
اور گورے لطف اُٹھاتے ہین -

ع - کیون صاحب اور جو پیرنا نہ جانے وہ کیا کرے اُسکی خرابی ہی

چھٹن - یہ کیا فرض ہی کہ بجرے پر ضرور ہی سوار ہو جیے -

ع - ہمنے سُنا ہی کہ اگر کوئی شخص نہ سوار ہو تو اُسکو وہان والے
ہنستے اور بناتے ہین اور کہتے ہین چوڑیان پہنو یہ بڑی خرابی ہی

چھٹن - معقول - آپ جو سنتے ہین سب سے نرالی -

ع - کبھی یہی لوگ آن آن کے کہتے ہین مجھے کیا معلوم -

چھٹن - عجب بیوقوف واہی آدمی ہو بھئی کسی کو کیا پڑی ہی
کہ خواہ مخواہ آپ کو مجبور کرے - کہ ضرور کشتی پر سوار ہی ہو جیے

ع - خیر - پوچھنے مین کیا عیب یا گناہ ہی -

چھٹن - آپ کسی کی ایک نہ سنین اور چُپ چپاتے چلے چلین بس -

در جنون دیوانہ را ہوے بس ست

ع - بھلا وہان قیام کی کیا صورت ہوگی - ہوٹل مین -

چھٹن - ایک دوست کی کوٹھی مین رہنے کے عزم ہین -

ع - اچھا بھلا عباسی کو بھی ساتھ لیتے چلین تو کیا حرج ہی اسمین -

چھٹن - جناب آپ تمام چوک کو ساتھ لے چلین اختیار ہی -

ع - ضرور لے چلینگے - دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی اچھا معشوق ہی

چھٹن - اسوقت مزے مین ہین حضور - یہ نینی تال کے نام کا
اثر ہی بھائی صاحب -

ع - چلو دیکھ آئین کوہ نینی تال بھی چلکے - انشاء اللہ -

نواب قمر رکاب اور مصاحبین بذلہ سنج و حاضر جواب مین ایک روز
سفر کہسار اور نظارۂ آبشار کی نسبت باہم دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی
اور چونکہ حاضرین جلسہ کو کہ خوشامد و چاپلوسی مین طاق اور یگانہ
آفاق تھے بخوبی معلوم ہو گیا تھا کہ نواب چھٹن صاحب محمد عسکری
کے شفیق دلی اور دوست قلبی سفر نینی تال کے ازبس مشتاق اور محمد عسکری
کے نفس ناطقہ ہین لہذا سب نے سفر کوہستان کی تعریف کرنی شروع کی
تاکہ آقاے نامدار کے دلمین جگہ ہو اور چھٹن صاحب کے میلان طبع کے
خلاف کوئی بات ظہور پذیر نہو - ان سب کو خوف تھا کہ اگر چھٹن صاحب
بگڑ بیٹھے تو دم کے دم مین نکلوا دینگے - ممن جو سب مصاحبون مین
برلے سرے کا کائیان تھا اور جسنے پہلے پہل سفر کوہی مین رخنہ اندازی
کی تھی وہ بھی ہان مین ہان ملانے لگا - اب اس صحبت مین کوئی
متنفس ایسا نہ تھا جو پہاڑ کے سفر کو برا کہے یا اُسپر حرف دھرے
نواب صاحب نے اس سفر کے لیے بڑی تیاری کی تاکہ دھوم دھام
اور تزک و احتشام سے جو اُنکی شان کے شایان ہو سفر کرین

ایک انگریزی کوٹھی مین جاکر گرم کپڑے خریدے اور اعلیٰ درجے کے پشمینے کے کوٹ تیار نہوا۔ یہ سوداگری مال کی خریداری اور لباس گرم کی تیاری مین دو ایک مصاحبون نے خوب مال چیرا اور ہاتھ گرمائے۔ رئیس ممدوح نے صرف بنظر اظہار امارت دریاست اسقدر کپڑا خریدا جسمین سے دسوان حصہ تمام عمر کے لیے کافی تھا حالانکہ اُنکے پاس اطلس اور زربفت اور کمخواب اور بانات اور مخمل و کشمیرے اور پشمینے کا اسقدر کپڑا تھا کہ پشتہا پشت کے لیے کفایت کرتا کوٹھے کے کوٹھے بھرے پڑے تھے خدا کے فضل سے کسی شی کی کمی نہ تھی

ہمہ اسباب شاہی حاصل او		نماندہ آرزوئے در دل او

لیکن جب دولت پاس ہوتی ہے تو انسان کو بلند پروازی کی ضرور سوجھتی ہے اور پھر ہندوستان کے رؤسا کثرت ثروت مین اُپج کی خواہ مخواہ بیاہی جاہین۔ مصاحبون اور رفیقون ہمراہیون کے لیے بھی گرم لباس جی کھول کے نبوایا تاکہ مصاحب تکلیف نہ پائین اور خود بھی مثل دُولہا کے نادار سے معلوم ہون تاکہ لوگ دل مین سوچین کہ جنکے مصاحب اس ٹھسّے سے رہتے ہین وہ خود کیسا صاحب ثروت نہو گا۔ سوچے کہ وہان بغیر چاء پیے رہنا محال ہے لہذا موجودہ سامان کے علاوہ ایک ہزار کے برتن نقرئی اور طلائی اور گنگا جمنی اور نبوائے حالانکہ موجودہ سامان بھی ازبس مکتفی بلکہ ضرورت سے زیادہ تھا۔ مگر روپے کے جو بچھلے۔ ع۔

	زردار سبھی اُڑتے ہین بلے زر کا خدا حافظ	

بعض ایسے مصاحبون نے صلاح دی کہ حضور ڈھاک اور اعلیٰ کے سیچے کو ٹلے ضرور لیتے چلیے گا۔ اول تو حقہ بے کوئلون کے مزہ نہ دیگا۔ اور بے حقے کے ہملوگون سے رہا نہین جاتا ہم تو خیر برداشت بھی کر لینگے۔ مگر سرکار کو سخت تکلیف ہوگی اور حضور بیچین ہو جائینگے بس کوئی چار من کوئلے کافی ہونگے۔ اور پھر چاء کے لیے بھی کوئلون کی ضرورت ہوگی۔ وہان کی آگ بالکل ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور ذرا نہین ٹھہرتی ادھر آگ جلائی اور چلم پر رکھی اور ادھر گل۔ بھلا کھانا کیا پکیگا۔ اور چاء کیونکر تیار ہوگی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ کیل کانٹے سے درست رہین سب چیزین لیس۔ کل سامان درست کوئی ایسا ویسا آدمی ہو تو خیر مگر حضور جیسے شہزادون کو تو ضرور اعلیٰ درجے کے سامان کے ساتھ جانا چاہیے تاکہ کسی امر کی تکلیف نہونے پائے اور ایک بات اور بھی غور طلب ہے۔ خداوند۔ وہ یہ کہ واللہ اعلم وہان حضور کے قابل میز کرسی۔ دنگل شیشہ آلات ملیگا یا نہین اگر نہ ملے تو یہان سے لیتے چلین اول تو حضور کے ہان خود کرسیان ایک سے ایک عمدہ اور اعلیٰ موجود ہین۔ ایسی کرسیان یہان شہر مین کہان ملینگی نہ کہ وہان پہاڑ پر۔ اور حضور وہ دو آئینے جو حضور پرسون بہرامجی کے ہان سے خرید کے لائے ہین وہ تو ضرور لیتے چلیے گا۔ شہزادہ مرزا فرخ بخت فرماتے تھے کہ ایسے سوا بادشاہ کے ہان کے اور کسی کے ہان شاہی کے زمانے مین بھی نہ تھے جس کوٹھی مین حضور فروکش ہونگے اُسکی ان آئینون سے رونق ہو جائیگی۔ اور صاحب لوگ جو حضور سے ملنے کو آئینگے دیکھکر لوٹ جائینگے کہ ہان لکھنؤ کے کوئی رئیس اعظم آئے ہین۔ ایک مصاحب نے صلاح دی کہ سرکار لچھمی ہتھنی کو ضرور لیتے چلین۔ وہان کبھی کسی نے ہاتھی کی صورت کاہے کو دیکھی ہوگی جس وقت حضور سوار ہو کر نکلینگے اور گنگا جمنی ہودا چمکیگا وہ شان نظر آئیگی کہ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ ہودے کی ایک تیلی ذرا شکستہ ہو گئی ہے سرکار اُسکو درست کروا لیجیے۔ بس جگمگانے لگے۔ وہ رونق دے کہ جو دیکھے عش عش کر جائے اور جو والیان ملک مین سے کوئی وہان آیا ہوا تو اُسکی بھی انگلیان اُٹھین کہ یہ کوئی بڑے شہزادہ گردون مدار آئے ہوے ہین کہ ہاتھی ساتھ ہے اور ہزار ہا کی تیاری کا ہودا ہے

اور وہ کمخواب والی جھول بھی لیتے چلیے گا اور بھی فوق البھڑک ہو جائے اور ایک نقیب ساتھ ہو اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔

راوی۔ نوابصاحب کے نکلوانے کی اچھی فکر کی۔ ادھر ڈنکے پر چوب ہو ادھر پولیس والے ڈنکے والے کو حوالات مین بھیج دین۔

ثمن۔ حضور ہماری صلاح تو ڈنکے کی نہین ہی۔

اختر۔ کیون ہرج کیا ہی۔ شان ریاست ہی یہ بھی۔

ثمن۔ انگریزیت کے خلاف ہی ہماری راے نہین ہی۔

اختر۔ اچھا جانے دو۔ ہاتھی کے گلے مین گھنٹا ضرور ہو۔

ثمن۔ یہ مانا۔ ٹھنا ٹھن کی صدا دور سے اطلاع دیدے۔

مرزا۔ حضور اگر فرمائین تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔

ع۔ بسم اللہ بسم اللہ۔ فرمائیے معقول صلاح خیر دیجیے گا صاحب۔

مرزا۔ حضور نوبت خانہ ضرور ہو۔ بڑی شان ہو جائے

اختر۔ ہان خوب ہی بات فرمائی ہی۔ واللہ ہمین بھی اتفاق ہی۔

مرزا۔ اجی ابھی تو دو دو باتین عرض کردن کہ پھڑک جائیے۔

ثمن۔ کیا شک ہی۔ زمانہ دیکھا ہی۔ تجربہ حاصل کیا ہی۔

اختر۔ اور پھر تمام عمر سلطانی ڈیوڑھیون پر رہے ہین۔

مرزا۔ بے اسکے تجربہ معلوم۔ مرزا ولی عہد بہادر کی شادی کا سامان غلام ہی کے ہاتھون ہوا ہی۔ لاکھون روپے انھین ہاتھون سے خرچے ہین۔ وہ کون سامان ہی جو ہم نہین کر سکتے۔

اختر۔ اور اگر ماہی مراتب بھی ساتھ ہو تو کیا کہنا ہی۔

مرزا۔ بھئی کیا بات کہی ہی۔ واللہ جی خوش ہو گیا ہو تب اسبحان اللہ

ع۔ ایسا نہو لوگ خواہ مخواہ کو ہنسین ہمکو ادر مفت کی جگت ہنسائی ہو۔ ہمارے مزاج مین اظہار تجشم نہین ہی۔ ؎

ادبار کا گھٹا کا حشم وجاہ مین ہی
جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا

بھاگو بھاگو کہ خوف اس ادبار دامن ہی
دیکھو دیکھو جل کیسا دین ہی

اتنے مین مرزا صاحب اٹھکے باہر گیے اور وہان سے اپنے ہمراہ ایک صاحب کو لائے اور کہا سرکار یہ بڑے کمال کے لوگ ہین۔ وہ صاحب آداب بجالائے اور باادب بیٹھے۔ نوابصاحب نے نام دریافت کیا تو مرزا صاحب نے کہا حضور یہ مولوی کمال الدین صاحب ہین۔ نوابصاحب نے مسکرا کر کہا اسم بامسمی ہین۔ مرزا صاحب نے عرض کیا حضور یہ چھوٹے حافظ بھی کہلاتے ہین کیونکہ دیوان حافظ حفظ ہی اور بالکل ایرانیون کی قطع سے حرفون کو ادا کرتے ہین۔ حکم ہو تو کچھ فرمائیے۔

حافظ۔ حضور ترجیع بند نعتیہ کے کچھ بند حضور کو سناتا ہون۔ ؎

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا
نجستم گوہر پاک تو چون رسید خدا

کسیکہ مظہر دانش بود ندید خدا
چنان ز صنعتش از جا خود دوید خدا

بصورتے تو نگارے نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ دو دست از قلم کشید خدا

چھُٹن۔ نور کا گلا پایا ہی۔

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

جس قدر آپ کی تعریف سُنی تھی اُس سے کہین زیادہ پایا۔ نہایت ہی خوش گلو۔

کمال۔ (استادہ ہو کر) مجرا عرض کرتا ہون خداوند۔ یہ حضور اور نوابصاحب کی قدر افزائی ہی ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خدا حضور کو سلامت رکھے۔ ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے

بگفتا من گلے ناچیز بودم
جمال ہمنشین در من اثر کرد

رسید از دست محبوبے بدستم
کہ از بوے دلاویز تو مستم

ولیکن مدتے با گل نشستم
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ثمن۔ مین تو سمجھا تھا حضور ساری گلستان پڑھ جائینگے بڑی خیریت ہوئی کہ حضور خاموش ہو رہے۔

راوی - اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا اور مُحمد عسکری بھی زیر لب مسکرائے
کمال - (برافروختہ ہوکر) مٹی ہنست کمہار مٹی کو ہنستا ہی کہ کمہار کو
ممن - این! یا وحشت! یہ حضور نے کیا وحشت کی لی - آدمی
مین حواس ہی حواس تو ہوتے ہین -
ع - یہ کون زبان بولی بھئی -
ممن - حضور یہ دیوز دکی زبان ہی - ہان میان کمال الدین ذرا پھر
کمال - لاحول ولا قوۃ -
ممن - اب کہین بھاگ نہ جایئے گا -
کمال - بندہ رخصت ہوتا ہی -
اختر - این! لاحول پڑھتے ہی نعانہ باشد سای حضرت کیون
ہنسوایئے گا - ابھی تو آپ کو نینی تال چلنا ہی - پہاڑ پر بے آپکے
لطف نہ آئیگا واللہ -

میان کملو عرف میان جملو

حافظ کمال الدین صاحب نے اپنی خوش بیانی اور خوش آوازی
نوابصاحب کے دلمین جگہ کر لی مگر مصاحبین قدیم ورفقاے دیرینہ
کو یہ امر ناگوار گذرا کہ ایک غیر شخص آکے نوابصاحب کے دربار مین
رنگ جمائے اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائے - اتفاق سے ایک روز
نوابصاحب نے کمال الدین سے کہا کہ چلیے ہم آپکو پہاڑ کی سیر
کرا لائین - آپ اس قابل ہین کہ ہر سفر کے ہمراہ رہیے -
آپ سے دلبستگی رہیگی - ممن اور بھی جل مرا - کہا جی ہان ضرور چلیے آپ تو
اس لائق ہین کہ نقل محفل بنائے جایئے - کملو نے جھلا کے کہا
(مین ایسے بجیڑون کے منھ نہین لگتا - مین شریف ہون) ممن ہنسا
دبلے دانتون جوابہ احضور سچ عرض کرتا ہون - بجوڑون کی یہ خاص
علامت ہی کہ بار بار پاجیون کی ہجو کرینگے اور بار بار کہینگے ہم شریف
ہین - ایک نیتیہ ڈاکٹر صاحب ہین - ذوم سے نانی وہ
بات بات پر کہتے ہین (مین شریف ہون) اور مجھے پاجی کی صورت
سے نفرت ہی اور اصل مین پاجی تو ہی ہی - اسیطرح آپ بھی فرماتے ہین
کہ مین شریف ہون - نوابصاحب کی تو دلی خواہش تھی کہ کمال الدین
کو ہمیشہ کے لیے نوکر رکھ لین - اور کھانا کھانے کے وقت
اُنسے حافظ کی غزلین اور حملۂ حیدری اور ترجیع بند نعتیہ
سُنا کرین - تھوڑی دیر کے بعد کمال الدین نے کہا حضور پھر غلام
تیاری کرے - نوابصاحب نے اصرار کیا کہ ضرور چلیے - اسپر ممن کو
اور بھی شاق گذرا - اور علیحدہ جاکر دو چار مصاحب باہم مسکوٹ
کرنے لگے کہ اسکے نکلوانے کی فکر کرنی چاہیے -

دوسرے روز میان کمال الدین جنکو مصاحب حسد کے سبب سے
کملو اور جملو کہا کرتے تھے پھر تشریف لائے اور آتے ہی نوابصاحب پر
رنگ جمانے لگے کہ حضور حیدر آباد کے وزیر اعظم بہادر نے مجھے دو دو
ردیف پر طلب کیا تھا مگر وطن چھوڑ کر جانے کو جی نہ چاہا سوچا کہ جب آپ
رئیسون کے بدولت کھانے کو مل جاتا ہی تو کیون دھر اُدھر مارا مارا پھرو
خدا واسطے کو - بس ایک روز مین نے ملاقات کی - ایک نوابصاحب
نے تقریب کردی اور کہا یہ بہت بڑے رئیس کے صاحبزادے ہین انکے
باپ کے ہان ہاتھی دروازے پر بندھا تھا اور پچاس خاص بردار ساتھ
نکلتے تھے - اور سامنے نقیب بولتا تھا - یہ دبدبہ تھا مین نے عرض کیا -

آدمی را بہ چشم حال نگر	از خیال بری ودی بگذر

پھر چلتے وقت ایک ہزار روپیہ نقد دیا اور ایک دوشالہ اور
ایک رومال اور ایک پیش قبض اور ایک قلمدان ساخت کشمیر اور کہا
جب آپ کا جی چاہے آپ حیدر آباد چلے آیئے - آپ کا گھر ہی -
عرض کیا غلام حاضر ہی - اور یہان بھی حضور ہی کے بدولت
بسر کرتا ہون - حضور کا جیسا نام سُنا ویسا ہی پایا -
ع - وہ بڑے رتبے کے لوگ تھے صاحب - بڑے آدمی -

حافظ - اور حضور غرور ذرا چھو بھی نہین گیا تھا - بڑے حلیم الطبع

ع - اور منکسر مزاج - سلیم الطبع - مجھے جناب کہتے تھے -

حافظ - حضور سے ملاقات ہوئی تھی ؟ حضور تو خود رئیس اعظم ہین جناب کہا تو کہا مجھے حضور کی لفظ سے یاد کرتے تھے -

ممن - (آپ گئے تھے) جھوٹے کی ایسی تیسی کھو بیش باد -

حافظ - تم کیا جانو - تم چھوٹے آدمی ہو چھوٹی امت کے لوگ

ممن - اور آپ شاہ ایران کے پوتے ہین - چوتھا شعلیچی چلا ہے رئیس کا دہ بنگے - انکو نواب سالار جنگ حضور کہتے تھے - تم ایسے نمک گدون کا وہان تک گذر بھی تھا کبھی - جو اٹھائی گیرا انکے باپ کے دروازے پر ہاتھی جھومتا تھا -

اختر - کیا عجب ہی - جرکٹون مین نوکر ہونگے -

مرزا - جی نہین یہ اپنی اصطلاح مین گدھے کو ہاتھی کہتے ہین انکے باپ گدھون کے دلال تھے - کمسریٹ مین خچر دیا کرتے تھے -

ممن - اور نواب سالار جنگ سے بڑا یارانہ تھا -

اختر - انکے سائیسون جرکٹون سے ہو تو ہو -

ممن - اور کیا ریاست کی لیتے ہین -

آدمی را بہ چشم حال نگر	از خیال پری و دیو بگذر

کوئی جانے انکے باپ ہی عالمگیر کے وقت مین دکھن کے صوبہ دار تھے

حافظ - جی نہین آپکے باپ صوبہ دار تھے چلے وہان سے -

ممن - ہم ڈینگ کی بھی تو نہین لیتے کہ پدرم سلطان بود -

ع - کیا عجب ہی بھئی - انکے باپ شاید رئیس ہی ہون -

ممن - خداوند قسم لیجیے جو انکو معلوم بھی ہو کہ انکے باپ کون تھے کون نہین تھے - کبھی انکا نام شیخ ضامن بتاتے ہین کبھی میر ممن

اختر - ذفقه ہگائر چہ خوش آپ ہی کا نام پسند آیا -

ممن - صاحب مجھکو ناحق کا خون گھستے ہین - ہین جرکٹون کا باپ نہین بنتا کسی اور کا نام لو -

ع - آپکا مکان کس محلے مین ہی میان کمال الدین صاحب

ممن - حضور مجھ سے سنین - چک منڈی مین رہتے ہین -

ع - کیا وہان حقین بکتی ہین - کیون کمال الدین -

ممن - سرکار وہان انکے بھائی بند جکوے رہتے ہین -

اختر - ہان حضور - ایگہزار چھری بند بھائی ہین یہ -

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک حاضرین جلسہ ہنستے ہنستے لوٹنے لگے

ممن - اسوقت تو سب لوٹن کبوتر بنے ہوے ہین -

اختر - اور میان کمال الدین خرقہ بند معلوم ہوتے ہین -

ع - یہ کیا ہی کہ آپ ہی پر بوچھار ہو رہی ہی چو طرفہ سے -

ممن - حضور انکو سیدھا نہ سمجھین - یہ بڑے دور ہین - جسقدر زمین کے اوپر ہین اسیقدر زمین کے اندر بھی دھنسے ہوے ہین انکے کاٹے کا منتر ہی نہین - لہر تک نہ آئے - پانی تک نہ مانگے - یہ وہ ذات شریف کائیان آدمی ہین جی -

حافظ - تو آپ میرے بڑے خیر خواہ معلوم ہوتے ہین -

ممن - ہم تو خدا لگتی کہتے ہین لگی لپٹی نہین آتی ہمین -

حافظ - جی ہمین کیا فرق ہی ایسے ہی بڑے کھرے ہین آپ -

ممن - اب آپ کا مقابلہ تو مین کر نہین سکتا - آپکو تو بڑی بڑی ریاستون کے ذررا حضور کہتے ہین - یہ درجہ مجھ فقیر کو بھلا کہان حاصل ہو سکتا ہی -

حافظ - ایک زمانہ گواہ ہی کہ اسطرح گفتگو کی تھی -

ممن - سچے مر گئے جھوٹون کو ایک دن بخار تک نہ آیا - سچ ہی جھوٹے کے آگے سچا رو مرے - سچ کا تو زمانہ ہی نہین - خدا کی قسم وہ اس مرتبے کے لوگ ہین کہ انکی ڈیوڑھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو دس دھکے مار کے نکلوا دین - اور ڈیوڑھی تک تم ایسون کی رسائی کجا - مگر دنگمہ

ہانگنے مین آندھی رد گ ہو۔
مرزا- بعض حضرات کا یہ قاعدہ ہی کہ جب ذکر کرینگے اپنے باپ کو
ہمایون بادشاہ کا وزیر ہی بتائینگے شاہجہان سے شجرہ ملائینگے۔
ممن - اور جانے آباجان عمر بھر گھی ہی بیچا کیے ہون۔
اختر- اور یہ مصرع کسی اُستاد کا سنا نہین - ع

کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

ممن - خدا کی قسم جسوقت اُس شخص نے اتنے بڑے وزیر اعظم
کا نام لیا تو جناب میری آنکھون مین خون اُتر آیا۔
حافظ - جی ہان آپ تو ایسے ہی بڑے وہ ہین نا۔
ممن - (تھوک کر) الگ ہٹ کے بیٹھو۔ بو آتی ہی مُنھ سے
تمھارے - لاحول ولا قوۃ!۔
اختر- واللہ بھائی مین کہنے ہی کو تھا کہ یہ شخص گن۔ وہ دھن ہی
مرزا- مجھے تو پیشتر سے معلوم تھا- یہ بھی ایک بہت بُرا مرض ہی
راوی - نواب صاحب کے بھی دلمین یہ بات جم گئی اور میان کمال الدین
نظر دن سے گر گئے وہ فقرہ چست کیا کہ جما جمایا رنگ اُکھاڑ دیا
فقرہ اسے کہتے ہین کمال الدین اسکو ابھی تک دل لگی ہی
سمجھے ہوے تھے اور یہ خبر ہی نہین تھی کہ یار لوگو نکا داؤ چلگیا- مارا چارو
شانے چت کہین کا نہین رکھا- ممن نے فقرہ چست کیا- اختر نے گواہی
دی- مرزا نے تائید کی- جھوٹی بات سچی ہوگئی- اب باہم ان تینون
مین اشارہ بازی ہونے لگی- ممن نے مسکرا کر مرزا کیطرف آنکھ ماری- مرزا نے
اختر سے چٹکی لی تینون دلمین خوش کہ مار لیا پالا ہمارے ہی ہاتھ رہا-
ممن - قطع شریف تو دیکھیے جیسے مگر مچھ-
اختر- (قہقہہ لگا کر) بھئی خدا گواہ کیا پھبتی کہی ہی
مرزا- چھا گئی- مگر مچھ کی ایک ہی کہی ہی واللہ-
ع - اسپر ہمارا بھی صاد ہی میان ممن - اچھی ہوئی-

ممن -(آداب عرض کر کے) ای خداوند کوئی جامہ زیب تا ہی
یہ پھبتی زیب ہین- جو پھبتی کیسے اپر چھا جائے ٹھی والے کی
کتنی ہوئی ہی-
ع - میان کمال الدین تم جواب کیون نہین دیتے ہو یہ کیا تم بھی جو بدو
حافظ - خداوند ان بدمعاش باجیون کے مُنھ کون لگے-
ممن - دیکھیے سرکار جو اِسکے مُنھ مین آتا ہی واہی تباہی بک دیتا ہی
اور ہم حضور کا لحاظ کرتے ہین- اچھا بچا باہر تو چلو دیکھو تو کتنے
گُدّے دیتا ہون-
اختر- بٹیر کے برابر تو قد ہی انکا-
ممن - اجی ٹینی مرغا کہو- ع

کہ مرغ ٹینی کا بچہ کھٹکتے ہی اُڑا	حضور بلبل بستان کرے نوسنجی

مرزا- اتنے میں بدھب پھبتیان ہونے لگین بھائی کملو-
ع - آپکا اصلی اسم شریف کیا ہی- کیون جناب مولوی صاحب
حافظ - حضور بندے کو شیخ حاجی حافظ کمال الدین کہتے
ہین- کملو کوئی اور ہوتے ہین-
ممن - خداوند ذری اِنسے انکے آبا کا نام تو دریافت کرین حضور
ع - آپکے بزرگوار کا اسم شریف میان کمال صاحب-؟
حافظ - خداوند یہ ہوگئے تو مین بدمعاش پرلے سرے کے-
ممن - بس اب حضور خود ہی سمجھ جائین- ناگفتہ بہ-
ع - کچھ کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی-

نواب صاحب کے مصاحب بیچارے کمال الدین کو بنا رہے تھے
اور رئیس موصوف ممن اور اختر کی باتین سن سنکر مسکرا رہے تھے
کہ ایک شخص سوار دن کی قطع بنائے ہوے آیا آداب بجا لایا اور
ادب کے ساتھ بیٹھا ممن نے کہا آپ کسکی تلاش مین آئے ہین
تو اُسنے یون جواب دیا عرض کردن حضرت بندہ غریب الوطن

بند یلکھنڈ کا رہنے والا ہی - ایک رئیس نامدار دگر دو ہزار کی سرکار ابد قرار مین منصب دار دعگی پر مامور ہی - رئیس بڑی خاطر و تواضع کرتے ہین اور شہسواری کے فن مین غلام کے شاگرد بھی ہین اب پٹہ کی مشق کرنے اور صاحب لوگون کے ساتھ اس پھرتی اور صفائی سے چوگان کی بازی جیتتے ہین کہ مین کیا عرض کرون غلام نے انکو نبوٹ بھی سکھائی ہی - بانک مین بھی طاق اور برق ہین کوئی فن سپہ گری ایسا نہین جو وہ نہ جانتے ہون اور بڑے شوقین رئیس ہین - گھوڑ دوڑ کا بڑا شوق ہی - اسوقت کم سے کم کوئی ستر دسو گھوڑے انکے پاس ہونگے ہندوستان مین چاہے جہان گھوڑ دوڑ ہو انکے گھوڑے ضرور جائینگے -

ممن نے دریافت کیا کہ آپ اس شہر مین کس غرض سے وارد ہوے ہین - کہا ہمارے رئیس نے ہمین ایک شخص کی تلاش مین بھیجا ہی - وہ ہماری سرکار مین نوکر تھا اب وہان سے بھاگ آیا ہی اور غلام نے سرکار سے کہدیا تھا کہ حضور اصل سے خطا نہین کم اصل سے وفا نہین - رئیس آدمی نہ مانا آخر کو وہی نتیجہ نکلا - ایک مشعلچی کے لڑکے کو ہماری سرکار نے لکھنا پڑھنا سکھایا - جب لکھ پڑھ چکا تو خواہش ہوئی کہ اسکو دفتر مین کوئی اچھی جگہ دین مگر منشی لوگ اسپر بگڑ ائے کہ مشعلچی والا لونڈا اور ہماری برابری کرے - آخر کار سرکار کا مصاحب ہوا - ایک روز سرکار نے کسی تقریب مین روشنی کرائی اور روشنی کا انتظام اسکے سپرد کیا - اسنے کوئی چودہ من تیل چرالیا - لوگون نے سرکار کو اطلاع کی - جرم ثابت ہوگیا - قریب تھا کہ سزا پائے مگر اسکو پہلے ہی سے خبر ہوگئی اور وہان سے روپوش ہوگیا - اسکا حلیہ میرے پاس ہی ممن نے کہا کس قطع کا آدمی ہی - ذرا حلیہ ہمکو بھی سنائیے - شاید ہم ہی گرفتار کرلین - اسنے کہا - گندم رنگ - تنگ پیشانی ہونٹھ موٹے موٹے بال کھچری - موچھین گھسی ہوئین داڑھی گل مچھے بال لمبے لمبے ماتھے پر ایک زخم کا نشان ہی اور جب گفتگو کرے گا ہیچمدان دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود - اپنے مشعلچی باپ کو کسی ریاست کا دیوان اور ہفت ہزاری ہی بتائیگا - اور باپ دادا ہمایون ہی سے شجرہ ملائیگا -

یہ تقریر سنکر سب کے سب کمال الدین کیطرف دیکھنے لگے اور سب کو یقین ہوگیا کہ یہ کمال الدین ہی کا ذکر ہی - نواب صاحب نے اس مجرم مفرور کا نام دریافت کیا تو اسنے کہا حضور جملو مشعلچی اسکے باپ کا نام ہی اور کملو اس شخص کا نام ہی مگر سنتا ہون اب کمال الدین نام رکھا ہی اور حافظ شیراز کی غزلین ایرانی لہجے مین بہت عمدگی سے گاتا پھرتا ہی -

یہ پھڑکتا ہوا فقرہ سنکر کل حاضرین جلسہ پھڑک اٹھے محمد عسکری نے کہا اللہ اکبر کیسا گہرا چکمہ دیا ہی مین خود اسوقت دھوکے مین آگیا -

ممن - حضور استادون کے چکمے کہین اوچھے پڑتے ہین -

اختر - واللہ مین سمجھا تھا کہ یہ روایت بالکل صحیح ہی -

مرزا - آپ پر کیا فرض ہی مین بھی علی ہذا القیاس -

شہسوار - تو حضور وہ ملزم ہمکو ملجاے اسی وقت -

ع - میان کمال الدین یہ کیا ماجرا ہی - کچھ کہو تو سہی -

حافظ - خداوند یہ ممن اصل مین کسی مشعلچی کا لونڈا ہی اور بڑا کم اصل ہی یہ پلید -

ممن - لے ذری چونچ سنبھالے ہوے - بس کہدیا -

مرزا - واہ واہ - ممن نے کیا بھس ملایا ہی صاحب خدا کیواسطے

ممن - آخر مین نے کیا قصور کیا جناب - مجھ سے واسطہ سروکار -

حافظ - میان ممن یہ سب تمھارا ہی فساد ہی مین سمجھا ہوا ہون

تیراہی تو ہی فساد مردار	زنادکو گل دیا تجھے خار

شہسوار - حضور یہ زمانے کا انقلاب ملاحظہ فرمائیے کہ مشعلچیون کے لڑکے اور فارسی پڑھین - مگر وہ ناکھ پڑھ جائین رہین گے موچی کے موچی - پڑھین فارسی اور بیچین تیل - یہ دیکھو قدرت کے کھیل -

ممن - میان کمال الدین صاحب اسوقت کتنا دن ہوگا -

راوی - اس سوال سے سب کے سب زور سے کھلکھلا کر ہنس پڑے - مگر میان کمال الدین کی سمجھ مین بات نہ آئی -

حافظ - اسمین کون ہنسی کی بات تھی -

ع - آپ اسقدر بھی نہین سمجھتے - کہان رہے ہو -

شہسوار - خداوند مشعلچی کا لونڈا آخر کہانتک سمجھ سکے -

ع - انھون نے کہا نہ تھا کہ پڑھین فارسی اور بیچین تیل - تیلی سے جب پوچھو گے ارے تیلی دن کتنا ہوگا تو بہت ہی برا مانیگا اسکو وہ بدشگونی سمجھتے ہین -

مصاحبون پر عتاب

نواب محمد عسکری صاحب گو صحبت یافتہ اور تجربہ کار فہمیدہ ہوشیار تھے مگر لکھنؤ کے فقرہ بازون اور خصوصاً انکے مصاحبون نے انکو اسقدر چکمے دیے تھے کہ اب سچی بات اور امر واقعی کی صحت اور تسلیم کرنے مین انکو تامل ہوتا تھا جو بات انھون نے اپنے مصاحبون کی زبان سے سنی اسکو یہ فوراً لغو اور مہمل در پایۂ اعتبار سے خارج سمجھے - ایک روز نواب صاحب نے بیگم صاحب کیطرف مخاطب ہوکر آہ سرد بھر کر کہا ہمین سخت افسوس ہی کہ ہم اپنے رفقا کے ساتھ اسقدر لطف واخلاق اور جود وکرم سے پیش آتے ہین مگر باانہمہ وہ کمبخت اسی پر تلے رہتے ہین کہ ہمکو چکما دین اور فقرہ بازی کر کے کچھ لے مرین - اور ایک صحیح کہتے ہین تو ننانوے لغو - ان لوگون نے

پہلے ہمسے کہا تھا کہ نینی تال بڑا برا مقام ہی - آب وہوا خراب ہی عوارض کا گھر ہی - پہاڑ برابر پھٹا کرتے ہین - مین نے جو یہ متوحش خبرین سنین تو ڈر گیا کہ مفت مین بیٹھے بٹھائے اپنی جان کو معرض خطر مین ڈالنا کونسی دانائی کی بات ہی - جائین حظ نفس تفریح طبع سیر دل لگی کے لیے اور وہان پہاڑ کے نیچے دب مرین یا گھنگھیے کی بیماری ہوجاے یا کوئی عارضہ لاحق حال ہو - مگر اب وہی سب کہتے ہین کہ نینی تال کی آب وہوا ایسی ہی کہ ہندستان مین کشمیر کے سوا اور کوئی مقام اسکا نقطۂ مقابل نہین ہی - اور جو بیمار وہان جاتے ہین وہ چنگے ہوکے آتے ہین - اب یہ مثالین دیتے ہین کہ فلان شخص تپ کہنہ کے عارضے مین اسقدر ضعیف اور لاغر ہوگیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہین رہی تھی نینی تال جانیکی ڈاکٹرون نے صلاح دی بندرہ دن مین ڈنڈ پیلنے لگا - اور ایک آدمی مختلف عوارض مین مبتلا ہوگیا تھا صرف ایک ہفتے مین نینی تال کی آب وہوا نے یہ رنگ اثر جمایا کہ کل عارضے رفوچکر ہوگئے گویا تمام عمر کبھی علیل ہی نہین ہوا تھا - اور پہلے کہا کرتے تھے کہ دو سو آدمی پہاڑ کے تلے دب کے مرگئے اور ایک کپتان صاحب کا پاؤن جو بھڑکا تو وہ کھڈ مین گر پڑے اور ہڈی پسلی تک چور چور ہوگئی کشتی الٹ گئی چار آدمی ڈوب گئے - تو اب ہمکو نہ انکی اس بات کا یقین ہی نہ اس بات کا - مگر چھٹن صاحب نے ہمسے کہا کہ زبردستی لے چلینگے وہ ہاری جیتی ایک نہین مانتے - اور کہتے ہین کہ نینی تال کا قیام بڑی خوش قسمتی کی بات ہی اور بڑے خوش طالعون کو نصیب ہوتا ہی اور صاحب لوگ گرمی بھر اور برسات بھر وہان ہی قیام کرتے ہین - اور چھوٹے لاٹ صاحب مع دفتر اور اہل دفتر کے سات آٹھ مہینے تک رہتے ہین - اگر خطرے کا مقام ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ ایسے ایسے جلیل القدر حاکم لوگ جنکی حکومت ہی وہان رہتے بلکہ

ادھر رخ بھی نہ کرتے۔ ہم اب اس شش و پنج مین ہین کیا کرین کیا نکرین

وہ خاتون پری چہرہ قمر رخسار نواب نامدار کی اس لمبی چوڑی کہانی کو کان دھر کے سُنا کی۔ جب یہ قصہ مطول ختم ہوا تو بیگم صاحب مسکرائین اور کہا مجھے ہنسی آتی ہی کہ تم لوگون کے مزاج مین کسقدر کانون ہی ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہین سیکڑون پلٹے کھاتی ہی گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ اور اس سے بڑھکے انسان مین عیب نہین۔ اگر ایک بات کرنی ہی تو اللہ کا نام لیکے کر گذرے ہرچہ باداباد۔ نہین کرنی ہی لعنت بھیجی۔ چلو قصہ ختم ہوا۔ ؎

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے | طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

آخر تمھارے اتنے دوست ہین کسی کا بھی تمکو اعتبار ہی یا کوئی اعتبار کے قابل ہی نہین جسپر اعتبار ہو اُس سے دریافت کر لو چھٹی ہوئی چھٹن صاحب بھی کیا مصاحبون کے سے چکمہ باز ہین۔ یا وہ بھی اس موے ممن کے بھائی ہین۔ اُنکو تمسے جھوٹ بولنے کی کیا غرض تھی۔ کیا مل جاتا۔ مصاحب نگوڑے یا تو اس سبب سے پہاڑ کی مذمت کرتے ہین کہ اگر نوابصاحب گئے اور ہمکو ساتھ نہ لیگئے تو پندرہ بیس دن پلاؤ اور زردہ۔ اور قورمہ اور کباب نہ ملیگا۔ چانڈو اپنے پاس سے پینا پڑیگا۔ دو گھڑی کی دل لگی جائیگی۔ گلوریان اور دوسیرا تمباکو کہان پائین گے اور یا اس وجہ سے پہاڑ کی تعریف کرتے ہین کہ تمھارے ساتھ سفر کے مزے اُٹھائینگے اور سیر کرینگے۔ بن کوڑی بن دام سفر کر آئینگے۔ نون لگے نہ پھٹکری اور پھر رنگ چوکھا۔ مگر تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ تمھارا دوست کون ہی اور دشمن کون ہی۔ دوست دشمن مین فرق نہین کر سکتے کیا سب ایک ہی سے تھوڑے ہوتے ہین۔ آدمی آدمی انتر۔ کوئی ہیرا کوئی کنکر۔ ؎

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد | خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مگر تم سب کو ایک ہی لکڑی ہانکتے ہو سب دھان بائیس پسیری لگا دیے معلوم ہوتا ہی تمھارے ہان یہ جتنے نمک گرے ہین سب کے سب اُٹھ گرے۔ اور چھوٹے بدمعاش۔ زمانے بھر کے اُٹھائی گیرے جنکے قول کا اعتبار۔ نہ فعل کا۔ جب تم جانتے ہو کہ وہ ایسے ہین۔ تو اُنکو منہ کیون لگاتے ہو۔ وعظ بتاؤ۔ صحبت مین ایسے آدمی رکھو جو تمھارے خیرخواہ ہون نیک بات کی طرف تمھارا دل لگائین نہ کہ شہدے لچے۔ لیکن تم سے کہے کون ضد اور کد کے پتلے ہو۔ آج کیا جانے کدھر سے آفتاب نکلا ہی کہ تم کو اتنی سمجھ تو آئی۔ تم اُن موے لچون کو پہچاننے تو لگے۔ مین پھولے نہین سماتی ہون۔ شاید خدا اور زیادہ سمجھ دے۔ اب انصاف کرو کہ مین نے کئی ہزار مرتبہ تمکو سمجھایا ہوگا مگر تمنے ایک نہ سنی آخر کو خمیازہ اُٹھایا ہی اُٹھایا۔ خیر اب بھی سوچو تو سویرا ہی۔ یہ سب دسترخوان کے آشنا ہین کوئی تمھارا خیرخواہ نہین ہی جبتک روٹی ملے جاتی ہی اور چانڈو چھی تک کے آشنا ہین۔ اور سب کے سب چاہتے ہونگے کہ تمکو بھڑا دیکے اپنا مطلب نکالین۔

نواب محمد عسکری کو بیگم صاحب کی تقریر بہت پسند آئی بہت محظوظ ہوے۔ کہا بیگم واللہ باللہ تمھاری باتین اسوقت جادو کا کام کر گئین مین ان سب نمکحرامون کو ایک ایک کرکے نکالونگا۔ یہ میرے بدخواہ ہین۔ انسے امید بہبود رکھنا عقل کی بات نہین ہی انکے قول و فعل کا جو اعتبار کرے اُس سے بڑھکر احمق کوئی نہین۔ مجھ پر خدا جانے ان لوگون نے کیا جادو کر دیا تھا کہ مین بالکل انکے بس مین تھا۔ اب چیت گیا۔ واللہ ایک ایک کو چُن چُن کے نہ نکالا ہو تو سہی۔ جاتے کہان ہین۔

یہ تقریر کرکے نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو مصاحبون نے چہرے کا رنگ متغیر پا کر بڑی ہمدردی کے ساتھ یون کہنا شروع کیا

ممن۔ حضور کا چہرہ اسوقت تمتمایا ہوا ہی کچھ۔

اختر۔ مین کہنے ہی کو تھا۔ تمنے بات چھین لی مجھ سے۔

مرزا۔ حضور طبع اقدس تو درجۂ اعتدال پر ہی نہ۔

ع ۔ ہان فضل الٰہی ہی۔ آہستہ سے۔ بے رخ ہو کر۔

مرزا۔ کوئی بات ضرور ہی خداوند۔ مین نہ مانونگا۔

ممن ۔ معلوم ہوتا ہی کوئی غصہ کی بات سُنی ہی۔

اختر۔ حق تعالیٰ حضور کو خضر و الیاس کی عمر عطا کرے ہم وابستگان دامن دولت کو حضور کی صحت مزاج کا بڑا خیال رہتا ہی۔ ؎

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد | وجود نازکت آزردہ گزند مباد

مرزا۔ آمین ثم آمین۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔

ع ۔ میان کمال الدین صاحب کوئی سلام اِسوقت سُنائیے۔

حافظ ۔ بہت خوب حضور ابھی عرض کرتا ہی غلام۔ ؎

چودھوین شب کو رہی مقتل مین شب بھر چاندنی
تین دن خون شہیدان مین رہی تر چاندنی

ع ۔ واقعی نور کا کلام ہی۔ خوش الحانی اسی کا نام ہی۔ اسوقت مین بعض آدمیون سے بڑے رنج مین بیٹھا ہوا تھا۔

مرزا۔ میان کمال الدین حضور کو کچھ اور سناؤ۔ عنایت الٰہی سے طبع مبارک ذرا بشاش ہو گئی ہی۔

کملو ۔ بہت خوب۔ ؎

آج کل فصل بہاری نے دیا ہی اشتہار
پھول پھل کیا خار تک ہی زیر فرمان بہار

نواب صاحب مصاحبون کی جلسازی اور نقرہ بازی سے بہت بددماغ ہو گئے تھے مگر کملو کی خوش الحانی اور سحر طرازی اور لحن بار بدی اور جادو پردازی نے ایسا رنگ جمایا کہ غصہ دور اور ملال کافور ہو گیا۔ فرمایا کہ کمال الدین واقعی باکمال آدمی ہین اُنھون نے ہمارا ملال رفع کر دیا کمال الدین نے جُھک کر سلام کیا اور کہا خداوند نعمت یہ سب حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی۔ کمال تو بہت ہی مشکل شے ہی۔ کمال کجا۔ مگر حضور کی قدردانی اور پرورش البتہ ہی۔ اگر حضور جیسے با اقبال رئیسون کی جوتیان اُٹھاؤنگا تو بیشک باکمال بھی ہو جاؤنگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور نے اب پرورش فرمائی ہی۔ آپکے صرف اسقدر مہربانی فرمانے سے میری وہ قدر و منزلت ہوئی کہ۔ ع

کلاہ گوشہ دہقان بہ آفتاب رسید

حضور نواب سر سالار جنگ بہادر نے غلام کی اسقدر تعریف کی کہ اگر ایک شمہ بھی عرض کردن تو خود ستائی اور خود نمائی مین داخل ہوگا اور اپنے منہ میان مٹھو بننا اپنے شیوے کے خلاف ہی۔ کسی کو اپنی آواز پر غرور ہوتا ہی مگر ذرا سی جمنائی کھائی اور ایک ہفتے کے لیے غائب غلہ۔ اب بھین بھین کرنے لگے۔ استاد ہو۔ کلاونت ہو۔ نایک ہو۔ کسے باشد۔ استادی خاک کام نہ آئیگی۔ کسی کو حسن کا غرور ہوتا ہی۔ چیچک نکلی حسن رفو چکر۔ سیر بھر قیمہ ہی تو منہ بھر پر چاہیے۔ کسی کو زور کا غرور ہوتا ہی۔ ڈنگو بخار آیا چلیے سال بھر تک کا نکمہ رہے ہین۔ اب لٹھیا کے زور سے بھی نہین اُٹھا جاتا سو دو قدم چلے اور ہانپ گئے یا تو ہاتھی کو دم پکڑ کے روک لیتے تھے یا اب ایک بچے سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے۔ کسی کو دولت کا غرور ہوتا ہی۔ رات کو چوری ہو گئی صبح کو نپشاخہ ہاتھ مین ہی۔ نئی سڑک کا پتہ پوچھتے پھرتے ہین۔ کسی کو لباس کا غرور ہوتا ہی۔ مگر ؎

نازش بجز دسمور تا کے | بر شم دگر غرور تا کے

غلام اگر آواز پر ناز کرے تو اس سے بڑھکے حماقت نہین مگر حضور کی پرورش ہمسے بڑھکے خوش آواز کوئی نہین۔ کیونکہ حضور نے شفقت کا ہاتھ رکھا ہی اور اب غلام حضور کے ظل عاطفت مین آیا ہی۔ ؎

چہ غم دیوار امت راکہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

وہ مہربان تو کل مہربان - اور جسپر حضور مہربان اُسپر خدا مہربان ہی

جنسے راضی ہین حضور اُنسے خدا راضی ہی

ممن جل بھن کے خاک ہوگیا - اگر بس چلتا تو کمال الدین کو گولی ہی مار دیتا - اختر بھی خار کھا رہا تھا - مرزا کا رنگ فق - چھوٹے درجے کے رفقا و مصاحبین بھی جلے ہوے تھے سب کو حسد تھا - مگر کرتے کیا - نوابصاحب کی نظر پرورش تھی - جب سرکار آرام کو گئے - تو ممن نے اختر اور مرزا کو اشارہ کیا اور ایک تخلیے کے مقام مین لیجا کر یون ہمکلام ہوے -

ممن - مرزا تمھارا ساگاؤدی کس مردک نے اپنے ہوش مین دیکھا ہو بڑے بیوقوف پرلے سرے کے گھامڑ ہو -

مرزا - ارے یار یہ حماقت ہوگئی کہ ہم اس کمبخت کو ساتھ لائے اور اب پچھتاتے ہین بڑا افسوس ہی -

ممن - ابے نامعقول ایک خطا ہوئی تھی پھر اب یہ دوسری خطا کیون ہوئی - ایک خطا دوسری خطا تیسری خطا -

مرزا - اور وہ دوسری خطا کونسی ہی بھائی صاحب -

ممن - اس قابل ہو کہ تمکو چورنگ کرے سکھال کھنیچے اور بھُس بھرے بس اور کچھ نہ کرے -

مرزا - تو آخر معلوم تو ہو وہ دوسری خطا کیا ہی -

اختر - ہماری سمجھ مین خود نہین آتا - بتاؤ میان -

ممن - گدھون کی سمجھ مین کہین باریکیان آتی ہین -

مرزا - یا اتنی کچھ کہوگے بھی کہ بکتے ہی جاؤگے -

ممن - اور ہمارا کیا بگڑیگا - خود ہی پچھتاؤگے -

مرزا - اب ہم تھوڑی تک چلینگے تمکو بس کہدیا ہی -

ممن - ابے گدہے جب نوابصاحب مجلس سے منھ پھلائے آکے بیٹھے تھے اور اُنھون نے اس باجی کو حکم دیا کہ کوئی غزل گاؤ تو اُسوقت تمکو یہ کیا فرض تھا کہ تم بھی تعریف کرتے - تمنے اور اُلٹی فرمایش کی کہ میان کمال الدین خاموش کیون ہوے کچھ اور کہو نوابصاحب کا ملال اب تمھاری خوش گلوئی سے دور ہوگیا - جا پھٹے سے منھ - تف ہی تیری اوقات پر -

اختر - ہان واللہ سچ کہا مجھے اب یاد آیا بہت بُری ہوئی -

مرزا - ارے یار یہ زبان دیکھیے کہان کہان جوتیان کھلوائیگی لاحول ولاقوۃ !!! بڑی بدّھب ہوئی -

ممن - میری آنکھون مین خون اُتر آیا اُسوقت -

اختر - اور اب اُسکا رنگ ایسا جمگیا کہ پھیکا نہین پڑ سکتا -

ذکر مینی تال

نواب فریدون حشم خاقان کلاہ - ہلال رکاب ثریا جاہ ایک روز نواب چھٹن صاحب کے یہان جانے ہی کو تھے کہ چوبدار سلیقہ شعار نے جھک کر سات بار سلام کیا اور کہا پیر و مرشد نواب چھٹن صاحب بہادر تشریف لاتے ہین - فٹن آگئی - حمین ہین کسی سے باتین کر رہے ہین - محمد عسکری نے حکم دیا کہ گاڑی کھلوا دو اب نہ جاینگے - اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے رفقا و مصاحبین نے سرو قد تعظیم کی - آداب بجا لائے - مسند پر محمد عسکری کے پاس چھٹن صاحب بصد زیب و تجمل متمکن ہوے محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہمین ایک روز یہ خیال ہوا تھا کہ خدمتگارون کو موقوف کرکے انکی جگہ پر عورتون کو نوکر رکھین کمسن کم سن نوعمر نوخیز خوبصورت خوبصورت حسین زہرہ جبین گلفام نازک اندام چھوکریان ادہر کا کام کرین - واللہ بڑا لطف حاصل ہو - یہ کیا کہ ریشائیل مچھا کڑا بیگ ڈنڑیل ٹرنتیے خدمتگا

ہر وقت موجود - اِنکے عوض چودہ[14] چودہ[14] پندرہ[15] پندرہ[15] برس کی حوروش معشوقین ہون تو روح کو بالیدگی ہو اور طبیعت ہر دم بشاش رہے - پانی کی ضرورت ہوئی - آواز دی مبارک قدم پانی منگواؤ - اُسنے آواز دی - اری ننھی - سرکار کے واسطے آبِ خاصہ تیار کراؤ - بی ننھی - آبِ خاصہ لیکر آئین - صورت دیکھتے ہی پھڑک اُٹھے ادھر پانی پی رہے ہین اُدھر کنکھیون سے گھورتے جاتے ہین اور سب خادماؤن کو حکم دے دیا جاے کہ ہر دم عطر مین ڈوبی رہین کمرے کیطرف سے نکل گئین تو دماغ طبلۂ عطار بنگیا - گلوریان لیکے بی مُنّی کھڑی ہین - لال لال گال - عنبر آگین بال - سولھا سترہ برس کا سن - مرادون کی راتین جوانی کے دن - ٹیپان جمی ہوئین سینہ اُبھرا ہوا - جی خوش ہو گیا - پنکھا قلی کے عوض کوئی مہری پنکھے پر مقرر ہے - گدرایا ہوا بدن ہاتھ پاؤن کی کراری نک سک سے درست صاف سُتھرے کپڑے پہنے ہوے - ہر کمرے مین ایک ایک نوجوان معشوقہ پری تمثال مشتری خصال تعینات ہے وا اللہ پرستان کو مات کرے - مکان یہ معلوم ہو کہ اندر کا اکھاڑا ہے یا پریون کا دنگل - بھئی ہم یہ نہ کر دکھاؤن تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤنگا - ٹھان لی ہے کہ نینی تال سے واپس آکر ایک درجن بھر عورتین بھرتی کرینگے - مگر اُمین سے کوئی بیس برس کے سن سے زیادہ نہو گی چودہ برس سے لیکر بیس برس کے سن تک کی - اور سرخ و سفید نازک بدن - غنچہ دہن - اور شوخ و شنگ - رشک پریخان فرنگ - حاضر جواب تیز طبیعت - زبان دراز - گیگلی عورتین ہم نہین چاہتے - لولی حیران - نہین - ہر دم بنی ٹھنی رہین بناؤ چناؤ کے ساتھ - روز حمام کرین - اور روز کپڑے بدلین - تاکہ صورت دیکھنے سے جی خوش ہو جائے - آنکھون کو ٹھنڈک پہونچے - اور روح کو سرور حاصل ہو - آؤ ہم تم دونون نوکر رکھ لین

نواب چھٹن صاحب سنتے سنتے بول اُٹھے کہ یہ تو سب ہوا اور اگر پاؤن دبوانے کو جی چاہا تو پھر وہی مرد دے بلا اِسلیے جا ئینگے اسیر صاحب مسکرائے اور محمد عسکری نے کہا بھئی عورتون سے پاؤن دبوانے مین کیا حرج ہے - انسان کا دل صاف رہنا چاہیے - مقدم تو دل کی صفائی ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر ست		از ہزاران کعبہ یک دل بہتر ست

چھٹن صاحب نے کہا بھائی یہ ہم نہ مانینگے - بڑے بڑے زہاد کے قدم اِس کوچے مین ڈگمگا جاتے ہین - ہم آپ کس شمار قطار مین ہین - لاحول ولا قوۃ! جب بی منی پانزدہ سالہ بن ٹھن کے پاؤن دبانے آئینگی یا بی مبارک قدم ہفتدہ سالہ عطر فتنہ مین سر سے پاؤن تک ڈوبی ہوئی پلنگ پر بصد ناز و انداز بیٹھکر ہاتھ بڑھائینگی تو ران اور پاؤن مین گدگدی معلوم ہوگی یا نہین - ابھی تو یہ دل لگی ہی دل لگی ہے لیکن اگر واقعی عورتین نوکر رکھین اور اسطرح کی عورتین کہ بیس برس کے سن سے کوئی زیادہ نہو - اور سب کی سب ملیح و صبیح اور نازک بدن اور طرار اور خوبرو ہون تو حضرت اغواے شیطان سے بچنا دل لگی نہین ہے - خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے معصیت مین گرفتار ہونے سے کیا فائدہ - یون ہی گناہون سے نہین بچتے نہ کہ ایک درجن بھر نو عمر طرحدار چھوکریان ہر دم نظر کے روبرو رہین - مگر بھئی سوجھی اچھی اسکے ہم بھی قائل ہین اور بیگم صاحب کتنی خوش ہون کہ میان نے درجن بھر چھوکریان نوکر رکھی ہین اور یہ تو وہ جانتی ہی ہین کہ میان بڑے پاکباز نیک طینت صاف باطن آدمی ہین - آپکی جانب سے بدظن نہو نگی -

محمد عسکری بولے سنو بھئی ہم تمھاری طرح زن مرید جورو کے غلام نہین ہین کہ بیوی سے ڈرین اور بید کی طرح تھرائین - جورو گھر مین پڑی رہے عمدہ سے عمدہ اور لطیف سے لطیف

کھانے کھائے۔ قیمتی لباس پہنے۔ جواہرات اور زیور سے آراستہ رہے۔ گھر مین ماما آتو چھوچھو دائی کھلائی خواص مشتی مت مہری دوا مغلانی پر حکمرانی کرے نہ کہ میان پر حکومت کرے ایسے میان کی ایسی تیسی۔ میان بیوی بنکے رہے اور بیوی میان بنکے۔

چھٹن صاحب ہنس پڑے۔ فرمایا خیر صاحب ہم زن مرید جورو کے غلام بلکہ غلام کے غلام کے غلام ہی سہی۔ ہم تو اپنی بیوی پر عاشق ہین۔ خیر یہ تو سب ہوا اب یہ فرمائیے کہ سفر کی تیاری کی یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا یار اتنا تو بتادو کہ وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین یا نہین۔ سوداگرونکی کوٹھیان ہین یا نہین۔

نواب چھٹن صاحب اُنکی بھولی بھولی باتون پر بہت ہی ہنسے کہا یار مین اس حیرت مین ہون کہ تم کو آدمی کون کہتا ہی۔ تم بھی کہوگے کہ مین آدمی ہون۔ ذرا عقل نہین چھو گئی ہی بالکل بے بہرہ بلکہ عقل کے پیچھے لٹھ لیے گھومتے ہو۔ اتنا نہین سمجھتے کہ نینی تال جیسے مقام مین جہان خود لاٹ صاحب سات آٹھ مہینے رہتے ہین اور جو لوکل گورنمنٹ کا سمر ہیڈ کوارٹر ہی یعنی برسات کا صدر مقام اور جہان صدہا یوروپین لیڈیان اور جنٹلمین تبدیل آب ہوا کے لیے جاتے ہین وہان سوداگرونکی کوٹھیان نہونگی۔ ایک کوٹھی عین لب چشمہ سار جھیل کے کنارے اس خوشنمائی سے تعمیر ہوئی ہی کہ باید و شاید۔ یہ مارشن صاحب سوداگر کی کوٹھی ہی اسمین لکھو کھا روپے کا اعلیٰ درجے کا سامان رہتا ہی۔ اور ایسا نفیس اور نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی اشیا اور ضلع و جل نظر نہین ٹھہرتی۔ شام کو بلکہ دو گھڑی دن رہے سے ساڑھے سات بجے رات تک وہ رونق رہتی ہی کہ مین کیا عرض کرون۔ مہ لقا اور پری چہرہ لیڈیان جوق جوق جمع ہوتی ہین۔ اور بڑے معزز معزز حکام جلیل القدر آتے ہین دو گھڑی کھڑے ہو جائیے تو عجب کیفیت نظر آتی ہی۔ یہ کسکی داڈی ہی حضور لیڈی صاحبہ۔ یہ گھوڑے پر ایک زہرہ تمثال مس تشریف لائین۔ از سر تا پا حسن مین غرق زرق برق۔ اٹھلاتی ہوئی گرجے مین جاتی ہی۔ پتلی کمر بل پر بل کھاتی ہی۔ وہ سامنے سے نوجوان خوشرو افسر فوجی وردی پہنے رپ رپ کرتا آیا کیسی بادۂ طرب خیز کا پیگ اُڑایا۔ کسی نے کوٹھی کی سیر کی دل بہلایا ہزارون لاکھون ہی کے وارنے نیارے ہوتے ہین۔ آپ پوچھتے ہین کہ نینی تال مین کوئی کوٹھی بھی ہی۔

برین عقل و دانش بباید گریست

خدا ایسا کرے تو ذرا ہی سی عقل چاہے دے مگر دے فرود ایک کوٹھی لیے پھرتے ہو وہان ایک سے ایک بڑھی ہوئی کوٹھی ہی مگر یہ سب سے اول ہی۔ ایک قطار کی قطار برابر کوٹھیون ہی کی ہی جس مقام پر ایسے معزز بالا دست حکام اتنے عرصے تک قیام کرین وہان کوٹھیان نہونگی بھلا۔ بھائی جان تم میری خاطر سے چلو تو سہی نینی تال قابل دید مقام ہی۔ ایسا کوہستان تو ہندوستان مین شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا۔ گو اور مقام بھی سرد اور فرحناک ہین مگر نینی تال مین اور ہی لطف ہی۔ اور اس جھیل نے تو واللہ اور بھی رونق تازہ بخشی ہی۔ دل کی کلی کھل جاتی ہی۔

اگر کسی کے سامنے کہوگے کہ نینی تال کی آب و ہوا خراب ہی تو ہنسے گا واللہ ہنسے گا۔ بھلا کوئی بھی ایسا بیوقوف ہوگا جو نینی تال کی آب و ہوا کو برا کہے۔ اور پھر لکھنؤ کا رہنے والا یہان سے قدم بھر پر تو نینی تال ہی۔ ایک پھلانگ مین آدمی پہنچتا ہی۔ بات کرے تو یہان سے وہان تک آواز جائے چینے بھر پر ہی۔ سات آٹھ بجے ریل پر سوار ہوئے صبح بریلی مین

منہ دھویا۔ چار پی نو بجے کاٹھ گدام مین داخل ہوے بارہ یا ایک بجے تک نینی تال مین دندناتے رہے ہین اور جھیل و پہاڑ کی تازی تازی ہوا کھا رہے ہین ہاے کیا مقام ہے۔

این چشمہ و این سبزہ و این لالہ و این گل
آن شرح ندارد کہ بہ گفتار درآید

اور برسات کے دنون مین تو وہ لطف ہوتا ہے کہ کیا گذارش کردن موسم برشکال کی کیفیت نینی تال مین قابل دید ہے۔ بلکہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے۔ ع
موسم برشکال آپہونچا

شور باران کا ہے یہ صبح و مسا	رحمت حق کی چل رہی ہے ہوا

پہار پر جانے کے لیے مشورہ جلسے کا

ع۔ اچھو بالفعل ہمارا عزم سفر ہے۔ اب ہم زیادہ نہین ٹال سکتے مگر جناب روانگی کے قبل ایک دن جلسہ ضرور ہوگا۔ اور ایسا ویسا جلسہ نہین انشاءاللہ اس دھوم دھام سے جلسہ ہو کہ باید و شاید اس ہفتے مین تو بقول آپکے سفر ٹل نہین سکتا۔ اچھا تو پھر پرسون جلسہ ہو جائے اور ہم صاحب لوگونکو بھی بلانا چاہتے ہین۔
چھٹن صاحب نے کہا بہتر ہے۔ ایک روز جلسہ دیکھ لو۔ مگر پرسون ہی ہو جائے۔ ورنہ پھر واللہ اعلم کس روز تیاری ہو جائے پرسون ہی شاید کچھ ہو لے دین۔ س

ہوا پرنور خورشید طرب سے انکا کاشانہ
نظر خیرہ ہوئی تھی شیشۂ آتش لا استعداد رو
ہزارون بزم مین جمشید سے ناخواندہ مہمان تھے
یہان تھی عام دعوت خوان نعمت خوب تھے ان نعما
ہزارون طائفے تھے بزم کا پریہ قرینہ تھا
زلیخا بزم و بلقیس و حور و لیلی و شیرین

کیا نواب سنجر منزلت نے جشن شاہانہ
پری شیشے مین اتری ہو گئی محفل پریخانہ
نکل خمخانے سے دخت رز آئی بیحجابانہ
وہ جنت تھی کہ آدم نے جہان پایا ہین دانہ
زنانے مین زنانہ اور مردانے مین مردانہ
یہ سب مہمان بزم عیش تھے ہم صاحب خانہ

نواب سنجر منزلت فریدون مرتبت نے قبل روانگی کہسار اپنے احباب کی تفریح طبع کے لیے ایک بزم فریدونی اور جشن جمشیدی بڑی دھوم دھام اور اہتمام و احتشام سے منعقد کیا جسمین لکھنؤ اور دیہات کے چیدہ چیدہ طائفے تھے۔ کوئی حسن و جمال مین بے مثال کوئی خوش الحانی مین بے نظیر۔ کوئی لگاوٹ در ادا مین فقید المثل کوئی رقص مستانہ مین لاثانی۔ کوئی تبانے مین طاق۔ الغرض کل طائفے اپنے آپ ہی نظیر تھے۔ شہر کے طائفون سے تو نواب صاحب واقف کہ اس فن کے بانی کار اور ارباب نشاط کے مربی تھے۔ خوب ہی تھے اور دیہات کے طائفون کا اہتمام ٹھاکر گیان سنگھ زمیندار کے سپرد تھا۔ ممن اور خواجہ ضامن علی مصاحبون کے تعلق ناچ کا اہتمام تھا۔ محفل کی نشست و برخاست کا انتظام منشی اختر صاحب کے سپرد تھا۔ میان کمال الدین کو مدد دیے اور عظیم اللہ خانی اور (اسردم تازہ) حقون اور چلم تمباکو کو ملون کی داروغگی دی گئی۔ طائفون اور انکے میراثیون اور سفردائیون وغیرہ کی نشست اور تمباکو اور گلوڑے اور الائچی اور ڈلی اور پان اور برف کے لیے لالہ اشرفی لال مقرر ہوے اور ان کل کی نگرانی چھٹن صاحب کے تعلق تھی۔ یہ سب انکے مددگار اور اسسٹنٹ اور پیشدست تھے اور وہ حاکم و ناظم بالادست۔
یہ سب اہتمام تو آسان تھا مگر نواب صاحب نے بکمال رفعت و مہمان نوازی صاحب لوگون کو بھی مدعو کیا تھا۔ اب میان ممن اور اختر بھلا اس قابل کہان کہ یورپین حکام اور افسرونکی طرز صحبت اور انکی دعوت کے قاعدون سے واقف ہون نواب صاحب کو اسکی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہو کہ کوئی امر صاحب لوگون کی راے کے خلاف ہو لہذا چھوٹے صاحب کو چٹھی لکھی کہ آپ کسی وقت آکر انتظام کی جانچ کر لیجیے۔
چھوٹے صاحب محمد عسکری کے مکان پر آئے یہ اسوقت

آرام مین تھے - گاڑی روک کر کہا نوابصاحب کو سلام دو - خدام بولے حضور نوابصاحب تو آرام مین ہین - صاحب نے متحیر ہو کر کہا سوتے ہین؟ یہ کون وقت آرام کرنیکا ہی - اب شام مین تھوڑی ہی کسر ہی - لوگون نے بات ٹالنے کے لیے کہدیا حضور آج دوپہر ڈھلے سے سرکار کی طبیعت نصیب اعدا علیل و ناساز ہی کھانا بھی کم کھایا مگر تقلیل غذا سے بھی کوئی فائدہ نہ نکلا - ابھی ابھی آنکھ لگ گئی ہی - چھوٹے صاحب نے کہا داروغہ کو بلاؤ - داروغہ بلوائے گئے صاحب نے کہا دیکھو صاحب کھانا یہان ہی پکیگا - باورچی اور سیرا اور خانسامان ہم نے سب کا بندوبست کر لیا ہی - اور ایک فہرست ہم لائے ہین اُسکے مطابق انڈا مرغی و دودھ مکھن اور ترکاری قند سب منگوا لیجیے - مگر کل چیزین اول نمبر ہون - داروغہ نے کہا خداوند نادر سے نادر اور عمدہ سے عمدہ لیجیے اور ہمارے ہان تو یون وزیر کے کھانے مین بیس روپیہ من کا چانول خرچ ہوتا ہی اور ایک روپیہ سیر کا قند - بکرون کے عوض دنبے لیجیے مرغی انڈا بہتر سے بہتر دودھ کے لیے محل مین گائین موجود ہین لیکن اگر حضور کی اجازت ہو اور سب صاحب لوگ پسند کرین تو پلاؤ یا زردے یا فیرنی کی قسم سے کچھ ہندوستانی چیزین بھی ہون - مرغ پلاؤ کو تو ضرور ہی حکم دیجیے - سب صاحب لوگ پسند کرینگے - وہ شی ہی ایسی ہی - آیندہ جو حکم ہو - فرمایا اچھا بھاری مرغ پلاؤ پکواؤ - اور کچھ نہین -

صاحب رخصت ہو کر چلے تو داروغہ نے کہا حضور اور تو سب سامان حاضر رہیگا - مگر باورچی وغیرہ حضور وقت پر بھیجدین -

اب سنیے کہ نواب محمد عسکری صاحب کی نسبت انکے مصاحب باہم کیا گفتگو کرتے ہین -

داروغہ - صاحب اسوقت بُرا مان گیا ہو گا -

ممن - بُرا ماننے کی بات ہی - ہم نہ مانتے؟

مرزا - اور یہ اچھا فقرہ چست کیا کہ کھانا بھی نہین کھایا - مانتا ہون

اُستاد - اب اور کیا نمک یا مجھکو کھا جاتے -

داروغہ - تو مرغ پلاؤ کی فرمائش کر گئے ہین -

مرزا - ذرا اچھا پکوانا خوب بھاری پلاؤ -

داروغہ - ہمکو سکھاتے ہو خدا کی شان ہی - عمر بھر یہی کیا کیے یا کچھ اور - مرغ پلاؤ پکوانا ہمکو سکھاتے ہو - ایسا پلاؤ ہو کہ اُنگلیان چاٹین سب - نواب صاحب کو ذرا ہوش تو آنے دو - اور سب کو تھوڑا تھوڑا چکھاؤنگا ذرا انصاف سے راے دینا -

نواب نامدار کوئی ساڑھے چھ بلکہ سات بجے ذرا سنکے تو خدمتگار نے آہستہ آہستہ پانون دبانے شروع کیے تاکہ بیدار ہو جائین - جیسے ہی اُنھون نے ذرا کروٹ بدلی خدمتگار نے دبے دانتون عرض کیا خداوند دونون وقت ملتے سونے سے سستی آتی ہی اب سرکار نہ سوئین -

محمد عسکری آنکھ ملتے ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ رہے - کوئی پانچ چھ منٹ تک کروٹین بدلا کیے - ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر - آخر کار داروغہ نے آنکر عرض کیا - سرکار اب سونے کا وقت نہین ہی - چھوٹے صاحب آئے تھے پھر گئے - اور حضور کو ابھی بہت کچھ بندوبست کرنا ہی - وقت اب قلیل رہگیا ہی - نوابصاحب نے کہا چھوٹے صاحب آئے اور تم لوگون نے ہمین نہ جگایا - جرمانے کے قابل کام کیا ہی - سب پر جرمانہ کرونگا ایک سرے سے داروغہ مزاج مین بہت کچھ دخیل و منہ چڑھا بھی تھا کہا حضور اسی مین خیریت گذری کہ کسی نے جگایا یا نہین اور اگر کوئی جگاتا بھی تو غلام کب روا رکھتا آج حضور نے بڑی بے اعتدالی کی اور کوئی دن ہوتا تو کچھ ہرج نہ تھا اپنا گھر ہی - اول تو اسوقت آپ کا جاگنا محال تھا اگر بفرض محال بیدار بھی ہوتے تو ہرگز ملاقات کے قابل نہ تھے

لہذا مین نے صاف صاف کہدیا کہ آج کچھ طبیعت نصیب اعدا علیل ہی اور سرکار نے اسی سبب سے کھانا نہین کھایا ہی ابھی ابھی آنکھ لگی ہی بہت بیچین تھے سونے سے ذرا اسکون ہو گا حکم ہو تو جگا دون فرمایا نہین نواب صاحب کو آرام کرنے دو اب ہم صبح کو آوینگے اور ہمنے سامان لیس کر دیا ہی - مین نے پوچھا کہ ہندوستانی کھانا بھی کچھ پکوایا جائے فرمایا اسکا جواب ہم پیچھے دینگے لیکن مرغ پلاؤ ہو تو کچھ حرج نہین شاید صاحب لوگ پسند کرین - اب حضور منھ دہو کے ذرا باغ مین بیٹھین تو مشورہ ہو مجھے بڑی فکر ہی کہ خدا کرے سب کام خوبی اور نیکنامی کے ساتھ انجام پائین اور خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا حضور کی نیک نیتی سے سب کام درست ہو جائینگے -

نواب صاحب نے کہا وہ کام ہی کون ایسا ہی - کام تو انجام پا ہی جائیگا پچاس ساٹھ آدمیونکی دعوت بھی کوئی بڑی بات ہی مگر ہمین اسوقت اسکا البتہ رنج ہوا کہ چھوٹے صاحب آئے اور چلے گئے اور ملاقات نہوئی وہ بھی اپنے دلمین کہتے ہونگے کہ ہندوستانیونکی بات اور وعدے کا کوئی اعتبار نہین ہی وہ بیچارے تو اس محبت سے دوڑے آئے اور ہم پڑے خراٹے لے رہے ہین - خیر اب کل عذر کر دینگے کہدینگے کہ طبیعت دفعتہ ناساز ہو گئی لیٹ رہا - لیکن میرے آدمیون کی غلطی اور بیوقوفی بھی کہ آپ آئے اور انھون نے مجھے جگایا تک نہین مین جرمانہ کرونگا انپر انھون نے واقعی جرمانے کا کام کیا ہی - بس فوراً کہینگے کہ نہین نہین نواب صاحب کچھ بات نہین ہی کوئی ضروری کام بھی نہ تھا آپ سے

داروغہ نے کہا سرکار یہ دو چار جھپر یہان بڑے بڑے معلوم ہوتے ہین - آپ تو آخر نواب ہین - مسکرا کر جواب دیا آپ کوئی حاکم ہین یا وہ لوگ آپ کے بسے ہین - برا یا مکان برا یا چھپر آپ آخر اجڑوانے والے کون کیا دور کی سوجھی ہی - اور وہ جو آپ سے کہین کہ آپ اپنا مکان کھدوا کے پھینکیے تو کیسی ہو

داروغہ بولا حضور حاکم نہ سہی زور زر تو ہی - سہ

اگر زر تو خدا نہی ولیکن بخدا	ستار عیوب قاضی الحاجاتی
۶ زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

وہ دو چار چار روپے کے بنوائے ہونگے - ہم دس دس دینے کو تیار ہین -

نواب صاحب نے کہا ہان یون تو مکان انکے چاہیے کہ دو ڈالو سو کا مکان ہو ہزار دے دو - انکی چھپر یہ بہتر ہی اور دو اور یہ چھپر ہمارا کیا لیتے ہین - نہ ہمارے مکان مین نہ ہمکو ایسے کوئی سروکار ہی چھپر پڑے ہین لگ نہ ہمسے مطلب اور وہ ایسا کیا -

دوسرے روز تڑکے دفعتہ چھوٹے صاحب اپنے عربی گھوڑے تیز گام و گلفام پر سوار ہو کر نواب نامدار کے ایوان عظمت بنیان مین داخل ہوے دریافت فرمایا کہ نواب صاحب محل مین ہین یا کمرے باہر بیٹھے ہین خدمتگار نے عرض کیا حضور ٹم ٹم پر سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لیگئے ہین مگر کہہ گئے ہین کہ اگر حضور صاحب بہادر تشریف لائین تو انکو گول کمرے مین بٹھانا ہم ابھی ابھی آتے ہین تھوڑی ہی دور ہوا خوری کو جاتے ہین - یہ کہہ ہی رہا تھا کہ داروغہ صاحب نے انکو کہا - خداوند سرکار آرام مین ہین اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین اب صاحب کی عقل دنگ کہ خدمتگار تو یہ کہتا ہی کہ سوار ہو کر ہوا کھانے گئے اور یہ کہتے ہین کہ صاحب کو بٹھانا اور داروغہ کچھ اور ہی بات کہتا ہی - خدمتگار کو بلا کر پوچھا نواب صاحب کیا کہہ گئے ہین - وہ لگا بغلین جھانکنے - حضور - شاید - حضور - مجھ سے بڑی - اتنے مین داروغہ بولے - خداوند یہ لوگ کیا جانین ہمارے سرکار آرام مین ہین - اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین - کہ اتنے مین میان تمن آئے صاحب کو ادب کے ساتھ سلام کیا اور کہا حضور نواب صاحب کی تلاش مین ہین - نواب صاحب کو ایک دوست نے

کل شب کو اپنے ہان جلسے مین طلب کیا تھا اسوقت نوابصاحب نے مجھے دوڑا دیا کہ اگر صاحب بہادر تشریف لائین تو تم ساتھ رہو اور سرکار آج کچہری مین یا حضور کے بنگلے پر کسی وقت حضور سے ملینگے
صاحب اور بھی جگہ ایسے کہ یہ اصرار کیا ہی۔ جو تا ہی نیا فقرہ سنا تا ہی کی دو نعل کا اعتبار نہین خدمتگار کہتا ہی ہوا کھانے گئے ہین - اور کہ گئے ہین کہ صاحب کو بٹھا رکھنا - داروغہ کہتا ہی کچہری پر ہین اور آرام فرما رہے ہین - اب یہ ایک اور صاحب آئے جو سب سے بڑھ گئے
من جو فتش ام یرادر خلاف من بسیار زشت ست - یہ کہتے ہین کہ نہ نوابصاحب آرام مین ہین نہ ہوا کھانے گئے ہین نہ کچہری پر ہین بتایا یہ سب سے بڑھ گئے - صاحب زندہ دل اور ہنس مکھ آدمی تھے اس خلاف بیانی پر دل ہی دل مین انکو ہنسی آئی - ایک عورت جو محلسرا سے نکلی تھی اس سے پوچھا نوابصاحب اندر کیا کرتا ہی - وہ کسی قدر ہراسان ہوئی کوئی دو منٹ غور کرکے کہا کہ ای حضور مجھے کیا معلوم مین کیا گھر بھر کا جائزہ لیتی پھرتی ہون کچھ - صاحب نے کہا کہ تو ہم حوالات کو بھیجدیگا - ایکدم سے تم بولو کہ نوابصاحب کہان ہی - تنگ آکر جواب دیا - ای کیا کوئی ددڑ لائے ہو - یہ کہکر محلسرا مین گئی -

عباسی سے کہا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی - اللہ خیر کرے ایک صاحب گھوڑے پر سوار کھڑے ہین پھاٹک کو گھیرے ہوے اور نوابصاحب کو پوچھ رہے ہین - اور داروغہ دربان خدمتگار اور ممن سب کے سب گھبرا رہے ہین - نہ جانے کیا سبب ہی -
عباسی نے دداجی سے کہا - انھون نے بیگم صاحب کو خبر دی وہ سنتے ہی کانپ اٹھین اور فوراً نوابصاحب کو جگایا یہ آنکھین ملتے ہوے اٹھے اور پھر لیٹ گئے - مگر بیگم صاحب کی گھبراہٹ دیکھکر خود بھی گھبرا گئے اٹھ بیٹھے - بیگم صاحب نے کہا - ذری دریافت کرو آج سویرے سویرے یہ کون انگریز تمھاری تلاش مین ادھر سے ادھر منڈلا رہا ہی

نوابصاحب نے کہا کوئی ہو گا - عباسی سے کہو دریافت کرے اتنے مین ایک مہری نے نوابصاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا یا جانے کسی نے بھیجا ہی - نوابصاحب نے کھولا پڑھا -
حضور - سرکار - آج سویرے سے ایک انگریز بہادر حضور کو پوچھتے ہین کہ حضور کہان ہین - سو ہم لوگون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہینگے اور وہ یہان ہینگے - اسپ کے اوپر سوار ہینگے - اور داروغہ نے کہدیا کی سرکار آرام کرتے ہینگے جو جو حکم ہو دیگا ویسا کیا جاوےگا - اور واجب تھا عرض کیا - آفتاب دولت و اقبال و رخ شان باد
عرضی - تابعدار عبدی ست نثار ممن علی -
نوابصاحب نے اسکی پشت پر جواب لکھدیا یا تھا مگر قلم دوات کاغذ سب ندارد - کوٹھی مین آدمی دوڑا گیا مہری نے دربان سے کہا دربان نے خدمتگار سے - اسنے کوٹھی کا وہ کمرہ کھلوا دیا جسمین لکھنے پڑھنے کا سامان صرف دکھانے کے لیے رکھا تھا اور کبھی کام نہین آتا تھا - وہان سے قلم دوات کاغذ لیکر دربان کو دیا - اسنے اوپر دیکر مہری کو بلوایا مہری نے اوپر لیجا کر نوابصاحب کو دیا اور حضور نے جواب لکھا
مم من تم بڑی تمیز سے پوچھو کہ نام یا نٹے اٹھی شریف صاحب بہادر کا کیا ہی اور ہم کو لکھ لکھو -
محمد عسکری عفی عنہ تاریخ چوتھی
اللہ کی عنایت سے دونون زبردست منشی نکلے - ایک تو حضور کو (حضود ر) صبح کو (سویرے) پوچھتے کو (بوچھت ستے) اور کہ کو (کی) لکھتے ہین - آفتاب مین الف انات تاب الگ
عبودیت شعار کی خرابی عبدی ست نثار - ماشاء اللہ -
خود غلط انشا غلط املا غلط
دوسرے صاحب نے انکے بھی کان کاٹے - یہ ممن کو مم من اور لیجئے کو یانٹے اور لکھو کو لکھ لکھو لکھتے ہین مگر دونون اچھے ملے

صاحب اپنے دلمین ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہوگئی ابھی تک یہی نہین معلوم ہوا کہ نوابصاحب گھر مین ہین یا نہین بہر کیف جبتک ممن کا جواب آئے نوابصاحب کو یاد آگیا کہ چھوٹے صاحب آئے ہونگے فوراً منہہ دھوکر کپڑے پہنے اور باہر آئے -

صاحب - ہمکو نواب صاحب بڑی تکلیف ہوئی -

ع - جی نہین - آپ کب سے آئے ہوے ہین -

صاحب - البتہ ایک گھنٹہ تو ہوا ہوگا ہمکو -

ع - ان لوگون نے مجھے ذرا اطلاع نہ دی -

صاحب - یہ آپکا انتظام ہی نوابصاحب !!!

داروغہ - حضور آدمی سے غلطی ہوگئی اتفاقیہ -

ع - کیا جھک مارتے ہو - آدمی سے غلطی کیا ہوئی تم سے خود غلطی ہوئی - صاحب ایک گھنٹہ سے صاحب تشریف لائے ہین اور تمکو خبر ہی نہین - افسوس کا مقام ہی سخت افسوس کا مقام ہی والله - اور تم ہی ایسے لوگ مالک کو بدنام کرتے ہین - چھوٹے صاحب مین آپ سے معافی چاہتا ہون -

صاحب - دل کچھ پروا نہین - مگر آپکی آیا بڑی بگڑی تھی ہمسے بہت خفا ہوئی -

ع - (داروغہ سے) کون آیا تھی میان - اور بگڑنے کے کیا معنی

صاحب نے گھوڑے سے اُتر کر ہاتھ ملایا اور کہا اب آیا کو جانے دیجیے اور ہمارے ساتھ چلیے اُس جگہ پر -

چھوٹے صاحب نے انگریزی کھانا پکوانے کے لیے ایک مقام جو کوٹھی اور باغ سے علیحدہ تھا پسند کیا اور باورچیون کو جو اُنکے ہمراہ آئے تھے تاکید کی کہ عمدہ سے عمدہ کھانا پکے - محمد عسکری نے دریافت کیا کہ اگر کسی قدر ہندوستانی کھانا ہو تو ہرج تو نہین ہی - اُنھون نے غور کر کے کہا ہندوستانی کھانے مین صرف مرغ پلاؤ ہو مگر وہ ثقیل اسقدر ہوتا ہی کہ صاحب لوگ کم پسند کرتے ہین - مجھے تو آپ کے ہان کا پکا ہوا مرغ پلاؤ بہت ہی پسند ہی لیکن چھ سات چمچ سے زیادہ مین نہین کھا سکتا یا یون کہون کہ اس سے زیادہ مین نہین کھاؤنگا - ہم لوگون کی غذا سادی ہوتی ہی - گھی اور شیرہ بادام اور بھاری بھاری چیزین ہم نہین کھاتے - ہم سوپ کھاتے ہین مرغ کی کسلفٹ یا رسٹو - جسطرح آپکے ہان قورمہ پکتا ہی ہمارے یہان کری پکتی ہی جسکو خانسامان لوگ کاری کہتے ہین - کاری بھات - مگر ہمارے ہان کی کری آپکے قورمے سے بہت ہی ہلکی ہوتی ہی - ہم اُسکو نوڈائیٹ NODIET - کہتے ہین یعنی ہلکی غذا - غذاے سبک آپ لوگ شیرمال اور باقرخانی اور پراٹھے کھاتے ہین - ہم ڈوسٹ پکاؤ ڈبل روٹی کھاتے ہین جو زود ہضم ہوتی ہی - مکھن کا البتہ ہملوگ استعمال کرتے ہین اور مکھن بہت اچھی چیز ہی - پلاؤ بہت ثقیل ہوتا ہی اور دیر ہضم - ہملوگ دن مین چار بار کھانا کھاتے ہین - آپ لوگ دو مرتبہ کھانے کے عادی ہین - ہمارے نزدیک دو بار کھانے سے چار بار کھانا اچھا ہی - مگر جو لوگ اِسکے عادی ہوگئے ہین اُنکے نزدیک مساوی ہی - یہان نیچ قوم کے آدمی صرف ایکبار کھانا کھاتے ہین - مگر کیسے قوی اور مضبوط اور جفاکش ہوتے ہین آپکے ہان حقہ البتہ اچھی چیز ہی - ہمارے چُرٹ اور سگار سے کہین بہتر ہی یون تو تمبا کو اصل مین زہر ہی مگر جب انسان عادی ہو جاتا ہی تو اُسکو چندان مضر نہین ہوتا - ہان جسطرح آپ لوگ پیتے ہین وہ بہتر طریقہ ہی کیونکہ دھوان پانی سے ہوتا ہوا آتا ہی اور ٹھنڈا ہو جاتا ہی - خراب چُرٹ تو گلے کو جلا دیتا ہی - ہان اگر نیلا ہو - یا سگریٹ تو خیر اس سے بہتر ہی -

نوابصاحب نے کہا حضور آپ لوگونکی غذا حکمت پر مبنی ہی -

اور ہم لوگون کی غذا زیادہ لذیذ ہوتی ہی۔ اور جسقدر لذیذ ہوتی ہی اُسیقدر ثقیل بلکہ اثقل سب سے بہتر غذا شوربا چپاتی ہی مگر اُمرا بھلا شوربہ چپاتی کیون کھانے لگے۔ پلاؤ ہو اور زردہ ہو اور قورمہ اور کباب اور انواع و اقسام کی لوزیات اور ثقیل کھانے جبتک نہون تب تک دسترخوان کا لطف ہی نہین آپ لوگون کی غذا کو شراب بھی تو آخر کچھ تحلیل کرتی ہی۔ ادھر کھانا کھایا۔ اُدھر دو تین گلاس پیے چلیے سب ہضم ہوگیا۔

چھوٹے صاحب نے کہا نوابصاحب شراب مفید بھی ہی اور مضر بھی اِسکی مضرتین بھی بیشمار ہین۔ اِسکا تو جسقدر کم چرچا ہو اُسیقدر اچھا۔ ہزارون گھرون اور لاکھون خاندانون اور امیرون کو اسنے خراب اور تباہ کردیا اور لوگون کا دوالہ نکلوادیا بڑی بُری چیز ہی۔ مگر انگلستان مین اِسکی کثرت ہی اول تو ملک سرد۔ دوسرے دولت کی کثرت تیسرے لوگون کے مزاج مین آزادی اور مطلق العنانی بہت ہی اور ایک بڑا طبقہ آوارہ مزاج ہی۔ بڑی خرابی وہان یہ ہی کہ عورتین بھی کثرت سے پیتی ہین۔ مگر زیادہ تر چھوٹے درجے کی عورتین طبقہ اعلیٰ کی خواتین بھی پیتی ہین۔ لیکن اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی ہلکی شراب وہان درجہ اوسط کے لوگ البتہ قاعدے سے رہتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا ہملوگون مین بھی یہی قاعدہ ہی درجہ اوسط کے لوگ سب سے اچھے ہین درجہ اول کے لوگون مین ذرا عیاشی اور اوباشی اور آرام طلبی اور عیش کا چرچا زیادہ ہی۔ بلکہ اِسکے سوا دین و دنیا دونون سے کوئی سروکار نہین رکھتے عیش مین سر سے پانْون تک ڈوبے ہوے اور خرابی یہ ہی کہ پڑھنے لکھنے سے نفرت۔ صحبت خراب۔ بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ پتنگ بازی۔ چاندو بازی۔ چرس۔ مدک۔ اسکا بُرا

شوق ہی اور بڑھتا ہی جاتا ہی۔ ہم تو صاحب ان سب باتون سے پرہیز کرتے ہین اِبتک تو بچے ہوے ہین آگے خدا جانے۔

الغرض چھوٹے صاحب باورچیون کو ضروری باتین سمجھا کر سوار ہوگئے اور ادھر محمد عسکری نے آدمیون کو للکارنا شروع کیا ممن نے نوابصاحب سے باصرار کہا کہ حضور اگر محفل کی رونق منظور ہی تو اُسی دیہاتن کو بلوائیے۔ گو شہر کی سی باتین اور یہان کے محاورات وہ نہین جانتی۔ مگر دیہاتی بولی اسکے مُنھ سے ایسی بھلی معلوم ہوتی ہی کہ مین کیا عرض کرون۔ ؎

چلتی تو زمین مین سر دگر تے   باتین کرتی تو پھول جھڑتے

اور حضور آپ کے شہر مین اس صورت کا ایک طائفہ تو ہی نہین اور کپڑے پشواز زیور کی بھی کمی نہین اِسکی مان بڑی مالدار ہی حیثیت دار ہی کچھ کنگال نہین ہی۔ یہ غزل اِس طرح پر گاتی ہی کہ ساری محفل لوٹ جاتی ہی۔ ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا   کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ مارا

نوابصاحب نے متحیر ہوکر فرمایا۔ یہ غلط بات ہی۔ بھلا دیہاتن اور کم سن فارسی غزل سے اِسکو کیا سروکار ہی۔ اول تو دیہاتین عموماً غزلین کم گاتی ہین اور پھر فارسی کی غزل۔ ممن بولا سرکار ؏

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

صاحبان یوروپین کی دعوت کی نسبت نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری مین بحث ہوئی کہ جس میز پر وہ لوگ کھانا کھائین اُسپر ہمکو کھانا چاہیے یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہماری راے تو نہین ہی۔ اول تو شراب اُڑیگی دوسرے بیکن اور پورک اور ہیم ہوگا۔ اور ان سب سے یہان نفرت کلی ہی خواہ مخواہ گرفتار معصیت ہونا کسنے بتایا ہی۔ اول تو جو افعال ہمارے ہین وہ جیسے ہین ظاہر ہین۔ یہی کیا کم ہین کہ میٹھے بٹھائے اور

گناہون مین گرفتار ہون - ہماری راے ہی کہ چھوٹے صاحب سے صاف کہدین کہ ہم لوگ اُسوقت تواضع تکریم مین ہونگے ہمکو میز پر کھانا کھانے سے معاف رکھیے - چھٹن صاحب نے غور کرکے جوابدیا کہ میز پر کھانا تو ہمارے بھی خلاف ہی نیچریے تو ہم ہین نہین کہ چھری کانٹے سے کھائین یا کھڑے ہوکر شاشیدن کا صیغہ گردانین یہان تو سیدھے سادے مسلمان ہین تواضع تکریم کا لفظ تو کہیے گا نہین صاف صاف کہدو کہ ہم اپنے مذہب کے پابند ہین اور ہمارے مذہب کی رو سے اُس میز پر کھانا نہین جائز ہی جسپر شراب ہو - اور آپ لوگون کی دعوت کرکے شراب نہ پلانا یا پورک اور ہیم نہ دینا خلاف عقل ہی - وہ فہمیدہ آدمی ہین سمجھ گئے جواب دینگے - مذہبی امور مین یہ لوگ کبھی دست اندازی پسند نہین کرتے عیسی بدین خود موسی بدین خود اتنے مین چھوٹے صاحب گھوڑے پر سوار تشریف لائے - محمد عسکری نے استقبال کیا - چھٹن صاحب نے گفتگو چھیڑی کہا صاحب ایک بحث کا تصفیہ کیجیے - ہم لوگ اُس میز پر نہین کھا سکتے جسپر شراب ہو - آپ ہمسے شریک ہونیکا اصرار نہ کیجیے گا اگر ہم شریک ہونگے تو ہمارے علما اور اعزہ کو برا معلوم ہوگا - اور لوگ ہملوگونکو نام رکھینگے - چھوٹے صاحب نے کہا ہمنے اکثر بار اہل اسلام کے ساتھ کھانا کھایا ہی اور وہ لوگ پڑھے لکھے شایستہ ہین - چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا - جناب مگر مشکل تو یہ ہی کہ جنکو آپ شایستہ اور پڑھے لکھے سمجھتے ہین اُنکو ہمارے ہان کے علما ناشائستہ اور بدتر از جاہل سمجھتے ہین - چھوٹے صاحب نے کہا اچھا آپ یہ بتائیے کہ ہمکو آپ اہل کتاب سمجھتے ہین یا نہین - چھٹن صاحب نے جوابدیا کہ مذہبی دلیلون کو تو جانے دیجیے اسکا سلسلہ بہت دراز ہی - مگر اس بات پر غور فرمائیے کہ ہمارے ملک مین رسم و رواج کو مذہب پر بھی ترجیح ہی - ہنود اور مسلمانون دونون مین یہی قاعدہ ہی - اول تو ہم اسکو جائز نہین رکھ سکتے کہ ہم اس پلیٹ کے قریب

پلیٹ رکھکر کھانا کھائین جسمین پورک یا ہیم ہو یا اُس گلاس کے پاس ہمارا گلاس ہو جسمین برانڈی یا اور قسم کی شراب ہو چھوٹے صاحب نے کہا نو ویل صاحب سنیے گلاس کے پاس گلاس رکھنے سے ایک گلاس کی شراب دوسرے گلاس مین نہین کود جا سکتی - انھون نے جوابدیا کہ یہ صحیح ہی مگر چونکہ شراب ہمارے مذہب مین ناجائز قرار دی گئی لہذا حکم ہی کہ اسقدر احتیاط کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہم ایسے لوگونکے ساتھ کھائین پیین جو شراب پیتے ہین تو شاید ہم بھی رفتہ رفتہ وہی فعل کرنے لگین چھوٹے صاحب نے پوچھا اب فرمائیے کہ روم مین عیسائی اور مسلمان ساتھ ہین یا نہین برابر کھاتے ہین اور ہمنے خود وہان تجربہ کیا ہی اور کھایا ہی - چھٹن صاحب نے کہا - اول تو ہم پر یہ فرض نہین ہی کہ اہل روم کی تقلید کرین اگر روم کے باشندے کوئی ناجائز فعل کرتے ہین تو کچھ ضرور نہین ہی کہ ہم بھی اُنکا تتبع کرین - ہمنے سنا ہی کہ رومی عورتین فرنچ لباس زیادہ تر استعمال کرنے لگی تھین - اور اب فرمان سلطانی نافذ ہونے سے اسمین کسی قدر کمی ہو گئی ہی تو یہ فرض نہین ہی کہ ہم اپنی مان بہنون کو بھی گون اور سایہ پنہائین دوسرے روم اہل اسلام کی سلطنت ہی وہان جو عیسائی اہل اسلام کے ساتھ کھاتے ہین وہ قاعدے مین رہتے ہین نہ شراب پیتے ہین نہ پورک کھاتے ہین - چھوٹے صاحب نے کہا اچھا یہ بھی ہمنے تسلیم کیا اب یہ بتائیے کہ شاہ ایران نے یوروپ مین عیسائی بادشاہون اور شہزادون اور شہزادیون کے ساتھ کیون کھانا کھایا تھا - انھون نے جوابدیا کہ وہ بادشاہ اور والی سلطنت ہین وہ جو کرین جائز ہی - ہم غریب آدمی اُنکی تقلید کرین تو یہ شعر صادق آئے - ع

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

چھوٹے صاحب - اچھا تو پھر آپ لوگ الگ میز پر کھائین -

ع - ہان اسمین کچھ مضائقہ نہین ہے یہ مانا -

چھٹن - اسی کمرے مین دو میزین ہونگی علیحدہ علیحدہ -

ع - ایک میز پر ہمارا کھانا ہوگا ایک پر آپ کا -

چھوٹے صاحب - نیچری بھی ہونگے یا نہونگے اس روز -

ع - ہان ہان ضرور دو ایک کو تو بلوائینگے -

چھٹن - وہ لوگ البتہ آپ کے ساتھ کھائینگے -

ع - بے دھڑک کھُلے بندون کھائینگے صاحب -

چھوٹے صاحب - ہمارے ساتھ کئی نیچریون نے کھایا ہے -

ع - جی ہان - انکی جماعت بھی بڑھتی جاتی ہے -

چھٹن - یہ سب انگریزی تعلیم کا اثر ہے -

چھوٹے صاحب - اسکو غنیمت سمجھیے نوابصاحب بہادر -

ع - واہ - مذہب کو ترک کرنا بھی کوئی اچھا اثر ہے -

چھوٹے صاحب - جن مسلمان جنٹلمینون نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہے انسے اور ہمسے بڑی بے تکلفی ہوگئی ہے - آپ لوگ اگر یہ چاہتے ہین کہ آپکے مدارج اعلیٰ ہوجائین تو ہمارے ساتھ کھانا کھانے کو جائز کر دیجیے پھر دیکھیے اُن قومون کی نسبت آپ کسقدر بڑھ جاتے ہین - جنمین ہمارے ساتھ کھانا کھانا کسی حالت مین جائز نہین ہے وہ بے تکلفی جو ہم مین اور آپ مین ہونی چاہیے وہ ہرگز ہرگز اُسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک ہم اور آپ ساتھ بیٹھ کے کھانا نہ کھائین -

ع - یہ تو ابھی بہت مشکل ہے چھوٹے صاحب -

چھٹن بے انگریزی پڑھے یہ امر محال ہے -

ع - ابھی دو سو برس تک ایسا نہین ہوسکتا صاحب -

چھٹن - دو سو نہین تو پچاس برس مین تو شک نہین -

ع - ہان انگریزی تعلیم کی ترقی کے ساتھ اسکی بھی ترقی ہوگی بغیر اسکے ترقی معلوم -

چھوٹے صاحب - تو اب یہ راے قرار پائی کہ دو میز پاس پاس ہون - ایک پر آپ کھائین - اور ایک پر ہملوگ - اچھا اب ہم رخصت ہوتے ہین -

جب چھوٹے صاحب چلے گئے تو محمد عسکری نے نواب چھٹن صاحب سے کہا یار دونون میزون کا قریب ہونا بھی اچھا نہین - مجھے شراب کی بو سے نفرت ہے - شراب کے نام سے نفرت ہے اور وہان زنازن بوتلین اُڑینگی - سوڈا اور لمونیڈ تک تو خیریت ہے مگر یہ برانڈی اور ہوئیسکی اور پورٹ وائن قیامت ہے - چھٹن صاحب نے کہا پورٹ وائن نہین - پورٹ وائین کہا کرو - اور پورٹ تو بیمار پیتے ہین - برانڈی اور ہوئیسکی اور شیمپین اور شری البتہ اُڑیگی - سب سے زیادہ یہ لوگ ہوئیسکی استعمال کرتے ہین برانڈی بھی آجکل کم پی جاتی ہے - محمد عسکری نے آہ سرد کھینچکر کہا بھائی جان وہ ہوئیسکی ہو یا پورٹ - چہ ترکی چہ کدو لعنت بہردو - اس سے کیا مطلب کہ پورٹ پیتے ہین یا برانڈی - شراب تو دونون ہین - جیسی یہ ویسی وہ دونون یکسان ہین اسیطرح یہ کہ لحم خوک ہوگا یا ہم تو ہرگز نہ بیٹھینگے ہم صاف انکار کر دینگے کہدینگے صاحب ہمکو معاف کر دیجیے -

نیچریون مین آغا صاحب اور مسٹر ریاض اور منصف صاحب کو بلوا لینگے یہ لوگ اسی میز پر مزے سے چھری کانٹے چلائینگے - انکو اسکی پروا نہین ہے مسلمان ہو یا عیسائی کسے باشد - اتنے مین میان ممن آئے کہا حضور مین اُس سے کہ آیا ہون کہ آج ناچ ہوگا - حضور بانگی دیکھ لین - اگر پسند نہ آئے تو ناچ غلام کے سر -

اختر - معقول گویا انہین کی نوچی ہے -

راوی - اسپر بڑا قہقہہ پڑا - اور ممن جھینپا -

ع - اسوقت تو ممن نے منھ کی کھائی واللہ -

اختر۔ حضور اسنے بارہ برس سے اُسکو پالا ہی۔
ع۔ جبھی تو اتنی تعریفین ہوتی ہین صاحب۔
اختر۔ جی اور کیا خداوند۔ ع۔

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست

ممن۔ اسوقت تو میان اختر کے ذہن کا بُغارا کھلا ہوا ہی۔ بڑی تیزیون پر ہین اور بہت خوش کہ مین نے بڑی پھبتی کہی بات کرنے کا تمیز نہین۔ اور پھبتی کہنے پر آندھی ردگ۔
کمال۔ حضور ذرا اس غزل کو سنیے گا۔ غزل

قرقت ساقی مین میکدے پر پتھر پڑے	ہین لگ گونے ہین ٹوٹے شیشہ و ساغر پڑے
پھر بہار کئی الٰہی پھر جنون کا جوش ہی	پھر گلے مین طوق ہو پھر پانو مین لنگر پڑے
کشتۂ عشق لب شیرین ہو نہین ای آسمان	خاک کے بدلے دہان گور مین شکر پڑے
رنگ جم جائے مرے قاتل کا روز حشر بھی	کیا تماشا ہو جو چھوٹا خون کا مخفر پڑے

روز لایا کرتا ہی ہم مے پرستون پر عذاب
دھول پر دھول آج واعظ بر سر منبر پڑے

ع۔ کیا اچھی غزل ہی واللہ۔ روزمرہ کتنا صاف ہی اور بول چال کو دیکھیے۔
کمال۔ روزمرے کے لفظ پر مجھے ایک شعر یاد آیا۔ ے

گالیون کا ہم پہ چلتا روز چھرّہ صاف ہی
کیا زبان ہی آپ کی کیا روزمرہ صاف ہی

ع۔ اجی کوئی فارسی غزل سناؤ۔ از حافظ شیراز۔
کمال۔ بہت خوب حضور فارسی سنیے۔ ے

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند
گل آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند

ع۔ اہا ہا ہا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ کیا کلام ہی۔
اختر۔ حضور بادۂ عرفان مین ڈوبا ہوا۔

کمال۔ (ایرانی لب ولہجہ مین) ے

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

اختر۔ مستانہ نہین۔ ساغر پیمانہ زدند۔
کمال۔ یہ آپ مین بڑا عیب ہی کہ مشیخت جتانے کے لیے آپ ٹوک دیتے ہین اسی کو حماقت کہتے ہین بلکہ حماقت نہین بدمی اجی بن
ممن۔ یہ بجُڑاپن تو تمھارے مزاج مین ہی۔
اختر۔ پاجی کیسے صاحب اپچ کہیے۔ پاجی کے بھی پوتے بلکہ پاجیون کے پاجی۔ اپچ کہیے۔
ع۔ خدا جانے ان لوگون مین کیا عادت ہی کہ جہان کوئی نیا آدمی آیا اور یہ سب جل مرے۔
ممن۔ خداوند اب انصاف کیجیے کہ اختر نے۔
ع۔ اچھا صاحب مختصر کیجیے بس اب۔ لاحول ولاقوۃ۔
چھٹن۔ یہ آپکے ہان بڑا ہی عیب ہی واللہ۔ لے اب بندہ تو رخصت ہوتا ہی۔ کل صاحب لوگونکی دعوت نہوئی تو پرسون سفر کی تیاری کر دیجیے۔

ادھر چھٹن صاحب رخصت ہوے اُدھر محمد عسکری نے مصاحبون کو ڈپٹنا شروع کیا کہ تم لوگون نے میرا کلیجہ پکا دیا اور میرے دربار کو بدنام کر دیا۔ مگر یہ سب میری سزا ہی خود کردہ را چہ علاج مین نے بھی چُن چُن کے وہ چھنٹے ہوے مصاحب نوکر رکھے ہین کہ تمام لکھنؤ مین انکے ثانی نہونگے۔ ایک سے ایک بڑھا ہوا۔ اور آپسمین ایک دوسرے کو دیکھ کے جلے مرتے ہین۔ کتے مرتے ہین گویا جانی دشمن ہین۔ اور ہزار بار سمجھا دیا کہدیا کہ یہ سخت عیب ہی اگر لڑنا ہی فرض ہو گیا ہی تو کسی غیر کے سامنے تو نہ لڑا کرو۔ مگر کون سنتا ہی۔ ہر بجا دیکھتے ہین کہ چھٹن صاحب بیٹھے ہوے ہین۔ مگر

اُنکے سامنے روز سے بھی زیادہ تکرار شروع کر دی - اگر میرا بس چلتا تو شہر بدر کرا دیتا -

ممن نے کہا خداوند بڑا شہر بدر کروانا تو یہی ہی کہ حضور کی عنایت کم ہو جائے - بس ہملوگ اسی مین مر جائینگے - اس سے بڑھکر سزا ہمکو اور کیا مل سکتی ہی - شہر بدر کرانا ہمارے لیے یہی ہی - ع

کلاہ گوشہٴ سلطان بہ آفتاب رسد
کہ سایہ بر سر او داشت ہمچو سلطان ست

اس شعر کے سنتے ہی حاضرین جلسہ نے وہ زعفرانی قہقہہ لگایا کہ کمرہ گونج اُٹھا - اور بڑی دیر تک ہنسی رہی -

ع - شیخ سعدی کو اچھی اصلاح دی حضور نے -

ممن - خداوند یہ تو گلستان کا شعر ہی -

اختر - مگر کتنی اچھی اصلاح دی ہی - رسید کو رسد کیا - اور بر سرش کو بر سر او بنایا - اور داشت ہمچو سلطان ست - یہ ایجاد بندہ ہی شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہی آخر - ع

تا مرد سخن نگفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست | شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ع - آپ انسے بھی بڑھ کے عقلمند نکلے - یہ دوسرا شعر پڑھنا کیا ضرور تھا - تا مرد سخن نگفتہ باشد - تک تو خیریت تھی دوسرے شعر کی ضرورت نہین نظر آتی -

اختر - خداوند جلدی مین مُنھ سے نکل گیا -

ممن - پھر اسیطرح ہمارے مُنھ سے بھی جلدی مین نکل گیا تھا تو کیون ہنستے تھے پھر - خود را فضیحت و دیگران را نصیحت -

ع - وہ اور بات ہی یہ اور بات ہی -

اختر - حضور وہ شعر سناؤن کہ محفل پھڑک جائے - ع

مدت کے بعد آئے نظر خیر و عافیت | کیسے مزاج کی تو خبر خیر و عافیت
گر نکہت بہار سے ملجائے پوچھیو | میری طرف سے خوشخبر خیر و عافیت
اوصاف مین زیادہ زعفرانی آہ مین | لیکن جو یو پچھے تو اثر خیر و عافیت

اللہ کیا سرور ہو انشا سے بزم مین
اکبار یار یو پچھے اگر خیر و عافیت

ع - بوڑھی ڈھڈو ہو غزل دو دو ہزار برس کی -

اختر - حضور غزل بھی کہین ڈھڈو ہوا کرتی ہی -

ع - واللہ میرے نزدیک - ع

لیکن جو یو پچھے تو اثر خیر و عافیت

کیا بے تکا مصرع ہی - لاحول ولا قوۃ -

اتنے مین نواب چھٹن صاحب کا رقعہ آیا -

بھائی صاحب چھوٹے صاحب کی چٹھی آئی ابھی ابھی مین نے پائی - صاحب لوگونکی دعوت کا جلسہ کل قرار پایا ہی - پرسون سفر کی تیاری بول دی - آپ بھی تیار رہین - اور سامان سفر سے لیس بھابھی صاحبہ تو مجھ سے بڑی ہی خفا ہونگی کہ یہی بہکا کے لیے جاتا ہی - مگر جب آپ سفر سے سرخ و سفید ہو کر واپس آئیے گا تب البتہ ہمین دعائین دینگی - بھائی اس سفر کا ملتوی یا موقوف کرنا بڑی بُری بات ہی - اول تو لوگ ہنسینگے کہ واہ اچھے پاگل آدمی ہین - ایک ذرا سے سفر سے گھبرائے جاتے ہین اور پھر تندرستی کو جو فائدہ اس سفر سے پہونچے گا اُس کے مقابل مین ساری دنیا کی نعمت گرد ہی -

محمد عسکری نے اسکے جواب مین یہ شعر لکھ بھیجا - ع

بہ سفر رفتنت مبارک باد | بہ سلامت روی و باز آئی

حکام یوروپین کی دعوت

صاحبان یوروپین کی دعوت کے روز بڑی چہل پہل اور دھوم دھام رہی - انگریزون مین صرف چھوٹے صاحب منتظم تھے

اور ہندوستانیون مین دونون نواب منے اور چھٹن صاحب
اور محمد عسکری کے چند مصاحب مصروف اہتمام تھے - آٹھ بجے کا وقت
قرار دیا گیا تھا دو منٹ کم آٹھ بجے سے آٹھ پر چار منٹ تک کل
صاحبان مدعو کی گاڑیان آگئین ایک میز پر صاحبان یوروپین کا
کھانا چنا گیا دوسری میز پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری
کے دو اعزہ نواب منے صاحب اور آغا طاہر بیٹھے - اور دو ہمراہی اور ایک
منصف صاحب خاص صاحبان یوروپین کی میز پر بیٹھے -

یہ تینون تو چھری کانٹے سے کھانے کے خوب مشاق ہو گئے تھے
اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کو بھی کسیقدر عادت تھی مگر نواب
منے صاحب اور آغا طاہر نے کبھی چھری کانٹے سے نہین کھایا تھا یہ بھی
مصیبت مین پڑے - اگر ہاتھ سے کھاتے ہین تو ہنسے جاتے ہین اور
چھری کانٹے سے کھایا نہین جاتا - بڑی کوشش کی مگر کامیاب نہوئے
آخرکار چھری کانٹے کو پھینک کر ہاتھ سے کھانا شروع کیا -

ع - ہاتھ سے نہ کھاؤ ورنہ ہنسے جاؤ گے اسی سے تو ہندوستانی
بدنام ہین -

منے - ہمین بدنامی کیسی - اچھی بدنامی ہی لوگونکو ہنسنے دیجیے -

ع - تو چھری کانٹے سے کھانا کون مشکل بات ہی -

منے - چھری کانٹے سے کس مردود سے کھایا جاتا ہی -

ع - تو پھر یہان صاحب لوگ بنکے آنا کیا فرض تھا ہمکو بھی ہنسواؤ گے -

منے - تم تو خاصے کرسٹان ہو -

چھٹن صاحب نے کہا اب اسیوقت اس بحث کا فیصلہ قرار پایا ہی - یہ کیا
خواہ مخواہ کا جھگڑا شروع کر دیا - چھری کانٹے سے کھانے مین کیا عیب
ہی - اس سے بڑھکر ضعف اعتقاد اور کیا ہوگا ضعیف الاعتقادی کی بھی انتہا
ہی - اور روم مین سب کھاتے ہین مگر یہان ہندیون اور ہندوؤن کی
صحبت نے ہملوگونکو بھی ضعیف الاعتقاد کر دیا جیسا ہی تماش بینی
جائز ہی مگر چھری کانٹے سے کھانا گناہ ہی - بھلا یہ بھی کوئی عقل کی
بات ہی - لیکن ہم یہ کہتے ہین کہ اگر کسی مسلمان کو چھری کانٹے سے
کھانے کی عادت نہین ہی تو اسکو انکو بنانا کیا معنی - ہم لوگون کو
چھری کانٹے سے کھانے کا کب اتفاق ہوتا ہی (محمد عسکری کیطرف
مخاطب ہو کر) آپ ہی بتائین آپکے دسترخوان پر اسپون اور
فورک کب آیا - ہم تو گھر پر کبھی میز پر بیٹھکر نہین کھاتے اور نہ کبھی
فورک اور اسپون استعمال کرتے ہین - مگر ہوٹل مین البتہ اتفاق
ہوتا ہی - وہان انکار نہین کر سکتے -

محمد عسکری نے جواب دیا ہم مین اور آپ مین یہی فرق ہی - ہمنے
آجتک ہوٹل مین کبھی کھانا ہی نہین کھایا بھلا ہوٹل کا کھانا ہملوگ
کیا جانین - چھٹن صاحب مسکرائے - اور کہا کیون صاحب مسلمان ہوکے
ہوٹل مین کھانے مین کیا گناہ ہی اور جب کہدیا گیا کہ برتن ہمارے
ہونگے اور لحم خوک اور شراب کا لگاؤ نہو تو پھر کھانے مین کیا قباحت ہی
مسلمانون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہو تو کھانے مین کیا حرج ہی - میز کو
دھلوا ڈالا - اور برتن بدلوا ڈالے - چلو بس چھٹی ہوئی - آپ بڑی
مشیخت کی لیتے ہین کہ ہمنے ہوٹل مین کبھی کھانا نہین کھایا - گویا
ہوٹل مین کھانا کھانا داخل گناہ و معصیت ہی اس جہالت کے قربان
ہان ایک بات البتہ ہی کہ ہوٹل کے برتنون مین ہم بھی نہ کھائینگے - اس سے
ہمین بھی پرہیز ہی اور اہل اسلام کو ضرور پرہیز ہونا چاہیے -

ادھر ہندوستانی جنٹلمینون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور ادھر صاحبان
یوروپین باہم سوشیل اور پولیٹیکل معاملات کی نسبت عالمانہ بحث
مین مصروف تھے ایک کپتان صاحب نے اپنے دوست سے جو
انکی کرسی کے قریب بیٹھے تھے کہا کہ افسوس ہی کہ اب ہماری فوجی
قوت کو وہ ترقی نہین ہی جو پیشتر تھی اور خصوصاً فوج بحری مین
وہ ترقی روز افزون نہین ہوتی نظر آتی - انکے دوست نے جو

ایک کالج کے پرنسپل مجھسے کہا کہ مجھے آپکی اس رائے سے اتفاق نہین ہی
فوج بری مین تو البتہ تنزل ہی اور اسکا سبب خاص یہ ہی کہ تخفیف اور
کفایت شعاری کیجانب اب گورنمنٹ کے ارکین کی توجہ زیادہ ہی
اور بعض اوقات یہ کفایت شعاری نتائج بد پیدا کرتی ہی یورپ کے
براعظم مین کل بری بری عظیم الشان سلطنتون مین فوج کثیر ہی مگر ہماری
سلطنت مین نہایت ہی فوج قلیل ہی مگر بحری قوت مین کوئی سلطنت
ہمارا مقابلہ نہین کرسکتی - اور یہ بھی غلط ہی کہ سابق کی نسبت ہماری
بحری قوت کم ہی مین اسکو ہرگز نہ مانونگا - موقع وقت پر آپ
دیکھ لیجیے گا کہ اب بھی انگلستان مین کتنے نلسن پیدا ہوجاتے ہین
برطانیہ اب بھی ملکہ بحر ہی - کپتان نے جوابدیا - آپکی توجہ امور تعلیم و
تدریس اور علوم کی اشاعت اور سائنس کی جانب زیادہ تر متوجہ
ہی - شاید امور متعلقہ سیاست مدن کیطرف کم توجہ مبذول ہی -
پرنسپل صاحب ہنسے - کہا آپ میرے سامنے کے صاحبزادے
ہین - اور مجھے امور سیاست مدن سکھاتے ہین میرا سن اکیاسی برس
کا ہی اور آپ ابھی کوئی پینتیس سے زیادہ نہ ہونگے - مین نے اپنی
زندگی کا ایک معتد بہ حصہ سیاست مدن کے مطالعے مین صرف
کیا ہی آپکے نزدیک مین صرف لونڈے ہی پڑھانا جانتا ہون باقی
اللہ اللہ خیر صلاح - مگر یہ آپکا خیال خام ہی -
اب سنیے کہ ایک مس اور ایک نوجوان لفٹنٹ مین آہستہ آہستہ
یہ گفتگو ہوتی تھی -
مس (م) انگلستان کے باشندے جبتک اس ملک کو خود دیکھین خالی
پڑھنے یا سننے سے انکو پورا پورا حال نہین معلوم ہوسکتا -
لفٹنٹ (ل) ہماری بھی یہی رائے ہی -
م - ہمکو کیا معلوم تھا کہ اس ملک مین قدم قدم پر ایک زبان
بولی جاتی ہی -

ل - بڑے افسوس کا مقام ہی کہ انگلستان کے پڑھے لکھے آدمیون تک
کو ہندوستان کی ذرا ذرا سی باتون سے بھی واقفیت نہین تمہارا
نہ جاننا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی - لندن کے ایک پڑھے لکھے
سوداگر نے جرمنی کے پتہ سے ہمارے نام خط بھیجا تھا مجھے بڑی ہنسی
آئی کہ لندن مین بھی ایسے ایسے بیوقوف موجود ہین جنکو یہ بھی نہین
معلوم کہ لکھنؤ جرمن مین ہی یا ہندوستان مین - اور پھر اتنا بڑا اور
مشہور شہر! کہ ہندوستان مین پچیس کروڑ آدمی رہتے ہین بنگالیون
کی اور ہی بولی ہی - سندھ مین اور ہی زبان بولی جاتی ہی - مدراسیون
کی کچھ اور ہی زبان ہی - بمبئی والے گجراتی بولتے ہین کشمیریون کی
زبان سب سے مختلف ہی - بریلی سے اگر تڑکے ریل پر سوار ہو تو
دو تین بجے نینی تال پہونچ جاؤ - مگر نینی تال اور بریلی کی زبان مین
زمین آسمان کا فرق ہی - کوہ نینی تال قابل دید ہی - ہم تو یہی صلاح
دینگے کہ اب کی گرمیون مین نینی تال ضرور چلو -
م - تم چلو ہم بھی چلین -
ل - واہ ازین چہ بہتر -
م - ایک ہی ہوٹل مین چلکے رہین -
ل - مجھے اس سے بڑھکے اور کس بات مین خوشی ہوگی کہ ہم
اور تم ایک ہوٹل مین رہین - باہمہ اور بے ہمہ - سب سے الگ
تھلگ اور پھر سب سے ملجل کے -
م - تو مین اپنے باپ سے ابھی سے اجازت لے لونگی - تین چار
مہینے نینی تال ہی مین رہینگے -
ل - مین کئی بار ہو آیا ہون - عجیب مقام ہی -
م - بڑی تعریف سنی ہی - سنا سبزہ بہت رہتا ہی اور عجب
راحت افزا مقام ہی -
ل - جب تو ہوئل گورنمنٹ کا سمر ہیڈ کوارٹر ہی گرمی کا صدر مقام

م - مین اُنکی فضیلت پر فخر در جہونگی -

ایک جانب ایک مس جو دو جنٹلمینون کے درمیان مین بیٹھی تھی کہنے لگی کہ جب مین ولایت سے مدرسہ چھوڑ کر روانہ ہندوستان ہوئی تو سمجھتی تھی کہ مین ایک ایسے ملک کو جاتی ہون جہان کی عورتون کو بالکل ان پڑھ اور جاہل پاؤنگی اور مرد اور عورت ہاتھ اور پاؤن کو رنگتے ہونگے گو مینے لندن اور اڈنبرا اور ڈبلن مین ہندوستانی دیکھے تھے مگر مین یہ سمجھتی تھی کہ یہ لوگ یہان آنکے مہذب ہوجاتے ہین وہان کے باشندون مین فی صدی نوے بالکل جاہل ہونگے مگر یہان جو آئی تو اپنی راے کو مین نے غلط پایا - پہلے بمبئی مین اُتری شہر کی صفائی اور باشندونکی تربیت یافتگی اور شایستگی اور دولت و ثروت دیکھکر عش عش کرنے لگی اکثر آدمی تربیت یافتہ پائے اور پارسی لیڈیون کی صحبت مین مجھے بڑا لطف حاصل ہوا اول تو سب کی سب حسین ہوتی ہین اور سرخ و سفید - دوسرے کپڑے بہت اچھے پہنتی ہین - تیسرے صحبت یافتہ ہوتی ہین اور یورپین کی لیڈیون کی صحبت سے بھی واقفیت رکھتی ہین مین کئی پارسی لیڈیون سے ملی اُنمین سے دو ایک انگریزی خوان بھی تھین - مین نے سُنا جب پرنس آف ویلز آئے تھے تو کوئی چھ سات سو لیڈیون نے ایک ہی جلسہ مین اُنپر پھول پھینکے تھے اور بے جھجک شریک ہوئی تھین -

کالکتہ گئی تو وہان بھی ہندوستانی لیڈیون کو تربیت یافتہ پایا خصوصاً بنگالی برہمو لیڈیان - مین نے سُنا کہ اِس ملک مین دو ایک لیڈیون نے بی - اے کا امتحان بھی دیا ہی - مجھے اِس سے اِسقدر تعجب ہوا کہ مین نے فوراً اپنی بڑی بہن کو لکھا - کہ ہمارا تمہارا جو خیال تھا وہ غلط ہی - یہان کی عورتین بھی پڑھی لکھی ہوتی ہین گو تمام ملک کی عورتین پڑھی نہین ہوتی ہین مگر بڑے بڑے اور خاص خاص شہرون کے تربیت یافتہ بزرگوارون کی عورتین تو عموماً تربیت یافتہ اور پڑھی لکھی ہوتی ہین -

جنٹلمین - (ج) کلکتہ - مدراس - اور بمبئی مین البتہ تعلیم نسوان کا چرچا ہی - باقی اور شہرون مین بہت ہی کم ہی -

کپتان - (ک) ان لوگون کی پردے کی رسم کے سبب سے اُنکی عورتون کا حال اچھی طرح دریافت نہین ہوسکتا - مگر ہمنے سُنا ہی کہ اب پڑھنے کا چرچا عورتون مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اور جنکے مرد ہی پڑھے لکھے نہین اُنکی عورتین کیا پڑھینگی -

ج - انگریزی تعلیم نے بڑا عمدہ اثر ڈالا ہی -

ک - ورنہ پہلے تو عورتون کا پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا -

ج - زمانہ سلف کے ہندوون کی عملداری مین راجاؤن اور مہاراجاؤن تک کی مہارانیان اور رانیان پڑھنے لکھنے مین محنت کرتی تھین -

ک - ہمنے یہ کسی تاریخ مین نہین پڑھا -

ج - ہم بیسیون اِسکی مثالین دے سکتے ہین -

ک - کہ ہندی لیڈیان پڑھی لکھی ہوتی تھین -

ج - ہان ہان - یہ تو ایک مشہور بات ہی -

مس - مین بہت چاہتی ہون کہ اس ملک کی پڑھی لکھی عورتون سے ملون - ہندی عیسائی لیڈیون سے تو ملاقات ہوتی ہی مگر ہندو مسلمانون کی پردہ نشین عورتون کے طرز معاشرت اور علم و فضل کا البتہ اندازہ نہین ہی -

ک - اہل اسلام مین پردے کی رسم سب سے زیادہ سخت ہی -

ج - بڑی بڑی قیدین ہین - تین چار برس کی عمر کے بعد پھر باہر نکلنا گناہ سمجھا جاتا ہی -

الغرض اپنے مذاق کے موافق سب کے سب پولیٹکل

یا سوشل گفتگو مین مصروف تھے اور بعض خشک مزاج چپ چاپ سنتے تھے اور خود چھری کانٹے کے سوا اور کسی طرف نہین دیکھتے تھے جب کھانے سے فراغت پائی تو ناچ شروع ہوا سب کے پہلے میان ممن کی بیند سے جو دیہات سے بلوائی گئی تھی اسکا ناچ ہوا اور چار جنٹلمینون نے کہردے کی فرمایش کی اور ایک گھنٹے کے اندر ہی اندر جنٹلمین اور لیڈیان رخصت ہوگئین۔

زمانے کا رنگ

واہ رے ہندوستان۔ ؎

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

اور واہ رے اہل ہند۔ ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

یہ وہی ہندوستان ہی جو میدان تہذیب مین ساری خدائی سے قصب السبق برتری لیگیا تھا۔ علم و فضل اور تمول مین تمام عالم پر اس ملک کو افضلیت و اشرفیت تھی مصری اسی کے خوان نعمت سے شیرین کام تھے۔ اہل یونان اسی کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے۔ منطق اور علم ادب مین اہل چین تک ہندیون کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے۔ مگر اب نہ وہ علم و فضل ہی نہ وہ تہذیب کا زمانہ۔ اب ہندیون کا جاہل قومون مین شمار ہی۔ اور ہندوستان صید ادبار ہی۔ ؎

وقت پیری شباب کی باتین | ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہ عروج اب کہان۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب ہندی ایسے غفلت کے خواب گران مین پڑے ہین ع

کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہی

اور خیر سے ہندو اور مسلمان دونون سیہ بخت و تبہ روزگار جواب زلف پریشان یار۔

ہندوون کا حال تو ہم معرض بیان مین لاچکے کہ جن لوگون کے مقابل مین مصری و یونانی زانوے ادب تہ کرتے تھے وہ اب جہلا مین شمار کیے جاتے ہین۔

قس علی ہذا اہل اسلام۔ انکی حالت بھی قابل افسوس ہی یہ وہی مسلمان ہین جنھون نے ہسپانیہ کو زیر نگین کیا تھا تاتاریون نے تمام روس کو تاخت و تاراج کر دیا تھا۔ اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی۔ ترک و تاجیک و رومی ایک معتدبہ حصۂ یورپ کے فاتح تھے جدھر تیغ اسلام چمکی فتح و نصرت جلوہ دار ہوئی۔ مگر اب اسلامی سلطنتون کی حالت پر نظر ڈالیے تو بالکل سناٹا نظر آتا ہی کابل کا پتلا حال ہی۔ ایران کمزور سلطنت۔ روم تباہ حال۔ خیر روم و ایران اور مازندران و توران سے تو اب ہمین چندان سروکار نہین۔ مانا کہ اہل ہنود کا اصل ماوا و ملجا آریاورت سہی اور اہل اسلام عرب و عجم سے آئے۔ مگر اب تو دونون کی نال ہندوستان ہی مین گڑی ہی اور ہندی ہی کہلاتے ہین۔ روم مین تپن برسے تو ہمین کیا اور اگر خدانخواستہ قحط پڑے تو ہمین کیا۔ اب تو ہندوستان ہی کے ساتھ ہمارا حشر ہی مگر ہمارے تلون ہماری کاہلی۔ ہماری غفلت۔ ہمارے تعصب مذہبی۔ ہماری ضعیف الاعتقادی۔ اور بعض پرانے خیالات خرف کی پابندی اور بعض نئے خیالات کی وارستگی نے ہمین کہین کا نہ رکھا۔ ع

برا ہو ایسا شعار بد کا کہ ہمکو رکھا نہین کہین کا

ایک شاعر غرا نے اہل اسلام کی حالت کی نسبت خوب لکھا ہی کہ ؎

کیا یاد نہین تمھین وہ ایام | جب قوم تھی مبتلاے آلام

وہ قوم جو جان تھی جہان کی — جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جسپہ نثار فتح و اقبال — کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جس نے — قیصر کو دیے تھے داغ جس نے
وہ نیزۂ خونفشان کہ چل کر — ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
رد ما کے دھوئین اُڑا دیے تھے — اٹلی کو کنوئین جھنکا دیے تھے
وہ قوم کہ تاج آسمان تھی — اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہی — دم توڑ رہا ہی جان کنی ہی
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ — اک سمت سے اک صدائے جانکاہ
دیکھا تو وہان بجاہ و تمکین — آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہی کہ اب سے بھی تو جاگو — اے خواب گران کے سونے والو
تا چند رہوگے مست و سرشار — اُٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
وہ کشتۂ قوم وہ فدائی — اُٹھا لیے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا — در در وہ پھرا سوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن مین پہونچا
ہر باغ مین ہر چمن مین پہونچا

واقعی مصنف باوقار نے اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کی تصویر کھینچ دی ہی جو لائق داد اور قابل صاد ہی۔ مگر اِس سے اہل ہنود کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اِنکی حالت اہل اسلام سے بھی بدتر اور زیادہ تر قابل اصلاح ہی۔ ع

با اینہمہ جاہ و شوکت و فسر — اقلیم سخن بھی تھا مسخر
ہیئت مین بلند پایہ اُس کا — تھا فلسفہ زیر سایہ اُس کا
منطق مین ہوا جو گرم جولان — تھامے تھے رکاب مصر و یونان
میدان سخن جو دیکھو تھا — فارس کی زبان پہ طرز تو اتھا

سلمنا یہ سچ مگر یہ غلط ہی کہ ع

جو فلسفیان ہند و چین تھے — خرمن سے اُسی کے خوشہ چین تھے

اہل ہنود کو اپنے دلون مین غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا تھے اور اب کیا ہین۔ علم و فضل مین تم سب سے بڑھے ہوے تھے دنیا مین کوئی قوم تمھاری نقطۂ مقابل نہ تھی۔ منطق اور فلسفہ اور صرف و نحو اور علم ہیئت اور شاعری مین اہل ہنود تمام عالم کی قومون سے بدرجہا فائق تھے اور سب پر افضلیت و اشرفیت حاصل تھی۔ اہل اسلام نے علم و فضل یونانیون سے حاصل کیا اور یونانی مصریون کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے۔ اور مصری علمائے ہنود کے شاگرد۔ مگر۔ ع

وقت پیری شباب کی باتین — ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب ہندوون سے بڑھکر کوئی قوم متنزل نہین ہی۔ مگر ہم دھقیا پر شاد ابھی تک یہی ڈینگ کی لیے جاتے ہین کہ (پدرم سلطان بود) حق یون ہی کہ ہمارے مذہب نے ہمکو ان دُہاڑون پہونچایا۔ چھیانہ ہو تو سیدھے نرک کو جائین مذہبی قیود نے ہمین ایسا جکڑ دیا کہ دین دنیا دونون کا نہ رکھا۔ ایک آزاد منش دوست کی رائے کتنی صحیح ہی کہ بھائی صاحب ہم تو عقبیٰ پر دنیا کو ترجیح دیتے ہین یہان ترقی کرو تو بات ہی۔ عقبیٰ اور بہشت اور دوزخ اور نرک اور سرگ لوک اور آواگون اور پتردن کو پانی دینا یہ سب شرعی ڈھکوسلا ہی۔ اِس گھڑاگ سے درگذر و اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہی۔ نعمانی نے خوب کہا ہی واللہ خوب کہا ہی۔ ع

باطل پہ فدا تو حق سے بیزار — دیندار برائے نام تھے ہم
تقلید پہ کس بلا کا اصرار — وابستۂ رسم عام تھے ہم
تھے رسم و رواج پر فدا سب — تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہی — کس سمت زمانہ چل رہا ہی
نیرنگیون پر نہ کچھ نظر کی — یعنی کہ ہوا ہی اب کدھر کی
کیا پیش ہی کیسی صورتین ہین — کیا وقت ہی کیا ضرورتین ہین

رنگ وروش سپہر کیا ہی | اب طرز خرام دہر کیسا ہی

ہین چرخ کی اب نئی ادائین
چلنے لگین اور ہی ہوائین

اری غافلو اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہیضہ کا دفعیہ برہمنہ بھجن سے کیا جائے - اب وہ زمانہ نہین ہی کہ چیچک مین بالین لگوائی جائے - اب ہیضہ مین سوڈا ایسڈ پلانے اور لاڈنم اور ناسٹر اتیھر کی ضرورت ہوتی ہی - چیچک کے لیے ٹیکا لگوانا فرض ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہندو چیونٹیون کے بل ڈھونڈتے پھرین بندرون کو گڑ دھانی کھلائین اور رام رام کی گولیان مچھلیون کے لیے دریا مین ڈالین جاپ اور منتر اور گوبر اور گئو متر سے درگذرو اور دیکھو زمانہ کا رنگ کیا ہی - اب سیدھے لندن پہنچو جگناتھ جی - کاشی جی اور ہردوار جانے سے دنیاوی مطلب نکلنا معلوم - اب لندن پاک کا طواف مقام ہی تیرتھ اب بندرابن جاترا کرنے سے موچی کے موچی رہو گے اب لندن کو خالی لندھن یا لندن ہی نہ کہو اب لندن کو سری لندن جی کہو بول سری لندن جی کی جے -

اب سٹیر ہو نچو اور وہان زراعت کی تعلیم مین مصروف ہو لندن کا دھاوا کردو اب قومی ترقی کا ذریعہ یہی ہی - اب گنگا کے کنارے بیٹھکر کھنجری بجانے اور یہ گانے سے مطلب نہین نکلیگا کہ ع

گنگا توری لہر ہمارے من بھائی

اب اور ہی ہوا چل رہی ہی زمانے کا رنگ بالکل بدل گیا عقبیٰ کی فکر پیچھے کرو - پہلے دنیا کو سنبھالو - جاگو - جاگو - خواب غفلت کے سونے والو - اب بیدار ہو - اٹھو دیکھو کہ - دنیا مین کیا ہوا ہی اگر قومی ترقی چاہتے ہو تو سیدھے لندن جاؤ - سنا ایک رنگوا مع کچھ بچ گئے ہین - خوب کیا زمانہ بھی ساتھ ہی اور بھی اچھا

وہ بڑے دانا آدمی ہین - سنتے ہین اب اسوقت تیرہ چودہ ہندو ولایت مین تعلیم پا رہے ہین - چشم ما روشن دل ما شاد - خانہ احسان آباد - ازین چہ بہتر - بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہندو بھی اب بے دھڑک بے تکلف ہو نچتے ہین - جزاک اللہ - ہماری تو یہی صلاح ہی کہ نوجوانو - بڑھے ہوے اے مردان بکوشید - سہ

اگر بسیر چمن میروی قدم بردار
کہ ہمچو رنگ حنا میرود بہار از دست

دیکھو بنگالیون نے ولایت کی تعلیم سے کیا پھل پایا کہ اب کوئی قوم انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی ہی - اب پیچھے ہٹنے کا زمانہ نہین ہی - اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ آگے بڑھو اور بڑھتے چلو مسجد کے ملاؤن اور محرم کے دنون کے مرثیہ خوانون سے مسلمانون کی حالت ترقی نہین پا سکتی اسطرح سے دقیانوسی خیالات کے ہندو اپنی قوم کے عدو اور دشمن ہین - ہونہار ہندو وہی ہین جو ولایت جاتے ہین اور لوگون کو ولایت جانیکی ترغیب دیتے ہین - اب وہ زمانہ نہین ہی کہ گھڑی بھر مین گھر جلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا - اور اب واقعی کوٹ پتلون پہننے کا زمانہ ہی - ہماری نصیحت مانو - مگر ہان اس نئی روشنی نے ایک غضب البتہ ڈھایا ہی وہ بیشک ستم ہی - ارے یارو اس سے ذرا بچے رہو بُری بلا ہی - سہ

یہ مشق ہنسنے بڑھائی ہی بادہ خواری کی
بغل مین رہتی ہی بوتل کتاب کے بدلے

خیالات کی آزادی تو نعمت عظمیٰ ہی - عقبیٰ کا خیال نہین کچھ پروا نہین - بہشت کو نہین مانتے - نہ مانو -
بت پرستی کے خلاف - بہتر - دانشمند ہو -
مگر یہ بادہ خواری بُری - پیتے ہو پیو مگر حکمت کے ساتھ

دو اسکے طور پر - یہ نہین کہ حکم کے حکم لنڈ ھانے لگے جب دیکھیے جھومتے ہوے - باتون مین کہ آج ہمارے بین بس یہ ایک عیب تو ضرور ہی - نواب محمد عسکری نے کئی بار دل مین ٹھان لی کہ ہزار کام چھوڑ کر نینی تال کا سفر ضرور کرینگے مگر ہنوز روز اول ہی - نینی تال قدم بھر پر ہی شام کو سوار ہو جیے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر ریل موجود ہی - مگر ہمارے اہل وطن کی عالی ہمتی کے صدقے کہ مہینون تیاریان ہی ہوا کین - اس مرتبہ نواب صاحب نے صاحب لوگون اور حکام یوروپین کی دعوت بھی کر دی اور سارے شہر مین مشہور ہو گیا کہ نواب صاحب مع مصاحبین و رفقا اور مع احباب روانہ نینی تال ہونے والے ہین - جلسے کے دن مسٹر فریزر صاحب - سی - اس - اسسٹنٹ کمشنر سے جو ملاقات ہوئی تو نواب صاحب سے اور اُنسے وعدہ ہو گیا کہ ساتھ ہی چلینگے اور پرسون ہزار کام چھوڑ کر روانہ ہو جائینگے - اور منشی معراج علی صاحب ممبر میونسپل نے بھی وعدہ کر لیا کہ ہم بھی ضرور بالضرور ہمسفر ہونگے اور آپکے ہمراہ چلینگے -

پہلے دن یوروپین جنٹلمینون اور لیڈیون کی دعوت کا جلسہ تھا اور چند چیدہ چیدہ احباب رؤساے ہندی بھی شریک تھے دوسرے دن خاص ہندوستانیون کی دعوت تھی - نواب صاحب کچھ ایسے چونچلے کہ شہر کے علاوہ دیہات سے بھی پانچ چھ طائفے طلب کیے ان دیہاتیون کا انتظام ایک پنجابی صاحب کے متعلق تھا - یہ بزرگوار نواب صاحب کے دلی دوست اور اوسط درجے کے زمیندار تھے نشے کی ترنگ مین پہلے تو آپنے نواب صاحب کے باورچیخانے کے ایک گوشہ محل مین بیٹھ کے کھانا چکھا - ہر قسم کے کھانے کی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہو گئے ہین)

باورچی - (ہنسکر) حضور کباب نہین قیمہ ہی -

پنجابی - نہین بابیان جی -

باورچی - (آہستہ سے) حضور چپکے چپاتے کھا لین -

دوسرا - نشے مین ہین -

تھوڑی دیر کے بعد پنجابی صاحب کا نشہ ذرا ہرن ہوا اور نواب صاحب کو خبر ہوئی تو اُنھون نے بلا لیا - الغرض بین بجے تک دھما چوکڑی رہی - ؎

کیون نا امید ہون وہ خدا ہی بشر نہین	فردوس واعظو کوئی قارون کا گھر نہین
وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہین	اپنے بھی حال پر جو نہین اتو نظر نہین
آتا ہی مجھکو یاد سوال وصال پر	کہنا کسی کا ہاے وہ منھ پھیر کر نہین
کیونکر یقین ہو کہ کیا وعدہ غیر سے	ہمنے سنی ہی منھ سے ترے عمر بھر نہین

ش - کوئی پوچھے اس دعوت اور جلسے کی کیا ضرورت تھی -

آغا - خبط - پوچھیے یہ کس تقریب کا جلسہ ہی -

ش - نینی تال کے سفر کا لاحول ولا قوۃ - ! -

آغا - ایسے ہی خیالات نے تو ہندیون کو کہین کا نہین رکھا افسوس ع

دنیا مین نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

ش - واللہ - اسقدر ہنسی آتی ہی - کہ مین کیا کہون -

آغا - ہنسی کی تو بات ہی ہی -

ش - نہین اگر کوئی تقریب ہوتی تو خیر -

آغا - ذرا خیال تو کیجیے نینی تال کے سفر کو جلسے سے کیا مناسبت ہی

ش - دارم چرانہ پوشم - آخر جنون کسے کہتے ہین -

آغا - اچھا ہی ان لوگون کا مجنون ہی رہنا - ؎

ہوش ست کہ سرمایہ صد درد سر ست	فارغ بال آنکہ از جہان بیخبر ست
در بیضہ نمی کنند مرغان فریاد	ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ ترست

ش - اجی غضب کرتے ہو صاحب ان رئیسون ہی کے سبب سے تو شہر اور ملک کی رونق ہی اگر یہ بیوقوف نہ ہون تو افسوس کا مقام ہی

آغا - ہمارے ضلع مین ایک تعلقدار صاحب ہین - دھوتیا پرشاد انھون نے ایک روز اپنے باری خدمتگار سے کہا کہ شہر جا کر بیس آنہ پیسا دیدے - خدمتگار نے آنکے عرض کیا کہ مہراج سوا روپیہ دیدیا - بس وہ بگڑ گیے - نہایت برافروختہ ہوکر کہا - سسر ہم بیس آنہ کہا رہے تین سوا روپیہ کاہے کا دیدہس - ایک آدمی کو حکم دیا کہ باری کے کان پکڑ - کان پکڑے گیے بیچارہ کے - اتنے مین اُنکے ایک اور نوکر نے کہا - آن داتا بیس آنا اور سوا روپیہ تو ایک ہی چیز ہی - سولہ آنہ اور چار آنہ بیس آنہ ہوئے کہ ناہین بھئے - دھوتیا پرشاد کی سمجھ مین آگیا - کہا ابے تو دیے کا نہ بتائیس - بہوکے کان اُکھیڑو - اُنکی بھی گوشمالی کی گئی -

ش - خدا ایسے ہی رئیسون کو روپیہ دیتا ہی - واللہ روپیہ خدا دے تو ایسون کو جیسے محمد عسکری -

آغا - اِنکی بھی یہ حرکت فضول ہی - بھلا کوئی پوچھے تو کہ اِس جلسے کا مقصد کیا ہی -

ش - مقصد چہ معنی - تمول ہی یا نہین -

آغا - تو جلسہ آخر کس غرض سے ہوتا ہی -

ش - غرض کیسی امیر آدمی ہین - جی چاہا اشارے کی دیر تھی جلسہ ہونے لگا -

آغا - ارے بھائی اِس قسم کا جلسہ تو نج کا ہونا چاہیے - یہ انگریزون اور میمون اور صاحب لوگونکا بلانا اور دھما چوکڑی مچانا کیا معنی -

مہری کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ منشی مہراج بلی آگئے نواب صاحب گلوری چباتے ہوے باہر تشریف لائے اور منشی مہراج بلی سے ملے -

نواب - اب کل بندہ کسی طرح نہین رُک سکتا -

مہراج - علی ہذا القیاس مین بھی تیار ہون -

ن - اور اب التوائے سفر باعث خندہ زنی متصور ہی -

ھم - بیشک فریزر صاحب سے بھی وعدہ کرلیا ہی -

ن - لیکن حضرت واللہ قابل دید مقام ہوگا نینی تال -

ھم - سارے زمانے کی یہی راے ہی کہ نینی تال بہشت ہی - اور عجب راحت افزا مقام ہی - ۵

بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

ن - دنیا کی بہشت تو بالفعل دیکھ لین پھر عقبیٰ کی بہشت کی بھی انشاءاللہ سیر ہوگی - مگر واللہ ہم لوگ بھی کس قدر پست ہمت ہین کہ گھر سے باہر قدم رکھنا جانتے ہی نہین ہین لاحول ولاقوۃ توبہ توبہ -

ھم - ہندوستان - واللہ عجب ذات شریف ملک کا نام ہی یہان کے باشندے خوب حضرات ہین - ۶

از ہند نجس نجات می خواہم وبس

کوئی شاعر بہت اچھا کہہ گیا ہی - کتنا سچا مقولہ ہی - واقعی اِس ملک کے آدمی بھی کسی کام اور کسی مصرف کے نہین بیکار محض - تھوہر کے درخت -

راوی - یہ دونون بزرگوار اِسوقت تو بہت بڑھ بڑھ کے باتین بناتے ہین - اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ تمام ہندوستان کو یہ اپنی ذات سے بہت بڑی رفاہ پہونچانے والے ہین اور بہت بڑے رفارمر ہین مگر سب زبانی داخلہ اِسکا حال آگے چلکے معلوم ہوجائیگا -

ن - مجھے تو جہلا کی اکثر باتون پر ہنسی آتی ہی واللہ -

راوی - بجا ارشاد ہوا پیر و مرشد حضور ایسے ہی شائستہ خیالات کے آدمی ہین اور علم و فضل تو گویا حضور کی گھٹی مین پڑا ہی -

ھم - ہمکو تو جناب ان ضعیف الاعتقادون سے نفرت ہی -

راوی - درین چہ شک ضعیف الاعتقادی کے تو حضور دشمن ہین

ایسے آزاد خیالات کے آراستہ مزاج پیدا کہاں ہوتے ہین
چشم فلک نے کبھی نہ دیکھے ہونگے۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ داروغہ نے آنکر دریافت کیا کہ حضور
میان علی بخش بادرچی آئے ہین۔ یہ پوچھتے ہین کہ کیا وہ بھی ہمراہ
رکاب چلینگے۔ نوابصاحب نے فرمایا۔ بلاو۔ بادرچی حاضر ہوا
اور جھک کر سلام کیا اور کہا حضور کیا غلام بھی ہمراہ حاضر رہے
نوابصاحب نے فرمایا ضرور اگر تم نہ چلوگے تو ہم کھائینگے کیا۔
اور تمھارے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اگر نہ ہو تو کھایا کسطرح سے
جائیگا۔ جنگلی مرغ کی بڑی تعریف سنی ہے۔ ہر روز بلاناغہ دو دو تیتر
کباب پکے بھئی اور روز نئی قسم کا۔

تھوڑی دیر کے بعد داروغہ صاحب پھر آئے۔ پوچھا خداوند
بادرچی ٹولے سے میرن رکابدار آیا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ اگر
حضور حکم دین تو وہ بھی ساتھ چلے۔

نوابصاحب نے فرمایا ہم اس سے واقف نہین ہین۔ اسپر
مرزا صاحب مصاحب بولے۔ پیرو مرشد وہ بے مثل رکابدار ہے۔
بادشاہ کے ہان نوکر تھا وہان سے اسی مہینے مین چلا آیا ہے یون تو
اس فن کا بادشاہ ہے مگر دو چیزون مین تو اسکو خاصکر ملکہ حاصل ہے
اس شہر مین ایک تو اسکا سا مربا کوئی تیار نہین کرسکتا۔ دوسری
شکرقند ہے۔ مین کچھ عرض نہین کرسکتا حضور خدا جانے کس ترکیب سے
پکاتا ہے اور کونسا نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جہان پناہ نے کئی بار خود میرے
روبرو تعریف کی کہ ایسی شکرقند کبھی اپنے ہوش مین نہین کھائی۔
نوابصاحب نے بطیب خاطر فرمایا کہ گو ہم مین اسقدر استطاعت نہین
ہے کہ بادشاہون کے رکابدار کو نوکر رکھ سکین مگر زبان کو کیا کرین۔
چھمن۔ حضور کھانے کا اسقدر شوق اب اور کسی رئیس کو نہین
ہے۔ یا حکیم صاحب کھانے کے عاشق تھے خدا بخشے اُن کو
یا حضور کو شوق ہے۔ بس۔
مرزا۔ بھئی ہمارے حضور سب سے بڑھے ہوے ہین اللہ اللہ۔
مہراج۔ کھانا تو واقعی مسلمان ہی کھاتے ہین۔ اور سب باتین
ہین۔ ہندو کھانا۔ کھانا کیا جانے۔
مرزا۔ حضور عسرت نے مار ڈالا۔ ہم لوگ خراب ہوتے ہین و غم فردا
نہین رکھتے۔
چھمن۔ اُس سے بڑھکر کوئی دنی نہین جو کھانے مین کنجوسی کرے
ایسے شخص پر لعنت خدا!
مرزا۔ خدا گواہ ہے ہماری سرکار کے بادرچیخانے کا جو روزمرہ
کا خرچ ہے وہ اچھے اچھے والیان ملک کے ہان بھی نہین ہے جنگلی
کثیر آمدنیان ہین۔
چھمن۔ مین واقف ہون بھائی صاحب واللہ بڑا دلی شوق
ہے خدا سلامت رکھے حضور کو۔
مرزا۔ شوق! اجی عشق کہو صاحب۔ حضور کو عشق ہے۔
مہراج۔ بھلا کوئی دو سیر گوشت آتا ہوگا۔ روز۔
مرزا۔ (اپنے دل مین ہنسکر) ہندو ہین نا۔
چھمن۔ (دل ہی دل مین) یہ آگئے اپنی اصلیت پر۔
نواب۔ دو سیر روز!!! جی نہین۔ اندر باہر ملاکر کوئی سوا سیر
روز آتا ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی کم کیا کوئی روٹی چباتا ہے جناب۔
چھمن۔ (مہراج سے) دو سیر تو حضور یہ تیتر اور چیلین اُڑا لیتے
ہونگے۔ پانچ چھ مرغ کا تو روز پلاؤ دم کیا جاتا ہے۔ سیر سیر بھر گوشت
تو صبح شام ہم دسترخوان پر کے کھانے والے اُڑا دیتے ہین۔
بلکہ اور زیادہ ہی زیادہ۔
مرزا۔ یہ پوچھیے کہ دانہ خوری کے کتنے بکرے روز حلال ہوتے
ہین۔ خدا نے رئیس کیا ہے۔ اور پھر نفیس مزاج اس درجے کے

کہ غلام کیا عرض کرے۔

جھمن - ایسے لوگ پیدا نہین ہوتے قسم خدا کی۔

مہراج - بادشاہ تو اول قسم کا کھانا کھاتے ہونگے۔

مرزا - وہ تو پھر بادشاہ ہی ہین۔ سرتاج۔

جھمن - منشی مہراج بلی صاحب ایک روز ہمین کھانا پکائیے باورچی ترکیب بتا جائے آپ کو۔

الغرض اُس روز بخوبی تمام پختگی ہوگئی کہ کل شب کو ضرور روانہ ہونگے۔ اب سفر ملتوی نہین رہ سکتا۔

دوسرے روز کہ روانگی کا دن قرار پایا تھا صبح کو نو بجے مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کا خط نواب صاحب کے نام آیا اُنھون نے دریافت کیا تھا کہ آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم شب کو آپ کو لیتے ہوے اسٹیشن پر چلین۔ نواب صاحب نے جواب لکھوایا کہ آپ خود تشریف لائیے بندہ تیار رہیگا۔ اسٹیشن کا راستہ اسیطرف سے ہی۔

اب سنیے کہ کوئی دو بجے کے وقت چوبدار نے عرض کیا کہ مہری آئی تھی حضور کو بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے لیے بلایا ہی نواب صاحب محلسرا مین گئے تو اُنکی بڑی سالی عفت آرا بیگم نے کہا مین سنتی ہون عسکری دولھا تم نے سفر کی تیاریان کر دین۔ اُنھون نے کہا جی ہان۔ آج شب کو ارادہ مصمم کر لیا ہی۔

عفت آرا - (عفت) اوئی آج ہی شب کو واہ واہ۔ ایسا نہونے کا مین ایک نہ مانونگی۔ بڑے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہونیوالا ہی اور تم نہو گے۔ یہ بھی کوئی بات ہی بھلا۔

نواب - (ن) اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو عزم نہ کرتا۔ خدا مبارک کرے مجھے تو ذرا بھی اطلاع نہ تھی۔

عفت آرا - ای تو ایسی لاچارگی کی کونسی بات ہی۔

بیگم - (ب) ہان ہان اِس ہفتے مین سفر نہو تو کیا حرج ہی کیا ساعت ٹلی جاتی ہی۔

ن - سبحان اللہ۔ مین ایک فرنگی اور معزز صاحب سے وعدہ کر چکا ہون۔ ایفاے وعدہ شرط ہی۔

عفت - ایسے ایسے وعدے ہوا ہی کرتے ہین۔ ہم نہ مانینگے۔

ب - موچھون کا کونڈا ہو لے تو چلے جانا۔

ن - مین کیا کہون کہ مین کسقدر مجبور ہون واللہ۔

عفت - صاحب کی تو اتنی خاطر اور ہماری خاطر منظور نہین ہی۔

ن - مین آخر صاحب سے کہون کیا۔ عذر کیا کرون۔

عفت - کہدو کہ ہماری بڑی سالی کے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہی ہم ابھی ایک ہفتے تک نہین چل سکتے۔ بس چھٹی ہوئی۔

ن - (ہنسکر) بات کیا مختصر کر دی ہی آپنے۔ بس چھٹی ہونے کی ایک ہی کہی۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔ ممکن نہین واللہ۔

ب - کیون ہو سکنے کو کیا ہوا۔ ہو کیون نہین سکتا کہدو کہ موچھون کا کونڈا ہی۔ وہ ہنسین گے نہین۔

ن - تم لوگ باہر تو نکلتے بیٹھتے نہین ہو۔ صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔

ب - اوئی اللہ۔ آخر اسکے کوئی لڑکا بالا ہی یا نگوڑا نا تھا ہی موا جو بات ہی انوکھی۔

عفت - ای ہان کہنے لگے صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔ اسمین معلوم اور غیر معلوم کیا معنی۔ تہوار تقریب ہندو مسلمان سب کے ہان ہوتی ہی۔

ن - اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی ہمسے۔

عفت - ہم ہرگز ہرگز جانے نہ دینے کے۔ خاتون جنت کی قسم ہمین بڑا ہی ملال ہوگا۔ تمھین لوگون سے محفل کی رونق ہی ایسی تقریب پر اور چلے جاؤ۔ یہ بھی کوئی بات ہی بھلا۔

ن ۔ اب تو صاحب کو لکھ بھیجنے کا بھی موقع نہیں ہے تین بجگئے
چار کا عمل ہے ۔ اور میرا سب اسباب بندھ چکا ۔ باورچی اور رکابدار
اور خدمتگار اور چوبدار اور مصاحب کل ہمراہیون اور ملازمون کو
پیشگی روپیہ دے چکا کہ چلنے کی تیاری کرین ۔ صاحب سے وعدہ کر لیا
ایک اور دوست ہین مہراج بلی اُنسے وعدہ ہو چکا مین بڑا لغو ہونگا
عفت ۔ پھر چاہے جو ہو ۔ ہرچہ بادا باد ۔ باشد ۔
ب ۔ جانا تو کسی طرح نہین ہو سکتا ۔ یہ تو ممکن ہی نہین اور
ایسا کون ضروری کام ہے نینی تال موے مین کون لڈو دھرے ہین
ہمنے تو آجتک نام بھی نہین سنا تھا ۔ مگر اللہ جانے یہ کیون دُھن لگی ہے
ن ۔ آخر نینی تال مین لوگ رہتے ہین کہ نہین رہتے ۔
ب ۔ رہنے کو تو دور از حال جیلخانے (جیلخانے) مین رہتے ہین
ن ۔ یا الٰہی تو نینی تال جیلخانہ ہے ۔ اگر چھ مہینے بھی انسان وہان
رہجائے تو عمر بھر بیمار نہ پڑے کبھی ۔ خیر یہ تو دوسری بحث ہے ۔ مگر
مین کیونکر سفر ملتوی کر سکتا ہون بھلا ۔ بڑی بدنامی ہوگی مگر تم
عورتون کو سمجھائے کون تمھارے تو جو بات ذہن مین جمگئی بس
اُسکا نکلنا مشکل ہے ۔ پھر وہ پتھر کی لکیر ہو گئی ۔ اللہ گواہ ہے بڑی ہی
جگت ہنسائی ہوگی لوگ کیا کہینگے ۔ یکے نقصان مایہ ودیگرے
شماتت ہمسایہ ۔ کئی بار ارادہ کیا اور ابکی تو عزم مصمم کر لیا ہے اچھا
اب آپ ہی اپنے دل مین غور کرین اور انصاف کیجیے کہ مین
کیونکر ملتوی کر سکتا ہون ۔ انصاف آپ ہی کے ہاتھ ہے
اگر ہٹ دھرمی نہ کیجیے گا ۔
عفت ۔ وہ ہٹ دھرم ہی سہی مگر آپ جانے نہ پائیے گا
چاہے جو ہو آپ جانے نہین پاتے اب ۔
نواب صاحب بڑے ہی پریشان ہوے کہ بار خدایا اب کیا
کرون ۔ نہ جاؤن تو مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ خلافی ہوتی ہے
منشی مہراج بلی صاحب سامان سفر کر چکے ہین ۔ مسٹر فریزر صاحب
اپنے دل مین کیا کہینگے کہ ایسے لغو آدمی سے سابقہ پڑا ہے اور اگر
چلا جاؤن تو بیوی سے جھگڑا پیدا ہوا جاتا ہے ۔ الگ منھ پھلائین
اور اعزا اقربا خفا ہو جائین ۔ یہ سوچتے ہوے نواب صاحب باہر
تشریف لیجانے کے لیے کھڑے ہوے تو عفت آرا بیگم نے روکا
اور کہا ہم ہرگز ہرگز نہ جانے دینگے پہلے وعدہ کر لیجیے اور ہماری
قسم کھا لیجیے پھر جہان جی چاہے جائیے نواب صاحب نے کہا
اچھا ایک گھنٹہ کی مہلت چاہتا ہون ۔ بعد ایک گھنٹے کے
صاف صاف کہدونگا کہ جاؤنگا یا نہ جاؤنگا ۔
عفت آرا بیگم بد دماغ ہو کر بولین کہ جانے کا تو نام نہ لو ۔
جانا تو امر محال ہے چاہے صاحب خفا ہون چاہے ادھر کی دنیا
اُدھر ہو جائے ۔ ہان ایک بات ہے اور معاملے کی بات ہے کہ ایک
ہفتے بھر تک نہ جاؤ پھر جہان جی چاہے جاؤ ۔ کچھ مضائقہ نہین ۔
نواب صاحب نے کہا بجا ہے یہ وہی بھاپسیل مثل ہوئی کہ یہ بات
وہ بات نکالا میرے ہاتھ ۔ ایک ہفتہ تک جانا کیا دل لگی ہے ۔ مین
صاحب کو کیا منھ دکھاؤنگا ۔ منشی مہراج بلی تو خیر ہندوستانی آدمی ہین ۔
بیگم صاحب بولین اچھا ایک گھنٹہ تو کچھ دور نہین ہے ۔ ایک
گھنٹے کی مہلت سہی ۔
نواب صاحب باہر تشریف لیگئے تو جھمن نے کہا پیر و مرشد ۔ اسوقت
نصیب اعدا چہرہ کچھ اُداس سا ہے ۔ ممن نے کہا کیون دور از
حال کیا کچھ حضور کی طبیعت ناساز ہے ۔
ن ۔ بھئی کچھ پوچھو نہ ۔ عجیب کیفیت ہے ۔
داروغہ ۔ کیون خداوند ۔ خیر باشد فرمایئے تو ۔
ن ۔ کچھ کہنے کی بات ہو تو کہون داروغہ ۔
داروغہ ۔ غلام کی سمجھ مین نہین آتا خدا خیر کرے ابتک تو حضور

فصل الٰہی سے بشاش تھے۔

ن۔ لاحول ولاقوۃ۔ [illegible] افسوس ہے

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ممن۔ آپ حضور [illegible] بڑبڑاتی جاتی ہے۔

جھمن۔ غلام کی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

ن۔ ہندوستان بھی واللہ عجیب ملک ہے واہ۔

داروغہ۔ حضور دنیا بھر مین دوسرا ایسا ملک نہین ہے۔

ن۔ اور لوگ اسکو جنت نشان کہتے ہین۔ واللہ اگر سچ پوچھو۔ تو دوزخ نشان کہنا چاہیے عقل سے تو ہمارے لوگ بہرہ ہی نہین۔

ممن۔ موٹا لٹھ لیے پیچھے پیچھے پھرتے ہین واللہ۔

جھمن۔ تو حضور پھر سفر۔ مگر۔ خداوندا ایسی حالت مین اگر سفر۔ آئندہ جو رائے ہو۔

ن۔ واہ میان جھمن واہ۔ ایک اگر۔ اور ایک مگر۔ اور ایک بار خداوندا اور اس سب کے بعد ٹیپ کا شعر آئندہ جو رائے ہو۔

ممن اور داروغہ خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ایک قصباتی بھائی جو بڑے سرے کے مسخرے تھے اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ آپ مدت سے بواسیر کے عارضے مین مبتلا ہین مگر افسوس ہے کہ علاج نہین کرتے۔ انھون نے کہا بھائی میرن کچھ نہ پوچھو۔ صدہا دوا ہزارہا علاج کیون۔ یہ موذی بیماری پیچھا ہی نہین چھوڑتی ہے۔

میرن میان بولے واللہ بھائی جان وہ دوا بتاؤن کہ اکسیر کی اسکے سامنے کیا حقیقت ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جم کے علاج کرو اور سہل علاج۔ چھ اجزا ہین۔

دونکا نیم۔ اور دونکا کی جڑ۔ اور دونکا اور دونکا۔ اور دو جزو یاد نہین ہین۔

اسیر مصائب نے قہقہہ لگایا اور کہا سبحان اللہ۔ چھ جزو کی دوا جسمین دو جزو تو۔ دونکا اور دونکا ہوے۔ اور دو جزو یاد نہین۔ نواب صاحب نے کہا اسوقت ممن نے انکے بھی کان کاٹے۔ اگر اور مگر اور سفر اور بس۔ اور چنانچہ اور لہذا۔ باقی بعد اللہ خیر صلاح۔

ممن نے کہا حضور یہ تو یار لوگون کے گر ہین۔ حضور کی طبیعت بمصیبت عدا ذرا کلفت پائی تو یہ فقرہ سوجھا۔ حضور ہنس پڑے یا نہین۔

نواب صاحب نے کہا حضرت ہمارے دوستون مین ایک ہندو صاحب ہین۔ پڑھے لکھے واجبی ہی واجبی مگر دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ اور شراب کی لت اس درجہ کہ الامان۔ انکا قاعدہ ہے کہ جب پیتے ہین تو ضرور بیہوش ہو جاتے ہین۔ قسم کھائی ہے کہ بے بیہوش ہوے رہین ہی گے نہین۔ جب پانی چھڑکا گیا اور لخلخہ سنگھایا گیا اور ہوش آیا تو آپ ہنسے اور کہنے لگا ہین کہ کیون تم سب کو ہمنے کیسا الو بنایا تھا۔ مین نے ایک دن کہا یہ صحیح ہے مگر افسوس ہے کہ اوردن کو بناتے بناتے آپ خود بنجاتے ہین۔ اسیطرح میان ممن بھی اوردنکو بنانے کی کوشش مین خود ہی بنجاتے ہین۔

حضرات ناظرین۔ بس اسی کا نام ہندوستانیت ہے۔ اب ان بزرگوار کو یہ فکر نہین کہ دن تھوڑا ہے۔ کوئی دو چار گھڑی اور شب کو سفر کرنا ہوگا۔ اور مسٹر فرنیرد صاحب سے وعدہ قسمی ہو گیا ہے۔ لالہ مہراج بلی لئے پھندے تیار ہین۔ جو کچھ رائے قائم کرنی ہو ذرا قائم کرلین یہ سب بالائے طاق مصاحبون کے ساتھ خوش گپیان اڑ رہی ہین۔ چین سے ہے دل لگی مذاق اور ٹھنڈے دل لگی مین وقت ضائع کر رہے ہین

الغرض اسی حیص بیص مین شام ہو گئی جانے کا وقت قریب آگیا
بیگم صاحب نے مہری بھیجکر نوابصاحب کو محلسرا مین بلوایا اور دروازے
بند کرا دیے اور دربان سے کہدیا کہ داروغہ کو حکم دے دو کہ اگر کوئی
صاحب نوابصاحب کے بلانے آئین تو کہدین کہ نوابصاحب آرام مین ہین
کھانا ذرا دیر سے کھایا تھا طبیعت نصیب عدا کچھ یون ہی سی کسلمند ہے -
عفت آرا بیگم نے نوابصاحب سے میٹھی میٹھی باتین کرنی شروع کین
تو آٹھ کا گجر بجگیا - اب سنیے کہ مسٹر فرزیر صاحب عین وقت پر پالکی
گاڑی پر سوار ہو کر تشریف لائے سائیس نے اُتر کر کہا صاحب آئے
ہین نوابصاحب کو ذرا اطلاع کر دو - کہ باہر تشریف لائین -
داروغہ صاحب بوکھلائے ہوئے آگے بڑھے آداب عرض کیا اور
کہا - خداوند نوابصاحب نے کھانا آج کوئی پانچ بجے کھایا تھا سو
آنکھ لگ گئی اور طبیعت کسیقدر کسلمند ہے آج حضور وہ اسوقت باہر
نہین آسکتے - صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہا تم یہ کیا بولتا ہے -
نوابصاحب تو آج نینی تال جانے والا تھا - داروغہ نے کہا خداوند
ہمکو اسکا ٹھیک ٹھیک حال نہین معلوم ہے - مگر - ہان - ادن
کچھ تو - کچھ خبر تو - (سر کھجلا کر) کچھ خبر تو تھی -
صاحب - (ص) بڑا شرم کا بات ہے یہ بڑا شرم کا -
داروغہ - پیر و مرشد ناگہانی امر کو کوئی کیا کرے -
ص - نائین - نائین - یہ سب جھوٹ بات ہے -
د - حضور اگر جھوٹ ہو تو چور کی سی سزا دیجیے -
ص - بڑا شرم کا بات ہے صاحب - بالکل لغو بات -
ممن اور چھمن بھی آہستہ آہستہ بڑھے تو صاحب نے فرمایا کہ ہم یہان
پنچایت نہین مانگتا تم لوگ کیون ہمکو گھیر لیا ہے - ایک تو جھلائے ہوئے
تھے ہی دوسرے طرہ یہ کہ ان لوگون کے علاوہ خدمتگارون اور آدمیون
نوکرون چاکرون نے بھی اسطرح گھیر لیا جیسے تماشے والے کے اردگرد آدمی
جمع ہو جاتے ہین - صاحب نہایت ہی خفا اور برافروختہ ہو کر چلے گئے اور
اُنکے جاتے ہی نواب چھٹن صاحب آئے - پوچھا نوابصاحب تیار ہین
داروغہ نے کہا حضور گاڑی سے اُترین تو عرض کرون - چھٹن صاحب
بولے کیون خیر باشد کہا حضور غلام کی سمجھ مین کچھ نہین آتا - نوابصاحب
گاڑی سے اُتر کر کوٹھی مین بیٹھے اور کہا خیریت تو ہے -
داروغہ - حضور دو بجے تک تو پوری تیاری تھی سب اسباب بندھ گیا
ہمراہ جانیوالے حاضر ہو گئے - سب لدپھند کے بیس - کچھ اسباب
ٹھیلون پر اسٹیشن بھی روانہ کیا گیا - اور دو خاصے کے گھوڑے
بھی ریل پر بھیجے گئے اور جو جو ضروری اشیا تھین وہ بھی گئین مگر شام
کو نوابصاحب کے نام محلسرا سے وارنٹ آیا (مسکرا کر) بس حضور کے
جاتے ہی حکم آیا کہ جو آئے کہدو نوابصاحب نے کھانا دیر کر کے نوش
فرمایا تھا طبیعت خدا نخواستہ ذرا بے لطف ہو گئی تھی - آرام
فرماتے ہین - اب اسوقت کسی سے نہ ملینگے اور ابھی مسٹر فرزیر صاحب
آنکے پھر گئے - اور بہت ہی بد دماغ اور برافروختہ ہو کر گئے -
چھٹن - اجی دریافت تو کرو کہ نوابصاحب اب کیسے ہین -
داروغہ - مہری سے کہو کہ حضور کا مزاج دریافت کرتے ہین -
مہری - (ڈیوڑھی سے) کہا ہے حاضر ہوتا ہون -
داروغہ - واللہ اعلم اسکا سبب اصلی کیا ہے -
چھٹن - بیہودہ ہین - لاحول ولا قوۃ - بڑا رنج ہوا -
ممن - حضور ہمکو تو انکو بڑی ڈانٹ بتائی صاحب نے -
داروغہ - بڑی بدمذہب ہوئی خداوند - کیا عرض کرون بڑا غضب ہوگیا
چھٹن - انھین باتون سے تو ہندوستانی بدنام ہین -
داروغہ - اب حضور ہم تو کچھ عرض نہین کر سکتے ہین -
چھمن - کوئی ایسا ہی سبب ہوا ہوگا - ورنہ -
چھٹن - اجی بس خاموش بھی رہو - بیہودہ ہین خاصے

داروغہ - خداوند مین تو کانپ اُٹھا تھا واللہ -
چھٹن - کوئی پلٹن کا افسر ہوتا تو ستم ڈھا دیتا -
داروغہ - بڑی ہی خیریت گذری خداوند - اُفوہ -
چھٹن - ہم لوگ اپنے کو آپ بدنام کرتے ہین -
ممن - بڑے افسوس کا مقام ہی سرکار کیا کیا جائے -
چھٹن - بسیر محمد عسکری بڑے ہونہار مشہور ہین - ۶

برعکس نہند نام زنگی کافور

داروغہ - حکم ہو تو پھر اطلاع کر دون حضور کی -
چھٹن - ہان ہان جی بلواؤ - اچھے گھر مین گھس رہے -

داروغہ صاحب نے ڈیوڑھی پر جا کر آواز دی تو ایک کھلائی نے جو وہین کھڑی تھی کہا - سرکار آتے ہین - باتین کر رہے ہین اتنے مین نوابصاحب برآمد ہوے - فرمایا داروغہ صاحب کیا فرنیر صاحب آئے تھے - داروغہ نے کہا خداوند کیا عرض کرون اسقدر خفا ہوے کہ الامان بہت ہی بددماغ ہوے - پھاڑے کھاتے تھے - پاتے تو کچا ہی کھا جاتے -

نوابصاحب نے کہا لاحول ولاقوۃ - سخت شرمندہ ہون بخدا - داروغہ نے دریافت کیا - آخر اسکا سبب کیا ہی حضور - اُنھون نے کہا - بھئی کیا کہون لاحول ولاقوۃ - ۵

کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا　｜　اور چپ بھی رہا نہین جاتا

مگر میرا ذرا قصور نہ تھا داروغہ صاحب - وہ سبب ہی ایسا ہو گیا - کہ میرا کوئی بس نہ چل سکا - لیکن مفت کی بدنامی ہوئی خیر افسوس - ہزار افسوس -

نوابصاحب اور چھٹن صاحب سے جو ملاقات ہوئی تو محمد عسکری شرمندہ اور چھٹن صاحب برافروختہ - محمد عسکری کی گردن نیچی اور چھٹن صاحب کا چہرہ مارے غصے کے لال بھبھوکا

سب خاموش سکتے کے عالم مین -

بیحیا کی بلا دور

نواب - یار آج بڑا ستم ہو گیا بھائی چھٹن صاحب -
چھٹن - بھائی مجھے آج سے نہ کہنا خبردار - !!! -
نواب - تم پہلے کُل امور سُن تو لو بھائی -
چھٹن - سب سنے ہوے ہین - سن چکے سب -
ن - ہمارا اسمین واللہ قصور نہین ہی ذرا بھی قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا -

اتنے مین چوبدار نے عرض کیا کہ حضور جمال الدین صاحب آئے ہین - کہا بھئی اسوقت خوب آئے ضرور بلاؤ - اب جو ہوا وہ ہوا آؤ علم موسیقی سے دل بہلائین - اسوقت بڑا رنج ہی - شاید غم غلط ہو جائے - میان جمال الدین آئے تو نوابصاحب نے فوراً فرمایش کی کہ بس کچھ فرمائیے جمال الدین نے کہا بہت خوب آج بہت عرصے کے بعد حاضر ہوا علیل تھا خداوند ورنہ ضرور یہ خاکسار حاضر ہوتا - ۵

رسید نامہ نامی ز بلدۂ بغداد　｜　چہ بلدہ کہ شود باغ داد جملہ بلاد
چہ نامہ کہ کند کارنامۂ گیتی　｜　چہ کاتبے کہ بود کاتب خجستہ نہاد
نواب حضرت اقبال دولہ والا　｜　کہ ذات پاک ویش ہست مخزن امداد

تونی کہ دہر بنالد ز فر موکب تو
چنانکہ مرکب حیدر بجنگ اہل عناد

ن - یہ نواب اقبال الدولہ بہادر کی شان مین ہی -
ج - حضور یہ خاکسار نے کچھ اشعار عرض کیے تھے -
ن - ہان - شاعر غرا تو ہین ہی میان جمال الدین -
ج - حضور کے تصدق مین کچھ عرض کر لیتا ہون شد بد ورنہ شاعری بہت مشکل ہی -
ن - نہین آپکا کلام بہت پاکیزہ اور عمدہ ہی صاحب -

ج - حضور عرض کیا ہی خاکسار نے - ؎

سحر جو چہچہہ پرداز گشت مرغ سحر — مثال مرغ سحر از فرح کشادم پر
بیاہم بعد الف برے نظم امور — کہ روز قرہ حنین میکنم بوقت سحر

اتنے مین داروغہ صاحب نے جو اس اثنا مین کسی خیال سے
اُٹھکر چلے گئے تھے آنکہ ممن کی جانب اشارہ کیا ممن باہر گیا تو
داروغہ نے کہا یار اسوقت جملو مردود کی وہ چوری پکڑی ہی کہ عمر بھر
یاد رکھیگا - بہت بڑہ بڑہ کر بک رہا تھا کہ یہ میرا کلام اور وہ میرا
کلام ہی اور حنین وحنان - مین نے یادگار مصنفہ جناب نواب
اشرف الدولہ بہادر خلف الرشید نواب امیر علی صاحب سابق
وزیر حضرت واجد علی شاہ مین یہ کلام پڑھا تھا - اور وہ یادگار یہ فرہی
تم وہ کتاب حضور کے روبرو پیش کردو - ممن سنتے ہی خوش ہوگیا
نوابصاحب کے روبرو میان جملو اپنی بہت بڑہ بڑہ کے تعریف کر رہے تھے

جملو - حضور ایرانی لوگ میرا کلام سُنکر خوش ہوتے ہین -
ممن - جھوٹے کی ایسی تیسی - کہو بیش باد - بولو -
ن - اسکا کیا ثبوت ہی کہ انکا کلام خراب ہی -
ممن - خداوندا انکے باپ نے بھی کبھی شعر کہا تھا -
ن - اور یہ کلام جو انھون نے ابھی سنایا - یہ کیا ہی -
ممن - حضور یہ کتاب ملاحظہ فرمالین - بس ہی - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن - یہ کیا ہی - یادگار ہی - یہ کونسی کتاب ہی -
ممن - حضور مین نے یہ کتاب ابھی ابھی پائی ہی -
داروغہ - حضور یہ نواب امیر علی مرحوم کے صاحبزادہ اکبر
نواب اشرف الدولہ بہادر کی تصنیف ہی جو ہوگلی کے امام باڑے
کے متولی ہین - بڑے ہونہار رئیس زادے اور ذکی الطبع شاعر
ہین اور انکے ایک بھائی نواب خسرو میرزا درجہ اول انیٹ مجسٹریٹ

ہین یہ اشعار جوان صاحب نے اپنے باپ کی ملکیت بتائے تھے
وہ اس کتاب مین درج ہین اور یہ نواب اشرف الدولہ بہادر
کا کلام ہی حضور ملاحظہ فرمائین -
ن - این ! - ارے میان لفظ بہ لفظ موجود ہی - بھئی واہ -
ممن - اس جھوٹ پر خدا کی مار حضور - ای توبہ -
جھمن - اسکو شرارت کہتے ہین خداوند جھوٹ اور ہی -
داروغہ - دروغ کو اسی سے بے فروغ کہا ہی - ع

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

نوابصاحب نے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور کہا واقعی ہمارے
مصاحب تمھاری نسبت جو کہتے تھے وہ سب سچ نکلا - تمکو شرم آنی
چاہیے اگر کچھ روز ہم تک جانتے تو ضرور کوشش کرتے کہ یہ سب
نکال دیے جائین مگر ہمکو شیخ کا قول یاد ہی - ؎

قدیمان خود را بیفزاے قدر
کہ ہرگز نیاید زپرورده غدر

داروغہ نے کہا خداوند میرا ابھی شعر سُن لیجیے - ؎

بعزم دلبری گر آن ستمگر نامسلمان سنگدل برحم یار من بگلشن جلوہ گر گردد
ز برق حسن عالم سوز او بلبل کباب شد دود در حرمن گل آتش و شبنم شرر گردد

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور ممن نے اپنا کلام سُنایا - ؎

عجب امروز کی مسرت بیان ست — کہ جسمین گل بلا کی دور یان ست
کہے بلبل سے بلبل گل گلون سے — مرادین دل کی ساری پوریان ست

میان ممن کے پڑھنے کے تصدق
کہ گویا بلبلون کی بولیان ست

ن - سبحان اللہ - یہ میان جملو کے باپ کو بھی نہ سہی چھینکی وا اللہ
بڑہ گئے کیون میان جملو -
جملو - حضور میرے کلام اور نواب اشرف الدولہ کے توارد ہوگیا

چھٹن - اسمین کیا شک ہی بلکہ غالباً (مسکرا کر) انھون ہی نے سرقہ کیا ہوگا - میان ذرا تو شرماؤ -
چھمن - حضور خاکسار نے عرض کیا ہی - ؎

ہر شاخ مین ہی شگوفہ کاری
ثمرہ ہی قلم کا حمد باری

چھٹن - اور مین نے بھی قلم توڑ دیے ہین حضور شاعری اسکو کہتے ہین - ؎

ما مقیمان کوے دلداریم
رخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب صاحب نے کہا بھئی ممن کا شعر واللہ سب سے بڑھ گیا پوریان ست اور سروریان ست - ممن بولے خداوند غور نہین کیا مین نے کوئی رعایت نہین چھوڑی ہی - مثلاً ؎

کہے بلبل سے بلبل گل گلون ہے
مرادین دل کی ساری پوریان ست

حضور یہ گلگلون کے لیے پوریان - ہاے کیا عرض کیا ہی - اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک ہنسی رہی اور غنچہ صاحب کہ طبیعت دار آدمی تھے انھون نے اسیوقت پوریان اور ہولیان کے قافیے مین اسی بحر و ردیف مین کچھ شعر موزون کیے اور سنائے - ؎

مزہ کھانے کا جاڑے مین جو پوچھو	ادھر کی کھچڑی اور ہولیان ست
تمھارے دشمنون کے سر کے قابل	ہمیشہ لاٹھیان دجوتیان ست
مزہ میلے کا ہمسے کوئی پوچھے	ہجوم عاشقان ولوریان ست
بسنت آتے ہی عالم وجد مین ہی	جدھر دیکھو کبیر و ہولیان ست

جدائی پر فدا ہین ہم تو الفت
اگرچہ کالیان دگوریان ست

اسپر لوگون نے بڑا قہقہہ لگایا - مگر ممن نے کہا حضور ان سب شعرون مین میرے اُس شعر کا سا لطف بلکہ مزہ نہین حاصل ہوا ہی جسمین گلگلون اور پوریون کا ذکر تھا - جملو بر گو پھبتیان بہت ہوئی تھین مگر جھلا کر جواب دیا کہ گلگلون اور پوریون کا ذکر کسی کے کلام مین کیونکر آسکے - میان ممن مین کسی قدر ہندو کا میل معلوم ہوتا ہی - اِس مذاق کی نواب صاحب نے بڑی داد دی اور میان جملو بھی خوش ہوے کہ پالا ہمارے ہاتھ رہا - ممن نے کہا خداوند یہ تو مسخرے اور بھانڈ الاصل ہین مگر - مگر کے بعد اور کچھ نہ کہنے پائے بھانڈ الاصل کی لفظ پر پھر قہقہہ پڑا - اور نواب صاحب نے کہا یہ سب سے بڑھ گئے - چھمن نے کہا حضور بندہ بھی ایک اشعار سناتا ہی - سننے کے قابل ہی - ؎

چہ خوش گفت ست امانت در گلستان
Thou shall not steal

نواب صاحب ان اشعار سے بہت ہی مسرور و محظوظ ہوے اور بڑی دیر تک تعریف کی - میان جملو بہت ہی خفیف ہوے نواب چھٹن صاحب گو بڑے رنج مین تھے کہ محمد عسکری نے اپنی حرکت سے سب رئیسون کو خفیف کیا مگر ان اشعار اور اِس تذکرے پر وہ بھی مسکراتے جاتے تھے - چونکہ خود بھی بامذاق اور صاف مذاق تھے کہا نواب ہنسے جو شعر کلکتے کی نمایش گاہ مین بھیجے تھے وہ تم نے نہین سنے -

نواب صاحب نے کہا مجھے بہت بڑا افسوس ہی کہ مین نے نہین سنے مگر مین کمال مشتاق ہون - ع

کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے

نواب چھٹن صاحب نے بڑے اصرار بلیغ کے بعد کہا حضرت دل کے کانون سے سنیے گا - مصاحبون نے جواب دیا خداوند جانین لڑی ہوئی ہین سنو اب چھٹن صاحب نے فرمایا کہ گو بندہ

شاعر نہین ہی - اور لیاقت بھی واجبی ہی واجبی ہی مگر اُستاد کے
تصدق مین کچھ بک لیتا ہون - عرض کیا ہی مخمس ہی - ؎

تقریر جو ہی تو وہ تقریر ہی بس
گگے کاکول اُلٹ کے بارہ بنجا
تحریر جو ہی تو وہ تحریر ہی بس
تصویر جو ہی تو وہ تصویر ہی بس

منعم بکوہ ودشت وبیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد وبارگاہ ساخت

دنیا کی بے ثباتی کا کیا اچھا ثبوت ہی - بس اب اس سے
بڑھکر اور ثبوت کیا ہوگا گگے کاکول اُلٹ کے بارہ بنجا ے
حضرت اس کا سمجھنا دل لگی نہین ہی مگر سمجھ دار کی ہر مقام پر
خرابی ہی - سمجھا اور گیا گذرا - میان جمال الدین غالباً سمجھ گئے ہونگے
کیون میان جملو صاحب -

جمال الدین ایک تو یون ہی ہدفِ سہامِ طعن بنے ہوے تھے
اس سوال نے انکو اور بھی پریشان کر دیا - بہت شرمندہ ہوکر جواب
دیا کہ پیر و مرشد غلام نے وہ وہ صحبتین دیکھی ہین جہان بھلے مانسون
کا گذر محال ہی - اسپر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے -
ممن - بھلے مانس وہان کیونکر جا سکتے ہین -
جھمن - بچودن کی صحبت اور بھلے مانس کا گذر -
داروغہ - اہ لاحول ولا قوۃ - کیا مجال -
جملو - حضور یہ سب میرے دشمن جانی ہین -
نواب - تمھاری دشمن تو تمھاری زبان ہی ہی -
چھٹن - آخر یہ آپ نے کہا کیا - ذرا تو سوچو میان -
جملو - حضور میرا مطلب یہ تھا کہ اچھے اچھے رئیس اُن صحبتون مین
نہین جانے پاتے - بادشاہون اور شہزادون کا جن صحبتون مین گذر
نہین ہوتا تھا وہان بندہ زرگاہ برسون اور سالہا سال رہے ہین -
ممن - جی کنڈے والیون تک کی صحبت رہی ہی -
جھمن - پھر وہان بادشاہون کا کیونکر گذر ہوتا -
چھٹن - فرشتون کے پر جلتے ہونگے صاحب -
جھمن - ایسا بے تکا آدمی نہین دیکھنے مین آیا -
ممن - اور دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست -
چھٹن - یہ غرور ہی تو انسان کو مار ڈالتا ہی - ؎

ہر کہ گردن بدعوی افراز د
خویشتن را بگردن انداز د

داروغہ - میان جملو بھی اپنے وقت کے فرعون بے سامان ہین
زمین پر قدم ہی نہین رکھتے -
جھمن - مگر ایسا نیچا دیکھا جانے کہ عمر بھر یاد ہی کرینگے چچا - ؎

سمجھے تھے اب مرا کوئی سرکوب ہی نہین
فرعون کے لیے کوئی موسیٰ نہ آئیگا

حضرات ناظرین - نواب صاحب اور انکے مصاحب اس دل لگی
اور مذاق مین اس درجہ محو ہوگئے کہ نینی تال کے سفر اور وعدہ خلافی
اور اپنی تعزیت سب بھول گئے سندرا خیال نہین وہی چھچھے وہی قہقہے
طرہ یہ کہ چھٹن صاحب جو حضرت ناصح اور واعظ بنے تھے وہ بھی اسی
رنگ مین شریک ہوگئے پند ونصائح بالاے طاق وہ خود پھبتیان
کہنے لگے واہ رے ہندوستان ایک بار پھر وہ شعر یاد کیجیے - ؎

بوے گل نالہ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

یہ شعر بالکل اس ملک کے حسب حال ہی - سالی کے لڑکے کی
مونچھون کا کونڈا اور نواب محمد عسکری کا التواے سفر باوصف
وعدہ حتمی - ایک عجیب غریب اور نادر الظہور واقعہ ہی - مارون گھٹنا
پھوٹے آنکھ - یہ وہی مثل ہوئی - اور دل لگی یہ کہ مسٹر فریزر صاحب کو
چار پانچ گھنٹے پہلے سے اطلاع بھی نہ دی اور خود چھپ رہنے

اُنسے ملنا تک نہین — افسوس — اللہ مسٹر فریزر صاحب خدا کے

اُڑائینگے کہ الامان — ایک میان عسکری ہی تو نہین بلکہ وہ سب

ہندیون کو تاڑنے والے ہین اور سب کی خبر لینگے —

اب سنیے کہ مسٹر فریزر صاحب نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ

ہم اور آپ چلکے آلبین ہوٹل مین ٹہرینگے مگر نواب صاحب نے فرمایا کہ

نینی تال مین میرے ایک دوست ہین لکھپتی آدمی اور بڑے معزز

اور عالی خاندان — اُنکی کئی کوٹھیان اور بنگلے ہین اُنکو مین نے

لکھا تھا — اُنھون نے ایک بہت بڑی کوٹھی سجوا رکھی ہی ہوٹل مین

ٹہرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی — اور منشی مہراج بلی سے بھی یہی کہا

تھا — نینی تال مین گرمی کے دنون مین اِس کثرت سے انگریز جاتے

ہین کہ ہوٹلون مین بھی جگہ دقت سے ملتی ہی — اگر مسٹر فریزر صاحب

کو معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب نہ جائینگے — تو وہ خط یا تار کے ذریعہ

سے ہوٹل کے منیجر سے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیتے مگر اب

درست کیا ہو سکتا تھا — اگر نواب صاحب اُنکو پیشتر سے اطلاع

دیتے تو وہ ایک روز مین تار بھیجکر کل امور طی کر دیتے بڑے

غصے کے ساتھ یہ اسٹیشن پر آئے اور ٹکٹ لیکر روانہ ہوے

انکے درجے مین ایک اور یوروپین میجر بارلو تھے اُنسے اِنسے

راستہ مین یون گفتگو ہوئی —

ہندوستانیون کی نسبت فریزر صاحب اور میجر بارلو کی راے

فریزر — (ف) آپکا کہانتک جانیکا عزم ہی —

بارلو — (ب) مین بخط راست نینی تال جاؤنگا —

ف — ہان تو ہمارا آپکا وہانتک ساتھ ہوگا —

ب — آپ نینی تال مین کہان فرو کش ہونگے —

ف — مین خود نہین جانتا — اِسکا کیا جواب دون —

ب — کیا پیشتر سے کوئی بندوبست نہین کیا ہی —

ف — ایک ہندی مثل یاد ہی — مرمٹی گھس گھس — مین نے اُردو مین

اعلی درجے کا امتحان دیا ہی — لفظ ٹیک جو الیٹی کا کوئی ترجمہ ہی

نہین کر سکتا — پابندی اوقات اِسکا ترجمہ ہی مگر ایک لفظ مین اُسکا

ترجمہ محال ہی کیونکہ ہندوستان مین اسکے معنی کوئی جانتا ہی نہین

مین اپنی بیوقوفی سے اِسکی بار جگمہ کھا گیا — ایک نواب صاحب نے وعدہ

کیا تھا کہ وہ بھی میرے ساتھ نینی تال چلینگے اور اپنے دوست

کی سجی سجائی کوٹھی مین فروکش ہونگے مین نے صبح کو اُنکو لکھا کہ

آپ اسٹیشن پر مجھ سے ملینگے یا میرے ہان آ نکے ساتھ چلینگے لکھا

کہ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہی آپ مجھے لیتے چلیے گا — مین

جو اسوقت گیا تو سُنا کہ نواب صاحب زنان خانے مین ہین — اور

طبیعت کسلمند ہی کیونکہ دیر مین کھانا کھایا تھا —

ب — آپ نے بڑی غلطی کی کہ ہندوستانی کی بات کا اعتبار کیا

مین یہ نہین کہتا کہ ہندوستانی عموماً بے ایمان ہوتے ہین مگر یہ ضرور

کہونگا کہ ہندوستانی وعدے کے پورا کرنے کو فرض نہین سمجھتے

اور بقول آپ کے *Punctually* وہ نام سے بھی

واقف نہین ہین کہ ہی کیا شے — اِسکے لیے ایک لفظ مین وہ

واقعی ترجمہ نہ کر سکینگے —

Because the article does not exist

ف — مجھے اسقدر غصہ ہی کہ بیان سے باہر —

ب — غصے کی بات ہی ہی — غصہ کیون نہ آئے —

ف — مجھے اطلاع تک نہین دی — لکھا تک نہین —

ب — شرابخوار تو نہین ہی وہ نواب —

ف — میرے سامنے تو پی نہین شراب —

ب - تو انیم ضرور کھاتا ہوگا - یا چانڈو باز ہوگا -

ف - ان لوگون کے قول و قرار کا کوئی کیونکر اعتبار کرے کہین کچھ کرین کچھ -

ب - یہ ان کی تعلیم کا نقص ہے - تعلیم پائین تو یہ باتین جاتی رہین - یہ سب جہالت کا نقص ہے -

ف - اعلیٰ درجے کی تعلیم کی نسبت آپکی کیا راے ہے -

ب - بالکل خلاف - یہ برل جہلا کی حماقت ہے کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجے کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہین - پڑھے لکھے ہندوستانی گستاخ اور زبان دراز اور بے ادب ہو جاتے ہین -

ہماری رجمنٹ مین چار سکھ رسالہ دار ہین اور ایک کانپور کا رہنے والا بھی ہے - وہ چارون تو ہمارے مطیع ہین جو کہتا ہون وہ کرتے ہین اور حضور کہتے ہین - مگر کانپور کا رہنے والا رسالہ دار بڑا بے ادب ہے اور کبھی حضور نہین کہتا - بالکل برابری کا دعویٰ کرتا ہے - اور وجہ یہ کہ وہ لوگ ان پڑھ ہین مگر کانپور کا رہنے والا اسکول مین پڑھ چکا ہے اور فسٹ آرٹس کا امتحان دے چکا ہے -

ف - اعلیٰ تعلیم سے ہندوستانیون کو بے ادبی بڑھ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اور بھی بڑھ جائیگی -

ب - مگر بعض مدعیان عقل اسکو نہین سمجھتے -

ف - بنگال کی حالت دیکھیے کہ میونسپل کے ممبرون نے گورنمنٹ کی ایک نہ سنی - سب فرنٹ ہوگئے - دو ایک کے علاوہ اور سب متفق الراے تھے - تعلیم کا یہی نتیجہ ہے بس -

ب - ان لوگونکو اسقدر انگریزی پڑھانی چاہیے کہ یہ کلارک کا کام کرلین - ہان عربی فارسی سنسکرت کی تعلیم دیجائے تو خیر ہم بھی خلاف اسکے نہین - مگر انکو تاریخی باتین اور پولٹیکل امور سکھانا سمجھ اور مل کے کلام پر حاوی کرنا البتہ غلطی اور بڑی بھاری غلطی ہے - برل فرقے کے لوگ اپنی جہالت سے ہملوگون کے حق مین کانٹے بو رہے ہین - مین نے تو ایک جنرل ممبر پارلیمنٹ سے کہا تھا کہ آپ لوگ ایشیا مین بھی ایک آئرلینڈ قائم کرنیوالے ہین - جب ہندوستانی تربیت یافتہ ہونگے تو خواہ مخواہ حقوق کے لیے جھگڑینگے اور جھگڑا ہمارے حق مین مضر ہوگا - ہمکو اس سے کیا ملیگا - خاک - ہم تو ان پرانے فیشن ہی کے ہندوستانیون سے خوش ہین - وہ لوگ جب ملتے ہین جھک کر سلام کرتے ہین جوتا اتار کے آتے ہین ادب کے ساتھ ملتے ہین اور گفتگو کے وقت حضور کے بغیر بات نہین کرتے ان لوگون سے ہم خوش نہین ہین جو ٹوپی اتار کے جوتا پہنے ہوے آتے ہین اور منتظر رہتے ہین کہ ہم انسے شیک ہینڈ کرین - ہاتھ ملائین اور یہان ان باتون سے نفرت ہے -

ف - بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہے -

ب - کچھ ترقی نہین کی تجارت کام کی نہین -

ف - مگر علم و فضل مین تو ترقی کی ہے -

ب - اسوقت ہندوستان مین اور کوئی قوم انکا مقابلہ نہین کر سکتی لال موہن گھوس کی اسپیچین واقعی قابل تعریف ہین لیکن اگر اسنے انگریزی نہ پڑھی ہوتی تو پارلیمنٹ کی ممبری کی کاہے کو سوجھتی - یہ انگریزی تعلیم ہی کا نتیجہ ہے - از ماست کہ بر ماست -

ف - اگر پچاس برس ادھر کوئی پیشین گوئی کرتا کہ ہندوستانی ممبری پارلیمنٹ کی کوشش کرینگے تو کسی کو یقین نہ آتا -

ب - مگر ممکن نہین کہ کوئی ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہو سکے اہل انگلستان اسکو ہرگز ہرگز منظور نہ کرینگے -

ف - جسدن ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا بس سمجھ لیجیے کہ اسی روز آیرلینڈ کا پارلیمنٹ بھی غلط ہو جائیگا -

ب - مین آپ سے اِسمین بالکل اتفاق کرتا ہون -
ف - مین تو خوب غور کر چکا ہون اِس معاملے پر -
ب - ہندوستانی بیوجہ ہی بڑھے نہین ہین -
ف - نا - نا - ہمنے اِنکو سکھایا ہی کہ ہمسے لڑو - ۵

کس نیاموخت علم تیر از من ۔۔ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ب - آزادی اور حقوق رعایا ایسے ایسے لفظ سکھا کر ان لوگونکو ہمنے کہین کا نہ رکھا - زمین کا نہ آسمان کا -
ف - اور یہ اشتہار جو ملکہ معظمہ کا ہی اِس سے اور بھی وہ شیر ہو گئے کوئی بات ہوئی اور اُنھون نے غُل مچانا شروع کر دیا کہ ہم مین اور فرنگیون مین کیون فرق کیا جاتا ہی -
ب - بہت صحیح ہی بڑی بھاری غلطی تھی -
ف - اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بھلا -
ب - اب یہ لوگ ہرگز سیدھے ڈھرّے پر نہین آسکتے - من چہ نفش ام برادر فلان من بسیار نفش ست -

نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر تو اپنی پیاری سالی بی عفت آرا بیگم کے بھیا کے مونچھون کے کونڈے کے سبب سے روپوش ہو گئے - مسٹر فزیر صاحب نے لاکھ اصرار کیا - مانا کہ منشی مہراج بلی صاحب سے بھی وعدہ ہو چکا - ہونے دو - بھلا سالی کی بات نہ مانین - بیوی کا کہنا ٹال دین استغفر اللہ خیر یہ تو سالی کی پیاری پیاری باتون مین آ گئے اِس سبب سے سفر ملتوی کر دیا مگر یہ منشی مہراج بلی کہان غائب غلّہ ہو گئے اسکا جواب منشی مہراج بلی صرف یہ دیتے ہین کہ - من چہ نفش ام برادر فلان من بسیار نفش ست -

نوابصاحب اور منشی مہراج بلی دونون اِسکے مصداق ہین - یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات -

ریل غائب غلّہ

منشی مہراج بلی نے نوابصاحب کے بھی کان کاٹے - جس روز نینی تال جانے کو تھے صبح کو تیاری کی اسباب بندھوایا جو اشیا ضروری خریدنے کو تھین وہ خریدین اور من کل الوجوہ سفر کے لیے تیار ہو گئے - چار بجے تک سفر پر سوار تھا چار بجے ایک محلہ مین بحثیت ممبر مینونسپلٹی موقع کی تحقیقات کے لیے گئے اب وہان زمین پر قدم ہی نہین رکھتے محلے بھر کا ناک مین دم کر دیا - انکے ساتھ اور ایک مینونسپل کمشنر بھی تھے مگر فہمیدہ آدمی مولانا تاج الدین صاحب -

مہراج بلی - یہ اسقدر کوڑا کیون جمع ہی -
محلہ دار - حضور ہفتے مین دو بار صاف ہوتا ہی -
مہراج - روز روز کیون نہین صاف کیا جاتا -
محلہ دار - اِس گلی مین روز روز کیونکر صاف ہو سکتا ہی -
مہراج - برابر ہو سکتا ہی - یہ خوب کہی - ۶

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست

راوی - ای سبحان اللہ کیا موقع پر مصرع پڑھ دیا ہی -
مہراج - ہم ایکدم سے چالان بول دیگا صاحب -
تاج - مطلب یہ ہی کہ صاف رہے محلہ اِس مقام پر جو یہ کیچڑ ہی اسکی نسبت داروغہ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیے تھی -
مہراج - اب رپورٹ کرد و تو یہ جگہ پٹ جائے -
داروغہ - آج ہی رپورٹ کر دونگا جاتے ہی -
مہراج - کام کو کام کی طرح کرنا چاہیے ورنہ پھر گویا بعینہ وہی مثل ہوگی - کہ - ۹

نفش کردہ ام رستم داستان ۔۔ وگرنہ یلے بود در سیستان

راوی - شعر تو ایسے موقع پر حضور پڑھ دیتے ہین کہ گویا

اسی موقع کے لیے مصنف نے تصنیف کیا تھا۔

مہراج - کار امروز بہ پس فردا مگذار۔

راوی - یہ فردا کی (ے) نے کیا مزہ دیا ہی۔ اور پس فردا اور بھی طرہ ہی۔

مہراج - صفائی سے آپ لوگ پرہیز کرین تو حد ہوے گئی بس اور کیا۔ ـــ ۵

صفائی مس عیب را کیمیاست　　صفائی کند ہر کہ مرد خدا است

راوی - ادھر صفائی کا بندوبست اور اُدھر لگے ہاتھون شیخ مصلح الدین شیرازی کے کلام کی اصلاح بھی ساتھ ہی ساتھ ہوتی جاتی ہی۔ کیون نہو۔

تاج - (مسکرا کر) خوب خوب شعر یاد ہین آپکو۔

مہراج - (اکڑ کر) اب تو سب بھول گیا جناب۔ ـــ ۵

شب چہ عہد نماز بر بستم　　چہ خورد بامداد فرزندم

راوی - بس یہان پر چوک گئے بربستم کے قافیے مین فرزستم چاہیے تھا۔ تاکہ کوئی ٹکڑا کہین سے صحیح ہی نہو۔

مہراج - اچھا آج رپورٹ بھیجیے۔ پرسون کمیٹی مین ہم سفارش کرینگے کہ یہ مقام پاٹ دیا جائے۔

تاج - ہان ہان۔ ضرور یہ تو کب کا ہوگیا ہوتا اب تک مگر داروغہ صاحب نے توجہ ہی نہ کی۔

مہراج - کار امروز را بہ پس فردا مگذار - ۶

این نصیحت نویس بر دیوار

راوی - ابکی اور بھی بڑھ گئے۔ یک نہ شد دو شد۔

مہراج - ازین مہتر تاکید کردہ اند کہ صفائی درینجا خوب نمودہ آید کہ صاحبان اگر گذر کنند خوب باشد چرا کہ در عدم موجودگی صفائی و موجودگی غیر صفائی ہر شہر کا داک دکھائی نمودہ آید و آن باعث بدنمائی ہر ہمہ ممبرانات نمودہ شد۔ والا نہ آنچہ بہتر شود دل نمودہ آید۔ ـــ ۵

من نگویم کہ این مکن آن کن　　من بگویم کہ کار آسان کن

بفہم شما صادق شد یا نہ شد۔

تاج - قبلہ بندہ قلیل البضاعت آدمی ہی۔

مہراج - الازبان پارسی دانی شما۔

تاج - مین تو اردو بھی اچھی طرح نہین بول سکتا فارسی کجا اور عربی کجا۔

مہراج - من از مردمانات ایرانیان گفتگوے نمودہ شد۔ گفتا کہ شما ایرانی فصیح۔ من گفتا۔ نا۔ من ہندی ہست۔ فارسی نیست گفتا نا۔ دروغ و جھوٹ ست شما ایرانی۔

تاج - آپ تو بالکل اہل زبان معلوم ہوتے ہین۔

مہراج - مین نے لاکھ لاکھ قسمین کھائین کہ مین ہندی ہون وہ برابر یہی کہا کیے کہ نہین تم ایرانی ہو۔

تاج - وہ آپ کا لب و لہجہ ہی ایسا ہی۔

مہراج - تسلیم سب یہی کہتے ہین۔ اور پہلے مین سمجھتا تھا کہ لوگ میری خوشامد کرتے ہین مگر یہ بات غلط نکلی۔ ایرانی خود میری تعریف کرتے ہین۔

الغرض محلے مین حکومت جتا کر اور مہتر ون کو ڈانٹ بتا کر منشی مہراج بلی صاحب اپنے گھر آئے۔

تاج الدین کہ فہمیدہ آدمی تھے امور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی مین رہے۔

اب سنیے کہ جب منشی مہراج بلی صاحب گھر مین تشریف لیگئے تو کپڑے اتار کر بیوی کیطرف مخاطب ہوکر یون کہنے لگے۔

آج ایک محلے کی تحقیقات کے لیے گئے تھے ایک اور کمشنر ہمارے ساتھ تھے ہمارے سوا اور کسو کا کچھ آت جات تو ہوتا ہین۔ شد بد بھی نہین جانتے ہمنے جو چاہا سو کیا۔ داروغہ کو

ڈانٹ بتائی اور اب اسکو ہم موقوف کرا دینگے - انکی بیوی نے
کہا - تمکو جس کمانا چاہیے کہ اور لگی لگائی نوکری کسی کی نے لو
فرمایا کہ صاحب جسقدر ہمسے خوش ہین اسقدر اور کسی کمشنر سے
خوش نہین ہین وہ سب کے سب اپنی اپنی ڈیلین پیش کرتے ہین
اور ہم بجز ہان کے سوا اور کچھ نہین کہتے - سو ہم سے صاحب خوش
ہین اب ہمارا نام کونسل ہین لکھا جائیگا ہمنے ایک تو گلی کا انتظام
کیا دوسرے دو مہتر موقوف کیے - تیسرے ایک آدمی پر جرمانہ
کیا اور اب قصد ہی کہ ایک آدمی کو موقوف کر دون -

انکی بیوی نے انکی پیٹھ ٹھونکی (ای سبحان اللہ) اور کہا
واہ واہ کیا کیا نیک کام تمنے کیے ہین - یہ نہوا کہ دس غریب
آدمی کی روٹی تمہاری وجہ سے چلتی - کس گھمنڈ سے کہتے ہین
کہ ایک کو چھڑا دیا اور دو پر جرمانہ کیا - واہ -

منشی مہراج بلی بولے کہ بیوی تم سمجھتی تو ہو ہی نہین تم سرکار
دربار کی بات کیا جانو -

بیوی - (ب) تو کسی کا روزگار لینے مین کیا گھمنڈ ہی -
مہراج - (م) یہ تو ہمارا کام ہی کمشنر ہین کہ نہین -
ب - ایسی کمشنری سے تو بے کمشٹری ہی اچھے
م - عورت ناقص العقل ہوتی ہی نا -
ب - اچھا بڑے کمشنر نبے ہو ہمارے بھیا کو تو دس پندرہ کا
نوکر رکھوا دو - جب جانین کہ کچھ اختیار ہی -
م - ہم نوکر رکھوا دین دو سو کا لگر -
ب - ای چلو بھی - دو سو کا - گھر کی ٹکی اور باسی ساگ مین
دو سو سے درگذری - تم دس ہی کا رکھوا دو -
م - اسمین ہماری بے عزتی ہی - دس کا نہین -
ب - ای ہی - اور تمھارے چچا تو پانچ ہی روپے پاتے ہین
اور نہ کوری ہی ہین -
م - ایسی باتین کمشنرون سے نہ کرنی چاہئین -
ب - ای ہی - لو اور سنو - تو اب جو روا پر بھی کمشنری چلاؤ گے
اچھی کمشٹری ہی - اوچھے ہو ہماری جان مین -
م - ہمکو صاحب لوگ کرسی دیتے ہین برابر کا - ذرا تم ہم سے
سمجھ کے بات کیا کرو -
ب - پھر اس اوچھے پن سے مطلب کیا ہی - آدمی کو اپنی لیاقت
کے موافق بات کرنی چاہیے -
م - اوچھا پن نہین - سمجھاتا ہون تمکو -
ب - ای تو صاحب نہین کرسی چھوڑ مچان یا اذمٹ پر بٹھائین
ہمکو کیا سناتے ہو -
م - کیا دل لگی بازی ہی بھلا اور کوئی تو جا کے کرسی پر بیٹھ جائے
ب - تمکو کتے کے مغز دیے گئے ہین بک بک بک بک بک
زبان ہی کہ کترنی ہی -

اس تقریر کے بعد منشی مہراج بلی صاحب باہر کے کمرے مین
تشریف لائے تو ایک دوست سے گفتگو مین کہنے لگے کہ یار آجکل
بڑی عدیم الفرصتی رہتی ہی - صبح و شام برابر شہر کا دورہ رہتا
ہی مگر مٹر گین تو مٹر گین گلی کوچے تک ایسے صاف ہین کہ بیٹھے چاہیے
سونا اچھالتے جائیے -

اب سنیے کہ سات بج گئے اور وقت قریب آگیا مگر ایک اور
دوست جو آئے تو انسے خوش گپی مین گھنٹا بھر اور ضائع ہوگیا
اور وہ ایسے بے تکلف کہ بیٹھے تو اس نیت سے کہ مکان کا
قبالہ لکھوا کے جائینگے - فرمایا کہ حضرت منشی دلگیر کے مرثیے آپکو
سناؤن اسوقت - جناب کیا کلام ہی - س

کاٹ سے تیغ کے آگاہ ہی کچھ رو مین تن | بارے دشمن سے سدا کہتا ہی فرق دشمن

برق کا کام نہین یہ نہین کا راہن | کاٹ کے صف مین جاتا ہی دو ٹکڑے سخن

سر پہ جب تیغ تری خون سے قدم تک تر ہی
موم جاتا آئینہ صابون صفت بکتر ہی

مہراج - کچھ دن ہمنے بھی مرثیہ کہا تھا جناب -
راوی - درین چہ شک حضور ایسے ہی طبیعت دار ہین -
آپکا مثل کاہے کو ہی - ؎

تو کار زمین را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

مرثیہ گو ہو تو حضور کا سا - کیا کہنا ہی -
منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہوے مزے مزے سے دلگیر لکھنوی کے بند سن رہے ہین - کسکا سفر اور کیسا نینی تال حضرات ناظرین خود ہی غور فرمائین کہ کجا سفر نینی تال - ریل کا وقت قریب کجا دلگیر کے مرثیے اور کجا یوی سے ممبری میونسپلٹی کی لن ترانیان کہ مین ایسا اور مین ویسا اور وہ ساہی ییسا - ہمچو من دیگرے نیست مین نے یہ کیا اور وہ کیا اور اسوقت کل میونسپلٹی کی ناک ہون اگر مین علیحدہ ہو گیا تو گویا ناک کٹ گئی - خیر - ان چہ میگوئیون کے بعد حضرت کو یاد آیا کہ (ریل گھر) جانا اور سفر کرنا ہی اسباب تو بندھا رکھا تھا ہی کرایے کی گاڑی منگوائی - اب اتنے مین نوکا عمل ہو گیا ایک بار خدمتگار واپس آیا کہ حضور اول درجے کی گاڑی ملتی ہی - سکن کلاس کی نہین ملتی - کہا اچھا ۸ ریل گھر تک کے دینگے - واپس آنکر آدمی نے کہا حضور ۱۲ مانگتا ہی - کہا اچھا بھئی لاؤ - اب اسوقت جو کچھ کہیگا دینگے مگر آئے ۔ ہ نہیں ۔ ہ خواہد شد آدمی گیا گاڑی کے نکالنے اور گھوڑون کے جوتنے اور ساز لگانے مین عرصہ ہوا اخیر خدا خدا کر کے گاڑی آئی - اسباب لادا گیا - منشی مہراج بلی مکان کے اندر گئے - زنانے مین سے کوئی پون گھنٹے کے بعد تشریف لائے - بیوی کے نزدیک گویا میان

بڑی کڑی مہم پر جاتے تھے - اعزا اقربا سخت افسوس مین کہ اب یہ بیچارے خدا جانے آئین بھی یا نہ آئین جتنے تھے سب پژمردہ خاطر اور افسردہ دل کہ خدا خیر کرے پہاڑ کا سفر ہی خدا ہی عزت رکھے تو رہے -
گاڑی پر سوار ہوے تو دس منٹ تک آدمیون کو ہدایت کی کہ یہ کرنا اور وہ کرنا اور چنین وچنان اور این و آن -
بعد خرابی بصرہ روانہ ہوے اور اسٹیشن پر پہونچے تو پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہین - اب نہ یہ معلوم کہ ریل کس وقت جاتی ہی اور کس وقت آتی ہی - نہ یہ معلوم کہ اب وقت کیا ہی کے بجے ہین کسی امر سے واقف ہی نہین - بالکل کورے تھوڑی دیر کے بعد گھنٹی بجی تو آپ نے ایک کانسٹبل سے دریافت کیا کہ نینی تال کا ریل کس وقت جائیگا - اسنے کہا نینی تال تو ریل نہین جاتی - این نینی تال نہین جاتی !!! واہ وا - جاتی کیون نہین ہی - اسنے کہا جاتی ہوگی - ایک کلرک سے دریافت کیا - بابو صاحب نینی تال کی ریل کسوقت جاتی ہی - اسنے کہا کاٹھ گودام تک جاتی ہی نینی تال نہین جاتی - این - اور کیون بابو صاحب پھر وہان سے کس سواری پر جاتے ہین کہا وہان سے ٹٹو پر جانا ہوتا ہی -
بابو - (ب) آپ کہان تک جانیوالا ہی یہان سے -
مہراج - (م) ہم تو اسوقت کی ریل پر نینی تال جائینگے -
ب - ریل تو گئی - بریلی کی ریل چلی گئی -
م - ارے ! - لاحول ولا قوۃ - بڑی ہوئی واللہ -
ب - آخر آپ کیا سوتا تھا اب تک -
م - ہمسے کسی نے کہا ہی نہین کہ نینی تال کی ریل چلی گئی ورنہ ہم پہلے ہی سے آجاتے -
ب - نینی تال ریل نہین جاتا - کاٹھ گودام تک جاتا ہی پھر آگے نہین جاتا - وہان سے ٹٹو یا ڈانڈی پر جاتا ہی -

م - تو اب ریل نکل گئی غضب ہو گیا - توبہ -
ب - ریل تو بہونچا دو کوس - بلکن تین کوس -
م - بھلا اس ریل پر نواب محمد عسکری صاحب تھے -
ب - ناہین - شو ناہین تھا - ایک ہندوستانی تھا بھگت
کہین کا ڈپٹی ہی وہ - ہم نام نہین جانتا -
م - اور بھلا مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر تھا -
ب - تھا ہمسے بولا نواب محمد عسکری - ہمارے کو دھوکا دیا -
م - بڑا افسوس ہوا - مگر اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان
چگ گئین کھیت -
منشی مہراج بلی صاحب اپنا سا منھ لیکر اسٹیشن سے بیرنگ
روانہ ہوے اسباب دوسری گاڑی پر لادکر گھر بھیجا - خود بدولت
نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر تشریف لیگئے - جب گاڑی
کوٹھی پر پہونچی تو نواب صاحب سمجھے کہ مسٹر فریزر صاحب آگئے
گاڑی کی گڑگڑاہٹ سنتے ہی ایک کمرے مین چھپ رہے اور
مصاحبون سے کہا یا کہنا ابھی تک آنکھ نہین کھلی آرام مین
ہین - کمرے مین دبکے بیٹھے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا حضور
منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ہین - مگر نواب صاحب
کو یقین نہین آیا انکے دل پر جم گئی کہ مسٹر فریزر صاحب ہی ہین
آدمی کو چپکے سے بلاکر کہا بھئی از براے خدا غور کرکے دیکھو تو
مہراج بلی صاحب ہین یا فریزر صاحب ہین -
اتنے مین مہراج بلی کوٹھی کے اندر داخل ہوے مصاحبون
نے آداب عرض کیا - پوچھا نواب صاحب کہان ہین - اب کوئی
جواب نہین دیتا - سب خاموش - ایک ایک کی صورت دیکھ رہا ہی
کہ اتنے مین نواب صاحب تشریف لائے - کہا بھئی واللہ مین
سمجھا تھا کہ مسٹر فریزر صاحب بھی تمھارے ساتھ ہی آئے ہین
مجھ سے وعدہ خلافی ایسی ہوئی کہ اب مین انکو منھ نہین دکھا سکتا
بری بری ہوئی - مگر مضیٰ مامضیٰ - گذشتہ راصلوٰۃ - مہراج بلی نے
دریافت کیا کہ آپنے سفر کیون ملتوی کر دیا - کہا بس اسکا حال پوچھیے
ہندوستانیت کو خدا غارت کرے - مہراج بلی نے کہا مین سمجھا نہین
کہ ہندوستانیت کے کیا معنی اور ہندوستانیت نے کیا برائی کی -
کہا بھائی صاحب مین واللہ اسباب روانہ کرچکا تھا اور لطف
یہ کہ گھوڑے ریل کے اسٹیشن پر بھیجے اور تراب علی کو ہمراہ انکے
بھیجا کہ ہمارے آنے کے منتظر نہ رہنا وقت پر ریل پر گھوڑون کو
چڑھا دینا اور تم ساتھ جانا ہم فرسٹ کلاس مین ہونگے وہ گھوڑے
تو روانہ ہو گئے اور تراب علی انکے ساتھ گئے اور اسباب کی بہیل
اسٹیشن سے واپس آگئی اور ہم یہان بیٹھے دندنا رہے ہین
فریزر صاحب اگر مجھے اسوقت پائین تو ذبح ہی کر ڈالین واللہ
مگر المعذور - وہ ے - وہ - المعذور مجبور - میرا کیا قصور ہی
ہمین - اب آپ اپنی سرگذشت کہیے -
منشی مہراج بلی نے اصرار کیا کہ پہلے آپ فرمائیے کہ التوا کا
سبب کیا تھا - پھر میرا حال زار سنیے - ایک داستان ہی -
نواب محمد عسکری صاحب نے التواے سفر کا سبب اصلی
بتا دیا کہ ہماری سالی صاحب تشریف لائین اور انھون نے ہمکو
مجبور کیا کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ انکے بڑے لڑکے کی مونچھونکا کونڈا
ہونیوالا ہی - اس تقریب کے لیے انھون نے روکا اور لاکھون
قسمین دین کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ - اگر تم جاؤگے تو مین عمر بھر
نہ بولونگی اور مجھے بڑا ہی رنج ہوگا اور یہ اور وہ -
الغرض مجھے بالکل مجبور کر دیا - آخرالامر بندہ گھر مین چھپ رہا
اور صاحب آئے اور بہت ہی بد دماغ ہوے - مگر آنچہ شدنی بود شد
اب آپ اپنا حال بیان کیجیے -

منشی مہراج علی نے کہا ہم آپ کے ہان سے رخصت ہوکر گئے
تو ایک کاغذ آیا کہ کل فلان موقع پر جا کر تحقیقات کیجیے ہم اور مولوی
تاج الدین صاحب گئے وہان ضروری امور کی تحقیقات کی صفائی
کی تاکید کی داروغہ کو بلوایا - وہان ٹھائین ٹھائین رہی وہان سے
گھر پر آئے تو اسباب بندھوانے اور لدوانے اور کرایے کی
گاڑی منگوانے مین عرصہ ہوگیا - گھر کی گاڑی کھلی ہوئی ہی اسپر
ہوا مین جانا مناسب نہ تھا اسٹیشن پر پہونچے تو سُنا گاڑی
روانہ ہوگئی - اپن چلیے اپنا سا منھ لیکر رہ گئے - دریافت کیا کہ
نواب محمد عسکری صاحب بریلی کی گاڑی پر گئے ہین - سنا کہ
نہین - پوچھا فریزر صاحب گئے ہین - سُنا ہان - اسباب گھر
بھیجا خود یہان آئے کہ آپ سے دریافت کرین کہ آپکی سرگذشت
کیا ہی - داروغہ نے مسکرا کر دبے دانتون کہا حضور دونون صاحب
ایک سے ملے - اور فریزر صاحب اپنے دل مین بہت بُرا مان گیا
ہوگا - اور بُرا ماننے کی وجہ ہی ہی - اُس سے وعدہ کیا کہ ہمارے
دوست کی کوٹھی مین چلکے اُترنا - آپ ہوٹل کا ہرگز ہرگز بندوبست
نہ کیجیے گا - اور انکو اطلاع تک نہ دی کہ ہم نہ جائینگے جل بھُن
کے خاک ہوگیا ہوگا - محمد عسکری نے کہا پھر اب تو جو ہوا
وہ ہوا - ع

نوبہارست بیا تا در خمار زہیم | برقے از موج قدح در حسن ملا ازہم

ع دلم از صومعہ وخرقہ وسالوس گرفت

داروغہ کھلکھلا کر ہنس پڑا کہا حضور یہ سب صحیح ہی - مگر بڑی
بدنامی ہوگی - نواب صاحب نے اسکے جواب مین یہ شعر پڑھا - ع

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان | ما نمی خواہیم ننگ و نام را

مہراج - (م) آخر حضرت یہ تو فرمایئے کہ یہ سبب کیا ہوا آپ کا
تشریف لیجانا کیون ملتوی ہوگیا مین تو اپنی بیوقوفی کیوجہ سے نہ جا سکا

نواب - (ن) آپ بھی واللہ طرفہ معجون ہین - صریح کہ چکا
سمجھا چکا کہ ہماری سالی آئین اور انھون نے اصرار کیا کہ لڑکے
کی مونچھون کا کونڈا ہی اور آپ ابھی وجہ ہی دریافت کر رہے
ہین تو مین اسکو کیا کرون -
م - ہان یہ باعث ہی - لاحول ولا قوۃ -
ن بھائی یہ ہندوستان - کون ہندوستان - ع

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

ہزار ہا بار یہ شعر پڑھیے مگر واللہ سیری ہی نہین ہوتی -
م - اور صاحب جا کے وہان ٹکینگے کہان -
ن - واللہ اعلم - کسی ہوٹل مین ٹک جائینگے -
م - مگر دقت تو ہوگی - تکلیف تو ہوگی -
داروغہ - حضور کی پاپوش سے - آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ حقہ
لگائے گڑگڑا رہے ہین - بیچارے فریزر صاحب اپنی آپ
بھگت لینگے - حضور کو کیا لگی ہی - ع

صبح تو جام سے گذرتی ہی | شب دلارام سے گذرتی ہی
آخرت کی خبر خدا جانے | اب تو آرام سے گذرتی ہی

مگر واقعی ہندوستانی لوگ اسی سبب سے بدنام ہین اور حضور
نواب چھمّن صاحب بہادر خدا گواہ ہی - واللہ جو غلام کو ذرا بھی
معلوم ہوا اسوقت کہ اس التوا کا سبب کیا تھا - ہمارے سرکار تو ایسے
جا کے چھپ رہے کہ توبہ ہی بھلی اور صاحب سُنکر سناٹے مین ہوگئے
اور چہرہ مارے غصے کے سُرخ اور یہان - ع

کانو تو لہو نہین بدن مین

اور ممّن اور چھمّن صاحب سامنے آئے تو غضب ہوگیا - آگ بھبوکا ہوگئے بہت ہی
بگڑے کہ تم لوگ کیا ہمکو تماشا سمجھا ہی بھاگ جاؤ یہان سے - اور یہ دونون

اُلٹے پانون فرو ہو گئے - یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ داروغہ صاحب نے آنکر کہا حضور مسٹر فرنیر صاحب کا بیرا آیا ہی کہتا ہی صاحب بڑے خفا تھے - چپراسی جو ساتھ گیا تھا اُسنے بیرا سے کہا کہ صاحب نوابصاحب نے بڑا خفا کر دیا - نوابصاحب نے بیرا کو بلوایا - بیرا نے جُھک کر سلام کیا نوابصاحب نے پوچھا کہو تمھارے صاحب گئے - کہا ہان ہجور گئے مدا ہجور سے بہت بیجار (بیزار) تھے - چپراسی سے راستہ مین دو چار بر یا کہا کہ نواب نے ہمکو دھوکا دیا - اب ہم اُنکے دھوکے مین نہ آئیگا اور اُٹی سن (اسٹیشن) پر صاحب لوگون سے شکایت کی کہ ہمسے آوا اکر کے نکلگیا نواب ہم ہوٹل کا کچھ سامان نہین کیا -

نواب - ہماری طبیعت سست ہو گئی - اسمین ہمارا کیا قصور ہی ہمنے تو سامان کر ہی لیا تھا - مگر اتفاق -

بیرا - ہان ہجور اتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

داروغہ - ارے بھئی گھوڑے نینی تال پہونچے -

نواب - ہان گھوڑے تو ہم بھیج چکے تھے - بھئی -

بیرا - ہجور بڑے کھیھا ہتے رام دہائی - اور -

نواب - اچھا پھر ہم مجبور ہین - ہمارا کیا بس ہی -

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

بیرا - ہان حضور تو یہی ہی - کاؤ کیا جاوے -

راوی - نوابصاحب نے شعر بھی خوب ہی برمحل پڑھ دیا اور بیرا بھی خوب تہ کو پہونچگیا - دونون ایک رنگ کے ملے -

داروغہ - تم اِس شعر کے معنی سمجھے میان بیرا صاحب -

بیرا - ہان ہجور اتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

ممن - کیا خوب یک نشد دو شد - بہت خاصے -

جمن - آدمی مذاق کا معلوم ہوتا ہی - واہ بھئی بیرا -

چھٹن - بڑے افسوس کا مقام ہی - لاحول ولا قوۃ -

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے سے بھی عریاں نکلا

جو کام ہندوستانیون نے کیا اللہ کی عنایت سے پورا ہی ہوا اور اِس نعویت کو ملاحظہ فرمائیے کہ سالی کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہی اور حضور حمیت - اب صاحب سے ملتے بھی نہین - تمنے واللہ ڈبو دی - رہی سہی اور بھی ڈبو دی -

نواب - یا ہٹ دھرمی کی سند نہین - چھٹن صاحب -

چھٹن - بس خاموش رہو اور دل مین شرماؤ -

ن - اچھا ہمارا کیا قصور ہی - بھائی صاحب اسمین -

چھٹن - آپکا نہین صاحب - قصور تو میرا ہی سراسر -

ن - آپکا قصور تو خیر مگر ہوئی بیڈھب -

چھٹن - اب وہ سب انگریزون مین ذکر کرینگے -

ن - پھر مضی ما مضی اب کیا ہو سکتا ہی بھلا -

چھٹن - دن کو اُنسے ملنا تھا آپ کو کوئی اور معقول حیلہ کرنا تھا - بس چھٹی ہوئی - مگر تم تو چلے بھی گئے -

ن - اول تو بندہ اب اُنسے ملے ہی گا نہین - واللہ -

چھٹن - یہ نہ کہیے - ملاقات کہین نہ کہین ہووے ہی گی -

ن - دور دور کی صاحب سلامت کر لی بس -

چھٹن - خدا کرے ہوٹل مین کوئی جگہ ملجائے -

ن - ہوٹل مین کوئی جگہ ملے ہی گی - اِسکا کیا -

چھٹن - بھئی سنتا ہون گرمی کے دنون مین وہان ہوٹل مین بھی جگہ نہین ملتی صاحب لوگ جوق جوق ٹوٹ پڑتے ہین -

ن - خدا خیر کرے - تو تو آگ ہی ہو گیا ہو گا -

چھٹن - یہی تو بڑا خیال ہی اور خیال کیا ہی -

ن - تو پھر اب تو کچھ نہین ہو سکتا بندہ نواز -
م - گذشت آنچہ گذشت اب کیا ہو سکتا ہی - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن - تو حضرت یہان عاقل آپ نے کسکو قرار دیا ہی عقل تو جانڈو کے چھینٹے کے ساتھ نفر دہو گئی عقل کجا - س

ز تو ای خرد ندیدم چو گشود کار خود را
بہ جنون حوالہ کردم ہمہ کار و بار خود را

بس عقل کو رخصت دیدی - برطرف کر دیا - ع

واللہ ہوشیار وہی ہی جو مست ہی | ص

ہوش ست کہ سرمایۂ صد درد سر ست | فارغ بال آنکہ از جہان بیخبر ست
در بیضہ میکنند مرغان فریاد | ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر ست

داروغہ - حضور تمثیل رباعی ہی - خدا گواہ ہی قلم توڑ دیے ہین واللہ کیا کہنا ہی ع

ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر ست

م - ایرانیون کا کلام ہی نا - کیا کہنا ہی -
ن - مین ایسے ویسے شعر تو پڑھتا ہی نہین -
ممن - حضور میان جملو کا کلام سننے کو بہت جی چاہتا ہی - کیا خوب فرماتے ہین بڑے شاعر غرا ہین -
ن - کیا کہنا ہی صاحب اگر حافظ اور سعدی اور شمس تبریز وغیرہ نے انکے کلام کا سرقہ بہت کیا ہی - اور ہمکو واللہ یہ بات پسند نہین -
ممن - حضور میان جملو عربی کو بھی ہین خیر سے -
ن - یہ سب کچھ ہین شہسوار کیا برے ہین یہ - فیلبانی مین کسقدر دخل ہی - گلچلے کتنے اچھے ہین - ہمنے ایک غزل کہی تھی مگر اُستاد کی اصلاح ابھی میسر نہین ہوئی ہی - سنیے گا - جناب مولوی جمال الدین صاحب - س

سمند چشم دریا بار کی کیا خستہ حالی ہی | چھپا ہی دشت مین جیحون ہر میدان خالی ہی

جملو - ای سبحان اللہ کیا بات پیدا کی ہی - اور جیحون کا لفظ خوب فرماتے ہین آپ -
ممن مسکرا کر خاموش ہو گیا اور نواب صاحب بھی مسکرانے لگے نواب چھٹن صاحب بھی سمجھ گئے کہ دل لگی مذاق ہی - مگر میان جملو اور منشی مہراج بلی دونون نے تعریف کی - نواب صاحب نے دو مہرا شعر پڑھا - س

طرارہ بھر کے پہونچا ایک دم مین لامکانون تک
سر پر خفتگان گور بھی کس درجہ عالی ہی

جملو - خدا گواہ ہی کیا بلاغت ہی کلام مین -
مہراج - اب اس سے زیادہ خالی قافیہ کیا باندھیگا کوئی بس انتہا ہی ہان جناب اور اشعار فرمائیے - س

تگ کار آہو چین و ختن گرداب عالم ہی
نہنگ قلزم سیماب بندہ وقت دونالی ہی

م - گرداب عالم ای سبحان اللہ - واہ وا - واہ -
جملو - اور نہنگ قلزم - بہت دقیقہ رس آدمی ہین واہ کیسا پاکیزہ کلام ہی -
راوی - آپ دونون طرف سے دقیقہ رس آدمی ہین -
ن - حضرت کہنا بہت مشکل ہی - عرض کیا ہی - س

رہا آشفتہ و حیران برنگ غنچہ خندان
ہمارے توسن عمر روان کی پائمالی ہی

ممن - حضور یہ بلینظیر شعر ہوا ہی - قلم توڑ دیے ہین اسکو سمجھے میان جملو -
جملو - جی بندہ خوب سمجھ رہا ہی - کیا بے سمجھ ہون -
راوی - سمجھے اور پھر کے ہوے - اس سمجھ کے صدقے -
ن - شعر تو ہمین ایک ہوا ہی - ذرا غور کرکے سنیے -

کسی کے نالۂ پر سوز نے طوفان اُٹھایا ہی
عجب دنیا کے خشک و تر کی برطرفی بجالی ہی

بہاتے ہین دُر مضمون شرارۂ آتش گل پر
طبیعت اصغر موزون کی دنیا سے نرالی ہی

ممن اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب نے ملکے ان دونو نکو خوب بنایا اور یہ دونون حضرات خاک نہ سمجھے کہ یہ کس پر ہو رہی ہی بعد اِسکے جلسہ برخاست ہوا -

حضرات ناظرین مسٹر فرنیرہ صاحب بیچارے نینی تال مین جاکر زحمت مین پڑے - نہ پہلے سے ہوٹل کا بندوبست کیا تھا اور نہ کسی دوست کو لکھا تھا - وہان پہونچے تو آلبین ہوٹل مین جگہ نہین - ہل کے ہوٹل مین سب کمرے رُکے ہوئے - کلن کے ہوٹل مین ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر بمجبوری ٹکے ہوے کہا یون ہوٹل مین مسافرون کی کثرت - برس کے ہوٹل مین تل رکھنے کی جگہ نہین - فرنیرہ صاحب بیچارے کو آخرالامر بہزار خرابی ایک کوٹھی کے تین کمرے دس گنے کرایے کو ملے اور اسی کو غنیمت سمجھے - مگر جو یورپین ملا اُس سے انھون نے ہندوستان کی وعدہ خلافی کی شکایت کی -

مونچھون کا کونڈا

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے
یہ نمسد زرد ہر اک شی ہری ہری ہو جائے

الله الله - آج گلشن مضمون مین وہ روح افزا بہار ہی کہ ماہ فروردین بھی اسیر نثار ہی - زہاد صد سالہ کے ہاتھون مین جام مُل ہی اور یوسف گل کی بغل مین زلیخاے بلبل - حوران بہشتی خلد علیئن اور مسیحان ملاء اعلیٰ چرخ برین سے فرش زمین پر بہار کا جوبن لوٹنے آئے رضوان اگر اس بہار طرب افزا کو دیکھ پائے تو بہشت کو بھول جائے باغ بہشت مین یہ بہار جانفزا کہان - حورون مین مہ جبینان ہند کا سا ناز و انداز و کرشمہ و ادا کہان ؎

کہین کیا کیون جنان مین رہ کے ہم گھبرائے جاتے ہین
مسن حورین جوان ہم بوڑھے غمزے کسکو بھاتے ہین

یہ اُس محفل طرب کا ذکر مذکور ہی جسمین ہر معشوقہ زہرہ تمثال رشک حور دور از قصور ہی - ؎

این چہ بزم ست کہ لب بر لب جام ست اینجا
بادہ خورشید و قدح ماہ تمام ست اینجا

نواب عفت آرا بیگم کے صاحبزادۂ بلند اقبال و خجستہ خصال کی مونچھون کے کونڈون کی تقریب کی دھوم دھام اور تزک و احتشام یادگار زمانہ بلکہ بجاے خود ایک دلچسپ دلربا فسانہ ہی - انکی مہری مُنّی سات سہاگنون بیبی زنون کو جاکے ایک ایک لونگ دے گئی کہ آئی کہ جمعرات کے دن بیگم صاحب کے ہان صحنک ہی - آپ نور کے تڑکے گجردم تشریف لائیے گا - بیگم صاحب نے تاکید کر دی ہی ضرور ضرور آئیے گا - ادھر سنار کو حکم دیا گیا کہ چاندی کی سات ترکاریان تیار کرے ایک سونے کی پیالی بنوائی گئی - سات تھین تیار کرائی گئین جنمین سچے موتی اور چنیان تھین کریب کے سرخا سرخ سات دوپٹے منگوائے جنمین ٹھپا لگا ہوا تھا - چوڑیون کے سات سچے جوڑے آئے -

جمعرات پیرون کی کرامات کے دن ادھر صبح کا سپیدہ ظلمت نشان نمودار ہوا آدھر خاص بزنے انگریہ طہارت تمام و احتیاط مالا کلام اچھوتے پانی سے زردہ پکایا - لگن اور دیگ کو غوطہ دیکر علیحدہ رکھا دیا - ہاتھ کی بٹی ہوئی ستویان پکین بیگم صاحب کی بڑی تاکید تھی کہ ڈھیکلی کی ستویان نہون - اِسپر نیاز نہین دیجاتی - خاص بزنے دیگین محلسرا مین بھیجین اور سات کورے طباق آئے ایک کمرے مین اسی غرض سے فرش بچھا تھا - اُس فرش پر نیا دسترخوان بچھایا گیا - مہری نے طباق اور دیگین رکھ دین - سہاگنون نے صحنک کے طباق نکالنے شروع کیے - بیگم صاحب نے پشتینی متون کو

حکم دیا کہ ساتون مُردوپٹے لے آؤ ساتون نتھین۔ مغلانی کو حکم دیا کہ
چاندی کی ترکاری کو حوض مین غوطہ دے کر پاک کرے۔
چوڑی والی نے کہ بڑی سجیلی نکیلی۔ بانکی اور شیرین ادا کم سن
عورت تھی سات سچے جوڑے چوڑیون کے نکالے تجھلی اور گوکھرو
کے بنے تھے۔ اور بانک کی کر لی۔
اس لااُبالی اور جوانی کے نشے مین متوالی چوڑی والی کے ہاتھون
مین جو کالی کالی چوڑیان تھین وہ خود بڑا جوبن دکھاتی اور دل کو
بھاتی تھین۔ یہ پری چہرہ برق دم چوڑی والی فن دلبری مین
طاق اور اُسوقت اس شعر کے مضمون کی مصداق تھی۔ ع

سیہ چوڑی بدستِ آن نگارے	بہ شاخ صندلی پیچیدہ مارے

خیر۔ ساتون طباق پر چوڑی کے جوڑے رکھے گئے اور ایک
چاندی کی رکابی مین آٹا منگوایا گیا۔ اور اسمین چاندی کی چومک
رکھی گئی اور گھی ڈالا گیا۔ اور ناڑے کی چار بتیان ڈالی گئین
اور سہاگ کے عطر کی شیشی رکھی گئی۔ بیگم صاحب نے سل کا کونڈا
منگوایا اور اسمین سے سویان نکالین۔ اور کونڈے کو بالائی سے
بالکل ڈھک دیا اور اسپر قند کا بورا چھڑکا۔
صندل کی ٹکیان سونے کی پیالی مین بھگی ہوئی تھین۔
عفت آرا بیگم نے صندوقچے سے ایک اشرفی نکالی اور پیالی مین
ڈالی۔ اور پانچ اشرفیان چومک مین چراغی کی رکھین۔
بیگم صاحب دست بستہ علیحدہ کھڑی ہوئین۔ سہاگنون نے
نتھین پہنین اور سرخ کریب کے دوپٹے اوڑھے۔ بیگم صاحب نے
نیک زن سے کہا کہ آپ اسپر نیاز دیجیے۔ جب نیاز ہو چکی تو بیگم صاحب
نے کہا بسم اللہ۔ سب نے اپنی اپنی صحنک سے زردہ کھایا اور اپنی
اصطلاح کے موافق صحنک کو جھٹالا۔ اسکے بعد مولوی صاحب
بلوائے گئے کہ سل کے کونڈے پر نیاز دین مولوی صاحب نے
نیاز دی اور پانچ اشرفیان جو بیگم صاحب نے اُسپر رکھی تھین دیکھ کر
جامے مین پھولے نہ سمائے۔ پانچون گھی مین۔ چھڑی اور دو دو
مولوی صاحب کے لیے چلین لکھتا ہی۔
جب سل کے کونڈے پر مولوی صاحب نیاز دے چکے تو لڑکے
کی سگی بہنون اور چچازاد بہنون نے لڑکے کی مونچھون پر صندل
لگانے کا قصد کیا اگر نیگ کے بارے مین تکرار کی۔
بیگم صاحب نے مغلانیون کو حکم دیا کہ کشتیان لگائین ان کشتیون مین
بھاری بھاری جوڑے تھے اور سچی چوڑیان اور نتھین۔ جب نیگ
کی تکرار کی گئی تو بیگم صاحب نے پچیس اشرفیان اور بڑھا دین۔ اور
کہا بیٹی جلدی لگا دو۔ کوئی چھینک چھانک نہ دے۔
بہنون نے کٹوری مین نقیش کی مونچھین رکھین اور اشرفی مین
صندل بھر کر کٹوری مین سے لڑکے کی مونچھون پر لگایا۔ مان نے
سہرا اٹھا کر بلائین لین۔ اسیطرح پھپھی اور خالہ نے بھی بلائین لین
اور سب نے روپے نچھاور اُتار کر مہترانی اور دھوبن اور کٹرن کو دیے۔
مہری باہر دوڑ کر چوبدار کو حکم دے آئی کہ نوبت بجواؤ۔ معاً
بادبہاری بجنے لگی جسکے تکور سے سامعین کا دل عشرت منزل بنگیا
اور روح فرط شادی و وفور طرب سے وجد کرنے لگی۔ ادھر چوبدارون
اور چپراسیون نے ننھی مہری سے کہا ہماری طرف سے سرکار مین
مبارک باشد کہو ہم بھی اسی دن کے منتظر تھے آج خاطر خواہ
انعام پائین۔ خوشی خوشی گھر جائین۔
مہری نے آن کر دست بستہ عرض کی سرکار عملے نے مبارک باشد
کہی ہے۔ اور کہتے ہین اسی دن کے منتظر تھے۔ بیگم صاحب نے
حکم دیا کہ عملے کو پانچ اشرفیان دلوادی جائین۔
اب سنیے کہ کسی ضرورت سے عفت آرا بیگم نے نواب محمد عسکری
کو اندر بلوایا تو نواب صاحب اُس چوڑی والی کو دیکھ کر لوٹ گئے ع

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

باتین تو عفت آرا بیگم سے کرتے ہین مگر نظر اُسی قتالہ کی طرف ہی۔ بیگم صاحب بھی انکی چتونون اور بیقراری اور وحشت کی گفتگو سے سمجھ گئین کہ۔ ع

رخ میری طرف نظر کہین اور

عسکری۔ (ع) یہ چوڑی والی تو نئی دیکھنے مین آئی۔
عفت آرا بیگم (عفت) مین کیا پوچھتی ہون تم کیا جواب دیتے ہو
ع ۔ اچھا غور کر کے اسکا جواب دونگا کل تک۔
عفت ۔ چوڑی والی سے اور اِس بحث سے کیا سروکار ہی مین کیا کہ رہی ہون اور تم اُسکے جواب مین اس چوڑی والی کا شجرہ دریافت کرتے ہو۔
ع ۔ جی نہین۔ اِسکے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔
عفت ۔ یہ تو کوئی پانچ چھ مہینے سے آتی ہی۔
ع ۔ بے سمجھے بوجھے ایسی عورتون کا گھر مین بلانا ٹھیک نہین ہی۔ ہماری تو صلاح نہین ہی۔
عفت ۔ اے یہ تو محلے کی چھوکری ہی۔ سامنے ہی تو رہتی ہی جانی بوجھی ہی۔
ع ۔ ہان تو خیر مضائقہ ندارد۔ اِسکا خیال ضرور رکھنا چاہیے اگر جانی بوجھی ہی تو خیر۔
عفت ۔ ہمارے یہان بھی اِسکا بڑا خیال رہتا ہی۔
ع ۔ کیون نہ رہے ضرور خیال رہنا چاہیے۔
عفت ۔ لے اب تم جاؤ مگر میری بات یاد رکھنا۔
ع ۔ ذرا سا ٹھنڈا پانی پیونگا۔
نواب صاحب کو پیاس تو خیر صلاح ہی تھی شربت دیدار کے

البتہ پیاسے تھے چاہتے تھے کہ کسی بہانے سے ذرا اور موقع گھورنے کا ملے۔ بیگم صاحب نے ایک بہشتی بت کو حکم دیا کہ آب خاصہ لاؤ۔ چاندی کے کٹورے مین ڈھک کے پانی آیا۔ نواب صاحب نے پی کر کہا اوہ اسقدر ٹھنڈا ہی کہ دانت بجنے لگے گلوری کھا کر باہر چلے مگر قدم نہین اُٹھتا۔ جی چاہتا ہی کہ اس چوڑی والی کے صدقے ہو جائین۔ قربان ہو جائین۔ اپنے کو نثار کر دین دروازے کے پاس پہونچکر پھر کے ایک نظر بھر دیکھا۔ اس غصے مین چوڑی والی کہ بلاے بے درمان اور شوخ طبع تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب بے طرح ریجھے ہوے ہین آ گیا دل۔ جبتک نواب صاحب عفت آرا بیگم سے باتین کرتے رہے اور اس مہوش کو گھورتے تھے اُسنے سوہی کر ڈین بالی ہونگی کبھی ڈوپٹے کے آنچل کو ہٹا دیا کبھی گوری گوری گردن دکھائی کبھی مسکرانے لگی کبھی کھلکھلا کر شوخی کے ساتھ ہنس دی الغرض ہر ادا نے انکی رگ جان پر نشتر کا کام کیا۔ ع

ناز گو آنکھ ہین سب زندہ ہی کرنے والے
ڈھونڈھ لیتے ہین بہانہ کوئی مرنے والے

باہر آئے تو آہ سرد بھر کر عفت آرا بیگم کے شوہر یعنی اپنے ہم زلف نواب رونق جنگ کے کان مین کہا بھائی صاحب آج تو نہ بہ قتل ہو گیا زندہ۔ واللہ وہ صورت دیکھی ہی کہ پرستان کی پری کی کیا اصل و حقیقت ہی۔ سبحان اللہ خدا گواہ ہی سانچے کا ڈھلا ہوا سراپا ہی۔ ہائے کیا صورت ہی۔
رونق جنگ نے جواب دیا کہ تم واللہ بڑے نالائق آدمی ہو بہو بیٹیون کو تکتے ہو۔ کہا بھائی صاحب وہ بہو بیٹی نہین ہی آپکے ہان کی چوڑی والی کا ذکر کرتا ہون۔ رونق جنگ ہنسکر بولے یہ کہیے تو آپ اُس چھوکری پر لٹو ہو گئے قیامت کی صورت ہی۔ واللہ ادا ایسی۔ ع

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

اسپر بہتیون کا دانت ہی۔ حضور کو بھی اسکی نگاہ ناز نے گھائل کر دیا۔ سہ

نگارین دخترے بردازسرش ہوش
چہ دختر با قیامت دوش بردوش

عسکری - کیا شعر پڑھا ہی واللہ عمر بھر یاد رہیگا۔
رونق - اس شعر دلکش کو ورد زبان کر لو صاحب۔
ع - واللہ اسی قابل ہی بس ورد کر لیا بھائی -
رونق - اور شوخی کا تو اس چھوکری پر خاتمہ ہی -
ع - مین کوئی پلچ منٹ سے زیادہ نہین بیٹھا ہونگا مگر اس عرصۂ قلیل مین اُسنے ہزارون کروٹین بدلین -
رونق - کہا مین نے کہ شوخی کا اس چھوکری پر خاتمہ ہی - سہ

ہی کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

ع - بھئی یہ شعر بھی ورد زبان کرونگا -
رونق - از برائے خدا یہ شعر ایسے موقع پر نہ استعمال کرنا - یہ ایک بزرگ کا کلام ہی - جناب محامد انتساب - زبدۂ کاملین - مولانا بالعلم والفضل اولٰنا محمد ابو الحسن صاحب المتخلص بہ حسن تحصیلدار پنشن خوار کا کلام ہی - یہ بڑے مقدس بزرگ ہین - انکا کلام اور چوڑی والی کی چھوکری کی شان مین -
ع - بجا ارشاد ہوا - شاعر کا شعر مال وقف ہی - ہمکو اختیار ہی کہ اپنے معشوق کی شان مین استعمال کرین عام اس سے کہ چوڑی والی ہو یا کٹھیاری یا بادشاہزادی - جناب مولانا کے تقدس کے خلاف اسمین کون بات ہی - ہم تو اپنی چوڑی والی کی شان مین ضرور بالضرور پڑھا کرینگے -

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

رونق - اپنی چوڑی والی کی ایک کہی - جان نہ پہچان خالہ جی سلام مان نہ مان مین تیرا مہمان - آج ہی دیکھی اور آج ہی اپنی چوڑی والی بن بیٹھی - کیا زبردستی ہی -
ع - ہم تو اُسکو اپنی چوڑی والی ہی کہینگے -
رونق - اچھا صاحب مبارک ہو ہمنے استعفا دیا -
ع - آپکی بھی نظر پڑتی تھی - اہاہا - یہ کہیے -
رونق - یعنی مجھے آپ کوئی جانور یا ہشو سمجھے ہوے ہین اچھی شی پر سب کی نظر پڑتی ہی - مجھپر اور آپ پر کیا فرض ہی -
ع - اب مین اس فکر مین ہون کہ ہتھے کیونکر لگے -
رونق - بھئی روپیہ عجب شی ہی واللہ - سہ

ای زر تو خدا نہ ولیکن بہ خدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتے

یہ روپیہ عجب شی ہی - ع

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

روپیہ خرچ شام کو موجود ہی اور ان بیچ قدمون کا ملنا کون دشوار ہی اور پھر وہ جو باہر نکلتی ہین -
چوڑی والی جو محلسرا سے نکلی تو پتلی کمر کو سیکڑون بل دیتی ہوئی ڈیوڑھی مین رک کر دوپٹے کو سینے کے پاس خوب کس لیا تھا ایک تو قدرتی جوبن اُسپر بناوٹ نے اور بھی حاشیہ چڑھایا - محمد عسکری نے جو دیکھا تو اور بھی لوٹ ہو گئے اور اپنے ایک دوست آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر اس ماہ سیما خورشید لقا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے - اور یہ شعر بار بار پڑھتے جاتے تھے -

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے	می نمائی ہر دمی از منظرے

آغا محمد اطہر نے انسے دریافت کیا کہ آخر چلتے کہان ہو -
عسکری - یار یہ جو چوڑی والی جارہی ہے - واللہ قتالۂ عالم ہے
اور مین اسپر فریفتہ ہوگیا ہون -
آغا - بھلا چوڑی والی کے پیچھے گھومنا کون وضعداری کی بات
ہے - آپ تو ہین پاگل - بندہ واپس جاتا ہے -
ع - اچھا تم ذرا صورت تو دیکھ لو یار -
آغا - تو پھر ذرا قدم بڑھا کے چلنا چاہیے -
راوی - آغا محمد اطہر نے جو صورت دیکھی تو قریب تھا کہ غش
آجائے - اب تک تو وضع اور خلاف وضع کی گفتگو تھی اب دل
ہاتھ سے ایسا جاتا رہا کہ کھڑے ہو کر اُس شوخ سے سر بازار باتین
کرنے لگے اور کچھ پاس شرافت نہ رہا -
آغا - بی چوڑی والی ذری دو باتین کر لو -
چوڑی والی - (ٹھہر کر) مجھ سے کچھ فرمایا ہے -
آغا - بھلا ہمارے ہاتھ کی بھی چوڑیان ہین -
چوڑی والی - جی ہان ہین - مگر میرے پاس نہین ہین -
آغا - پھر کسکے پاس ہین پتا ہی بتا دو -
چوڑی والی - حضور پولیس کے تلنگون کے پاس -
راوی - اِسپر آغا محمد اطہر بہت ہی شرمائے اور نواب صاحب مسکرائے
کہا بھئی تمھاری سزا اچھی تجویز کی - بہو بیٹیون کو سر بازار چھیڑو گے تو
خواہ مخواہ قید ہو جاؤ گے - ہاتھو نمین ہتکڑی پڑے ہی گی -
آغا - ہمارا اسوقت بے اختیار جی چاہتا ہے کہ تمھارے ہونٹھ
چوس لین - مگر ڈرتے ہین کہ تم جامے سے باہر نہ ہو جاؤ -
چوڑی والی - ادئی - الگ رہو - تم ایسی معلوم ہوتے ہو جیسے
مٹھاس کے کیڑے بنے ہوے ہو -
آغا - تو آپ کے گال شیرین بھی ہین -
چوڑی والی - گال! گالون کا ذکر تھا یا ہونٹھون کا -
(قہقہہ لگا کر) آدمی مین حواس ہی حواس تو ہین اور ہے کیا -
آغا - ہان ہان - وہی ہونٹھ زبان پھسل گئی -
ع - خدا کی قسم کسقدر حاضر جواب ہین -
آغا - ایَن! - ارے میان یہ عورت ہین!! - واللہ!!! -
ع - اور آپکو کیا دھوکا ہوا کہ مرد ہین یہ -
آغا - مین اِنکو مرد سمجھا ہوا تھا - اب آنکھین بدلوانی پڑین
کل ہی بدلونگا - بڑی غلطی ہوئی -
چوڑی والی - کسی ٹھٹھیرے کو دیدو - بدل لائیگا -
آغا - ہمارے یہ دوست تم پر جان دیتے ہین -
چوڑی والی - مجھپر تو آدھا شہر مرتا ہے پھر کسی کے جان دینے سے
کیا ہوتا ہے - کیا ہمارے میان نہین موجود ہین -
آغا - کیا کئی میان ہین یہ حال اب معلوم ہوا -
چوڑی والی - تو حضور مین آداب عرض کرتی ہون -
ع - یہ بتاؤ کہ اب ملو گی کہان - جان جاتی ہے - خدا گواہ ہے کہ
تمنے قتل کر ڈالا -
چوڑی والی - ہم جلا لینگے گھبرائیے نہین - مین قتالہ تو ضرور ہون
مگر میرے پاس مُردے کے زندہ کرنے کی دوا بھی ہے -
ع - آہاہا - کیا بات کہی ہے - جلالیا - واللہ -
چوڑی والی - بس اب آپ جائین اور مجھے لونڈی سمجھین -
ع - تو ملو گی کہان یہ تو تشفی دیے جاؤ -
چوڑی والی - (مسکرا کر) یہ عجلت - گھبراؤ نہین - مین سب
بندوبست کر لونگی -
محمد عسکری اور آغا محمد اطہر صاحب واپس آئے مگر دونون بیجان
مثل ماہی بے آب طپان - دونون والہ و شیفتہ - مجنون

و فریفتہ دونون تیر ابرو اور تیغ نظر کے گھائل در واقعی ایسی ہی صورت تھی۔ گویا صانع قدرت نے خود بنائی تھی۔ اور یہ جو اِس صنم مشتری خصال نے کہا تھا کہ آدھا شہر مجھپر مرتا ہی اسمین ذرا مبالغہ نہ تھا جس شخص نے ایک دفعہ بھی دیکھ لیا لٹو ہو گیا۔ پری سے چابک تر اور برگ گل سے نازک تر۔ ؎

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

اسی کی شان مین کہا گیا تھا۔ نوابصاحب اور رونق جنگ کی چار آنکھیں جو ہوئین تو وہ مسکرانے لگے اور بیساختہ انکی زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔ ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا محمد اطہر نے کہ خود ہدف تیر ادا ہو چکے تھے نواب رونق جنگ کے قریب جاکر آہستہ سے کہا۔ یار خدا گواہ ہی تمھاری جوڑی الی کی سی صورت اور ایسا حسن خدا داد واللہ آجتک نہین دیکھا ہاے کیا بھوین ہین اور کیا آنکھین ہین اور نزاکت کی تو واللہ قسم کھانی چاہیے بس اِس سے زیادہ نزاکت خدا کا نام ہی۔ پھولون کی پنکھڑی کی کیا اصل و حقیقت ہی۔ اور طرار اور شوخ اِس درجہ کہ الامان۔

رونق جنگ نے کہا اِسکی شوخی کا حال کوئی مجھ سے پوچھے یہ اس قابل نہ تھی کہ منہار کے ہان پیدا ہوتی۔ اِسکے میان کو کسی نے دیکھا ہی۔ ہمنے دیکھا ہی۔ سیاہ فام بدقطع آدمی ہی ابھی لونڈا ہی سا ہی سترہ اٹھارہ برس کا لونڈا ہی۔ بس یہ پری تو اس قابل تھی کہ کسی خوبصورت آدمی کی بیوی ہو۔ مگر تقدیر اور یہ اُسکو ڈپٹ لیتی ہی۔ اُسکی تو کوئی حقیقت ہی نہین سمجھتی۔ ادھر اُسنے بات کی اور اِسنے ڈپٹ لیا اور وہ بھیگی بلی کیطرح دبک رہا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ آغا صاحب کا اِسپر دل آیا ہی یا محمد عسکری کا یا دونون لٹو ہو گئے۔ آغا محمد اطہر بولے۔ بھئی سنو اسمین کوئی شک نہین کہ اگر اِس عورت کے پیچھے میرا دو تین ہزار روپیہ صرف ہو جائے تو بلا سے کچھ مضائقہ نہین مگر جو نہ ہمارے بھائی کا دل آیا ہی۔ لہذا اب ہمکو سمجھ بوجھ کے کارروائی کرنی چاہیے وہ کیا صرف دو ایک بار اِسکے مکان کیطرف سے چکر لگایا کرینگے۔ بس۔ محمد عسکری مسکرائے۔ کہا بھئی نمکحرامی کی سند نہین۔ یہ پری ہمین نے تمکو دکھائی ہی۔ نہ کہوگے۔ اور اب اِسکو تم ہمارا مال سمجھو آغا محمد اطہر نے مسکرا کر جواب دیا۔ آپکا مال سمجھین۔ اچھا۔ اور ہم دوست ہو تو تمھارا مال دوستونکا مال ہی۔ محمد عسکری نے کہا گھنڈا بیگ کی گڑھیا مین جاکے منہ دھو آؤ پہلے۔ دو چار روز کے بعد پھر اگر کوئی شخص اِس منہارن کو دیکھ سکے تو جب ہی کہنا۔ یہ میرے محل مین ہوگی۔ کیا۔ اور کیونکر۔ اور کیسے۔ اور کس تدبیر سے۔ اور کیون۔ اِسکا ایک کا جواب ہم نہ دینگے۔ آپ اور محمد اطہر یہ دو آدمی مہینے مین دو ایک بار دیکھنے پائینگے۔ سو وہ بھی میرے ہمراہ۔ بس۔

ادھر مجلس مین ڈومنیون کا ناچ شروع ہوا۔ اُدھر مہری نے آنکر عرض کیا حضور سات ڈولیان حاضر ہین۔ بی بی زنون نے نین سکھ کے نئے رومالون مین صحنکین باندھین اور چوڑی کے جوڑے وغیرہ سامان لیکر بیگم صاحب سے رخصت ہوئین اور کہا اللہ کرے اِس بچے کی دلہن آئے اور ہم پھر صحنک کھانے آئین۔ حضور پوتا کھلائین۔ حق تعالی انکو پروان چڑھائے حضور کی مانگ کو کھ ٹھنڈی رکھے۔ اِسکے بعد ڈولیان لگائی گئین اور وہ سب رخصت ہوئین۔

شاہد نسترن بناگوش

یعنی

دلبر چوڑی فروش

عقل بردن شد زسر گفت سلام علیک	عشق در آمد ز در گفت سلام علیک

شاہدِ شیرین بناگوش یعنی دلبر چوڑی فروش نے تھوڑی ہی دیر مین مثل طاؤس طنازہ باصد ہزار عشوہ و ناز نواب رونق جنگ بہادر کی مجلسراے دلکشا کو رشک گلزار فرخار بنایا - نواب ہلال رکاب محمد عسکری صاحب کہ دام طرۂ تابدار و مشکبار کے اسیر اور تیر نگاہ کے گھائل تھے اس رشک پری کی دلبری دیکھ کر اور بھی خود رفتہ ہوگئے اور اس مرتبہ وہ معشوقہ عاشق کش ستمگر اس درجہ بناؤ چناؤ کر کے آئی تھی کہ رضوان اگر دیکھ پاتا تو حور و غلمان دونون کو اسیر نچھاور کر دیتا - ؎

مشک باز لف او جگر خواری
قد برافراختہ چو سرو بباغ
خواب نرگس خمار دیدۂ او

گل و ریحان زباغ او خاری
روے افروختہ چو شمع و چراغ
تاز نسرین درم خریدۂ او

رونق جنگ نے کہا بھئی واللہ یہ معلوم ہوا کہ ایک بجلی چمک کر نظر سے اوجھل ہو گئی - لونکی اور غائب - اگر مہوشان خلخ و نوشاد اس پریزاد کو دیکھ لین تو پانون دھو دھو کے پئین عورت ہی یا چھلاوا - اتنے مین ایک شیخ صاحب قرأت کے ساتھ فرمانے لگے کہ حضرات اس کوچۂ عشق کی ٹھوکرون سے کلیجہ ہلنے لگتا تھا - خرد دقیقہ سنج و عقل سلیم اسکی ہدایت نہ کریگی عشق اول تو مقدمۂ دفتر خواری ہی - اور یہ ایک زن بازاری ہی یہ کیا شی ہی جس سے آپ کی آنکھ لڑی ہی - دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر پڑی ہی - رونق جنگ نے جھلا کر کہا واہ کیا جوبن اٹھان کی بانی ہی - املی کی جڑ سے نکلا تینگ - نو سو موتی جھلکت رنگ - آغا محمد اطہر اور محمد عسکری نے بھی بوڑھے شیخ جی کو بنانا شروع کیا کہ اخاہ بابا آدم کے ہمعصر بھی یہان تشریف رکھتے ہین - میان رندون سے نہ الجھا کرو - ؎

شیخ اتنی نکراے شیخ کہ رندان جہان
انگلیون پر تجھے چاہین تو نچا سکتے ہین

شیخ جی نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہی - مگر مین آپ کا دلی غمخوار ہون - مین جب صلاح دونگا نیک اور عمدہ اور ہمیشہ غمخواری ہی کرونگا - محمد عسکری نے کہا - ؎

گرچہ ہین مونس و غمخوار تک دو مین سبھی
بر مری طبع کو کیا طرز پہ لا سکتے ہین

چارہ ساز اپنے تو مصروف ہدل ہین لیکن
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہین

اتنے مین وہ البیلی نکیلی چوڑی والی اندر سے اسطرح نکلی جیسے چاند گہن سے یا بوے گل چمن سے ایک قہر آلود نظر سے نواب صاحب کو دیکھا اور مسکرا دی - ایک ادا سے قتل کر ڈالا اور دوسری ادا سے معاً زندہ کر دیا -

نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا - ؎

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
بسیار خوبان دیدہ ام الا تو چیزے دیگری

ایک مسخرہ بھی بیٹھا ہوا تھا اُسنے کہا پیر و مرشد خیر سے دونون مصرعے کتنے ٹھیک حضور نے پڑھ دیے - لیکن اگر جان بخشی ہو تو غلام بھی کچھ عرض کرے - (الا تو چیزے دیگری) کے عوض اگر آما تو چیزے دیگری کہیے تو کیسا ہی - اس لطیفے پر وہ قہقہہ پڑا کہ مکان بھر گونج گیا بڑی دیر تک حاضرین جلسہ لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے -

رونق جنگ نے مسخرے کی پیٹھ ٹھونکی اور محمد عسکری نے کہا بھئی نواب ہٹ دھرمی سے ہماری طبیعت نفور ہی اسوقت اس شخص نے انعام کا کام کیا ہی - آپ کے اُستاد بھی ایسی اصلاح نہ دیتے - مسخرے نے کہا قربان جاؤن حضور یہ اصلاح نہین ہی غلام کو شعر و سخن سے کیا سروکار - میرے ہان تو کوئی پڑھا لکھا آجتک پیدا ہی نہین ہوا - سب لٹھ بلکہ گنوار کے لٹھ

جناب والد الجہانی جاہل مطلق دادا جان اجہل جہات میں والد مرحوم کے بھی باپ اُنکے آبا بات پیچھے کرتے تھے - چنانچہ پہلے رسید کرتے تھے اسقدر جہل بڑھا ہوا تھا - اور غلام کے مورث اعلیٰ کا قول تھا کہ ادھر انسان نے الف بے شروع کی اور آدھر بے ایمان ہو گیا - مگر نماز کبھی قضا نہیں ہونے پائی کیا مجال - حکم تھا کہ اگر ہم صبح کو سو جائیں تو پلنگ اُلٹ دو - نماز نہ قضا ہونے پائے - جی خاندان بھر میں ہمارے چچا صاحب البتہ ایک نالائق ناخلف پیدا ہوے - پوچھیے کیون - یون کہ اُنھون نے الف بے بھی پڑھی - اور اپنا نام بھی لکھ لیتے ہین تو اُنکو اسپر بڑا ناز ہی - مگر وہ ننگ خاندان پیدا ہوے - یہ پڑھا لکھا ہونا بھلا کونسی شرافت ہی وہ شریف کیا جو پڑھا لکھا ہو -

حضور ہمارے دادا صاحب کا شعر ہی - کیا کہا ہی خداوند قلم توڑ دیے ہین - خاقانی پھڑک گیا تھا -

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے خراب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے نواب

تصوف مین ایسا شعر کوئی کہدے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن اور حضور جناب دادی صاحبہ کھانا ایسا تصنیف کرتی تھین کہ اگر حضور کھاتے تو انگلیان چاٹتے - اور ایک نئی قسم کا پلاؤ تصنیف کرتی تھین - رات بھر مین وہ پلاؤ پکتا تھا - صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا سب کو کھلاتی تھین -

مسخرہ پن مین یہ مسخرہ بہت بڑھا ہوا تھا -

نواب رونق جنگ بہادر نے کہ خود شاعر بے بدل اور منشی بے مثل تھے ہنسکر فرمایا کہ واقعی ہین تصوف مین تو یہ شعر آپ کے دادا صاحب نے بے نظیر کہا - اہل تصوف بھی وجد کرینگے (مسکراکر) اگر ہم تو آپ کے دادا صاحب کو بھی آپ کی دادی صاحبہ کے مقابل مین ہیچ اور گرد سمجھتے ہین کہ وہ کھانا تصنیف کرتی تھین اللہ اکبر - اِس تصنیف کے صدقے - اور آپکے الفاظ کی تحقیق مین بھی کسقدر دخل ہی کہ پُلاؤ بضم باے ہندی کبھی کہا جب کہا پَلاؤ بفتح باے ہندی کہا - اور کھلانے کے عوض کھلانے بفتح کاف نے کیا مزہ دیا ہی کہ زبان ہی اِسکے ذائقے خوب لوٹ رہی ہی -

مسخرے نے ہنسکر جواب دیا سرکار نے جو فرمایا یہ سب صحیح اور بجا ہی - مگر - ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اول تو حضور نے فرمایا (واقعی ہین) واقعی کے خود معنی ہین (واقع ہین) اب واقعی کے بعد (ہین) کہنا یہ حضور کی تحقیقات ہی (واقعی ہین) کے معنی ہوے کہ واقع ہین - ہین - دو ہین - حضرت غلام اِس تو تو ہین مین سے درگذرا - خیر اِسکو بھی جانے دیجیے اب حضور نے یہ اعتراض جمایا کہ پَلاؤ بفتح حرف اول صحیح نہین ہی پُلاؤ بالضم صحیح ہی - لغت منگوا کے دیکھیے - بلکہ لغت کے بھی حضور قائل نہین تو لغتین منگوائیے اگر بے کو پیش نکلے تو غلام کو جو رنگ کیجیے اور اگر بے کو فتحہ ہو تو انعام دیجیے - حضور نے یہ بھی ایک اعتراض کیا کہ کھانا پکانے کے لیے کھانا تصنیف کرنا غلط محاورہ ہی - سلمنا - لیکن غلام تصنیف کے عوض تالیف کا لفظ ہرگز استعمال نہ کریگا کیونکہ جناب دادی صاحبہ قبلہ نے کبھی کسی کے کھانے کی تقلید نہین کی - لہذا لفظ تالیف اُنکی شان مین استعمال کرنا دلیل بخردی نہین ہی - دیکھیے وہ چچا سعدی کہ گئے ہین ؎

کہن خرقۂ خویش پیراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن

جب دادی صاحب قبلہ نے کبھی کسی سے پکانے کی ترکیب پوچھی ہی نہین - وہ شکر قندی پکاتی تھین اور وہ

مرچ کے ساتھ کھائی جاتی تھی۔ بھلا کوئی خاص بزر سلطانی تو ایسی شکر قند ہی تصنیف کردے کیا مجال۔ فلہذا اُنکی شان مین بجائے کھانا پکانے کے بجز لفظ تصنیف کے اور کوئی لفظ آہی نہین سکتا وہ واقعی کھانا خوب تصنیف کرتی تھین۔ اچھا۔ اعتراض کہ کھلانا (بالفتح) مین نے عرض کیا تھا اور مجھے کہنا چاہیے تھا کِھلانا بالکسر (سلمنا) مگر ایک بات حضور یاد رکھین دیہاتی لاکھ پڑھ جائے عالم نہین علاّمہ بھی ہوجائے۔ فاضل بلکہ افضل اِتفضیل کا صیغہ ہوجائے۔ فضلا ہوجائے کتنا فصیح اللسان ہو علام۔ انصاف شرط ہی خیر مگر دیہاتی پھر دیہاتی ہی۔ وہ کون دیہاتی ہی جو کھلانا نہین کہتا وہ دیہاتی ہی نہین ہی۔

حضور قصباتیون مین شعراے غرا پیدا ہوے جنکو منصف مزاج اہل لکھنؤ بھی مانتے ہین۔ ایسے ایسے تھے کہ اہل شہر جواب نہین دے سکتے۔ اگرچہ دیہاتی تھے۔ مگر دیہاتی پنے کی ہٹ نہین جاتی۔

نواب رونق جنگ بہادر نے ایک دیوانجی متصدی کو حکم دیا کہ ذرا غیاث تو لاؤ۔ غیاث مین دیکھا تو واقعی کِلاد بفتح حرف اول نکلا۔ بہت ہنسے اور کہا بھئی اسوقت تو بالا تمھارے ہی ہاتھ رہا۔ واللہ۔

گفتگو ہوہی رہی تھی کہ ایک مرد مسن نے نواب محمد عسکری صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا حضور تخلیے مین اس خط کو ملاحظہ فرمائین۔ نوابصاحب تمر رکاب نے لفافہ کھولا اور پڑھا اسمین یہ لکھا تھا۔

"پیارے نواب اگر مجھ سے ملنا ہی تو اس پیر مرد کے ساتھ ساتھ چلے آؤ۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ مین کوئی زن بازاری نہین ہون گھر گرہست ہون تم لاکھ جتن کردگے مگر میری عفت اور عصمت مین فرق نہ آنے پائیگا۔"

نواب رونق جنگ بہادر کی سالی تمھاری پیاری چوڑی والی

یہ خط پڑھتے ہی نواب محمد عسکری کی باچھین کھل گئین ریشہ خطمی ہوگئے۔ چہرے پر تازگی آگئی۔

رونق جنگ تاڑ گئے کہ یہ پیام وصل ہی۔ آغا محمد اطہر بھی سمجھ گئے کہ چوڑی والی نے پیام بھیجا ہی۔

نواب صاحب نے اُس محبت نامے کو کئی باز بوسے دیے اور بصد خوشی فرمایا۔ سه

که دارد شوخ دشنگے داد بیدادگر من دارم
نگاہ زافسون نرگس سحر آفرین انشا
جناب از لطف سیا زد خانہ آباد کہ من دارم
مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم

مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔ ہاے۔ مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔ مرا دیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔

نواب صاحب نے یہ مصرعہ کوئی کم سے کم بیس پچیس بار پڑھا اور اسقدر بیقرار اور بیتاب ہوے کہ الامان والحذر پناہ بذات خدا۔

رونق جنگ کو علیحدہ بلاکر کہا بھائی صاحب خدا نے چاہا تو نقش مراد کرسی نشین اور تیر دعا ہدف اجابت قرین ہوگا۔ چوڑی والی کے ہان سے خط آیا ہی۔ ذرا حضور بھی ملاحظہ فرمائین۔

رونق جنگ نے خط پڑھا تو کھلکھلا کر ہنس پڑے کہا اور سنیے ہماری سالی نبی ہین۔ خیر آپ سے ایک اور رشتہ قائم ہوگیا۔

جب کوئی آدھ گھڑی دن باقی رہا اور شام کا وقت بالکل قریب آگیا تو نواب محمد عسکری صاحب اُس پیامبر کے ہمراہ

چوڑی والی کے ہان تشریف لیگئے وہان داخل ہوے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک کمرے مین دری بچھی ہوئی ہی اور اسپر غالیچہ ہی اور ایک ماکت دیرینہ سفید پیر عجوز بیٹھی گلوریان بنا رہی ہی - انکو دیکھکر وہ ضعیفہ صد سالہ اُٹھی اور انکو غالیچے پر مسند پر بٹھایا اور کہا تمھارا مزاج اچھا ہی بیٹا - یہ ہماری عین خوش نصیبی ہی کہ تمسے شہزادے اور ہم غریبون کے جھونپڑے مین آئین مگر - ع

زقدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم
کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید

زالتفات بمہمانسرای دہقانے
کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

ماما سے کہا ذری انکو بھیجدو کہو دیکھو کون صاحب تمھاری ملاقات کے لیے آئے ہین - تم اچھی طرح بیٹھو بیٹا - ہم قائم دستجاب کس کے گھر سے لائین - غریبا مُونی بسر کر لیتے ہین - سوکھی روٹی جڑی وہ کھائی - گوشت روٹی ملی تو وہ کھائی - توکل پر کارخانہ ہی -

نواب - آپکے پاس اللہ کے فضل سے وہ دولت ہی کہ جواہرات اور روپے پیسے کی کیا حقیقت ہی اُسکے سامنے -

ضعیفہ - تم جوہری ہو - اللہ تمھاری صد وسی سال کی عمر کرے کہ تم لوگون سے ہم غریبون کی قدر ہی - ع

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

تم شہزادے ہو کھرے کھوٹے کو خوب پرکھ سکتے ہو -

ن - جسکے اشتیاق مین ہم آئے وہ کہان ہین -

ض - گھبرائیے نہین حضور - آتی ہین آتی ہین -

ن - آپ سے اور اُنسے کیا قرابت ہی - بی صاحب -

ضعیفہ اس سوال پر مسکرانے لگی تو ماما نے جواب دیا - حضور انکی پوتی ہین - اُنکی مان نے قضا کی - دادی ہی نے پالا پرورش کیا - مان کی تو شکل بھی اچھی طرح یاد نہو گی اُنکو -

ن - اور اُنکے باپ کا کیا نام ہی ماما جی -

ضعیفہ نے کہا ماما تم جاکے کھانا کھاؤ (جب ماما چلی گئی) تو نواب صاحب سے کہا مین اس چھوکری کا کل حال آپسے بیان کیے دیتی ہون مگر از برائے خدا کسی پر ظاہر نہونے پائے مین اس کی دادی ہون یہ چھوکری اصل مین ایک رئیس کی لڑکی ہی مگر اسکی مان میری بہو تھی - بس اب زیادہ تشریح کی ضرورت نہین ہی میری بہو بڑی حسین اور قبول صورت عورت تھی - مگر بد چلن - آج سسرال سے آن کر اس چھوکری نے کہا کہ اماں ہم نواب ونق جنگ صاحب کے یہان چوڑیان پہنانے گئے تھے اُنکے ہان مونچھون کا گونڈا تھا سو وہان ایک جوان جوان سے نواب ہمکو بہت گھورتے تھے - ہمنے اُنسے کہا کہ ہم آپ کو اپنے گھر پر بلوا لینگے - مین نے کہا تم بھی کتنی سیدھی بھولی بھالی ہو بیٹا - جان نہ پہچان خالہ جی سلام اے واہ - مگر اب ایک رئیس سے زبان ہاری ہو تو لا محالہ بلوانا ہی پڑا ہر چہ بادا باد - ای ماما ذری اُنکو بھیجدو -

چوڑی والی اٹھلاتی ہوئی چمکتی ہوئی بانکپن کے ساتھ آئی تو اسقدر بنی ٹھنی جیسے چوتھی کی دلھن یا چودھوین کا چاند مگر آنکے پٹ کے پاس کھڑی ہو گئی -

دادی نے کہا آؤ - بابا - دیکھو شہزادے امیر زادے ہین ہمارے ملک کے - شرماؤ نہین بیٹا -

چوڑی والی بولی امی جان ہمین شرم آتی ہی - دادی نے کہا بلا تو خود آئین - اور اب شرماتی ہو - ایسی ہی حیادامنگیر تھی - تو بلایا کیون - اتنے مین چوڑی والی کی بڑی بہن نے کہا امی جان ہم بھی آئین -

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ یہ کسکی آواز ہی - ضعیفہ بولی یہ ہماری بڑی پوتی ہی - نازو تم بھی آؤ - اور انکو بھی لے آؤ - نازو نے چھوٹی بہن کا ہاتھ پکڑا اور کمرے مین داخل ہوئی -

بس معلوم ہوا کہ ایک ہی مرتبہ آفتاب اور ماہتاب دونون نمودار
ہو گئے - چوڑی والی چھوکری چھریرے بدن کی عورت نوخیز انتہا
کوئی سولہ سترہ برس کا سن - اور یاقوت رخسار - کشیدہ قامت
غالی سفید ململ کا دوپٹا اوڑھے تھی کہ نور چھن چھن چھنکے نکلتا تھا - نازو
اسکی بڑی بہن بھی یاقوت لب - سیم غبغب - رشک پری مجسم پری تھی
نوابصاحب نے اُس دختر ستمگر دستمن سے کہا کہ ہمارے قریب
آنکے بیٹھو صاحب - نازو نے کہا جاؤ جاؤ - آنکو تو اتنی دور سے بُلوانا
اب اتنی خاطر بھی نہ کرو گی - جاؤ - اُس ناطورۂ نسرین بدن نے
کہا واہ واہ تمھین نہ جاؤ -

مالک دیرینہ روز نے ڈانٹ بتائی - ہائین - بیٹیا - یہ بڑے
عیب کی بات ہی - تم رئیسون اور رئیس زادون کی صحبت کے قابل
نہین ہو - اِس خفگی پر چوڑی والی کی آنکھون مین بیساختہ آنسو
ڈبڈبا آئے - اور رونے لگی -

ضعیفہ - ائین یہ رونے لگی - کیسی پلک تُنَنی ہی -

نازو - پلک تُنَنی نہین یہ بڑی دھوتال ہوتی جاتی ہین -

ماما - سویرے کیا کم ہٹرونگا گیا - مین تو کھانا پکاتی ہون اور یہ
لکڑی چولھے سے نکالے لیتی ہین - ایک نہین مانتین -

چوڑی والی - تم ہمارے بیچ مین نہ بولا کرو ! اما - امی جان ہمین
اب تلک آدھی بات نہین کہنی تھین - یہ جب سے اِس گھر مین
داخل ہوئین روز لڑواتی ہین - بیچ بھیون کے یہان چھتے والے
مکان مین رہی وہان دیور بھاوجون مین جوتا چلوا دیا - اسکی
ایسی ہی باتین ہین موئی کٹھن پیری -

ماما - مین تمھارے بھلے کے لیے کہتی ہون اور ——

چوڑی والی - ہان ہان تم بڑی نیک پارسا ہو -

ضعیفہ - اچھا اب اِسوقت یہ جھگڑا اٹھا رکھو -

راوی - اب دل لگی دیکھیے کہ چوڑی والی خفا ہو کر دوسرے کمرے
مین چلی گئی تو نوابصاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا غضب
ہو گیا - ستم ہو گیا - جان نکل گئی -

نازو سے کہا خدا را اُنکو کسی طرح منا کے لاؤ - نازو بصد ناز اُٹھین
اور دوسرے کمرے مین جا کر ہنسنے لگین - دونون بہنین ملکر
خوب ہنسین اور نوابصاحب کے سنانے کے لیے نازو نے
قسمین بھی دینا شروع کین -

تھوڑی دیر مین آنکے کہا نواب صاحب وہ تو بڑی ضدی ہی
اب آپ ہی تکلیف کرکے منائین تو شاید مان جائے ہملوگون کو
تو وہ بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی ہی -

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے - باغ باغ ہو گئے کہ مُنھ
مانگی مراد پائی - فوراً اُٹھے - نازو ساتھ چلین - نوابصاحب تو
کمرے کے اندر داخل ہوے اور نازو دروازے پر کھڑی ہو کر
ماما سے باتین کرنے لگی -

چوڑی والی کہ اُس خرانٹ ضعیفہ کی سکھائی پڑھائی تھی اور
خود بھی خلقی شوخ اور آنکھون گانٹھ کمیت تھی - پلنگ سے
اسطرح اُٹھی کہ دوپٹا نہ سنبھل سکا اور گوری گوری گردن اور
پورے جوبن کا نوابصاحب نے نظارہ کر لیا - نوابصاحب
نے چاہا کہ ہاتھ پکڑ کر باہر لائین - مگر اُس شوخ چنچل نے ایک
طرارہ بھرا تو وہ یہ ہو چی -

چوڑی والی - دیکھو نواب ہاتھا پائی کی سند نہین -

نواب - کیا مجال - مگر ذرا یہانتک تو آؤ -

چ - بس بس ڈھینگا مشتی مالزادیون سے کرو -

ن - جان جاتی ہی تم پر - قتل ہو گیا - ہاے -

چ - ایسے بھڑون مین کوئی اور آتی ہونگی -

ن - اچھا اس کمرے تک تو ذرا چلی چلو -

چ - مین نہ جاؤنگی - ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی -

ن - آخر قصور - لڑو تو ماما سے خفگی ہم پر - اچھا وہان تک چلی چلو انعام دینگے قسم ہی -

چ - آپ کے انعام کے جو بھوکے ہون آنکو انعام دیجیے مین انعام لیکے کیا کرونگی -

ن - جو کہوگی وہ انعام دونگا - ہار گئے قول -

نازو - کچھ کہا دلہن - پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا -

چ - اچھا ہمین سونے کے چھڑے نبوا دو -

ن - پرسون تک ضرور ضرور آجائینگے - اسمین فرق نہ پڑیگا - تمھارے سر کی قسم -

چ - اب ایسا نہو کہ جھانسا دیکے چلدو چکمے بازی ہمسے نہ کرنا -

نوابصاحب اب ایسے مزے مین آئے کہ پلنگ پر بیٹھ گئے نازو بھی آنکے بیٹھی - چوڑی والی بھی نواب صاحب کے قریب بلا تکلف بیٹھ گئی اور کہا نوابصاحب اب یہ تو بتائیے کہ آپ مجھ سے چاہتے کیا ہین مین اپنی عفت مین کسیطرح بٹا نہ لگاؤنگی - آبرو بڑی چیز ہی - اور آپکا ہمپر دل آیا ہوا ہی - اور ہماری شادی بھی ہوگئی ہی - پھر یہ کیونکر بنے گی -

نازو مسکرا کر بولی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی - نوابصاحب نے کہا ہم بنا دین ٹیڑھی کھیر کچھ نہین ہی - انکے میان کو بھر پور روپیہ دیدیا جائے اور اُس سے کہین کہ طلاق دیدو چھٹی ہوئی بس چوڑی والی نے کہ اس کم سنی ہی مین پختہ مغز ہو چکی تھی کہا یہ بھی نہ ہونے کا ہمارا اُسپر دل آیا ہی - ہم اپنے میان کو پیار کرتے ہین - لیکن اگر سونے کے چھڑے نبوا دو تو -

اگر چوڑی والی نواب صاحب سے کوئی لمبی رقم مانگتی اور اس سے زیادہ فرمائش کر بیٹھتی تو بھی ہمارے حضور دے نکلتے - کیونکہ انکو واقع مین اُس سے دلی عشق ہو گیا تھا - مگر چوڑی والی کی اوقات کیا - اسکو سونے کے چھڑے کیا کم تھے - جسوقت نوابصاحب نے فرمائش منظور کر لی دونون بہنون کی باچھین کھل گئین - نازو نے ضعیفہ سے آنکر کہا نوابصاحب نے سونے کے چھڑے نبوا دینے کا وعدہ کر لیا ہی -

ادھر نوابصاحب نے جو اپنی معشوقہ کو تنہا پایا تو ہاتھ مین ہاتھ دیکر چاہا کہ اُسکے دست سیمین کو چوم لین مگر وہ ایک چنچل ایک جھٹکا جو دیتی ہی تو ہاتھ چھٹکیا - کہا کیون ہمارا زور دیکھ لیا - تم کیسے مردوے ہو - تم سے تو مین چھوکری ہی اچھی -

نوابصاحب نے جوابدیا کہ تم چھوکری تو ایسی ہو کہ مجھ ایسے کو اپنے بس اور قابو مین کر لیا اور خوب یاد رکھو کہ مین وہ شخص ہون جو قول کے سامنے جان عزیز نہین کرتا - جان چاہے جاتی رہے مگر قول کا خیال مرتے دم تک رہیگا - اگر تم میری ہی ہو کر رہو گی تو واللہ ہی ساری خدائی کی نعمت تمھارے لیے حاضر ہی - چوڑی والی بولی - اَیْن! پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - آپ نے تو خوب پیٹ سے پانون نکالے - نبیا تو لتا نہین - آپ کہتے ہین پورا تول - میرا تو نکاح ہو گیا ہی - اور مین اپنے میان کو پیار کرتی ہون - میری اُسپر جان جاتی ہی - ہان اتنا ہو سکتا ہی کہ تم کبھی کبھی آکے ہمین دیکھ جایا کرو - اور روٹی کا دے جایا کرو بس اتنا کیا تھوڑا ہی -

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے کہ کسی طرح آمد و رفت کا دروازہ کھلے اور اسکو اور اسکی مان ضعیفہ کو کچھ چٹا دون تو پھر رفتہ رفتہ پو بارہ ہی -

کہا ہم کو اس سے کیا سروکار ہی - بدنیتی نے تو ہمارے مزاج مین دخل ہی نہین پایا - ہم تو سیدھے سادے آدمی ہین

اتنے مین نازو آئی اور کہا حضور اب انکو سسرال جانے کو دیر ہوتی ہی اگر انکی سسرال سے کوئی شخص آگیا تو بڑا فضیحتا ہوگا - اب انکو جانے دیجیے -

نوابصاحب بھی سوچے کہ پہلا دن ہی آج اسیقدر گفتگو کافی ہی خدا حافظ کہکر اٹھ کھڑے ہوسے تو چوڑی والی نے بڑی عیاری کے ساتھ انکے کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا اب کب تشریف لائیے گا نوابصاحب نے کہا جب حکم ہو - کہا ہم کہلا بھیجینگے - مگر ضرور آئیے گا نازو اور اُس مالک دیرینہ روز سے نوابصاحب رخصت ہوکر باہر تشریف لائے -

حضرات ناظرین ! - نوابصاحب نے باوصف تیاری درعہد وپیمان نینی تال کا سفر اسلیے ملتوی کردیا کہ سالی کے لڑکے کی بوہچیون کا کونڈا ہی اسمین شریک ہونا ضروری امر ہی اور وہان کی محفل چھوڑکر حضور چوڑی والی کے ہان دندناتے ہین - جب نواب رونق جنگ کے مکان پر آئے تو یون گفتگو ہوئی -

رونق جنگ - کہو آرزو سے دلی بر آئی -

آغا - کامیابی کے دروازے پر پہونچگئے مگر اندر جانا نہین نصیب ہوا - سچ کہنا استاد -

ن - جلد بازی سے کام بگڑ جاتا ہی -

ر - ٹھنڈا کرکے کھانا عقلمندون کا فعل ہی -

ن - یہ بات - آپ آدمی سمجھدار ہین واللہ -

آغا - کیا کیا باتین ہوئین بھئی ہم بھی سنین -

ن - بھئی اسکی مان بڑی حرافہ ہی افوہ -

ر - کچھ مطلب کی باتین بھی ہوئین یا تخت ربود -

ن - ہان - ہان - بے مطلب مین بھلا واپس آتا -

ر - مال اچھا - اور کھرا ہی اور سجل -

ن - کیسا کچھ - ایک نایاب شی نظر آئی ہی - ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی سردمی از منظرے

بس اِس شعر کے مفہوم کی مصداق ہی واللہ -

ر - اب آپ کچھ دن مین تنکے چنینگے -

ن - اِسکا کچھ غم نہین ہی - ؏

ہرچہ باد اباد ما کشتی درآب انداختیم

ر - غوطے کھائیے گا غوطے - سچ کہ گئے ہین - ؎

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

ن - یہ سب مہمل باتین ہین بھائی جان - ؎

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

اِس گفتگو کے بعد نواب محمد عسکری صاحب نے کہا کبھئی اب ہم رخصت ہوتے ہین - خدا حافظ اب انشاء اللہ - کل ملاقات ہوگی -

نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے محمد عسکری کوئی آٹھ بجے شب کو روانہ ہوکر اپنی کوٹھی کو تشریف لائے - رفقا و مصاحبین اور حوالی موالی - داروغہ - ممن - چھمن - میان جی ادرگرد بیٹھے اور چہ میگوئیان ہونے لگین کہ تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب بھی آئے - نوابصاحب نے کہ کشتہ ناز تھے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا - ؎

غذاب جان بلاے جانستان ہی | نہین عورت وہ رشک حوریان ہی

مہراج بلی اول تو گول آدمی اسپر خبطیہ کہ ہمجومن دیگرے نیست اور پھر ان سب باتون پر طرہ یہ کہ نوابصاحب نے ایک چیستان

بجھوائی - آنکی سمجھ مین نہ آیا -
اتنے مین نوابصاحب نے کہ انکے ذہن کا بخارہ کھلا ہوا
تھا دوسرا شعر تصنیف کیا - ؎

سیاہی اش بسان تیرہ ابرے
جواہر سبز رنگ چوریان ہے

حضرات ناظرین - یہ بے مثل اور بے بدل شعر ذرا غور طلب
ہی اور غور طلب کیا معنی بے سمجھائے سمجھ مین نہ آئیگا -
نواب صاحب نے ایک ایرانی کی زبانی حکیم قاآنی آنجہانی کا ایک
ایک قصیدہ شگرف و ندرت انتما کا مطلع سنا تھا - ؎

سحرگہ بامدادان تیرہ ابرے برشد از دریا
جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا

اب اس سے کوئی بحث اور کوئی سروکار نہین کہ چوڑی کو
جوہر سبزی سے کیا تعلق ہی - مگر تیرہ ابر کو کالی چوڑی سے کتنی
مناسبت ہی ہٹ دھرمی کی سند نہین یہ حضور ہی کا حصہ ہی اور یہ
(سیاہی اش) سب سے بڑھ گیا لگے ہاتھون تیسرا شعر بھی کہدیا - ؎

بہو بیٹی ہی اور وہ گھر گرستن
نہ ہیچون زنکہ بازاریان ست

اب مہراج بلی ان مضمونون کو کیا سمجھین - پوچھا حضرت آخر
یہ کسکی تعریفین ہو رہی ہین - کہین رونق جنگ کے ہان کسی دوری
یا ڈومنی پر تو نہین عاشق ہوگئے - ہی کچھ ضرور ہار الکیا کسی نے - ؏

آگیا جی اجی یہ جی ہی تو ہی

لیکن ایسا نہو کوئی فرمایش کر بیٹھے - اسپر حاضرین جلسہ مسکرائے -
آخر کار بڑے اصرار بلیغ کے بعد نوابصاحب نے اپنے عشق خرد سوز
اور چوڑی والی کے جمال عالم افروز کی داستان دلچسپ بیان کی
چوڑی والی کے غمزۂ دلستان اور ناز و ادا اور کرشمہ و عشوہ اور
کم سنی اور شوخی و چابلی کا ذکر عرصے تک رہا اور سب پر ظاہر ہوگیا کہ
انکا اسیر دل آگیا ہی - محمد عسکری کو حسن و جمال کی پرکھ مین
ملکہ خاص حاصل تھا اور اکثر کہا کرتے تھے کہ جسطرح کوئی اچھا
جوہری جواہرات کو پرکھتا ہی اسیطرح بندہ حسن کے پرکھنے مین
جواب نہین رکھتا اس سبب سے حاضرین جلسہ کو یقین کامل ہوگیا
کہ چوڑی والی واقعی بڑی چھم عورت ہوگی -
مہراج - بھلا کیون صاحب سن دن مین کیسی ہی -
ن - تباہی دو دن - میان بس یہ شعر سن لو - ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
مرادون کی راتین جوانی کے دن

مہراج یہ معشوق مین اگر شوخی نہو تو کچھ بھی نہین -
ن - شوخی - ارے شوخی تو اس سے خلق ہوئی ہی - ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر رونق جنگ بہادر نے اسکی شان مین پڑھا تھا - مگر
دقت اسمین یہ واقع ہوگئی ہی کہ وہ اپنے میان کو پیار کرتی ہی
اس سے ذرا ہمکو پریشانی ہوگئی - ورنہ کون مشکل بات تھی -
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نواب چھٹن صاحب بھی آگئے علیک سلیک کے بعد
محمد عسکری نے کہا آج ایک بچہ حور نظر آیا ہی - بھائی خدا گواہ ہی اگر
دیکھو تو بھوک پیاس بند ہو جائے - عالم فریب جواب نہین رکھتی ہی -
چھٹن صاحب نے مسکرا کر کہا مین سمجھ گیا - نازو کی چھوٹی بہن نہین ہی
محمد عسکری سخت متحیر ہوکر بولے کیا تمنے دیکھی ہی - انصاف
شرط ہی سچ کہنا پری ہی یا نہین -
چھٹن صاحب نے کہا ایسے موئے سنبلین اور عذار عقیقین
دیکھے نہ سنے ایک دفعہ مین نے دیکھا تھا کبھی قریب تھا کہ دل ہاتھ سے

جا مارے غش آ جائے۔ ؎

نہادی ہر کجا پا حسنت و چالاک دمیدے نافۂ مشک از دل خاک

مہراج - بندہ نادیدہ مشتاق ہوگیا - عجب مال ہے -
ممن - نازو کی بہن - نام ہی دنیا سے نرالا ہے - واللہ ایسی پری کا نام تو کچھ اور ہی رکھنا چاہیے تھا -
چھمن - پیار سے کہتے ہونگے -
ممن - اور رہتی کہان پر ہے - دکان کہان ہے -
ن - بجا - آپ کو یہ کل حال بتا دین - درست -
ممن - حضور حکم دین تو اسی دم سوار کر لاؤن قسم ہے - بات ہی کیا ہے -
ن - ایسی ویسی آپ کی وہان فرشتون کے پر جلتے ہین وہ کوئی ایسی ویسی چوڑی والی نہین ہے -
ممن - حضور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ کسی طرح دیکھ لون واللہ بہت دل بیقرار ہے -
ن - دیکھئے مین روپے صرف ہوتے ہین مشفق -
مہراج - بھئی بلواؤ اسوقت - واللہ بلوا بھیجو -
ن - بجا یہ بھی کوئی زن بازاری ہے -
مہراج - چوڑیون کے بہانے سے بلوا بھیجو بس -
ن - آپ نے کیا سہل ترکیب بتا دی - بس چھٹی ہوئی -
چھمن - واللہ تمنے اسوقت یاد دلا دی - فتانۂ جہان ہے آفت دوران - بلائے جانستان - عاشق کش - سرکش قیامت قامت اور ریعان شباب چودہ پندرہ برس سے ہرگز زیادہ نہین ہے - اور شوخی الامان - ایک منٹ کوئی اسکو بٹھا تو لے ممکن ہی نہین -
مہراج - اب مجھے کوشش کرنی پڑی کہ دیکھون تو وہ کیسا مال ہے جسکی ایسی تعریفین ہو رہی ہین -
چھمن - گر پڑوگے - واللہ بیہوش ہو جاؤگے - تڑپ جاؤگے کیا دل لگی ہے - ؎

شوخی کہ بہ غمزۂ کمینہ	سفتے ز یکے ہزار سینہ
آہنہ چشمے بہر زمانے	کشتے بکرشمۂ جہانے

اور لطف یہ کہ گو باہر نکلتی ہے مگر سوائے رونق جنگ بہادر کے اور کسی کے یہان نہین جاتی - مین نے خود بلوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہ آئی اسکی ساس آئی - اس کسبی سے ہمین کیا سروکار - اسکا آنا نہ آنا دونون یکسان تھا - بلکہ اور بلوا کے پچھتائے - بیالیس برس کی عورت اور بدقطع کہ مین کیا عرض کرون اگر شام کو کوئی دیکھے تو ڈر جائے -
مہراج - بھئی اتنا تو بتا دو کہ رہتی کہان ہے -
ممن - ضرور تو پھر اور بتانا باقی ہی کیا رہے - بلکہ آپکے ساتھ جا کے وہان تک پہونچا آئین -

مالک دیرینہ روز کے چونگے

نوابصاحب تو اس بھولی بھالی چوڑی والی کے میکے سے خندان و فرحان تشریف لیگئے اور سمجھے کہ مار لیا ہے - اور وہ زمانہ قریب ہے کہ یہ ناظورۂ یاقوت لب مہ رخسار و شاہد گلعذار زیب آغوش ہوگی اور ہم شربت وصل سے شیرین کام اور فائز بمرام ہونگے - مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے - اور اسکی مادر ضعیفہ کس منصوبے مین ہے - یہ پیرزن جہاندیدہ بڑی چالاک عورت تھی - نوابصاحب کے تشریف لیجانے کے قبل اسنے نازو اور چوڑی والی کو اچھی طرح سے پٹی پڑھا دی تھی کہ جب وہ آئین تو تم فلان بات پر روٹھ جانا اور یہ محاورے انکے سامنے بولنا - اور ناک بھون چڑھا کے مارا پر خفا ہو کر دوسرے کمرے مین چلی جانا - جبتک وہ خود منانے نہ آئین

تب تک تم ہرگز ہرگز اس کمرے سے نہ آنا نہ آنا -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماما پر خفا ہوکر چوڑی والی تنک کر دوسرے کمرے مین چلی گئی تھی اور نازو بھیجی گئی تھی کہ اسکو منا کے سمجھا بجھا کے لے آئے تو دونون بہنین کمرے مین ہنسنے لگی تھین - جو اصحاب بالغ نظر ناولون کے مطالعے مین پختہ مغز ہوگئے ہین - وہ ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ اس بیمحل ہنسی کی کہین نہ کہین خبر نکلیگی - ورنہ جب تنک کے مان اور بہن اور ماما سے خلاف ہوکر دوسرے کمرے مین چلدی تو وہان جاکے ہنسنا چہ معنی دارد - الغرض یہ پہلے ہی سے سکھائی پڑھائی تھین اور اس عجوز نے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھڑون کا چونگا کرنا - نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد اُسنے پھر نازو اور اُسکی چھوٹی بہن کو سبق پڑھانا شروع کیا کہ بیٹیا انکو تم سونے کی چڑیا سمجھو اور جہانتک ممکن ہوسکے انسے روپیہ گھسیٹو - یہ مردوا انپر لٹو ہو رہا ہی تم تو نازو گئی ہو نازو - مگر دیکھو بیٹیا تم انسے الگ ہی الگ رہا کرو جب وہ آنکے بیٹھین تو تھوڑی دیر کے بعد آؤ - دو گھڑی بیٹھو اور چلدو - پھر ایک جھلکی دکھا کے چمپت ہو جاؤ جمکے نہ بیٹھو - نہ کوئی بات ایسی کہو جس سے انکو یقین ہو جائے کہ نکاح ضرور ہوگا - اور نہ کوئی ایسا لفظ کہو جس سے وہ مایوس ہو جائے کبھی وعدہ اور کبھی کچھ کبھی اقرار اور کبھی انکار - بس یہی بہتر ہی - مگر چونگون سے نہ چوکو ولایتی انار - انگور اخروٹ - چلغوزہ - کشمش - پستہ - یہ فرمایش کر بیٹھو - چوڑیان انکے ہاتھ دس گنے دامون پر بیچو - سردی کے کپڑے کی فرمایش کردو - بس اسی کا نام چونگا ہی - غرضکہ جہانتک ہوسکے کوشش کرو کہ انکو لوٹ لو - اور وہ لٹو اسقدر کا ہوگیا ہی کہ جو کہوگی وہ کریگا -

سونے کے چھڑون کا چونگا تو کیا تمنے اور اُسنے منظور کرلیا - اور بھیجے گا بھی - اس امر مین نازو کو اپنی مان سے اتفاق نہ تھا وہ کہتی تھی کہ یہ چھ سات سو روپیہ کی فرمایش ہی اتنی بڑی فرمایش کا متحمل ہونا سہل بات نہین ہی - مگر اسکی ضعیفہ کی راے تھی کہ بھیجے در پیچ قیمت بھیجے - اور خود ہوا سکے لے آئے تو سہی -

چوڑی والی سب باتین سنا کی اور سوچنے لگی کہ ابکی ملاقات ہو تو نواب کا گھر پھر لوٹ لون - جاتا کہان ہی - دل کا آنا قیامت کا آنا ہی - حضرت دل کا آنا دل لگی نہین ہی - یہ عشق کا کوچہ ہی -

دوسرے روز چوڑی والی کی مان نے اُسکو پھر بلایا اور چونگا کرنے کی ایسی ایسی چالین سکھانے اور بتانے لگی کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑین - کہ اتنے مین نازو کی منہ بولی بہن آگئی اور نازو اور اُسکی چھوٹی بہن اور منہ بولی بہن دھوپ مین بیٹھکر باتین کرنے لگین -

نازو - آج بہت دن بعد دیکھے پڑین دوگانہ -

دُگانا - ہم تو مارے تھے بہن - پھوڑا نکلا تھا مرتے مرتے بچے -

نازو - ہمین اللہ جانتا ہی ذری بھی کسی نے خبر نہ کی -

دُگانا - ہمنے کچھ سنا ہی اور معتبر آدمی سے سنا ہی -

نازو - کیا کیا - خیر تو ہی - کیا سنا ہی بہن بولو -

دُگانا - ہمنے سنا ہی کہ ـــــ کہی ڈالون - ؏

آج وہ طالع سکندر ہی		جسکی بوڑھیا محل کے اندر ہی

نازو - بوڑھیا محل کے اندر (متحیر ہوکر) کیا؟ -

دُگانا - کیا؟ - اب ہمسے نہ بہت اُڑو -

نازو - اللہ جانتا ہی جو ذری بھی ہماری سمجھ مین آیا ہو -

دوگانہ - ہمین نام نہین بتایا - بس اتنا کہا تھا کہ ایک چوڑی والی پر آجکل سیکڑون رئیسون کی نگاہ پڑتی ہی - بڑی چنچل اور ادامانی چھوکری ہی مستانی ہو رہی ہی -

نازو - اوداہ ہی - پھر اس سے مطلب کیا نکلا -

دُگانا - اپنی بہن سے پوچھو بوجی یہ کیا بات ہی سچ ہی یا جھوٹ ! -

نازو - دُگانا تمھارا بڑا ہوائی دیدہ ہی -

دوگانا- تپنے کی کہی یا نہین کہی - اب کیا ہی سونے کے چھڑے پہنو- منہیار کی چھوکری کے لیے بہت ہی-

نازو- ان ہی جھوٹی گپون سے تو تمھارے چہرے پر پھٹکار برستی ہی-

دوگانا- ہمین کسی نواب کو صورت تھوڑا ہی دکھانا ہی کچھ-

راوی- نازو اتنا سے زیادہ حیران تھی کہ اسکو کہان سے اتنی جلد خبر ہو گئی- چوڑی والی ششدر-

| کاٹو تو لہو نہین بدن مین |

اور دوگانا کھلکھلا کھلکھلا کر ہنستی تھی- نازو کی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ کل شام کی بات اور آج سویرے سویرے اسقدر مشہور ہو گئی- اور سونے کے چھڑون کا جو ذکر آیا تو اب کوئی شک باقی نہین رہا کہ کسی معتبر آدمی نے اس سے جا کے کہا ہی- اب نازو لاکھ ٹالتی ہی کہ ہم سمجھتے ہی نہین تم کیا بک رہی ہو- تمھارے حواس مین فتور دماغ مین خلل ہو گیا ہی اپنی بپتی سنا رہی ہو- مگر چھپا ہوا آدمی چھپا رہ سکتا ہی بھلا- دونون کی جھینپی ہوئی صورت سے صاف برستا تھا کہ اس امر کی اصلیت ضرور ہی- اسنے کہا نازو بہن یہ ہمسے تمکو پردہ نہ رکھنا چاہیے-

نازو نے کہا اچھا بہن ہم بھی سچ سچ بتا دین کہ اصل بات کیا ہی اور تم بھی سچ سچ کہدو- مگر دیکھو جھوٹ بات ہمارے تمھارے درمیان مین نہ آنے پائے- اسنے کہا آج صبح کو ایک ترکاری والی ہماری طرف سے جاتی تھی- ہماری ساس نے اسکو بلایا اور دو پیسے کے چچینڈے خریدے- اسنے ہماری ساس سے پوچھا- کیون بی بی کیا تم لوگون مین لڑکیون کا نکاح نہین ہوتا- وہ خفا ہوئین کہ کیا بکتی ہی- ہم لوگ کیا بازاری عورتین یا موندھون پر بیٹھنے والیان ہین اسنے چھوٹتے ہی کہا کہ واہ ہمنے تو ابھی کل ہی دیکھا کہ ایک چوڑی والی کے ہان ایک نواب صاحب گئے تھے- بھلا دو بات

سوا سے بُری بات کے اور کسو اسطے گئے تھے-

نازو- مین تاڑ گئی بہن بڑی رسوائی کی بات ہی-

دوگانا- کیا تمھارے محلے مین کوئی ترکاری والی رہتی ہی-

نازو- اے ہی کیا پڑوس مین کبڑیے کا گھر ہی-

دوگانا- وہ ہین کون- کوئی رئیس ہین-

نازو- بہت بڑے آدمی ہین اور ابھی کچھ ایسا سن بھی اللہ رکھے نہین ہی اور ہنس مکھ آدمی-

دوگانا- ابکی آئین تو ہمین بھی دکھا دینا- دور سے دیکھینگے ہم-

نازو- بدی کی بات بھی چھپی نہین رہتی-

یہ کہکر نازو نے جا کر اپنی مان سے کہا کہ امی جان وہ تو نواب صاحب کے آنے کی دوگانا تک کو خبر ہو گئی- مین جانتی ہون کہ اس موئی کبڑن نے یہ آگ لگائی ہی- میرا جی چاہتا ہی آج رات کو اسکا گھر نگوڑا پھونک دون دری ساری چنگاری رکھ دون بس جل بھن کے خاک ہو جائے- ماما نے مسکرا کر کہا اور بی بی پڑوس مین تمھارا مکان بھی تو ہی- اس نامک دیرینہ روز نے معناً پڑوس کی کبڑن کو بلوایا اور کہا ایک روپی کے پرانے آلو ہم کو چاہیین- اسنے کہا تم تو کبھی ہمسے کچھ لیتی بھی نہین ہو- ضعیفہ نے کہا اب ہم مکان بیچے ڈالتے ہین- کلکتے سے ہمارے بہنوئی نے ہمکو بلایا ہی- مکان کا پیغام بھی آ گیا ہی- کوئی نواب ہین انکے آدمی کل شام کو دیکھنے آئے تھے-

کبڑن نے کہا یہ کسی نواب کے آدمی تھے- اے تو مین سمجھی تھی کہ خود نواب ہی آئے ہین- بڑا دھوکا ہو گیا-

ماما- واہ رے تیرے دھوکے- اچھا دھوکا ہی-

نازو- اور تم کیا سمجھتی تھین کہ نواب ہین-

ضعیفہ- نواب ہون یا کوئی رئیس ہون انکے مختار کار آئے تھے

کبڑن صبح کو جس جس کے ہان گئی گھر گھر ڈھنڈورا پیٹ آئی تھی کہ ہمارے پڑوس کی چوڑی والی کے ہان ایک نواب آتے ہین اور وہ دونون بہنین ہین مگر ہائے دیرینہ روزنے وہ تدبیر سوچی کہ سبحان اللہ کلکتہ جاتی ہون انکے بہنوئی نے مٹیابرج سے بلوایا ہی اور مکان بیچے ڈالتی ہون ایک نوابصاحب کے (مختارکار) آئے تھے کبڑن کے ذہن مین یہ بات جم گئی کہ بیشک اور بلاشبہہ نواب یا کوئی رئیس نہین آئے تھے - انکے کوئی اہلکار ہی ہونگے -

جب نازو کی منھ بولی بہن اپنے گھر چلی گئی تو پیرزن نے بڑے فخر کے ساتھ کہا کیون مین نے اس بات کو کس خوبصورتی سے ٹالدیا تم لوگونکو ہمسے سیکھنا چاہیے - یہ گر سیکھنے کے قابل ہین اچھا خیر یہ تو سب ہوا اب بتاؤ کہ اگر جو نواب آئینگے تو کیا کہوگی جب جانین کہ ایسا جوڑ لگا کر دو کہ کچھ دن گھر مین بیٹھ کے بافراغت کھائین چوڑی والی کی چھوکری بولی کہ امی جان تم دیکھتی جاؤ بس کپڑے تک اتروالون تو سہی - آخر لڑکی کسکی ہون اتنے مین گانے کی آواز آئی - کوئی شخص یہ غزل گا رہا تھا - ؎

بہار مین جو ترے گیسو ونکی الفت ہے | غضب کا مجھکو جنون ہے بلا کی وحشت ہے

نازو نے کہا کہ یہ چھجو خان کا بیٹا ہے -

ضعیفہ - اسکے گانے کی آج شہر مین دھوم ہے - ہان وہ بات تو رہ گئی ماما بولی بوی ہمکو نہ بھول جانا - ہم دعا مانگ رہے ہین کہ جو دلی آرزو ہو اسکو خدا پورا کر دے - آمین اللہ - اب دیکھین جھڑے بھیجتے ہین یا نہین ضعیفہ نے کہا دو باتون سے خالی نہین - یا تو بڑے فقرے باز جھوٹ بولنے والے آدمی ہین یا بالکل سیدھے سادے ای بھلا ہم لوگون کی یہ اوقات ہے کہ سونے کے جھڑے پہنین - کوئی دوسرا ہوتا تو کہتا یہ اوقات سے باہر سونے کے جھڑے کیسے

گپ شپ !!!

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک آدمی نے دروازے پر آواز دی ماما نے پوچھا کون ہے - اسنے آہستہ سے کہا - نوابصاحب نے بھیجا ہے اور کچھ کہلا بھیجا ہے - ماما نے اوپر جا کر چوڑی والی کی مان سے کہا اسنے کہا بلا لو - آئیے اندر آئیے - ہم تو باہر کے نکلنے والے ہین سب - یہ دونون چھوکریان تو البتہ نہین نکلتی ہین ورنہ اگر گئین بھی تو پاس پڑوس - اور وہ بھی جانے بوجھے لوگون مین - ایرے غیرے کے یہان نہین بھیجتے - خدمتگار نے کہا صحیح ہے بجا کہتی ہو نوابصاحب نے مجھے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ جھڑے لیجیے گا یا جھڑون کی قیمت - ضعیفہ پھول کے کپا ہو گئی - باچھین کھلی جاتی تھین - آدمی کی بڑی خاطرداری کی - گلوری بنا کے کھلائی - بی نازو ہین کہ الایچی لیے چلی آتی ہین - چوڑی والی کا چہرہ بشاش - ماما کی رنگت سرخ ہو گئی - گھر کا گھر خوش و خرم -

ماما - اچھی طرح بیٹھو میان - کھل کے بیٹھو -

خدمتگار - (خ) مین بہت اچھا بیٹھا ہون -

ضعیفہ - (ض) نوابصاحب سے ہمارا بہت بہت سلام کہدینا

خ - فردر کل سے انکو دھن ہے اسی کی -

ض - یہ انکی مہربانی ہے - انھون نے پرسون انکو نواب رونق جنگ بہادر کے ہان دیکھ لیا تھا بس پھر کیا تھا لٹو ہو گئے -

خ - نوابصاحب کے مجاز (مزاج) مین ایک بات ہے وہ بات یہ ہے اور اسکو آپ یاد رکھین کہ وہ جو کہتے ہین وہ کرتے ہین انھون نے جھڑے بنوانے کو کہا تھا - اگر جھڑے بنوائیے تو مین چوک جاؤن اور اگر قیمت لینی ہو تو حاضر ہے - یہ پانچ سو روپے ہین -

ض - کہا کیا ہے نوابصاحب نے جو انکا حکم ہو کیا جائے -

خ - بس یہی کہا تھا کہ جو انکی رائے ہو وہ کرو -

ض - اچھا ہم اپنے نبوا لینگے - تم روپیہ ہی دیدو -
خ - لیجیے حاضر ہی - پانچ سو یہ گن لیجیے -
ماما - بڑے رئیس آدمی ہین نوابصاحب -
خ - رئیس - رئیس کیسے پوتڑون کے رئیس -
نازو - ہمارا بھی سلام کہدینا -
ض - اور انکے واسطے تو یہ اور ہمارے واسطے کیا لائے ہو
خ - جو کہدو - اب ہم جانتے ہین تم کسی دن گھر مین جاکے چوڑیان پہنادو اور برابر آتی جاتی رہو -
ض - جس روز کہو - جب لے چلو - چلی چلون -
خ - اور نازو کو اور انکو بھی لیتی چلنا -
ض - اسمین سے تم اپنا حصہ تو لے لو میان -
خ - اب اسکا آپکو اختیار ہی -
ماما - تم ہی تو لائے ہو - تم ہی کو اختیار ہی -
نازو - مگر قول کے پورے ہین - اللہ جانتا ہی -
ماما - چلم بھر لاؤن حقہ پئینگے آپ -
ض - نوابصاحب کو آج لے نہ آؤ - کہو رات کو بھیس بدل کے چپکے سے آجائین - آج نازو اور یہ دونون یہان ہی رہینگی -
خ - ہان! اچھا ضرور آئینگے -
ض - مگر اکیلے ہی آئین بھیڑ کو نہ ساتھ لائین -
خ - بس وہ اور مین اور ایک آدھ صاحب اور -
خدمتگار اٹھنے ہی کو تھا کہ پیرزن نے روک لیا کہا اسقدر جلد بازی - ابھی تو آئے ہو اور ابھی چلے جاتے ہو - بیٹھو ایک گلوری اور کھالو - خدمتگار نے کہا تمھارے ہان کوئی مرد بھی ہی ضعیفہ نے کہا ہمارے بہنوئی ہین - ایک لڑکا ہی وہ حیدرآباد مین ایک وکیل کے پاس نوکر ہی کچھ شُدبُد پڑھا لکھا بھی ہی اور یہ دو لڑکیان ہین - اسکا میان ہی - دوسرے تیسرے آتا ہی - یہی سب ہماری دولت ہی - خدمتگار نے کہا کہ حق تعالی اس دولت کو برقرار رکھے - اس سے بڑھکر اور کون دولت ہوگی - اب مین رخصت ہوتا ہون - ضعیفہ نے پھر روکا - انھون نے کہا نوابصاحب میرے منتظر ہونگے - ضعیفہ نے پچیس روپے دیکر کہا یہ تو لیتے جاؤ - خدمتگار نے پچیس روپے لیکر کہا بندگی - ہم تو تمھاری بڑھتی کے خواہان ہین جو تمکو زیادہ ملیگا تو ہمکو بھی ملیگا - اور جو تم ہی کو نہ ملیگا تو ہمکو کیا ملیگا - ماما نے کہا تم تو ماشاء اللہ سے خود سمجھدار ہو تمکو سکھانا جیسے لقمان کو سکھانا -
خ - تو اب ہم رخصت ہوتے ہین -
ض - امام ضامن کو سونپا خدا حافظ میان -
خ - آج رات کو نوابصاحب کو لے کر آؤنگا -
ض - بھلا آنے کو کہتے تھے - ایسا نہو نہ آئین -
خ - آئین اور بیچ کھیت آئین - نہ آنا کیا معنی - ہان اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہوجائے تو شاید نہ آئین -
ض - تم اپنا پیغام تو کہدو بیٹا -
نازو - اری قمرن وہ جو کہتی تھین کہو نا -
قمرن - (ق) یہ سردی کی فصل جاتی ہی - اور نوابصاحب نے ہمکو انار اور انگور بھی نہ بھیجے -
خ - (مسکراکر) آج ہی لو ابھی ابھی -
ق - اگر ہمارے کہنے پر بھیجا تو کیا -
خ - وہ تو سونا برسادینگے اس گھر پر -
ماما - ہان ہان میان کیون نہین رئیس ہین -
نازو - کتنی دور ہی نوابصاحب کا مکان یہان سے -
خ - تھوڑی ہی دور ہی کوئی دو پیسے ڈولی -

نازو - تو پھر ایک مدد ہم سب کو لے چلنا -

قمرن - (ہنسکر) موٹے دو پیسے ڈولی کہ ڈبل -

خ - نہین مدد وسا ہی - موٹے دو پیسے ڈولی -

خدمتگار پچیس روپے لیکر خوش خوش رخصت ہوا -

نوابصاحب چشم درراہ انتظار تھے ہر گھڑی خدمتگارون سے دریافت کرنے جاتے تھے کہ دیکھو بھئی حسین علی آیا - ازبس بیقرار تھے جب لوگون نے اطلاع دی کہ پیر و مرشد حسین علی آتا ہی پھاٹک کے پاس آگیا - حکم دیا کہ دوڑ کر آئے - حسین علی اپنی کوٹھری مین روپیہ رکھنے گئے - تو کوئی چھ خدمتگارون چپراسیون چوکیدارون کو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی لاؤ -

حسین علی صاحب تشریف لائے -

ن - کہو صاحب کام بنا کے آئے یا خدانخواستہ بگاڑ کے -

خ - بگڑنا درازحال حضور کو بلایا ہی -

ن - قریب آؤ - بلکہ علحدہ چلو - ہان کیا گفتگو ہوئی -

خ - روپے جو مین نے دیے تو بڑی خوش ہوئین سیکڑون دعائین دین سب کی سب خوش ہوگئین - اور دعائین دینے لگین -

ن - لاحول ولاقوۃ - اصل مطلب کی بات کہو - اک سو ہی دفعہ کہہ چکے کہ دعائین دین -

خ - حضور قمرن نے مجھ سے پوچھا کہ نوابصاحب آج آئینگے - نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے - ضرور آئین - نہین تو ہم بہت خفا ہونگے -

ن - لاحول ولاقوۃ - سن چکے سن چکے - ایک ایک بات کو ہزار ہزار بار کہتے ہو -

خ - مین وعدہ کر آیا ہون حضور کہ آج انکو لاؤنگا - ضرور چلیے گا -

ن - ہزار کام چھوڑ کر ہزار کام چھوڑ کر چلونگا -

خ - حضور کی ریاست کی بڑی تعریف کرتے تھے سب - اور قمرن نے کہا ہی کہ سردی کی فصل جاتی ہی ہمکو ولایتی انار اور انگور بھی بھیجدین -

ن - ابھی بھیجو - داروغہ صاحب ذرا یہان آؤ - پانچ روپے کے انار اور چار پٹاریان اور سیر سیر بھر کشمش پستے اور اخروٹ اور بیس عدد بڑے بڑے سیب منگواؤ اسی دم -

داروغہ - بہت اچھا - ابھی لین حضور - اسی دم -

ن - (خدمتگار سے) تو قمرن نام ہی - یہ کیسے - یہ نام تو بڑا پیارا ہی - اور نازو تو نئی قسم کا نام سننے مین آیا -

خ - وہ بھی تھین حضور - اسپر بھی حضور - عرض نہین کر سکتا - وہ بھی اچھی ہی اور (ڈرتے ہوئے) حضور قمرن کا تو پھر کیا کہنا ہی

ن - بیمثل ہی - پیدا ہی نہین ہوئی ایسی عورت -

خ - اب غلام میوہ لیکے پہونچا آئیگا -

نوابصاحب کو اسقدر خوشی ہوئی کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا - دن کاٹے کٹتا نہ تھا - دعا مانگتے تھے کہ یا خدا کہین جلد شام ہو تو اس مہ لقا کا دیدار نصیب ہو - اگر آج ناغہ ہوا تو جان پر بن آئیگی - اول تو بے دیکھے ہوے شب کو نیند نہ آئیگی ممکن نہین کہ نیند آئے - ادھر شام ہوئی ادھر جناب درگاہ روانہ کوے یار ہوے

داروغہ نے تھوڑے عرصے کے بعد عرض کیا کہ خداوند میوہ حاضر ہی - حکم ہوا کہ حسین علی کو بلواؤ - حسین علی سے فرمایا کہ یہ میوہ پہنچا دے آؤ - اور کہنا اور جو ضرورت ہو اس سے اطلاع دین -

حسین علی میوہ لیکر روانہ ہوا -

چوبدار نے عرض کیا پیر و مرشد آغا محمد اطہر صاحب تشریف لاتے ہین - نوابصاحب کوٹھی سے باہر آن کے استقبال کے لیے گئے - اور دیکھتے ہی کہا - ع

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے	می نمائی ہر دمی از منظرے

آغا - این بسم اللہ ہی اِس سے ہوتی ہی -

ن - بسم اللہ ہو اچاہے - رب یسّر - ع

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - بھائی صاحب رب یسّر نہین ہم تو تم بالخیر کی دعا مانگتے ہین

ن - خدا نے چاہا تو دو ہی چار روز ہین -

آغا - ہان - ارے یار مانتا ہون لے آیا راہ پر -

ن - واللہ مجھے اُس سے عشق ہی اور پورا عشق -

آغا - چیز ہی ایسی ہی وہ - عشق ہی کے قابل ہی -

ن - ایسی صورت کبھی پہلے دیکھی تھی - ؟

آغا - واللہ نہین دیکھی تھی - ہٹ دھرمی سے کیہ کہد و ن حق تو یون ہی - ع

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ن - اور اسی مہینے مین نکاح ہو تو سہی -

آغا - یار یہ خبط ہی - نکاح وکاح واہیات بات ہی - ہم اسکو ہرگز پسند نہین کرتے -

ن - مجھ سے بے نکاح کے رہا نہ جائیگا -

آغا - دور ہی دور کا عشق اچھا - نکاح کی صلاح ہم نہ دینگے اور کوئی دوست نکاح کی صلاح نہ دیگا -

ن - صلاح اور مشورے کی گنجایش اب کہان ہی -

آغا - نہین اسقدر جامے کے باہر نہ ہونا چاہیے -

ن - اسمین پند و نصایح سے کام نکلے یہ محال ہی - ع

این عشق نہ دانم از کجا خاست
کز ہر رگ و ریشہ ام بلا خاست

آغا - اگر اِس عشق کی یہی کیفیت رہی تو ــــ

ن - میان یہ اگر اور مگر کے کیا معنی -

آغا - بات انسان وہ کرے جسمین بدنامی نہو اور آبروریزی سے انسان بچے - اور اگر بدنامی ہوئی تو ہو تونکو ہنسنے کا موقع ملیگا -

ن - اچھا خیر پھر اب پھر اِس بارے مین گفتگو ہوگی - ع

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر ذرا اتنا تو بتلا دو کہ بتلائینگے کیا

خاک !!! -

اتنے مین ممن نے کہا حضور منشی مہراج بلی آئے ہین - کہا بسم اللہ - آئین - آئین -

ممن - حضور یہان باغ مین ٹہل رہے ہین -

مہراج - آداب عرض کرتا ہون جناب نواب صاحب -

ن - کورنش عرض ہی - تشریف لائیے حضرت -

مہراج - اخاہ آغا محمد اطہر صاحب بھی تشریف رکھتے ہین -

آغا - آپنے کچھ اور بھی سنا ہمارے نواب صاحب عاشق ہوے ہین -

ن - ہمارا عشق ازلی ہی - یہ ہوے ہین کیا معنی -

آغا - ازلی وزلی تو خیر صلاح ہی -

مہراج - وہی چوڑی والی نا -

آغا - اَیں - ا - آپ بھی سُن چکے ہین -

مہراج - سن چکا ہون صاحب دیکھ چکا ہون - اسمین شک نہین کہ پری ہی واللہ - از سر تا پا حور - حسن ہو تو ایسا ہو - ع

ہر مگر آپ کی شوخی تو غضب کی شوخی

نواب صاحب کو جو ملتا تھا انھین کا سا - خدائی خوار دادا دہ وبدکار - کوئی شخص ایسا نہ ملا جو عقل رہنمون سے کام لیتا یا انکو سیدھے دھرے پر لگانے کی کوشش کرتا ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسا رئیس زادہ اور پھر وہ شخص کہ جسکے مزاج مین آراستگی اور

صلاحیت ہو وہ ایک ادنیٰ چوڑی والی پر اسقدر لٹو ہو جائے
کہ سر بازار صدہا رئیسوں کے روبرو اُسکے پیچھے پیچھے جائے اور
اسپر بھی ستم یہ کہ اُسکے گھر پر جائے اس سے بڑھکر آوارگی اور کیا
ہوگی - بڑے شرم کی بات ہے - مگر انکی صحبت مین تو خیر سے
آدمی کا آوان بگڑا ہوا ہے -

مہراج بلی ان سب کے چچا - اُنکی حرکتین سب سے زیادہ بتبذل
نکلین - یہ اُس چوڑی والی کی گلی سے دن بھر مین کوئی چھ سات
بار نکلے مگر صرف دو بار دیکھا اور کھڑے ہوکر اُسکی ساس سے
گفتگو بھی کی -

آغا محمد اطہر بڑے مہذب اور شایستہ اور آراستہ خیالات
کے آدمی - بڑے زبان آور - فارسی زبان کے محقق - عربی
کے عالم تبحر - مگر یہ خود اُس چوڑی والی کی چھوکری پر لٹو تھے -
آغا محمد اطہر نے کہا کبھی مین بھی ایک بار اُدھر سے نکلا تھا
لیکن اسکو پایا نہین - ؎

آج وہ جلوہ فروز اپنے جو منظر مین نہین
تو چمک ذرہ بھی اس خسرو خاور مین نہین

مسخرہ کہ چپکے سے آنکے ایک گوشے مین خاموش کھڑا
ہو رہا تھا یون بول اُٹھا - ؎

تنبی آج جو سونی پڑا ہے
کل بھیج ایک رانڈ بیٹھے تھے

آئین! یہ کون بولا بھئی - دیکھا تو مسخرۃ الدولہ!!! بڑا قہقہہ پڑا
مگر اسکے معنی سمجھ مین نہ آئے - اسکی تشریح تو کیجیے -
کہا حضور قربان جاؤن یہ حیدرآباد کے فصحاؤن اور
بلغاؤن کی زبان ہے تفسیر اور شرح طلب ہے تفسیر روایت اسکی
یون ہے کہ حیدرآبادی شاعر صاحب نے ایک ذرا ایک کھڑکی مین
ایک عورت (رنڈی) بیٹھی دیکھی تھی - دوسرے روز وہان سناٹا تھا
تو شاعر نے یہ شعر موزون کیا - تنبی کھڑکی کو کہتے ہین - اور رانڈ
کے معنی (رنڈی) اب سمجھ مین آجائیگا اسیطرح آغا صاحب نے بھی
سناٹا ہی پایا - لہذا غلام نے عرض کیا - ؎

تنبی آج جو سونی پڑا ہے
کل بھیج ایک رانڈ بیٹھے تھے

ن - یہ بھیج کیا حضرت -
مسخرہ - بھیج کے معنی اپنی جگہ پر - یہین -
آغا - رانڈ کے بیچ بیٹھے تھے کسقدر موزون ہے -
ممن - بھیج بھی عجب لغت بلکہ لغا ہے -
ن - ایک رانڈ بیٹھے تھے - اسنے کیا مزہ دیا ہے -
مہراج - میری کچھ سمجھ مین نہین آتا -
ن - انکا بھی نام لکھ لیجیے -
آغا - لکھا ہوا ہے - اور کل حمقا کی فہرست مین سب سے اول لکھا ہوا ہے
کیونکہ اُنھون نے اول درجہ کا امتحان پاس کیا ہے -
ن - اجی ہمین سمجھنا مشکل ہے کون بات ہے -
مسخرہ - ہمارے حضور منشی مہراج بلی اللہ کی عنایت سے ان سے
بھی بڑھے ہوے ہین یک نشد دو شد -
ن - مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے - کہنے لگے رانڈ بیٹھے تھے -
کتنی عمدہ شاعری ہے - او سبحان اللہ -
وارد غہ - اور حضور سونی پڑا ہے - اس سے کیا کم ہے -
آغا - اور ہمکو سب سے بڑھکر لطف بھیج مین آتا ہے - واللہ کیا
نادر لغت ہے - سبحان اللہ - بھیج - !!! -
مسخرہ - یہ رانڈ بیٹھے تھے اور سونی پڑا ہے - اور بھیج سب سے
بڑھکر لطف منشی مہراج بلی کی سمجھ سے حاصل ہوا -

نواب صاحب کوئی شعر پڑھنے کو تھے کہ داروغہ صاحب نے کہا اخاہ آئیے حضور میان اختر برآمد ہوے - کہ اتنے مین منشی اختر صاحب تشریف لائے -

آداب بجالاتا ہون خداوند - اور صاحبون سے بھی علیک سلیک ہوئی - نوابصاحب کی جانب مخاطب ہوکر پوچھا - حضور کا مزاج تو اچھا رہا عرصہ دراز کے بعد زیارت ہوئی -

محمد عسکری ایک آہ سرد بھر کر بولے مزاج کی کچھ نہ پوچھو - من دیکھو یہ تخلیے کی صحبت ہی - خبردار کوئی بے اطلاع آنے نہ پائے اسکے بعد کل سرگذشت بیان کی - کہا کیا عرض کرون منشی اختر صاحب ایک قتالۂ عالم نے بسمل کر دیا - نواب رونق جنگ کے ہان گیا تھا اُنکی بیوی نے (سالی نے) ہمارے تئین اندر ایک ضرورت سے بلوا بھیجا - وہان ایک صورت ایسی دیکھی کہ جان نکل گئی - ؎

ای نو بہار سوچ مین ہون مین کہ کیا کرون
کس گل کو دون مشابہت اُس گلبدن کے ساتھ

وہان تو بات کرنے کا موقع نہ تھا - مخدرات اور خاتون کے سامنے چھیڑ چھاڑ کا کون محل تھا مگر جب وہ باہر نکلی تو مین بھی سایے کیطرح ساتھ ہولیا اور یہ شعر پڑھا - ؎

او جانے والے مُڑ کے ذرا دیکھ اس طرف
مانند سایہ ہم بھی ہین تیرے قدم کے ساتھ

اختر نے کہا پیر و مرشد کیا کوئی زن بازاری ہی - کہین کسی ماما یا مہری کی چھوکری پر تو حضور فریفتہ نہین ہو گئے - یہ باہر نکلی کا فقرہ کیسا فرمایا حضور نے - اسپر لوگ مسکرائے - مگر آغا محمد اطہر خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے -

نوابصاحب بولے بھئی عشق مین عقل کو کیا دخل ہی یہ سوال کیسا کیا تمنے - اختر نے کہا بجا ہی بندہ نواز عشق کو شعرا خرد دشمن کہتے ہین - ہان اچھا - پھر اگر باہر نکلتی ہی تو کیا مشکل بات ہی - نوابصاحب نے فرمایا بھئی مشکل اندر مشکل ست ایک تو اُسکا نکاح ہو گیا ہی - دوسرے بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ وہ اپنے میان کو چاہتی ہی اور یہان بے صبری ہی - ؎

تاب فرقت کی مرے جسم محقر مین نہین
صبر کا دخل کہین اِس دل مضطر مین نہین

بس یہی جی چاہتا ہی کہ وہ بغل مین بیٹھی ہو - اور اُس زلف عنبر بار کی خوشبو سے ہمارا دماغ ہردم معطر رہے اختر نے کہا خداوند پھر اب اسقدر تو بندہ ضرور دریافت کریگا کہ کون قوم ہی کہا چوڑی والی کی چھوکری دو بہنین ہین - دونون پری تمثال مگر چھٹکی تو واقعی ایک چیز ہی - ؎

نسرین بہ چمن برنہ دمد گر بدن این است
باغنچہ صبا دم نزند گر دہن این است
یک دیدہ جلا یافتہ از نکہت یوسف
صد دیدہ جلا یابد اگر پیرہن این است

اور بڑی بھی بُری کلان ہی - اُسکا نام ناز و ہی اور چھٹکی کا نام قمرن - یہ نام مجھے پہلے نہین معلوم تھا - کیا پیارا نام ہی - ناز و انوکھا نام سہی مگر کس پوچ کا نام ہی -

اختر نے کہا حضور اسکی سند نہین کہ حضور آپ ہی آپ دیکھ لین - اُنکو یہان بلوائیے اور کہلا بھیجیے کہ چوڑیان پہنانے کو بلایا ہی -

آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پر اسطرح سے نہین جاتی ہی - مگر ہان رونق جنگ کے ہان چلو وہان آجائیگی اُنکے مکان کے سامنے ہی تو مکان ہی -

اتنے مین میان حسین علی واپس آئے اور یون ہمکلام ہوے -

ح - حضور وہ کام کر آیا - سلام کہا ہی -

ن - خوش ہوے وہ لوگ - اور کیا باتین ہوئین -

ح - حضور پھر عرض کرونگا الگ چلیے -

ن - کہو بھی یہان کیا کوئی غیر ہی - کہڈالو -
آغا - ہم لوگون سے کس بات کا پردہ ہی صاحب -
داروغہ - بے تکلفی کے ساتھ کہو ڈرتے کیون ہو -
خ - حضور ایک رقعہ دیا ہی - حضور کے نام -
ن - لاؤ لاؤ - کیا پڑھی لکھی بھی ہین -
مسخرہ - جی ہان - یہ لیلاوتی اور دستور الصبیان اور انوار سہیلی انھین کی تصنیف ہی یا کسی اور کی - اب تھوڑے دن مین وہ لندن جاکے بارسٹری کا امتحان دینگی -

نواب صاحب نے رقعہ لے کر اُسکو کئی بار چوما اور کھول کر پڑھا تو نورٌ علیٰ نور -

"نواب صاحب - آددور - ڈوب حاقم رسلا مکر رہی ہی اور نواب صاحب کہالو مالکو د وادہی سکی اور جو کچھ ملو ہمی ہمس کو بھیج بھس سو وہ سب ہم ل سالے - عاحا لکو رہ رر ع کرکے لوم ہمسے ل ما - ام سحال اور لعر دل دوا بھحب س گی اور حسین علی آدس احمد حھال سگا -

تم رحو ری والی

کل حاضرین جلسہ منتظر تھے کہ خط پڑھین تو سنین - نواب صاحب نے خط پڑھکر آغا صاحب کو دیدیا -
آغا - اَیْن ! - ارے میان بالکل بے نقط -
داروغہ - حضور واقعی ایک نقطہ بھی قسم کو نہین ہی -
مسخرہ - تو یہ کہیے بالکل بے نقط سنائی ہین -
آغا - حضرت ہمسے ہرگز نہ پڑھا جائیگا -
ممن - لائیے غلام زور لگائے - شکست ہی -
آغا - شکست اور نستعلیق دونون سے الگ ہی رنگ ہی -
جھمن - ع - عاقلان پیروی نقط نہ کنند ٭

ن - غور کرو بھئی اور اسکا مطلب ہمین بتاؤ -

اختر نے القاب تو پڑھ دیا - نواب صاحب بہادر - نواب کی خرابی - نوواب - صاحب کی خرابی صاحب - اور یہ آددور تو اعلیٰ درجے کا کلمہ ہی - یعنی آؤ - اور دور مطلب یہ کہ بہ جا ڈب جا - یعنی اپنی آبرو ریزی کر - مگر آ - اور آگے پھر دور ہو - آگے کسی سے نہین چلتا - تم رسلا مکر رہی ہی - یہ کسی سے نہ پڑھا گیا - بہت غور کیا -

آغا - ہمسے واقعی یہ رقعہ نہ پڑھا جائیگا -
مسخرہ - کیا سنسکرت مین لکھا ہی حضرت -
آغا - حرف تو اُردو ہی کے سے ہین زبان خدا جانے -
مسخرہ - لائیے مین کسی مغلیے کابلی سے پڑھوا لاؤن -
آغا - کیا کابلی سنسکرت خوب پڑھے ہوتے ہین -
مسخرہ - جی نہین - خط بیشک پشتو مین لکھا ہوا ہی -
اختر - اہاہاہا - کیا پڑھا ہی - واللہ - تمرن سلام کررہی ہی - سچ کہیے گا -
ن - بھئی انعام کا کام کیا ہی واللہ -
آغا - خوب پڑھا - خوب ہی پڑھا - ذہین آدمی ہین -
ن - اب پورا خط میان اختر ہی پڑھ دینگے -
اختر - ادد نواب صاحب - اور نواب صاحب - آگے آیت -
راوی - سب نے ملکر زور لگایا مگر مطلب نہ حل ہوا آخرکار اختر ہی نے مطلب نکالا اور پورا رقعہ یون پڑھ دیا - اور نواب صاحب کی جان ومال کو دعا دیتی ہی گی - دعا کو دوا لکھا ہی - اور دیتی ہی کے بعد (گی) کیا خوب - خیر اور جو کچھ میوے تمنے ہمین (کو) بھیجے تھے سو وہ سب ہمنے پائے دہنے پائے) کی خرابی (ہم ن پیا اے) ای سبحان اللہ

آج شام کو ضرور ضرور کر کے تم ہمسے ملنا - امی جان اور نازو دعا بھیجتی ہینگی اور یہ حسین علی آدمی (آدمین) اچھا ہے گا - قمرن چوڑی والی

ن - کارے کردہ - اور کسی سے نہ پڑھا جاتا -

آغا - واہ صاحب کو - آج شام کو خوب ہی پڑھا -

اختر - اور ذرہ ذرہ عمر بھر کسی سے نہ حل ہوتا -

ممن - ام سبحان اور لعروں یہ کیا ہے حضور - یہ ابتک ہماری سمجھ مین نہ آیا -

اختر - ہنسے کیسے بچے - جی یہ امی جان اور نازو ہے -

ممن قہقہہ لگا کر - واہ رے بے تکے پن - حد کر دی -

ن - حسین علی سے دریافت کرو کہ یہ لکھوایا کس سے تھا -

منشی مہراج بلی صاحب نے کہ مشہور گول آدمی تھے اپنے عشق کے کا ذکر کیا کہ مین تو اسکی بڑی بہن نازو کے ناز و ادا کا عاشق زار ہون - نواب صاحب نے کہا خدا کرے کوئی شخص اس بڑھیا بیچاری پر بھی فریفتہ ہو جائے تو اچھی تگڈم ہو -

مسخرے نے کہا بھلا نازو کا سن کیا ہوگا - آغا صاحب نے جواب دیا یہی کوئی انیس بیس برس کا - پوچھا (اور منشی مہراج بلی صاحب کا سن کیا ہوگا) جوڑا اچھی ہے - مگر نازو ان بڑھو کیطرف مخاطب ہو کر یہ شعر ضرور پڑھا کرےگی - ع

کل وہ یہ بولی مجھ سے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین	مین ہون ہنسوڑ اور تو ہی مقطع میرا تیرا میل نہین

امیر سب کے سب بے اختیار ہنس پڑے - اور منشی مہراج بلی صاحب کو جھیپ گئے مگر مسکرا دیے -

میان اختر نے کہا حضور یہ ہنسوڑ اور مقطع ٹھیک نہیں یون ہونا چاہیے ذرا غور فرمائیے - ع

نازو یہ بولی انسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین

مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اس شعر نے وہ لطف دیا کہ پورے پندرہ منٹ تک سب کے سب لوٹن کبوتر بنے ہوئے تھے اور دیر تک قہقہہ رہا - اکثر حاضرین لوٹنے لگے - نواب صاحب نے کہا حضرت مزہ آگیا واللہ ایکبار پھر فرمائیے گا اختر نے شعر پھر پڑھا - ع

نازو یہ بولی انسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین	مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

ن - ارے کی جگہ اگر ابے ہو تو کیسا حضرت ؟ -

اختر - بہت خوب تسلیمات عرض ہے - جناب استاد خالی بیٹھے تو تھی مین اچھی اصلاح دی -

آغا - بلکہ - نازو یہ بولی ٹیپ لگا کر بیاہ ابے کچھ کھیل نہین چیتیائے بھی ذرا -

مسخرہ - پھر تو پورا شعر ہی نہ بدل دیا جائے - ع

جوتا لیکر نازو بولی بیاہ ابے کچھ کھیل نہین
دور ہو لنگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

یہ شعر اور سب شعروں سے بڑھ گیا - اسکے سنتے ہی وہ قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور منشی مہراج بلی جھیپ کے اٹھے اور جوتا پہن کر گھر جانے کا قصد کیا - مگر آغا محمد اطہر نے روک لیا اور کہا پہلے ان شعرا کو انعام دیتے جاؤ پھر جانے کا نام لو - یہ لوگ تو آپکی شان مین قصیدے موزون کرین اور آپ بے صلہ دیے ہوئے یون چلدین - ایسا ہرگز نہ ہونے کا بیٹھیے حضرت جانا چہ معنی دارد -

ممن - حضور مرزا دبیر صاحب مغفور کو خدا بخشے کیا بلیغ نکتہ پرور تھے مین تو انکو خاقانی اور فردوسی سب پر فضیلت و شرف سمجھتا ہون فرماتے ہین - ع

بجلی گرائی آگ لگائی رواں ہوئی	گرمی دکھائی خون مین نہائی رواں ہوئی
سو صف آئی کر کے صفائی رواں ہوئی	تن مین سمائی دلمین در آئی رواں ہوئی

یان تڑپی وان گری ادھر آئی ادھر گئی
اس چال مین وہ موت کو بھی مات کر گئی

اتنے مین میان جلو نے کہا پیر و مرشد آپ صاحبجان کو یقین نہ آئیگا جناب نانا صاحبجان مرحوم کا بند سناتا ہون - حضور بڑے شاعر تھے واللہ پھڑک جائیے گا

ممن نے کہا یہ صاحبان کے نفظ نے تو جان ڈالدی آپ کے اس سخنان مین - یار جے ہشوان ہو -

ہان بسم اللہ آپ اپنے نانا صاحبان کے کلام ہم سب دوستان کو سنائیے - جملو نے کہا - ؎

شہ گام اگر چلے کبھی یہ غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دار اسکندری

ہر ہر کی رہ رسنی ہے یہ جنگ اسکی سرسری
جان ہیکہ کون کہتا ہے یہ ہے فسونگری

آئینہ اسکے رخ مین جو دا اپنا در کرے
یہ آسمین اپنے سائے سے پہلے گذر کرے

ن - اور ہے یہ آپ ہی کے نانا کا کلام -

جملو - حضور انکے ہاتھ کی بیاض مین موجود ہے -

داروغہ - اور جو ہم منشی نولکشور کے چھاپے کی کتاب دکھادین تو کیا ہارتے ہو -

جملو - ناک ناک بدتے ہین - آجاؤ نا -

داروغہ - حضور - بدلی - مار دہاتھ پر ہاتھ - بس -

مگر ہین ناک اڑا دونگا - حضور گواہ ہین پیر و مرشد یہ بھی مرزا صاحب کا مرثیہ ہے - یہ داروغہ میر واجد علی صاحب کے ہان پڑھا تھا - بڑے معرکے کی مجلس تھی - ؎

گلگونہ شفق جو ملا حور صبح نے

اسکے کئی بند گھوڑے ہی کی تعریف مین مجھے یاد ہین - ؎

شیر ین ادا وہ رخش پریرو ہے زیور ان
گھوڑے کا دھیان لا جو رالب تو کہا

چلنے مین چھوڑ دیتا ہے یہ راہ آسمان
یعنی کہ تازیانے کی صورت ہے کہکشان

وہم بشر بھی آشنا نہین یہ غرب و شرق کا
دلسوز ہے ہوا کا ہوا خواہ برق کا

ن - اجی صاحب منشی نولکشور صاحب کے ایجنٹ کے نام خط لکھ کر مرثیہ مرزا دبیر منگوا لیجیے نہ -

داروغہ صاحب نے خط لکھا - کرم فرمائے مخلصان منشی نولکشور صاحب زاد لطفہ - بعد اشتیاق ملاقات آنکہ یک جلد مراثی حضرت مرزا دبیر صاحب مبرور مغفور ہر چہ تمامتر سرعت حامل رقعہ روانہ فرمایند - و در حساب یعنی کھاتہ حضور سرکار نامدار درج فرمایند محررہ بندہ احقر محمد ظہیر الدین داروغہ سرکار نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ -

آدمی کو حکم ہوا کہ منشی نولکشور صاحب کے چھاپے خانے دوڑ جاؤ اور کتاب جلد لاؤ - کوئی پون گھنٹہ کے عرصے مین کتاب آئی -

مرثیہ ہائے مرزا دبیر کے آتے ہی سب کے سب اٹھ کھڑے ہوے سب کی یہی خواہش تھی کہ ہمین دیکھین -

داروغہ صاحب نے کہا حضور غلام کو حکم ہو تو ایک منٹ مین وہ بند نکال دے - کہا بہتر - انھون نے اختر سے کہا کہ آپ مرثیہ کا مصرعہ اولی پڑھتے جائیے -

داروغہ صاحب نے کتاب نواب صاحب کے سامنے رکھدی پڑھتے ہین تو صفحہ ۹۰۳ - مین وہ بند موجود ہے -

شہ گام اگر چلے یہ کبھی غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دار اسکندری

آغا - اَیَن ! - ارے غضب اسقدر جھوٹ !!! -

ن - ارے بے شرم ذرا تو شرما - یہ بے شرمی -

ممن - جو اچھا کلام سنا اپنے باپ دادا کا کہدیا -

ن - یہ ۷ ، ۱۱ - بند ہین یہ کیونکر درج ہے - یہ مرزا دبیر صاحب کے مرثیون مین کہان سے آگیا -

مہراج - بس اب اس سے بڑھکر جھوٹ اور کیا ہوگا -

ن - اسکا نام جھوٹ نہین ہے - اسکو بحوڑاپن کہتے ہین -

جملو - جسکا جو جی چاہے کہے خدا سمجھے گا -

ن - یار تم کبھی نہ سمجھو گے - بڑے بے شرم ہو -
ثمن - بے شرمون کے قبلہ گاہ ہین بے شرم کیسے -
ن - ہائے کیا رباعی کہی ہے - واللہ قلم توڑ دیے - ف

بیکس کا ہے غم نالہ و فریاد کرو — اور دل کو ہر اک فکر سے آزاد کرو
اکبر کو اور اصغر کو کیا تم پہ فدا — شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

ثمن - ہائے ہائے - ع

شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

حضور زندہ کر گئے ماتم کو مرزا صاحب اور میر صاحب۔

جب جلسہ برخاست ہوا تو نوابصاحب نے حسین علی خدمتگار کو بلوایا اور خلیے مین پوچھا کہو کیا کیا باتین ہوئین -

حسین علی تو چاہتا تھا کہ نواب نامدار اسکے ذریعہ سے چوڑی والی کو روپیہ اور فرمائشین بھیجا کرین جیسے وہ ایک دفعہ پائے اور جب میوہ لیکر گئے تو نصف پہلے ہی سے یارون کا مال تھا اور کسی قدر چوڑی والی کی بڑھیا نے دبا - حسین علی کو یہ خوب معلوم تھا کہ نہ تو نوابصاحب پوچھینگے کہ سیب کتنے عدد تھے انار کس قدر تھے - چلغوزے تھے یا نہین تھے اور نہ چوڑی والی کہیگی کہ آپ کے یہان سے بیس سیب اور دو سیر انار اور سیر بھر پستے اور اسقدر وہ آیا تھا - لہذا آدھی رقم تو انھون نے پہلے ہی کھائی -

نوابصاحب سے کہا حضور تمرن بہت ہی خوش ہوئین مگر خداوند انار کے دانے کی کیا حقیقت انکے رخسارونکے سامنے ایک انار انھون نے تراشا تو مین نے خوب غور کر کے دیکھا کہ انار کا دانہ شرماتا تھا - نوابصاحب نے بہت خوش ہو کر کہا حسین علی ہو تو تم جاہل آدمی - پڑھے لکھے خاک نہین ہو - مگر تمھاری پرکھ کے ہم بھی قائل ہو گئے - ایسا جوبن ہمنے آجتک نہین دیکھا ہے

کیا خداداد حسن پایا ہے — آپ اللہ نے بنایا ہے

اور ناز و بھی بری نہین ہے مگر اس پری کے مقابل مین ناز و کیا پرستان کی پری بیٹھ جائے تو اسکی رنگت اسکے سامنے ماند ہو جائے - وہ حسن گلوسوز ہے - مگر ایسا نہو کہ یہ سب لے دے کے دھتا بتائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے اور ہم اس شعر کے مصداق ہو جائین ع

کیا بلا ہم کو تیری یاد رہا ہمین — رہے اتبک امیدواری مین

حسین علی نے کہا حضور وہ تو آپ تیار ہین اگر اسکے میان کو کچھ لے دے کے راضی کر لیجیے تو بات بنجائے اور یون بھی ممکن ہے - مگر عزت دار آدمی کو اپنا فضیحتا نکرنا چاہیے - مین پڑھا لکھا تو کچھ بھی نہین ہون - لیکن فقیر محمد خان کے یہان والد نوکر تھے اور ان کی صحبتین غلام کو یاد ہین - حضور بہت ہاتھ پانون بچا کے اس فعل کو کرنا چاہیے آیندہ حضور مالک ہین اور تابعدار نوکر اور غلام ہے -

نوابصاحب اس تقریر سے بہت خوش ہوے اور دل مین سوچنے لگے کہ وہ کونسی تدبیر ہے جس سے مطلب کا مطلب ہو اور بدنامی بھی نہو اور کسی پر راز بھی ظاہر نہو اور اسکا بھی پردہ فاش نہونے پائے - سوچے کہ اب آج سے کسی شخص سے اس کا ذکر نہ کرینگے - ہم اور حسین علی باہم مشورہ کر کے کل کام انجام دے لینگے اور کسی سے صلاح کی ضرورت نہین ہے -

اوچھے کے گھر تیتر

ڈھائی اور ڈھائی پانچ سونے گھن کے چہرہ شاہی روپے جو چوڑی والی کی بوڑھی مان نے پائے تو سمجھی کہ قارون کا خزانہ لگیا - کم ظرف عورت - منہارن چوڑی والی - پانچ سو روپے کا یکمشت پانا تھا کہ جامے سے باہر ہو گئی - ع

ہوا مین بھر کے یہ کم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہین

جب نواب صاحب کی خدمتگار روپے دے کر روانہ ہوا تو بوڑھی عورت نے قمرن اور ناز دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا بٹیا جو نگا گرے تو ایسا۔ دو چار روپے ملے تو کیا۔ کر دن کھاؤگی ایک ذرا سے چونگے مین پانچ سو کھنکھنانے لگے مگر ابھی اس سے اور لو۔ دونوں ہاتھوں سے ردلو۔ ابکی جو آئین تو قمرن تم خوب نکھر کے انکے سامنے آنا اور تقریر ہم تمکو سکھا دینگے اتنے مین قمرن کی خالہ زاد بہن آئی۔ آنکے چوڑی والی کی ماں کے پاس بیٹھی۔ اسکو ضبط کہاں۔ روپے کی تھیلی مین سے بیس روپے نکالے اور ماما کو دیکر کہا۔ جا اچھا سا گھی شاہ چھڑا کی گلی سے لا۔ مگر اس مارواڑی کی دکان سے لانا جو ہکلا کے بولتا ہی۔ اُسنے کہا کہ بیوی مجھ سے تو اتنی دور نہ جایا جائیگا مین تو راجہ کی بزار کے مارواڑ سے تلوائے لاتی ہون۔ اِسپر ضعیفہ بہت ہی بگڑی۔ روپے پھر تھیلی مین رکھے اور تھیلی کو ذرا زور سے تکیے کے نیچے رکھدیا تاکہ کھنکھناہٹ کی آواز دور تک جائے اور کہا سُن ماما ہم چوڑی والیان ہین بازار کی آنے جانیوالی اگر ماما نہو تو ہمارا کوئی کام رک نہین سکتا۔ ہمین اللہ نے روپیہ دیا ہی ہم ماما چھوچھو مغلانی پیشخدمت سب رکھ سکتے ہین نہین تو ہماری سیکڑون بہنین ایسی ہین جنکے یہان ماما نہین ہی۔ تو یہ نکتوڑے کسپر کرتی ہی۔ ارے مین نے خدا جانے کیا گناہ کیے تھے کہ تجھ ایسی ماما ملی۔ مین تو اس قابل ہون کہ وزیرون بادشاہون کے یہان ہوتی۔ فارسی شُدبُد مین پڑھی ہون۔ کامدانی بنانا مجھے آتا ہی۔ کاڑھنا مجھے آتا ہی۔ کوئی منہارن میرا مقابلہ کیا کر سکتی ہی بھلا فارسی پڑھی ہوئی کون ہی۔ اور روپیہ کی کمی نہین تھیلی کو کھنکھنا کر اب بھی اللہ کی عنایت سے ایک ہزار روپیہ دھرا ہی۔

قمرن کی خالہ زاد بہن کو حیرت ہوئی کہ یہ ایک ہزار روپے کی تھیلی اسکے پاس کہان سے آئی۔ اور بیس روپے کا یکمشت گھی منگواتی ہی یہ اِسقدر دولت کہان سے اِسنے پائی۔

جب وہ چلی گئی تو ایک شخص نے آکے دروازے پر آواز دی اور کہا کہ بیگم صاحب نے یاد کیا ہی۔ ضعیفہ نے اُسکو اندر بلا لیا اُسکے آتے ہی تھیلی نکالی۔ اور ماما کو آواز دے کر بلایا اور کہا ماما جی ذری لپک کے چلی جاؤ اور یہ بیس روپے ہین شاہ چھڑا کی گلی سے جاکے گھی لاؤ۔ مگر اچھا گھی لانا۔ ماما تو سکھائی پڑھائی تھی اُسنے کہا بیوی وہانتک جاتے جاتے تو ہم تھک جائینگے۔ ہمتو یہین راجہ کی بزار والے مارواڑی سے لیے لیتے ہین۔ ضعیفہ نے روپے تھیلی مین رکھ لیے اور تھیلی کو زور سے تکیے کے نیچے رکھا۔ یہ دوسرا مرتبہ تھا۔ اُس آدمی سے کہا آج تو میرے سر مین درد ہی بیگم صاحب سے کہدو کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہی تو ڈولی پر سوار ہوکر چلی آئین تو مین بنا دونگی آدمی نے جو یہ گرما گرم فقرہ سُنا تو آگ بھبھوکا ہوگیا اُسنے کہا کیا کہا بیگم صاحب اور یہان تشریف لائین۔ صحیح ہی اور ڈولی پر چڑھکے آئین تمھارے حواس مین فتور ہوگیا ہی جیو کی جورو۔ اور اب پچھلے دن معلوم ہوتے ہین تمھارے۔ پچھلی مت اسی کا نام ہی بیگم صاحب اور یہان آئین۔

ضعیفہ اسپر بہت بد دماغ اور برہم ہوئی اور کہا پچھلی مت تیرے ہوتون سوتون کی ہوے۔ چل دور ہو یہان سے۔

اتنا سننا تھا کہ وہ آگ ہوگیا۔ اُسنے کہا تو عورت ہی تیرے منھ کون لگے۔ کوئی مرد ہوتا تو اسوقت نکال کے جوتا اک بیس لگاتا اِسمین اُسمے کوئی پانچ چھ منٹ تک تکرار رہی آخر کار وہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک مہری آئی۔ آنکر کہا۔ ہم منشی کے گھر مین نوکر ہین تون جلکے چوریان پنہائے دیو۔

ضعیفہ نے پوچھا کون منشی اُسنے کہا۔ منشی ہم کا نادون داؤن یاد نہین ہی۔ بڑا منسی کہت ہین۔ بھلا سانا وہ منشی مہراج۔ دُون کا

مہراج بلی۔مہراج بلی۔

میان جنو کی بیوی یعنی چوڑی والی کی مان نے نازو سے کہا مجھے پیاس لگی ہی ایک سیب تو تراش کے دینا۔ وہ سیب تراشنے لگی تو کہا سیب مین دیر ہوگی ذری انار کا ٹکڑا دیدو۔ انار تراشا تو بولی اچھا چلغوزے لاؤ۔ چلغوزے لانے ہی کو تھی کہ پھر حکم بدلا کہا کشمش پستے لاؤ۔ اس او چھے پن صدقے اب مہری بیٹھی ہی مگر اُس سے کوئی مخاطب نہین ہوتا۔ پھر تھیلی نکالی اور تیس روپے دیکر پھر وہی پُرانی کہانی کہی اور ماما نے وہی جواب دیا وہ تو بندھی تُلی جوڑین تھی ہین۔ مہری نے کہدیا کہ ہمکو کسی کو اسوقت فرصت نہین ہی۔

مہری نے کہا بھئی چلی چلو بڑا اجر ورت کا کام ہی جو کہیدو نگے۔ ضعیفہ بولی دینے لینے کی بات نہین ہی مگر اتنی دور جا یا کس سے جائیگا۔ اُسنے کہا دور نہین نگیچ ہی۔ اور نہین کہو تو مین جاکے گاڑی کرایہ کر لاؤن۔

نازو نے کہا امی جان مین لیک کے ہو نہ اٗون۔ ضعیفہ نے اجازت دی کہ اچھا۔

مہری کے ساتھ بی نازو صاحب بصد ناز چلین تو راستے مین مہری نے مٹھارنا شروع کیا۔ وہ وہ سبز باغ دکھائے کہ نازو بھی جھانسے مین آگئی۔ کہا جان تم میرے ساتھ چلتی ہو وہ دل کے چالانک (چالاک) ہین اُنکا گھر والا اُڑا دینے والا آدمی ہی۔ اور مُپھت (مفت) دیتا ہی۔ اب تمکو دیکھینگے اگر صورت اچھی لگی اور تمھاری کوئی بات کھپ گئی تو بس جیب سے دو چار روپیا نکالے اور تم کا دے دیے۔ اب چلکے دیکھ ہی لیو۔

نازو دلمین دعا مانگنے لگی کہ اللہ کرے نوابصاحب کے سے ہون تو پھر لطف ہی۔ ادھر قمرن اُنکو لوٹے آدمر مین اُنسر کمل ڈالون۔

منشی مہراج بلی نے ایک مکان اسی غرض سے کرایے پر لیا تھا اور وہان محلے کی ایک مفلس غریب ادھیڑ عورت بٹھا دی تھی۔ جب نازو مکان مین داخل ہوئی تو اُس عورت کو چوڑیان پہنا ئین اور دام لیکر چلی تو منشی مہراج بلی صاحب نے باہر کے کمرے مین بلایا اور کہا بی نازو صاحب ادھر تو آئیے۔ مین منشی ہون۔ دربوابی کے وقت مین نوکر بھی تھا۔ مہری نے بات بنائی۔ نوابی مان اُمر (عمر) کا تھی تمھری۔ اس بچاری کا بن ناہک (ناحق) کا بناوٹ ہو۔

مہراج بلی سمجھ گئے اور سنبھل گئے ہنسکر کہا ہم بڑے ہنسوڑ ہین نازو مسکرائی اور بولی کہ کیون نہین حضور ہنستے ہی گھر بستے ہین۔

کہا نازو مین سچ کہتا ہون کہ مین بد وضع آدمی نہین ہون مگر حسن پرست ہون اچھی صورت دیکھی اور لٹو ہو گیا تم بھی اللہ کے فضل سے خوبصورت عورت ہو تم پر ہمارا دل آگیا ہی۔

نازو دل مین تو خوش ہوگئی کہ مار لیا۔ مگر ظاہر داری کے لیے کہنے لگی حضور مجھ بڑھیا پر بھلا کسی کا دل کاہے کو آنے لگا جوان ہوتی تو سب خریدار ہوتے۔

مہراج بلی ریشہ خطمی ہو گئے۔ نازو سے پوچھا کہ کھانے مین تم کو کون شی پسند ہی۔ اُسکی زبان سے بیساختہ نکل گیا چچینڈے۔

راوی۔ اہو ہو ہو۔ کیا کڑی فرمایش کی ہی۔

مہراج۔ چچینڈے!۔ اچھا چچینڈے کا بھرتا پکواکے بھیجینگے اور آج ہی شام کو۔

مہری۔ چچینڈے کا بھرتا ناہین۔ جو منشی کہو کا کچھ چیج (چیز) بھیجت ہی تو اچھی بھیجت ہی کہ بُری۔ انکا۔ ہم بتاے دیئی۔ انکا کلّا پکواے کے بھیجو۔

نازو۔ شیرمال اور کباب ہمکو بہت پسند ہین۔

مہراج۔ اچھا یہ بہتر ہی۔ علی بخشا سے پکوا کے بھیجونگا۔

نازو - اور ایک تھان گلبدن کا بھیجدینا -
مہراج - جان حاضر ہی ایک تھان پر کیا فرض ہی -
نازو - تو اب مین رخصت ہون آپ سے -
مہراج - ای ہی - یہ ستم - ذرا تو بیٹھو صاحب -
مہری - ای تو جلدی کاہیکی پڑی ہی بیٹھو نا -
مہراج - انکے واسطے گھر سے گلوریان بنوالاؤ جھٹ پٹ -
نازو - (کھڑی ہوکر) ہم یہان اکیلے نہ بیٹھینگے -
مہراج - واہ وا - ہم ایسے بھلے مانسون کا اعتبار نہین - !
نازو - آگ پھوس کا ساتھ کیا - میان - ہم بھی ماشاء اللہ سے جوان جہان - آپ بھی جوان - کوئی دیکھیگا تو کیا سمجھیگا - مین ہرگز نہ بیٹھونگی -
مہراج - یہان پرپرندہ پر تو مار نہین سکتا - مجال ہی -
نازو - مفت مفت کی رسوائی اور جگت ہنسائی -
مہراج - مہری تم جاؤ - بڑی بیٹھو ہر عورت ہو تم -
نازو - (مہری کا ہاتھ پکڑ کر) واہ کیا بھاگی تھین -
مہری - ارے بیٹھو - ہم ابہین آنت ہی - دیا - !!!
نازو نے مہری سے کہا دیکھو ابھی آنا دیر نہ لگانا - جب تنہائی ہوئی تو مہراج جی ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے اگر ایک بوسہ دے دو تو جلا لو تمنے مجھے قتل کر ڈالا -
نازو نے کہا ہوش کی دوا کرو مردوے بوسہ لینا کیا دل لگی ہی مزے مین آگئے -
مہراج - اچھا ایک بوسے کا جو کہو دیتے ہین نقد -
نازو - نقد نہین تو کیا ادھار - نو نقد نہ تیرہ ادھار سنا نہین تمنے -
مہراج - اچھا ایک روپیہ بوسہ دیتے ہین - کہو منظور -
نازو - گیہون منگواؤ اُس روپی کے بیس سیر -
مہراج - فی بوسہ ایک روپیہ تھوڑا ہوتا ہی - اور جو سو بوسے لینگے تو سو روپی ہو جائینگے -
نازو - اوئی ! سو بوسے ! - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چمایا کرونگی - الٰہی توبہ -
مہراج - ہائے کیا فقرہ کہا ہی - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی چموایا کرونگی - اس بھولے پن کے صدقے -
نازو - (اپنے دل مین مسکرا کر) ع

مجھ کو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

مہراج - اچھا کے بار منھ چموؤگی - بتادو بس -
نازو - پہلے جاکے منھ بنواؤ لالہ - چومنے چلے ہین -
مہراج - ہم لالہ نہین ہین - ہم تو جاٹ ہین -
نازو - جاٹ - ! - یا اللہ میرے اللہ - ارے یہ جبھی اسقدر کا اجڈ ہی - اللہ تم جاٹون سے بچائے -
مہراج - یہ کیون - تو ہم اُن اجڈ جاٹون کی طرح نہین ہین جو اَن پڑھ ہوتے ہین - مین عالم فاضل ہون -
نازو - بوسہ تو نہ لینے دونگی - ہان اگر بیس روپی بائین ہاتھ سے گن کے رکھدو تو اتنی بات پر راضی ہوجاؤنگی کہ دور سے ہاتھ سے گال چھولو اور اپنے ہاتھ کو چوم لو -
مہراج - اچھا یہی سہی - ہون راجی جسمین توری مرجی - اب کب تک ترسائے رکھیو جی -
راوی - اتنا اشارہ پانا تھا کہ مہراج جی نے بڑھکر ایک گال سہلایا - اور اپنی انگلیون کو چوم لیا -
مہراج - اس بوسے کا مزہ کوئی ہماری زبان سے پوچھے - ع

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے		اتنی ہمت تمھین خدا دے

نازو - اور وہ بیس روپی تو لائیے جاکے - پھر باتین بنائیے گا -

مہراج - اے ہے - تقاضا کرتی ہو - روپیہ ہاتھ کی میل ہے محبت عجیب شے ہے - ہوی -

نازو - خدا حافظ کہکر چلی ہی تھی کہ منشی مہراج بلی صاحب راستہ روک کر کھڑے ہو گئے - بس اتنی ہی سی بات پر خفا ہو گئین ناک بھون چڑھا کر چلین - مین تو تم کو آزماتا تھا - اسپر نازو مسکرائی - اور کھڑی ہو گئی -

منشی مہراج بلی بڑے فقرہ باز آدمی تھے وعدہ کر لینے کے حاتم مگر قول پورا اور وعدہ وفا کرنا سیکھا ہی نہ تھا -

نازو - اے اب ہمین دیر ہوتی ہے منشی صاحب -

مہراج - اچھا آج شب کو ہم آئینگے تو دینگے -

ن - السیٹھ کی لی نہ تمنے - بسم اللہ ہی غلط ہوئی -

مہراج - اچھا ایک بوسہ دیدو - ؎

بوسہ بمن دادی درنجیدۂ		بازستان گر نہ پسندیدۂ

نازو - بوسے کے بعد یہ دادی کیا کہا - دادی ! -

مہراج - بڑی شوخ ہو جی چاہتا ہے کاٹ کھاؤن -

نازو - این ! چلت دینے لگے لٹو ناگتا ہے کہ آدمی -

مہراج - تم اپنے دس روپے لوگی یا کسی کی جان -

نازو - این ! دس روپے ! یہ دس کیسے -

مہراج - دس روپے کا وعدہ تھا یا کچھ اور -

نازو - بڑے اٹھائی گیرے ہو تم - تھکے مکرنا کیا -

مہراج - ارے نکبخت آخر کیا وعدہ کیا تھا -

نازو - بیس روپے کہے تھے کہ دس نامکر ہوتے ہو -

مہراج - اچھا بیس ہی سہی - بیس لو پچیس لو - تیس لو -

الغرض منشی مہراج بلی نے بڑی حجت کے بعد ایک نوٹ بیس روپے کا دیا اور کہا اِس ایک نوٹ پر کیا فرض ہے جان تک حاضر ہے - نازو خوش ہو گئی - مہراج بلی نے چاہا کہ پھر ایک بوسے کا سوال کرین کہ وہ تیر کی طرح وہ یہ پہنچی اور قسمین دے کر کہ گئی کہ آج شام کو ضرور آنا -

اب سنئیے کہ اس عرصے مین اس ضعیفہ دیرینہ روز نے کم سے کم پچاس آدمیون کو وہ تھیلی دکھا کر مالداری کی لی - اور جب نازو بیس روپے لیکر آئی اور کل سرگذشت بیان کی تو اور بھی خوش ہوئی -

مسٹر فریزر تباہ حال
اور
قیام نینی تال

حضرات ناظرین - اِس قصہ کو چھوڑ کر ذرا فریزر صاحب کا حال سنئیے کہ انپر کیا گذری -

مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بڑے خوش تھے کہ نواب صاحب کے ساتھ جائینگے اور مفت کی سجی سجائی کوٹھی مین رہینگے - ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا - مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ لینے کے دینے پڑینگے - یہ وہی مثل ہوئی کہ گئے تھے نماز بخشانے روزے گلے پڑے - چھبے کا خیال کرتے ہی دو بے ہو گئے چوبے جی - کاٹھ گودام کے اسٹیشن پر پہونچے تو للہ مٹھو ملے جو اِس مثل کے مصداق تھے - نو دن چلے اڑھائی کوس اور گاڑیان سب کی سب پہلے ہی کرایہ ہو چکی تھین - انھون نے اسٹیشن ماسٹر سے کہا کہ ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے پہلے سے کوئی اہتمام نہین کیا تھا اب سردست یہان سواری کا کیا بندوبست کرین اسنے کہا نینی تال ایسے مقام ہین جب آئے پہلے سے کل امور کا بندوبست کر لے ورنہ بڑی دقت ہوتی ہے - انھون نے جواب دیا کہ ہم اکی دفعہ بڑا دھوکا اور حکمہ کھا گئے اب ایسا نہو نے پائیگا - ہم ایک ہندوستانی کے کہنے مین آ گئے بس ہمارے بڑے

ہمسے وعدہ کرلیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلیے گا مگر عین وقت پر ہمکو دغا دیا - اب ہم ہندوستانیونکے وعدے کو ہرگز ہرگز نہ مانینگے - اُنکے فعل اور قول کا ذرا اعتبار نہ کرنا چاہیے - خیر اب ہمارے لیے سواری کا کچھ بندوبست کیجیے - اُسنے کہا آپ ڈانڈی پر سوار ہو جائین تو بہتر ہی اس سے بہتر اور کوئی ترکیب نہین ہی - ان ٹٹوون پر آپ سے جایا نہ جائیگا اور کوئی آج سواری مل نہین سکتی -

فریزر صاحب نے کہا ڈانڈی تو میمون کے لیے ہی یا بیمار دن کے لیے - ہمکو ڈانڈی پر جاتے شرم آتی ہی -

اسٹیشن ماسٹر - تو اگر آپ ذرا تامل کیجیے - تو مین اپنے بھائی کا گھوڑا ابھی منگوا دون -

فریزر - بڑا احسان ہوگا - مین تامل کرونگا -

اسٹیشن ماسٹر - میرے بھائی کے گھوڑے رانی باغ کے ڈاک بنگلے مین ہین ابھی منگواتا ہون -

فریزر - اچھا تو مین یہان رفریشمنٹ روم مین ہون -

اسٹیشن ماسٹر - تو آپ تب تک اپنا اسباب تو روانہ کردین

راوی - صاحب نے کل اسباب اپنے نوکرون کی حفاظت مین قلیون پر روانہ کردیا -

فریزر - آپ سے ہمکو بڑی مدد ملی - ورنہ پریشان ہو جاتے -

اسٹیشن ماسٹر - آپ بڑے اطمینان سے جائیے گا تیز گھوڑے ہین

فریزر - ہم دونا تگنا کرایہ دینگے - مگر جلدی کرو -

اسٹیشن ماسٹر - گرایہ کیسا وہ تو گھر کے گھوڑے ہین -

فریزر - معاف کیجیے گا ہم سمجھے تھے گھر کے گھوڑے نہین -

دو گھنٹے کامل صاحب کو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین اُنھون نے کھانا کھایا اور جرعت ما اور دو پائنٹ (آدھسیر) پہاڑی بیر شراب کے خالی کیے - اور پہلے مگر گھوڑا نہ ٹٹو - دو گھنٹے کے بعد یا بو آیا یہ نہایت ہی بیچین تھے کہ اگر اندھیرا ہوگیا تو بڑا ستم ہوگا یابو جاندار تھا پہاڑی جانور اور تیز رو اسٹیشن ماسٹر نے آنکر کہا کہ چلیے یابو آگیا - صاحب نے یابو دیکھا تو بہت خوش ہوے

فریزر - آپکی مہربانی کا شکریہ ہم ادا نہین کرسکتے -

اسٹیشن ماسٹر - نہین کوئی مہربانی نہین - آپکا اڈرس کیا ہی

فریزر - (جیب سے کارڈ نکالکر) یہ موجود ہی -

اسٹیشن ماسٹر - (پڑھکر) آپ سولجین ہین - اب آپ سوار ہون

فریزر - ہم آپکی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہی -

اسٹیشن - اب جب آپ پلٹینگے تب ہم آپ سے ملینگے -

فریزر - بھلا ہم کب تک نینی تال پہونچ جائینگے -

اسٹیشن ماسٹر - اب (گھڑی دیکھکر) دو بج گئے ہین - آپ کوئی شام تک پہونچینگے - اور اگر کہین ٹھہرے نہین تو جلد پہونچ جائیے گا

فریزر - ہم کسی ڈاک بنگلے مین ضرور تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرینگے مگر زیادہ نہین فقط چاے پینے کے لیے -

اسٹیشن ماسٹر - تیز تیز جائیے جلد پہونچ جائیے گا -

فریزر - پہلا ڈاک بنگلہ رانی باغ - دوسرا - وہ -

اسٹیشن ماسٹر - مارٹن کا ڈاک بنگلہ - دو کوس ہی وہان سے -

فریزر - اور اُسکے بعد پھر بیر شراب یعنی بیرہوٹی ہی -

مسٹر فریزر صاحب اُس یابو پر سوار ہی ہونے کو تھے - کہ دو گھوڑے اُنکو نظر آئے - ایک سبزی گھوڑی خاص عربی - اور ایک سمند سیاہ زانو گھوڑا - سوچے کہ مین نے یہ سبزی گھوڑی تو کہین دیکھی ہی - مگر یاد نہین آتا کہ کہان دیکھی ہی - سائیس کو اشارے سے بلایا -

فریزر - یہ گھوڑا کس کا ہی کہان سے آیا ہی -

سائیس - (س) ہجور یہ گھوڑی لکھنؤ کے نواب کی ہی -

فریزر - کون نواب - نواب عالی قدر کا ہی -

س - ہجور ناؤن تو نہین آیا دہی - ہمکو -

فریزر - کوئی اسکے ساتھ آیا ہی کہ کھالی -

س - ہجور نواب نے ایک آدمی ساتھ کیا تھا مدادہ وہین رہگیا اور نواب بھی نہین آئے - اور ہم گھوڑے لیکے آ گئے -

فریزر - (دل مین) یہ محمد عسکری ہی کے گھوڑے ہین -

س - ہجور کو تو مین نے دیکھا ہی نکھلئو مین -

فریزر - ہمارے پاس بدھوا اور گھسیٹے اور جگنی اور سندر سائیس نوکر ہی اور آغا کو جمین ہی - تم شاید نواب عسکری کا نوکر ہی -

س - ہجور ناؤن آباد نہین رہتا - یہی ناؤن ہی -

فریزر - نواب کیون نہین آیا - کیا سبب ہوا -

س - ہجور ہمکو گھوڑے لیکے بھیجا پائیسن پر اور ایک آدمی ساتھ بھیجا - بس پھر کیا جانے کدھر چلا ہیے اور نوابصاحب نہین آئے

فریزر - پھر اب تم کیا کریگا - تم چلے نینی تال -

س - پھر جو ہجور کہین - نہ ہمارے پاس کھرچ نہ گھوڑے کے دانہ گھاس - ہم تو بڑی خرابی مان پڑ گئے -

فریزر - ہم خرچ دیگا اور دانہ گھاس کا دام -

س - ہجور نواب کو بھی لکھ بھیجین کہ گھوڑے یہان ہین -

فریزر - ہم آج ہی تار دیگا - وہان پہونچیگا -

س - ہجور کے یہان میرا بھائی بھی نوکر ہی گھسیٹے -

فریزر - کمیت گھوڑی پر ہی - تین برس سے ہی -

س - ہجور چھ روپے طلب بھی تو دیتے ہین اسکو -

فریزر - اچھا ہم اب اس گھوڑی ہی پر جائیگا -

اسٹیشن ماسٹر کو بلایا اور کہا ہمارے ایک دوست کے گھوڑے آ گئے - اب ہم آپ کے بابو کو شکریے کے ساتھ واپس کرتے ہین - اب ہم ان گھوڑون پر جائینگے -

اسٹیشن ماسٹر نے نوابصاحب کے سائیس سے دریافت کیا کہ گھوڑے کبھی پہاڑ پر چڑھے ہین -

سائیس نے کہا ہجور کرنیل کالم صاحب کی گھوڑی ہی اور چار برس سمل کے پہاڑ پر رہ چکی ہی - اور یہ گھوڑا ایک صاحب ہین گھوڑدوڑی انکے ساتھ نینیتال ہو آیا ہی -

اسٹیشن ماسٹر نے مسٹر فریزر صاحب سے کہا - بہتر ہی آپ جائین - سائیس نے کاٹھی اور لگام سے گھوڑی کو لیس کیا صاحب سوار ہوئے اور چلے بیر کی بھٹی کے پاس اترے اور ڈاک بنگلے مین جاکر ہوسکی اور سوڈا پیا - اور تین انڈے ہاف بوائیلڈ - اور ایک پیالہ چاء کا پیا - کسیقدر تھکے تھے آرام سے کرسی پر بیٹھ کر چرٹ پیتے ہوئے مسٹر جانسن مہتمم ڈاک بنگلہ سے باتین کرنے لگے -

فریزر - (ف) آپ کتنے دن سے ہندوستان مین رہتے ہین -

جانسن - (ج) مجھے صرف دو برس کے قریب ہوئے کہ لندن چھوڑا دو مہینے مصر مین قیام کیا تب سے نینی تال پر ہون -

ف - اس فصل مین تو اچھی بکری ہوتی ہوگی - یہان -

ج - جی ہان - خوب بکری ہو جاتی ہی اس فصل مین -

ف - ہندوستانیون کی خوبو سے تو آپ کم واقف ہونگے -

ج - مین نینی تال کے سوا اور کسی مقام سے واقف نہین ہون دو دو تین تین دن ادھر ادھر رہا ہون صرف -

ف - کون کون مقام آپ نے ابتک دیکھے ہین -

ج - کلکتہ مین ایک ہفتہ رہا - مدراس مین دو دن کشمیر مین ایک ہفتہ - بمبئی مین چار روز - کرانچی اور آگرہ اور بنارس اور لکھنو اور کانپور اور پونا اور شملہ اور دارجیلنگ اور لاہور اور امرتسر اور اندور اور جبلپور اور حیدرآباد اور پانڈے چری اور چندر نگر

اور میسور اور بریلی اور ٹرچناپلی اور آلہ آباد اور کٹک اور یہی اتنے شہر دیکھے۔

راوی - کیسے خوش ہوئے دو برس سے کم زمانے مین تمام ہندوستان کی سیر کرلی اب بتائیے کون مشہور مقام رہگیا - واہ - بہرحال ہم ہندیون کے کہ بانس بریلی مین تمام عمر رہے اور نینی تال کی صورت نہ دیکھی متھرا مین پیدا ہوئے اور متھرا ہی مین مرے وہین نال گڑی اور وہین لاش پھونکی گئی مگر تاج بیبی کا روضہ نہ دیکھا نہ دیکھا - جو دس قدم پر ہی - ہم پختہ مغز اور تجربہ کار ہون تو کیونکر - کجا کشمیر - اور کجا میسور - ٹرچناپولی کو دیکھیے اور لکھنؤ کو دیکھیے ان لوگون نے اس سیاحی کی بدولت فائدہ عظیم حاصل کیا اور ہم لوگ بھی کسقدر وضع کے پابند ہین کہ نواز گنج کے رہنے والے نرہی کے محلے سے نہین واقف اور نرہی والون نے نواز گنج کی صورت نہین دیکھی وضع کی پابندی کے یہ معنی ہین - ان دونون کا مکالمہ ذرا غور سے سنیے گا - لائق سننے کے ہی -

ف - ہمکو ہندوستانیون سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہی مگر ہمکو انکی افسوس ناک حالت پر سخت رنج ہوتا ہی انکی حالت واقعی قابل افسوس ہی - خدا جانے یہ کب ترقی کرینگے -

ج - انگریزی جہان زیادہ ہی وہان ترقی بھی زیادہ ہی - مثلاً کلکتہ - بمبئی - مدراس - حیدرآباد مین یہی چرچا ہی -

ف - ان لوگون کو بھی تہذیب سے پوری پوری واقفیت نہین ہوئی ہی - یہ بڑے افسوس کا مقام ہی -

ج - آپ یہان کہان تعینات ہین -

ف - مین صوبہ اودھ کا اسسٹنٹ کمشنر اور مہتمم خزانہ ہون مجھسے ایک رئیس نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اور آپ ساتھ چلینگے - اسی سبب سے مین نے اپنے قیام کا انتظام بھی نہین کیا کیونکہ انھون نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے ایک دوست کی کوٹھی ٹے چلے ہین اور وہ سج بھی دی گئی ہی - مگر چلنے کے وقت جب کہ ریل کے چھوٹنے کو کوئی آدھا گھنٹہ باقی رہا روپوش ہو رہے اور میرے ساتھ نہ آئے -

ج - ریل پر سوار ہوئے کہ گھر ہی مین چھپ رہے -

ف - کیا جانے کہان چھپ رہے - آدمیون نے مجھسے کہا کہ نوابصاحب نے بیوقت کھانا کھایا تھا تو سو رہے وہ اب نہ جائینگے -

ج - (مسکراکر) واہ کیا اچھا اور معقول عذر ہی -

ف - اب مین سوچتا ہون کہ مین اپنا کیا انتظام کرون -

ج - ہوٹل مین جگہ ملجائیگی مگر پہلے سے بندوبست کرنا اچھا تھا لیکن آپ تو انکے بھروسے پر رہے - انکو لازم تھا کہ کوٹھی کا بندوبست کر دیتے -

ف - گھوڑے یہان آگئے ہین یہ گھوڑی انھین کی ہی -

ج - یہان کیونکر آگئے - کیا پہلے سے بھیجے تھے -؟

ف - نوکرون کو حکم دیا کہ جاکے اسٹیشن پر گھوڑے روانہ کراؤ ہم وقت پر صاحب کے ساتھ آرہینگے -

ج - خود گھر مین رہے اور گھوڑے نینی تال پہونچے -

ف - (ہنسکر) اسی کا نام مرہٹی گھس گھس ہی -

ج - کیا شراب پیتے ہین - شرابی آدمی ہین -

ف - نہین ایک قطرہ نہین چھوتے - مگر ہندوستانیت -

ج - کیا سب ہندوستانیون کے یہان یہی حال ہی -

ف - عموماً سب ہندوستانیون کا یہی حال ہی - نہ بات کا خیال اور نہ قول کا خیال - کہین کچھ اور کرین کچھ احتیاط تو جانتے ہی نہین کہ کسکو کہتے ہین -

الغرض بعد اس گفتگو کے مسٹر فریزر صاحب روانہ ہوئے

اور شام کے وقت نینی تال مین داخل ہو پہلے کمایون ہوٹل کے نیجر سے ملے۔

ف - آپ کے ہوٹل مین ایک بورڈ کی جگہ ہوگی۔

نیجر (م) افسوس ہی کہ کوئی کمرا ابھی خالی نہین ہی۔

ف - اور کسی ہوٹل مین جگہ ملیگی آپ کے نزدیک۔

م - آجکل تو دقت سے جگہ ملیگی - البین ہوٹل جائیے - شاید وہان جگہ خالی ہو۔

ف - البین ہوٹل - اچھا یہ ہوٹل کس طرف ہی۔

م - سیدھے چلے جائیے - سائین بورڈ دیکھ لیجیے گا۔

فرزیر صاحب البین ہوٹل آئے نیجر سے ملاقات کی۔

ف - ایک بورڈ کی جگہ خالی ہوگی آپ کے ہان۔

م - افسوس ہی کہ آج ہم تین جنٹلمینون کو جو بالکل اجنبی ہین یہان نہ ٹکا سکے کئی دن سے مسافر اس کثرت سے بھرے ہین کہ نئے مسافرون کو جگہ نہین دے سکتے۔

ف - اور کوئی ہوٹل ایسا ہی جہان غالباً جگہ ملجائے۔

م - وہ سامنے پیرس کا ہوٹل ہی وہان جائیے۔

پیرس کے ہوٹل گئے تو ایک میم صاحب آئین انھون نے کہا بڑا افسوس ہی کہ ہم آج آپ کے واسطے کچھ نہین کر سکتے ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر ہین۔

انھون نے کہا ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے کسی ہوٹل مین جگہ نہین ملتی میم صاحب نے کہا کلن کے ہوٹل مین دیکھیے یہ وہان سے کلن کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے - اور کلن کا ہوٹل آسمان سے بھی اونچا - بعد خرابی بصرہ پہونچے تو وہان بھی کلن نے کہا حضور اتنی کثرت ہی کہ دو دو صاحب لوگ ایک ایک کمرے مین رہتے ہین اور باورچیخانہ تک خالی نہین ہی ایک گورا جو باجا بجاتا ہی - باورچیخانے مین اتر پڑا - اور خیمون مین کھانا پکتا ہی - البین ہوٹل گئے تھے آپ - کہا - ہو آیا - کمایون ہوٹل ہو آیا - آپ ہل صاحب کے ہوٹل جائیے یہان سے ہل صاحب کا ہوٹل پوچھتے ہوے چلے - وہان پہونچے خانسامان سے دریافت کیا - ہمارے ٹکنے کا ٹھکانا ہی - وہ کانون سے اونچا سنتا تھا انکا کہنا اسکی سمجھ مین نہ آیا -

اسنے استفسار کے طور پر دریافت کیا (ہان صاحب) ؟

یہ سمجھے کہتا ہی ہان جگہ خالی ہی - کہا صاحب کو سلام دو -

نیجر نے آنکے گڈ ایونِنگ کے بعد یہ مژدہ سنایا کہ ایک ہفتے سے ہمارے یہان تل رکھنے کی جگہ نہین ہی - بڑی کثرت مسافرون کی ہی کل بھی لوگ بھر گئے - پرسون بھی بھر گئے - جگہ ہی نہین ہی - آپ ڈاک بنگلے جائیے -

یہان سے ڈاک بنگلے نواب صاحب کو اپنے دل مین دعائین دیتے جاتے تھے - ڈاک بنگلے مین بھی ٹکا سا جواب ملا جل جلالہ اب سخت مصیبت مین مبتلا ہوے - سوچے کہ اب بغیر اسکے کہ حکومت کے ذریعہ سے آرام ملے اور کوئی وسیلہ کارگر نہ ہوگا ان کی حکومت وہان یعنی چہ نینی تال کے انسپکٹر کے پاس چلیے -

الغرض مسٹر فرزیر صاحب پوچھتے پوچھتے نینی تال کے سول افسر اعلی کی کوٹھی پر گئے - کارڈ بھیجا - تو صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو سول افسر نینی تال تھے - باہر نکل آئے اور مصافحے کے بعد یہ گفتگو ہوئی -

ف - اسوقت مین آپکے کسی کام مین تو حارج نہین ہوا -

کمشنر - (ک) مطلق نہین مین آپکی ملاقات سے خوش ہوا - جو کام میرے قابل ہو فرمائیے -

ف - میرے ٹکنے کا بندوبست کر دیجیے بس-

ک - اور آپ کیا آج ہی چلے آتے ہیں-

ف - کسی ہوٹل میں بھی مجھے جگہ نہیں ملی ایک ہندوستانی دوست کی بدولت مجھے یہ تکلیف ہوئی- خیر اسکا ذکر مفصل پھر کیا جائیگا کہیں بیٹھنے کا ٹھکانا ہو جائے-

ک - ہوٹل میں تو جگہ نہیں مل سکتی مگر آپ کو ایک کوٹھی دلوا سکتا ہوں اُسمیں دو جنٹلمین رہتے ہیں- اور آپ کی بھی گنجایش ہو جائیگی میں آپ کو چٹھی لکھے دیتا ہوں اور میرا آدمی آپکے ساتھ جائے گا-

ف - میں آپکا شکر گزار ہوا- بڑی پریشان ہے طبیعت-

صاحب سول افسر نے ایک چٹھی لکھی اور مسٹر فرنیر صاحب کو دی اور کہا کل شام کو مہربانی کرکے آپ کھانا میرے ہی ساتھ کھائیے گا اور میں پانچ بجے آپ سے ملونگا-

خط لیکر فرنیر صاحب رخصت ہوے صاحب کا چپراسی ساتھ تھا اُسنے کوٹھی میں جاکر مسٹر جیکب صاحب سے کہا کہ صاحب نے ایک صاحب کو بھیجا ہے جیکب صاحب باہر آئے-

جیکب - (ج) گڈ ایوننگ - کیا حکم ہے-

ف - چٹھی پاکٹ سے نکال کر دی-

ج - (پڑھکر) آئیے میں مکان دکھا دوں-

ف - مجھے بے دیکھے پسند ہے- ٹکنے کا ٹھکانا تو ہو کہیں-

ج - وِل - ہمیں تعجب ہے کہ آپ نے پہلے سے بندوبست نہ کیا-

ف - میں اِسکا مفصل حال آپ سے عرض کرونگا-

ج - تو آپ اپنا اسباب اُتروائیے-

ف - اسباب کا تو پتا ہی نہیں ہے-

ج - (آدمی کو بلاکر) بازار میں جاکر دیکھو صاحب کا اسباب کہاں ہے جلدی ڈھونڈھ کر لاؤ-

الغرض جیکب صاحب نے اُنکو ایک عمدہ جگہ دی- اور فرنیر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ اُنکا شکریہ ادا کیا-

دوسرے روز فرنیر صاحب اور جیکب صاحب سے جو گفتگو ہوئی تو فرنیر صاحب نے نواب محمد عسکری کی وعدہ خلافی اور بے اعتنائی کی بڑی شکایت کی اور کہا کہ اب ہم کو ہندوستانیوں کے قول کا عموماً اعتبار جاتا رہا- اِنکے سبب سے ہمکو سخت تکلیف اور پریشانی ہوئی-

شام کو اُس روز اتفاق سے موسلا دھار مینھ برسا اور صبح تک لگاتار برسا کیا جس مکان میں یہ ٹکے تھے اسکے دو کمرے بے مرمت تھے ایک وہ جسمیں اُنکا بڈروم تھا دوسرے وہ جو اُنکا ڈرائنگ روم تھا- کبھی ادھر سے مسہری اُٹھاکر اُدھر رکھی کبھی اُدھر سے ادھر پھر دوسرے کمرے میں گئے وہاں بھی خوب بھیگے-

رات بھر سخت پریشانی اور تکلیف میں رہے اور محمد عسکری کی جان و مال کو دعا دیتے گئے-

صبح کو مکان کی تلاش میں پھر سرگردان و حیران چلے-

نواب صاحب کا دَربار دُربار

نواب ہلال رکاب کے دربار دُربار میں مصاحبین کی خوش گپی اور فقرہ بازی ہوتے ہوتے چار بجے کے وقت نواب صاحب کو یاد آیا کہ معشوقہ قمر طلعت نے پیام بھیجا ہے- ہزار کام چھوڑ کر وہاں جانا ہے- اب تو سونے کے چھڑوں کی فرمایش بھی پوری کر دی- اب کیا کہنا ہے- پو بارہ ہے- مار لیا ہے- بالا جیت لینگے آج شام کو خوب مزے اُڑینگے-

اتنے میں مسخرہ جو کسی ضرورت سے گھر چلا گیا تھا دوڑتا اور ہانپتا ہوا آیا اور کہنے لگا حضور کچھ سُنا-

سب کے سب ہمہ تن گوش ہو کر منتظر تھے کہ سنین کیا امر
نادر الظہور واقع ہوا ہے مسخرے نے کہا خداوندا ایک شخص نے
مجھ سے کہا کہ لوہے کا پل بہگیا مین جو دوڑا ہوا گیا تو کیا دیکھتا
ہون کہ دریا کا دریا بھاگا چلا جاتا ہے۔
اِسپر مہراج بلی نے حیرت کے ساتھ کہا کیا؟ دریا بھاگا
جاتا ہے۔ اِسکے کیا معنی۔
مسخرے نے کہا حضور اِسکے معنی کیا۔ دریا بھاگ گیا کسی
بات پر خفا ہو گیا۔ بس بھاگ کھڑا ہوا دریا ہی تو ہے۔
مہراج بلی بولے بھئی ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ لوہے کا پل
بہگیا خیر بہگیا۔ مگر یہ دریا کا دوڑنا اور بھاگ جانا کیا معنی۔
مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی اس مذاق کو ذرا نہ سمجھے
اور لڑنے لگے۔ محمد عسکری نے اِنسے بڑی بحث کی کہ دریا کا بھاگ
جانا کیون جائے استعجاب ہے۔ اِسپر یون گفتگو ہونے لگی۔
نواب۔ منشی مہراج بلی کو بھی عقل سے دشمنی ہے۔
مسخرہ۔ اگلے وقتون کے لوگ ہین سیدھے سادے۔
جھمن۔ حضور سنا میان الماس پر زنا بالجبر کا مقدمہ دائر
ہوا ہے۔ نہین معلوم اِسکی اصلیت کیا ہے۔
نواب۔ میان الماس کون وہ خواجہ سرا یا کوئی اور۔
جھمن۔ جی ہان حضور سنا اللہ صعو سے بارسٹر بلوائے گئے ہین
نواب۔ ہزار روپے والا آدمی ہے صاحب لکھ پتی ہے۔
مہراج۔ میان الماس خواجہ سرا پر اور زنا کا مقدمہ غلط ہے
ہو نہین سکتا۔ کسی نے گپ اُڑا دی ہے۔
داروغہ۔ نہین صاحب گپ نہین ہے۔ مین تصدیق کرتا ہون
مہراج۔ میان خواجہ سرا پر اور یہ مقدمہ کتنے عقلمند ہو۔
راوی۔ عقل کا تو حضور ہی پر خاتمہ ہو گیا ہے بس۔

مہراج۔ ایسا ویسا ہو تو تمھارے چنگلے مین آجائے۔
راوی۔ ایکا سا گھاگ گرگ باران دیدہ اور چنگلے مین آجائے۔ ع

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

جھمن۔ عجب نہین کہ دور دور سے لوگ گواہی کے لیے بلوائے جائین
اور سنا ہے کہ اسمین بھاگ جھمن سنگھ کی بھی گواہی ہوگی۔
اختر۔ وہ تو کل مر گئے۔ اُنھون نے ہیضہ کیا خداوند۔
مسخرہ۔ کل مر گئے۔ کل کیونکر مر سکتے تھے بھلا۔
نواب۔ کیون کیا کوئی سرکلر جاری ہو گیا ہے کہ کل کوئی شخص
نہ مرنے پائے ہماری نظر سے نہین گذرا۔
مسخرہ۔ حضور کل بدھ کا دن تھا پھر بدھ اور جمعرات کے دن
بھی کوئی مرا ہے آجتک اور اب سرکار کے حکم سے ڈھنڈھورا پٹگیا ہے
کہ خبردار جمعرات اور بدھ کو کوئی نہ مرے۔ اور اگر معلوم ہو کہ کوئی
شخص مرنے والا ہے تو فوراً پولیس کا پہرا بٹھا دیا جائے۔
حسین علی خدمتگار نے چپکے سے عرض کیا حضور کو یاد ہوگا
کہ قمرن نے حضور کو بلایا ہے مین نے کہا یاد دلا دون۔
نواب صاحب نے کہا تم تو پاگل ہوا رے یہ بات بھی
بھلا کہین بھول سکتی ہے۔
مہراج بلی نے نوابصاحب سے اپنے اور نازو کے عشق کا حال
نہین کہا تھا اُدھر وہ اِس فکر مین کہ کہین شام ہو تو دیدار
نصیب ہو۔ ادھر یہ دعا مانگتے تھے کہ یا خدا آفتاب غروب اور
ماہتاب طلوع ہو تو چاند سا مکھڑا دیکھنے مین آئے۔
مہراج۔ اِسوقت نوابصاحب کسی فکر مین ہین شاید۔ واللہ
چہرے سے ثابت ہو رہا ہے۔ ع

رخ میری طرف نظر نہین اور | پاتے ہین کچھ انتظار کے طور

ن۔ میان کچھ پوچھو نہ بس عجب گو مگو ہے۔

ممن - حضور یہ کوچہ ہی ایسا ہی -

اختر - مگر ہمارے سرکار اس کوچے سے خوب واقف ہین - ؎

خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے	کوچۂ عشق کی راہین کوئی انسے پوچھے

داروغہ - خداوند یہ سب باتین ہین - خوشامد ہی -

مہراج - خوشامد کیسی سچ کہتے ہین میان اختر -

داروغہ - ہان سچ ہی ہوگا بندہ حجت نہ کریگا -

ن - یعنی اسمین آپکو شک ہی کہ ہم عشق کے کوچے سے واقف نہین ہین ہمسے بڑھکر کوئی دکھادو جب جانین - یہین تو بانی کار ہون اس فن کا

ممن - کوئی شک نہین خدا گواہ ہی کوئی شک نہین -

ن - ہم برسون اس فن کو سکھا سکتے ہین صاحب -

اختر - حق ہی - اس سے جو انکار کرے وہ احمق مطلق -

ممن - حضور یہ اللہ کی دین ہی جسکو چاہے دے -

اختر - کیا بات کہی ہی کیا بات پیدا کی ہی -

داروغہ - حضور اسی کوچہ کی ٹھوکرین ستم ڈھاتی ہین -

ن - ہان پھر اسمین کیا جاے گفتگو ہی - برا کوچہ ہی -

ممن - آگے بڑھکر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا خداوندا اسوقت ایک خبر سنی ہی واللہ اعلم سچ ہی کہ جھوٹ - مگر سنا شہر بھر مین مشہور ہو گئی ہی - لوگ کہتے ہین - برسون خواجہ آتش صاحب نے انتقال فرمایا -

مسخرہ - خواجہ آتش صاحب کا انتقال کرنا تو جائے استعجاب نہین ہی کیونکہ بوڑھے آدمی تھے کوئی پچیس چھبیس برس کا سن تھا اور نفس کے مرض مہلک مین مبتلا تھے مرگئے مرگئے انکو کہیے ابھی اٹھتی جوانی کم سن آدمی آج صبح کو باتین کرتے کرتے مر گئے

مہراج - کون کون یار یہ مرنے کی خبرین بری -

مسخرہ - اوہی نام لیجیے - توبہ بھولا جاتا ہون -

ممن - ہمنے خواجہ آتش کے مرنے کی خبر سنی تھی آپ کسکے مرنیکی خبر سنی علی التعبر کرم

مسخرہ - اور عین جوانی کی حالت مین -

این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

اختر - تو جناب نام تو فرمائیے - کون صاحب مرگئے -

مسخرہ - اجی یہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ -

مہراج - کون ! شیخ سعدی مرگئے !!! - کون شیخ سعدی -

مسخرہ شیخ سعدی بھی کئی تھے - کہنے لگے کون شیخ سعدی -

مہراج - گلستان والے شیخ سعدی - گلستان بوستان کے مصنف ؟

مسخرہ - جی - بیٹھے بیٹھے باتین کرتے کرتے دم ٹوٹ گیا -

مہراج - آج شیخ سعدی مرے - یہ آج کیونکر مر سکتے تھے -

مسخرہ - بجا - کیا آج کسی کو مرنے کا حکم نہین ہی -

ممن - ہی جی ڈھنڈھورا پٹگیا ہی کہ آج کوئی مرے تو اسکو پھانسی دیجائے -

اسیر قہقہہ پڑا - مگر مہراج بلی صاحب کو شیخ سعدی کے مرنے اور اس حکم کے سننے سے بڑی حیرت ہوئی -

مہراج - یعنی ہماری سمجھ مین آج کی گفتگو نہین آتی شیخ سعدی نے آج انتقال کیا اسکے کیا معنی - اور یہ ڈھنڈھورا پٹیا گیا کہ کوئی مرنے نہ پاوے اور جو کسی کا دم نکلجائے -

مسخرہ - تو کیا - فوراً پھانسی ہوگی - حکم حاکم مرگ مفاجات - مرکیونکر سکتا ہی کوئی - گورنمنٹ کے حکم کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہی

مہراج - تو موت سے بھی گورنمنٹ لڑ سکتی ہی بھلا - ؟

مسخرہ - موت کے باپ سے لڑ سکتی ہی گورنمنٹ ہی کہ کھلونا -

ممن - شیخ سعدی کے مرنے کا ہمین بڑا رنج ہوا -

ن - انا للہ وانا الیہ راجعون - ؎

ز جام مرگ مگر کل من علیہا فان	ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید

ممن - کیون حضور جو لوگ کہا کرتے ہین کہ انسان فانی ہی اور ہوا ایک دن سب کو آنی ہی کیا یہ صحیح ہی کیا سب کے سب مر جائینگے اس دنیا کو خالی کر جائینگے

اختر - اجی سناکرو یہ سب گپین ہین موت کی ایسی تیسی -

مہراج - یہ کہین نہین ہین کہین گپ کے بھروسے بھی نہ رہنا -
ن - تو شہر بھر کے آدمی آپ کے نزدیک مر جائینگے -
مہراج - (مسکراکر) تم لوگ واللہ جاہل سے بدتر ہو -
نواب - ارے تو ظالم تو تو کہتا ہی کہ سب کے سب مرجائینگے -
مہراج - کتنے سیدھے اور پاگل ہو - مرجائینگے نہین تو کہان جائینگے - آپ ابھی تک موت کے قائل ہی نہین ہین ماشاء اللہ
اختر - موت تو لوگون کو آتی ہی اور آتی رہیگی - مگر آپ تو ایک سرے سے تمام دنیا کو مارے ڈالتے ہین -
مہراج - افسوس کا مقام ہی واللہ یہ غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہی ایک متنفس ایسا نہین ہی جو بچ جائیگا -
نواب - آپکی ایسی تیسی آپ خود مرجائینگے -
مہراج - اور آپ کیا بچ جائینگے - بجا - یہ شہر والے اور داروغہ اور میان ممن آپکو موت سے بچا لینگے یہ خیال دل سے دور رکھیے حضور -
ن - موت موت واہیات ہلڑ مچا دیا ہی -
مہراج - اچھا جب آئیگی تو قدر عافیت معلوم ہو جائیگی مو برحق ہی ایک دن مرنا ہی ضرور
اختر نے ممن کے کان مین کہا سچ کہنا اتنا بڑا گھا بھی نہین دیکھا ہی - آپ اڑ رہے ہین کہ انسان ضرور فانی ہی اور حجت کر رہے ہین کہ دنیا کے سب آدمی مرینگے - اس عقل کے صدقے -
ممن - فرمائشی پاگل ہی لاکھون مین ایک -
اختر - پوچھیے یہ کون نہین جانتا کہ آدمی فانی ہی -
ممن - اور شیخ سعدی کے مرنے پر کیا چونکے ہین -
اختر - جی ہان بہت حیران تھے کہ یہ کیا ہوا -
ممن - جسوقت عقل تقسیم ہوتی تھی یہ غیر حاضر تھے -
اختر - منزلون انکا پتا نہ تھا بالکل گول آدمی -
مسخرہ - حضور ایک شعر مجھ کو یاد ہی امانت نے کہا ہی - ع

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند　|　تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

مہراج - یہ امانت کا کلام ہی سبحان اللہ امانت کا کلام نہین ہی سعدی نے کہا ہی
داروغہ - جی ہان یہ تو گلستان مین موجود ہی جناب -
مہراج - کہتا کیا ہون - امانت کی تو اندر سبھا ہی -
مسخرہ - اندر سبھا ہی کا تو شعر ہی یہ - سبز پری کے بیان مین -
مہراج - کچھ پاگل ہو گئے ہو -

ہمہ از بہر تو سر گشتہ و فرمانبردار　|　شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ن - ہان ہان یہ گلستان کا شعر ہی ہمنے پڑھا ہی -
مسخرہ - تو شیخ سعدی فارسی کیا جانین وہ تو اردو گو تھے -
ن - ہان یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے یہ بات مانی -
مہراج - شیخ سعدی فارسی نہین جانتے تھے - آپ پاگل ہین ان سے بڑھکر شیراز مین کوئی پیدا نہین ہوا -
مسخرہ - بھلا مادھو رام کے برابر تھے یا کم و بیش -
یہ خوش گپی ہو رہی تھی کہ نواب صاحب نے حکم دیا کہ فٹن تیار ہو اور حاضرین سے کہا ایک صاحب کی ملاقات کو جاتا ہون معاف فرمائیے -

دیدار یار کی تیاریان

نمرن چوڑی والی کی مادر دیرینہ روز نے اپنی طرار اور یاقوت رخسار دخت گلعذار کو یہ پٹی پڑھائی کہ آج جو نواب صاحب آئین تو انکو رنگنا چاہیے - چھوکری نے کہا امی جان رنگنا کیا معنی - ہولی نہ نوروز نہ ہندوون کا تہوار نہ مسلمانون کا اگر ہولی ہوتی تو باجی سے کہتی کہ منشی مہراج بلی سے بھگوی کھیلین اور اچھی خاصی رقم اینٹھین نوروز ہوتا تو ہم نواب رنگتے ہولی نہ نوروز یہ رنگنا کیا معنی ضعیفہ نے مسکرا کر جواب دیا بیٹا تم ان باتون کو کیا جانو ابھی ماشاء اللہ سے جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش رنگنے کے معنی یہ کہ نواب کو اس ڈھرے پر لاؤ کہ شراب پین -
نمرن یہ فقرہ سنکر از بس متحیر ہوئی کہا کیا مسلمان بھی کالا پانی پیتے ہین

جرس کے دم تو لگاتے دیکھا ہی مگر یہ ہمنے آجتک نہین سنا کہ مسلمان دو کالا پانی پیین
زن پیر نے کہا بابا۔ تماش بینی مین انسان کو سبھی پاپڑ بیلنے ہوتے
ہین۔ شراب کی کیا حقیقت ہی آدمی تنکے چننے لگتا ہی۔ تم اُن سے
یہ کہنا کہ جبتک شراب نہ ہوگے ہم ایک نہ مانینگے۔ گلے مین ہاتھ
ڈال کے بھولے پن کے ساتھ کہنا۔ دیکھو سیجتے ہین یا نہین۔ مگر
بہت اصرار نہ کرنا۔ وہ بات کرنی چاہیے کہ دوسرے کو ناگوار
نہ گذرے اک خوبصورتی کے ساتھ۔ اگر تمھارے کہنے سے پی لین
تو بس سمجھ لو کہ بس مین آ گئے۔

نازو کو بھی یہی ہدایت ہوئی کہ تمھارے منشی مہراج بلی جو آج
آئین تو انکو شراب پلانے کی کوشش کرنا۔

ان دونون بہنون نے کہا امی جان اگر وہ دونون اس بات پر
راضی ہو جائین کہ ہم شراب پینگے تو شراب کہان سے آئیگی۔ اور
اگر آ بھی گئی تو ہم تو جانتے بھی نہین کہ شراب کیسے کہتے ہین جو
اُنھون نے ہمسے کہا کہ تم بھی پیو اور ہمارا ساتھ دو تو ہم پھر کیا
کرینگے۔ ذرا ذرا سی پی لین۔ نشہ نہ ہونے پائے۔

حضرات ناظرین اس بوڑھی شتہ سے خدا بچائے بہلانے پھسلانے
اور لوٹنے اور بلبلانے کی سیکڑون تدبیرین یاد ہین۔ اوس کے پھندے
مین انسان پھنسا اور گیا گذرا۔ بچ ہی نہین سکتا کسی صورت سے
نہین بچ سکتا۔ یہ وہ کالی ناگن ہی جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین
سونگھ لے تو زہر معا رگ رگ مین پیوست ہو جائے جوانی مین
اپنے صدہا گھر کھائے اور بڑی بیگارہ۔ مگر بہت عرصے سے چھٹی
ہوئی تھی۔ اسکی لڑکیون کو نہین معلوم تھا کہ یہ شراب پیتی ہین
مطلب اسکا یہ تھا کہ اگر نواب صاحب اس دھترے پر آ جائینگے تو
پھر ہزارون روپے لوٹونگی نشے مین دس کی جگہ بیس دے نکلینگے
ایک تو عشق کا نشہ ہی کیا کم ہی اُسپر طرہ شراب بس پھر کیا ہی۔

نازو نے کہا امی جان یہ در دفعہ پر رکھو۔ ایکی ایکا شراب کی فرمایش
کو بیٹھنا ٹھیک نہین ہی۔ پہلے ایکدن ہم اور قمرن گھر پر پی لین ذرا ذری
عادت ہو جائے تو پھر دونون کو رنگنا کتنی بڑی بات ہی۔

قمرن بولی نا باجی جان ہم تو اس موئی شراب کو ہاتھ سے نہ چھوئینگے
پرسون ہماری سسرال کیطرف سے پانچ چھ آدمی جاتے تھے اور
دھوبی تھے شاید اسقدر کی پیے ہوے کہ اپنے آپے مین نہ تھے
اور مار پیٹ کرنے لگے۔ دو تین مرتبہ گر گر پڑے ہوش ٹھکانے
نہین تھے آپس مین وہ گالی گلوج کرین کہ اللہ کی پناہ۔
بہت سے لوگ جمع ہو گئے ایک کی ناک سے خون بہنے لگا اتنے
مین پولیس کے لوگ آ گئے اور ایک تلنگے نے انکو گرفتار کر لیا
پھر کیا جانے اُنکا کیا حشر ہوا۔ مگر بڑی بُری چیز ہی تم چاہے
پیو باجی ہم چھونے کے بھی نہین بیٹھے بٹھائے ہوش سے
بیہوش ہو جانا کس نے بتایا ہی۔

جُھنّو کی جورو یعنی وہ ضعیفہ بولی کہ بٹیا جتنا جو کہا کرین وہ کیا کرو
انا کہ تم بڑی عقلمند ہو مگر ہمارا سا تجربہ کہان سے لاؤگی جو تم سے
کہین بس وہ کرو۔ بات کی بات مین پانچ سو روپے کھا لیے کہ نہین
کمائیے اب جا کے ذرا خوب بناؤ چناؤ کر کے آؤ۔ مگر وہی جو ہمنے
کہا ہی ذرا چلبلی دکھائی اور کھٹ سے الگ۔

نازو۔ اور مہراج بلی جی تو آئینگے آج۔

ضعیفہ (مرض) اُنکو الگ ٹہلائینگے نہ اُنکو الگ۔

قمرن۔ تو ہم نواب صاحب سے مہراج بلی کا ذکر نہ کرین۔

کیون امی جان۔

ضف۔ نہین نہین ہرگز ہرگز ذکر نہ آنے پائے۔

نازو۔ اُسکی باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ پاگل ہی۔

قمرن۔ بیس روپے کھٹ سے نکال کے دے دیے اور پھر بھی

بیچارہ پاگل ہی -؟

نازو - اللہ جانتا ہی ہمین تو گول آدمی معلوم ہوتا ہی -

ض - اب ہم آج دیکھین تو معلوم ہو جائے کہ کیسا آدمی ہی -

بس ہمارے دیکھنے کی دیر ہی -

نازو - دیکھ ہی لوگی امی جان - ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

قمرن - شکل وصورت کیسی ہی - نواب کے سن ہین با -

نازو - ای نہین کالا کوا منگل کے رزر -

قمرن - تم باجی انکے منھ پر یہ نہین کہ دینا - ای ہان - سمجھے

نازو - منھ پر تو کہونگی کہ ہمین تمھارا انکا رنگ پسند ہی - اور سمجھے

ہین کہ مین بارہ ہی برس کا ہون - اور خدا جھوٹ نہ بلائے تو

بابا آدم کی عمر کے ہونگے خضاب لگاتے ہین -

قمرن - نواب تو ابھی جوان آدمی ہین - ماشاء اللہ سے اور

صورت بھی اچھی ہی -

ض - بوڑھے کا جب دل آتا ہی تو جوانون سے زیادہ نکلتا ہی

دل آنا شریط (شرط) ہی -

اب سنیے کہ ادھر تو چنو کی جورو اپنی نو خیز بیٹی کو عشقبازی

کی گھاتین سکھاتی تھی ادھر نواب صاحب نے حسین علی

کو بلا کر یون تقریر شروع کی -

ن - تو اب ہم چلین - انھون نے بلایا ہی - ؟

ح - حضور ضرور کر کے چلیے - تاکید کر دی ہی -

ن - اچھا تو اب کی بجے ہونگے اسوقت -

ح - پہرے پر کون ہی - اب کی بجے ہین -

پہرے والا - ساڑھے پانچ بجے ہین - چھ کا عمل ہی -

ن - چھ کا عمل ہی خیر آدھے گھنٹے کی کسر ہی -

ح - حضور پورے ایک گھنٹہ کے اندر ہی ہین چلیے -

ن - اچھا جمال الدین کو بلاؤ یہ ایک گھنٹہ کاٹے نہین کٹتا -

حکم دو کچھ سنائین -

حسین علی نے میان جملو کو آواز دی اور میان جملو نے آنکر

ایک غزل چھیڑی -

گانے کی آواز سنکر ممن اور جھمن اور اختر اور داروغہ سب جمع ہو گئے

ن - مین تو مہراج بلی کے ٹہلنے کو اٹھا تھا -

ممن - غلام پہلے ہی سمجھ گیا تھا حضور -

اختر - اب کیا ہملوگ اتنا بھی نہین سمجھتے -

ممن - مگر وہ بھی جب آنکر بیٹھتے ہین تو جم ہی جاتے ہین -

اختر - بس انکی تو ترکیب یہ ہی کہ مکان کا قبالہ حوالہ کر دے -

جھمن - حضور اب اسوقت کہان کی تیاریان ہین -

ن - تمکو اس غرض سے کیا بحث ہی -

جھمن - خداوند - وضان (وضع) کے خلاف کوئی امر نہو سکا

خیال رکھنا ضرور ہی -

ممن - یہ وضان کیا خوب -

ن - جی ہان وضع نہ کہینگے - وضان -

داروغہ - حضور بہتر تو یہ ہی کہ اسکو یہان ہی بلوائیے -

ن - ارے بھئی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

جھمن - حضور کا خدا نے بہت بڑا رتبہ کیا ہی وہان جانا

ذرا —— مگر ہان شام کے بعد جائیے تو مضائقہ نہارد -

داروغہ - اجی حضور خدا اللہ کے فضل سے سمجھدار ہین - مگر

دل کا آنا بھی کیا برا ہوتا ہی - اور لطف تو جب آتا ہی کہ - ع

دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

ح (حسین علی) - سرکار چھٹکی تو حضور کے نام پر عاشق ہی -

کہتی ہی کہ مجھے ایک نظر کوئی ایسا دکھا تو دو- ایک دفعہ جو حضور کو آنکھ بھر کے دیکھا تو بھڑک اٹھی- مگر خداوند غلام انعام بھرپور لیگا- یہ حضور یاد رکھین انعام خاطر خواہ خانہ زاد لیگا-

ن- حسین علی ہم تمکو مالامال کردینگے-

ح- حضور مالک ہین- میرے آقا-

ن- مگر سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے-

ح- حضور سب معاملہ لیس ہی خداوند-

ن- قمرن ہائے قمرن- پری ہی واللہ-

ح- حضور اسمین کوئی شک بھی کرسکتا ہی-

ن- جمال- جلال- حسن- آب وتاب- پری کی کیا اصل وحقیقت ہی-

ح- اور حضور پر اُسکا دل بھی آیا ہی-

ن- کیا وہ بھی ہم پر جان دیتی ہین-

ح- آئین! یہ حضور کو معلوم ہی نہین ہی-

ن- بھئی اب مجھے کیونکر معلوم ہو بھلا-

ح- لے حضور پھر اب تشریف لیچلین-

ن- بہتر- مگر واللہ ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ وہ سب کی سب ہم پر عاشق ہوگئی ہین-

ح- خداوند چھٹکی تو جان دیتی ہی-

ن- شکر ہی- یہ بھی خدا کی شان ہی کہ ہم پر ایسی ایسی پریان عاشق ہون-

ح- حضور یہ نہ کہین- چوک مین وہ کون ایسی ہی جو حضور پر جان نہین دیتی-

ن- ارے میان ہم تو اپنے تئین سب سے بدتر سمجھتے ہین- یہ اُن لوگون کی مہربانی ہی- ورنہ ہم تو سب سے بُرے ہین-

تھوڑی دیر کے بعد نوابصاحب میان حسین علی کو ہمراہ لیکر اپنی معشوقہ گلعذار کے پریخانہ کی طرف چلے-

معشوقہ شمع قد کی ہم آغوشی

اب تھہری انتظار ساقی | دے بادۂ خوشگوار ساقی
آتی ہین جمائیان برابر | بھاری ہی خمار سے مراسر
دے بادہ کہ روح کو ہو راحت | اللہ رکھے تجھے سلامت

اے پیر مغان ترا بھلا ہو
تو ردے زمین کا بادشاہ ہو

ادھر خاتون شب نے اپنے جمال گیتی فروز سے تمام عالم کو نورانی کیا- اُدھر خانہ بر انداز پارسائی قمرن چوڑی والی سج دھج کے طیار ہو بیٹھی- غرور حسن سے اترائی اور دل ہی دل مین سوچتی جاتی تھی کہ آج اپنے چاہنے والے کے خرمن صبر وشکیب پر بجلی گراؤنگی- صورت دکھاؤنگی- اور نظر سے اوجھل ہوجاؤنگی لمعۂ برق کو بھی مات کیا ہو تو سہی- دن کو ہاتھ پاؤن مین مہندی جو لگائی تھی اُسنے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا- ایک تو ہاتھ اور کلائی اور پاؤن قدرتی ہی سیمین اور نگارین تھے یہ بناوٹ اور بھی لے اُڑی- ؎

عجب رسائی قسمت ہی اے حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین ہی

ایک دفعہ چاند کی طرف دیکھ کے بھولے پن سے کہنے لگی- امّی جان دیکھو یہ چاند موا ہمکو گھورتا ہی- آدمی تو آدمی اب ان بیجان چیزون کی بھی ہمپر نظر پڑتی ہی- کیا جانے پاس سے چاند کی صورت کیسی نظر آتی ہی- دور سے تو اچھا معلوم ہوتا ہی مگر ہمارے مکھڑے کا سا گورا مکھڑا نہو گا- اوئی امّی جان کچھ اور بھی دیکھتی ہو- اے یہ تو داغی ہی- اللہ جانتا ہی ہمین تو داغ ہی

باجی ذری ایک آنکھ بند کر کے دیکھو - ای واہ اچھے داغی سے ہم مقابلہ کرنے چلے تھے - جب چاند سے مقابلہ ہو چکا اور اپنے حسن کے زعم مین چاند کو ہرا چکی تو ماما کی خوشامد کرنے لگی - میری اچھی ماما ذری غنی خان کے باغ سے ایک گلاب کا پھول تو توڑ لاؤ جب ماما گلاب کا پھول توڑ لائی تو گالون پر رکھکر کہا ارے تیری قسمت کھل گئی کہ میرے گالون کے پاس تجھ کو جگہ ملی - ہمارے گورے گورے گالون کے سامنے پنکھڑی کی کیا حقیقت ہی - گلاب کے پھول کو یہ شرف بخش کر آئینہ اٹھایا تو اپنی صورت پر اپنے آپ فریفتہ و شیفتہ ہو گئی اتنے مین میان حسین علی خدمتگار برآمد ہوے اور چنو کی جورو یعنے مامک دیرینہ روز سے کہا سرکار آ گئے - قمرن تو سنتے ہی چمپت ہوئی - ناز و کھل گئی - نواب صاحب تشریف لائے تو ضعیفہ نے غالیچے پر بٹھایا اور نئے پاندان سے جو اسی روز خرید اتھا سفید دساوری پان کی گلوریان بنانے لگی - پاندان کا کل سامان لیس اور فرسٹ کلاس تھا - کتھا بسا ہوا - ڈلی چکنی - چھ گھڑے کی چھوٹی الائچی بڑے بڑے دانون کی - چونا صاف شفاف دو گلوریان بڑی صفائی سے بنا کر نوابصاحب کو دین اور پوچھا تم تنباکو تو نہین کھاتے ہو انھون نے کہا ہان کھاتا ہون مگر بنا ہوا - اسنے منشی نثار حسین نثار کے کارخانے کی بنی ہوئی گولیان دین -

ن - بی قمرن صاحب کہان ہین -

ض - ای بٹیا آؤ دیکھو کون صاحب آئے ہین -

قمرن - امی جان کنوان پیاسے کے پاس جاتا ہی یا پیاسا کنوئین کے پاس جسکو غرض ہو گی یہان آکر سر ٹیک کریگا -

ض - وہ تو اتنی دور سے تمھاری چاہ مین آئے ہین -

قمرن - اوئی - تو کیا کچھ ہمپر احسان کیا ہی -

ن - اللہ ری بیمروتی - کوئی اسقدر بیمروت ہوتا ہی -

ض - آؤ بٹیا - بہت حجت نہین کرتے ہین - چلی آؤ -

قمرن کہ اسوقت واقعی رشک قمر غیرت پری تھی بصد شان دلبری اٹھلاتی ہوئی آئی اور نواب صاحب کو ایک جھلک دکھا کر اس طرح نظر سے اوجھل ہو گئی جیسے سچ مچ بجلی کوند کے بادل مین چھپ گئی نوابصاحب کہ کشتہ تیغ ادا تھے بولے کہ ای صاحب اندر آؤ - یہ دروازے کی آڑ مین کھڑے ہونا کیا معنی قمرن نے جواب دیا ہمکو شرم آتی ہی جو کوئی غیر محرم ہم پر نظر ڈالتا ہی یہ موا چاند آج سر شام سے ہمارے پیچھے پڑا ہی - بے پردہ پکارے آسمان پر چڑھ آیا اور ندیدون کیطرح آنکھین پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہی - نواب ہلال رکاب یہ گرما گرم فقرہ سنکر ایسے محظوظ ہوے کہ جامے مین پھولے نہ سمائے - کہا اگر کسی انسان پر حضور کی خفگی ہوتی تو خیر اس سے بس بھی چل سکتا تھا مگر آپ تو سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا سے لڑتی ہین اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہی - الغرض ہزار خرابی کمرے کے اندر قدم رکھا تو نوابصاحب کے ہوش پیترا حواس فقرہ ہو گئے - بس یہ معلوم ہوا کہ چاند آسمان سے اتر کر اس کمرے مین آ گیا - سہ

غارتگر ہوش ہی سراپا ۔ عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
ہی فرق سے تا قدم برستی ۔ شوخی چھل بل ترنگ مستی
آواز ملی ہی کیا رسیلی ۔ آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
ہین چشم چراغ دیدہ حور ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور
آنکھون نے سفیدی و سیاہی ۔ کس حسن کی پائی ہی الٰہی
پایا ہی غضب کا خوشنما فرق ۔ سر دفتر حسن ہی بلا فرق
عارض کی صفت ہی اور بیکار ۔ دو پھول گلاب کے ہین رخسار

نوابصاحب ایک سکتے کے عالم مین تھے اور سوچ رہے تھے کہ جب انسان کی صورت دیکھکر ہماری یہ کیفیت مخویت ہی تو اللہ کا جمال اور اُس قادر مطلق کا نور دیکھکر کلیم اللہ کی کوہ سینا پر کیا حالت ہوئی ہوگی - پورے دو گھنٹے بھی نہین بیٹھی اُٹھلا کر چلی - اُسکا اُٹھنا تھا کہ نواب کلیجہ پکڑ کے بولے - کہان کہان ذرا سُنیے تو سہی - یہ آپ بھاگی کہان جاتی ہین - ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کی یہ بے اعتنائی -

قمرن بڑے اصرار کے بعد بیٹھی تو اپکی نواب کے زانو سے ذرا دراز زانو بڑھایا اس ادا نے اُنکو مار ڈالا ستم ڈھایا - قیامت کا سامنا تھا - سینے کے جھرون کی کیا حقیقت ہی اگر دس بارہ ہزار کا زیور نواد یتے تو بھی کم تھا - اُس شوخ و شنگ رشک پریرخان فرنگ نے عمداً اور قصداً زانو سے زانو بڑھایا اور معاً الگ - اس ادا نے نوابصاحب کے ذہین و ذکا کو ہٹ دیا کی کہ اُنھین کا دل اُسکے مزے لوٹتا تھا - یون تو از سر تا پا حسن مین ڈوبی ہوئی تھی مگر نوابصاحب کو اس غیرت حور کی پیاری پیاری کلائی اور گوری گوری گردن زیادہ پسند تھی اور ع -

اُبھری اُبھری کچون کا جوبن

سب پر مستزاد تھا - ع

سر دفتر حسن و ناز و انداز | خوش لہجہ و خوش گلو خوش آواز

اتنے مین بی ناز و بھی بصد ناز کمرے مین آئین - نوابصاحب نے اُسکو بھی سر سے پانون تک دیکھا اُسپر بھی ایک عالم تھا کہا ہمکو تمسے بھی عشق ہی - اور کیون نہو ہماری سالی ہو سالی کا رشتہ بھی کتنا پیارا رشتہ ہی - ناز و حاضر جواب عورت بولی ہمکو بھی تم سے بڑی محبت ہوگئی ہی - نواب دولھا - بہ خوش - سعدت نہ گیا اس گوری سے لتھم لتھا - نواب دولھا بنگئے - نوابصاحب

تھوڑی ہی دیر بیٹھے تھے کہ آسمان پر ابر گھر آیا اور کئی بار بجلی کوندی بارش کے آثار صاف نمودار ہوے قمرن نے اپنی مان کیطرف مخاطب ہوکر کہا امی جان آج کا دن تو اس قابل ہی کہ کسی باغ مین رہیے اور وہان خوب اچھے اچھے کھانے پکین - نوابصاحب یہ فقرہ سُنکر کھل گئے - کہا یہ کون بڑی بات ہی تمھارا باغ موجود ہے - کہو تو گاڑی منگاؤن - اپنی مان سے اجازت لے لو - بڑھیا بولی - مین تم دونون کے بیچ مین نہ بولونگی اب تم جانو اور یہ جانین - قمرن نے کہا اجی تم اپنی بگھی منگوا دو ہم چلینگے اور فردر چلینگے - نوابصاحب نے حسین علی کو بلایا اور علیحدہ لیجاکر یون سمجھایا - سنو جی تم سیدھے کوٹھی پر جاؤ اور کو جمن سے کہو فٹن لے کے ابھی ابھی آجائے سبزی جوڑی جوتے اور بڑی فٹن لائے اور لالٹین وہ ہون جو پرسون نوروزی کی کوٹھی سے خریدی تھین اور علی بخش باورچی کو باغ بھیجدو - کہدو جو کھانا پکا ہو وہ باغ مین لے چلے اور دو مرغ اور نیچلے اور کچھ انڈے اور جمن اور اختر کو حکم دو کہ فوراً باغ مین جاکر دو تین کمرے صاف کرا دین اور فرش بچھوا دین - لمپ روشن کردیے جائین یہ حکم دیکر نوابصاحب آن کے بیٹھے -

قمرن نے کہا ہمین کچھ گلبدن کے تھان بھیجدو نواب -

نواب - جان حاضر ہی تھان کیسے جو کہو بھیجدون -

ضعیفہ - (ض) حق تعالی تم ایسے رئیسون کو سلامت رکھے -

ماما - آئین انکے نگیچ (نزدیک) کون بات ہی بیوی -

ض - قمرن کی کوئی بات رائگان نہ جائے نواب -

ماما - اے نہین خدا نے انکو رئیس کیا ہی بیوی -

ض - لڑکے کسکے ہین یہ تو دیکھو کتنے نامی آدمی کے لڑکے ہین اور اللہ کی عنایت سے باپ کیا معنی خود نوابصاحب کے

نام سے کون واقف نہین ہی -
نواب - اجی ہمکو تو قمرن کا عشق ازلی ہی -
ض - اللہ کرے تمھارے اِنکے عمر بھر نبھتی چلی جائے -
نواب - خدانے چاہا تو ایسا ہی ہوگا - انشاء اللہ -
نازو - اس صورت کی چھب کری شہر بھر مین نہ پاؤ گے اور
اگر کوئی ہو تو تم ہی بتادو - یہ ہماری شہزادی ایک ہی اس شہر
مین اللہ نظر بد سے بچائے -
نواب - ہمکو تو اِنسے زیادہ تم پسند ہو نازو -
نازو - بہت چل نکلے ہو - ہم پسند ہین - ہم مین کیا بات ہی
جو پسند آگئی تمکو -
نواب - تمھارا حسن تمھارا جوبن تمھاری جوانی -
نازو - لو اور سنو - اے مجھ بڑھیا کو کوئی کاہیکو پسند کرنے لگا بھلا
نواب - بجا ہی - ابھی کوئی اُنیس برس کا سن ہو گا -
ض - چودھوین مین قمرن ہی اور پانچ برس نازو مین اور
اسمین چھٹائی بڑائی ہی -
نواب - تو وہی اُنیسوان برس ہوا نا -
ض - تمھاری کیا عمر ہو گی بیٹا یہی کوئی تینتیس برس -
نواب - مجھکو تینتیسوان سال ہی - ایک مہینا سالگرہ کو باقی ہی
بس اور بیس برس کا سن ہماری بیوی کا ہی -
ض - ہمکو اپنی بیوی تو دکھادو کسی دن -
نواب - جب ہمارا نکاح قمرن کے ساتھ ہو جائیگا تو تم دیکھ ہی لوگی
نازو - انکی سی حسین ہین - گوری چٹی تو ہو وین ہی گی -
نواب - گھر کی مرغی دال برابر - جورو چاہے حسین ہو
چاہے بدقطع پھر جورو ہی ہی -
نازو - ہان تو جورو کی یہ بیقدری !

قمرن - بس اب ہم تمھارا ساتھ نہ دینگے -
نازو - اے ہان جو جورو کی یہ قدر کرتے ہو تو ——
نواب - یہ جورو انکے نہین رہینگی جورو کیسی -
قمرن - (ہنسکر) پھر کیا انا بنا کے رکھو گے -
اس فقرے پر قمرن کی مان بہت برافروختہ ہوئی کہا جوجو
تم بڑھتی جاتی ہو بے عقل ہوتی جاتی ہو پھوہڑپنے کے سوا
اور کوئی بات نہین - یہ کیا بھونڈی بات کہی تمنے عقل سے
ذرا بھی کام نہین لیتین -
نواب - اوہ - کچھ پروا نہین زبان سے نکل گئی ایک بات
لگڑی کے جوڑ کی گردن نہ مارنی چاہیے -
نازو - یہ بھونڈی بات زبان پر نہ لانی چاہیے -
ماما - روز بروز دن بدن وہ ہی ہوتی جاتی ہین -
ض - لاکھ سمجھاؤ بجھاؤ - اِنکی سمجھ ہی مین نہین آتی ہی بات -
اب یہ نا سمجھ تھوڑی ہی ہین -
نازو - اور اوپر سے ہنستی ہی بیجا -
ق - اچھا ہنسے جو کچھ کہا اپنے نوابصاحب کو کہا -
ض - بیٹا کسی کو نہ کہنا چاہیے کوئی ہو چاہے -
ق - کیا نواب تم بُرا مان گئے سچ سچ بتاؤ ہم سے -
ض - وہ کبھی نہ کہینگے اپنے منھ سے - مگر عقل کیا کہتی ہی -
ق - تو پھر تم کون ہو ہمارے اِنکے بیچ مین بولنے والی - لو
اور سنو جب سے جان کھا رکھی ہی -
ض - اچھا تم جانو یہ جانین - اب باغ مین جاکے مالیون سے
نہ جھگڑ پڑنا - وہان نچلی بیٹھنا -
نواب - آپ خاطر جمع رکھیے ہم تو ساتھ ہین -
ق - جاتے کے ساتھ ہی مالیون کے چودھری کے ایک چپت

رسید کر دونگی تڑ سے -

ض - نہان رات کو درختون کو نہ چھونا -

ق - کون مین! - نواب کوئی مولسری کا درخت بھی ہی بس اُسی درخت کی پھُنگی پر چڑھ جاؤنگی -

نواب - اچھا وہ تم سب کچھ کرنا چلو تو سہی -

ق - (نواب کے کان مین) ہمین چھیڑنا نہین وہان -

نواب - نہین - ہرگز نہ چھیڑینگے کیا مجال - !!!

ق - ارے تم مردوُن کی بات کا ٹھکانا نہین ہی - دیکھو ہم کہے دیتے ہین خبردار - ایسا نہو کہ اکیلا پاکے چھیڑو -

نواب - نہین تم بڑی بدظن و بدگمان ہو -

ق - اور چھیڑوگے تو اپنا ہی نقصان کروگے -

نواب - ہان اسمین کیا شک ہی - وہ ہم چھیڑنے ہی کیون لگے کیا ہمارا سر پھرا ہی -

ضعیفہ نے اپنے تجمل اور ثروت کے اظہار کے لیے وہ نوٹ نکالکر نوابصاحب کو دیا جو مہراج بلی نے بوسہ کے عوض مین بی نازو کو دیا تھا -

نوابصاحب نے نوٹ دیکھکر کہا پانچ روپے کا ہی اسپر وہ سب متحیر ہوئین کہ یہ پانچ روپے کا کیسا ہم نے تو بیس روپے کہے تھے کہا ذرا غور کرکے پڑھو -

نوابصاحب نے کہا پانچ روپے مین تو کوئی شک نہین ہی - اور طرہ یہ کہ آدھا نوٹ ۱۲۷۹۹ - نمبر کا ہی اور آدھے کا نمبر ۱۲۷۹۸ - ہی دو ٹکڑے الگ الگ نوٹون کے ہین - یہ نوٹ چل نہین سکتا - کسی شخص نے دھوکا دینے کی فکر کی ہی نوابصاحب کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ نوٹ قمرن کے کسی چاہنے والے نے دیا ہی لہذا اُنھون نے پیش بندی کی کہ اُسکی جڑ کھو دین -

ضعیفہ نے نازو سے کہا بہت بُرا بے ایمان ہی وہ ہندوا اُجڑا نوٹ دیا ہی کہ ہمارے جعل مین پھنسانے کی تدبیر کی ہی بیس کا کہا اور پانچ کا دیا - اور وہ بھی جعلی - وہ تو کوڑا بات کرنے کے قابل نہین ہی - صورت نہ دیکھیے ایسے مونڈی کاٹے کی موا بے ایمان زمانے بھر کا - اور سنو کوئی اُسکی خوشامد کرتا تھا -

ق - اب اِسکو پھاڑ کے پھینکدو -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دہی مہری آئی - اور نازو کو علیحدہ بلا لیگئی اور کہا منشی مہراج بلی آئے ہین -

نازو نے اشارے سے اپنی دادی کو بلایا اور کہا وہ آیا ہوا ہی ضعیفہ نے کہا نیچے جاکے نوٹ اُسکے منھ پر ٹپک دے اور کہدے دور ہو یہان سے -

نازو چلی ہنسی تو تھی ہی نوٹ دیکر کہا کیا آنکھون کے اندھے ہو - یہ بیس کا نوٹ ہی کہ پانچ کا - اور وہ بھی اُجڑا جعلی - لے بس ٹھنڈے ٹھنڈے سے ہوا تو کھائیے -

منشی مہراج بلی بڑے کاذب و دروغ گو جھوٹ بولنے والے آدمی تھے اور بخیل اس درجہ کہ جس روز گھر مین کسی کو بدہضمی ہوتی تو خوش ہوتے کہ آج ایک آدمی کا کھانا بچ رہا - لیکن اگر گلاب یا سکنجبین منگوانی پڑی تو بس غضب کا سامنا ہی - جھانسے جھانسے مین بوسہ لے لیا اور جان بوجھ کر مختلف نمبرون کے نوٹ دیدیے کہ پھر واپس ملجائینگے - اور بوسہ بازی گھاتے مین - اگر ضعیفہ نوٹ کے نمبر نوابصاحب سے نہ پڑھوائے تو مہراجبلی کا چکمہ کارگر ہوجاے

نوٹ لیکر کہا اُوہ بڑی غلطی ہوگئی مگر تمنے کیون نہ دیکھ لیا -

نازو جھلائی ہوئی تو تھی ہی اس خرافات بات پر اسکو اور بھی غصہ آگیا - جھلا کے زور سے ایک ٹیپ رسید کی کہ مہراج بلی کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی - اور ٹیپ لگاکر کہا مونڈی کاٹے

تیرا منھ جھلسون مین کیا پڑھی لکھی ہون - مین کیا جانون کہ نوٹ کس کھیت کی مولی ہے - دور ہو یہان سے - جا موے بے ایمان - جا ہمنے اپنی خیرات مین بوسہ دیدیا -

اب مہراج بلی کے ہوش پران ہوے کہ آئے تھے مٹھا رسنے اُسکے عوض مین چپت کی چپت کھائی اور ذلیل کے ذلیل ہوے انکا آدمی جو انکے ساتھ تھا اُسنے میان پر ٹمیپ پڑتے جو دیکھی تو منھ پھیر کر مسکرایا اور مہری کونے مین کھڑی ہوکر ہنسنے لگی -

اب سنیے کہ مہراج بلی کی آواز سنکر نوابصاحب بھی کوٹھے پر سے جھانک رہے تھے - نازو نے جو چپت جمائی تو یہ بے اختیار ہنس دیے اور کہا ایک اور - مہراج بلی نے اُس حواسی مین آواز تو پہچانی نہین مگر ایک اور کا جملہ البتہ سُنا - اب ٹیپ کھا کر یہ ششدر کھڑے ہین - ہلتے تک نہین -

نازو نے ڈانٹ بتائی اب کھڑا کیا سوچ رہا ہے - اب جوتا کھانے کا امیدوار ہے کیا! جوتی خورا - تماش بین آشنائی بین آشنا کو کیا کچھ دیدیتے ہین - یہ تماش بینی کرنے چلا ہے - اللہ جانتا ہے میرے سامنے سے دور ہو نہین مین جوتون سے پیٹونگی -

اری ماما - ذری دس پنا (دست پناہ) تو گرم کر کے لانا -

یہ دست پناہ کا گرم گرم فقرہ جو سُنا تو انکے ہوش اُڑ گئے اور نوک دم بھاگے - راستے مین خدمتگار سے یون گفتگو کرنے لگے -

مہراج - (م) معلوم ہوتا ہے اسوقت پیے ہوے تھی -

خدمتگار - (خ) ہان مالوم (معلوم) تو ہوت راہے ہجور - م - مگر جیسے ہی اُسنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر ٹوپی اُتارے ویسے ہی سچ کہنا ہمنے کیسی کیلی کی ہے -

خ - ہان ہجور ما آواج (آواز) کھوب چٹک دینی بھئی -

م - انکا ہاتھ جا کر دروازے پر پڑا اُس سے آواز آئی -

خ - دروا جے پر نا ہین وہ پر پڑا - بہت تمبانہ تباؤ ہم تو دیکھت راہین - کھوپریا پر مارس دو ہتڑ -

م - جھینپکر - اچھا بس بک نہین بہت نامعقول -

خ - ارے ہمکا کا - اوئی تمکا نہین سے مارے ہمکا کا کریکا ہے

مہری - بڑا ہیچیا ہو تمن - ملکن سے کوواش کہت ہے -

م - اچھا بس اب یہ گفتگو ختم کرو مضی مامضی -

راوی - مہری اور خدمتگار سے حضور عربی مین گفتگو کرتے ہین - ع

	ماشاء اللہ چشم بد دور	

خیر نوابصاحب کی مارے ہنسی کے عجب حالت تھی بے چین ہو گئے جب چپت یاد آتی تھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑتے اور لوٹنے لگتے تھے -

نازو کی مان نازو سے بہت خوش ہوئی کہ ایسے موے کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیے - یاد کریگا عمر بھر کہ کسی سے پالا پڑا تھا اسمین شک نہین کہ مہراج بلی کبھی ایسی مصیبت مین گرفتار ہوے تھے کہ ٹیپ کھائین آج یہ بھی مرحلہ طے ہو گیا -

حسین علی بموجب حکم نوابصاحب کے گاڑی لایا اور سڑک پر ٹھہرائی - نوابصاحب سے آنکر اطلاع دی کہ حضور گاڑی حاضر ہے -

نوابصاحب نے کہا کون کون چلیگا - ضعیفہ بولی کون کون کیا معنی بس قمرن اور نازو - نوابصاحب انتہا سے زیادہ خوش ہو گئے اور جامے مین پھولے نہ سمائے -

ق - مگر نواب دیکھو وہی شرط ہے ہمارے تمھارے -

نواب - ہان ہان قول جان کے ساتھ ہے -

نازو - اور مین نہین ساتھ ہون - دل لگی ہے - ؟

نواب - تو کیا ہمارا اتنا بھی اعتبار نہین ہے -

نازو - (ناخنون کے اشارے سے بتا کر) اِتنا بھی نہین -

ق - اُف بھوس کا ساتھ کیا - تم عورت ہم مرد -

نواب - آپ مرد ہین - اور ہین عورت ہون - ؟

ق - تم چھوکری اور ہین بچھیا مرد -

نواب - تو پھر حلیہ رات زیادہ آگئی ہر - اور مینھ برسا ہی چاہتا ہر - اگر برس پڑا تو رُک جانا ہوگا -

ضعیفہ - اور آؤ گی کتنی دیر ہین - کوئی بارہ بجے تک -

ق - آنا کیسا - اور جانا کیسا امی جان -

نازو - اب کل سویرے آئینگے بس -

نواب - اور نہین تو کیا اب آنے کا موقع کہان ہر -

قمرن اور نازو اُٹھ کھڑی ہوئین اور نوابصاحب اُٹھے تو ضعیفہ نے کہا نواب صاحب تمھارے سپرد ہین یہ دونون - دیکھو ہمین شکایت کا موقع نہ آنے پائے یہ یاد رکھنا اور کیون کیطرف مخاطب ہوکر کہا امام ضامن کی ضامنی بنیا - گاڑی پر بیچ مین خود بدولت بیٹھے اور ادھر ادھر نازو اور قمرن -

میرے دونون بیٹھے جیسے ہی فٹن چلی نوابصاحب نے ہاتھ بڑھا کر قمرن کو اپنی طرف کھینچا اور بغل گرمائی - چلیے ہم آغوشی تو فٹن ہی سے شروع ہوئی -

کاوش سے گرا اگھر یہ الماس
غنچے نے بجھائی اوس سے پیاس

اب طبع بہت ہر کند ساقی — دے بادہ تیز و تند ساقی
آتی ہر گھٹا امنڈ کے ہر بار — پانی پڑتا ہر موسلا دھار
ڈبرے لبریز ہے صحن مین — جھیلین تالاب موج زن ہین
دریا کیسے بڑھے ہوے ہین — ندی نالے چڑھے ہوے ہین
اب تھہر ہر انتظار ساقی — دے بادۂ خوشگوار ساقی

پانی برسے تو یون جھما جھم — محروم رہین شراب سے ہم

اسوقت تو نواب محمد عسکری صاحب کے دماغ عرش بریں پر ہین اور کیون نہون دو جوان طناز سرمست حسن محو ناز پریون کو اغل بغل بٹھائے فٹن پر ہوا کھانے جاتے ہین - گھوڑیان ہوا سے باتین کرتی ہین - کالی گھٹا اُمڈی چلی آتی ہر - اور بجلی اس چمک کے ساتھ کوندتی ہر کہ الامان - رات اندھیری اور اندھیری بھی کون ساون بھادون کی - اور ہوا زناٹے سے چل رہی ہر اور میدان مین ہوکا عالم - بستی سے دور دریا کا کنارہ آدم زاد کا پتا نہین - جب بجلی لونکتی تو نوابصاحب کی روح محظوظ اور خوش ہوجاتی - یہ برابر دعا مانگتے تھے کہ یا خدا بجلی تمام شب چمکتی رہے تو وجہ کیا؟ ادھر بجلی لونکی اور ادھر قمرن ایک جانب سے اور نازو دوسری جانب سے انکو لپٹ جاتی تھین ہائے کیا مزے کا وقت تھا -

ناظرین فسانہ خود ہی سمجھ سکتے ہین کہ محمد عسکری کا دل اُسوقت کسقدر خوش ہوگا اس فرخ طالعی کو دیکھیے کہ اغل بغل دو نوخیز معشوق - ۶

اُٹھتی کونپل نئی جوانی

اور بن کے باربار از خود لپٹ رہی تھین - دونون معطر و معنبر - دونون بنی ٹھنی - دونون بناؤ کیے ہوے جس وقت بجلی کے لونکنے سے ڈر کر یہ دونون نوابصاحب سے لپٹ جاتی تھین خود بدولت بھی زور سے دونون کو چمٹا لیتے تھے -

اب منشی مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کی قسمت کا تو ذرا مقابلہ کیجیے کہ وہ چپت کھا کر اور ذلیل ہوکر اپنا سا منھ لیکر رہ گئے اور نوابصاحب کیا مزے اُڑا رہے ہین -

رعد کے گرجنے کی آواز اور بجلی کی چمک دیکھکر قمرن

بھولے پن سے ساتھ کہتی تھی۔ باجی بڑے پنسے۔ اسوقت کلیجا بلیون اچھلتا ہے۔ امیر نواب صاحب جھک کر بوسہ لیکر تشفی دیتے تھے نہین جانی گھبراؤ نہین ڈرنا ہے۔

قمرن۔ سنا کالی شے پر بجلی اکثر گرتی ہے۔

نازو۔ ہی ہی ہمارا تو دم فنا ہوتا ہے۔

ق۔ اللہ بچائے تو آج بچین۔ بڑا سامنا ہے۔

نازو۔ اے اب باغ کتنی دور ہے نواب۔

نواب۔ بس اب وہ کیا ہے ذرا دیر مین داخل ہوے۔

ق۔ (رعد کی گرج پر) یا خدا بچائیو۔ میرے اللہ۔

نازو۔ امّی جان اسوقت بہت ہی بیقرار ہونگی (رعد کی گرج پر کانون مین انگلیان دے کر) ہی ہی۔ کیا ہو گا اب اے باغ کتنی دور رہگیا ہے۔

نواب۔ بس اب مار لیا ہے۔ داخل ہوے سمجھو۔

ق۔ (بجلی کی چمک پر نواب سے لپٹکر) اے کہین گھوڑیان نہ بھڑکین نواب۔

نواب۔ نہین صاحب گھوڑیان اصیل اور شایستہ ہین۔

نازو۔ اب باغ کتنی دور ہے اللہ۔ بُری ہوئی۔

نواب۔ قاعدہ ہے۔ جلدی اور مصیبت کے وقت ایک منٹ ایک گھنٹے کے برابر معلوم ہوتا ہے۔

ق۔ ایک گھنٹے کے برابر نہین۔ ہماری تو جان پر بن آئی ہے۔

نواب۔ خدا نہ کرے خدا نہ کرے۔ تمھارے دشمنون کی۔

نازو۔ (نواب صاحب کے پاس گھس کے بیٹھکر) اب باغ کتنی دور ہے۔

نواب۔ بس اب آگئے سامنے دکھائی دیتا ہے۔

ق۔ سامنے تو بڑی دیر سے دکھائی دیتا ہے۔ یا اللہ ہم اب کیا کرین اس لق و دق میدان مین۔

نواب۔ گھبراؤ نہین جانی۔ بجلی لڑکا ہی کرتی ہے۔

نازو۔ اے ہے تو اتنے نکیچ (نزدیک) کوئی بات ہی نہین۔ رات اتنی کالی ہے۔ اور کالی ہی چیز پر زیادہ گرتی ہے۔

نواب۔ (ہنسکر) تو کیا رات پر بجلی گر پڑیگی۔ واللہ کتنے بھولے پن کی باتین کرتی ہو۔

ق۔ انکو دل لگی سوجھتی ہے۔ یہ ہنسی مین اڑاتے ہین اور یہان جان پر بنی جاتی ہے۔

نواب۔ (بوسہ لیکر) تو جانی ہنسین نہ تو کیا کرین۔ پھر آج ہی تو ہماری مراد پوری ہوئی ہے۔

راوی۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے۔ سچ ہے ہنسین تو کیا کرین ایک منشی مہراج لی کم بخت جنکی قسمت پھوٹ گئی کہ ٹیپ کی ٹپ کھائی اور نکالے کے نکالے گئے۔

الغرض خدا خدا کر کے باغ کا پھاٹک آیا۔ پھاٹک پر گاڑی روک لی گئی اور سائیسون نے اتر کر پھاٹک کھولا۔ اور گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی اندر گئی۔ قمرن نے کہا اوہ جان مین جان آئی۔ نازو بولی دوبارہ زندگی پائی۔

باغبانون نے نواب صاحب کو جھک جھک کر سلام کیا۔ ممن اور اختر آگے بڑھے۔ بی قمرن اور نازو گاڑی پر سے اترین۔ قمرن نے کہا چلو پہلے باغ کی سیر کرین۔ نازو نے کہا واہ ہم تو اسوقت سردی کے وقت باغ مین نہ جانے کے پہلے اندر چل کے بیٹھو جلد بازی بہت آتی ہے۔

ممن اور اختر نے جو قمرن کو دیکھا تو کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا ایک نے کہا یار کیا صورت ہے۔ دوسرا بولا صورت! ۔ بھئی چھلاوا ہے واللہ۔ سحر ہے جادو ہے۔ سحر بابل کی کیا حقیقت ہے۔ کیا مکھڑا ہے واللہ حور دن کو صدقے کر دے اپنے سے۔

نوابصاحب نے ممن سے کہا کیون کیسی صورتین ہین سچ کہنا۔ ممن نے کہا پیر و مرشد بلاے جانستان ہر کہ صورتین ہین بلاے بے درمان۔ زلف چلیپا افعی ہر۔ تو رخ زیبا سانپ کا من کیا صورت پائی ہر۔ کیا کلائی ہر حضور یہ تو پان کھاتی ہونگی تو واللہ رنگت نمودار ہو جاتی ہوگی۔ حضور کی پرکھ اور پسند کے ہم بھی قائل ہوگئے۔ واللہ معتقد ہوگئے۔ حضور جی چاہتا ہر دن رات اُنھین صورتون کو دیکھا کرین۔ ع

کیا خداداد حسن پایا ہر　　آپ اللہ نے بنایا ہر

یہ حسن نہین ہر خدا کی دین ہر۔

قمرن نے کہا اب زیادہ بناؤ نہین۔ ہم حسین نہین بُرے سہی جیسا اللہ نے جسکو بنایا ہر ویسا وہ ہر۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہر۔ اچھا خیر ایک بات سنو نواب۔

ہمارا دل چاہتا ہر جھولا ڈالو باغ مین۔ بڑی بہار ہوگی میرے اچھے نواب۔

نوابصاحب نے کہا یہ کون بات ہر ابھی بندوبست ہوا جاتا ہر۔ اُسی دم جھولے پڑ گئے۔ اور قمرن اور نازو بصد ناز دلربایانہ جھولنے لگین۔ ع

جھولون پہ برس رہا ہر اک نور　　ہر ایک حسین ہر غیرت حور
ساون جھولون پہ گا رہی ہین　　ہر تان مین دل اُڑا رہی ہین
برسات کی فصل کیا پری ہر　　جو چیز ہر وہ ہری بھری ہر

کرتی تھی جہان تلک نظر کام
تھا دامن باغ سب خضر فام

قمرن نے ایک تان لگائی۔

جھولا کن ڈالو رے امریان

ایک تو فراخ میدان۔ دوسرے باغ سنسان گانے والی رشک حور اُسپر فرزہ شب دیجور۔ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اور بجلی کی چمک۔ رعد کی کڑک مستزاد۔ قمرن کی نازک آوازی نے لطف طرب کو دوبالا کر دیا۔ نازو نے بھی مست ہو کر گانا شروع کیا

رہے بجری چمک مورے انگن مین

دونون مست تھین مستی کی بھری ہوئی۔

نازو ۔ نواب اب تم آؤ۔ اکیلے جھولنے مین مزہ نہین۔ مگر خدا کیواسطے پینگ اس سے زیادہ نہ بڑھنے پائین۔

قمرن ۔ دیکھو جو ذرا بھی پینگ بڑھا تو میرا دم ہی فنا ہوجائیگا۔ خدا کے واسطے پینگ نہ بڑھانا۔

نواب ۔ مین خود ڈرتا ہون جی مالش کرنے لگتا ہر۔

نازو ۔ نوابصاحب کو گوائینگے ہم۔

قمرن ۔ تم تو گاؤ ہی گی فقط۔ اور ہم انکو نچائینگے بھی۔

اختر ۔ اُنگلیون پر تو نچا رہی ہو۔ اب اور کیا نچاؤ گی۔ حضور اسوقت کی بے ادبی معاف۔

نواب ۔ بے ادبی کیسی جو چاہے وہ کہو۔

ممن ۔ ہان حضور اسوقت بالکل آزادی ہر۔

نواب ۔ سب معاف ہر اسوقت۔ بی نازو گاؤ تو۔

نازو ۔ آئے بدرا کارے کارے۔ رہے بجری چمک مورے انگن مین۔ رہے بجری چمک مورے انگن مین۔

قمرن ۔ (کچھ شرما کر)۔

سیان موری بہیان پکڑ لے رے۔ ڈوبت ہون منجھدار سیان موری بہیان پکڑ لے رے۔

ناؤ نہ بیڑا ندیا گہری۔ ہولا دگا دے بیڑا پار۔ ای سیان موری بہیان پکڑ لے رہے۔

نواب ۔ کیا مزے کا وقت ہر۔ ع

نشئے کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی توہم سبزہ زار مین

ممن ۔ حضور آج تو وہ دن ہے کہ والد کافر ہو جائے ۔

اختر ۔ ہے تو ایسا ہی کافر کرنے والا دن ۔

نواب ۔ بھلا تم دونون مین سے کسی نے کبھی پی بھی ہے ۔

قمرن ۔ کچھ گھاس تو نہین کھا گئے ہو ۔

نازو ۔ بھلا ہم پینا کیا جانین ۔ ہان پیو تو پلائین ۔

اس فقرے پر قمرن کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔ اور ممن اور اختر مسکرانے لگے ۔

نواب صاحب نے کہا اب آپ بہت بڑھ چلین بی نازو صاحب ایک ہوئی ۔ ذرا یاد رکھیے گا ۔

نازو بولی بیسیون ہونگی ایسی ایسی ایک دو کے کیا معنی ایسی ایسی ادکٹی آؤن کہ یاد کرو مین بڑی طرار اور حاضر جواب عورت ہون ۔ ممن نے کہا جی حضور ہین کس بھروسے کیا کوئی نمو ہی سمجھے تھے ۔ یہ بی نازو جان ہین ۔

نازو نے تنک کر جواب دیا ۔ جان تیری سوتی ہوگی ۔ ہم خالی خولی نازو ہین ۔ نواب صاحب بہت خوش ہوے کہ ممن کو بھی ایک جلی کٹی سنا دی ۔

اتنے مین بوندین پڑنے لگین اور کمرے کے اندر سب آنکر بیٹھے ۔ نواب صاحب نے میان اختر سے کہا بھئی اسوقت تو مینھ اور بہار اور باغ اور شراب کے اشعار سناؤ ۔

اختر نے کہ شاعر غرا اور سخنور بے ہمتا تھے کہا بہت خوب حضور ۔ کہتا ہے ۔ ؎

ساقی بریز بادہ بہ پیمانہ بلور
فصل بہار آمد و ہنگام عیش و سور

راوی ۔ نواب صاحب کو یہ شعر بہت پسند آیا ۔ مگر سور کے معنی نہین سمجھے اور نہ میان ممن سمجھے ۔ ؎

صحن چمن ز لالہ و ریحان فرین ست
گلہا شگفتہ در چمنستان بصد سرور

نواب صاحب نے اس شعر کی بھی تعریف کی ۔ ؎

باد بہار مے وزد و ابر ژالہ بار
مانند در بعارض گلہا فشاندہ نور

نواب ۔ ٹھہر جائیے گا ذرا ۔ شعر تو بے نظیر ہوا ہے ۔ مگر ع

باد بہار مے وزد و ابر ژالہ بار

فصل بہار کے لیے تو وزیدن ٹھیک ہے ۔ مگر ابر کے لیے وزیدن کیا معنی ۔

اختر ۔ حضور ابر ژالہ بار کو دوسرے مصرعے مین ملائیے ابر ژالہ بار بعارض گلہا مانند در نور فشاندہ ۔ ع

مانند در بعارض گلہا فشاندہ نور

قمری بشاخ سرو باہنگ دلربا
بلبل بنغمہ ہاے دلاویز دلکش

بر عاشقان بیدل محزون فگندہ شور
غلغل فگندہ در ہمہ گلشن چو نفخ صور

حضور یہ شعر ملاحظہ فرمائیے گا ۔ فرماتے ہین ۔ ؎

ساقی بیار بادہ کہ ما مست و سرخوشیم
با عاشقان غمزدہ چندین مکن غرور

نواب ۔ کتنا بے لگاؤ اور صاف ہے ۔ خوش گفتہ است ۔ ؎

زان بادہ کہ از چمن رگ مانندہ یادگار
ساقی بیار آن می گلگون کہ پیر عقل

بر ریز کن کہ چشم بباز عیش ما بدور
در شاہراہ خویش ہمی میکند عبور

بر ریز کن بساغر ما تا کہ در کشیم
زیرا کہ بودہ ایم بعشق بتان صبور

قمرن ۔ اے اب یہ الھا کب تک گایا جائیگا ۔

ممن - حضور شعر شاعری کو استعفا دیجیے اِسوقت -

نازو - ہماری تو سمجھ مین خاک نہین آتا -

ممن - نہین بس اب دل لگی کی باتین ہون -

نواب - قمرن تم تو ہماری بغل مین آن کے بیٹھو -

قمرن - حاضر حضور (قریب بیٹھکر) فرمائیے حکم -

نواب - کوئی عمدہ چیز سناؤ - جس سے دل پھڑک اُٹھے -

قمرن - اے تو کیا مین کوئی ڈومنی یا طائفہ ہون -

نواب - نہین تمھاری آواز بڑی پیاری ہی -

قمرن - مورا دن دن بڑھت سہاگ سیّان نہین آئے رے -

نواب - ہاے کیا چیز ہی واللہ مست کر دیا -

ممن - اور سیّان کی تو بغل مین بیٹھی ہو -

اتنے مین مینھ خوب زور سے موسلا دھار برسنے لگا - اور نواب صاحب نے ساقی نامۂ عیش کے اشعار متفرق لہرا لہرا کر پڑھنے شروع کیے - ؎

سنکر کوئل کی دور سے کوک
آئی ہی گھٹا امنڈ امنڈ کر
ہر ایک پپیہے کی وہ پی پی
مورون کا وہ غل وہ تلملانا
بجلی کی چمک وہ رعد کا شور
ساون بھادون کی ہی اندھیری

اُٹھتی ہی مرے جگر مین اک ہوک
نکلی ہی دھنک بنی آسمان پر
لیتی ہی مرے جگر مین چٹکی
گھر گھر کے وہ بادلون کا آنا
گھنگھور گھٹا ہی ہوا کا وہ زور
کالی شب ہجر جیسے میری

آتی ہی گھٹا امنڈ کے ہر بار
پانی پڑتا ہی موسلا دھار

نوابصاحب مثنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے مین پڑھتے تھے - ان اشعار سے قمرن اور نازو کو بھی لطف حاصل ہوا - اور ممن اور اختر تو وجد کرنے لگے -

ممن - حضور اس شہر مین تو کوئی آپکا جواب دینے والا نہین ہی طبیعت وجد کرنے لگی -

اختر - واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے مین یکتا ہین - اہی سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہی -

ممن - بس انتہا یہ ہی کہ یہ دونون پڑھی لکھی نہین ہین مگر انکو بھی لطف حاصل ہوگیا پڑھنے کی یہ تعریف ہی -

اتنے مین قمرن نے خوش الحانی کے ساتھ یہ ٹھمری گائی -

آج اُن بن من ترسے - آج اُن بن
رین کبھی کاری اندھیاری کوئل کوک رہی وئی ماری
چلت پون دامن دمکے - بوندن گھن برسے -
آج اُن بن من ترسے

نواب - (گلے مین ہاتھ ڈال کر) یہ من کسکے واسطے ترستا ہی ہم تو موجود ہین -

قمرن - (ہاتھ جھٹک کر) واہ ہمین یہ باتین نہین اچھی معلوم ہوتین - لو اور سنو - خدا راس لائے -

نواب - ہاے اِس تیکھے پن کے صدقے - واللہ - اسوقت مینھ کا جھما جھم برسنا - ہواے سرد کا چلنا - مور کا شور پپیہے کی ایکا دل بےچین کیے دیتی ہی - اسپر تمھارا لہک لہک کر گانا کلیجا کھینچے لیتا ہی اسوقت اپنے عاشق پر ترس کھانا فرض ہی - انکار قہر ہی - اور انسانیت سے دور ہی - (گالون پر ہاتھ پھیر کر) کہا - ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

قمرن - اللہ جانتا ہی بڑے بےشرم ہو تمھین کسی کا خیال بھی ہی - واہ سبحان اللہ -

نواب - ہونھ - کچھ پروا نہین ہی - یہ سب لوگ اپنے ہین انسے کوئی پردے کی ضرورت نہین -

قمرن - واہ تم تو خوب ہو - ایسی بے تکی نکلی دل لگی ہمین نہین بھاتی ہو -

نواب - زور ت گلے لپٹا کر - ان بھولی باتون کے صدقے ہاے انھین اداؤن نے مار ڈالا ہو -

نازو - وہ نواب یہی اقرار کرکے دہان سے لائے تھے کول (قول) کے پورے ہو -

اختر - ہاہاہا - اس کول (قول) نے کیا مزہ دیا ہو -

نواب بھی بے اختیار ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ واہ بی نازو (خوب کول) خوب قول نباہا -

نازو نے تیبکر کہا - ہم لوگ یہ باتین کیا جانین جبتک ابا زندہ تھے ہم لوگ گھر کے باہر نہین نکلنے پاتے تھے - اب قمرن کی اماں کو اسکا ذرہ بھر بھی خیال نہین - وہ کہتی ہین کہ اب نہ نکلین اور دس دن مین نکلین ہی گی - ہمارا تو اب یہ کام ٹھہرا - کب تک پردے مین رہینگے -

نازو ابھی اپنی گفتگو ختم بھی نہین کرنے پائی تھین - کہ حسین علی خدمتگار نے دست بستہ عرض کیا - حضور ایک بگھی آئی ہو آمیز زنانی سواریان ہین - اور گاڑی والا کہتا ہو کہ نواب صاحب کو ذرہ یہ اتک بھیجو - وہ بیگم صاحب آئی ہین -

نواب صاحب یہ سنکر متحیر ہوے کہا بھئی اندھیری رات مینھ موسلا دھار برس رہا ہو - اور اتنی رات آئی ہو - اسوقت کون بیگم صاحب تشریف لائی ہین -

اختر - بڑے تعجب کا مقام ہو - یہ سواریان کہان سے آئین -

نواب - تعجب کا مقام ہی ہے -

ممن - حضور کہین نازو اور قمرن کی امی جان تو نہین ہین -

اختر - واہ واہ خوب سوچے - بیشک - بہت ٹھیک -

نواب - بھئی ہمکو بھی اس سے اتفاق ہو - سوچی ہوگی کہ اس اندھیری رات مین نہین معلوم قمرن اور نازو پر کیا کچھ بلکٹی ہوگی چلکے خبر لینا چاہیے -

نازو - لو اور سنو - امی جان کو کیا پڑی تھی کہ اس مینھ مین دوڑی آتین - نہین معلوم یہ کون لوگ ہین -

قمرن - ای باجی امی جان سے کچھ دور بھی نہ سمجھو - انکا برا تنکی مزاج ہو -

نازو - کچھ ہوش کی دوا کرو - عقل بھی کوئی شے ہو -

اب دل لگی سنیے کہ یہان بیٹھے ہوے سب باتین بنا رہے ہین اور گاڑی تک کوئی نہین جاتا - اتنے مین گاڑی بان نے چلا کے کہا - ہجو - ہمکا دیر ہوت ہو -

نواب - ممن ذرا جا کے دیکھو تو کہین گھر ہی سے تو نہین آگئین مگر یہ امر غیر ممکن ہو -

ممن نے لالٹین روشن کرائی اور موم جامے کی چھتری لیکے جیسے ہی صحن باغ مین پہونچے کہ یکایک بادل گرجا اور بجلی اس شدت سے کوندی کہ میان ممن کی آنکھین بند ہوگئین اور پانون جو پھسلتا ہو تو اڑاڑاڑا دھڑام -

نواب - ارمیان یہ کون گرا - ممن -

ممن - حضور مین - آہے رے - اُفوہ بہت چوٹ آگئی (کانکھ کر) یا علی عباس -

اختر - ارے میان ممن کیا تم گر پڑے -

ممن - یا میرے خدا - کس کس سے کہون - اُفوہ بڑی چوٹ آگئی -

نواب صاحب اور چھمن جلدی سے دوڑے آکے کیا دیکھتے ہین کہ میان ممن گرے پڑے ہین -

نوابصاحب اور اختر ممن کو کمرے مین لائے - اور حسین علی سے کہا جاکے دریافت کر کہ آخر ہی کون -

حسین علی نے گاڑی کے پاس جاکے پوچھا کون صاحب تشریف لائی ہین -

کوچمین نے کہا کہ بیگم صاحب فرماتی ہین جب تک نوابصاحب نہ آئینگے - ہم کسی سے بات نہ کرینگے -

حسین علی نے پوچھا سواریان کہان سے آئی ہین کہا انکی ٹولے سے جو یحیی گنج کے پچھواڑے ہی حسین علی نے کہا اچھا گاڑی کو یہین برآمدے ہی مین روکے رہو مین سمجھا تھا کہ پھاٹک پر کھڑی ہی - ہم نوابصاحب کو اطلاع کرتے ہین - جاکر عرض کیا سرکار انکی محلے سے سواریان آئی ہین اور حضور کو بلا رہی ہین - برآمدے مین گاڑی کھڑی ہی - نوابصاحب دنگ کہ یا الٰہی اسوقت کون تباہی زدی دوڑی آئی ہی - کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی -

نازو اور قمرن کو بھی حیرت تھی - کہا کہیے تو ہم دوسرے کمرے مین جاکے چھپ رہین -

اختر - نہین بیٹھی رہو خدا جانے کون مارا پیٹا آیا ہی -

جیسے ہی نوابصاحب گاڑی کے قریب گئے اور پوچھا آپ کہان سے تشریف لائی ہین ویسے ہی ایک قہقہہ پڑا اور گاڑی سے آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اترے پھر ایک قہقہہ پڑا - اختر نے کہا مین جاکے دیکھون تو ذرا کون لوگ ہین بھئی اتنے مین سب صاحب اُس کمرے مین خود ہی آگئے -

قمرن کہ جو تھی کی دھن نہی بیٹھی تھی ان لوگون کو دیکھ کر ذرا لجائی - تو نواب چھٹن صاحب نے قریب جاکر کہا - اے ظالم مار ڈالا - ایک عسکری پر کیا فرض ہی - ہم سب تو ہین - مگر بھائی عسکری یار تمنے بڑا مینا مارا - اچھا خیر - جی - انکا کیا نام ہی

ممن کہ ان لوگون کے سامنے اپنے گریبان کا حال کھل جانے کے لحاظ سے کچھ نہین پہنا کر بن سنور کے بیٹھے تھے کہنے لگے - حضور انکا نام نازو ہی -

راوی - مگر میان ممن کے دل کا حال خدا ہی بہتر جانتا تھا جو سختی اور تکلیفین گذر رہی تھی -

چھٹن صاحب نے کہا بی نازو صاحب آپ ادھر ہماری بغل مین آن کے بیٹھیے -

آغا محمد اطہر بولے - اور بھئی ہم کہان جائین - قمرن انکی یہ آپ کی بغل گرما ہین - ہم کیا کرین -

چھٹن - آغا صاحب آپ انکی بڑھیا کو بھا لیجیے -

راوی - اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور دیر تک رہا -

نازو - ماشاءاللہ سے کتنے بھلے مانس ہین آپ -

قمرن - اے امی جان کو کہتے ہین ! - واہ واہ واہ -

یہ بھی قمرن کی شوخی تھی - یہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ بڑھیا کس سے مراد ہی - مگر جب نازو نے تنک کر جواب دیا تو بس بھولے پن کے ساتھ پوچھتی ہین ای یہ امی جان کو کہتے ہین جی اور آپ کیا سمجھی تھین - قمرن نخرہ کرکے اور ناک بھون چڑھا کے اُٹھی اور کہا گاڑی منگوائیے - ہم اب ٹھہر نہ سکینگے - کوئی اپنے مان باپ کو گالیان کھلوائے تو تمھاری صحبت مین بیٹھے -

نازو - ہم جانتے کہ یہان اسقدر شہدپن ہوتا ہی تو ہرگز ہرگز نہ بیٹھتے -

قمرن - سب لچے ہی لچے بھرے ہین یہان -

چھٹن - اللہ اللہ - یہ خفگی - معشوق ہی تو ہین - لے آپ بیٹھیے ہم جاتے ہین -

نواب - ایں! یہ کیا - نواب - نواب - میاں سنو تو -
چھٹن - (برآمدے میں ٹھہر کر) واللہ میں نہ ٹھہرونگا -
اتنے میں آغا محمد اطہر اور ممن اور اختر بھی باہر آئے -
نواب - اور سنا آپ نے - چھٹن صاحب بگڑ گئے -
ممن - ای حضور یہ تو معشوق لوگ ہیں -
اختر - معشوق لوگ کیا خوب واہ صاحب واہ -
نواب - بھئی ناز برائے خدا اٹھیو ورنہ بڑی بدمزگی ہو جائیگی بھائی جان -
ممن - حضور اب جانے بھی دیجیے - انکی بات کا برا کیا ماننا
چھٹن - تمہارا پان چوڑی والی اور یہ گفتگو - ع

اگر حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

نواب - بھئی چوڑی والی کی چھوکریاں ادب اور تمیز اور داب گفتگو کیا جانیں ممکن ہے بھلا - انکے گھر جو گیا تو کل چیزیں بے جوڑ پائیں - گلوری میں زعفران کھاتے سنا ہے کسی نے - یہ صرف اظہار تجمل کے لیے مشک کے عوض زعفران پان کیا کھلایا گویا پان پلاؤ اکا دکیا -
ممن - حضور سلونے کے ساتھ زعفران اور میٹھے کے ساتھ مشک کا میل ہے اور اسکا پساؤ -
نواب - اجی اب پساؤ اور زعفر کا ذکر چھوڑو - انکو مناؤ کہیں - انکا روٹھنا غضب ہے -
چھٹن - یار سچ کہوں - واللہ وہ صورت ان دونوں نے پائی ہے - کہ جی چاہتا ہے صبح سے شام تک پیچھیاں پیا کروں - مگر یہ ہمسے کیا حماقت ہوئی کہ ہم خواہ مخواہ تنک کر چلے آئے اب جاتے ہیں تو جھینپتے ہیں اور نہیں جاتے تو محمد عسکری صاحب کے خلاف ہوتا ہے -

الغرض بڑے اصرار کے بعد نواب چھٹن صاحب کمرے میں تشریف لائے - تو قمرن نے شوخی کے ساتھ کہا اوئی سچ کہنا اللہ نے ہمیں کیسی صورت دی ہے کہ اچھے اچھے شہزادے ہم پر عاشق ہیں -
ناز بولی - بہن ملوانی قدر ہی [illegible] - شہزادے ہی نہیں - بلکہ [illegible] شہزادیاں تک تم پر عاشق اور [illegible] ہیں -
ایک نواب چھٹن صاحب ہیں - اُن ہی کی بیوی تم پر جان دیتی ہیں
چھٹن صاحب اس فقرے پر مسکرائے -
محمد عسکری نے ہنسکر کہا - جی - یہ تو آج معلوم ہوا
نواب چھٹن صاحب کی مخدومہ بھی تماش بین ہیں -
اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا - ناز اور قمرن [illegible] ہنسیں کہ لوٹنے لگیں اور محمد عسکری کی بڑی تعریف کی -
اتنے میں چھٹن صاحب نے کہا بھئی سردی معلوم ہوتی ہے
ناز ذرا اپنا چادرا تو ہمکو اڑھا دو -
ناز نے کہا چہ خوش اچھی کہی - اور میں سردی [illegible] کہا ہم تم دونوں اسی میں دبک رہیں - [illegible]
نصف انھوں نے اور نصف اُس پری [illegible] اوڑھا اور زانو بزانو ہو کر کے بیٹھے چھٹن صاحب [illegible]

ہمنشیں جب مرے ایام [illegible] ہیں
بن بلائے [illegible]

نواب - آپ کے ایام [illegible]
اختر - (مسکرا کر) حضور کی [illegible]
نواب - قمرن آج بڑی خنکی ہے - [illegible]
قمرن - تم خود ہی نہ [illegible]

ہم تو نہ آئینگے۔

نواب محمد عسکری نے اپنے معشوق برقدم کو اپنی جانب کھینچکر چاہا کہ گود مین لین تو قمرن فوراً تڑپ کر دہ ہو رہی اور کہا بڑے مزے مین آئے۔

محمد عسکری جھینپکر یہ شعر پڑھنے لگے۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے	
می نمائی ہر دمے از منظرے	

چھٹن۔ بی قمرن۔ کیون راضی کیون نہین ہو جاتی ہو۔ نواب محمد عسکری تمکو گود بٹھانا چاہتے ہین۔

گود بٹھانے کے فقرے پر سب ہنس پڑے۔ چھٹن صاحب نے کہا کیون اسوقت کا کیسا بدلا لیا۔ نہ کہو گے۔ ہمسے اور مذاق ہمسے اور فقرہ بازی کیا دل لگی ہی۔ ہونھ۔

اتنے مین قمرن جھپ سے آن کے محمد عسکری کی گود مین بیٹھ گئی اور قریب تھا کہ یہ کسی قسم کی دست درازی کرین کہ وہ چمک کر پھر الگ ہو گئی۔ یہان اختر نے کہا۔ الٰہی خیر۔ عورت ہی یا چھلاوا۔ اللہ ری پھرتی۔ اُف رہی شوخی رگ پے مین خون کے ساتھ ہی ساتھ شوخی بھی دوڑتی ہی۔

محمد عسکری نے کہا خون کے ساتھ ساتھ نہین بلکہ یون کہو کہ خون کے عوض شوخی ہی رگ پے مین دوڑتی ہی۔

اس عرصے مین قمرن دو تین بار تو برآمدے مین ہو آئی دو ایک مرتبہ شیشے کے دروازے سے باغ کی بہار لوٹ آئی اور ایک بار نواب صاحب کے رخسارون پر بھی سب کے سامنے بے جھجک بے دھڑک ہاتھ پھیر آئی۔

نواب صاحب نے کہا برآمدے مین نہ جاؤ خدا کے لیے کہین بجلی نہ شرما جائے۔

چھٹن صاحب بولے بی نازو تم جب سے باغ مین آئی ہو پھول مارے غیرت کے عرق عرق ہو گئے ہین۔ اب ان دونون مین تکرار ہونے لگی۔ وہ کہین ہمارا معشوق اچھا اور یہ کہین ہمارا معشوق اچھا۔

چھٹن صاحب نے کہا ایک یہو دن کا لنہ سے لکھنؤ صرف بی نازو کے دیکھنے کو آئی تھی۔ اور کون یہودن وہ یہودن جو تمام کلکتہ کی ناک تھی۔ محمد عسکری نے کہا بس۔ اور بی قمرن وہ حسین ہین جنکا جواب تمام فرنگستان مین نہین ہی۔ ایکمرتبہ دہانا مین حسن کی نمایشگاہ ہوئی تھی اور ہمارے ملکۂ معظمہ کے ولی عہد حضور شہزادہ ویلز حکم بدے گئے تھے اور انھین کی جانچ پر کل امور کا دارومدار تھا کہ جسکو وہ منتخب کرین وہ بالا انعام پائے اس نمایشگاہ مین بی قمرن کی تصویر بھی گئی تھی اول انعام ہماری بیوی قمرن ہی نے پایا تھا۔

اختر۔ اسمین کیا فرق ہی خدا نظر بد سے بچائے پری ہو پری۔

ممن۔ بچہ جو ہی۔ واہ ری شکل۔ ہو ہو ہو۔

چھٹن۔ بی نازو جان صاحب۔ نواب نازو بہو صاحب۔

نواب۔ حضور نواب قمر النسا بیگم صاحب مزاج شریف۔

اختر۔ حضور بہشتی مزاج بلی صاحب سے اور اب چھٹن صاحب بہادر سے اب ہیچ چلیگا۔ انکی نازو پر جان جاتی ہی۔

نازو۔ ایک اینہ کیا فرض ہی بمبرادہ لکھنؤ مزا ہی۔

قمرن۔ بس۔ بس۔ ہمیر سارا ملک جان دیتا ہی۔

نازو۔ گھر کی ٹکی باسی ساگ ذری صورت تو بنواؤ۔

قمرن۔ ای باجی ہماری تمھاری شکل مین فرق ہی۔

نازو۔ ای کیون نہین ایسی ہی صورت ہی۔ ماشاء اللہ۔

قمرن آکے نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی۔ اور بی نازو

کشتہ ناز چھمن صاحب کی زیب آغوش نہین کچھ دیر تک محفل طرب
گرم رہی کوئی ایک بجے کے وقت منہہ دھوتا تو آغا محمد اطہر اور
نواب چھمن صاحب درمیان اختر - اسی گاڑی پر سوار ہوکے اپنے
اپنے گھر گئے - اور ممن شاگرد پیشہ مین سو رہا - بی نازو نے کہا
اور ہم کہان سوئینگے - نواب صاحب نے شہ نشین کیطرف
اشارہ کرکے کہا تم اسمین آرام کرو - وہ بولی اوئی مین تو ڈر
کے مرجاؤنگی کیلی سونا مکان - اندھیاری رات - اکیلی
کیونکر سوسکونگی - انھون نے مالی کی بیوی کو بلوایا اور
حکم دیا کہ تم اِنکے قریب سو رہو -

نواب فلک مدار کا ب کے بخت رسا نے یہ رسائی دکھائی کہ
منہہ مانگی مراد پائی صنم آرزو سے ہم آغوش ہوے جب کمرا
بالکل سونا ہوگیا - تو قمرن نے نوابصاحب سے کہا کہ اب بس
بچلے بیٹھے رہیے گا اور اگر ذرا بھی تم نے چھیڑ چھاڑ کی تو مین
بھاگ ہی جاؤنگی -

نوابصاحب نے کہ اُسوقت شراب محبت کے نشے مین چور
تھے بہت چست آغوش مین لیکر ایک بوسہ لیا - مگر ہاتھ ذرا
ڈھیلا تھا کہ قمرن تڑپ کر زن سے نکل بھاگی - اور فوراً
ایک دروازہ کھول کر باہر ہوگئی - ہاے اُسوقت نوابصاحب
کی بیتابی اور بیقراری اور قمرن کی شرارت اور شوخی قابل دید
تھی - نوابصاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگے -

میرے آغوش سے کیا ہی وہ تڑپ کر نکلے
اُنکا جانا تھا الٰہی یہ کہ جانا دل کا

نواب - دیکھو قمرن عاشق کا دل دکھانا اچھا نہین -
ق - اوئی عشق کرنے چلے ہو - اور اِتنا بھی نہین جانتے -
نواب - عاشق نواز ہونا چاہیے نہ کہ عاشق کش -
ق - پانچ سو کے سونے کے چھڑون پر بھسلائے لیتے ہو -
نواب - (ہاتھ جوڑکر) کیون ستاتی ہو -
ق - ستانا تو نہ چاہیے (مسکراکر) دل دکھانا برا ہوتا ہے -
انسان کو چاہیے کہ کبھی کسی کا دل نہ دکھائے -
نواب - آپ ہی تو قتل پر کمر باندھے ہوے ہو اور آپ ہی
کہتی ہو قتل کرنا برا ہے -

جور بھی کرتے ہو اور کہتے ہو یہ بھی ہنس کر
سچ ہے اچھا نہین ہوتا ہے دکھانا دل کا

اور پھر اُسکا دل دکھاؤ جو یہ دل تمھاری نذر کرچکا ہے -
ق - اپنے مطلب کی بات نہین چھوڑتے اور ہم نے جو کہا
اُسکو کیسا اُڑا دیا -
نواب - ایک سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے جان مین
جان تک حاضر ہے واللہ - مال کیا شے ہے - اگر جان سے دریغ
کرون تو سزا دو -
ق - لاؤ اچھا لاؤ اسوقت کیا دیتے ہو - لاؤ -
نواب - اب اسوقت بھلا ہمارے پاس کیا ہے جانی -
ق - واہ نہ ہونا کیسا کسی بات کی کمتی ہے -
نواب - وہ کمتی نہ سہی اللہ کا دیا سب کچھ ہے مگر سر دست مین
کیا کر سکتا ہون یہان پر - گھر پر آدمی بھیجون تو خزانہ کون
کھولے گھر مین بدنامی ہوگی -
ق - اچھا ایک بات بتادین تمھارے پاس یہان ہی
موجود ہے یہ باغ ہمارے نام لکھدو (قریب آنکر ایک بوسہ لیا)
نوابصاحب پکڑنے ہی کو تھے کہ وہ طرارہ بھر کر مولسری کے
درخت کے پاس پہونچی -
نواب - خدا گواہ ہے - یہ باغ ہمارے گھر کے لوگون کے نام ہے

یہ بیگم کے نام ہو اُنکے باپ نے جہیز مین دیا ہو- اور ملکیت بھی اُنھین کی ہو-

راوی- واہ قمرن کیون نہو اچھا کیا مارا تھا- اور کیا مارنا کیا معنی باغ گھوم جاتا- مگر نوابصاحب مجبور تھے ورنہ ایک بوسے پر بی قمرن باغ گھما لیتین-

ایک مہاراجہ صاحب نے ایک بائی جی کو صرف ایک بوسے پر پانچہزار چہرہ شاہی کھنا کھن گنوادیے تھے - نوابصاحب کی ریاست کب اِسکی مقتضی ہوتی کہ باغ کی فرمائش سے مُنھ موڑ مین مال ہاتھ کا میل ہو- رخسار شاہد گلعذار کا بوسہ روح پرور کہان ملے

ق- اچھا نواب سنو اِدھر آؤ- مگر چھیڑ چھاڑ سے مین بہت گھبراتی ہون-

نواب- (قریب جاکر) یہان خنکی ہو- اندر چلو جانی-

ق- ہمین تو گرمی معلوم ہوتی ہو- نواب سردی کیسی-

نواب- ہاے یہ جوانی بھی کیا شی ہو- اور پھر اُٹھتی کوپل-

ق- (ہاتھ مین ہاتھ دے کر مسلنے لگی) اچھا نواب ایک بات کہین مانو گے-

نواب- جو چاہو وہ کہو- مگر ایک بات نہ کہو بس-

ق- اچھا ہم مین اور تم مین ایک شریط (شرط) ہو جاے-

نواب- تمسے شرط یہی ہو کہ جو ہم کہین- اُسکے جواب مین تم نہین نہ کرو- اور جو تم کہو اُسکے جواب مین ہم نہین نکرین-

ق- (ہاتھ پر ہاتھ مار کر) منظور- لے کہ ڈالو-

نواب- تم ہمارے دل کی خواہش پوری کرو (ہاتھ جوڑ کر) ۶

دل بہت بیقرار ہو اسوقت	

قمرن نے نوابصاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا- چلو کمرے مین اب ہمین نیند آتی ہو- اور ہاتھ پکڑ کر کمرے مین لے گئی- مولسری کے درخت سے کمرے تک جاتے جاتے کوئی بیس جگہ پر کمر نے بل کھایا اور بیس ہی مرتبہ اسطرح کا جھونکا دے کے چلی کہ نواب صاحب کو سنبھالنا پڑا-

اتنے مین کمرے کے دروازے بند ہو گئے-

صبح کو جب شاہ خاور تخت زرنگار سپہر پر جلوہ گر ہوا تو عروس چاردہ سالہ بی قمرن صاحب خواب ناز سے بیدار ہوئین اور مُنھ ہاتھ دھو کر جانے کے لیے تیار ہوئین آنکھین نیچی کرکے لجاتی ہوئی نوابصاحب سے کہا نواب قول پورا کر دیگے-

نوابصاحب نے کہ شربت وصال کا ذائقہ جان بخش چکھ چکے تھے اور بفحواے- ۵

وصال یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

پیشتر کی نسبت صنم عربدہ جو و شاہد قوس ابرو کی تیغ محبت کے اور بھی گھائل ہو گئے تھے- کہا قول جان کے ساتھ ہو-

قمرن نے گلے مین باہین ڈال کر ایک بوسہ لیا اور کہا یہ باغ ہمارے نام لکھدو میرے اچھے نواب-

نوابصاحب نے بوسہ لے کر کہا (ہمارے نام لکھ دو) کیا معنی ہم وہ تدبیر سوچ رہے ہین کہ باغ تمھارا ہو جاے اور صرف باغ ہی نہین بلکہ ہماری جائداد کی تم قابض ہو جاؤ- باغ کون بڑی کائنات ہو- قمرن بد دماغ ہو گئی اور بولی جاؤ بس دیکھ لیا- دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی-

نوابصاحب نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا- بس دمڑی کی ہنڈیا ہی کا نقصان ہوا نا-

اس فقرے پر قمرن اِسقدر جھینپی کہ سیدھی نازو کے کمرے مین بھاگ گئی اور دروازے بند کر لیے- اب نوابصاحب

لاکھ لاکھ منتیں کرتے ہین وہ ایک نہین سنتی -
اتنے مین نازو نے قریب آنکہ ایک سوال کیا واللہ اعلم
کیا پوچھا جسکے جواب مین قمرن نے گردن نیچی کرلی اور خاموش
ہو رہی نازو نے گدگدانا شروع کیا - کہا بتاؤ بہن - بو بو -
بو بو قمرن - اوئی یہ نگوڑی حیا کا یہان کون کام ہے - پھر وہی
سوال کیا تو قمرن نے کہا (نہین مانتین باجی تم) نازو نے پھر
وہی امر دریافت کیا تو قمرن نے کہا یا میرے اللہ وہان سے
بھاگ کر یہان آئی - یہان انھون نے ناک مین دم کر دیا -
نازو نے کہا اچھا تم اتا بتا دو کہ ہان یا نہین - قمرن بولی
ہم نہین جانتے - بن ناحق کو چھیڑتی ہو باجی -
بڑی دیر کے بعد نازو نے دروازہ کھولدیا تو نوابصاحب
نے نازو کو سلام کیا اور کہا اب تمھارا لحاظ کیا کرینگے - تم
ہماری بڑی سالی ہو -

ــــلے دــــے

نازو اور قمرن اور نوابصاحب کو تو ابھی بلاغ ہی مین مزے
لوٹنے دیجیے - اور اب منشی مہراج بلی صاحب کی حالت زار
کا حال سنیے کہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے بڑھوتی وقت
یہ تڑبھس لگا کہ چلے نازو جیڑی والی سے اختلاط کرنے -
عشق چرایا کہ اس نوخیز منہارن سے بغل گرم کرین اور یہ
خبر ہی نہ تھی کہ کوچۂ عشق کی راہین کیسی ٹیڑھی ہین عاشقی
معشوقی کھیل اور خالہ جی کا گھر نہین ہے -
محمد عسکری اول تو جوان آدمی دوسرے دو تمنا تیسرے
دس کی جگہ بیس خرچنے مین بند نہین - پھر حسین اور خوش پوش
ان سب پر طرہ یہ کہ پانچ سے چہرہ شاہی ذرا سی بات مین گن دے
اب قمرن اپنے ہزار جان سے عاشق ہو یا نہو - آپ دل تو خیر سے

پیر فرتوت خضاب کے بھروسے عاشق ہوے دوسرے پرلے سرے
کے بخیل - ٹکا خرچنا نہ چاہین - تیسرے جلساز فریبیے دغوے مین
کام نکالا اور دھتا بتائی اور سب پر مستزاد یہ کہ گول آدمی اور بدقطع
ہاتھ پانون کھدڑ کا واک - بھونڈے بھونڈے - توند بے ایمان
کی قبر - نازو پر عاشق ہوے تو دیتے وقت نوٹ کی وہ چھیچھالیدر
کی کہ توبہ ہی بھلی - مگر واہ ری نازو - جھلا کے وہ زناٹے کی تیپ
رسید کی کہ عمر بھر نہ بھولینگے چوبے جی چھبے ہونے گئے تھے دوبے ہی
رہ گئے بوس و کنار کے عوض کھوپڑی ہی پلپلی ہو گئی راہ مین
انکے خدمتگار نے کہ ایک ہی اجڈ آدمی تھا خوب ہی جلی کٹی
سنائین اسپر اور بھی جھلائے مگر قہر درویش برجان درویش
چپت کھانے سے انکا عشق اور بھی بڑھ گیا - ع

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت ست
وز شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

چپت کھاکر خود بدولت تو ایک دوست کے یہان چلے گئے
اور خدمتگار اور مہری کو رخصت کر دیا -
اب سنیے کہ انکا خدمتگار ایک بڑا اجڈ اور جھلا بوڑھا آدمی تھا
اور پرلے سرے کا دشمن عقل اسنے گھر جاکر ایک بارن سے جو اندر
آتی جاتی تھی کچا چٹھا کہ سنایا کہ آج منشی منہارن کی بکھری گئے
ہین تو وہ ساس آؤ دیکھس نہ تاؤ جاتے ہی کھر لہس اور ایک
دہس کھپڑی پا اس چپا کا بھوا کہ کا کہی تم سے - ہمکا تون ہی نہی
چھوٹی بھائی کر یا مدا چپائی مار رہیون -
بارن نے چپ چاپ سب حال سنا اور گھر مین جاکر مہراج بلی کی
بیوی سے بیان کر دیا - اس سے اور مہراج بلی سے نہین بنتی تھی -
اب قدرت خدا سے موقع ہاتھ لگا تو بھلا کب چوکتی - دھر دادیا
مہراج بلی کی بیوی نے اس مہری کو بلایا جو ہمراہ گئی تھی اور جو

بازو کو جھانسا دے کر مٹھار کے لائی تھی - اس سے پوچھا کہ یہ کس چوڑی والی کے ہان گئے تھے وہ ایک ہی کلان کار سوچی کہ اگر صاف صاف کہے دیتی ہون تو انکے ہان آنا جانا موقوف ہو جائیگا صاف مکر گئی - کیسی منہارن کون چوڑی والی کا کوئی پہیلی بجھوادت ہوہین کا جانون - مہکا کا کھبر - لگی بنانے بتانا

مہراج بلی کی بیوی نے کہا اگر صاف صاف کہدے تو چار آنے انعام کے دون -

اللہ اللہ چار آنے - یہ لمبی رقم - اب کیون نہ بتادیگی مگر وہ غریب عورت بیچاری رکھیگی کہان - اتبو فر در ہی بتادیگی کیونکہ عمر بھر کے کھانے کا سہارا ہوا جاتا ہی - انھون نے مہراج بلی کے بھی کان کاٹے - چار آنے انعام کی کیا کہی ہی - مہری نے چھاؤن تک نہ دی - اور لگی اُڑان گھائیان بتانے

مہراج بلی کی بیوی کو یقین نہین آتا کہ یہ چوڑی والی کے ہان گئے ہون وہ سوچتی تھین کہ جوانی مین تو انھون نے یہ حرکتین کبھی کی نہین بڑھاپے مین بھلا کیا کرتے اور پھر چوڑی والی اور انکو مارے - یہ کہین ہو سکتا ہی بھلا - لیکن بارن نے کہا کہ مین نہ سنوا دون تو کفر ٹے کفڑے نکالدی جاؤن اور تدبیر یہ کی کہ مہری کو اشارہ کر دیا کہ خبردار بتانا نہین اور جب مہراج بلی کی بیوی کسی کام کو اٹھ گئین تو خود بھی انکے پیچھے پیچھے گئی اور کہا کہ تم آڑ مین سے سنو مین اس سے سب قبلوائے دیتی ہون جب وہ آڑ مین بیٹھ گئین تو اسنے مہری سے کہا کہ خبردار بتائیو دتائیو ناہین - مدا یہ انکا سوجھی کا - کوو اس ناہین کرت ہی - مہری سمجھی کہ یہ بھی مہراج بلی کی ہمدردی - کہا جون بدا ہوت ہی تون ہوت ہی - بڈھے ننٹی اور پھر رہیں اور منہارن انکا مارے - رام رام !!! -

بارن کا مطلب تو پورا ہو گیا - اب بیوی کو یقین کامل ہو گیا کہ میان پر چوڑی والی خوب ہی برس پڑی - مہری نے کہا بھلا یہو للکارن کہ ناہین کہ سسری یہ کا و کرت ہی - اسنے کہا ای ہون سے نہی چھوڑ کے بھاگ آئے -

مہراج بلی کی بیوی بھی یہ سب سنکر یہان آکے بیٹھی مہری کی صورت سے نفرت تھی - کہا اچھا تو جا اب بس کام نکلگیا - رہا اب آج سے اگر آئی تو منھ جھلس دونگی تیرا - مہری تو جمیت ہوئی - اور بارن نے اور بھی چمکانا شروع کیا - عجب ہوے گوا - بڑا عجب ہوے گوا - منہارن سے بیاہ کری گئے راہین -

مہراج بلی کو کیا خبر کہ گھر مین خبر ہو گئی - یہ اپنے ایک دوست کے پاس گئے اور انسے کہا - بھئی ہمین ایک امر مین مشورہ دو ہم ایک عورت پر عاشق ہوے ہین اور وہ بے اعتنائی کرتی ہی کوئی تدبیر بتادو -

انکے دوست نے انکی دل [illegible] تقریر سنکر کہا آپ پاگل ہو گئے ہین - یہ سن اور عشق عقل کے ناخن لو صاحب - ؎

شعر
ہزار بولی لگتی نے جٹ گیے
عقد نکاح باندھ نہ ان [illegible] زن کے ساتھ

مہراج بلی نے اپنے دوست میان عاقل سے کہا - یار ہنسی دل لگی کی سند نہین ہی تدبیر بتاؤ - اتبک تائب رہے مگر اب تائب نہین رہا جاتا - دل نادان ایک پری پر آگیا - ؎

ہاتھ لگجائے تو چھوڑون کسطرح	مر سے تائب تھا ولیکن آج پی

عاقل - ای تو کبھی اس سن مین اور عشق معشوق - ! -

مہراج - اسمین بندے کا کیا بس ہی عجیب صورت ہی - ہائے کیا آنکھین پائی ہین - ؎

تسمیدہ گردش لیل و نہار ہم بھی ہین	مر ہوے تری آنکھون پہ یار ہم بھی ہین

واللہ اسوقت تصویر آنکھون کے نیچے پھر گئی - ع

کسی معشوق کا بوٹا سا قد آنکھون مین پھرتا ہی

عاقل - (ع) ہمکو دکھا تو دو - یہان بلواؤ ایک روز
مہراج - (م) بھئی تم کسی تدبیر سے بلواؤ - میرے بلانے سے نہ آئیگی - س

ہر ظلم اسکا یار کیا ہم نے کیا کیا
کیا جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

ع - اور آپ کے معشوق کا سن شریف کیا ہی -
م - کوئی انیس برس کا سن ہوگا بس - ارے یار - آنکھین لڑتے ہی تیر سا کلیجے مین لگا - س

کیونکر آنکھون تلے بجلی سی اک کوند گئی
کیا دل نے مرے دیکھی جو دو مانگ
ہم آنکھون سے آنکھین لڑ گئین خیر

سمند ناز نے ڈالا اُسے روند
کہ ہی یہ رات آدھی کچھ دعا مانگ
عجائب نرگستان کی ہوئی سیر

ع - خیر یہ تو شاعرانہ خیالات ہین اب -
م - شاعرانہ خیالات نہین بخدا - اِس سے بڑھکر ہی - مین اوسکی تعریف کر سکون -
جان لکھنؤ ہی - سارے لکھنؤ کی ناک - یعنی شہر لکھنؤ گفتہ شدن مبالغہ - مبالغہ - مبالغہ - نمودن نتوانم - خصوصاً داستان وے واہ واہ چہ گفتم - وکسی چہ گفتہ شود - کہ ہر دو دست دی چوری ست - بر شاخ مروارید - سرخ و سفید - دیدہ نہ شنیدہ از عقل بعید - س

جبکہ یاد آتا ہی دل اسکا وہ گدرایا ہوا
ہر طرف پھرتا ہون مین اے دوست گھبرایا ہوا

ع - منشی مہراج بلی صاحب اب تو آپ آج کی لینے لگے فارسی کتنی اچھی بولتے ہین آپ -
م - من فارسی بیان ہست - صاحب ایران -
راوی - اے سبحان اللہ - خراسان کے ہو - یا نہین ورنہ

ہم بھی فارسی بولتے ہین - دستِ وی کہ چوری ست بر شاخ مروارید - ع

بزن تیشے کہ کوہستان بلرزد

فہمیدی بابائے شما - بر فرق ان عاشق خود کہ عبارت از مہراج بلی گول مول ست آن زد کہ از نام او روئی مشہور ست یعنی چپت کہ چپاتی از وے زائد -
م - مگر یار - اُس ظالم ستم شعار کیجانب سے ہمین مایوسی ہوتی جاتی ہی -
ع - نہین نہین مایوس نہ ہونا چاہیے - س

روپا برسا ئینگے روپہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاء اللہ

سونا برسا ئینگے سنہلے بادل
آئیو نچے وہ دیکھ اہلے گہلے بادل

یہ دو رباعیان روز بستر سے اُٹھنے کے قبل پڑھ لیا کرو ایک یہ اور ایک اور - س

یا بار الٰہ مصطفےٰ کا صدقہ
برسا دے مینہہ ہری بھری ہو خلقت

اولاد بتول و مرتضیٰ کا صدقہ
یا رب شہدائے کربلا کا صدقہ

م - یہ رباعیان لکھ دو - مگر بھائی خالی خولی ان رباعیون سے کیا مطلب نکلیگا ہاے - س

وہ ظالم کے مسی آلودہ دندان
لگا کر ناخن پا سے وہ تا فرق

جھلک مین تیون سے بھی دو چند ان
سراسر حسن کے دریا مین تھی غرق

تو بھائی صاحب کوئی تدبیر سوچیے -
مہراج بلی کو اُن کے دوست اور اُن کے احباب نے خوب چنگیون پر اُڑایا اور بنایا -
۱ - کیسے بلی ناز دے کیسی بنی - ہو خوش نسمت یار -
۲ - کیسے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے -
۳ - اسوقت تو آپکا دماغ ہی نہین ملتا جناب -
۴ - واللہ کیا خوش نصیب آدمی ہی ہمارا یار مہراج بلی -
م - (اپنے دل مین) خدا تم کو بھی یہ خوش نصیبی دکھائے -

۵ - اجی حضرت زبان سے کچھ تو ارشاد فرمائیے -
۶ - (وہی شیدی) مین نے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون کرتا ہون - اجی مہراج صاحب -

اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

مہراج بلی نے صدہا مغلظہ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے - جسقدر زیادہ یہ جھلاتے تھے اسیقدر اِنکے دوست اِنکو بناتے تھے اور اسپر یہ اور بھی جھلاتے تھے -

الغرض اِن سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہونچے - تو اب دروازہ نہین کھُلتا - کھولو - دروازہ کھولو - (دھم دھما کر) ارے دروازہ کھول دو - کوئی ہی - ؟ -

(کنڈی کو بجاکر) ارے رامدنوا (رامدین) ادھری بگڑے کی مہرارو - یہ کیا ماجرا ہی بھئی سب کے سب مر گئے ایک مرے سے سب کو سانپ سونگھ گیا (دروازے کو زور سے ہلاکر) توڑ ڈالونگا - ارے کھولو -

ھدے ابر نخاست - کوئی جواب ہی نہین دیتا - بالکل سناٹا - یا امر اللہ -

مہراج بلی اسقدر جھلائے کہ سڑک پر سے ڈھیلے چن چنکر پھینکنے شروع کیے - دو چار ڈھیلے اِدھر اُدھر کے مکانون مین پہونچے اُنھون نے ڈپٹنا شروع کیا -

ابے یہ کون ڈھیلے پھینکتا ہی - سر توڑ ڈالونگا آکے - نامعقول بھلا اب تو پھینک -

آخرکار دروازہ کھُلا اور گھر مین تشریف لائے - تو بیوی مُنھ پھلائے ہوے - بارن بات نہین کرتی - گھر کی مہری جب سب کے بشرے سے خفگی اور ناراضی کے آثار نمودار تھے - ابھی اِنکی سمجھ مین نہین آیا کہ اِسکا سبب اصلی کیا ہی -

مہراج - کتنے بجے ہونگے بارن اسوقت - ؟ -
بارن - ہم کا جانی جو بجے ہون -
مہراج - مہری کچھ سُنا تو نہین کہ بجے ہین -
مہری - ہمرے پاس کا کچھ گھڑی رہت ہی -
بیوی - گھڑیالی سے پوچھو جاسے کہ کے بجے ہین -
مہراج - (جورو کیطرف دیکھ کر) یہ آج سُست کیون بیٹھی ہین
بارن - ہمکا ناہین معلوم اُنہین سے پوچھو جاے سکے -
مہری - ارے ہان رے ہم بیچ کا جانی کا ہے سست (سُست) اہین
بارن - منہارن کا بلوائے کے بلوائے کے پچھتیا (فضیحتا) اُڑا دت ہو -
راوی - یہ سنتے ہی - ۶

	کاٹو تو لہو نہین بدن مین	

مہراج بلی کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا - ہاتھ پانون مین رعشہ - مارے شرم کے گردن نیچی غصے کو ضبط کر کے کہا کیا - منہارن کیسی - بس اسپر انکی بیوی نے ڈانٹ بتائی -

منہارن وہ جون کھڑی سہلائس رہے - اب سمجھو کہ کون منہارن کہ ابہو ناہین سمجھو - تمکا سرم نہین آت ہی - کہ لڑکا لڑکی - پوتا پوتی - ناتی نواسی موجود - اور حرکتین اُس کرت ہو -

الغرض اپنی زبان مین ایک گھنٹے تک وہ وہ بے نقط سنائین کہ مہراج بلی عرق عرق ہوگئے - مہری اور بارن کے سامنے کبھی ایسے کاہے کو ذلیل ہوے تھے - اسنے کہا اگر تمکو ایسا ہی کرنا ہی تو مجھے زہر دیدو - یہ تمھاری عمر اور یہ بُری حرکتین تم رئیس آدمی اور چوڑی والی کے گھر جاؤ - جو ہمرے پھرس (فرش) پر نہین بیٹھ سکت ہین - ڈوب مرنے کی بات ہی - بڑی گیرت (غیرت) کا کام ہی - یہ تمکا ہوسے کا گوا - اور یہ بُڑھوتی وخت

(دِقت) !!! ابے مُمھرے بوتی یوتا نتیا ناتن سنہین تو کا کہین -

مہراج بلی نے جھینپتی ہوئی آواز مین کہا - یہ سب غلط ہی نجانے مسے کس نے آکے جھوٹی باتین کہدین - اور تم کو یقین آگیا - مین تو جانتا بھی نہین کہ کون منہارن اور کیسی منہارن یہ سب غلط اور جھوٹ ہی -

بارن - تو کھمت دار (خدمتگار) جھوٹ بولت ہی -

مہراج - خدمتگار کون ہیرا تو سامنا کراؤ -

بارن - وہی کہت راہی ہم کا جانی -

مہراج بلی نے دروازے کے پاس سے جھلا کر خدمتگار کو بلایا کہا کیون بے وہ منہارن کون ہی اور یہ تو نے یہان آنکے کیا آگ لگادی - طوفان باندھتا پھرتا ہی -

خدمتگار - ارے اب جون بھوا تون بھوا -

بارن - بے سنت ہو - جون بھوا تون بھوا -

مہراج - (جھلا کر) اب تو جوتے کھائیگا -

خ - ارے صاحب جب تم ٹھیو تو ہم کو آہین -

مہراج - (دو تین گھونسے لگا کر) اور لیگا -

خ - منہارن کا گستا (غصہ) ہم پر نکاست ہین -

مہراج - (اور پیٹ کر) اب تو ہٹ جا ہمارے سامنے سے -

خ - اب ہم نوکری نہ کرب - بس اب جائت ہی -

مہراج - دور ہو مردود نمک حرام - دور ہو یہان سے -

راوی - بارن اور اس خدمتگار مین بھی چشمک تھی - اس ترکیب سے اُسنے اِسکو بھی نکلوایا -

اُس دن سے مہراج بلی اور اُنکی بیوی مین نفاق شروع ہوگیا - یہ بات بات پر اِنکی لے دے کرنے لگین - اور روز جوتی پیزار ہونے لگی - بارن شیر ہوگئی - مہری اِنکو بھونی مونگ کے برابر نہین سمجھتی تھی - اِنکا اعتبار بالکل جاتا رہا - بااین ہمہ نازو کا عشق انکے دلمین اسقدر جاگزین تھا کہ ہر دم اُسی کی یاد مین سر دھنتے تھے اور اُسی کے عشق کے جنون مین تنکے چنتے تھے -

دوسرے روز جب مہراج بلی اپنے اُسی دوست کے ہان پھر گئے تو اِنکو دیکھتے ہی اِنکے دوست نے مسکرانا شروع کیا کہا بھئی لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی ضبط نہ ہو سکی -

مہراج بلی بگڑ گئے کہا آپ دوستی یارانے کے قابل ہرگز نہین ہین لاحول ولا قوۃ ہم درد دل سناتے ہین اور آپ سے اِسکے علاج کی تدبیر دریافت کرین اور آپ اِسکے جواب مین ہنسین اور ہمکو بنائین واہ کیا دوستی ہی بس جاؤ بھی اب آج سے تمھارے یہان آئے تو اُسپر لعنت - اِنکے دوست نے اِنکو للو تپو کرکے ٹھہایا اور یہ مژدہ سنایا کہ بی نازو اب تھوڑی دیر مین آیا ہی چاہتی ہین - ہم چاہے لاکھ تم سے دل لگی مذاق کرین مگر تمھارے شریک حال تو ضرور ہونگے لیکن بھائی صاحب ایک ٹیڑھی کھیر کچھ پوچھئے وہ کیا - وہ یہ کہ نازو کا قول ہی کہ بغیر ایک شرط کے مین کسی ہندو کو صورت نہ دکھاؤنگی اور وہ شرط بڑی کڑی ہی وہ کہتی ہی کہ جس شخص کو مین نے ایک دفعہ چپت لگادی اُس کو نہال کردیا اور اگر دو بار چپتیایا تو پھر تمام عمر اُسکو نہین چھوڑتی - تو ہماری صلاح یہ ہی کہ آپ ایک چپت اور کھا لیجئے اِسمین کوئی عیب نہین ہی - ؎

برنیاید ز کشتگان آواز	عاشقان کشتگان معشوق اند

مہراج بلی دل مین بڑے ہی خوش ہوئے کہ مار لیا ہی خدا کرے ایک مرتبہ اور چپت جمادے بلکہ اگلی اِس زور سے لگائے کہ بڑی ہی چوٹ آئے تو پھر کیا پوچھنا ہی -

مہراج بلی نے کہا یار آج ہی بلواؤ تو لطف ہی انھون نے کہا

آج ہی بلکہ ابھی ابھی ۔گھر مین چوڑیان پہنانے گئی ہو۔ آلے مگر شرط یہ ہو کہ آپ کی آنکھون پر پٹی باندھی جائیگی اور اندھیری چڑھائی جائیگی ۔ اور ایک یا دو دھبین لگاکر چلی جائیگی ۔کل تم اور وہ ہم بستر ہوگے مگر اسمین بھی یہ شرط ہو کہ کل بارہ بجے تک رہیگی ۔ تب تک تم مسٹ مارے پڑے رہنا۔ جب اندھیری ہوجائے تو بس مگر۔ ع

قرص مہتاب در سیاہی شد

اسکے بعد تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی کی آنکھون مین پٹی باندھی گئی اور کہا اب تھوڑی دیر مین بی نازو آنے والی ہین اِنکے دوست احباب بھی دو چار جمع تھے اور سب کے سب چھپ چھپکر ہنستے تھے کہ اچھا گاؤدی پھنسا ہو۔

غرض جب مہراج بلی صاحب کی آنکھون مین پٹی بندھ چکی تو سب نے کہا بھئی واللہ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ محلسرامین ایک اور آفتاب جلوہ فگن ہو ۔رخ زیبا کا یہ نور ہو۔ ای سبحان اللہ مہراج بلی آہ سرد کھینچکر بولے ۔ ؎

بھول کر ای چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے بھی ہوجائے دم بھر چاندنی

اتنے مین اِنکے دوست نے کہا (ہشیار ۔ مے آید) چوڑیان جھنکین اور اِن کی چنت ۔ یا پر ایک ٹیپ پڑی تو حضرت فرماتے ہین ۔ ؎

منہدی بالیدہ ہاتھ کی دھپ سے | درد کا فور ہوگیا سر کا

راوی ۔ ایک چپت کی ابھی کسر ہو ۔ رہا سہا درد بھی کافور ہوجائے چلو چھٹی ہو۔

مہراج بلی نے دوسرا شعر پھر موزون فرمایا ۔ ؎

کھا کے چپتین ہوا وصال نصیب | خیر لکھا مرے مقدر کا

دوست ۔میان بوسہ تو اب اِسکے عوض مانگو محنت کی زرا تو ملے

مہراج ۔(آہ سرد بھرکر) بس اِس سے بڑھکر بوسے کا کبھی مزہ نہوگا۔ ؎

نہ خنجر گلا رکھا ہو خود شوق شہادت مین
بھلا کس منھ سے مانگین خونبہا ہم اپنے قاتل سے

دوست ۔ اب شب کو آپ آج یہان ہی آرام فرمائیے گا۔

مہراج ۔ہزار کام چھوڑکر ۔ لے اب آنکھین تو کھولو۔ واللہ دم گھبرا رہا ہو۔ اُفوہ۔

اِنکی آنکھین کھولدی گئین تو یہ رخصت ہوے اور اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا۔

دوست ۔ تو مین تمہارا انتظار کرون ضرور آنا ایسا نہو کہ تم نہ آؤ۔

مہراج ۔ نہ آنے کی ایک ہی کہی ۔چاہے طوفان آئے ۔ چاہے آندھی ۔ چاہے بھونچال آئے ۔زمین اور آسمان ایک ہوجائے ۔آفتاب سوا نیزے پر آجائے قیامت آجائے بندہ ضرور آئے گا ۔گھر جاکے بیوی سے کہا آج شب کو ہمین ایک موقع کی تحقیقات کو جانا ہو ۔ ذرا دیر کرکے آئینگے ۔ اور سر شام ہی سے اپنے دوست کے ہان جا بیٹھے ۔ نو بجے کے قریب ایک کمرے مین بھیجے گئے ۔ جہان پلنگ بچھا تھا ۔ اور روشنی کا نام نہ تھا مگر اِنسے کہدیا گیا تھا کہ جب چاندنی چھپ جائے تب آپ نازو سے گفتگو کیجیے گا ۔ کمرے مین جاکر پلنگ پر لیٹے اور ذرا ٹٹولا تو کہا نازو ۔ ؎

بتا تو مجھ کو کہ بے واسطہ خفا کیون ہو
یہ اختلاط مین ای کج ادا جفا کیون ہو

بو بو نازو مین ہاتھ نہ لگانے کا ۔مگر ۔ ؎

شب وصال مین کیا منھ چھپا کے بیٹھے ہو | جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیسی

ارے جانی ہو سنے نے کیا گناہ کیا ہے - باتین تو کرو - یا خدا
چاندنی کہین جلد غائب ہو تو مین اپنے چاند کی صورت دیکھون
اس چاند کی کیا حقیقت ہے میرے چاند کے مقابل مین اس
چاند کی بھی کوئی اصل و حقیقت ہے -
جب انھون نے دیکھا کہ ناز و نخرا تے لینے لگی تو آہستہ آہستہ
ڈرتے ڈرتے پانون دبانے لگے اور بار بار یہ شعر پڑھتے جاتے تھے -

وہ سوتے بے حجابا نہ رہے رات	
نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی	

جب چاندنی چھپ گئی تو انکی بیقراری اور بھی بڑھی کہ اتنے
مین ایک شخص نے آواز دی حضور لمپ گل ہو گیا ہے لمپ جلادون
انھون نے کہا ہان اندھیرے مین جی الجھتا ہے آدمی نے
آنکر لمپ جلا دیا - منشی مہراج بلی نے یہ شعر پڑھا - ؎

تمام رات گئی کر گیا کنارا چاند	
لو اترو بام سے تم جیتے اور ہارا چاند	

یہ کہکر انھون نے نازو کو آہستہ سے جگایا اور آہ سرد
بھر کر پھر یہ شعر پڑھا - ؎

گھونگھٹ کو اٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا	
عاشق سے شب وصل مین پردا نہین کرتے	

شانہ پکڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے نازک بدن نازک اندام نازک
کمر معشوق کو اپنی جانب کھینچین مگر شانے مین اور جسم مین وہ
نزاکت وہ ملائمت نہین پاتے پہلوانون کے سے کھنچے - پھر
انھون نے زور کیا اور کہا جانی دیکھو دست نازک مین چوٹ
نہ لگ جائے - شانے کیطرف جو انھون نے ہاتھ بڑھایا تو
نازو نے ہاتھ پکڑ لیا - اب ادھر ادھر کے زور کرتے ہین نازو ہاتھ
نہین چھوڑتین - مگر چادر سے اپنے کو اسطرح لپیٹے ہوے
کہ مہراج بلی کو کچھ نظر ہی نہین آتا - ایکدفعہ انکا ہاتھ اس زور
سے دبایا کہ یہ چیخ اٹھے - انکے چیختے ہی نازو نے ہاتھ ڈھیلا
کر دیا اٹھکر چادر ہٹاتے ہین تو چیخ کر بھاگے -
مہراج بلی سمجھے تھے کہ چاند کے چھپتے ہی اس پلنگ پر ایک
چاند نکل آئیگا اور حسن عالم افروز نظر آئیگا - مگر حسن عالم افروز
خرد سوز کے عوض کالا بھجنگا ہنستے کار وز نظر آیا - اس ڈنڈپیل
گرانڈیل پہلوان کشتی گیر حبشی کی صورت دیکھتے ہی فوراً
غل مچایا اور مارے ڈر کے کانپتے ہوے بھاگے کہ ایسا نہو
پکڑ لے باہر آئے تو زنانشی قہقہہ پڑا کہ انکے ہوش اڑ گئے -
اور احباب نے چٹکیون پر اڑایا -
۱ - کہیے بی نازو سے کیسی نپٹی -
۲ - کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے -
اتنے مین اس شیدی نے آکے کہا مین بھی آداب عرض
کرتا ہون - اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنس پڑے
کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - مہراج بلی نے صدہا مغلظہ گالیان
دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے -
الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہونچے تو اب
دروازہ نہین کھلتا - دروازہ کھولو (دھمدھما کر) ارے
کھولو کوئی ہے - ؟ -
صدائے برنخاست - کوئی جواب ہی نہین دیتا بالکل
سناٹا اور لطف یہ کہ انکی بیوی اور مہری مین کوٹھے پر باواز بلند
باتین ہوتی جاتی ہین اور جواب ندارد - اسپر یہ اور بھی جھلائے
اب انکی بیوی اور مہری کی باتین سنیے -
بیوی - کوئی کہانی سناؤ مہری -
مہراج - ارے کہانی گئی چولھے مین دروازہ تو کھول او مہری

مہری - ایک گانوْن مان ایک سارس راہی -
مہراج - (جھلاکر) اری او سارس کی نانی دروازہ تو کھول -
مہری - جیسے کوئی کواڑ کھٹکھٹاوت ہے -
بیوی - ارے کوؤ متوارا ہوئی -
مہراج - اری متوالا نہین مین ہون -
مہری - ارے بھائی کو آئے نسی گھر ما ناہین ہین -
مہراج - اری نسی تو مین ہی کمبخت ہون -
یہ کہکر مہراج بلی دبک رہے - پڑوس مین ایک دفتری رہتا تھا اُسکی جورو کی آنکھ کھل گئی اپنے ہی پڑوسن کو پکارا اور یون کہنے لگی اری ممتاز دلھن - اری ممتاز دلھن - اری بی ہمسائی (ڈھیلا پھینک کر) کواڑے کے پاس چرپائی پر پیر پھیلائے سو رہی ہیں بے غافل - اری اُٹھکے ذری اِن منشی کے گھر مین پکار دو - وہ بیچارے بڑی دیر سے کھڑے ہین - ہمارے مکان سے آواز وہان تک نہین جاتی -
مہراج - ارے یہ مہری بڑی حرام زادی ہوگئی - سنتی ہے اور دروازہ آکے نہین کھولتی -
مہری - ارے صاحب ہمار کون گسور - (قصور) ہے بنا پوچھے سے بھلا کس کس کھولدیئی -
مہراج - تو مجھکو نہین پہچانتی - اچھا ٹھہر جا -
مہری - (چڑاکر) ٹھہر جا - ٹھہر جا - جانو لیل جہین -
مہراج بلی کی بیوی اُٹھی کو ٹھے کے کمرے مین دروازے کے پاس کھڑی تھین - انھون نے کسیقدر بلند آواز سے کہا (پوچھو کہان سے آئے ہو) مہراج کھڑے سُن رہے تھے اور انکے سنانے کے لیے تو کہا ہی گیا تھا -
مہراج - این یہ مہری سے سب کے سب شانے ہوگئے - یہ معاملہ کیا ہے -
بارن - کہان سے آئے ہو نسی ناہین ہین -
مہراج - کیا مر گئے نسی - ہیضہ کیا - ڈوب گئے -
بارن - ناہین - ڈگر مان بیٹھے چرت رہین - تون سپاہی پکڑکے کانجی ہوس لی گوا -
اِس فقرے پر کانسٹبل ہنس پڑا - اور وہان سے چل دیا مہراج بلی اُسکے سامنے بہت خفیف ہوے - لیکن مہر درویش بر جان درویش -
مہراج - نسی کانجی ہوس بھیجے گئے - آخر تم اُنکی کون ہو پہلے یہ بتاؤ -
مہراج بلی نے کئی بار اصرار کیا کہ اب دروازہ کھولدو مگر اُنکی بیوی اور مہری نے ایسی مسٹ ماری کہ جواب ندارد آخر کار تڑکے حسب معمول دروازہ کھولا گیا تو ڈیوڑھی مین جوتا اُتار کے آدمی کیطرف دوڑے -
آدمی دروازے سے باہر یہ جا وہ جا -
اندر گئے تو بارن کے پیچھے جھاڑو لیکر دوڑے وہ جا کے کوٹھری مین چھپ رہی -
مہری کی طرف جھلا کے چلے تو اُسنے اِنکی بیوی کی پناہ لی یہ آگ بھبوکا تھین -
بیوی - رات تھے کہان - دوئی بجے آئے -
مہراج - کہ تو گئے تھے صاحب نے کمیٹی مین بلایا تھا - وہان تھے - پھر پوچھتی ہو کہان گئے تھے -
بیوی - بس ہمکا چلتر باجی نہ بہت بتاؤ - راتو کا کمیٹی ہوت ہے -
مہراج - لے سچ سچ کہدون - ایک جگہ مشاعرہ تھا -
بیوی - مسارہ کا - ناچ تھا تُریا ناچت راہی اور تم بیچھے (مزے) لوٹت راہو - مسارہ تھا -

مہراج - نہین مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہی - بھلا تم سے جھوٹ کہینگے - یقین مانو مشاعرہ تھا -

راوی - معقول کس آسانی سے مطلب سمجھاتے ہین آپ مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہی -

بیوی - تم جھوٹن کے سردار ہو - تلنگے سے کہہ صاحب کے یہان سے آوت ہون - اور ہم سے کہیو کمیٹا تھا - (کمیٹی تھی) اب کہت ہو مسارہ تھا -

مہراج - تمہارے سر کی قسم مشاعرہ تھا - یقین سمجھو ہم جھوٹ ای سچ کہتے ہین -

بیوی - دیکھیو نا - حال کھل گوا - زبان سے نکس گوا کہ ہم جھوٹ بولت ہین - ارے ہم تو پہلے ہی کہت راہی -

مہراج - مگر تمہار اس حرکت ہمکا نیک ناہین لاگت ہی - محلا بھر جاگ اٹھا اور تم نہ بولیو -

بیوی - (ڈانٹ کر) کاہے کا بولی (انگوٹھا دکھاکر) ہمار یو بولت ہی - جہ کے پاس حرام جادی کے رات رہیو وہی سے گھلواؤ - بس ہمار جبان نہ کھلواؤ اب -

بارن - دوئی بجے آئے منسی جی تم -

راوی - ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی گھر مین بیوی پر خفا ہونگے کہ رات بھر غل مچایا کیے اور کسی نے نہین سنا مگر اسکے برعکس لیا انکی مخدومہ ہی نے ڈپٹنا شروع کیا -

بی قمرن خدا جانے کہان غائب ہوگئین

باغ سے صبحدم بی نازو صاحب گاڑی پر سوار ہوکر اپنے میکے آئین اور آتے ہی باواز بلند کہا - امی جان تو مبارک جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہوگئی - یہ نواب تو بڑا امیر آدمی ہی کیا باغ ہی کیا بیان کرون - جی نہین چاہتا تھا کہ باغ سے قدم باہر رکھون گئی اور نواب زادے تھے - بڑی دل لگی رہی - ایک نواب نے ہمکو اپنی بغل مین بٹھایا تھا - مینھ برستے وقت کیا مزہ آتا تھا کہ کیا کہون - اللہ قسم امی جان بڑا بھولا نواب ہی -

ضعیفہ نے کہا اسوقت بڑی خوشی حاصل ہوئی - چلو محنت ٹھکانے لگی اب چین ہی چین ہی - اتنے مین ماما نے جو پیچھے کھانا پکا رہی تھی - کسی سے کہا آئیے آئیے - نازو نے پیچھے دیکھا تو کہا قادر ہین -

میان قادر کو ٹھے پر آئے - دریافت کیا وہ کہان ہی - نازو نے پوچھا کون - کہا تمہاری بہن - نازو نے بے اعتنائی کے ساتھ کہا کیون - یہ کیا - قادر نے کہا پرسون سے یہان ہی یہان کیا چھاؤنی ڈالیگی کیا - نازو بولی ای کون - تم کہتے کیا ہو - قادر نے کہا وہ پرسون سے یہان آئی ہی - نازو نے کہا کچھ خیر ہی یہان سے تو کل ہی چلی گئی - قادر کو حیرت ہوئی مگر سمجھا کہ دل لگی کرتی ہی کہا بس اب دل لگی ہو چکی بتاؤ ہین کہان -

نازو نے قادر کے سر پر ہاتھ رکھکر کہا - اس سر کی قسم یہان سے کل ہی چلی گئی - کیا سچ مچ وہان نہین ہی - یا اللہ خیر کرنا - بڑا غضب ہوا -

ضعیفہ بولی ای یہ کیسی باتین ہو رہی ہین - نازو نے ٹھک کہا ہی ہی امی جان قمرن کا پتا نہین ہی - یہ کہتے ہین پرسون سے غائب ہی اور یہان کا کہکے آئی تھی کہ وہان جاتی ہون - ہی ہی امی جان یہ کیا ہوا - ضعیفہ لگی دوہتڑ پیٹنے - اور رونا شروع کیا - نازو بھی روئی اور قادر کی آنکھون سے بھی اشک جاری ہوگئے -

نازو نے کہا کوئی پھسلا تو نہین لے گیا - اسے کیا جانے کسکے پالے پڑی ہی - کوئی جل دے کے لے گیا ہوگا - وہ تو ایسی بھی نہین - کسی کی ذات آنکھ اٹھا کر دیکھتی تو تھی نہین -

مگر مین جانتی ہون کسی کٹنی کے دم مین آگئی - اب کہان جاکے تلاش کرون میرے اللہ -

ضعیفہ - ہی ہی میری بچی - اور مین کہتی تھی کہ اس چھوکری کی کوئی غور نہین کرتا -

قادر - (ق) ہم سمجھتے تھے یہان ہی - بڑا دھوکا ہوگیا -

نازو - کیا جانے تم لوگون نے کیا کر دیا اُسکو -

ق - اب یہ تم مخت مخت (مفت) مین لڑائی مول لیتی ہو -

ض - ارے لڑائی کیسی میری لڑکی کو کیا کر دیا -

ق - تمھاری تو لڑکی تھی مگر میری بھی تو کوئی تھی -

ض - تیری کون تھی - تو ہی اس قابل ہوتا تو وہ بھاگ کیون جاتی - وہ روز کہا کرتی تھی کہ امی جان اس سے تو بہتر تھا کہ ہمارا کسی میان صاحب کے یہان نکاح کیا ہوتا کہ روپیہ تو ہوتا -

ق - ہان تو یہ چھدّا ہم پر ہی - ہان !!! -

نازو - ای تو نکھٹو ایسا نہوتا تو جورو بھاگ کیون جاتی مردوے شرماتا نہین اور اوپر سے آنکھین دکھاتا ہی -

ض - میری بچی کو جیسا تمنے تباہ کیا اللہ تم کو تباہ کرے ہائے اب مین اُسکو کہان پاؤنگی -

نازو - (روکر) یہ کیا معلوم تھا امی جان کہ ——

ق - اب کہان جاکے ڈھونڈھون اللہ -

ض - یہ قمرن کو ہوا کیا - ارے وہ تو ایسی تھی نہین -

نازو - امی جان ہائے - یہ ہوا کیا - جوان جہان - اُٹھتی کوپل میان مونڈی کا ٹم نکھٹو - پھر کیا کرے -

ض - ارے ایسا ہی بھاگ جانا تھا تو ہمسے تو کہہ جاتی -

ق - اب مین جاکے تھانے پر رپٹ لکھوائے دیتا ہون -

ض - اچھا یہ آخر کل کہان رہی - پرسون کہان رہی -

ق - وہان سے تو کہکے آئی تھی کہ میکے جاتی ہون -

نازو - امی جان - آپ پوچھتی کیا ہین - وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی بس - کوئی جوان پٹھا ملگیا ہوگا - چھوکری تو ہی ہی آگئی دم مین -

ض - تو اب قمرن کی شکل ہم نہ دیکھینگے نازو - ؟

نازو - اللہ مالک ہی - ہمارے گھرانے کا نام بد کر گئی -

ق - مین تو اب سنکھیا کھا کے سو رہونگا -

ض - ایک اٹھوارے تک راستہ دیکھو شاید کوئی پھسلا لیگیا ہو تو کون تعجب ہی - مگر قمرن تو ایسی تھی نہین -

ق - تھی نہین ہونہہ - وہ ٹرورس کا جو لونڈا ہی وہ پان والے کا لونڈا اُس سے دن بھر ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی - کہنے لگین - ایسی تو تھی نہین -

ض - اور تو دیکھا کرتا تھا - شاباش ہی تیرے جگرے کو -

نازو - اسی کے کرتوتون تو وہ خراب گئی - امی جان -

ض - ہماری قسمت ہی مین یہ لکھا تھا بابا - ہائے !!! -

ق - کیا جانے کہان چلدی اور ہم اس دھوکے مین تھے کہ یہان ہی دو دن تک مست مارے بیٹھے رہے -

نازو - اب یہ دریافت کرو کہ جاتی آتی کہان تھی اور مردون مین کس کس سے ملاقات تھی تو شاید پتا لگ جائے -

ق - مردون مین بس اُسی پان والے کے لونڈے سے ہنستی بولتی تھی - کیا جانے کیا ہوا -

نازو قادر کو علٰحدہ کمرے مین لے گئی اور پوچھا کہ کیا اُس لونڈے سے ——

قادر نے کہا یہ تو نہین معلوم مگر سانٹھ گانٹھ کچھ تھی ضرور -

پوچھا اُس لونڈے کی عمر کیا ہے - کہا - ہوگا یہی کوئی سترہ
اٹھارہ برس کا - پوچھا کیا کچھ خوبصورت ہے - کہا نمکین لونڈا ہے
اور ہاتھ پانون بھی اچھے ہین - نازو نے کہا بھائی پھر کوئی
صورت سے اُسکی خوشامد کرو اور قدمون پر گر کر کہا خدا واسطے
ہماری بہن کو کہین سے ڈھونڈھ نکالو - قادر کی آنکھون مین
آنسو بھر آئے اور رو کر کہا - میری تو آبرو گئی - کہین کا نہ رہا
نازو نے کہا بھائی دیکھو اب یہان اسوقت ہم ہین اور تم ہو
کوئی غیر نہین - کیا تم سے وہ سچ مچ خوش نہ تھی -

قادر یہ سنکر اور بھی رویا اور کہا مجھ سے تو وہ کہا کرتی تھی کہ
مین تم پر جان دیتی ہون میری جان جاتی ہے اور یہ اور وہ
مگر کیا جانے یہ کیا ہوگیا - اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ گئی
اُسی لونڈے کے پھیر مین اُس سے بدنام بھی ہوگئی تھی اب
مین جا کے چوکی پر رپٹ لکھا دون اور ڈھونڈھون - ابّا
سنینگے تو کیا حال کرینگے - بڑی بدنامی ہوئی - گئی آبرو - خاک
مین مل گئی - مگر ایسی بد تو تھی نہین - ایک نقط پان والے کے
چھوکرے سے تو ہنستے ہوے دیکھا - بس باقی اور کسی سے نہین -
اب مین سوچتا ہون کہ مین کرون کیا - اگر کسی سے کہتا ہون
تو شرم آتی ہے اور نہین کہتا ہون تو شرم آتی ہے - اور نہ کہون
تو کیا بات چھپی رہیگی - توبہ کر نہ دے - محلے بھر مین معلوم
ہو جائیگا بڑی ٹیڑھی کھیر ہے - بڑا جبر کر گئی - ہمپر - مگر کیا کرین -
اب کوئی چارہ ہی نہین - اللہ مالک ہے - اُسپر محلے بھر کا دانت
تھا - مگر دیکھو اُسکا پیچھا ہے کسی سے پھنسی نہین -

قادر کی آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگا -

نازو نے بڑی ہمدردی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے
آنسو پونچھے اور سمجھانے لگی کہ بھائی اب یہ فکر کرنی چاہیے -
کہ کسی طرح قمرن کا پتہ لگے - نہین تمھاری غزت جائیگی اور اچھی جان
کی جان وہ زہر کھا لینگی - مگر لوگون کے یہ طعنے نہ سنینگی کہ انکی
لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی بدکارہ تھی آوارہ تھی - تم اُس موئے
پان والے کے لونڈے سے ٹوہ لگاؤ -

ایک دن مجھ سے بھی کہتی تھی کہ باجی ہماری سسرال کے
سامنے ایک دکان ہے اُسمین ایک پریزاد لونڈا رہتا ہے تنبولی ہے
مگر گھورنے اور چومنے کے قابل اور ہم سے اُس سے دل لگی ہوا
کرتی ہے - مین نے رکھائی کے ساتھ ڈپٹ بتائی کہ چل چپ لونڈا
گیا اپنی ایسی تیسی مین - خبردار پھر یہ نہ کہنا تجھے شرم نہین آتی
شرم حیا سب بھون کھائی - بس چپ ہو رہی - مین جانتی ہون
اسی لونڈے کے سب کرتوت ہین اُسپر قمرن بہت ریجھی ہوئی
تھی - اُسی سے پتہ لگیگا -

قادر نے کہا اچھا جا کر ٹوہ لیتا ہون - اگر محلے مین ہوگی تو
کہان چھپ سکتی ہے - مگر ہماری آبرو مین اب فرق آگیا - اب
کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہ رہے - جی چاہتا ہے جا کے
کنوئین مین ڈوب مرون اور جان دے دون - ہمارے
گھرانے مین کبھی ایسا فضیحتا نہ ہوا تھا - مگر اللہ کی مرضی اسکو
کوئی کیا کرے - واہ قمرن واہ - اچھا چل دے کے چل دین
عمر بھر داغ رہیگا - یہ کہکے رونے لگا - نازو نے پھر سمجھانا شروع
کیا ابھی دیکھو تو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے - سائین کے سو
کھیل - گھبراؤ نہ اتنا - نہین تو ہاتھ پیر بھول جائینگے - پھر کچھ
نہ ہو سکیگا - کام انسان وہ کرے جس سے کچھ مطلب حاصل
(حاصل) ہو - اور جو کام ہی بگڑ گیا تو کیا فائدہ نکلا بھلا -

قادر نے کہا اچھا تو مین اب جا کے تھانے پر رپٹ

کرتا ہون آگے پھر دیکھا جائیگا جو مرضی خدا کی۔

نازو۔ بھائی ذری سمجھ بوجھ کے کام کرنا چاہیے۔ تھانے کا معاملہ۔ اور تم ابھی کم سن ہو۔

قادر۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) ہاے قمرن نے بڑی دغا دی۔ مجھ کو جب اُنکی باتین یاد آتی ہین تو بیساختہ جی چاہتا ہی کہ چیخین مار کر روؤن۔ ابھی تھوڑے ہی دن کی بات ہی کہ گلے مین ہاتھ ڈال کر کہنے لگی کہ ہمین جڑاؤ کرن پھول بنوا دو۔ ہمارا بہت جی چاہتا ہی۔ ہاے قمرن یا یہ باتین یا ایکا ایکی ایسا دل سخت کر لیا۔ ارے ظالم کوئی ایسا بھی کرتا ہی۔ اب کبھی کاہے کو وہ نظر آئیگی۔ یہ کہکر بیقرار ہو کے رونے لگا۔

نازو۔ بھائی خدا کے واسطے ایسی باتین نہ کرو میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہی۔ ہاے میرے اللہ۔

قادر۔ یا میرے اللہ۔ یا تو قمرن کو مجھ سے ملا دے یا زمین پھٹ جائے اور مین سما جاؤن (سینے پر زور سے ہاتھ مار کر) ہاے کیا کرون۔

نازو۔ (ہاتھ روک کر) ہائین ہائین خدا کے لیے یہ کیا بچپن کرتے ہو۔ گھبراؤ نہین۔ قمرن کو خدا تم سے ملائیگا۔ وہ ایسی تو نہین ہی۔ خدا جانے کیا بجوگ پڑا۔

قادر۔ ہاے میرے اللہ۔ قمرن تو ایسی آنکھون کے نیچے سے غائب ہو جائے اور مین زندہ رہون۔

راوی۔ نازو کی مان تو ایک ششتہ تھی اُسنے جو دیکھا کہ اسقدر دیر تک قادر اور نازو مین باتین ہوئین تو گھبرائی کہ ایسا نہو نازو کی زبان سے کوئی امر خلاف مصلحت نکلجائے تو لینے کے دینے پڑین۔

پکار کر کہا نازو یہان آؤ بیٹیا۔ میری تو بُری حالت ہی اور ہم وہان جا کے بیٹھ رہین۔ مین اب کسی کو کیا مُنھ دکھاؤن میرا بُڑھاپا جیسا خراب ہوا۔ اللہ نہ کرے کسی کا ہو۔ لڑکپن مین وہ چین کیے کہ اللہ سب کو نصیب کرائے۔ اور جوانی مین ہاتھی ہمارے دروازے پر جھومتا تھا۔ اب اِس بُڑھاپے مین بھی اللہ کی عنایت سے روٹی مل جاتی تھی سو قمرن نے یہ گل کھلایا۔

قادر۔ امان سُنینگی تو بہت بُرا حال کرینگی۔

نازو۔ ای ہی وہ بات ہی ہی ایسی۔

ق۔ مین تو کسی کو مُنھ دکھانے کے قابل نہین رہا۔

نازو۔ ہی ہی قمرن یہ کیا کر گئی تو۔

ق۔ ایسی اولاد سے تو بے اولاد ہونا اچھا۔

نازو۔ سچ ہی امی جان۔ خدا نہ دے اولاد مگر دے تو ہونہار دے۔

ق۔ بات چیت شکل صورت سے تو نہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسی بد ہی

نازو۔ وہ گئی اسی پان والے کے پھیر مین۔

ق۔ ہان مین جانتا ہون نہ اب۔

نازو۔ ہر طرح سے یقین ہی کہ اُسی موے کی اُستادی ہی۔ اللہ اِسکو غارت کرے اور کہین کا نہ رکھے بیٹھے بٹھائے زہر کھانے کو وقت پہونچا دیا۔

ق۔ گھر مین سمجھے ہونگے کہ میان بیوی دونون ساتھ ہی ساتھ آتے ہونگے۔

قادر کے دل پر نازو نے جما دی کہ یہ کُل کارروائی اور ساری کارستانی اُسی تنبولی کے لونڈے کی ہی۔ لونڈا ہی گبھرو اور گورا چٹا اور پٹھا اور ہاتھ پانون کا اچھا ہی۔ وہ لونڈیا تو کچی ہی پھنس گئی۔ نازو نے اسطرح پر پٹی پڑھائی اور ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ قادر کے دل پر نقش ہو گیا

کہا جاتے ہی سالے کے پٹے پکڑ کے پیٹنا شروع کرونگا -
نازو نے کہا بس یہی تو بیوقوفی ہی - پہلے ٹوہ لو - جب خوب
اچھی طرح سے دریافت ہو جائے تو چوکی پر رپٹ لکھاؤ اُسکے
گھر کی تلاشی لو - اگر گھر مین نہو گی تو کوئی اور گھر لے گیا ہو جو
اُسکے یار دوست ہون اُنسے کہو کہ تلاشی لین اپنے طور پر
پوچھین اور دریافت کرین کیا بات چھپی رہ سکتی ہی - توبہ کر
بندے - بات پھوٹے گی ضرور - اور میری جان مین قمرن کو دم
دیا ہی - دم جھانسے مین اُڑ لیگیا - وہ بیچاری ان کٹخنون
کو کیا جانے پان لینے کبھی گئی ہوگی ہنسی بولی ہوگی لونڈا گبھرو
ہی مگر تمھاری مان کو بھی عقل سے دشمنا گی ہی ای - لے بھلا
اس سن کی چھوکری کو اسطرح کوئی چھٹے سانڈ کیطرح چھوڑ دیتا
ہی اور پھر ایسی گوری چٹی قبول صورت عورت کیا معنی
چھوکری تمنے تو اپنے آپ اِسکو سکھایا کہ تو ایسی ہو جا - اب
بھگتو بس - اب پچھتانے سے کیا ہوگا بھلا - مگر ہان تلاش کرو
اور ہم بھی ادہر اُدھر پتہ لگائینگے کوشش کرینگے -
ماما - ای ماما - ذری یہان آؤ - بھلا قمرن کو کسی سے ہنستے
بولتے تمنے کبھی دیکھا تھا - سچ سچ بتانا - کبھی یہان پر یا
سسرال مین یا کہین اور - یا بازار مین -
ماما نے کہا نہین بوی ہمنے تو ہمیشان یہی دیکھا کہ گردن
نیچی کیے ہوے چلی جاتی تھین اور چلی آتی تھین - ہان
ایک دن اِنکی سسرال کے محلے مین جو تنبولی رہتا ہی وہ
اپنی دکان پر بیٹھا تھا اور اُس سے کچھ اشارے ہو رہے تھے
نازو نے کہا تمھارا بٹیا جیسے میان مین کہتی تھی کہ اسی
لونڈے کے پھیر مین ہوا یہ سب دیکھو دُگانا کو تو بلائین ماما
جاکے ذری دوگانا کو تو بلا لاؤ - کہو ذری میرے ساتھ ہی چلی چلو -

دوگانا آئین تو نازو نے نیچے جاکر کوئی آدھ گھنٹے تک گفتگو کی
اور جب اوپر چھت پر دونون آئین تو دوگانا نے ضعیفہ کو
سلام کیا اور بیٹھی اور بیٹھتے ہی پوچھا ای قمرن کہان ہین ذری
بلاؤ تو - کئی ایک دن سے نظر نہین آتین -
نازو - ہونہہ - تمکو بلایا کس کام کے لیے ہی -
دُگانا - کیا کچھ روٹھی ہوئی ہین - ای قمرن - ای قمرن -
نازو - اَئین کیسی پگلی ہو - پہلے سن تو لو ہمسے -
ض - بٹیا غضب ہوگیا - اب کیا کرین - (رو رو کر)
دُگانا - خیریت تو ہی - ای دُگانا یہ کیا معاملہ ہی -
نازو - پرسون قمرن آئی تھی - کل سسرال گئی آج یہ آئے
(قادر کی طرف اشارہ کرکے) کہتے ہین پرسون سے وہان
نہین ہی پانون تلے کی مٹی نکل گئی -
دُگانا - ای تو کیا پتہ ہی نہین ہی کہین - ہی ہی یہ کیا ہوا -
ض - (رو کر) بٹیا بڑھوتی دقت کر کھا لگا - ہاے - !
قادر - آج تیسرا دن ہی نہ یہان ہین نہ وہان ہین -
دُگانا - تمھانے پر رپٹ لکھائی محلے مین تو کسو پر شک نہین
ہی کسو سے ہنسی دل لگی تو بیجا نہین ہوتی تھی - یہ تو سسرال
کے لوگون کو معلوم ہوگا یا تم لوگون کو -
ماما - بس اُسی تنبولی کے لونڈے سے سانٹھ گانٹھ تھی -
دُگانا - ارے سچ کہا - وہ جو قادر کے مکان کے سامنے رہتا ہی
کیا کٹیلی آنکھین ہین ظالم کی - بس بس ہو نہو وہی ہو -
نازو - تمکو کہان سے معلوم ہوگیا یہ - کیا تمھارے سامنے
کبھی کوئی ایسی بات ہوئی تھی -
دُگانا - بہن پہلے تو قمرن بڑی بھولی بھالی سیدھی سادی
چھوکری تھی - تین پانچ نہین کچھ جانتی تھی گردن جھکائی

اور راہ راہ چلی گئی - مگر تم لوگون نے بہت ہی چھوٹی عمر مین اسکو نکلنے دیا - اب کچھ دن سے مین دیکھتی تھی کہ راہ چلتے ہوئی بوٹی پھڑکاتی جاتی تھی اور اگر کسی نے آوازہ کسا تو چمک کے (حاضر جواب تو تھی ہی) جواب دیا اور بھکڑ لڑنے لگی -

امین آباد مین ایک دن کوئی آٹھ دس جگہ رُک کے چہلی اور بھکڑ لڑنے لگی - اور ہاتھ پھیلا پھیلا کے کرتی اُٹھا اُٹھا کے تب مجھے معلوم ہوا کہ ایک تنبولی کے لونڈے پر اِسکا دل آیا ہی ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ اُس لونڈے نے اشارہ کیا اور اُسکے سنکارتے ہی قمرن کمر کو لچکاتی ہوئی اُسکی دکان پر گئی تو اُسنے ایک گلوری بنائی ادھر اُدھر دیکھ کر جھپ سے اپنے ہاتھ سے کھلائی اور جب قمرن چلنے لگی تو پھر اِدھر اُدھر دیکھکے گال پر ہاتھ پھیرا اور قمرن شوخی کے ساتھ مسکراتی ہوئی چلی آئی -

نازو - بس اب چاہے کوئی کہے ہمکو پورا یقین ہی کہ اُسی موے کے پھیر مین ہی قمرن -

دگانا - اسمین کیا تاجب (تعجب) کی بات ہی بہن ہزار بسوے تو اُسی کے پھیر مین ہی -

قادر - تو مین جاکر تُوہ لگاؤن نا - پہلے تُوہ لگاؤن - پھر تو ہم ہین اور وہ ہی - گھر مین رہنا مشکل نہ کردون تو سہی - سارا محلہ میری طرف ہو جائیگا ایسی بات ہی بھلا -

دگانا کی یہ گفتگو سنکر ضعیفہ اور نازو بہت ہی خوش ہوئین اور قادر کو کامل یقین ہوگیا کہ قمرن اُسی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی - یہان سے رخصت ہوے تو سیدھے گھر گئے وہان جاکر پانی پیا اور اپنی مان سے کہا امان بڑا ستم ہوگیا - اُنکا پتا نہین ہی - کہین کچھ سراغ نہین لگتا - میکے سے کل رخصت ہوگئی - خدا جانے بیچ مین کہان رہگئی -

اُسکی مان نے جو سُنا بدحواس ہوگئی - کہا - کہین بھاگ گئی - ارے اب مین کیا کرون - ہاے یہ بدنامی بھی قسمت مین لکھی ہوئی تھی - ارے یہ ہوا کیا - قادر اور کہین تلاش کرو ہاے قمرن دغا دے گئین - قادر نے کہا امان اب وہ نہ ملینگی - بڑے افسوس کا مکام (مقام) ہی مُدا کیا کیا جاے ہماری تو اِجت (عزت) گئی ہم تو اب کسو کو منھ نہین دکھا سکتے مداِ اِتا سنا ہی کہ یہ جو سامنے تنبولی کا لونڈا رہتا ہی اُس سے پھسی ہوئی تھی اور اُسی کے ساتھ بھاگ گئی ہوگی - اُسکی مان نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی کہا کئی مرتبہ مین نے بھی اس لونڈے سے ہنستے بولتے دیکھا تھا بیشک اُسی کے پھیر مین چلدی - اِسکے بعد قادر کی مان اُٹھی اور کہا تم بیٹھو بیٹا - مین جاکے پتہ لگاتی ہون - یہ کہکر وہ تنبولی کی دُکان پر گئی - دیکھا تو تنبولن اور اُسکی لڑکی بیٹھی ہی - کہا چھ دام کے بنگلے پان تو دے دو - کلّو - کلو نے دمڑی کے بنگلے پان دیکر کہا اب تم بڑی کنجوس ہوگئی ہو دمڑی کے پان لینے لگین - کہا نہین اسوقت (اسوقت) پیسا نہ تھا اور پان کھانے کی لت - ہمنے کہا چھ دام ہی کے سہی - دو گلوریان تو بنینگی - تمھارا لڑکا آج نہین نظر آئی دیا - کلّو نے کہا کانپور گیا ہی - پوچھا کب آئیگا - کہا دس بارہ دن مین - پوچھا کیون گیا ہی - کہا یہی رُجگار (روزگار) کرنے -

اسکے دل مین کھب گئی کہ بس وہی لونڈا قمرن کو لے اڑا پان لیکر واپس آئی تو لڑکے سے کہا بیٹا بس یہی لونڈا پھسلا لیگیا اُسکی مان نے کہا وہ کانپور رُجگار کرنے گیا ہی - اور دس بارہ دن مین آئیگا اب تم دو تین اپنے مسٹنڈے مسٹنڈے دوستون کو لیکر کانپور جاؤ اور وہان اُسکو گرفتار (گرفتار) کرلو - مین نے کئی مرتبے اس چھوکری کو ٹوکا تھا کہ

تو اس لونڈے کے پاس نہ جاتا کر مگر اُسنے نہ مانا اور یہ گل کھلایا اور ہماری آبرو مٹی مین ملادی اور دو کوڑی کی کر دی کسی کو صورت دکھانے کے کابل (قابل) نہ رکھا۔

خیر۔ قادر نے اپنے دوستون سے بھی ذکر کیا اُن سب کو افسوس ہوا اور خصوصاً اُن دوستون کو جو دو گھڑی جا کے آنکھیں سینکتے تھے اور قمرن سے ہنس بول آتے تھے سب کی صلاح ہوئی کہ کانپور جاکے اُس لونڈے کو مع قمرن کے گرفتار کرین اور قید کرا دین۔

قادر۔ یار اب اِسوقت ہمکو اچھی اچھی صلاح بتاؤ۔

دوست۔ اجی چلو ہم ساتھ ہین ایسی تیسی اُسکی۔

قادر۔ دل لگی ہو جو پکڑا جاوے یاد کرے عمر بھر۔

دوست۔ کون اُستاد کی قسم اتنا ٹھوکون کہ تنبولی پنا سارا بھول جاے دل لگی نہین ہی۔

قادر۔ یار تم اپنے اکھاڑے کے بھی کچھ لوگ لے چلو۔

دوست۔ ہان ہان لے چلینگے جتنے کہو۔

قادر۔ تو پھر اب کی ریل پر شام کو چلو۔

دوست۔ تو دوست ہم جاتے ہین۔ ریل آٹھ بجے جاتی ہی ہم سر شام سے ٹےشن (اسٹیشن) پر ڈٹین جائے۔ امین آباد مین گوری ساقن کی دکان پر دم لگائینگے اور سیدھے ٹےشن پر جائینگے بس ستم ہمکو وہین ملنا۔

قادر۔ مگر خنگے خنگے لے چلنا ساتھ۔ مرھیل آدمی نہون ذرا اِتنا کھیال (خیال) رہے۔

دوست۔ ابے واہی ہوا ہی۔ ہمارے اکھاڑے کے آدمی اور مرھیل۔ ایسے ایسے تگڑے جوان ہین۔ اور وہ کھنچے دھرے ہوے ہین کہ آدمی دیکھ کے ڈر جائے۔

۱۔ واللہ ایک پہاڑیے کی صورت دیکھ کے تو تنبولی کے لونڈے کا دم نکلجائیگا۔

۲۔ واللہ بڑا تگڑا جوان ہی اور ٹھین تو اُسکی ایسی ہین کہ الفاظ پر ایک کی بھی نہین ہین۔

۳۔ ارے ماد ہی تو نہین ہین جنھون نے کانپور کے دنگل مین ردم گھوم کے سکر سمیٹے پر نتھے پنجابی کو مارا تھا۔

۴۔ ہان ہان وہی۔ کیون کتنی پیاری کشتی نکالی ہی۔ اور داؤن (داو) کتنا صاف اور پھرتی کے ساتھ کیا ہی۔

قادر۔ ہان بس جو ہو سیدی لندھور کا بھائی ہو۔ واللہ دوست بڑا احسان ہوگا۔

دوست۔ سیدی لندھور کا بھائی نہین بلکہ چچا۔ ابے تو دیکھ تو سہی کیسا مجا (مزا) ہوتا ہی۔

کانپور مین تلاش

الغرض قادر اُسی روز ریل پر سوار ہوکر کانپور گیا اور اسکے ساتھ اکھاڑے کے تین ڈنڈ پیل ٹرینتے جوان بھی گئے یہ تینون قادر کے دوست اور قمرن کے چاہنے والے تھے۔

بُلبُلیا چوبے اور شبدی قاسم اور آغا۔ اور فیدو کچھ کام ہو گیا اس سے قادر کے ہمراہ نہ گیا۔

بُلبُلیا۔ (ب) وہ تنبولی والا لونڈا کچھ ڈنڈ پیل ہی۔

شبدی۔ (ش) ارے نہین ایک چپت کا آدمی ہی۔

ب۔ تو پھر ہماری ایک ڈانٹ مین آجائیگا۔

آغا۔ وہ ڈنڈ پیل کا باپ ہو تو کیا ڈر ہی۔

ب۔ ایک رگڑ مین بول جائیگا۔ جی۔

آغا۔ سب کے پہلے ہم ہی کو بھڑا دینا۔

ب۔ اچھا جا کہان سکتا ہی۔ کوئی بھڑے۔

شیدی - اور جا ہے ہماری شکل دکھا دو -

ب - ہٰذا بھائی بڑا گجب (غضب) کر گوا - یہ بھوا کس کس -

قادر - بھوا کس کس - ہم تو دن بھر نوکری پر جاتے تھے اور وہ اُس سے یہان ہنسا بولا کرتی تھی - بس کیا جانے کیونکر پھسلا لیا - بھائی بڑا ستم کر گیا -

ش - تو یہان تو ڈھونڈھا ہو تا مردآدمی -

ب - ارے ہان یہ کیا ضرور ہی کہ وہی لیگیا -

ق - ای بھائی لوگون نے آن آن کے بیان کیا ہم کو تو اچھی طرح معلوم بھی نہ تھا - ہماری سالی نے ہم سے کہا -

ب - وہ ناجو (نادو) وہ بھی اچھی عورت ہی -

ق - بلے تو بس پھر دل لگی ہی - میرا جوتا اور اِسکا سر ورد ھڑ اڈھڑ وہ بھر مار کی مار وھاڑ ہو کہ یاد کرے کبھی کبھی کو - جیسا کیا ویسا بھگتے

ش - اجی بس میرے سپرد کر دینا سمجھے -

ق - پہلے تو ہم ہی لگا لگا لینگے بھائی صاحب -

کانپور پہونچکر ایک سرا مین اُترے اور تھوڑی دیر کے بعد تلاش کو چلے تو ایک اور سرا مین معلوم ہوا کہ لکھنؤ سے ایک تنبولی آن کے ٹکا ہی اور اکا کرایہ کر کے اپنی عورت کو لے کر شہر کی سیر کو گیا ہی - اِسقدر پتا پایا تو سب کو شک کے عوض یقین ہو گیا کہ وہی لونڈا ہی اور یہ عورت قمرن ہی - بھٹیاری نے پوچھا میان یہ تم لوگ کانا پھوسی کیون کرتے ہو کیا وہ چور ہی وہ کل سے یہان آیا ہی اور بڑا اُجلا کھرچ ہی اور ایک عورت اُسکے ساتھ ہی - پوچھا عورت کیسی ہی - کہا گوری گوری ہی - اور ابھی کم عمر ہی اور دُبلے دُبلے ہاتھ پانون ہین پوچھا اور لونڈے کی قطع کیا ہی کہا اِس عورت سے بھی عمر مین کم معلوم ہوتا ہی اور بڑا انگلین لونڈا ہی - اُسپر شیدی نے کہا تم تو نہین ریجھی ہو

اُس لونڈے پر - کیا لونڈا بُرا مزے دار ہی - بھٹیاری چمک کر بولی میان مین بھی لکھنؤ کی رہنے والی ہون - کہو کی چھاونی کی نہین ہون مین اُسپر نہ ریجھی ہونگی تو کیا تم پر ریجھی ہونگی - سنیچر کی سی صورت کیا جانے کہان پر عذاب کیے گیے تھے جو صورت ہی پر سے پھٹکار برستی ہی - منھ ہی اللہ نے کالا کر دیا -

شیدی بہت جھیپا اور اب باہم ہنڈیا پکنے لگی کہ جب تک وہ لونڈا نہ آئے تب تک یہان ہی رہنا چاہیے -

بُلبُلیا نے کہا ایک آدمی جاکے چوکی پر رپٹ تو لکھا دو قادر اور شیدی چوکی پر گئے اور وہان رپٹ لکھائی کہ للتوا تنبولی ساکن لکھنؤ قمرن نامے ایک چوڑی والی کو کہ منکوحہ زوجہ قادر ہی دم دیکر پھسلا لایا اور سرا مین آنکر ٹکا ہی -

تھانے سے ایک کانسٹبل سرا مین گیا اور للکار کر کہا کاہے ری اب تم پرانی بھوئی بٹیین کا پھسلادت ہو - یو کو بدماسس (بدمعاش) ٹکا ہی آئے کے - بھٹیاری نے کہا اب ہمکو کیا معلوم کہ بدماس ہی یا نیک ماس - دو دن سے ٹکا ہی - ہم نے تو کوئی بدمعاشی نہین دیکھی ایک عورت البتہ ساتھ ہی - سو یہ کوئی بدمعاشی کی بات نہین ہی - ہان اگر کوئی واردات ہو جائے تو چالان کر دو - ابھی سے کیون دھمکاتے ہو -

کانسٹبل نے کہا اچھا جیسے ہی آئے ویسے ہی ہمکو اطلاع دو للتوا تنبولی کی گرفتاری کے لیے اِسقدر آدمی سرا مین جمع تھے اور سب منتظر کہ آئے تو پھانس لین -

قادر نے کانسٹبل کو دو روپے بھی دیے تھے کہ مع عورت اُسکو گرفتار کر لو - ہیڈ کانسٹبل سے بھی وعدہ تھا کہ آپ کو کچھ نذر دینگے اُسنے کہا یہ جو دو تین پہلوان تمھارے ساتھ ہین

انکو ہماری چوکی پر بٹھا دو۔ بہت بُشر بُرو گے تو بلوے مین دھر لیے جاؤ گے۔ بلکہ ہماری صلاح اگر مانو تو تم سب چوکی ہی پر رہو راستہ تو یہی ہی جائیگا کہ دھرئیے چوکی عین سرا کے پھاٹک پر تھی لہذا ہیڈ کانسٹبل کی صلاح کے مطابق یہ سب چوکی پر بیٹھے للتوا کے آنے کے منتظر تھے۔ قادر دل مین بہت ہی خوش تھا کہ بے محنت مشقت یہ تالگ گیا۔ خوب ہی درست ہوگا جاتا کہان ہی

ہیڈ کانسٹبل۔ اور جورو کسکی ہی۔ تمھاری ہی۔ قادر سے مخاطب ہو کر

قادر۔ جی ہان میری بیاہتا جورو ہی۔

ہیڈ۔ بھلا اب اسکو رکھو گے یا طلاق دو گے۔

بلبلیا۔ اب جیسی صلاح ہوگی ویسا کریگا۔

ہیڈ۔ ایسی عورت کا رکھنا کیا۔ سن کیا ہی۔

ق۔ کوئی چودہ پندرہ برس کا ہوگا بس۔

ہیڈ۔ اور وہ تنبولی کا لونڈا کیونکر لے بھاگا۔

ق۔ محلے ہی مین اسکی بھی دکان ہی۔ وہان جایا آیا کرتی تھی ہنسا بولا کرتی تھی۔ وہ لونڈا ذرا نمکین ہی۔ عورت ذات اور پھر کم عمر۔ بس اسکے بس مین آگئی۔ دم دیکر یہان بھگا لایا۔ اصل اصل بات یہ ہی۔

ہیڈ۔ میان دل ملنا عجب بات ہی۔

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی
بیٹھ جاؤ خود حیا اٹھ جائے گی

مگر جاتے کہان ہین چھ دو برس کی ٹھونک دی جاویگی لیکن یہ یقین ہی کہ وہی بھگا لایا ہی۔

ق۔ کئی آدمیون نے ان دونون کو ہنستے بولتے دیکھا تھا اور دو ایک نے یہ بھی کہا کہ وہ بھاگنے والی ہی تھی اسکی مان سے جو پوچھا تو تنبولن نے کہا کانپور گیا ہی۔ یہان سنا کہ وہ ہی اور ایک عورت ساتھ ہی۔

شیدی اور قادر دونون تلے ہوے بیٹھے تھے کہ للتوا تنبولی آنے تو شکار ہاتھ آئے۔ بلبلیا اپنے ایک پہلوان دوست کو لیکر بازار کی سیر کو گیا اور راستے مین باہم یہ گفتگو ہوئی۔

ب۔ یار وہ کمرن (قمرن) تھی بری عورت۔

دوست۔ وہ بری ہو یا بھلی مگر وہ تنبولی والا لونڈا ایسا ہی کہ جسپر قمرن جان دیتی ہی۔ بس موقع پاکے بھاگ آئی۔ بھائی بری صحبت مین یہی ہوتا ہی۔ ہمکو دیکھو پڑھے لکھے بھی ہین کچھ کچھ بھلے مانس بھی ہین مگر صحبت بری تھی کسی کام کے نہ رہے۔

ب۔ آج للتوا بھیجا جائیگا دو برس کو۔

د۔ یہ نہ کہو وہ بڑا گرو لونڈا ہی۔ ایسا ویسا نہین ہی۔

ب۔ ہمکو دس روپے دے تو ہم اسی کی سی گواہی دیدین اور مجے (مزے) سے ڈنڈ پیلین اور دودھ پیین۔

د۔ ہمکو پانچ ہی روپے دے تو ہم گواہی دیدین۔

ب۔ جو رستے (راستے) مین ملجائے تو بڑی سیر ہو یار۔

د۔ اور وہ روپے والا بھی ہی دے نکلیگا۔

ب۔ پھر ڈھونڈھو بھی کانپور سے کچھ کماہی کر کے لیجائین ارے ہان اپی دوران کے کچھ تو ہاتھ آئے۔

د۔ جو پکڑا گیا تو بس گیا گذرا پھر کہین کا نہ رہیگا۔ مگر پکڑا اگر دو جائیگا۔ وہ چھوکری بھی ستم ہی بھیا۔

ب۔ یہ کدرا (قادر) بھی الو ہی رہا۔

د۔ الو نہوتا تو جورو کیون بھاگ جاتی۔

ب۔ یار کہین چلکے دم تو لگاؤ۔ ہی کوئی دکان۔

د۔ ہان ہان۔ اتنا بڑا شہر یہ تو چھاؤنی ہی بھائی۔ مگر وہ لکھنؤ کی سی سائنین یہان کہان۔ وہ بات کہان پائیے۔ یار د

لکھنؤ ہی پر ختم ہی۔ نہ وہ بات چیت نہ وہ بناو چناو۔

ایک ساقن کی دکان پر دم لگاکر یہ دونون سرای چکی پر گئے وہان سُنا کہ ابھی تک للتو تنبولی نہین آیا ہی شام تک یہ سب کے سب اُسکا راستہ دیکھا کیے۔ شام کو کانسٹبل نے وہ بھٹیاری بلوائی جسکے ہان للتو اُترا تھا اور بلاکر پوچھا کہ وہ کب باہر جاتا ہی اور کب آتا ہی اسنے کہا میان اب آتا ہی ہوگا۔ شرابی آدمی اُسکا کیا ٹھیک ہی۔ مگر ہی روپے والا۔ یہان بہت روپیہ لٹا چکا ہی۔ اور وہ جو عورت اُسکے ساتھ ہی۔ وہ اس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ اُسکو مارتا ہی۔ گالیان بھی دیتا ہی۔ مگر وہ سب سہتی ہی قادر نے جو یہ فقرہ سُنا تو اُسکی آنکھون مین خون اُتر آیا مگر قہر درویش بر جان درویش خاموش چپ چاپ بیٹھا رہا۔ ہیڈ کانسٹبل نے کہا اُس عورت کی عمر کیا ہوگی کہا عمر ہوگی برس سترہ اٹھارہ ایک کی۔ مگر ہی اچھی۔ دونون نمکین ہین اور وہ تو بڑی گوری چٹی ہی۔ اور آنکھین تو اس غضب کی ہین کہ حضور مین کیا عرض کردن۔

قادر دل مین اور بھی کھٹکا۔ کیونکہ قمرن کی آنکھین واقعی ایسی ہی تھین۔ بھٹیاری نے کہا کل شام کو نشے مین کوئی بیس پچیس مچھیان تو اُسنے اُس عورت کی آنکھون ہی کی ہین۔ مگر وہ نہین ہٹتی ہی۔

قادر کو اب شک کے عوض کلی یقین ہو گیا کہ قمرن ہی ہی دل ہی دل مین جھلاتا تھا۔ مگر خاموش۔ اِسکا علاج ہی کیا تھا۔ درد دل کہے تو کس سے کہے۔

اتنے مین سرا سے ایک تنبولی باہر جانے لگا تو بھٹیاری نے کہا یہ اُسکا بڑا دوست ہی۔ اِس سے ٹوہ لو۔ ہیڈ کانسٹبل نے اُسکو بلایا اور یون تحقیقات کی۔

ہیڈ (۱) کنسٹبل۔ (ہ) تمھارا مکان کہان ہی میان تنبولی

تنبولی۔ (ت) ہمارا مکان یہان ہی ہی۔ کمپو مین۔

ہ۔ اسوقت یہان کہان آئے تھے سرا مین۔

ت۔ ہمارا ایک بھائی یہان ٹکا ہی۔

ہ۔ للتو تنبولی۔ وہ کہان کا رہنے والا ہی۔

ت۔ وہ لکھنؤ مین رہتا ہی۔ اور آج کل یہان آیا ہوا ہی اور ایک عورت بھی ساتھ ہی۔

ہ۔ وہ اُسکے ساتھ عورت کون ہی۔

ت۔ (ہنسکر) اب لے کیا جانے کون ہی۔ ہمکو دوست کی دوستی سے کام اور گرج (غرض) ہی کہ اُسکی باتون سے وہ جانے اور اُسکا کام جانے۔

ہ۔ ہم تم سے پوچھتے ہین۔ کوئی مقدمہ تو ہی نہین تم نے کل اُس عورت کو دیکھا تھا۔

ت۔ ہجور (حضور) وہ بڑے جلم (ظلم) کی چھوکری ہی اور اُسی محلے مین رہتی ہی۔ اُسپر اُسکی جان جاتی ہی۔ اُسی کے ساتھ یہان بھی چلی آئی وہ تو کھراب (خراب) عورت ہی۔ لکھنؤ بھر اُسکو جانتا ہی۔ اور کیا۔

ہ۔ تو تمھارا یار ہی کہان اسوقت۔ کیا چلدیا۔

ت۔ نہین ہجور۔ (حضور) ابھی تو کل اسباب ہی یہان رکھا ہی اُسکا۔ کیا اسباب چھوڑ دیگا۔

ہ۔ بھلا ہمسے اور اُس سے یارانہ کرا دوگے۔

ت۔ (ہنسکر) ہجور تو دل لگی کرتے ہین صاحب۔

ہ۔ ارے بھئی ہمین دل لگی کی کون بات ہی۔

ت۔ وہ عورت ہجور (حضور) اُس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ نا ہین مل سکتی ہی۔

ہ - اور سنو - ارے عورت سے کیا بحث ہی بھئی -
ت - تو ہجور اب مین جاؤن نا - دیر ہوتی ہی -
ہ - ذرا دیر بیٹھو چلے جانا جلدی کیا پڑی ہی - بھئی انکو چلم تو پلا دو ذرا -
ت - ہجور (حضور) کا بھی کیا مجاز ہی -
ہ - یار یہی رہجائیگا بس - دو گھڑی ہنس بول لیے ؎

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

بھلا کیون جی اُس عورت کا میان بھی ہی یا نہین - یہ بھی کچھ جانتے ہو کہ نہین -
ت - ہان ہجور ہی میان - کیا جانے ہی کہ نہین -
ہ - بھئی یہ کیا پہلے کہا کہ میان ہی - اب کہتے ہو کیا جانے میان ہی کہ نہین ہی -
ت - ہجور کچھ معلوم نہین - ہم تو یہ جانتے ہین کہ اب تو للتوا کے پاس ہی بس -
ہ - مگر اچھی صورت ہی - ع

ہی وہ بت نازک ادا نازک بدن نازک کمر

سیدی - کیا تنبولن ہی میان یا کوئی اور قوم -
ت - تنبولن نہین ہی کنجڑن یا شاید منہارن -
راوی - اِس منہارن کے لفظ پر قادر آگ ہو گیا اور مارے شرم کے ماتھے پر پسینا آگیا -
سیدی - بھئی اب ہمکو بھی تنبولی کی دُکان رکھنی پڑی - جبین لکھتا ہی - مہریان تو سب اپنے بس مین ہو جاتی ہین دو دو گھنٹون بیٹھی مصاحبت کیا کرتی ہین - اب ہم تنبولی کی دکان کھول دینگے جا کے -
ہ - یہان کا نور مین لکھو تو ہمارا بھی مطلب نکلے -

ت - امی ہجور آپکی حکومت یون کیا کم ہی -
سیدی - یہان وہ بات کہان - یہان مہریان کہان - وہ لجّت (لذت) ہی اور ہی -
ہ - مہریون کی فکر ہی یا منہارن کی -
سیدی - منہارن تو ایک تاکی ہی ہنسنے والا جہری فریدار ناز و ہ ساز وکون ہی بھئی - اس بیچارے قادر کی مان تو نہین ہی اب بھی پیچھا بھی نہ چھوڑو گے -
راوی - قادر چپ چاپ بھبتیان سُنا کیا -
ہ - میان قادر یہ تمھارے یار دوست کیسے ہین -
قادر - تھانہ دار صاحب - الله نہ کرے - کسو پر بُرا وقت پڑے - اب ہمکو سب سُننا پڑتا ہی -
سیدی - تھانہ دار صاحب تو لڑواتے ہین ہمکو تم کو اور تم تو ہو پاگل - ابے دو گھڑی ہنستے بولتے ہین -
ہ - اور کیا میان یہی تو دنیا مین ہی یا کچھ اور -
ق - ہماری تو جان پر بنی ہی اور آپ لوگون کو دل لگی سوجھتی ہی اپنے اوپر پڑے تو معلوم ہو -
سیدی - تم تو ہو پاگل - ارے ؎

دنیا دو رنگی مکانِ سرا ہے
کہین دھوپ کہو یا کہین چھا ہے

اتنے مین ایک اکا سرا کی جانب جانے لگا - اور قادر اور بھٹیاری نے کہا یہی للتوا ہی -
ہیڈ کانسٹبل نے للکارا - اکا روک لے - اگے والے نے اکا روک لیا - ہیڈ کانسٹبل آگے بڑھے دیکھا کہ پردہ پڑا ہوا ہی اور پردے کے باہر للتوا بیٹھا ہی سفید بگلے کے پر کی سی دھوتی بہت قیمتی ولایتی ساری - اور شربتی کا گلابی رنگا ہوا انگرکھا

اور جالی بوٹ کا کرتا اور کامدانی کی نگے دار ٹوپی اور چھوٹے نیچے کا ٹاٹ بافی بوٹ اور عطر مین ڈوبا ہوا۔ گلوری منھ مین دبائے ہوے

کانسٹبل نے کہا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو۔ للتوا لونڈا تو تھا ہی ڈر گیا۔ کہا ہجور (حضور) ہم تنبولی ہین اور لکھنو سے آئے ہین ہمارا کسور (قصور) کیا ہی۔

ک۔ یہ تمھارے پاس اور کون بیٹھا ہی مرد ہی یا کوئی عورت ذات

للتوا۔ (گھبرا کر) ہجور کسکے پاس۔ میرے پاس مرد بیٹھا ہی۔

کانسٹبل نے کہا تو پردہ کیون پڑا ہی۔ مرد ہی تو پردہ اُٹھا دے کہا ہجور مرد نہین ہی۔

ایک اور کانسٹبل بولا۔ اَس جھوٹ بولت ہی سارے۔ دیکھو اب معلوم ہوت ہی۔

للتوا کانپنے لگا۔ مگر دل کو قابو مین کر کے کہا۔ تو معلوم کیا ہوگا۔ کیا کچھ کسی کو مار ڈالا ہی۔ یا ڈاکا مار کے آئے ہین۔

ہیڈ کانسٹبل نے مسکرا کر کہا نہین بھئی گبھرو خفا نہ ہو مگر یہ تے کیون ہو اتنا بتا دو کہ عورت کون ہی۔

للتوا۔ ہجور یہ عورت ہماری آسناو ہی۔

آسناو کے لفظ پر ہیڈ کانسٹبل ہنسا۔ پوچھا اِسکا میان کہان ہی۔ کہا ہم ہی اب تو میان ہین اِسکے۔

ہیڈ کانسٹبل نے کہا اچھا اِ کا ادھر بڑھاؤ اِنکا چالان ہوگا اب یہ نہ بچینگے۔ چوکی کے بائین طرف ایک درخت کے نیچے اکا کھڑا کیا گیا۔ اور ہیڈ کانسٹبل نے ایک اور کانسٹبل کو تعینات کیا کہ اکے والا بھاگ نہ جائے اور نہ سواریان اُترنے پائین۔

کانسٹبل نے للتوا کو پٹی پڑھانی شروع کی کہ اب تم بہت ہی بُرے پھنسے بھئی۔ لے جاؤ گے کالے پانی۔

للتوا اسکے ہاتھ پائون پڑے تو تھے ہی خوشامد کرنے لگا بھیا ہمکو بچا لو۔ دو روپی جیب سے نکال کر اُسکو دیے۔ اُنھون نے ہاتھ گرمائے دو چہرے شاہی پائے۔

اب سُنیے اُس عورت نے للتوا کو ڈانٹ کر کہا کہ ڈرتا کیون ہی کہ کیون نہین دیتا کہ ہان ہمارے ساتھ بھاگ آئی ہی۔ جو مین جانتی کہ تو اسقدر ڈرپوک ہی تو ہرگز ہرگز تیرے ساتھ نہ آتی مین ہمیشہ بانکون کے ساتھ رہی ہون۔ جو بات پیچھے کرتے پتر پہلے جماتے ہین۔ کیا کیا ہی کسو کے یہان چوری کی۔ ڈاکا مارا۔ کسو کو مار ڈالا۔ کچھ جعل کر کے بھاگے۔ پھر اب آخر ڈر کاہے کا ہی۔

ہیڈ کانسٹبل نے للتوا سے تن کے کہا کہ بچہ پرائی جورو کو بھگا لائے ہو۔ سب بھے کالے پانی بھیجے جاؤ گے۔

للتوا ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا۔ صوبہ دار صاحب مالک ہین آپ اب تو میری کھتا (خطا) کو معاف کیجیے۔

ہ۔ تو بھئی اسمین میرا بس کیا ہی۔ یہ ہی کسکی جورو۔

ل۔ اجی ہجور اب تو ہماری ہی اور کسکی ہی۔

ہ۔ اس عورت سے پوچھو اِس لونڈے سے خوش ہی۔

عورت۔ (ع) مین خوش میرا خدا خوش۔ یہ مجھے چاہے جوتون سے مارے مین اِس سے خوش ہون اور میرا میان چاہے سونے کا لقمہ کھلائے مین اُس نکھٹو مونڈی کاٹے کی صورت نہ دیکھونگی وہ موا ہی کس مرض کی دوا۔

ہ۔ واہ بھئی گبھرو۔ خوب رنگ جمایا ہی تمنے۔ اور تمھارا میان تو یہان آیا ہی کانپور مین ہی۔

ع۔ اللہ کرے اُسپر بجلی گرے۔ جنازہ نکلے اُسکا۔

للتوا۔ ہجور ہمارے پاس یہ پانچ روپے ہین۔

ہ۔ (روپے لیکر) اِس سے کیا ہوگا۔ پانچ تو سپاہیون ہی مین بٹ جائینگے۔ اِس عورت کے پاس کچھ زیور ہی۔

ع - جی ہان ہی - اس لونڈے کے دم کے لیے سب کچھ موجود ہی جان تک حاضر ہی -

عورت نے پھر للتوا کو ڈانٹ بتائی کہ تو بڑا احمق ہی رے تو آخر ڈرتا کیا ہی - مین روبکاری کر لونگی - جب اوکھلی مین سر دیا تو موسلون سے کاہے کا ڈر ہی - تھانہ دار کو بلوا کے مین سمجھا دونگی

ہیڈ کانسٹبل اکے کے پاس آیا تو ذرا سا پردہ اٹھا کر اس پری جمال نے اپنا جمال مبین دکھایا - دیکھتے ہی کانسٹبل لوٹ ہو گیا - اس حسین نے شوخی کے ساتھ تیکھی چتون کر کے کہا کیا تو کوئی شہر شملہ ہی یا کوئی نمو ہی مقرر کیا ہی - کیا ہمارے منھ مین زبان نہین ہی ہم روبکاری کر لینگے - کانسٹبل نے کہا - مگر یہ بتاؤ کہ تمھارا میان آیا ہی - اسکو کیونکر ٹال دین کوئی تدبیر بتاؤ -

عورت نے گلوری دے کر کانسٹبل سے کہا میان اُجرا کون ہی کہا ایک شخص آیا ہی وہ کہتا ہی کہ اس شخص کی بیوی کو للتوا بھگا لایا ہی - اسنے کہا (جھوٹا ہی موا)

للتوا - ہجور لیے مرتے ہین مجھ کو بن ناہک (ناحق)

عورت - ہم روبکاری کر لینگے جی - واہ وا -

ک - اور اس لونڈے کے پاس کب سے ہو تم -

ع - میری اسپر جان جاتی ہی - میرا دل آیا ہی اسپر - مین نے ساری دنیا کو اسکے پیچھے چھوڑ دیا ہی یہ بھلا اب مجھ سے چھوٹ سکتا ہی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے -

ک - تم اسکو کھلاتی ہو کہ یہ تمکو کھلاتا ہی -

ع - یہ بھڑوا بھلا کیا کھلائیگا ہمکو - منھ تو نہ دائے پہلے ہم ہی اسکو کھلاتے ہین -

ک - تو اب کچھ ہاتھ تو گرماؤ مین - پانچ روپے تو فقط سپاہی لے لینگے اور ہم -

للتوا - پہلے ہمارا پیچھا تو چھوڑواؤ -

ک - تمکو کھائے کون جاتا ہی میان -

ل - تو گرفتار تو ہین چور کیطرح -

ک - پرائی بہو بیٹی بھگا لاؤ اور اوپر سے غرّاؤ اچھا انصاف ہی جانتے ہو کیا سزا ہی - سیدھے جہنم کو بھیج دیے جاؤ گے بڑا سنگین جرم ہی -

ع - اب تو کسی طرح للتوا کو بچا دیجیے - اللہ جانتا ہی بڑا احسان مانینگے - اگر یہ بچ جائے -

ک - (ہنسکر) کچھ مطلب بھی نکلیگا - یا خالی خولی فقط احسان ہی مانوگی -

ع - یا میرے خدا اس گھبراہٹ کے صدقے مطلب کی پہلے ہی سے فکر پڑ گئی -

ک - مقام تو یہی ہی پہلے ہمسے مضبوط وعدہ کر لو پھر کام نہو تو ہمارا ذمہ -

ع - (ذرا پردہ اٹھا کر اور حسن گلو سوز دکھا کر) اچھا گھبراتے کیون ہو للتوا کسی طرح بچ جائے -

خوش گپی

ایک روز نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین کے کوٹھی مین بیٹھے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے اور ہانپتے ہوئے کمرے مین جا کر کہا یار نواب ارے بھئی کچھ سنا بھائی صاحب غضب ہو گیا اور تم سنو گے تو تمکو بھی رنج ہوگا اور عجب نہین کہ تم سن چکے ہو بڑا ہی ستم ہو گیا واللہ - کان مین کہونگا کان مین - یار قمرن ایک تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی نواب صاحب نے کہا غلط ہی آپ سے کس نے کہا ابھی پرسون تک تو تھی - اور تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل جانے کی وجہ کیا - میان ممن ذرا یہان آؤ منشی مہراج بلی خبر لائے ہین کہ قمرن کسی کے ساتھ نکل گئی - ممن کو بھی استعجاب ہوا اور افسوس کے ساتھ کہا حضور بد تو تھی ہی - مگر تعجب یہ ہی کہ حضور سے چاہنے والے کو چھوڑ کر

بھاگ گئی - ہمیں یہ خبر صحیح نہیں معلوم ہوتی دریافت کرائیے
نوابصاحب نے حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جا کر دریافت کرو
کہ قمرن اسوقت کہاں ہین حسین علی نے تھوڑی دیر بعد آن کر
کہا خداوند مین اُسکی دادی کے پاس گیا تھا بس مجھ کو دیکھ کر
رونے لگی قمرن پرسون یا نرسون کسی تنبولی کے لونڈے کے
ساتھ بھاگ گئین - سُنا اُس لونڈے کو چاہتی ہین اور اُسپر جان
دیتی ہین - نوابصاحب نے یہ بات سُنی اور جب سُن چکے تو
کہا چلو خس کم جہان پاک - ؎

بلبل برداشت آشیان را
گل گفت کہ خس کم و جہان پاک

اگر ہماری ہو کے رہتی تو ہم مالامال کر دیتے - تنبولی کا لونڈا
بھلا کیا دیگا - یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آغا محمد اطہر اور نواب
رونق جنگ تشریف لائے رونق جنگ نے آتے ہی کہا میان
جاؤ بس دیکھ لیا تمکو بھی - وہ آپکی معشوقہ ایک لونڈے کے
ساتھ بھاگ گئین بی قمرن - اُنکے گھر مین ماتم ہو رہا ہے - اور اُنکا
میان قادر کانپور گیا ہے - نوابصاحب نے کہا اب اِس خبر کی
اور بھی تصدیق ہو گئی منشی مہراج بلی نے ہمین خبر دی تھی - یار جو
صدمہ گذرا اِسکا حال بس دل ہی جانتا ہے - قمرن عورت نہین پری ہے
بلکہ پریون سے بھی بڑھکر سن دن نک سک چال ڈھال آنکھین
کمر شانے بازو دانت رخسار سراپا سانچے کا ڈھلا ہوا اور شوخی ہاے
رے شوخی - شوخی بھی اِسکی شوخی کی قسم کھاتی ہے - ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

مگر واللہ تنبولی والا لونڈا بڑا خوش نصیب ہے - ؎

وہ بڑی بیلکے ساتھ سوتا ہے | اور جس کا پلنگ کستی ہے

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی جو ہمکو یہ معلوم ہو کہ وہ بھاگ جائیگی
تو ہم زبردستی گھر ڈال لیتے - واللہ کیسی حاضر جواب ہے - بھائی
محمد عسکری نے جب چھیڑ خانی کی کہ ہمارے ہاتھ کی چوڑیان بھی
ہین تو کس شوخی کے ساتھ جواب دیا کہ آپکے ہاتھ کی چوڑیان
پولیس والون کے پاس ہین - مگر واللہ ہم اُس تنبولی کے
لونڈے کو دیکھنا چاہتے ہین -

اتنے مین مسخرہ بھی آیا آداب عرض ہے حضور - کورنش عرض
کرتا ہون حضور - غلام نے کل رات کو ایک خواب دیکھا تھا
بیان کرنے کے قابل ہے اگر حکم ہو تو عرض کرون حکم ہوا کہ بے تکلف
بیان کرو مسخرے نے خواب بیان کیا کہ خداوند مین نے یہ خواب
دیکھا - خواب کیا دیکھا کہ یہ خواب دیکھا - دیکھتا کیا ہون خواب
مین کہ مین ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب وہی خواب
جو غلام نے کل شب کو دیکھا تھا کہ غلام ایک خواب دیکھ رہا ہے
خداوند - تو اُس خواب کے بیچ مین بلکہ اِس خواب کے درمیان
کے بھیتر کے بیچون بیچ مین مین خواب دیکھ رہا ہون - اور وہ
خواب وہی خواب کہ جو مین دیکھتا تھا -

مہراج - آخر وہ خواب معلوم ہو تو کچھ کیا خواب دیکھا کچھ بیان تو کرو

ممن - بس یہی خواب دیکھا کہ خواب مین خواب دیکھا -

مہراج - (سوچ کر) خواب مین خواب دیکھا! یہ ہماری سمجھ مین
نہین آیا خواب مین خواب دیکھنا کیا معنی -

نواب - ہان صاحب تو آپ نے کل خواب مین خواب دیکھا -

مسخرہ - یعنی وہ جو خواب آپ نے دیکھا تو کیا دیکھا آپ نے
یعنی اپنے آپ نے یعنی مین نے حضور کے غلام بلکہ غلام کے غلام
کے غلام نے کیا خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک خواب ہے
اور خواب مین یہ دیکھ رہا ہون کہ ——

مہراج بلی اُٹھ کھڑے ہوے کہا بھائی یہان فشار بگڑا جاتا ہی مجھے اُلجھن ہوتی ہی اور کس مردود کی سمجھ مین آیا ہو کہ یہ کیا بک رہے ہین

ممن - ای حضور صاف تو ہی اسمین مشکل کیا ہی -

اختر - مطلب یہ کہ شب کو خواب کو دیکھا - بس -

مہاراج - ای تو کیا خواب دیکھا - معلوم تو ہو -

نواب - تو بھئی کہتے کہتے کہینگے -

مسخرہ - ہان پیرو مرشد - تو مین کیا کہتا تھا - ہان یاد آیا - مین نے ایک خواب دیکھا اور اُس خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب یہ تھا -

آغا - آپ ہو گئے ہین پاگل - اور اب مین جتیا چلونگا و اللہ مین دھپ لگاؤنگا - اور زناٹے کی دھپ لگاؤنگا -

مسخرہ - تو حضور بس - مین خواب دیکھ چکا جائیے نہین دیکھتے بس خواب دیکھا کہ ایک خواب ہی -

مہاراج - (جھلّا کر) ارے تو وہ خواب کیا ہی - خواب کا حال تو کچھ معلوم ہو -

مسخرہ - خواب دیکھا کہ ہم ایک عورت پر عاشق ہین اور عاشق کیا معنی بس اُسپر لٹو ہین جان دیتے ہین اُسیر - اُسنے ہمکو اپنے ہان بلوایا مگر دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنے پائے تھے کہ اُسنے زناٹے سے ایک چپت جمائی - اور چٹاخے کی آواز کوسون تک گئی - اور حضور ایک دفعہ یار لوگون نے اُسی کے دھوکے مین ایک شیدی کے پاس ٹہا دیا - اب ہم چومتے بھی ہین اور بوس و کنار اور پیار بھی کرتے ہین مگر یہ معلوم ہی نہین کہ یار لوگون کا گہرا چکمہ چل گیا اور ہم اُلّو بنگئے -

مہراج بلی کا رنگ فق ہو گیا سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ اسکو کہان سے معلوم ہو گیا مگر اور لوگ نہ سمجھے کہ یہ کس پر ہوئی

نواب محمد عسکری بولے - یار یہ ماجرا کچھ سمجھ مین نہ آئی یہ چپت بازی اور شیدی اسکے معنی - مسخرے نے مہاراج بلی کیطرف دیکھکر کہا حضور انسے دریافت کرین - کیون منشی مہراج بلی صاحب آپکو کچھ اسکی اصلیت معلوم ہی - مہراج بلی نے کہا جی نہین مجھے نہین معلوم لوگ چتون سے تاڑ گئے کہ یہ انھین کی سرگذشت ہی نواب صاحب نے بڑا اصرار کیا اور مسخرے کو علٰحدہ لیجاکر کہا کہ صاف صاف بتادو مسخرے نے انکی قلعی کھولی تو محمد عسکری کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فوراً رونق جنگ اور محمد اطہر اور کُل حاضرین سے کہا - اور وہ قہقہہ پڑا کہ مکان گونج اُٹھا -

ممن - لاحول ولا قوۃ - کیا خاکہ اُڑا ہی -

مسخرہ - حضور وہ شیدی والا لطیفہ خوب ہوا -

نواب - منشی مہراج بلی صاحب مزاج اقدس حضور کا -

مسخرہ - مین بھی آداب عرض کرتا ہون حضور والا -

مہراج - (جھلّا کر) آپ جھک مارتے ہین - بس اب زیادہ مسخراپن اچھا نہین معلوم ہوتا - ع

اصل بد از خطا خطا نکنہ

مسخرہ - سرکار ایک ہوئی -

مہراج - ایاز قدر خود بشناس - یہ نواب صاحب نے گستاخ کر دیا

مسخرہ - ع

کرمہائے تو مارا کرد گستاخ

ممن - (ہنسکر) - ع

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولٰی

آغا - آخر شیدی والا مضمون کیا ہی بھئی - ہم بھی تو سنین یہ معاملہ کیا ہی -

نواب بھئی اسکی اصلیت کیا ہی آخر وہ شیدی کون تھا اور تمھاری آنکھین کہان چلی گئی تھین -

مہراج - اجی سب لغو ہی - اور محض جھوٹ - آپ بھی مسخرے کی باتون پر جاتے ہین -

نواب - یار تو تم جھینپتے کیون ہو اسکی وجہ کیا ہی - ع

آنکھین نہین ملاتے ہین شرماتے جاتے ہین

مسخرہ - حضور اتنا بتا دیجیے کہ نازو نے چپت کیون لگائی کیا قصور کیا ہوا تھا -

نواب - نازو تو لڑنے بھڑنے والی نہین ہی - اُسکا تو مزاج بہت ہی اچھا ہی -

مسخرہ - حضور غالب کہہ گئے ہین - س

دھول دھپا اُس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایکدن

نوابصاحب نے مہراج بلی کو ہزارہا قسمین دین کہ اب صاف صاف بتا دو - تمکو نازو کے سر کی قسم -

مہراج بلی کو مجبور ہوکر اصل حال کہنا پڑا اور اس انداز اور بیساختہ پن کے ساتھ بیان کیا کہ سامعین بے اختیار انکی حماقت پر ہنس پڑے -

انھون نے اپنی پوری سرگذشت کا نقشہ کھینچ دیا - اور سامعین کو سب سے زیادہ لطف انکی شعر خوانی مین آیا کہ شیدی کے گالون پر ہاتھ پھیر کر فرماتے تھے - س

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اور ایکبار بلجاجت یہ کہنا کہ - س

شب وصال ہین کیا وجہ منھ چھپانیکی | جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیا ہی

مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب اب چاہے بناؤ چاہے اُلو سمجھو ہم تو ننگئے -

اتنے مین میان اختر آئے اور کہا خداوند آج ایک خبر مشہور ہوئی ہی خدا کرے غلط ہو -

نواب - ارے با خیریت تو ہی - خدا خیر کرے آج جو صاحب آتے ہین ایک نئی بات بیان کرتے ہین -

مہراج - میان اختر صاحب خدا کا واسطہ جلدی کہو طبیعت کو وحشت ہوتی ہی -

اختر - سنا ہی کہ وہ چوڑی والی کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور بہت معتبر ذریعہ سے سنا ہی -

نوابصاحب نے ایک آہ سرد کھینچی - افسوس - مگر از برائے خدا یہ ذکر نہ کرو - کچھ شعر شاعری کا چرچا ہو بھئی -

اختر نے کہا حضور تبرکاً ایک شعر سناتا ہون - خواجہ وزیر کا شعر ہی یہ شیخ صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ سے تھے فرماتے ہین - س

ترچھی نظرون سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے مین حسین علی نے عرض کیا خداوند ایک بڈھی چوڑی والی آئی ہی نواب رونق جنگ بہادر سے کچھ عرض کرنا ہی انھون نے کہا بلا لو - اُسنے سامنے آکے آداب عرض کیا اور کہا خداوند ہم لوگ شہر چھوڑے دیتے ہین - حضور کے زیر سایہ پشتینون سے رہتے ہین کبھی آدھی بات کسو نے نہین کہی اب ہماری بہو بیٹیون پر لوگ ہتا صاف کرنے لگے وہ جو ہماری دو دوھ شرکت کی بہن ہی - اُسی ہی نے یہ گل کھلایا کہ میری بہو کو اس تنبولی کے لونڈے سے اللہ اُسکو غارت کرے ملوا کے بھگوا دیا اب زہر کھاکے سو رہینگے - سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہی

عزت گئی آبرو گئی کہین کے نہ رہے -

رونق - اُس لونڈے کو گرفتار کرا دو -

بوڑھی - ای تو سرکار گیا تو ہی کانپور -

رونق - چھوکری ہی وہ شریر اور حسین بھی ہی -

بوڑھی - آفت کا پرکالہ ہی سرکار مگر ہماری تو عزت آبرو سب خاک مین ملگئی اب ہم زہر کھا کے سو رہینگے حضور مہربانی کرین ہمارے حال پر -

نواب رونق جنگ نے للتو تنبولی کے باپ کو بلوایا اور قمرن کی ساس سے کہا تم بیٹھو ہم ابھی ابھی فیصلہ کیے دیتے ہین - تھوڑی دیر مین حسین علی خدمتگار نے آکے کہا حضور وہ اُس لونڈے کا باپ آیا ہی - کہا سامنے بلاؤ - دیبی تنبولی نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور غلام حاضر ہی -

رونق - ارے تیرا لڑکا للتو کہان گیا ہی -

دیبی - ہجور وہ تو کھراب (خراب) ہوگیا ہی - اب مین کیا کرون ہجور بس وہ اُسکے پیچھے پڑا ہی -

رونق - کیا اسکو لیکے بھاگ گیا کہین - ؟ -

دیبی - سرکار وہ اِسپر لٹو ہی اور یہ اُسپر -

رونق - اور اُس چھوکری کا میان کہان ہی -

دیبی - اُسکا میان کانپور گیا ہی - اور لونڈا ابھی پکڑ جائیگا - جو اُسکے کرمون کا بدا ہوگا وہ ادا ہوگا - ہجور (حضور) اب اِسکو گلام (غلام) کیا کرے بھلا -

رونق - اچھا اب للتو ہی کہان - کانپور مین -

دیبی - ہجور کوئی کہتا ہی کانپور کوئی کہتا ہی دلی - اب نے ہم کیا کہین سرکار کچھ بتائے نہین بنتی -

رونق - کچھ پتا معلوم ہو تو ہم تدارک کرین اچھا تم جاؤ محلے مین رسوا نہ ہونا چاہیئے -

دیبی رخصت ہوا تو رونق جنگ نے قمرن کی ساس کو بلوایا اور کہا ٹھنڈا کرکے کھانا اچھا - جلدی مین کام بگڑ جاتا ہی اب مین اِسوقت دو سو جوتے اس تنبولی پر پڑوا سکتا تھا مگر فائدہ - اِسکا کیا قصور ہی - قادر کو کانپور سے آلینے دو - اگر کانپور مین ملگیا تو سبحان اللہ - قمرن بھی ملجائیگی اور وہ بھی گرفتار ہوجائیگا اور اگر نہ ملا تو پھر کوئی اور تدبیر کیجائیگی -

قمرن کی ساس نے اِنکو دعائین دین اور رخصت ہوئی -

آغا محمد اطہر نے محمد عسکری سے کہا یار تمھارا دو گھڑی کا شغل گیا مگر دل کا ملجانا بھی کیا بری بلا ہی - ے غضب خدا کا تم ایسے سے ملاقات ہو اور ایک تنبولی کے ساتھ بھاگ جائے -

نواب محمد عسکری جواب دینے کو تھے کہ حسین علی نے تین بار سلام کرکے عرض کیا سرکار ایک ڈولی آئی ہی اور وہ عورت کہتی ہی کہ سرکار سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہی اور کچھ عرض کرنا ہی بہت ضروری بات ہی -

نواب - ایک ڈولی آئی ہی کون ہی بھئی -

ممن - خدا کرے قمرن ہو - یا خدا قمرن ہی ہو -

اختر - حضور بیسون بسوے قمرن ہی ہونگی -

آغا - اچھا بلواؤ نا - کہو تشریف لائیے -

نواب - بلا لو - مگر ذرا پردہ کردو - اور اُس کمرے مین لیجاؤ - کہو نوابصاحب آتے ہین -

آغا - اجی یہان ہی بلواؤ - تم تو واہی ہو -

حسین علی نے دروازے کے پاس ڈولی لگائی اور ڈولی سے ایک پری اتری اور چھما چھم کی آواز نے کل حاضرین کو از خود رفتہ کردیا - رونق جنگ کے منھ سے یہ کلمہ بیساختہ نکلگیا ار آنچہ دارد،

جماعت کو دیکھکر ذرا جھجکی تو محمد عسکری نے کہا یہ سب بے تکلف دوست اور رازدار ہین آپ کچھ خوف نہ کیجیے بے تامل تشریف لائیے یہ پری پیکر منھ کو دوپٹے سے چھپائے ہوے اٹھلاتی ہوئی شوخی کے ساتھ ایک کمرے مین چلی گئی اور وہان جاکر دروازہ بند کرلیا اب سب حیران کہ یا الٰہی یہ کون ہی حسین علی سے نواب صاحب نے پوچھا ارے یہ کون ہین۔ اُسنے کہا سرکار مین نے صورت بھی نہین دیکھی کیا جانے کون ہین مگر ہاتھ پانون البتہ دیکھے کوئی بری جھم قبول صورت عورت ہی اور ابھی بہت کم سن معلوم ہوتی ہی محمد عسکری کو شوق دیدار چرایا۔ آغا محمد اطہر اور محمد عسکری اٹھے اور دوسرے راستے سے کمرے مین گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک چاند کا ٹکڑا جلوہ افگن ہی۔ نواب کو دیکھکر کہا کیون حضور یہ بیہوشی اسقدر کا بے غافل ہونا آپکو زیبا نہین ہی۔ پان کے لاکھے نے ان دونون کا خون کیا۔

محمد عسکری نے کہا صاحب اسمین ہمارا کیا قصور ہی یہ سب تم لوگون کی سمجھ کا قصور ہی۔ وہ رشک پری بولی بس بس خاموش رہیے قیل وقال بے سود ہی اپنی اس سمجھ پر رائی نون اُتر وا ڈالیے آپ بھی ماشاء اللہ سے کتنے سمجھدار ہین۔ اسمین ہمارا کیا قصور ہی۔ آخر کچھ معلوم بھی تو ہو۔

آغا محمد اطہر کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی۔ اور یہ بلاے بے درمان آفت جان آشوب دوران کون ہی۔ کان مین کہا نواب یار یہ کون ہی۔ اسکا نام تو بتاؤ۔ انھون نے کہا یار (ٹھنڈی سانس بھر کر) نام نہ پوچھو۔ ؎

کسی کی محرم آب روان کی یاد آئی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

ہاے کل رات کو کسی مردود ہی کو کل آئی ہوگی۔ واللہ

تمام شب جاگیں اور تڑپتا رہا۔ ؎

شب فراق مین مجھ کو سلانے آیا تھا
جگا گیا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا

آغا محمد اطہر نے اس رشک حور سے پوچھا حضور کا نام کیا ہی اُسنے تیکھی چتون کر کے کہا ہم نامحرم سے بات کرنا حرام سمجھتے ہین نواب کے ملاحظہ سے ہمنے یہ بھی گوارا کیا کہ آپ یہان منھ بیٹھین ورنہ ہم بہو بیٹیان کہین نامحرم کو صورت دکھاتے ہین مگر آپ بھی ماشاء اللہ سے کسقدر بیباک ہین کہ جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ یہ خالہ جی کا لفظ سنکر محمد عسکری کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے۔ آغا محمد اطہر بہت ہی جھینپے۔

نواب صاحب نے کہا بھئی یہ فقرہ بنارہ پورے جلسہ کے سامنے کہیگا چاہے آپ بگڑ ہی کیون نہ جائیے کچھ پروا نہین کیسا کہی ہی واللہ۔

آغا محمد اطہر بہت جھینپے۔ کہا کیون بی صاحب بے وجہ بے سبب کسی بھلے مانس پر پھبتی کہنا کونسی بھل منسی ہی۔ اس رشک حور نے قہقہہ لگا کر جواب دیا جب سے انگریزی ہوئی جسے دیکھو بھلے مانس بنا جاتا ہی۔ نائی بھی اپنے آپ کو بھلے مانس کہتا ہی اور چمار بھی۔

نواب صاحب نے کہا یہ دوسری ہوئی بھئی تم ان سے جیت نہ پاؤ گے یہ بڑی طرار ہین۔ یہ نوک جھونک مین کیا جانے کیا کیا کہہ جائینگی۔

آغا۔ بھائی صاحب ہم تو اچھی صورت کے عاشق ہین۔ انکی دو گالیان بھی سہ لینگے۔

عورت۔ جی ہان دودھاری گاے کی دو لاتین بھی انسان سہ لیتا ہی کہ دو لاتین کھا کے دودھ تو پینے مین آئیگا۔

نواب - (قہقہہ لگاکر) لو اور تیسری ہوئی -

عورت - اب ذری خاموش ہوئے آپ -

آغا - بھئی واللہ قافیہ تنگ کر دیا اس عورت نے -

نواب - ابھی تمنے سنا ہی کیا ہی - یہ بڑی زبان دراز ہین - جواب مین تو کبھی چوکتی ہی نہین ہین -

نواب رونق جنگ اور مہراج بلی اور حاضرین جلسہ دنگ تھے کہ یہ کون عورت ہی اور یہان کیا کرنے آئی ہی - اور یہ اتنی دیر تک محمد عسکری اور آغا کیا کر رہے ہین -

مہراج بلی نے دروازے کے پاس جاکر کہا ارے میان کیا سو رہے - بھلا یہ کون بھل نسی ہی - کہ دو چار رئیسون کو یہ چھوڑ کر چلا جائے - ۶

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

نواب صاحب نے کہا بھئی عجیب قسم کے آدمی ہو - زنانے مین چلے آتے ہو -

مہراج بلی نے مسکرا کر جواب دیا کہ مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ کے یہان کی عورتین ڈولی پر چڑھ چڑھ کر اس آزادی کے ساتھ گھوما کرتی ہین -

نواب صاحب نے اس پری پیکر سے کہا اب تم گھر مین جاکے ٹھہرو مین تھوڑی دیر مین آتا ہون - اسنے کان مین کہا تم بھی کتنے سیدھے آدمی ہو - مین یہان اسوقت کیا تم سے چہل کرنے آئی تھی مین اسلیے آئی ہون کہ سب کے سامنے لوگون کو معلوم ہو جائے کہ - (یہ کہکر کچھ کان مین چپکے سے کہا)

نواب صاحب نے کہا مین سمجھ گیا - کیون جی آغا مہراج بلی اور رونق جنگ سے کیا پردہ ہی بلا بھی لو - آغا محمد اطہر نے ان دونون کو بلایا - رونق جنگ تو اس قمر طلعت کو دیکھ کر مسکرانے لگے - مگر مہراج بلی کا خون خشک ہو گیا -

نواب - ارے ہان واللہ خوب یاد آیا (قہقہہ لگاکر) منشی مہراج بلی صاحب حضور انسے واقف ہین -

مہراج - جی نہین مجھ سے انسے کبھی کی ملاقات نہین ہی - مین انکی صورت سے بھی واقف نہین -

عورت - کیا منو بلائی بنے بیٹھے ہین - موا دغا باز -

رونق - بھئی یہ تو کچھ اور ہی گفتگو ہونے لگی واللہ یہ تو کچھ اور ہی معاملہ ہی -

نواب - ارے میان ذرا گل خیرو کو تو بلاؤ -

آغا - (دروازہ کھولکر) چڈا گل خیرو - یہان آؤ -

مسخرہ - حاضر ہوا خداوندا - آداب عرض کرتا ہون -

نواب - میان اس عورت کو بھی پہچانتے ہو - بی نازو یہی ہین

مسخرہ - (ذرا غور سے دیکھکر) اخاہ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کی زوجہ مکرمہ -

نواب - جی ہان منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی ہین -

نازو - مین صدقے کرون اسکی جورو کو اپنے اوپر سے -

راوی - اس فقرے پر محمد عسکری اور آغا محمد اطہر - اور رونق جنگ اپنے اپنے دل مین سوچنے لگے کہ ہم لوگون کی آوارگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہی کہ یہ بازاری عورتین اس گستاخی اور توہین سے ہماری بیوی کی نسبت بیہودہ بکتی ہین اور ہم سنتے ہین بڑی شرم کی بات ہی -

نازو نے صاف صاف کہدیا کہ مجھ کو انھون نے اپنے مکان پر بلایا تھا اور وہان ایک بوسے کے عوض مین مجھے بیس روپے کا نوٹ دیا مگر وہ نوٹ جعلی تھا بس مین جھلائی ہوئی تو تھی ہی جیسے ہی یہ دوسرے دن آئے مین نے وہ

ٹیپ جمائی کہ یاد ہی کرتے ہونگے۔

مہراج بلی انتہا سے زیادہ جھیپے مگر حیپ تھر درویش برجان درویش۔

اختر نے کہا سرکار حضور کو یاد ہوگا کہ کچھ شعر منشی مہراج بلی کی شان میں موزون کیے گئے تھے۔ ے

ٹیپ لگاکر نازو بولی بیاہ اب کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اب نہ کہیے گا کہ شعر آملا ند الرحمن نہین ہین جو کہا وہی ہوا ٹیپ پڑ ہی گئی مسخرے نے کہا خداوند ٹیپ تک تو خیریت ہے شعر ہوا تھا۔ ے

جوتا لیکہ نازو بولی بیاہ اب کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین

مہراج۔ نہین۔ ے

دور ہو نگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

راوی۔ ای سبحان اللہ واللہ بے غیرت ہو تو ایسا۔ اپنے آپ بتاتے ہین کہ این جانب کی شان ہین یہ کہا گیا تھا بیوقوفی اور بے غیرتی کی انتہا ہوگئی۔

رونق جنگ نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا کہ ہم تو ایسے ہی دوستون سے خوش ہوتے ہین جیسے یہ مہراج بلی ہین کہ صاف صاف کل حال بیان کردیا۔ دوستون سے چھپانا کیا معنی اب ہمکو لازم آیا کہ نازو کو اور انکو میان بیوی کرا دین۔

مہراج بلی نے رونق جنگ کے قدمون پر ٹوپی رکھدی یار جو کہے خرچین اس سے اقرار نامہ لکھوا لو اور ہم بھی اقرار نامہ لکھ دینگے کہ عمر بھر ہم نباہینگے۔ یہ ہم سے بے وجہ بے سبب ناراض ہین (نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھکر) پیاری جانی ذرا تو رحم کر۔ نازو نے ٹوپی کو ٹھوکر دی چل ہٹ موا جعلیہ نیل کرنا بہت آتا ہے۔ کیا دودھ پیتے بچون کی طرح مچل گیا روئی نہ کپڑا سینت میت کا بھترا۔ مین آئی تھی اپنا درد دکھ کہنے اس موندی کاٹے کو کس نے بلایا۔ نواب صاحب اب ہم کیا کرین قمرن کو کسی طرح سے ڈھونڈوائیے ہماری تو ناک کٹ گئی عزت آبرو گئی کہین کے نہ رہے۔ تمام برادری بھر مین بدنامی ہوئی۔ یہ بھی تقدیر مین بدا تھا۔

رونق۔ اُس لونڈیا کی جنون ہی سے آدمی تاڑ جائے کہ بد وضع اور خراب ہے۔

نازو۔ حضور کہنے کو جسکا جو جی چاہے کہے مگر آج تک کبھی کسی کو آنکھ اُٹھاکر نہین دیکھا۔ مگر اس تنبولی والے لونڈے سے اللہ سمجھے۔

آغا۔ کیا کچھ خوبصورت لونڈا ہے۔ ہوگا حسین ضرور۔

نازو۔ حضور نمکین بہت ہے۔ اور ابھی گبھر وہیگا۔

آغا۔ تمھاری بھی اسپر نظر پڑی تھی کبھی۔ کیون نازو۔

نازو۔ (تنک کر) آپ تو دل لگی کرتے ہین۔

آغا۔ اچھا اِس بات کا جواب دیدو تو پھر دل لگی نہ کرینگے۔ بولو کیا گونگی ہو۔

مہراج۔ اِن لوگون سے کیا ہنستی بولتی ہین مگر ہم سے ہمیشہ خفا ہی رہتی ہین اِسکا کیا سبب ہے۔

نازو۔ تم اِسی قابل ہو۔ موا جعلیا۔

نواب۔ بھئی یہ آخر تمنے نوٹ بدل کے کیون دیا۔

مہراج۔ بھائی صاحب مین انگریزی وِنگریزی تو جانتا نہین بس دھوکا کھا گیا۔

نواب۔ ایسے نادان بھی نہین ہو۔ بھولنا کیا معنی۔

مہراج - بھئی واللہ بھولے سے اور دھوکے سے دے دیا - ان ہی کے سر کی قسم -

نازو - ای چل جھوٹے موے جعلیے - ایسے ننھے ہین بھولے سے سوکا نہ دیدیا - ہم سے اڑتے ہو -

نواب - تریا چلتر سنتے تھے - مگر یہ مردون کا چلتر آپ ہی کا حصہ تھا - ع -

زنان راکید ہاے بس عظیم ست

مسخرہ - خداوند یہ نازو ہی سی سیدھی سادی عورت تحمل کر سکتی ہے ورنہ دوسری ہوتی تو معاذ اللہ توبہ ہی بھلی لیکے جوتا ایک بیس لگاتی -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نازو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے نواب محمد عسکری نے آنسو پونچھے اور کہا گھبراؤ نہین ہم کوئی ایسی تدبیر بتا دینگے کہ تیر بہدف ہوگی قمرن کے بھاگ جانے اور نکل جانے کا ہمکو بھی بڑا رنج ہے - قادر کا نور سے آجائے تو پھر ہم اپنے طور پر کوشش کرین - بڑا غضب کر گیا ظالم - اور قمرن کی عقل پر یہ کیا پتھر پڑ گئے کہ تنبولی کے لونڈے پیچ دم پر ریجھی اور ایسا ریجھی کہ گھر بار عزیز اقارب میان تک کو چھوڑا اور دھتا بولایا - عورت کی عقل کیا - جھانسے مین آگئی - ہم تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے کوئی عمدہ فکر کرین سنتے ہین کہ آپ چلدین دشمن عقل اچھا تم جاؤ ہم فکر سے غافل نہین ہین - مگر ایک شرط سے جانے دیتے ہین - مہراج بلی سے ذرا ہنس بول لو - نازو نے انگوٹھا دکھایا اور ڈولی بلوا کے سوار ہو گئی -

مسٹر فرنزر اور ہندی

اس سین کو یہان ہی پر چھوڑ دیجے - اب سنیے کہ نواب قمر کا محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ فرحان و شادان خانہ باغ مین صبح کے وقت ٹہلتے تھے اور مصاحبون مین صرف داروغہ ساتھ تھا اور کوئی نہ تھا -

اتنے مین ممن آیا - آداب عرض کیا کہا حضور نینی تال سے میرے ایک دوست آئے ہین اونکی زبانی معلوم ہوا کہ مسٹر فرنزر صاحب نے حضور کے دشمنون کا برا خاکا اڑایا ہے اور سب صاحب لوگون سے ہجو کرتے تھے اور کئی ہندوستانیون سے آپکا نام لیکے شکایت کی - حضور غلام کو بڑا رنج بلکہ صدمہ ہوا خداوند - مگر قہر درویش برجان درویش - ان لوگون کے سامنے کسی کی کاہے کو چلنے پاویگی یہ تو بڑے غضب کی بات ہے -

نوابصاحب کو یہ خبر سنکر بڑا رنج ہوا - کہا اپنے دوست کو ذرا یہان لا سکتے ہو ہم اونسے کچھ پوچھینگے -

ممن - حضور بھی بڑے معقول آدمی ہین -

یہ کہکر ممن جاکے اپنے دوست شیخ مبارک علی کو بلا لایا -

اونھون نے نوابصاحب کو سلام کیا اور کہا حضور کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا تھا - نینی تال مین حضور کا نام سنا تھا اور حضور کے گھوڑون پر فرنزر صاحب کو سوار دیکھا تھا - مگر برا خاکہ اڑاتے ہین - توبہ ہی بھلی ہے -

ایک اخبار نے بھی حضور کے خلاف مضمون لکھا تھا وہ اخبار بندہ لیتا آیا ہے (اخبار نکال کر دیا) -

نوابصاحب نے داروغہ کو دیا اور کہا پڑھکر سناؤ - مضمون اخبار سننے کے قابل ہے - وہو ہذا -

ہندوستان اور یوروپین

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوی در علف زار	بیالاید ہمہ گاوان دہ را

یہ سچ مگر انسان کو افراط و تفریط کا خیال رکھنا چاہیے

حاصل اس تمہید کا یہ ہی کہ آج کل مسٹر فریزر صاحب ایک یوروپین جنٹلمین یہان تشریف لائے ہوے ہین اور وہ علانیہ فرماتے ہین کہ انکو اب ہندیون کے قول و فعل اور وعدے اور اقرار اور عہد و پیمان کا بالکل اعتبار نہین ہی - اسکا سبب صاحب بہادر یہ بتاتے ہین کہ محمد عسکری نامے کسی نوابصاحب نے انسے وعدہ کیا تھا کہ صاحب کے ہمراہ نینی تال آئینگے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اپنے دوست کی کوٹھی صاحب بہادر کے لیے سپجوادینگے چنانچہ اِسی قول پر بھروسا کرکے صاحب بہادر نے اپنے قیام نینی تال کا بندوبست نہین کیا مگر جب شام کو روانہ ہوے تو نوابصاحب مسٹر فریزر صاحب سے نہ ملے اور نہ مکان کا کچھ انتظام کیا اِس سے صاحب بہادر کو نینی تال مین پہلے روز ذرا تکلیف ہوئی اسی بنیاد پر صاحب بہادر کو کل ہندوستانیون کے قول کا بھروسا جاتا رہا - ہمین نہین معلوم کہ یہ امر کہانتک صحیح ہی کہ نوابصاحب نے اِنکو دھوکا دیا - مگر کیا یہ ممکن نہین ہی کہ نوابصاحب اُس روز علیل ہو گئے ہون یا کوئی خاص سبب مانع روانگی ہوا ہو اور اگر واقعی اُنسے غلطی بھی ہوئی تو کیا اس سے کل ہندوستانیون کے چال چلن پر دھبا لگتا ہی ہمنے سنا کہ نینی تال کے ایک ہوٹل مین مسٹر فریزر صاحب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اتفاق سے ایک بنگالی بابو صاحب بھی وہان پہونچے اور حکم فرمایا کہ ہمارے واسطے مرغ کے کٹلس تیار ہون اِسپر صاحب ممدوح نے ہوٹل کے منیجر کو کہ وہ بھی یوروپین ہین بلایا اور کہا کہ اگر ہم جانتے کہ اِس ہوٹل مین ہندوستانی بھی آتے ہین تو ہم ہرگز یہان نہ آتے یا انکو اُٹھا دیا ہمکو - منیجر نے کہا آپ خود انصاف فرمایئے کہ ہم دکاندار آدمی بھلا یہ کیونکر ممکن ہی کہ ایک شریف رئیس جنٹلمین آئے اور ہم اُسکو کہین کہ تو یہان سے نکلجا - یہ غیر ممکن ہی ہمارے نزدیک آپ اور وہ دونون برابر ہین - یہ بابو بڑا نامی وکیل ہی - اور ہزارہا روپیہ روز کی آمدنی ہی - ہمکو جو شخص روپیہ دیگا اُسکو ہم کھانا پینا شراب برف جو مانگیگا وہ دینگے مگر ہان ایک تو میلے کچیلے آدمی کو نہین آنے دے سکتے دوسرے کسی اور فاحشہ بازاری عورت کو -

یہ گفتگو بابو صاحب نے سنی اور منیجر سے مسکرا کر کہا کہ مین کلکتے مین برابر ہوٹلون مین کھاتا ہون - اسپنسر کے ہوٹل اور ہوٹل دی یوروپ اور گریٹ ایسٹرن ہوٹل اور فرنچ ہوٹل بڑے بڑے نامی ہوٹلون مین ٹکا ہون اور کھانا کھایا ہی اور بڑے بڑے جلیل القدر عہدہ دارون کے ساتھ کھانا کھایا ہی مگر یہ اعتراض کسی نے نہین جمایا تھا -

فریزر صاحب نے کہا ول بابو ہم ہندوستانیون کا بہت بڑا دوست تھا اور اُنسے ملتا جلتا بہت تھا - مگر اب ہمکو معلوم ہوگیا کہ ہندوستانی اِس قابل نہین ہی کہ ہم اُن سے ملے ہم نے بڑا دھوکا کھایا ہی -

بابو - مین جانتا ہون آپ کو تربیت یافتہ ہندیون سے سابقہ نہین پڑا ہی -

ف - ہمین خود نہین منظور ہی کسواسطے کہ تربیت یافتہ ہندی ذرا سرکش ہوتے ہین -

ب - کیا آپ بھی اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے خلاف ہین -

ف - بالکل آپ لوگ تعلیم پاکر گالیان دینے لگتے ہین - البرٹ بل اور لوکل سلف گورنمنٹ کے لیے جھگڑتے ہین -

ب - ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کنسرویٹو ہین - اِسوجہ سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہین پسند کرتے -

ف - بیشک - ہم گلیڈ اسٹون کی جماعت کے نہین ہین ہم

لبرل فرقہ کو بہت بُرا سمجھتے ہین -

ب - مین گلیڈ اسٹون نہین ہون وہ ہمارے ہندوستان کے بڑے بہی خواہ ہین -

ف - ہندوستان کا نام بھی ہملوگ کبھی پارلیمنٹ مین نہین لیتے تھے مگر اِن بوڑھے برائیٹ اور فاسٹ نے ہندوستان ہندوستان ہندوستان غل مچانا شروع کیا -

ب - ابتو مسٹر گھوس پارلیمنٹ کی ممبری کی کوشش کررہے ہین

ف - یہ پاگل پنا ہی - کبھی نہین ہوسکتا -

ب - ہان ابھی تو نہین ممکن ہی - مگر ہوگا ضرور -

ف - ہزار برس تک نہین ممکن ہی ہرگز نہین -

ب - راجہ رامپال سنگھ صاحب کالے کانکر والے بھی کوشش کرتے ہین اور مسٹر گھوس بھی کوشش کرتے ہین -

ف - آپ کیون نہین کوشش کرتے -

ب - جب آپ جلال الدین اکبر شاہ ہونے کی درخواست دینگے تب ہم بھی پارلیمنٹ کے ممبر ہونے کی کوشش کرینگے -

ف - دیکھو صاحب یہ کلمہ آپ نے بہت سخت کہا لیکن اگر انگریزی خوان نہ ہوتے تو کبھی آپ کو اِسقدر جرأت نہوتی - آپ ایم - اے - ہین -

ب - مین - بی - اے - بی - ال ہون کلکتہ یونیورسٹی کا -

ف - ہم سمجھ گئے تھے - جو اعلیٰ تعلیم آپ نے نہ پائی ہوتی تو ہرگز آپ اسقدر سخت جواب نہ دیتے -

ب - تو اسی سبب سے آپ نے یہ راے قائم کی کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہ دی جائے -

ف - بیشک - بس آپ لوگون کو ریڈر نمبر ۳ تک پڑھنا کافی ہی زیادہ کی ضرورت نہین ہی بس کرانی خانے کا کام -

ب - اگر آپ کا اختیار ہو تو ہندوستانیون کے ساتھ یہی برتاؤ کرین ! - افسوس -

ف - بھلا آپ ریل کے کس درجہ مین سفر کرتے ہین -

ب - فرسٹ کلاس مین - یہ کیون پوچھا آپ نے -

ف - اچھا آپ ہی انصاف سے کہین کہ یوروپین اگر آپ کے درجہ مین بیٹھا ہو تو آپ کو کسقدر تکلیف ہو -

ب - مین اُس درجے سے بھاگ جاؤن - مجھے خوف ہو کہ ایسا نہو کہ کہین شراب پی کے بگڑ جائے -

ف - (ہنسکر) آپ لوگ ڈرپوک ہوتے ہین -

ب - ڈرپوک نہین ہوتے - بلکہ یہ وجہ ہی کہ حرامزادے سے سب ڈرتے ہین -

ف - (قہقہہ لگاکر) اُردو خوان آدمی یا پُرانے فیشن کا آدمی کبھی اِس بے تکلفی سے بات نہ کرتا -

ب - مجھے ہمیشہ انگریزون ہی سے صحبت رہی ہی اور مین بالکل مثل یوروپین کے بسر کرتا ہون -

مسٹر فریزر نے اور بھی کئی باتین ہندوستانیون کے خلاف بیان کین اور کہا ہمارے اُن احباب کی راے واقعی صحیح تھی جنھون نے ہمسے کہا تھا کہ ہندی اور اہل یوروپین کا میل جول ہرگز نہین ہوسکتا - ممکن نہین کہ ہندوستانی آدمی اور یوروپین باہم ملکر رہ سکین - ممکن نہین کہ جس بنگلے یا کوٹھی مین انگریز رہتا ہو اسمین ہندی رہے اور یوروپین کے خلاف نہ گذرے آپ لوگون کا قاعدہ ہے کہ ایک شخص اخبار خریدیگا تو سو آدمی اُسکو پڑھینگے اور ہم اگر تین انگریز ایک کوٹھی مین رہتے ہونگے تو تینون کے پاس علٰحدہ علٰحدہ پرچہ آئیگا -

بابو صاحب نے جواب دیا ہم لوگون کو اخبار بینی کا اسقدر

شوق نہین ہی جسقدر آپ لوگون کو ہی - لیکن تربیت یافتہ ہندوستانی ہندوؤن مین البتہ مطالعہ اخبار کا چرچا اور شوق ہی کوئی ہندو ایسا نہین جو اخبار نہ پڑھتا ہو - ہر شہر اور اکثر قصبون مین ایسے جلسے قائم ہوے ہین جنمین اخبار آتے ہین اور لوگ جمع ہوتے ہین اور بڑے شوق سے پڑھتے ہین اُن لوگون مین ابھی بہت چرچا نہین ہی جو انگریزی نہین پڑھتے ہین - ورنہ انگریزی خوان جتنے ہین وہ سب پڑھتے ہین - شاذ ہی ایسے ہونگے جو نہ پڑھتے ہونگے مگر آپ نے تو ایک نوابصاحب کی حرکات پر سب کو قیاس کر لیا اور یہ صحیح نہین ہی - اگر مین آپکی کوٹھی پر رہون تو آپ کو ذرا فرق نہ معلوم ہو کہ ہندی رہتا ہی یا انگریز - ممکن نہین - آپکو اگر تربیت یافتہ ہندوؤن سے ملاقات ہو تو یہ خیال دور ہوجائے

مسٹر فریزر صاحب نے کہا ایک روز بدقسمتی سے ہمارا اور ایک ہندو کا ریل گاڑی مین ساتھ ہوا - امیر آدمی تھا مگر ہمارا جی چاہتا تھا کہ ہم گاڑی سے پھاند پڑے - اُسکے کپڑون سے بو آتی تھی اُسنے عطر لگایا تھا - نگرہ چھچھوندر کی سی بو آتی تھی شاید حنا کا عطر تھا - ہماری طبیعت بہت گھبرائی - بابو صاحب اِس فقرے پر بہت ہنسے کہا میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ لوگ ہندوستانی عطر کو اسقدر بُرا کیون سمجھتے ہین - آپ کے عطر کی بھلا اس عطر کے سامنے کیا حقیقت ہی - مگر کیا معلوم کیا سبب ہی کہ آپ لوگ عموماً اس عطر سے نفرت کرتے ہین -

ف - او کھٹمل کا بو آتی ہی - سر گھومنے لگتا ہی - بڑی بُری چیز ہی بالکل خراب - چکنائی ہوتی ہی -

ب - جی ہان کھٹمل سے بھی بُری بو آتی ہی -

ف - بابو ہمنے چنبیلی اور حنا اور برگ حنا اور موتیے کا عطر سونگھا کوئی عطر باقی نہین رہا مگر سب بدبودار کسی مین اچھا بو نہین آیا -

ب - آپ اپنی قوت شامہ کا علاج کرین -

ف - ول ہم نہین جانتے کہ عطر کا قصور ہی یا ہماری قوت شامہ کا قصور ہی -

ب - نہین عطر ہی کا قصور ہی - افسوس ہی کہ آپ لوگون کی قوت شامہ ہم لوگون کی قوت شامہ سے بالکل مختلف ہی - ہم جب کبھی اپنے یہان کا عطر سونگھتے ہین تو جی خوش ہوجاتا ہی اور طبیعت بشاش ہوجاتی ہی -

ف - بابو صاحب ہمکو اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو بھی ہم نہین سونگھ سکتے -

ب - سر دلمین منسکر ابھولے سے بھی نہ سونگھیے گا بدبودار چیز ہی -

ف - آپ نے کبھی نیبر کا استعمال کیا ہی کس قدر عمدہ اور خوشبودار شی ہی -

ب - اوہ ہی - اُس سے بڑھکر بدبو کی چیز کوئی نہین ہم ہندوستانی ہندوؤن مین برسون سے کھاتے آئے ہین - مگر نیبر سی بھی بدبودار شی کبھی نہین دیکھی -

ف - نیبر اور بدبودار شی - بس انتہا ہی - آپکے حقّے کی خوشبو کتنی اچھی ہوتی ہی -

ب - ہان !!! - اب آپکو حقّے پر بھی اعتراض ہی آپ کے چرٹ مین خوشبو آتی ہی - اور ہمارا حقہ بدبودار چیز ہی آپ نے یہان کا تمباکو سونگھا ہی نہین - بڑے بڑے علما کی رائے ہی کہ تمباکو فی نفسہ سنکھیا ہی مگر استعمال کے سبب سے نہین معلوم ہوتا اور چرٹ کو حقّے پر ترجیح ہی -

ف - ہم اِس گفتگو کو ہرگز نہین سمجھ سکتے نہین معلوم آپ یہ کونسی تقریر کرتے ہین -

بابو صاحب نے کہا افسوس ہی کہ آپکو کسی تربیت یافتہ ہندوستانی کی صحبت نہین ہوئی ورنہ آپ ہم لوگون کو اسقدر ذلیل وخوار ہرگز ہرگز نہ سمجھتے - آپ کے نزدیک تو کوئی ہندی اعتبار کے قابل نہین ہی - مگر یہ آپکی غلطی ہی - ہندوستانیون مین ایسے آدمی بھی بہت پائیے گا جو انگریزی داب وآداب سے بخوبی واقف ہین -

فریزر صاحب مسکرائے اور منھ بنا کر بولے - ول ہمسے اور نواب محمد عسکری سے بہت دن کی ملاقات ہی اور ہم اُس کو بہت اچھا سمجھتے تھے - مگر اب ہمنے اپنی راے بدل دی - ہندوستانی اپنے وعدے کو کوئی چیز نہین سمجھتے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ساتھ چلینگے اور اصرار کیا کہ ہمارے دوست ہی کی کوٹھی مین ٹکنا ہمنے دس گیارہ بجے دریافت کیا کہ آپ کسوقت جائینگے - آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم آپ سے ملین یا ریل کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی - کہلا بھیجا کہ راستہ اسی طرف سے ہی آپ آئیے تو ہم اور آپ دونون ساتھ چلین ہم عین وقت پر گئے بلکہ وقت کے آدھ گھنٹہ پہلے کیونکہ ہم خوب جانتے تھے کہ ہندوستانی آدمی کا ساتھ ہی - وہان لوگون نے کہا کہ نواب صاحب نے آج کھانا دیر مین کھایا اس سبب سے طبیعت ذرا سست ہو گئی ہی حکم ہی کہ ہمکو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ - ہم آگ بھبھوکا ہو گئے اور اُنکے آدمیون نے اُن کے ہمکو گھیر لیا - اسوقت ہمارے مزاج مین بڑا غصہ تھا مگر ہمنے بڑا ضبط کیا - نہین تو ہم دو چار کو مار بیٹھتے ہمنے کہا وہ تو آج جانیوالے تھے - اُنکا قصد تو نینی تال جانیکا کہا کہ حضور سامان تو سب تیار ہی مگر سرکار کی طبیعت بے لطف ہی ہمنے پوچھا کیا بیماری ہی ہیضہ ہوا ہی - کہا کھانا دیر کر کے کھایا تھا اس سبب سے بیمار ہو گئے - مگر یہ سب بہانہ تھا بات ہی فقط ہندوستانی پن ہی - بالکل ہندوستانی پن - صاحب آپ لوگ لاکھ پڑھ لکھ جائین پھر ہندوستانی ہین - آپ ابھی طرز معاشرت سیکھے ہی نہین جو انسان کو سیکھنا چاہیے -

ب - ہم لوگ آپ کے نزدیک مثل جانورون کے ہین - مگر ! - افسوس ہزار افسوس -

ف - آپ لوگون نے - آپ لوگون سے میرا مطلب صرف بنگالیون سے ہی - آپ لوگون نے بیشک بڑی ترقی کی ہی - واقعی آپ لوگ بہت اچھی اچھی اسپیچین دیتے ہین - مگر خط لکھنا نہین جانتے اسمین بالکل کورے -

ب - وجہ یہ کہ انگریزی غیر زبان ہی -

ف - آپکا زعم خط مین ذرا بھی نہین چل سکتا -

ب - عرض کیا نہ کہ غیر زبان ہی - اہل زبان اور ہم مین ضرور فرق ہوگا - آپ اُردو کیسی بولتے ہین اکثر ایسے یورپین ملے ہین جو برسون سے اس ملک مین رہتے ہین اور اس ملک کی زبان نہین بول سکتے -

ف - ہم سچ کہتے ہین کہ آپ لوگون کا طرز معاشرت بہت ہی خراب ہی -

ب - مگر یہ یقین جانیے کہ تربیت یافتہ ہندوستانی اس سے بالکل بری ہین -

ف - تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ دونون یکسان ہین میز ہی تو کرسی نہین اور کرسی ہی تو میز نہین اور مکان ایسا کہ شاید ہم اپنا باورچی خانہ بھی نہ بنائین - کرایہ تو آپ لوگ کبھی پانچ چھ روپیہ سے زیادہ نہ دینگے - آپ غور کرین ہم شاید نو سو اسی روپیہ سب ملا کر پاتے ہین اور ایک سو روپیہ کی کوٹھی مین رہتے ہین - مطلب یہ کہ ہم جس کوٹھی مین

رہتے ہین اسکا کرایہ سو روپیہ ہی بھلا کبھی ہندوستانی جس کی
آمدنی آٹھ نو سو روپیہ ہو سو روپے کے کرائے کی کوٹھی مین رہیگا ۔
ب ۔ ہرگز نہ رہیگا سو کیا پچاس بھی نہ دیگا ۔ مگر تربیت یافتہ
ہندوستانی اگر جج ہو جائے یا اسسٹنٹ کمشنر تو ضرور عمدہ
سے عمدہ کوٹھی مین رہیگا ۔ ہم لوگ بھی اب آدمی بنتے جاتے ہین
آپ کیا فرماتے ہین ۔

ف ۔ صاحب انگریزی لباس سے آدمی نہین بن سکتا ہی ۔
انگریزی کپڑے پہن لیے تو وہ بات کہان ۔

ب ۔ مین تو خود تسلیم کرتا ہون ۔ مجھے کب انکار ہی ۔

ف ۔ پھر بھلا آپ لوگ اپنے ملک کا انتظام اپنے آپ کیا
کر سکتے ہین اور اسی پر لڑتے ہو کہ ہم لوکل سلف گورنمنٹ ہون اور
ہم مینونسپل کا انتظام اپنے آپ کرین کچھ نہین کر سکتے ۔

میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

دوسرے روز نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر
صولت جنگ اور اُنکے رفقا و مصاحبین چانڈو کے شغل سے
فارغ ہوکر خوش گپیان اُڑا رہے تھے کہ نواب چھٹن صاحب
اور رونق جنگ اور آغا محمد اطہر آئے اور نواب صاحب نے کہا کہ
منشی مہراج بلی کو بلوائیے ۔ اتفاق سے منشی مہراج بلی بھی اِکّے
پر لدے ہوے تشریف لائے آغا محمد اطہر نے انکو اِکّے پر دیکھا
تو ہنسکر کہا (لدا ہی) اس فقرے پر رونق جنگ اور
نواب محمد عسکری نے جھانک کر دیکھا تو منشی مہراج بلی سے
علیک سلیک ہوئی ۔ آپ کوٹھے پر جہان نواب صاحب بیٹھے
تھے تشریف لائے ۔ اور نواب صاحب سے ڈیڑھ آنہ اِکّے والے
کے لیے طلب کیا داروغہ نے فوراً ڈیڑھ آنہ دے دیا ۔
منشی مہراج بلی نے بیٹھتے ہی قہقہہ لگایا اور کہا یار تم لوگ
خواہ مخواہ ہمکو دق کرتے ہو ۔ بھائی ہمنے آخر تمھارا کیا بگاڑا ہی
ارے یار مین لڑکپن سے تیرا دوست ہون نواب ۔ مگر واللہ
تو مجھے ذلیل کرتا ہی ۔ محمد عسکری نہین سمجھے کہ انکا مطلب کیا ہی
پوچھا آخر آپ فرماتے کیا ہین مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی
کہا یار اب اُڑو نہ بہت ۔ یہ کیا حرکت تھی آپ کی ۔ ایک دفعہ تو
ہم پر چپت پڑوائی ۔ خیر اسمین تو کچھ ہرج نہین ہی ۔ دوسری دفعہ
اُس شیدی سے مُڈھ بھیڑ ہوئی ۔ ابکی آپ نے ایک اور گل کھلایا
محمد عسکری واقعی نہین سمجھے کہ اُس شخص کا کیا مطلب ہی ۔
کہا بھائی کے سر کی قسم (سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ جو مین ذرا بھی
سمجھا ہون کہ تم کہتے کیا ہو ۔ کس مردود کو معلوم ہو کہ نازو نے
آپ کو چپت لگائی تھی یا شیدی کے پاس آپ آرام کرنے گئے
تھے اگر آپ کو میری بات کا یقین نہین آتا تو مجبوری ہی ۔ بس
اب مین اور زیادہ نہ کہونگا ۔

مہراج بلی نواب صاحب کی خوشامد کرنے لگے ۔ یار مجھے اب
یقین آگیا مگر یہ کل کسکی شرارت تھی مین آپ سے صاف صاف
عرض کردونگا ۔ میرے پاس ایک عورت آئی اُسنے کہا آپ مجھے
جانتے ہین مین نے کہا ہان جانتا ہون کیون ؟ کہا حضور میرے
گھر تک چلے چلین ۔ مین نازو کو بلا لاؤنگی اور اُس سے کہونگی کہ ایک
بیگم کو چلکے چوڑیان پہنا دے مگر وہ اسقدر پردہ نشین ہین کہ
عورتون تک کو بے جانے بوجھے اندر نہین جانے دیتین مین
بھئی راضی ہو گیا اور اُسکے گھر گیا ۔ وہان ایک کوٹھری مین بیٹھا
تو چوڑی والی آئی اور مجھ سے اُس عورت نے کہا بیچے بیچے آپکی
نازو آگئین (آپکی نازو) اس فقرے نے وہ مزہ دیا کہ ۔ ع

دل من داند و من دانم و داند دل من

بھڑک گیا سہارے آپ کی نازو ۔

نواب - ہاے ریشہ خطمی ہوگئے مہراج بلی -

آغا - یہ کیا گفتگو ہو رہی ہے نوابصاحب -

مہراج - دیکھو نواب یار کسی سے ذکر نہ کرنا بھائی جان -

نواب - آپ پاگل ہین مین کچھ بیوقوف ہون -

مہراج - بس بھائی صاحب مجھے ایک کوٹھری مین بٹھایا اور کہا بیگم صاحب کے واسطے چوڑیان نکالو اور مجھ سے کہا حضور ہاتھ نکالیے -

نازو بولی حضور مین تو عورت ہون مجھ سے آپ کیون پردہ کرتی ہین مگر اُس عورت نے اشارہ کیا کہ ہرگز ہرگز باہر نہ جانا خبردار - اب مین کیونکر باہر جاسکون - مین دروازے کے پاس جاکر بیٹھا اور ہاتھ باہر نکال دیا نازو جان نے چوڑیان نکالکر پہنائین مین نے ایک روپیہ اُس عورت کو دیا اور آہستہ سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہم اور نازو پاس بیٹھین اور ہمنشین بولین اُسنے کہا جب سیٹی کی آواز آئے تو آپ باہر نکل آئیے گا تھوڑی دیر مین کسی نے سیٹی بجائی اور بندہ فوراً باہر آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت کی چوڑیون کا ٹوکرہ لیے بیٹھی ہے - ارے لاحول ولاقوۃ !!! - اور اسپر طرہ یہ کہ کانی - پوچھا کہ تم ہی نے چوڑیان پنھائی تھین اُسنے نے پوپلے منھ سے کہا جی ہان ابھی دام بھی نہین ملے اور اُس عورت کا کہین پتا نہین گھر بھر مین کہین نہین مین نے جوتا پہنا اور چلا - چلا کیا معنی بھاگا -

نواب - بھئی واللہ جو مجھے اِس امر کا ذرا بھی علم ہو - یہ آخر کون شخص آپ کے پیچھے پڑا ہے -

آغا - ارے یار اب یہ بحث ختم بھی ہوگی یا نہین -

نواب - ابھی آئے - ذرا نخلیے لین اِن سے باتین ہولین -

مہراج - ابھی سنیے تو اِس سے بڑھ کر دل لگی ہوئی وہ کیا؟ وہ یہ کہ ہم بگ ٹٹ بھاگے تو بدھلائے ہوے گلی سے نکلا جب بازار یعنی سڑک پر پہونچے تو داروغہ پرمٹ ملے - اخاہ منشی مہراج بلی صاحب ہین - مزاج اقدس ائین! - ارے میان یہ کیا بات ہے -

مہراج - بات کیسی - کیا بات کیا - مین سمجھا نہین -

داروغہ - آپ اِسوقت اپنے ہوش مین ہین - بھئی واہ -

مہراج - یہ کیون - کیا بیہوشی کی کیا بات ہے -

داروغہ - تم بالکل مسنخ ہوگئے - واللہ مسنخ ہوگئے - بڑے افسوس کی بات ہے -

مہراج - آخر یہ کاہے سے کچھ کہو گے بھی -

داروغہ - بس اب کیا کہین - بڑے رنج کا مقام ہے - تمکو آخر یہ ہو کیا گیا ہے -

مہراج - ارے بھئی کیا ہوا کیا - رنج کاہے کا ہے -

داروغہ - ارے کمبخت تجھ کو یہ ہو کیا گیا ہے - یہ آپ کے ہاتھون مین کیا ہے -

مہراج - ہاتھون مین - ارے! لاحول ولاقوۃ -

مہراج بلی نے اپنی یہ سرگذشت اپنے آپ بیان کی کہ چوڑیان پہنکر مکان کے باہر نکل آئے - یہ ہوش نہین کہ چوڑیان ہاتھ مین پہنے ہوے ہین -

نوابصاحب کو اِسقدر ہنسی آئی کہ لوٹنے لگے - آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور کل حاضرین جلسہ سے کہدیا اور سب کی لوٹن کبوتر کی سی حالت ہوگئی مگر یہ کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ کن حضرات کی کارستانی تھی - مہراج بلی نے کہا بھئی مین دل مین یہ سمجھے ہوے تھا کہ نازو ہی ہے اور مین اسقدر خوش تھا کہ بیان سے باہر - مگر باہر آتا ہون تو بوڑھی کھوسٹ عورت اور یہ اسپر بھی

طرہ ہوا کہ وہی چوڑیان پہنے ہوے باہر نکل آیا - اب سنیے کہ میں دار وغہ پرمٹ سے باتین کر رہی رہا تھا کہ پیشکار صاحب اور مولوی محمد نور صاحب اور لالہ گور سہاے اور وہ وکیل نام لیجیے اُنکا - خیر - یہ گاڑی پر سوار اُدھر سے جلتے تھے انھون نے گاڑی روک لی اور اُترے اور کہا آئین! یہ رنگ بدلا اب آپ سکھی بنے ہین - میان یہ چوڑیان کیسی - کیا معاملہ کیا ہی -

پیشکار - بھئی کمال کیا واللہ - ؎

ہر حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے
سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے

مولوی - واللہ اس شخص کو خبط ہو گیا ہی - خدا کی قسم -

لالہ - اب اِس سے بڑھکر خبط اور کیا ہو گا - آپ ملاحظہ تو فرمائین - لاحول ولا قوۃ -

مولوی - ارے آخر یہ کیا جنون ہی - چوڑیان پہنے ہوے بازار مین کھڑے ہو یہ تمکو ہو کیا گیا ہی -

پیشکار - میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ معاملہ کیا ہی -

اتنے مین ایک چوبدار نے آنکر عرض کیا کہ خداوند پار سے ایک منشی جی تشریف لائے ہین گاڑی پر سوار ہین -

نواب صاحب نے ممن سے کہا جا کے لاؤ - ممن کے ساتھ منشی فیض صاحب تشریف لائے شاعر غرا سخنور یگانہ - نواب صاحب نے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور کہا آئیے منشی صاحب حضرت یہ آپ کہان غائب ہو جایا کرتے ہین کوئی ایک صدی کے بعد آج دیدار نصیب ہوے - کہا حضرت مجھ سے اور آپ سے پکالن کے نیلام مین ملاقات ہوئی تھی اسکو کوئی دو اڑھائی مہینے ہوے - ۱۵ - تاریخ کو میرے ہان مشاعرہ ہونیوالا ہی در طرح کا مصرعہ یہ ہی - ؏

میرے ویرانے مین بھی ہو جا نے دم بھر چاندنی

اختر نے کہا حضور یہ خواجہ صاحب کا شعر ہی - ہاے آتش واے آتش - خواجہ صاحب خداے سخن - پیغمبر سخن نہین - خداے سخن - یہ انھین کا شعر ہی - ؎

بھولکر اے چاند کے ٹکڑے اِدھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جا دم بھر چاندنی

نواب - اہاہا - نور کے مصرعے ہین سبحان اللہ -

اختر - حضور کوئی کہ تو دے بھلا کیا مجال -

مسخرہ - حضور آپ لوگ نام کی قدر کرتے ہین کلام کی قدر نہین کرتے - سن لیا کہ خواجہ صاحب کا شعر ہی - بس تعریف کے پل باندھ دیے -

ممن - ہان تو کیا آپ کو خواجہ صاحب کے خداے سخن ہونے مین شک ہی - آپ پاگل ہین -

مسخرہ - مجھے معلوم ہی کہ آپ کے والد بھی شاعر تھے اور بدہجان حسب تخلص کرتے تھے -

ممن - چپ تمھارے والد ہونگے نامعقول -

نواب - (ہنسکر) اخاہ تو آپ بڑے شخص کے لڑکے ہین -

ممن - حضور یہ مسخرے ہین - گالیان بکتا ہی نالائق بس اور کیا کہون - بیہودہ ہی -

مسخرہ - حضور ایک مطلع غلام نے بھی عرض کیا ہی - بڑے معرکہ کا مطلع ہی -

نواب - فرمائیے فرمائیے مگر آتش کے مطلع سے کم نہو -

مسخرہ - حضور بس اب نہ پڑھونگا - آتش اور میرا مقابلہ کہنے لگے - ؎

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا	نہایت غم ہی اِس قطرے کو دریا کی جدائی کا

اختر ۔ بارک اللہ دوسرا شعر ہوا ہی نہین ایسا ۔
مسخرہ ۔ ہان اپنی اپنی راے ہی ورنہ اس شعر مین غلطی ہی ۔
رونق ۔ بھئی وہ اپنا مطلع تو سناؤ اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہی بھلا ۔
مسخرہ ۔ حضور ذرا غور سے سُنیے گا سب صاحب میری طرف متوجہ ہون ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہی ۔ ؎

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہوجائے دم بھر چاندنی

اور غلام نے عرض کیا ہی ۔ ؎

یہ عجب اندھیر ہی جیتی ہی مر کر چاندنی
ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کل حاضرین دربار لوٹنے لگے ۔ محفل اُلٹ گئی ۔ پورے ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا ۔ ڈپٹی کلکٹر چاندنی ۔ کیا قافیہ چمکا ہی ۔ خواجہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا لفظ کہان سے لاتے انکے وقت مین ڈپٹی کلکٹر تھے کہان اور (جیتی ہی مر کر چاندنی) اس تلاش کو تو ملاحظہ فرمائیے ۔ یعنی ایک رات چاندنی ہی کل اندھیری رات ہی تو چاندنی مر گئی اور مر کے پھر زندہ ۔ مسخرے نے کہا خداوند انصاف شرط ہی سب جج اور ڈپٹی کلکٹر دونون ایک ہی مصرعے مین آگئے ۔
اختر ۔ اور حضور ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی ذرا یہ تو ملاحظہ فرمائیے ۔ ع

ہی کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کوئی سب جج ہی اور کوئی ڈپٹی کلکٹر اسکے بعد چاندنی کا لفظ خیر سے کسقدر موزون ہی ۔
مسخرہ ۔ بس قابلیت عالم بالا معلوم شد میان وہ شعر کیا جسمین ردیف اور قافیے مین لگاؤ ہو ۔ نہین بالکل الگ کوئی بحث ہی نہین اور شعر سنیے گا ۔
اختر ۔ فرمائیے فرمائیے ۔
مسخرہ ۔ سنیے کہتے ہین ۔ ؎

چھپ جائے دن مین گو ہو سامنے اُس مہر کے
رات کو آئی تو کیا آئی نکھر کر چاندنی

اختر ۔ بھئی اس شعر نے تو واللہ لطف دیا گو کچھ ترمیم کی ضرورت ہی ۔ مگر ۔
راوی ۔ مگر کے بعد کچھ کہنے کو تھے کہ مسخرہ بگڑ گیا اور کہا اگر دنیا مین کوئی اس شعر کا جواب دے سکے تو ٹانگ کی راہ نکلجاؤن ۔ دل لگی ہی اس کوچے مین کوئی قدم دھر سکتا ہی دن کو چاندنی نہین ہوسکتی ہی یہ ظاہر ہی ۔ اچھا اور مہر یعنی آفتاب یعنی یہی (ہاتھ کے اشارے سے) آفتاب دن ہی کو تو نکلتا ہی اچھا چاندنی اگر رات کو نکھر کر آئی تو کیا ۔ قاعدہ ہی کہ صورت اور حسن کا اصلی حال دن کو معلوم ہوتا ہی ۔ چاندنی کو خوب معلوم ہی کہ دن کو اس مہر یعنی معشوق کا مقابلہ نہین کر سکتی لہذا رات کو آتی ہی ۔ اور چاندنی کا نکھرنا خاص محاورہ ہی ۔ خداوند عرض کیا ہی ۔ ؎

اُس پری کو کیا غرض ہی اُبٹن اور صابون سے
بھونڈی صورت ہی جبھی ملتی ہی پوڈر چاندنی

POWDER

ممن ۔ یہ پوڈر کیا شی ہی ۔ یہ نیا لغت ہی کوئی ۔
نواب ۔ پوڈر میمین لگاتی ہین ۔ مشہور لفظ ہی ۔
ممن ۔ او ۔ ہم سمجھے تو خداوند پوڈر لگانا محاورہ ہی ۔ پوڈر ملنا محاورہ نہین ہی ۔
مسخرہ ۔ بہت بگڑ کر ۔ آپ کی ایسی تیسی محاورہ ہی ۔ نول کیا جانے

محاورہ - تو جاصاحب بازار مین - انڈے بیچ - حضور غلام نے ایک شعر عرض کیا ہی (انڈے کے بھیتر چاندنی) کہ بہت مشکل ہی

نواب - اَیْن! کہان - انڈے کے بھیتر چاندنی؟ -

مسخرہ - جی حضور کوئی کہے تو خون تھوکنے لگے -

رونق - انڈے کے بھیتر چاندنی - (ہنسکر) معقول -

مسخرہ - حضور سنین تو - ابھی سے اعتراض جڑنے لگے - ؎

ساتھ زردی کے سفیدی بھی ہی اسمین جلوہ گر
یا خدا کیونکر گھسی انڈے کے بھیتر چاندنی

آدھ گھنٹہ تک پھر قہقہہ رہا بھئی یہ کمال کیا ہی - انڈے کے بھیتر چاندنی - بڑی اُپج کی لینے لگے اور ثبوت کیسا اچھا ہی -

نواب - بھئی کہان جاکے چاندنی کو گھسا دیا -

ممن - انڈے کے بھیتر چاندنی - واہ استاد واہ -

رونق - واللہ نمبر اول کا مسخرہ ہی فرسٹ کلاس -

مسخرہ - غلام تو ننگ خاندان پیدا ہوا ہی - چچا صاحب جس مشاعرے مین گئے اُلٹا دیا محفل کی محفل اُلٹ گئی لوگ اسقدر ہنسے کہ دو دو دن تک پیٹ مین درد رہا اور ایک شاعر کے پیٹ مین حمل رہگیا -

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور نواب صاحب ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوے مسخرے نے کہا حضور عرض کیا ہی ؎

وہ پری خواجہ ہی اور یہ ہی غلامان غلام
اُسکے گھر کی ہی کنیزک اور قنبر چاندنی

اور خداوند ایک شعر اور عرض کرونگا - دیوان آتش اور کلیات مرزا نوشہ اسپر نثار کر دیجیے - ؎

اوس مین سوتا نہین ہرگز ہون وہ عالی دماغ
میری تربت پر نہ رہتی ہی چھپر چاندنی

اِس چھپر کے لفظ نے پھڑکا دیا - عالی دماغ کا ثبوت کتنا اچھا ہی - چاندنی بلندی سے آتی ہی نا - پھر اب عالی دماغی کا اور کیا ثبوت ہوگا -

مسخرہ - ہاے کیا شعر عرض کیا ہی - نہ کہیے گا خداوند - ؎

چودھوین کا چاند بھی ہی ماند کیا صورت ہی واہ
اُسکے مکھڑے کے مقابل ہی دلدر چاندنی

اور حضور ملاحظہ فرمائیے گا - ؎

ایک بھی چلنے نہین پائی کیے لاکھون جتن
گو ہزارون سال سے آتی ہی گہکر چاندنی

ممن - یہ گہکر کیا معنی یہ کون لغت ہی -

اختر - ہان ہان لفظ صحیح ہی - بن گہا چاند مشہور ہی - ع

مکھڑے دن جسطرح کہ گہکر مہ انور چھوٹے

ممن - اخاہ یہ گہن سے چھٹنے سے مراد ہی -

اختر - میان ممن کا نام بھی فہرست مین داخل کر لیجیے حمقا کی فہرست مین انکو بھی شامل کر لیجیے -

رونق - شامل! پہلا نمبر انکا ہونا چاہیے -

نواب - جی ہان - آپ شاعرانہ اعتراض کرتے ہین -

داروغہ - حضور کوئی فارسی شعر نہین فرمایا انھون نے -

مسخرہ - دو ہزار کہون دو ہزار اور چٹکیون مین لے لیجیے گا - ؎

ساقیا ابر ست و برقے جلوہ گر شد واہ واہ
جام آور جام آور جام —— دختر چاندنی

اِس تکرار نے اِس شعر مین جان ڈال دی جام آور - جام آور جام - یہ بیتابی - لا شراب - جام - یکمنی -

داروغہ - واہ وا - خاص ایرانی محاورہ ہی -

نواب - جی ہان قاآنی کے ہان بھی آیا ہی -

اختر - یہ دری زبان کا لفظ ہی خداوند - (مسکراکر) -

مسخرہ - دری نہین پہلوی کہو چلے وہان سے دری زبان ہی تمھاری دم مین نکلا - باندھ دیا کہ نہین -

ممن - بھئی یہ دری کے لیے نکلا اچھا لائے -

رونق - اور دختر کا لفظ کس ستم کا ہی اور بالکل بے لگاو شعر کے الفاظ سے کوئی سروکار ہی نہین -

ممن - الفاظ بھی موزونیت مین بے مثل ہین مگر کسقدر جلد فرماتے ہین اِس صنعت مہملہ مین تو انکا جواب نہین ہی حضور -

مسخرہ - جواب کیا مین اپنے وقت کا کمندے ہوا ہون -

نواب - یہ کیا خوب - آپ اپنے وقت کے کمندے ہوا ہین بلکہ اُنسے بھی بڑھ کے -

مہراج - کون ؟ کمندے ہوا کوئی آدمی تھے -

مسخرہ - اور سنیے گا - اور اسپر دعویٰ یہ کہ مین فارسی بولتا ہون جس شخص کو خواجہ کمندے ہوا کا نام نہین معلوم وہ شعر کیا سمجھیگا خاک -

مہراج - خواجہ کمندے ہوا - !!! کیا کوئی شاعر تھے -

نواب - کوئی کی ایک ہی کہی - ارے میان بڑے نامی شاعر تھے - دیوان کمندے ہوا چھپ گیا ہی منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوا لیجیے جناب -

مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی سوچے کہ یہ دیوان ضرور منگوایا چاہیے -

قلم دوات کاغذ منگوا کر مطبع کے نام خط لکھا -

جناب مخدومی بندہ سلامت باشند - دعائے خیر ستا و رباد از راہ مہربانی قدیم دیوان خواجہ کمندے ہوا القیمت سرانچہ کہ صحیح صحیح باشد از خادم گرفتہ نمودہ آید - اور دیوان محتشم الیہ زود زود بفرستند شود - زیادہ چہ بر طراند وچہ قلمبند نمودہ آید فقط

راقمہ - منشی مہراج بلی متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس - اندرون جوہری ٹولہ - غفی عنہ - فقط

اہو ہو ہو - کیا فارسی لکھی ہی - خط کیا لکھا کہ شیخ سعدی کی روح کو شرما دیا - گلستان بوستان دونون گرد - اول تو مخدومی کے بعد لفظ (بندہ) کسقدر با محاورہ ہی - اور سلامت کے بعد باشند کی اشد ضرورت تھی اور دعا کے بعد ہمزہ اور یے ایجاد بندہ ہی مگر ان سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا خیر (ستا و رباد) (اور) کا لفظ بھی فارسی ہی یہ سب صاحب یاد رکھین - اور دیوان کے لیے لفظ محتشم الیہ نے کیا جوبن دیا ہی اور زود زود تاکیداً لکھا گیا ہی یعنی بہت ہی جلد بفرستند - کے بعد شود خاص محاورۂ شیرازی ہی - متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس ہای سبحان اللہ عرب اور عجم دونون کو اِسکے صدقے کر دے یہ کچوری والے کی دُکان بھی رشک شیراز ہی جہان ایسے ایسے بلغائن رہتے ہین - غرضکہ خط کا خط مرصع ہی - خط کیا زعفران زار ہی - ہم تو منشی مہراج بلی کے انکسار کے قائل ہین کہ مرد ہو کر اپنے کو عورت ہی سمجھتے ہین - جب لکھینگے راقمہ - راقم نہین راقمہ - اور اپنے آپ میان مٹھو بنتے ہین مہراج بلی کے ساتھ منشی ضرور لکھینگے - خالی مہراج بلی کیا معنی - مہراج بلی کون بھکوا ہی - نہین منشی مہراج بلی واللہ حضرت کا بھی عجیب دم ہی -

نواب - یہ کیا لکھ رہے ہو بھئی - ناز و کے نام خط -

مہراج - خدا کرے وہ دن بھی آئے ازین چہ بہتر - اور اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد وہ دن آیا ہی چاہتا ہی - آیا داخل -

یہ خط مہراج بلی نے نوابصاحب کے آدمی کو دیا اور چپکے سے کہا - منشی نولکشور صاحب کے مطبع جاؤ اور یہ دو روپی لو جو کتاب کے

دام ہون وہ دوا اور کتاب سے آؤ ۔ ہمنے کتاب کا نام لکھ رہا ہی
خدمتگار نے ایک سپاہی کو خط دیا ۔
ادھر مسخرے نے اپنے چچا کی تعریف کرنی شروع کردی کہ
جناب چچا صاحب فن شعر گوئی مین بے بدل تھے اور جس
مشاعرے مین گئے وہان محفل کو اُلٹ دیا ۔
ایک مرتبہ راے دلارام کی بارہ دری مین مشاعرہ ہوا تھا
اور بڑے معرکے کا مشاعرہ تھا تمام شہر کے نامی نامی اساتذہ
موجود تھے ۔ اور طرح تھی ۔ توڑا سانپ کا ۔ اور جوڑا سانپ کا ۔
حضور سنگلاخ ہی واللہ ۔ کوئی کہے تو بھلا ۔ خواجہ صاحب کا
دھوم دھامی شعر مجھے یاد ہی ۔ فرماتے ہین ۔ ؎

دونون زلفین اُنکی ملتی ہین مرے نالون پہ آج
وجد کرتا ہی صداے نَے پہ جوڑا سانپ کا

مصرعہ اولی اچھی طرح نہین یاد ہی ۔ مگر کیا کہا ہی ۔ لیکن جناب
چچا صاحب کا اِس سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی فرماتے ہین ؎

زلف کو اُسکی بنایا ہمنے کوڑا سانپ کا
ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

نواب ۔ کیا خوب ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی
واہ ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا ۔ اِسکے بعد سانپ کا ۔
ممن ۔ وہ اِنکے بھی چچا تھے ۔ حضور کیا لطیفہ ہوا ہی ۔
رونق ۔ بھئی خوب کہا ہی واللہ اور بے ساختہ ۔
اختر ۔ وہ انکے بھی چچا تھے خوب سوجھی ۔
مسخرہ ۔ خداوند پشتینی شاعر اور استاد اور بے مثل اُستاد
ایسا ویسا نہین ہون ۔ جی دل لگی ہی مجھ سے مقابلہ کرنا کیا
کھاکے کوئی مقابلہ کریگا ۔ ع

ہی سپستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

خواجہ صاحب کا رنگ فق ہو گیا ۔
اب سنیئے کہ نواب صاحب کا خدمتگار رقعہ لیکر مطبع پہونچا
وہان دفتر مین جو لوگون نے پڑھا تو قہقہہ لگایا ۔ بھئی یہ دیوان
کمندے ہوا کہان چھپا ہی سب متحیر کہ دیوان کمندے ہوا یعنی
دارد اور خالی کمندے ہوا بھی نہین خواجہ کمندے ہوا ۔ ایک
ظریف نے اِسکا جواب لکھکر خدمتگار کو دیا ۔ جب خدمتگار نواب صاحب
کی کوٹھی مین داخل ہوا تو منشی مہراج بلی صاحب کو خط دینے ہی
کو تھا کہ نواب محمد عسکری نے اُس سے خط چھین لیا اور پڑھا
تو کھلکھلا کر ہنسے کہا ۔ بھئی کچھ اور بھی سنا منشی مہراج بلی صاحب
نے دیوان خواجہ کمندے ہوا منشی نولکشور صاحب کے مطبع
سے منگوایا تھا اُسپر یہ جواب آیا ہی ۔ جواب سننے کے قابل ہی
لوگون نے قہقہہ لگایا اور منشی مہراج بلی صاحب جھینپے جواب خط سنیئے ۔
مکرم خاکسار ۔ تسلیم ۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا مطبع کریمائی
واقع رفو چکر نگر مین طبع ہوا ہی ۔ وہان سے طلب فرمائیے ۔
مسخرہ ۔ بھئی واللہ کوئی ظریف آدمی معلوم ہوتے ہین جی خوش
ہو گیا اِسوقت ۔
نواب ۔ مطبع کریمائی نے ٹھرکا دیا اور محلے کا نام بھی خوب لکھا ہی
نواب مطبع کریمائی کی تلاش کیجیے ۔ اور یہ رفو چکر نگر کہان پر
ہی پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے ۔
ممن ۔ حضور ففرو بازار کے پچھواڑے ہی ۔
مسخرہ ۔ ہان ہان جی ۔ رفو چکر نگر ہی مین تو ہماری نال گڑی
ہی ۔ ایجانب کی پیدایش وہین کی ہی ۔
منشی مہراج بلی پہلے تو ان لوگون کے قہقہہ لگانے سے
سمجھے تھے کہ اِنکو دھوکا ہوا مگر اب اِنکو یقین ہو گیا کہ نہین اسکی
کچھ اصلیت ہی ۔ رفو چکر نگر مین مطبع کریمائی کوئی ضرور ہی اور

قفر و بازار کا نام بھی انھون نے یاد رکھا۔
مسخرہ ۔ یہ بہت پرانی کتاب ہے ۔ مگر کیا دیوان ہے ۔
مہراج ۔ ہمنے تو آجتک نام بھی نہ سنا تھا واللہ ۔
مسخرہ ۔ آپ نے ابھی سنا ہی کیا ہے ۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے ۔ کہ آمدی و کے پیر شدی ۔ دیوان کمندے ہوا پڑھکر تو میر استاد ہو گیا ۔ یہ بڑے مرتبہ کا آدمی تھا شعرا کان پکڑتے ہین اسکا نام سنکر ۔
منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین سوچے کہ ان لوگون سے کہنا تو بیکار ہے ۔ مگر رفو چکر نگر کا پتا لگا کر مطبع کریمائی سے خواجہ کمندے ہوا کا دیوان ضرور لینا چاہیے ۔ نوابصاحب سے رخصت ہوکر رکاب گنج پہونچے اور وہان دکانداروں سے پوچھنے لگے کہ رفو چکر نگر کہان ہے ۔ ان سب کو ایک دل لگی ہاتھ آئی ۔ بوڑھے اور متین اور سیدھے سادے دکانداروں نے تو کہا ہمکو نہین معلوم ۔ مگر ظریف طبع دکانداران کو گول آدمی سمجھکر دل لگی کرنے لگے ۔ رفو چکر نگر تو گھسیاری منڈی کے پاس ہے نہین نہین ہمسے پوچھیے گھسیاری منڈی کے پاس نہین ہے نوبستے کے پل کے پاس ہے ۔ منشی مہراج بلی نے یہان نوبستے کی راہ لی اور دل مین سوچتے جاتے تھے کہ اب چلکے نوابصاحب کے سامنے دیوان خواجہ کمندے ہوا کے اشعار پڑھونگا تو سب کے سب جھیپ جائینگے ۔ نوبستہ ایک مشہور محلہ ہے ۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

کسی نے نوبستہ کے پل کی اچھی تاریخ کہی ہے ۔
حضرات ناظرین اس مصرعے کا لطف صرف اہل لکھنؤ ہی کو حاصل ہوتا لہذا یہ عرض کرنا لازم آیا کہ نوبستہ لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہے جو اشرف آباد کے پاس ہے ۔ اس محلے مین ایک پل بنایا گیا تھا اور پل کے قریب قدم رسول ہین ایک شاعر نے اسکی تاریخ کہی ہے ۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

غالباً یہ تاریخ اسی شاعر کی ہے جسنے میان مٹھو نامے ایک شخص کی وفات کی یہ تاریخ کہی تھی ۔ سنہ

میان مٹھو جو ذاکر حق تھے	رات دن نام حق رٹا کرتے
گر بہ موت سنے جو آ دابا	کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

ٹے ٹے ٹے تاریخ ہے ۔ ۱۲۳۰ ہجری
منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین بڑے خوش تھے کہ نوبستے مین رفو چکر نگر کا پتہ پوچھکر دیوان خواجہ کمندے ہوا لینگے اور اسکے اشعار نوابصاحب کے دربار مین پڑھینگے اور سب کو جھپا دینگے کہ آپ لوگ تو دل لگی کرتے تھے اور ہمکو دیوان ملگیا ۔ خدا خدا کرکے نوبستے پہونچے ۔ اب ایک ایک سے پوچھتے ہین کہ رفو چکر نگر کون محلہ ہے اور قفر و بازار کہان ہے ۔ قفر و بازار تو لوگ نہ سمجھے مگر رفو چکر نگر سنکر اپنے اپنے دل مین سب سمجھ گئے کہ یہ سیدھے اور گول آدمی ہین اور کسی نے انکو بہکا دیا ہے ایک لالہ نے انکو بلایا اور کہا آپ کسکی تلاش مین ہین ۔ انھون نے کہا مین کسی کی تلاش مین نہین ہون مجھے آپ صرف اتنا بتا دیجیے کہ رفو چکر نگر کون محلہ ہے اور کہان ہے پوچھا آپ وہان جاکے کیا کیجیے گا ۔ کہا مجھے ایک دیوان مطبع سے خریدنا ہے ۔
لالہ ۔ کون مطبع ؟ مطبع کریمائی !!!
مہراج ۔ ہمسے لوگون نے فرمایش کی ہے کہ دیوان خواجہ کمندے ہوا جو مطبع کریمائی واقع رفو چکر نگر مین طبع ہوا ہے ۔ اسکے اشعار سنائین

سو اگر آپ کی مہربانی سے ملجائے تو سبحان اللہ۔

راوی - لالہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہین عقل سے انکو بہرہ نہین ہے۔ خواجہ گندے ہوا کا دیوان اور محلے کا نام رفو چکر نگر۔ بولے حضرت مطبع کریائی تو نہین ہوگیا اور رفو چکر نگر رفو چکر ہوگیا۔

مہراج - رفو چکر نگر، رفو چکر ہوگیا - اسکے کیا معنی - مین سمجھا نہین بتایئے تو۔

لالہ - اب اسکے معنی مین کیا سمجھاؤن - آپ عقلمند آدمی ہین خود ہی سمجھ گئے ہونگے۔

مہراج - خدا کے واسطے بتا دیجیے - مین آپ کا نہایت درجہ ممنون اور شکر گزار ہونگا۔

راوی - آپکی سمجھ کے قربان کہنے لگے مین سمجھا نہین۔

مہراج - تو دیوان خواجہ گندے ہوا کے کچھ شعر یاد ہین - یاد ہون تو بتاؤ۔

لالہ - ایک شعر یاد ہے کیا کہا ہے واللہ - ؎

قطامہ ماں کیسی ہے خالہ یزید کی
پہونچی جو کربلا مین تو چھجری شہید کی

مہراج جی یہ شعر سنکر پھڑک گئے - کہا اگر تکلیف نہ ہو تو قلم اور دوات کاغذ دیجیے مین اسکو ٹانک لونگا۔

لالہ - (مسکرا کر) ٹانک لیجیے گا - ٹانکا تو جوتا جاتا ہے - شعر کا ٹانکنا نئی بات ہے قلم دوات کاغذ حاضر ہے۔

مہراج جی نے وہ شعر لکھکر جیب مین رکھ لیا اور راستے بھر مین بار بار جیب سے کاغذ نکالکر پڑھتے جاتے تھے دلمین بہت خوش کہ پالا جیت گئے - اب چلکے نوابصاحب کو خوب بنائینگے - کہ لو خواجہ گندے ہوا کا دیوان ملگیا اور شعر بھی پڑھ دینگے مگر شام ہوگئی تھی اور نوابصاحب کا مکان دور تھا جی کڑا کر کے انھون نے اکا کرایہ کیا اور اسپر سوار ہو کر چلے - تو دو چار لونڈون نے جو کھیل رہے تھے آوازہ کسا (لداہے بھئی لداہے) نوابصاحب کے مکان پر جا کر انکے خدمتگار سے دو آنے پیسے اکے والے کو دلوائے اور کوٹھی مین داخل ہوئے

نواب - ہیلو - کہان گئے کہان تھے یار -

آغا - ارے میان تم بڑے وحشی ہو -

ممن - حضور گئے گیا اور آئے گیا - بی نانی دبلا گئی تھین -

آغا - اخاہ - یہ شوق چرایا ہوا ہے خدا خیر کرے -

مہراج - آپ لوگ تو ہمکو سمجھتے ہین پاگل اور ہم آپکو پاگل سمجھتے ہین - دیوان خواجہ گندے ہوا ہمکو مل گیا اور ہمنے پڑھا بھی بے نظیر شعر ہین جو غزل ہے مرصع ہے -

مسخرہ - جی کہین ملانہ ہو - دل لگی نہین ہے - ذرا دیوان گندے ہوا کا ملنا آسان نہین ہے -

مہراج - ارے مین بڑا اکھوجی ہون بڑا کھوجی -

مسخرہ - وہ دیوان تو ہی کے باپ کو بھی نہین ملیگا - آپ ہین کس خیال مین - ہونھ -

مہراج - (ہنسکر) اور اگر شعر پڑھ دون - بھئی تمکو معلوم نہین ہے کہ مین کس قماش کا آدمی ہون - مین بہت دیدہ ہون مجھ سے سیانا سو دوانا - جی - بندہ یہان سے سیدھا رکاب گنج گیا وہان دکانداروں سے پوچھا کہ رفو چکر نگر کہان ہے معلوم ہوا نوبستے کے پاس ہے - نوبستے گیا - وہان ایک لالہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ رفو چکر نگر اب کوئی محلہ باقی نہین رہا اور مطبع کریائی کا نام و نشان باقی نہین - مگر دیوان خواجہ گندے ہوا کتب فروشون کے پاس ہے تلاش کیے سے ملیگا

ایک شعر انھون نے سنایا۔
نواب۔ ہان وہ شعر ہم بھی سنینگے جی ضرور سناؤ۔
رزق جنگ۔ ہم مشتاق ہین دیوان خواجہ لمندے ہوا اب چھپتا
نہین ورنہ ہم ضرور خرید لیتے۔
ممن۔ ہان حضور وہ شعر تو سنائیے۔ ہم بھی مشتاق ہین بس
اب دیر نہ کیجیے ہان بسم اللہ۔
مہراج۔ بھئی واللہ شعر کیا کچھ عجیب دل لگی کا شعر ہی خواجہ
لمندے ہوا فرماتے ہین۔ ؎

فطامہ ماما کیسی ہی خالہ یزید کی
بیوی بچی جو کربلا مین تو چھری شہید کی

نواب۔ اہن واہ ہنستے ہنستے اٹھ کھڑے ہوے۔
مسخرہ۔ حضور کیا مطلع ہوا ہی کوئی کہ تو دے۔

گھر کی مرغی دال برابر

ایک روز نواب محمد عسکری اور رزق جنگ مہراج بلی
اور آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر نواب چھمّن صاحب کے ہان گئے
ادھر ادھر کی باتین ہونے لگین قمرن کا بھی تذکرہ آیا۔
چھمّن صاحب نے پوچھا آخر وہ چھوکری غائب کہان ہوگئی اور
اُس قبولی والے لونڈے کا کیا حشر ہوا۔
محمد عسکری نے کہا بھئی تم لوگ بھی واللہ بڑے پھوہڑ ہو
تمکو خوب معلوم ہی کہ میری اُسپر جان جاتی ہی اور وہ اُس لونڈے
کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگ میرے سامنے اُس کا
تذکرہ کرتے ہین۔ مجھے رنج ہو یا نہ ہو مین چاہتا ہون کہ
قمرن کو دل سے بھلا دون بالکل اور آپ لوگون کے نزدیک
ایک دل لگی ہی۔ اور یہان جان پر بنی ہوئی ہی۔ بھائی صاحب
خیر سب صاحبون کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ میرے سامنے
قمرن کا نام بھی نہ لیجیے۔ بس آیندہ آپ کو اختیار ہی۔ واللہ
میرے دل پر عجیب صدمہ گذرتا ہی۔
چھمّن صاحب نے انکو سمجھانا شروع کیا بھائی ہم اِس فکر
مین ہین کہ وہ تمھارے گھر پڑ جائے اور تم ہم سے بگڑتے ہو
خواہ مخواہ۔
نواب محمد عسکری نے آہ سرد کھینچی اور کہا بھائی جان ہملوگ
آوارہ اور بدکار ہین ورنہ خیال تو کرو کہ یہ بازاری عورتین اور
ہماری بیبیون کو ہمارے روبرو برا بھلا کہین اور ہم سنین یہ
ہمارے ادبار کی دلیل ہی۔ عین دلیل واللہ۔ لے خیال تو کرو
کہ جو محبت اور دلی محبت بیاہتا جورو کو ہوگی وہ اُن لُنڈاو دون
کو ہو سکتی ہی۔ ممکن نہین کبھی۔ یہ تو لوٹنا جانتی ہین۔ انکو محبت سے
کیا سروکار ہی۔ اُسدن نازو نے یہ کلمہ کہا کہ واللہ عبرت ہوتی ہی
بڑے افسوس کی بات ہی۔ چھمّن صاحب نے کہا منشی مہراج بلی
صاحب یاد ہی آپکو وہ کلمہ مین عمر بھر نہ بھولونگا۔
مہراج بلی نے بھی آہ سرد بھر کر کہا نواب میرے دل پر وہ
نقرہ نقش ہو گیا ہی کس حقارت کے ساتھ کہا ہی کہ مین کیا
گھر کی جورو ہون۔ ہی ہی واقعی ہملوگ بڑے نالائق ہین کہ
ان بازاری عورتون کے ایسے ایسے کلمے سنتے اور سہتے ہین۔
اب ملاحظہ فرمایئے کہ نازو نے صرف اس خطا پر کہ نوٹ دھوکے
سے بدل گیا تھا کس بیرحمی کے ساتھ چیت رسید کی کہ میری کھوپڑی
جانتی ہی۔ واللہ بھنا گئی۔ اچھا اب سنیئے کہ کل مین حقہ پی رہا تھا
اور بیوی سامنے بیٹھی کچھ سی رہی تھین کہ ٹلے چنچے سے کوئلے تھے
اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری بیوی نے فوراً اپنے
ہاتھ سے بجھائی اور اصرار کرکے مجھ سے انگرکھا اتروایا کہ میرے تن
پر وہ چنگاری نہ پہونچی ہو اب اِس محبت کو دیکھیے۔ بھائی ہملوگ

واللہ بڑے ناشکرے ہین ناز و حرف روپی کی طالب ہی اگر اُسکو یہ معلوم ہوجائے کہ ایک چمار مجھے ہزار روپیہ دیدیگا تو چاہئے مہراج بلی ہون چاہے محمد عسکری وہ اُسی کو مُنھ لگا ئیگی ہمکو اور آپ کو دونون کو دھتا بتا ئیگی۔

چھٹن صاحب نے مہراج بلی کی راے سے اتفاق کیا کہ واقع مین ہملوگون کی عورتون کی حالت افسوس بلکہ رحم کے قابل ہی کہ ہم لوگ اُنکی ذرا قدر نہین کرتے اور باانیہمہ وہ ہماری اطاعت کرتی ہین۔ میرا ایک یار ہی ٹھاکر دیبی سنگھ پنجابی آدمی ہی۔ اوران پڑھ۔ بالکل لٹھ۔ وہ ایک عورت پر عاشق ہوا اگر تھوڑے دن کے بعد اُنمین کھٹ پٹ ہوگئی۔ ایک روز مجھ سے ٹھاکر صاحب نے کہا کہ بھئی اِس جلسے مین وہ بھی ہی ذرا اسکو منا دو مینے اُس سے کہا تم تو بڑی ظالم ہو کہ ایک شخص تمکو چاہتا ہی اور پیار کرتا ہی اور تم اُسپر ظلم ڈھاتی ہو۔ میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اُسکو مناؤ۔ بس یہ سنتے ہی بگڑ گئی اور معاً جواب دیا کہ منائے میری پیزار۔ منائیگی گھر کی جورو اُنکی۔ جورو اُنکی باندی ہی۔ میری جوتی کو کیا غرض ہی جو مین منانے جاؤن گھر کی جورو اکو تو وہی وہ ہین اور میرے ہان اُنکے سے سکڑون روز جھک مارا کرتے ہین۔ یہ نکھٹو رسے بیاہتا جورو ہی سہیگی ہمکو کیا غرض ہی ہم اُنکی اصل حقیقت کیا سمجھتے ہین۔ یہ نہین اور سہی یہ ہین کیا بچارے (بیچارے) یہ فقرہ بھائی صاحب مین تو عمر بھر نہ بھولونگا۔ واللہ اسکا نقش میرے دل پر مرتسم ہوگیا۔

چمن۔ ہی ہی کیا غضب کا فقرہ کہا ہی سمجھنے کے قابل ہی۔

رونق۔ ہم تو حضرت اسی سبب سے اِس فرقے سے الگ الگ رہتے ہین۔ ع

زر دادن و درد سر خریدن

نواب۔ اچھا اب یہ سوچنا چاہیے کہ ہماری حالت کیونکر ترقی کر سکتی ہی۔ اودار گی فراج مین بڑھی ہوئی۔ جو ری والی کو دیکھا اُسی پر لٹو ہوگئے۔ گھبارہی آئی ذرا جوان سی لڑکی اُسی پر ڈورے ڈالنے لگے۔ مہری کوئی طرارہ سی آئی اُسی پر عاشق ہوگئے یہ ہماری وارستگی اور حماقت ہی بلکہ بچوراپن۔

چھٹن۔ بچوراپن واللہ بچوراپن ہی اگر ہم کم بخت نہین سمجھتے اور جورو کو گھر کی مرغی کے برابر بھی نہین سمجھتے افسوس افسوس۔

رونق۔ وہ ہم پر جان دیتی ہی جان نثار ہی۔

مہراج۔ وہ چاہے مرجائے اِسکو اپنے مرنے کا رنج اسقدر نہوگا جسقدر میان کے مرنے کا صدمہ ہوگا۔

نواب۔ اور ادھر ہملوگون کی یہ حالت ہی۔

مہراج۔ ہمارے رشتے کی ایک بہن وہ اتفاق سے دیوانی ہوگئین کوئی علاج کارگر نہوا اور دوا کے نام سے نفرت تھی کسیطرح پیتی ہی نہ تھین۔ ڈاکٹر ہوشیار آدمی تھا اُسنے کہا انکے میان کا پلنگ بھی یہان ہی بچھوا دو اور اُنکے میان سے کہا کہ تم بیمار بنجاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ سر سے پانون تک پھنکے جاتے ہین مارے بخار کے۔ واللہ اُس مجنونہ کی یہ کیفیت تھی کہ اُٹھ کر ہاتھ پانون داتی تھی اور برف کے ٹکڑے سر پر رکھتی تھی اور چونکہ دماغ مین خلل ہوگیا تھا شرم وغیرہ کجا۔ چمٹی لیتی تھی اور جب میان بیقرار ہوتے تو وہ بھی بیچین ہوجاتی گھنٹون اسی فکر اور تشویش مین بیٹھی رہتی اور میان کی صورت دیکھا کرتی تھی اور میان کی تیمارداری اس طرح کرتی تھی گویا وہ دیوانی ہی نہ تھی جب میان بیماری کے صدمہ اور درد اور تکلیف سے کراہتے تھے تو رودتی تھی۔ دوسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے تو اسی حالت مین پایا کہا انکے میان سے کہو کہ دوا اپنے ہاتھ سے

پلائین اور انکی کیفیت یہ کہ دوا کا نام لیا اور بگڑ کھڑی ہوئین بس انکے میان نے دوا گلاس مین آنڈیل کر اپنی طرف اشارے سے بلایا فوراً پی لی۔

ممن۔ جی خوش ہوگیا واللہ کیا بات ہے۔

رونق۔ یار اب ہم لوگون کو راہ راست پر آنا چاہیے۔

نواب۔ آ چکے۔ واللہ اگر ابھی ادھر کوئی جوان اور پری چھم وضع بن کبھی نکل جائے تو ضرور جی چاہے کہ دو گال ہنس بول لین۔ پھر کسی بات کا خیال نہ رہے۔

رونق۔ اور کچھ نہیں تو مچھی ہی لے لین ہائے ستم۔

نواب۔ اب یہ باجی پنا نہین تو کیا ہے۔

مہراج۔ باجی پنا۔ ارے اصل باجی پنا اسکا نام ہے۔

چھٹن صاحب نے کہا یار اب اسوقت سے عہد کرو سب کے سب کہ اب آج سے ان باتون سے اجتناب کرینگے۔ ہمنے تو قسم کھالی بس۔ اب آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہے۔

ممن۔ خداوند اول تو حضور اس جگہ مین کبھی آئے نہین۔ دوسرے اس کوچے کی ہوا نہین لگی۔ مین سرکار سے کیا عرض کرون۔ میرے ایک دوست ہین انکے لڑکے کی پار سال شادی ہوئی تھی دلھن واللہ پری چاند کا ٹکڑا۔ ع

> ٹکھڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

واللہ گھورنے کے قابل سن دن قد قامت بات چیت چال ڈھال بانکپن اور اسکے ساتھ ہی بھولا پن کرورون مین ایک لاکھون مین ایک اسکے میان کا حال سنیے وہ بھی کمسن آدمی جوان مگر بیوی کے نام سے نفرت۔ محلے مین ایک چڑیل رہتی ہے اسپر آپ عاشق ہوے اور بیوی کو یہ کہنا چاہیے کہ طلاق دے دیا۔ بیوی سے کوئی بحث کوئی سروکار ہی نہین واللہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ وہ پنڈلی ہے کہ بادشاہ زبان نہین کہ تعریف کیجائے۔ ع

> ہوا ہے جب سے کہ ساقین بلر کا سودا
> زیادہ تر مجھے میرے سے ہے بلوریں

ہائے حضور دنیا مین ایک ہی عورت ہے حسن کا تو اسپر خاتمہ ہوگیا ہے اور نیک پارسا جیسے عورتین کہتی ہین۔ اگر ایک دفعہ صورت دیکھ لیجیے تو نماز وا ور قرآن کو بھول جائیے ہائے کیا گردن ہے قدرت خدا نظر آتی ہے۔ ع

> کیونکر نہ جھکے آگے ترے حور کی گردن
> بجلی کی کمر شعلہ کا منھ نور کی گردن

اور واللہ ہونٹھ ہائے مین کیا عرض کرون۔ ع

> لب ہین تمھارے وسطرح لاجواب مین
> دو لعل ہین بندھے کر آفتاب مین

اور پلکین ہین کیا عرض کرون حضور پری کی کیا اصل اور حقیقت ہے وہ صورت پائی ہے۔ ع

> کب کسی کے قتل کو نکلی تری تیغ نگاہ
> ایک جنبش دی اگر پلکون کو سو خنجر چلے

میرے محلے کی چھوکری ہے مگر غضب کی لونڈیا ہے۔ واللہ مین قسمیہ کہتا ہون کہ مین نے ایسی پری پیکر اپنے ہوش مین نہین دیکھی اور مجھے اس سے ایک نسم کا عشق ہے مین اسکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہون اور سچا اور پاک عشق ہے بدی کا مطلق خیال نہین وہ بچپنے سے میرے ہان آتی تھی اور میری لڑکیون سے کھیلتی تھی اب اپنی سسرال کے ڈر سے نقاب نہ سامنے نہین ہوتی۔ مگر مجھے شکل اپنے بزرگون سے سمجھتی ہے ہائے کیا شکل ہے۔ ع

قابل دید پر پری تیرے رخسارے ہین
جنپر آنکھون کو ہین سینکڑون یہ وہ انگارے ہین

اور خداوند گال پر ایک خال ہی۔ مین کیا عرض کرون
کہ وہ خال کیا مزہ دیتا ہی سے

چہرۂ محبوب پھیکا ہی جو خال اُس مین نہ ہو
خوان نعمت پر مقرر اک نمکدان چاہیے

جب مجھے اُسکا میان یاد آتا ہی تو واللہ جی چاہتا ہی کہ
جو رنگ گردن جیتے جی چنوا دے - ایسی پری پیکر بیوی
پاکر اور یہ بے اعتنائی - پری بھی اگر دیکھ پائے تو قربان
ہو جائے حورین گھورین - واللہ اندر کے اکھاڑے کی
پریان اُسکے حسن کی تعریف کرین اور ہائے ہائے زلف چلیپا
مین کیا عرض کرون خداوند - سے

وہ زلف ہوا سے مجھے برہم نظر آئی
اُڑتی ہوئی ناگن تھی آدم نظر آئی

اور حضور افشان کی بڑی شائق ہی - حالانکہ افشان
کے باپ کی بھی ضرورت نہین ہی وہ نکھرا آیا ہی - سے

مین بھی تو دیکھون چاند مین تارے جڑے ہوئے
افشان چھڑک کے یار دکھا دے جبین مجھے

نواب - یار ممن بھئی صورت تو دکھا دو خدا کے لیے واللہ
تمنے تو اسوقت طبیعت بیچین کردی -

ممن - حضور یہ بڑی کھیر ہی بہو بیٹیون کی حرمت اور ہراد
وہ محلے کی چھچھوکری ہی -

اختر - ارے تو صورت دکھانے مین کیا عیب ہی یار عجب
طرح کے آدمی ہو -

آغا - بھئی ہم بھی دیکھینگے - تنہا خوری اچھی نہین -

اختر - لیجے اور سنیے - بھینس نہ کودے کودے گون -
یہ تماشا دیکھے کون -

نواب - اجی جناب پہلے مجھ کمبخت کو تو دیکھ لینے دیجئے پھر
آپ سب صاحب تو دیکھا ہی کرینگے -

ممن - خداوند مین نہ دکھاؤنگا - یاد آگیا -

نواب - کیا یاد آگیا - یاد کیا آگیا ؟ تم تو مجذوبون کی سی
باتین کرتے ہو -

ممن - حضور وہ یہان آ نہین سکتی اور آپ جا نہین سکتے
اور بازاری عورت وہ ہی نہین پھر بھلا کیونکر ملاقات ممکن ہی
ہان ایک بات ہی خداوند -

نواب - وہ کیا - بھئی خرچنے کو تو ہم تیار ہین -

ممن - سرکار خرچنے کا کیا ذکر ہی حضور کا سا فیاض آدمی
اب شہر مین دوسرا نہین ہی - فرد ہین حضور -

اختر - اسمین کیا فرق ہی - ہر کہ شک آرد کافر گردد - واللہ
ثانی نہین رکھتے -

ممن - خداوند حضور کی فیاضی روم و روس تک مشہور ہی -

نواب - ارے میان جو دم گذرتا ہی غنیمت ہی -

اختر - حق ہی - سے

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

نواب - اب مین کیا کہون یارو - ریاست پلٹ گئی ہماری
روپیہ ہمارے پاس نہین - مگر اب بھی واللہ وہ دل ہی کہ اچھے
اچھے والیان ملک کا نہ ہوگا -

اختر - حق ہی واللہ صحیح ہی - اچھے اچھے بادشاہ مقابلہ نہین
کر سکتے حضور کے سامنے -

ممن - بھئی یہ بھی تو شہنشاہ ہین - ہاے یہ دل کہان -
نواب - میان ہم کس قابل ہین یہ سب تم لوگونکی عنایت اور مہربانی ہی - دوست ہو ہمارے -
رونق - اسمین شک نہین کہ نواب بڑے حوصلے کے آدمی ہین اور بڑے فیاض -
چھٹن - یہ تو سب کچھ ہی مگر بھائی صاحب اب یہ بتائیے کہ وہ چھوکری کب دکھائیےگا میان ممن صاحب -
ممن - حضور اب ایک چھوکری اور دس گاہک بات بنے تو کیونکر بنے - وہ بازاری عورت تو ہی نہین -
نواب - یہ سب بکتے ہین تم مجھکو دکھادو بس -
ممن - حضور اب اس امر کی نسبت غلام پھر عرض کردے گا اب اسوقت اس تذکرے کو تہ کر رکھیے -
رونق - بھائی ہمکو بھی ایک جھلکی دکھادینا ہم بھی مشتاق ہین واللہ بڑا احسان مانینگے -
نواب - جی بجا ہی - یہ بھی خوب ہوئی - آپ پاگل ہوگئے ہین انکو بھی دکھادینا - کیا خوب -
چھٹن - بھئی وہ چھوکری ہمین نہ دکھائی تو واللہ عمر بھر شکایت رہیگی -
ممن - خداوند سب سے پہلے - ایسی بات ہی بھلا کہ حضور ہی نہ دیکھین - مگر ـــــ
چھٹن - یہ اگر مگر مین نہین جانتا آپ کو وہ چھوکری دکھانی پڑیگی - ارے یار ایسی تعریف کی کہ بغیر دیکھے دل ہاتھ سے چھوٹتے اور آنکھون کی تعریف جب سے سنی ہی دل بیقرار ہو رہا ہی - کیون میان ممن وہ کون دن ہوگا اور کب آئیگا کہ ہم بھی اُن آنکھون کو دیکھینگے اور کہینگے ع

مرے ہوے تری آنکھون پہ یار ہم بھی ہین
شہید گردش لیل و نہار ہم بھی ہین

آغا - مین کہتا ہون یہ تمکو ہو کیا گیا ہی تمھارا تو شوق دید ہم سب سے بڑھ گیا -
رونق جنگ نے ہنسکر چھٹن صاحب کے ڈنڈ مل دیے اور کہا ماشاءاللہ ہمت مردان مدد خدا -
چھٹن صاحب نے کہا بھئی یہ ڈنڈ ملنا کیا معنی ہم سے کونسا ایسا کارنمایان سرزد ہوا کہ تمنے ہمارے ڈنڈ مل دیے -
رونق جنگ نے کہا یار تم ہی تو سب کے ناصح مشفق بنے تھے اور تم ہی نے وہ ذکر پھر چھیڑا بڑے بھلے مانس آدمی ہو واللہ ارے ظالم ابھی تو تو نصیحت کر رہا تھا کہ ہم لوگ بڑے پاجی ہین کہ بیوی کے ہوتے ساتھی بدمعاشیان کرتے ہین اور ابھی یہ اصرار ہی کہ وہ چھوکری دیکھنے مین آئے -
چھٹن - ہاے ارے بھئی اس دل کو کیا کرین تم ہی بتاؤ کہ دل پر کسکا اختیار ہی -
رونق - جاؤ بھی - ناصح بنے ہین چوتے زمانے بھر کے -
نواب - جی ہان تہذیب کا بڑا دعوی تھا آپ کو -
چھٹن - ارے نواب زبانی داخلے سے بھی گئے گذرے بڑے بیوقوف آدمی ہو واللہ -
مہراج - تو حضرت سنیے یہ ہر دلگی بیجا ہونا ٹھیک نہین یا تو قمرن کو پیار کیجیے یا نازو کو یا اس ممن والی لونڈیا کو -
مسخرہ - (قہقہہ لگاکر) یہ ممن والی لونڈیا کی کیا کہی ہی -
ممن - مین ایک نکتہ بتاؤنگا اب - اور سنیے گا ہم سے اور مسخرہ ہین منشی مہراج بلی صاحب نے جو کہا وہ ہمارے سر آنکھون پر وہ مالک ہین جیسے سرکار ویسے وہ مگر آپ کی باتین ہم نہ سینگے -

مسخرہ - درست - آپ اور تنخی تبائین - شانِ خدا -
ممن - اُٹھون پھر -
مسخرہ - ہان اگر شامت آئی ہو تو بسم اللہ -
چھٹن - کون - ممن تم سے کرارا ہی بھی گل خیرو -
مسخرہ - لڑوا کے دیکھ لیجیے نا - بسا دیجیے ایک اشرفی -
نواب - اچھا ہم ممن کیطرف سے بساتے ہین -
چھٹن - ہم بھی ممن کیطرف ہین -
مہراج - ہم گلنجیر و کیجانب ہین - یہ دے مار یگا -
نواب - اچھا آئیے ہاتھ پر ہاتھ ماریے -
مہراج - اُٹھو میان جیٗ اگلنجیرو - بس اب اُٹھیے -
راوی - ممن اُٹھ کھڑا ہوا تو گلنجیرو کیا کہتے ہین -
مسخرہ - ابے جا کیون قضا کے منھ مین جاتا ہی ایک لپوٹے مین تو تیرا کام تمام ہو جائیگا چلا ہی لڑنے چور اُٹھائی گیرا -
نواب - وہ مارا - (مہراج بلی سے) بس ہار گئے -
مہراج - اُٹھو میان خم ٹھوک کے سامنے کھڑے ہو -
مسخرہ - حضور یہ بالائی اور دودھ اور انڈے کھا کھا کے اسلیے ڈنڑ نہین تیار کیے تھے - جی اور ممن تو کیا شی ہی ممن کے باپ سے لڑ پڑون مگر میرے بچے کے برابر ہی ممن اِس سے کیا لڑون -
نواب - ابے جا - بس - رہگیا نا - لڑنے چلے ہین -
مسخرہ - حضور اگر حکم دین تو ایک لپوٹے مین ہاتھی کو بٹھا دون کیا کوئی وہ سمجھا ہی -
نواب - اجی وہ ہاتھی تو درکنار رہا ممن سے کیون نہین لڑتے -
مسخرہ - تو حضور کوئی برابر والا ہو تو اُس سے لڑ پڑون ان نیچ قوم دھنیون جلاہون کے منھ کون لگے -
نواب محمد عسکری نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا حضرت یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی اب کوئی معاملے کی بات کیجیے وہ کیا کہ آج سے ہم اور آپ سب صاحب یہ عہد کر لین کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم لوگ کبھی بھولے سے بھی کسی عورت سے رسم نہ کرینگے - سوا اپنی منکوحہ بیوی کے - ارے وہ ہمارے رنج اور غم اور افلاس اور بیماری سب مین شریک ہی - بازاری عورت مردار آج آپکی بغل مین ہی - کل دوسرے کی بغل مین ہوگی - جو دو پیسے زیادہ دیگا اُسیکی بغل مین ہوگی - اگر دیجیے تو آپ کی ہی ورنہ دھتا تبلائیگی - ؎

چون در بر دیگرے نشینی	خواہد کہ ترا دگر نہ بینید

ہم لوگون کی آنکھون پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہین ارے غضب خدا کا جورو کو برسون صورت دیکھنے کو ترسائین اور ان مال زادیون پر لٹو ہو جائین مگر عمر بھر اِسکا خیال ہی نہین آتا جب سوجھتی ہی یہی سوجھتی ہی کہ - ؎

زن نو کن ای دوست در ہر بہار	کہ تقویم پارینہ ناید بکار

نت نئی ہو - اور گھر کی جورو کو طلاق - اور دیکھتے جاتے ہین اور تجربہ کرتے جاتے ہین کہ اس پلید فرقے سے وفا کی امید فضول ہی مگر پھر بھی کچھ نہین - اتنے مین جیٗ اگلنجیرو کہ باہر کسی کام کے لیے گئے تھے تشریف لائے اور فرمایا خداوند قطع کلام تو ہو گا لیکن (چقندر چاندنی) بھی لگے ہاتھون سن لیجیے کہان کا جھگڑا - ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی

لوگون نے قہقہہ لگایا کہ یہ چقندر چاندنی خوب ڈھونڈھ کے نکالا بھئی بندر اور چھچھندر اور جلندھر تو ہو چکے تانفیے - بس چقندر باقی رہ گیا تھا - مسخرے نے کہا - ؎

جب مزہ کھانے کا حاصل ہو کہ اپنے ہاتھ سے
کھیت مین مہتاب کے توڑے چقندر چاندنی

نواب - واہ بھئی واہ - چقندر چاندنی نے اور بھی قافیہ کو چمکا دیا - کیا خوب - کیا خوب - سبحان اللہ -

ممن - حضور چقندر توڑے نہین جاتے چقندر رکھودے جاتے ہین - چقندر توڑنا محاورہ نہین ہی -

رونق - ہان بھئی اعتراض تو صحیح ہی کیون گلنیرو -

مسخرہ - حضور مین شاعر آدمی - شعر کہنا جانون - کبڑیا نہ کبڑیے کا پڑوسی - اب مجھے کیا معلوم کہ چقندر توڑتے ہین یا کھودتے ہین -

نواب - بھئی یہ جواب بہت ہی بڑھ گیا کبڑیے کی ایک ہی کہی - جھیپے میان ممن کہ نہین -

ممن - حضور یہ کبڑیا ہمکو لاکھ دفعہ کہہ لین ہم کبڑیے کے کہے کا برا نہین مانتے -

داروغہ - جنگلی کبوتر چاندنی ابھی باقی ہی حضرت -

مسخرہ - ابھی لو کیا کہین ڈھونڈھنے یا لینے جانا ہی - ع

اُڑتی پھرتی ہی در و دیوار و سقف و بام پر
بنگئی ہی کب سے یہ جنگلی کبوتر چاندنی

رونق - اچھا رہبر چاندنی تو لاؤ مگر ثبوت ہو -

مسخرہ - ہاے ہاے ابھی آپ لوگون نے مجھے پہچانا نہین رہبر کا باپ لیجیے - لہبر چاندنی - لہبر طوطا ہوتا ہی -

نواب - واللہ کیا سوجھی ہی لہبر کا لفظ بہت دور کی سوجھی ٹوئیان کا بھائی لہبر -

مسخرہ - بلا کی طبیعت پائی ہی مجھ شخص نے سنیے - ع

داغ دل پہ نچائیگا ہمکو دردِ دلدار تک	ہی مسافر کی شب غربت مین لہبر چاندنی

اور اب لگے ہاتھون لہبر بھی سن لیجیے -

آغا - بھئی اب دوسری طرح ہونی چاہیے چاندنی کو تو خوب چمکایا آپ نے اب بہت سے قافیون کا قافیہ تنگ کر چکے کہان تک زور طبع دکھائیے گا -

اتنے مین داروغہ نے عرض کیا حضور جمال الدین کی ایک عرضداشت آئی ہی بڑا غضب ہوگیا اُسکے جوان بھائی کو کسی شخص نے زہر دیدیا اور کل شب کو وہ نوجوان چل بسا نوابصاحب نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر بڑا افسوس ظاہر کیا نواب چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور مہراج بلی کو بھی بڑا رنج ہوا حکم ہوا کہ جو آدمی عرضداشت لایا ہی اُسکو بلاؤ اُسنے جھک کر آداب عرض کیا اور کہا پیر و مرشد غلام سید ہی اور میان جمال الدین کے مکان مین رہتا ہی یہ بڑا سانحہ ہوگیا اور مفت مین اُس بیچارے کی جان گئی نوابصاحب نے کہا آخر زہر دینے کا سبب کیا کوئی کسی کو بیوجہ تو مار نہین ڈالتا کہا خداوند اُس نوجوان گبھرو کو ایک دیہاتن پیار کرتی تھی اور اور بھی کئی آدمیون سے اُس سے رسم تھا اُنکو ناگوار گذرتا تھا اور ایک ہی شہر کے رہنے والے بس کل کوئی دو بجے اُس بیچارے نے نہاکے کپڑے پہنے اور اُس عورت کے ہان گیا وہان خدا جانے کیا ہوا بس بیہوش ہوگیا - ڈولی پر لادکے اُسکے گھر لائے زہر کی سب علامتین پائی گئین اُنکے ہان کوئی دوڑنے دھوپنے والا نہ تھا جمال الدین نوابصاحب کے ہان تھے جب تک اُنکو خبر ہو اور وہ آئین آئین یہان اُس بیچارے کا کام تمام ہوگیا -

نواب - داروغہ یہان آؤ (کان مین کچھ کہا) اور ممن تم بھی جاؤ اور تکیے تک ساتھ جاؤ -

ممن - بہت خوب حضور - کہاں دفنائے جائینگے - کیون؟

پیر صاحب - حضرت حاجی نصرت کے تکیے مین جائینگے -

چھٹن - واللہ عبرت کا مقام ہی ہم لوگ عیاشی کے پیچھے کیسی کیسی ذلتین اُٹھاتے ہین مگر نہین چھوڑتے اگر وہ عیاش نہ ہوتا تو اِس درجے کو کاہے کو پہونچتا -

نواب - واللہ سچ کہتے ہو کیا غضب کا پردہ پڑا ہی کوئی اس کمبخت تماش بینی کے پیچھے اپنی جان اور عزت کا بھی خیال نہین کرتا - افسوس ہزار افسوس -

آغا - اِسکا انجام ہی یہ ہی - بُرا کام ہونا -

نواب - بھئی کان پکڑے اب سے آئے گھر سے آئے اب کبھی نام بھی نہ لینگے -

آغا - جی یہ سب باتین ہین - تھوڑی دیر تو عبرت ہوتی ہی اور بس اسکے بعد سناٹا -

اختر - گھر کی مرغی دال برابر - مگر واللہ ہم لوگ دال برابر بھی گھر کی جورو کو نہین سمجھتے -

چھٹن - بھلا کبھی کسی نے یہ بھی سُنا ہی کہ جورو کے سبب سے زہر دیا گیا جورو کی کیا بات - لیکن ابھی کوئی شخص اپنی بیاہتا بیوی کا کہنا مانے اور جو دوراندیشی کی بات وہ سکھائے اُسکا تتبع کرے تو زن مرید کہلائے -

اختر - مین کہنے ہی کو تھا یہ تو عقل کا حال ہی -

نواب - عقل کا حال کیا بس مسخ ہوگئے ہم لوگ -

چھٹن - لیجیے اک ذرا سی دیر مین کسی رقیب نے زہر دیدیا دم نکلگیا اب چاہیے اُس عورت کو گرفتار کرو چاہیے اور اُسکے ہان کے آنے جانے والون کو اُس بیچارے کی تو جان گئی - اور مُفت مین - س

بجرم عشق توام میکشند وغوغائیست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

اور دل لگی اسمین یہ ہی کہ اگر وہ عورت بچ گئی اور اُس پر کوئی آنچ نہ آئی تو وہ مشہور ہو جائیگی - ایک شخص کی جان گئی اور اِسکی شہرت ہوئی -

نوابصاحب نے کہا بھئی اب اِس بارے مین ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ اِسکا تدارک کیا جائے - اب یہ ضروری اور لازمی ہی - دو چیزون کا تدارک چاہیے - ایک بادہ خواری کہ کیسے کیسے نوخیز اسکی بدولت مر رہے ہین اور یہ مردار دختر رز کیا کیا ستم ڈھا رہی ہی کہ توبہ ہی بھلی - اور دوسرے یہ آوارگی - اِس سے بڑھکر گناہ اور کیا ہوگا کہ بیوی کے ہوتے ہم لوگ اُسکی چھاتی پر کودون دلین اور اُسکو جلائین - اور پھر فخریہ کہتے پھرین کہ ہم کچھ جورو کے غلام نہین ہین یہ بات تو انگریزون مین خوب ہی کہ اگر کسی متاہل انگریز سے کوئی اِس قسم کا عیب سرزد ہوتا ہی تو وہ سوسائٹی سے خارج کر دیا جاتا ہی دیکھو نیجر صاحب جنے اب پنشن پاتے ہین - انھون نے بیوی کو ولایت بھیجا - یا اور یہان ایک عورت کو نوکر رکھ لیا - بس اب کسی صاحب لوگ کے ہان کھانے اور دعوت مین شریک نہین ہونے پاتے کوئی انسے ملتا ہی نہین بالکل علیحدہ کر دیے گئے اور ہم لوگون مین فخریہ بیان کیا جاتا ہی کہ فلان نوابصاحب اور فلان عورت سے رسم ہی اور انسے اُس سے آشنائی ہی یہ انتہا کی بیحیائی ہی اور ہم لوگ بعوض اسکے کہ اس نقص کو دور کرین اور اِسکی اصلاح کی جانب توجہ کرین اسی کو سرمایہ فخر سمجھتے ہین - افسوس صد افسوس - اور یہ ایک آدمی پر کیا فرض ہی سب کا یہی حال ہی سب ایک ہی فشن کے ہین صلاحیت مزاج سے

منزلون دور ورنہ اگر غور کر کے دیکھیے تو مووی سے بڑھکر اور کون عزیز ہی کوئی نہین مگر باتین کرنے کو کہیے ساری خدائی کی باتین کرڈالین اور اصل مین کرنا کرانا کچھ نہین زبانی دا خلے سے بھلا کیا مطلب نکلیگا خاک نہین ایک کمیٹی ہونی چاہیے اور اسمین سب سے حلف لینا چاہیے اور جو اسمین شریک ہون اُنکو مجبور کرنا چاہیے اُنکے چال چلن پر غور کرنا چاہیے اگر خلاف معاہدہ اُن سے کوئی کارروائی ظہور پذیر ہو تو سرزنش کرنی چاہیے سوسائٹی پر فرض ہی کہ اُنکو تنبیہ کرے اور سمجھا دے اگر ایسا ایک جلسہ قرار پائے تو نہو المراد ازین چہ بہتر۔ یہ جلسہ والد ادیب اور اتالیق کا کام دے

حضرات ناظرین یہ نواب محمد عسکری صاحب کے خیالات فی نفسہ بُرے نہین مگر صحبت بُری پائی اور لڑکپن سے خراب صحبت مین رہے کہ ترقی دماغی کے عوض اور دماغ خراب ہو گیا اور اکثر حضرات نے اُنکو ایسا شکنجے مین کیا تھا کہ اُنکے قابو مین ہو گئے اب جدھر کل موڑتے ہین اُسیطرف یہ مڑ جاتے ہین تعریف کر دی کہ حضور کا سا مخیر کوئی نہین اب نوابصاحب بھول گئے کہ حاتم کے بعد اب ہم اس صدی مین پیدا ہوے اور چار نے آ کے کہدیا کہ خداوند فلان نوابصاحب کا کوئی صبح کو نام نہین لیتا وہ بڑے کنجوس ہین چلیے نوابصاحب اکڑ گئے کہ ہم شہر مین فیاض اور حاتم مشہور رہین اگر ایک شخص کو ایک روپیہ دینا ہو گا تو اُنکو نہ کر کے دس دینگے ورنہ فیاضی مین بٹا لگتا ہی۔ یہ نہین سوچتے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے یار ہین۔ کھایا پیا اور الگ کیا آج آپکے دسترخوان پر کھاتے ہین آپکی سی کہتے ہین کل اور کے ہان گئے سب کے پہلے آپ ہی کی ہجو کرنے لگے انسے بڑھکر دشمن اور کون ہو گا۔ اگر محمد عسکری کو اچھے لوگون کی صحبت ہوئی ہوتی تو سبحان اللہ یہ بھی کچھ کر دکھاتے۔

ابھی تک تو نوابصاحب تہذیب اور شائستگی اور صلاحیت کی باتین کرتے تھے ایک دفعہ جو کچھ خیال آیا تو حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جا کر دیکھو تو کہ قمرن کا میان وہ لونڈا جو کدرا کدرا (قدرا) مشہور ہی آیا ہی کہ نہین اور قمرن کہان ہی اُسکا کچھ پتا لگا کہ نہین۔ حسین علی حکم کے مطابق گیا اور واپس آ کے عرض کیا خداوند قمرن اور کدرا اور للتوا کا تو ابھی کچھ حال نہین معلوم ہوا مگر اتنا سننے مین آیا ہی کہ للتوا کو کانپور مین کدرا اور اُسکے اکھاڑے کے لوگون نے بڑی بودی ماردی درغہ (داروغہ) صاحب کے اُس آدمی کے گھر مین کوئی آیا ہی اُسکو بلا کے دریافت کر لین حضور۔ اُسی وقت داروغہ صاحب کا آدمی آیا اور یون نوابصاحب نے حال دریافت کیا۔

نواب۔ کیا تم کانپور سے آتے ہو۔ کب آئے وہان سے کچھ کیفیت کدرا کی جانتے ہو۔

آدمی۔ ہجور (حضور) کل آیا۔ وہان تو بڑے گجب (غضب) کی مارپیٹ ہوئی۔

نواب۔ ہان ہان حال تو بیان کرو کون کون تھا۔

آدمی۔ سرکار کدرا کو لوگون نے بہکا دیا کہ تیری عورت کو للتوا بھگا لیگیا اور تو کھڑا دیکھتا ہی۔ ہم ایسے ہوتے تو آؤ دیکھتے نہ تاؤ ٹھونک چلتے بلا سے جریمانہ (جرمانہ) ہو جاتا بس ہجور کدرا کو بھی گسا (غصہ) آ گیا ایک تو لڑنتیا۔ دوسرے جوان آدمی تیسرے یہ آنچ بُری ہوتی ہی۔ بس کدرا نے لپک کے ایک لپوٹا جمایا وہ لونڈا بھلا پہلوان کا مکابلہ (مقابلہ) کیا کر سکتا مگر جھلا کے وہ بھی جھپٹ گیا۔ کدرا نے اُٹھا کے دے مارا۔ پولس والون نے دونون کو ڈانٹا مگر ہجور وہ عورت اُسپر ایسی لٹو ہی کہ کچھ پوچھیے نہین جان دیتی ہی۔ جان۔ آگے ہین سے دھاردن دھار روتی تھی

اور اُس سے کہتی جاتی تھی کہ تو جلدی سے آگئے ہین بھاگ کے آجا اسی کے سبب سے برقندازون نے کدر کو للکارا اور کہا ہم چالان کردینگے تیرا۔

ہر سویرے سے مرے جی مین گنڈیری کھانی
مرگئے کیا یہ موے آج گنڈیری والے

ایک محلسرائے فلک رفعت سپہر توامان مین ایک خاتون مہ لقا اور محبوب پریچہرہ لب بام کھڑی ابر کے لکّون کی سیر کررہی تھین اور ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے چل رہے تھے اور درختون کے پتّے قدرتی پنکھا جھل رہے تھے جلو مین کنیزان قمر طلعت رشک حور پری پیکر بہشتی مست نشۂ جوانی سے معمور مغلانیان طرحدار مہریان حاضر جواب وطرّار۔ خواصین گلبن ریاض حسن وجمال قلماقنین پری تمثال۔ ؎

خلد گو ہندوستان سے دور ہو
لیکن اسمین شک نہین تم حور ہو

اور لطف یہ کہ سب کم سن جوانین خوش گلو خوش آواز مجسم خوبی سراپا ناز گو سب مہر سپہر حسن اور پری پیکر عورتین تھین مگر خاتون یاقوت لب ان سب مین کالبدر فی النجوم تھین اور آس پاس اردگرد اِدھر اُدھر دہنے بائین جو یہ کھڑی تھین بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ چاند اور یہ ستارے ہین۔

خاتون ماہ طلعت سے کسی قدر دور فاصلے پر ایک بوڑھی مغلانی نے ایک ادھیڑ مہری کیطرف مخاطب ہوکر کہا ــ مہری! یہ سب تو ابھی کم سنین جوانین ہین انکو کیا معلوم کہ اچھا کسے کہتے ہین اور برا کسکو کہتے ہین اِنکے نزدیک تو وہی نیک ہی جو انسے ہنسیے بولے۔ اسطرح پر انکے ساتھ چلے کہ انکو معلوم ہو جیسے گرا پڑتا ہی۔ چاہے مرد ہو چاہے عورت ہنسی دل لگی مین دبا ہوا ہو۔ مگر ہم تم سمجھ سکتے ہین کہ انکی بات چیت در چھیڑ چھاڑ سے پایا جاتا ہی کہ یہ کوئی پیچ قوم کی چھوکری ہی۔ اول تو نقتگو کی قطع ہی محل خانے کی سی نہین اور پھر اتنا چھیڑ چھاڑ اپنا بھی اچھا نہین ہوتا ہر شی کی کوئی حد ہوتی ہی۔

ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر خاتون سیم بدن نے ایک فقرہ جو بھری تو دونون ہاتھ دیوار پر اور گردن کسی قدر باہر نکلی ہوئی مغلانیان خواصین غل مچانے لگین۔ اَیْن!۔ ای حضور یہ کیا اندھیر ہی سرکار اگر سُن لینگے تو مہنا متھ مچا ئینگے۔ یہ بے پردگی کیسی۔ خاتون سیمین ساق نے زور سے قہقہہ لگایا اور اِن سب کو چٹکیون پر اڑا دیا۔

اب سنیے کہ اس محلسرا کے پچھواڑے ایک تکیہ تھا آصف الدولہ کے وقت سے بھی بیشتر کا بنا ہوا بس قبرین اسمین باقی رہ گئی تھین باقی اللہ اللہ خیر صلاح اور وہ بھی بوسیدہ اور دھسی ہوئین اور ٹوٹی پھوٹی۔ اس تکیے مین باغ کی دیوارون سے ایک ایسی آڑ ہوگئی تھی کہ بجائے خود ایک قلعہ بنگیا تھا اور اسمین جواری جمع ہو کے جوا کھیلا کرتے تھے ان جواریون مین شہدے زیادہ تر تھے اور دو چار چور اور نامی ڈاکو بھی کھیلا کرتے تھے ایک شخص اشتہاری مجرم بھی تھا ایک قیدخانے سے بلا اختتام میعاد بھاگ آیا تھا اور ایک اس درجہ بانی کا رکہ کالے پانی سے بھاگ نکلا ان چھپے ہوے بدمعاشون اور خونیون اور جواریون اور شہدون کا تو مجمع اور یہ بے تکلف سر کھولے ہوے کھڑی ہین اور چونکہ کالی کالی گھٹا خوب گھر کے آئی تھی اور طبیعت بشاش بھی تھی لہٰذا الہرا الہرا کے گانے لگین۔ ؎

مورا دن دن بڑھت سہاگ سئیان نہین آئے رے

ان لوگون نے پہلے تو قہقہے کی آواز سنی ۔ پھر دن دن بڑھت سہاگ کی آواز آئی بس لٹو ہوگئے ۔ چند

کال جواریون کے سوا کہ اُنھون نے سر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا اور سب کے سب گھورنے لگے - ادھر گھر کی خواصین اور عورتین سر پیٹتی ہین کہ یہ حضور کیا غضب ڈھا رہی ہین بہو بیٹی کے لیے یہ بڑا عیب ہی - سرکار -

اتنے مین آواز آئی (گنڈیریان پونڈے کی) یہ صدا سنتے ہی وہی خاتون لالہ رخ اسقدر بیقرار ہوگئی کہ کوٹھے سے دھم دھم کرتی ہوئی دوڑی اور زینون پر سے اُچھلتی اور دو دو زینے پھاندتی ہوئی نیچے آئی اور یہان سے طرارا بھرا تو ڈیوڑھی مین داخل ڈیوڑھی سے ذقند بھرتی ہی تو بازار مین پہونچی اور غل مچاتی جاتی تھی کہ گنڈیری والے او گنڈیری والے مواسنتا ہی نہین -

گنڈیری والے نے پیچھے پھر کر دیکھا اور آیا - اُنھون نے ڈیوڑھی پر گنڈیریان خریدین اور مہری سے کہا ے چل گنڈیری والے نے دل لگی سے گنڈیریون کے ساتھ گٹھلیان بھی تول دین -

اب سُنیئے کہ گنڈیریان تو کم کھاتی ہین گانٹھین چن چنکے زیادہ کھاتی ہین - اور مہری ہنستی جاتی ہی - بوڑھی مغلانی اور ایک مہری مین باہم یون گفتگو ہونے لگی -

مغلانی - یہ تو بہن کوئی ساقن یا کٹرن ہی - دیکھو تو کس قسم کی حرکتین ہین -

مہری - باتین تو بالکل بھنگیٹرنون کی سی ہین -

مغلانی - پہرے والے کسقدر خوش ہوے ہونگے -

مہری - ہم تو نواب صاحب سے آج کہینگے بہن -

مغلانی - اوہان (ہنسکر) جیسی انکی بدنامی ویسی ہماری بدنامی بہت سی نوکریان کین مگر ایسی بیگم صاحب نہین بلین اچھا تو ہی کام کاج نہ کرنا پڑیگا -

مہری جب ڈیوڑھی پر کسی کام کو گئی تو وہان پہرے والے اور چوبدار اور آدمی بھی یہی باتین کرتے تھے - چوبدار نے ہنستے ہوے پوچھا - مہری یہ کون ہین - ہم لوگ سب کٹ گئے چھم چھم چھم چھم کرتی ہوئی بازار تک ایک گئین اور گنڈیری والے کو کس مزے سے پکارا - او گنڈیری والے او گنڈیری والے - ڈیوڑھی پر بڑا قہقہہ پڑا -

مہری نے کہا اور گنڈیریان کم کھاتی ہین گانٹھین چن چنکے بہت کھاتی ہین - نہ معلوم کون ہین -

سپاہی بولا گانٹھین تو بہت سی لے گئی تھین جب مہری نے بیشتر کے واقعے سے اطلاع دی کہ دیوار پر ہاتھ رکھ کے تکیے کی طرف جھانکنے لگین اور لہرا لہرا کر گاتی تھین

(مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے)

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا -

مہری اندر آئی تو اُس خاتون ماہ وش نے حکم دیا کہ باہر جو کھانا پکے اُسمین ہمارے واسطے گجبی کی روٹی اور دھوئی ماش کی دال مصالح دار ضرور پکے اور ہان مٹھا منگوالو - اور سالن مین جھینڈے کی ترکاری ہو - جتنی خادمائین وہان اُسوقت موجود تھین بے اختیار مسکرا دین کہ پلاؤ زردے شیرمال اور باقرخانی کا نام ہی نہین یاد ہی گجبی کی روٹی اور مٹھے کی ایک ہی کہی - ماشاء اللہ -

ادھر انھون نے مغلانی کو حکم دیا کہ آرسی بیل کے نینو کے دو دو ٹپے ہمین کل تک تیار کر دو یہ سب حیران تھین کہ یا اللہ یہ کون ہین شکل صورت تو اللہ نے ایسی دی ہی کہ واہ واہ سراپا سانچے مین ڈھلا ہوا مگر حرکتین ایسی اور گنڈیری کی

خریداری سے توبہ اور بھی نظرون سے گر گئین یہ تو ایسی
خفیف حرکت سرزد ہوئی کہ توبہ ہی بھلی۔
اتنے مین پہرے کے سپاہی نے مہری کو آواز دی اور
کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جا کے خیر صَلَا (خیر صلاح) پوچھ آؤ۔
مہری نے اوپر جا کے عرض کیا۔ حضور سرکار نے آدمی
بھیجا ہی کہا ہی کہ خیر صلاح دریافت کر آؤ۔
بیگم صاحب نے کہا آدمی کو بلالو۔
مہری۔ ای حضور کہان بلاؤن یہان محل خانے مین۔
مغلانی۔ حضور کیا فرماتی ہین سرکار سنینگے تو کیا کہینگے وہ
بھلا یہان آسکتا ہی۔
خاتون۔ (خ) اچھا اچھا تو ہم خود آتے ہین نیچے۔
مہری۔ اوئی یہ ہو کیا گیا ہی حضور۔
خ۔ اس نگوڑے پردے سے تو ہمیشان (ہمیشہ) سے
ہمین نفرت رہی ہی۔ اچھا کہہ دو کہ نواب صاحب کو بلایا ہی
کہا ہی جو نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے۔
مہری نے جا کے کہا میان سرکار سے عرض کر دینا کہ آپ کو
اسی وقت بلایا ہی اور کہا ہی کہ ہمارا بہت جی چاہتا ہی کہ آپکو
دیکھین آنکھین ترستی ہین۔ ضرور ضرور آئیے۔
آدمی نے جا کر عرض کیا کہ پیر و مرشد حضور کو یاد کیا ہی اور
کہا ہی مین بہت تڑپتی ہون جلد آئیے۔
چھٹتے وقت نواب صاحب چلے پیچھے خدمتگار آگے دستکی
روشن۔ ڈیوڑھی پر پہونچے لوگ کھڑے ہو گئے اور جھک
جھک کر آداب عرض کیا۔ اور مؤدب کھڑے رہے نواب صاحب
محلسرا مین تشریف لیگئے اب مہریان اور مغلانیان وغیرہ آپس مین
کہنے لگین کہ بیگم صاحب کو ذرا بیٹھنے تک کا سلیقہ نہین ہی

مہری۔ ای بالکل پھوہڑ ہین۔ ذرا بیگم صاحب کی تطان (قطع)
تو دیکھیے۔ اتنے مین خاتون نے پانی مانگا ایک خادمہ نے پانی دیا۔
مغلانی۔ اب یہ کل تک پانی ہی پیا کرینگی۔
راوی۔ پانی پی کر بیگم صاحب یون مخاطب ہوئین۔
خ۔ (ہنسکر) یہ اب تک تم غائب کہان رہے کیا کہین
اور دل لگا لیا۔
نواب۔ ہم آزماتے تھے کہ تم کو ہماری محبت ہی یا نہین
واللہ اور کہین دل لگانے کی ایک ہوئی۔
خ۔ ای سنا للتوا کی ٹری لے دے ہوئی بیچارے کی
تمنے بھی کچھ سنا کیا یہ خبر ٹھیک ہی۔
ن۔ اب تم اس تذکرے کو جانے دو مشہور نہ ہونے پائے۔
خ۔ اور اُس موے کا کیا حشر ہوا۔ اُس موے کمبخت
قدرا کا خدا غارت کرے موے کو۔
ن۔ خدائی خوار کو لوگون نے کانپور دوڑا دیا۔
خ۔ اب تم اُس لونڈے کو نوکر رکھ لو للتوا کو۔
ن۔ (چہرہ سرخ ہو گیا) یہ کیون للتوا کیا کریگا۔
خ۔ (مسکراکر) ہمارے محلے کا ہی۔ ساتھ کھیلا ہوا ہی۔
چھوکرا۔ جانا بوجھا۔
ن۔ بھلا تمھارے محلے والون پر ہم یہ ظاہر کر سکتے ہین کہ
تم یہان ہو۔ کبھی نہین۔
خ۔ ای تو وہ کیا کہتا پھریگا۔ یہ ہمارا ذمہ۔
ن۔ تو اُسکے نوکر رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہی۔
خ۔ اچھا ہماری ڈیوڑھی کا درونحہ (داروغہ) کر دو اُسکو
میرے اچھے نواب۔
ن۔ واہ! ہنہ، واہ تنبولی اور داروغہ!!!

خ - مجانہ تو اچھا ہی آپ کا یہ روز روز غرّہ دے جانا کیا معنی اسی لیئے لائے تھے -

نواب - (گلے مین ہاتھ ڈال کے) کیا مجال ہم تو یہان ہی رہاکر نیگے غرّہ کرنا کیا معنی -

خ - ہان ! جھوٹے ! یہ اِتّے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے جھوٹون کے بادشاہ -

ن - بتا ہی دون مگر دیکھو کسی سے کہنا نہ خبردار دو باتین یاد رکھو جانی - ایک یہ کہ کوئی دھوکے سے کبھی تم کو دیکھنے نہ پائے یہ بات کھونٹنے نہ پائے - دوسرے یہ کہ ان نوکرون مین کسی کو نہ بتانا کہ تم کون ہو خبردار - نہین تو وہ نالش معاً جڑ دیگا پھر تم کو اُسی کے پاس رہنا ہوگا - اور ہماری عزت مین فرق آئیگا اور فوراً ہمپر جرمانہ ہو جائیگا -

خ - جرمانہ ہو جائیگا - یہ کاہے سے ہم کہدینگے اُس مُوئے سے راضی نہین ہین - بس -

نواب - (مسکراکر) ارے نہین تم سمجھتی تو ہو نہین کچھ اور خواہی نخواہی بگڑتی ہو -

خ - اچھا اچھا جو کہو گے وہ کرینگے مگر اِتّے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے -

ن - اب ہم تم سے کاہے کو چھپائین - ہمسے لوگون نے کہا کہ ابھی ذرا الگ رہو - دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی بس یہ بات ہی اور کچھ نہین -

خ - اوئی تو اب ایسا کیا نگوڑا ڈر پڑا ہی -

ن - بہت سنبھل کے چلنا چاہیے - مجھ سے تو لوگون نے کہا تھا کہ ایک مہینے تک خاموش رہنا چاہیے (وہ سہ لیکن) ہمسے نہ رہا گیا اب آج شب کو یہان نہین رہینگے - ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے -

خ - کیا ! - آج شب کو !!! - اب مین جانے بھی دونگی - ذرا مجھ سے نخرے کی نہ لینا (ران کو ران سے دباکر) واہ اب مین نہ جانے دونگی -

نواب - ہائے اسوقت کا مزہ عمر بھر یاد رہیگا نہ بھولونگا - جانی سچ کہتا ہون تڑپتا تھا -

راوی - اتنے مین وہ شوخ مہ لقا ران ہٹاکر اُٹھتے ہی دوسری چھت پر ہو رہی اور نوابصاحب نے ہنسکر کہا - ؎

	ای کہ در شوخی نداری ہمسرے می نمائی ہر دمے از منظرے	

اب سنیے - بیگم صاحبہ چھت پر سے نیچے اُترین - نوابصاحب پکارتے جاتے ہین - ہم اتنے دن کے بعد ملے ہین تم یہ بھاگی کہان جاتی ہو یہان آن کے بیٹھو - وہ ڈیوڑھی پر پہونچین اور خاص ڈیوڑھی مین کھڑے ہوکر پہرے کے سپاہی سے کہا جاکے فالودے والے کو تو بُلا لا - اُسنے کہا سرکار اب شام ہوئی اس وقت نہ ملے گا - جھلاکر کہا (تو جاتو) اُس نے کہا سرکار اسوقت کوئی اور آدمی نہین ہی اور مین پہرے پر ہون -

اتنے مین ایک مہری اور ایک خواص حسب الحکم نوابصاحب ڈیوڑھی مین آن کر کھڑی ہو گئین جیسے ہی سپاہی نے کہا کہ مین ڈیوڑھی پر پہرا دیتا ہون - خاتون مہ لقا نے معاً کہا - (اچھا تو جا ہم پہرا دینگے) سپاہی دنگ ہو گیا اور مہری اور خواص نے گو لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی نہ ضبط ہو سکی - اُسپر یہ بد دماغ ہو گئین کوٹھے پر گئین اور کہا نواب اس پہرے والے سپاہی کو نکال دو نہین تو ہم کھانا نہین کھائینگے چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے - نوابصاحب نے سبب خفگی دریافت کیا کہا

او کچھ بھی نہین - موے سے مین نے کہا ذری فالودے والے
کو جاکر بلالا - پہلے تو یون ٹالا کہ اس وقت شام ہو گئی ہی
اب نہ ملیگا مین نے کہا تو جا تو اُکا دُکا شام کو بھی پھیری
دینے نکلتے ہین کہنے لگا مین پہرے پر ہون مین نے کہا اچھا
تو جا مین پہرا دونگی -

یہ فقرہ سنتے ہی نواب اور مہری اور خواص سب کے سب نے
زور سے قہقہہ لگایا اور نوابصاحب نے علٰحدہ لیجاکر کہا قمرن تم
ہماری ہنسی کراؤ گی - ارے غضب خدا کا ہم تو تم کو زمین زادی اور
بہو بیٹی بناکر رکھنا چاہتے ہین اور تم کہتی ہو کہ ہم نے جاکے
سپاہی سے کہا کہ پہرا ہم دینگے تو جائے گلاب فالودے والے
کو بلالا - ای سبحان اللہ - اول تو یہ شام کے وقت گلاب فالودے
کھانے کے کیا معنی - یون ہی خنکی ہوتی ہی اور پھر تمھارا جاکر
پہرا دینا (ہنسی کو ضبط کرکے) آخر ہو نہ نہاری - وہ چوڑی والی
کی بو کہان جائے - قمرن نواب کی اس تقریر پر بہت ہی تنکی -
کہا اچھا امی جان کو بلوا دو ذری - نوابصاحب تو خود ہی چاہتے
تھے کہ انکی والدہ مکرمہ آن کے اپنی ہونہار لڑکی کی حرکتین دیکھین
کہا اچھا - منظور - ہم جو کہتے ہین جنیا تمھارے ہی بھلے کے لیے
کہتے ہین - اول تو ان سب کے روبرو تم خفیف ہوئین دوسرے
اگر کوئی پہچان جائے تو تمھارا میان ہم پر نالش داغ دے
اور ہمکو مجبور ہوکر تم سے جدا ہونا پڑے ہمارا کچھ نہ بگڑیگا اور تم
پھر اُسکے پالے پڑ جاؤگی ایک تو وہ اور اُسکی مان تم کو سخت قید مین
رکھینگے اور محلے والے نام رکھینگے کہ کیسی خراب عورت ہی
یہ کہکر نوابصاحب نے حسین علی کو بلوایا اور حکم دیا کہ جاکر نازو
اور قمرن کی مان کو بلالا - مگر سمجھا دینا کہ چوڑی والیان بنکے
نہ آنا - حسین علی نے چپکے سے نوابصاحب کے کان مین کہا
سرکار ایک بات غلام عرض نہین کرسکتا اگر بے عرض کیے رہا بھی
نہین جاتا سنا حضور قمرن بازار مین نکل کے کھڑی ہوتی ہین اور
گندیری والون سے گندیریان چکاتی ہین اس مین تو حضور
بدنام ہو جائینگے - نیکی برباد گناہ لازم - نوابصاحب نے سر نیچے
لٹکا لیا کہا کبھی اسکی صورت ایسی قیامت کی ہی اور وہ حسن پایا ہی
کہ مین اسپر واقعی لٹو ہون اور اب تمسے کیا کہون کچھ تو جی چاہتا ہی
اور کچھ افسوس ہوتا ہی - ابھی ابھی ڈیوڑھی مین جاکر پہرے والے
سپاہی کو حکم دیا کہ گلاب فالودے والے کو بلالا تو جا ہم پہرا
دے لینگے حسین علی منہ پھیر کر مسکرانے لگا اور آداب عرض کرکے
رخصت ہوا - تھوڑی دیر مین دو ڈولیان آئین نوابصاحب نے
اور سب عورتون کو ہٹا دیا اور نازو اور ضعیفہ کو علٰحدہ لیجاکر
کل سرگذشت بیان کی - ضعیفہ خاموش سنتی جاتی تھی اور دعا
گنگناتی تھی اور اکثر کہ اٹھتی تھی کہ ہائے مجھ بختون کی جلی کے کرم
نہ پھوٹ جاتے تو یہ دن کاہے کو دیکھتی بلاؤ تو قمرن کو -

قمرن - (ق) ای کیا اتی دیر سے کانا پھوسی ہو رہی ہی -
ضعیفہ - (ض) تیرا سر - مردار بلی - ادھر تو آ -
ق - امی جان تم تو بن ناحق کو کوسنے کاٹنے لگتی ہو - بڑی
کانون کی کچی ہو اللہ جانتا ہی -
ض - اور اوپر سے آنکھین دکھاتی ہی - شرماتی نہین -
ق - شرمائین کیون کیا کسی کا باپ مارا ہی یا مال مارا ہی کسیو کا آ
تم بھی آئین تو ہمین ڈانٹتی ہوئی -
ض - یہ چھوکری ایک ہی جھاڑ کا کانٹا ہی - ادھر آ -
ق - (پاس جاکر) لو آئی - جانو کھا ہی تو جائینگی -
ض - (کان مین کچھ سمجھا کر) بڑے شرم کی بات ہی قمرن -
ق - امی جان یہ سب جھوٹھ ہی یہ اس گھر کی نوکرین نگوڑی

بُری لُتری ہین - ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر لگائی بجھائی
مین اُستاد -

یہ بُری بات ہی بٹیا (نواب کی طرف پھر کر) منھ پر کچھ
پیٹھ پیچھے کچھ مین اسکو ڈانٹے دیتی ہون - تم انکو ڈانٹ دو
یہ حرکتین بُری ہین -

ن - مین نے تو اپنی آنکھون دیکھا مجھ سے خود انھون نے کہا
کہ سپاہی سے ہمنے کہا تھا کہ تو جا ہم پہرا دے لینگے -

ق - ای تو ہمنے یہ کہا تھا امی جان کہ پہرے پر مہری کو بٹھادینگے
اچھا الزام ہی -

ن - یہ لیجیے اور سنیے پہرے پر کہین مہریان بھی بیٹھتی ہین اور
پھر محل مین نہین ڈیوڑھی پر - جو کوئی گورا شرابی گھس آئے
تو مہری کیا بنا لیگی سوائے چیخ کے بھاگنے کے -

ق - گورا نہین ایک وہ گھس آئیگا کھڑی ہو کر اور چمک کر
اچھا ہمکو پہرے پر بٹھادو - دیکھین تو گورا کیسے گھس آتا ہی
مجال ہی مونڈی کاٹے کی -

ض - چل بیٹھ اُدھر - اِتنی بُری ہونے آئی سلیقے کی بات
نہ سیکھی چلی ہین گورے سے کشتی لڑنے - بھینس نہ کودے
کودے گون - یہ تماشا دیکھے کون ہنسواتی ہی اپنے تئین -

ق - امی جان سُنا نہین آپ نے کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین -
(ذرا چمک کر) اور کیا -

ض - اللہ کرے تم آباد رہو سلامت رہو پھلو پھولو -

ق - یہ چُنی ہوئی چیز فناتیان اِنکے ہان بھری ہین سب
آنکھ - کی بھری - من مین دغا بغل مین فریب چھوٹی سے لے کے
بُری تک حقاقہ دقاقہ -

ضعیفہ نے نواب صاحب کو علیحدہ لیجا کر کہا بٹیا تم کو
طرح دینی چاہیے بن مان کی لڑکی ہی اسپر ترس کھاؤ مین اسکو
سمجھا دونگی - مگر تم اپنے گھر کی کسی بوڑھی جہاندیدہ عورت کو
بلاؤ تو مین اُسکو سمجھا دون - نواب صاحب نے مغلانی کو بلوایا
اور کہا یہ ہماری خوشدامن ہین - مغلانی زمانہ دیکھے ہوے
بہت جھک کے آداب عرض کیا تو ضعیفہ نے کہا بی مغلانی
ہماری لڑکی بڑے نازون کی پلی ہی - اِسکو آج تلک کسو نے
آدھی بات نہین کہی پچھلے پہرے مچل گئی کہ مونگ کے لڈو
کھاؤنگی - اُسی وقت مونگ کے لڈو حلوائی کو جگا کے منوائے
گئے اور ابھی بچہ ہی اللہ رکھے -

عقل تو آتے ہی آتے آئیگی کوئی مان کے پیٹ سے تو
لے کر آتا نہین ہی - اور ہمارے لاڈ کا یہ سب قصور ہی - نہ ہم
لاڈ کرتے نہ یہ اِتنی بے ادب ہوتی - مگر میری یہ عادت ہی
کمبخت کی ہی - مین بچون کو گھڑکتی جھڑکتی نہین ہون - بس
بیوی لاڈ کا منھ ٹیڑھا -

نواب - بی مغلانی گنڈیریون والا حال تو کہہ چلو -

مغلانی - ای حضور اب اُسکے دہرانے سے کیا فائدہ اور
پھر پوچ بات -

ض - نہین نہین ضرور کہو چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہی
تم کو ہمارے نمک کی قسم -

مغلانی - ای حضور پونڈے کی گنڈیری کا نام سُنکے زینے
پر سے پھاندی پڑتی تھین -

نواب - یہ پھاندی کیا خوب - ضلع جگت مین آج تمھارا بھی
نام ہی جواب نہین رکھتی ہو -

مغلانی - (جھک کر آداب عرض کرکے) حضور کی قدردانی ہی
اور حضور زیور سے گوندنی کی طرح تو بیگم صاحب ماشاء اللہ

ذری ہوئین - حق تعالی اور اس سے زیادہ دے، دشمنون
کی آنکھون مین خاک - جو انکی طرف دیکھ نہ سکین اور پونڈے
چھلے اور گنڈیریان چکانے گئین -
راوی - نوابصاحب پھڑک اٹھے واللہ اس پور کی لفظ
نے کیا مزہ دیا ہے - پونڈے کے لیے پور -
مغلانی - (پھر آداب عرض کرکے) یہ حضور ہی کی جوتیون کا
صدقہ ہے کہ دو باتین کرنا سیکھ گئی -
ض - نہین بی مغلانی تو بادشاہون اور بادشاہ زادیون کی
صحبت اٹھائے معلوم ہوتی ہین -
مغلانی - لونڈی نے تو حضور سے بھی اسکا ذکر نہین کیا تھا
مگر یہ میری ایک ہی بس کی گانٹھ ہے -
نواب - اہاہاہا - پونڈے کے لیے گانٹھ ای سبحان اللہ
مغلانی - یہ جتنی (جتنی) خدمتی عورتین یہان ہین مجھ جھٹ
سب چربانک ہین -
نواب - (کھڑے ہوکر) واہ داواہ - بانک چربانک!!!
راوی - گنڈیری والے چاقو سے پونڈا نہین چھیلتے بانک
سے چھیلتے ہین - چربانک کا تلازمہ قابل تعریف ہے جگت
لڑنے مین مغلانی جگت استاد ہے -
نواب - تمنے تو اسوقت قلم توڑ دیے واللہ جی خوش ہوگیا
قمرن - ای امی جان ای امی جان لے اب یہان آؤ کبتک
وہان بیٹھی رہوگی -
ض - آئی بیٹا آئی - ذری دو دو باتین کرلون -
قمرن - ای اتنے دنون پیچھے تو ملی ہو - ادر جاکے بیٹھ رہین
ذری یہان تو آؤ -
ن - آتی ہین - آتی ہین - یا الہی - یہ گھبراہٹ توبہ توبہ میرے اللہ!

ق - اب تمھارے مارے کوئی اپنے مان باپون کو چھوڑ دے
یہ بھی زبردستی ہے -
مغلانی - حضور لونڈی کی ایڑی سے نشان خاطر رہیے -
ض - اے بوا مجھ سے کیا کہتی ہو بڑی بوڑھی ہو تم مجھے
تمھارا بڑا اعتبار ہے -
نواب - انیر ہمکو بڑا بھروسا ہے واللہ -
ض - کیون نہین کیون نہین - ضرور ہونا چاہیے -
مغلانی - میری گودون کے کھلائے ہوے ہین -
ض - کیون نہین - کیون نہین - بچے ہین ابھی اللہ رکھے -
مغلانی - مین نے بڑے نوابصاحب سرکار کے باپ کو
گودمین کھلایا ہے -
ض - کیون نہین - کیون نہین - گھر ہے تمھارا - تم بڑی
نیک ہو اور دیرینہ عورت -
قمرن سے ضعیفہ نے تخلیے مین کہا بیٹا تم سے بڑھکر پھوہڑ
کوئی نہو گا - ایسے گھر مین ہو نکا بھی جو تم سے چلتے نہ بن پڑے
تو بس حد ہوگئی - ہا!!! بڑی شرم کی بات ہے - پونڈے
کی گنڈیریان لینے کے لیے بازار مین نکل جانا اس سے
بڑھ کے چھچھورا پن اور کیا ہوگا بچپنے سے محلون مین جاتی ہے
کبھی کسی بیگم یا شریف زادی کو سر بازار نکلتے دیکھا تھا - اور تو
اتنا نہ سوچی کہ اس محلسرا کی تو مین مالک ہون اور اتنی عورتین
میری خدمت کو ہین اور دروازے پر پہرا اور سپاہی اور چوبدار
رئیسون کی ڈیوڑھی ہے مجھے یہ زیبا ہے بھلا کہ مین باہر نکلون
وہی اپنی اصلیت پر آگئی اور گنڈیری ایسی کونسی نعمت ہے
پھر اگر جی چاہتا تھا تو مہری سے کہتا تھا یہ اپنے آپ جانا
کیا مغبے تجھے عقل نہ آئیگی - ایسی تو تو تھی نہین - مگر دولت دیکھکر

تو اپنے آپکو بھول گئی - ہم سمجھے تھے کہ بوڑھو تی وقت قسمت
کھل گئی - نواب تجھے گھر ڈال لینگے مگر یہ قسمت کہان جو ایسی ہی
حرکتین رہین تو بس روٹی کپڑے کے سوا اور کچھ نہ دینگے سمجھین ہی
غلط ہوئی نا - اور مین نے سمجھا دیا تھا کہ دیکھ قمرن ایسے اونچے
گھر مین بہو تجکو ذری دیکھ بھال کے اور سنبھل کے چلنا - مگر قمرن
کسکی سنتی ہے - اب ایک کام کرو نازو کا میان تو گیا کلکتے
اور نازو کی ساس آج کسمنڈی جاتی ہے - وہان سے کوئی مہینے سوا
مہینے مین آئیگی تب تک نازو یہان ہی رہیگی - قمرن بڑی خوش
ہوئی کہ باجی یہان ہی رہینگی - ضعیفہ تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی گئی
مگر نازو کو یہان ہی چھوڑ گئی کہ قمرن کو ڈانٹتی رہے -

نوابصاحب نے نازو کو پاس بلاکر بٹھایا اور کہا خدا کے لیے
انکو سمجھاؤ - یہ انکو ہو کیا گیا ہے - بہرے والے سے کہتی ہین کہ تو
جا ہم بہرہ دے لینگے - خیر یہانتک بھی خیریت تھی - گھر ہی مین بات
رہی - گنڈیری والے کے پیچھے پیچھے بازار تک دوڑ جانا یہ
سب سے بڑھ گیا مجھے ۔ وہ کے خیال آتا ہے کہ بازار والون نے
کیا کہا ہوگا کہ یہ کون ہڑدنگی ہے -

قمرن نے کہا نواب اب ہم بگڑ جائینگے بس - ایک بات آئی
گئی ہوگئی - تمکو تو رٹ لگ گئی ہے بس - اور بازار والون نے دیکھا
تو ہوا کیا - کیا اُن نگوڑون کی بہو بیٹیان نہین ہین وہ نگوڑے
ناٹھے ہین - ایک بات کے پیچھے پڑ گئے کہ تو دیا کہ خطا ہوئی
تقصیر ہوئی - گناہ ہوا - اب ایسا نہ ہوگا - اب ہمارا سایہ تک
ہم کو نہ دیکھ سکیگا - بس اب کیون بک بک لگائی ہے حق ناحق
کو اور نہین تو کیا ٹر ٹر ٹر ٹر -

نواب کو یہ ادا پسند آگئی بس کھب گئی دل مین - کہا اے
ذرا ادھر کھسک آؤ - اور بڑی گرماگرمی کے ساتھ پیار کیا
کہا از برائے خدا ایک مچھی دو اور ایک لو -

قمرن نے کسیقدر رکاوٹ کے ساتھ کہا بس بس الگ رہیے گا
یہ دکھانے کی محبت ہمین نہین بھاتی یہ کھفی ہی گرمیان رہنے دو -

نوابصاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک گلوری قمرن کو کھلائی
اور ایک نازو کو - اور رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا خفا نہو جایا کرو
ہم تو تم پر جان دین اور تم ہم سے کشیدہ رہو - یہ کیا -

ق - اور تم باجی کے سامنے مچھیان لیتے ہو - ذرا شرم نہین
آتی بڑے وہ ہو -

نواب - شرم کاہے کی - نازو کی تو خود مچھیان لینگے ہم
یہ عیب نہین ہے -

نازو - بڑے مزے مین آئے ایک بہن تو تمھارے سپرد
کردی ہے ہم نے -

نواب - ای تو آدھی جورو تو تم بھی ہو صاحب کہ نہین یا اسمین
کچھ انکار ہے -

ق - تو اسوقت تمھاری افضل نعل ڈیرھ جورو بیٹھی ہے -

نواب - ہان اسمین کیا شک ہے - ایک تم اور آدھی یہ (نازو
کیطرف اشارہ کرکے) - کیون نازو -

نازو - اجی تم ہم دونون بہنون کو گھر ڈال لو بس -

نواب - شرع کی رو سے حرام ہے - ہو نہین سکتا ورنہ پھر کیا تھا
چیری اور دو دو -

نازو - (قہقہہ لگاکر) ہان ہان (پہلی ہان کو بڑھاکر) اور کسی کی
بیاہتا جورو کو بھگا لانا یہ تو حلال ہے - کیون ہو نواب جواب دو گے

نواب - (مسکراکر) اسکا تو کہین شرع مین ذکر نہین ہے -

نازو - (گال مین آہستہ سے چٹکی لے کر) ہان کیا من مانی باتین
ہین کیون نہو -

نواب - اسوقت اِس ٹھگنی نے کیا فقرہ دیا ہی - واللہ جلا لیا قمرن کی تیکھی چتونوں نے تو مار ہی ڈالا تھا - مگر اِنکی اس ادا نے شیرین نے جلا لیا -

نازو - تو ایک بہن ملک الموت ہی دوسری مسیحا -

نواب - نہیں دونون ملک الموت اور دونون مسیحا -

نازو - یہ تمھارے ہان کی عورتین تو ہم سے جلتی ہونگی -

ق - ای باجی بڑی دقاقہ ہین اور ہمین جانتی نہین کہ جیکیون پر اڑاتی ہین - بھلا - ہم کب اُنکی باتون مین آنے والے تھے - ہمین بنانا کیا دل لگی ہی - ہم خود سیکڑون اور ہزارونکو بنا ڈالین -

نازو - نہین نہین قمرن تم نے بڑی زیادتیان کین یہان گنڈیری لینے باہر دوڑی گئین - توبہ توبہ !!!! -

ق - اب آج سے گنڈیریان کھانی ہی چھوڑ دین جاؤ نہ کھائینگے -

نوابصاحب کے ساتھ بی نازو اور قمرن کھانا کھانے بیٹھین

تو مہریان دل ہی دل مین ہنستی تھین ان بیچاری منہارنون کو یہ کیا معلوم کہ امیر زادیون کے کھانے کا کیا طریقہ ہی جب متھا دسترخوان پر آیا تو نوابصاحب نے گھر کی ماما اور خواصون کی جانب نظر قہر سے دیکھا مگر اُنکے خاموش کھڑے رہنے سے اور بشرے کی قطع سے سمجھ گئے کہ بی قمرن کی فرمایش ہوگی بوڑھی مغلانی کہ جہاندیدہ اور خرانٹ تھی تاڑ گئی کہ نوابصاحب بد دماغ ہوگئے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لیے دور ہی سے کہتی کیا ہی کہ حضور جب مین مٹیابرج مین تھی تو ایک دن جہان پناہ ٹہلتے ٹہلتے پری منزل کے قریب پہونچے تو ایک سپاہی اُسوقت ماش کی دال بگھار رہا تھا اُس کی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ ہنڈیہ بھی چن دیجائے جب طعام تناول فرمانے لگے اور خاصہ چنا گیا تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب دیدو - سپاہی اپنے دلمین دعا مانگنے لگا کہ خدا کرے روز جہان پناہ کی سواری ادھر سے اُسیوقت نکلے جب مین دال بگھار رہا ہون تو مین بھی چین لکھتا ہی - حضور کھانا طبیعت پر ہی - اکثر رئیسون کو ہمنے دیکھا ہی کہ پلاؤ کے دو ایک نوالے کھائے مگر تلی اور دیون پر جان دیتے ہین - سیم کے بیج کھانے کا عشق ہی - کھائیے من بھاتا اور پہنیے جگ بھاتا - نوابصاحب کو اِس سے ڈھارس ہوئی اور نازو بھی سر ہوگئی - کیونکہ قمرن متھے ہی کیطرف زیادہ جھکتی تھین کھانا کھانے کے بعد نوابصاحب اپنے آرامگاہ مین تشریف لیگئے اور نازو دوسرے کمرے مین گئین -

ادھر مہریون وغیرہ نے میدان خالی پاکر قہقہے لگانے شروع کیے -

مہری - وہ تو کہیے گنجی کی روٹی نہین پکوائی تھی -

مغلانی - یہ ساری شرارت اِسکی تھی - (ہنسکر)

ماما - میرا کیا قصور ہی اسمین - باہر سے جو کھانا پک کے آیا اسمین متھا بھی تھا اب مین چکھنے اور سونگھنے تو بیٹھتی نہین ہون جو پک کے آیا چن دیا - گھر مین پکا ہو خواہ باہر -

مہری - نوابصاحب کو بہت ہی بُرا معلوم ہوا -

مغلانی - مگر سچ کہنا ہمنے کیسی بات ٹالی ہی کیون - نہ کہو گی -

خواص - ہان اللہ گواہ ہی - تو وجہ کیا سرکار کو اب اگر خیال ہی تو یہ خیال ہی کہ ہم لوگ ہنسینگے -

مغلانی - بس بس - بس تم سمجھ گئین - اب تنہائی مین چاہے بیگم صاحب جھاڑو دین - چاہے جلمین بھرین -

مہری - ای آخر یہ ہین کون - مگر مین جانتی ہون شہر بھر مین تو ایسی عورت دوسری نہو گی - کیا شکل پائی ہی -

مغلانی - جب ہی تو سرکار ریجھے چاند کا ٹکڑا ہی -

مہری - ننھی کتنی اچھی ہی - نواب بڈھن صاحب نے جو وہ عورت گھر مین ڈال لی تھی - نام لو - یہی بڈھن صاحب نوبستے والے سرا کے پاس جنکی ڈیوڑھی ہی - یا اُنکی ہنسی دیکھی یا اُسکی - مگر وہ اِتنی گوری چٹی نہین ہین - ہی خبصورت (خوبصورت) وہ بھی مگر یہ بات کہان - یہ چیز ہی اور ہی -

مغلانی - اور کتنا چلبلاپن ہی کہ اُفوہ - نچلی تو بیٹھتی ہی نہین - ایک جگہ - اور اِسی کا نام معشوق بنا ہی بس -

خواص - گات کتنی پیاری ہی - کلائیان کتنی گوری گوری ہین ہمنے تو اِتنی عمر مین ایسی عورت نہین دیکھی -

مغلانی - ہمنے بھی نہین دیکھی - دیکھو ہم جھوٹ کیون بولین -

ادھر یہ باتین ہو رہی تھین کہ اس خلفشار مین - اُدھر آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب نے باہم صلاح کی کہ نواب محمد عسکری کا حال دریافت کرنا چاہیے - داروغہ اور ممن کو بلا کر سمجھایا کہ دیکھو زمانہ بڑھ عجب ہی اگر اُسکے میان نے نالش کر دی تو غضب ہو جائیگا - ٹھنڈی کر کے کھانا اچھا ہوتا ہی - محمد عسکری کو سمجھا دو کہ ہاتھ پاؤن بچائے رہین - ہم دوست ہین اُنکے - حق دوستی کا ادا کر دیا - آئندہ اِنکو اختیار ہی اُنکو لازم تھا کہ بالکل الگ رہتے - آخر سوچو تو کہ وہ اسکا نتیجہ کیا سمجھے ہین اور ہم سے پردہ غضب خدا کا - ارے ہمین کیا نہین معلوم ہی آوارگی بہتون کی دیکھی مگر یہ آوارگی بھی نرالی آوارگی ہی اِنکو خوب سمجھا دو کہ ظالم اِہمین بدنامی کے سوا ہتک عزت بھی ہی -

ممن اور داروغہ چپ چاپ سنتے گئے اور دونون اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ دونون صاحب یہان نہ آنے پائین - اگر یہ آئے تو ہماری دال اِنکے سامنے نہ گلنے پائیگی اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائیگا - آغا محمد اطہر نے کہا بھئی رونق جنگ تم تو ابھی ابھی آئے ہو ہم اور چھٹن صاحب گھنٹون سے یہان ایڑیان رگڑ رہے ہین مگر ہم دونون سے زیادہ تمکو فکر ہونی چاہیے - واللہ نواب ہاتھ سے جاتا ہی اِسکی فکر کیجیے -

حضرات ناظرین! چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ گو سب آوارہ مزاج تھے - مگر محمد عسکری ان سب کے گرو گھنٹال نکلے - مہراج بلی نے جو اِن لوگون کی تقریر سنی تو جھلا اُٹھے - کہا خدا جانے تم لوگ کیون اِسقدر نواب کے خلاف ہو - وہ رئیس کیا جو مردہ دل ہو - ریاست کے معنی ہی یہ ہین کہ کھائیے اچھا - پہنیے اچھا - اور معشوق اچھے اچھے ہون اگر گھر مین گھس کے دال چپاتی کھالی تو رئیس کیا ہمارے نزدیک سائیس ہی - رئیس وہ جو دل چلا ہو - ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی

آغا محمد اطہر اِنپر بہت ہی جھلائے - آپ تو اپنی فصد کھلوائیے آپ کو ہو گیا ہی خبط - آپ پاگل ہین - ریاست کے یہی معنی ہین کہ دو دو دن گھر سے غائب رہے - سواہ اچھی ریاست ہی - ایسے رئیس کی ایسی تیسی - ہم تین حرف بھیجتے ہین ایسے رئیس پر -

رونق - تم اِنسے اُلجھتے کیون ہو آغا صاحب -

آغا - اِنکے پاگل پنے کی گفتگو سنی آپ نے -

رونق - جی خوب سنی یہ تو لاعلاج ہین بھائی -

چھٹن - لاعلاج کیا معنی مسخ ہو گئے ہین یہ -

مہراج - جب دل آتا ہی بھائی صاحب تو پھر کچھ قابو نہین چلتا - آپ لوگ کیا جانین - ع

لیے جاتا ہی دل کوے بتان مین	بری تقدیر مین ہی ای خدا کیا

آغا - آپکی تقدیر مین نازو کی جوتیان کھانا ہی -

اسپر تینون آدمی ہنس پڑے اور تینون نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا - اس زمانے کے جعفر زٹلی میان مہراج بلی ہین جعفر زٹلی نہین تھی یہ اپنے وقت کے مجنون ہین نازو پر عاشق ہوے ہین اور وہ انکو بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی -

مہراج بلی نے کہا سنیے - ۵

در دلم عشق ز لیلی کافی ست	
خواہش وصل ز نا انصافی ست	

آغا - جی - خواہش وصل زنا انصافی ست - اگر پڑھنے ہوتے تو یہ شعر نہ پڑھتے مگر - ۶

از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست	

داروغہ نے کہ فہمیدہ اور شایستہ آدمی تھا آغا محمد اطہر کی بڑی تعریف کی - حضور آپ نوابصاحب کے بڑے دوست ہین واللہ اور جتنے آتے ہین سب مخرب - ایک آپ اور دو صاحب یہ تو اُنکے دوست ہین باقی یاران نامی ہین - روٹی کے ٹکڑے کے لیے خوشامد کرتے ہین - مگر حضور یہ تو دن کے رئیس ہین نازو نعیم پروردہ - آپ - کا کیا کہنا - نوابصاحب نے بیشک بُرا کیا کوئی اسطرح کھل کھیلتا ہی بھلا - کچھ تو بدنامی نیکنامی کا پاس چاہیے - اب سارے شہر مین بدنام ہونگے - ایسا فعل کیا - پھر یہ کوئی اچھی بات ہی - لاحول ولا قوۃ - مگر ہم لوگون کے سمجھانے سے سمجھ سکتے ہین بھلا -

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک رونا آیا اور سلام کر کے داروغہ کو ایک رقعہ دیا - داروغہ نے پڑھا اور پڑھکر چھٹن صاحب کو دیدیا - رقعے کا مطلب یہ تھا -

داروغہ صاحب - دو مینڈھے کانپور سے بکنے آئے ہین گھوڑے کے سوداگر کے پاس ہین جو آغا میر کی سرائے مین ٹکا ہی - اس سے دونون مینڈھے خرید لو یہ بڑے نامی مینڈھے ہین جو دام مانگے دیدو - عسکری -

چھٹن - (رونق جنگ سے) خوش ہوے آپ -

رونق - (رقعہ لیکر) آئین ہے - اب یہ شوق چرایا ہی - بھی جو سوجھتی ہی انوکھی -

آغا - کیا - کیا شوق چرایا ہی - ہمکو تو بتاؤ -

چھٹن - جی مینڈھے لڑانے کا شوق ہی -

آغا - آئین - ا نہین نہین - سچی سچی بتاؤ بھئی -

چھٹن - یہ رقعہ پڑھ لونا - موجود ہی ہی -

آغا - (پڑھکر) اب اُنسے کہیے کہ انڈے لڑئین -

چھٹن - جی یہ سب کچھ کرینگے نمبر بڑھ گیا انکا - یہ سب سے بڑھ گئے بھائی -

آغا - مینڈھے لڑانے کی کیا دور کی سوجھی ہی - داروغہ صاحب قلم دوات کاغذ منگواؤ -

راوی - آغا محمد اطہر نے نوابصاحب کے نام خط لکھا -

اے نامعقول تیری ایسی تیسی کرون - مردک تجھے خبط ہوگیا ہی جنون ہوگیا ہی - دو دن سے آپ غائب کہان ہین بڑے پاجی ہو اور اب آپ جوتے کھائینگے - ان لوگون نے تم کو بالکل خراب کر دیا ہی - افسوس ہی واللہ افسوس کا مقام ہی مگر یہ وہی مثل ہی کہ بارہ برس کو بیاہ کیا اور اٹھارہ برس کے کو قید کیا - تمکو سمجھائے کون - ارے کمبخت تجھ کو یہ کیا ہوا ہم لوگون سے صلاح تو لے لیا کر بھائی یار یاد رکھو پچھتاؤ گے اور اگر ایسی ہی آوارگی رہی تو بچہ خراب ہوجاؤ گے - اور ہوجاؤ گے کیا معنی اب تم ہمارے ہاتھ سے گئے - ۵

بُرا کہے جسے عالم اُسے بُرا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارہ خدا سمجھو

مہراج بلی کا ساگول آدمی اگر ایسا ہو جیسے تم اب ہوگئے ہو تو مقام حیرت نہین - مگر تم کو ایسا نہ ہونا چاہیے یہ بڑے عیب کی بات ہی بھائی - ارے تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہی تو ہم سے ملو اور قسم لے لو کہ تمھارے منہ پر ان امور کا تذکرہ بھی نہ کرینگے کیونکہ بھائی ناصح کو لوگ اپنا دشمن سمجھتے ہین ایسے پردے آنکھون پر پڑ جاتے ہین کہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھنے لگتا ہی انسان - ہی ہی واللہ ستم کا سامنا ہی -

اب اگر آج تم ہم سے نہ ملو گے تو واللہ ہم لوگ تمھاری صورت پھر نہ دیکھینگے - بس اسکو یاد رکھنا - اب تم کو اختیار ہی بھائی ارے ہم تیرے بھلے کے لیے کہتے ہین - اور تو ہمسے دور دور رہتا ہی - اب یہ تو بتاؤ کہ بی قمرن کہان ہین - یار صورت تو دکھا دے ظالم ہم تو ترس گئے واللہ - قمرن ہاے قمرن - واے قمرن - بھائی کہو تمھارے قدمون پر ٹوپی رکھون - ایک دفعہ تو صورت دکھا دے - واللہ تم کو نصیحت کرتے کرتے خود ہی مبتلاے مرض ہو گئے - ع

تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے
ہاتھ لا اُستاد کیون کیسی کہی

یہ داغ کا شعر ہی مگر میرے حسب حال - بڑے ناصح بنے تھے مجھے قمرن اسوقت یاد آئی صرف دور دور کی بات چیت چاہتا ہون اور بس - دل قابو مین نہین ہی - ع

سنبھلتا ہی نہین دل کو ہوا کیا	خدا جانے کہ ہی یہ ماجرا کیا
نئے آزار کا ہی سامنا روز	مریض عشق کو ہوگی شفا کیا

راقم محمد اطہر عفی عنہ

رونق - ہمکو بھی خط سناؤ کیا لکھا ہی بھئی -
آغا - آپ کوئی قاضی ہین جو جی چاہا وہ لکھا -
رونق - (خط چھینکر) اب کہو اچھا نہ سناؤ -
آغا - بھئی چھینا جھپٹی اچھی نہین - دیکھو استاد -
رونق - (خط پڑھکر) ہان !!! یہ کہیے - ع

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن - یار ہم بھی دیکھین - یہ خوب گذریگی کیا معنی کیا آغا بھی لٹو ہوے کسی پر -
رونق - (خط دیگر) پڑھیے تو اسے یہ نئے بگڑے -
چھٹن - بہت ہی خلصے - اچھے ناصح ملے یک نشد دو شد -
داروغہ - حضور یہ خط بھیجیے گا کس طرح - پتا تو ہے ہی نہین -
رونق - (جھلاکر) میان بوڑھے ہونے آئے اور جھوٹ بولنا نہین چھوڑتے کشمیری ہو نہ آخر -
داروغہ - حضور جو چاہین سو کہین مگر کشمیری ہونا بھی اگر کوئی عیب ہی تو مجبوری ہی - خدا گواہ ہی جو مجھکو یہ معلوم ہو کہ اسوقت نوابصاحب کہان ہین -
رونق - پھر کشمیری پیچ چلا - اسوقت کی ایک ہی کہی -
داروغہ - حضور تو ہاری مانتے ہین نہ جیتی -
رونق - ارے کاشو - مین خوب سمجھتا ہون - ع

برائے پختن شلجم گریختہ کاشو

یا یون کہیے کہ - ع

کاشو برائے پختن شلجم گریختہ

داروغہ - حضور شلجم تو نعمت ہی - واللہ - ع

شلجم پختہ بہ کہ نقرۂ خام

شلجم تو وہ ترکاری ہی کہ گوشت کی اسکے سامنے کوئی حقیقت

نہین ہی شبدیگ سے بڑھکر اور کیا ہی۔

داروغہ۔ بھئی واللہ شبدیگی تو ہمنے ایک دفعہ کھائی تھی باریک استعمال چاولون کے ساتھ ہمارے ایک دوست ہین عبد الستار۔ کشمیری ہین اور نینی تال مین رہتے ہین پہاڑ کی چوٹی پر جلسہ تھا۔ مین کیا کہون۔ حضور ہم لوگون سے بڑھکر شبدیگی نہین پک سکتی۔ کوئی پکا تو دے۔

چھٹن۔ یہ تو صحیح ہی بھئی۔ کشمیری ہوتے خوش خور ہین۔

داروغہ۔ خوشخور۔ جو غذا کشمیری کھاتے ہین وہ آپ کہان لاسکتے ہین۔ دنبہ کہان پائیے۔ زعفران یہان کہان بکری کے گوشت مین وہ لطف کجا جو دنبے کے گوشت مین ہوتا ہی۔

یہ خط آغا محمد اطہر نے داروغہ کو دیا اور کہا بھئی کشمیری پنے کی تو ہمسے تو نہین۔ داروغہ ہنسا حضور تو ہر بات مین کشمیری پنے ہی کی بھبتیان کہتے ہین عالمگیر تمام عمر اسی فکر اور تلاش مین رہا کہ اچھا آدمی اُسکو ملے لائق آدمی مگر نہ ملا۔ اگر کسی قوم کو مانتا تھا تو کشمیریون کو۔ آدم خوب بدست نمی آید کشمیری درین صوبہ است کہ ما مقرر میکنیم۔ حضور ہین کس گھمنڈ مین کشمیر کا سا ملک روے زمین پر نہین ہی۔ طغراے کشمیری نے جو تعریف کی ہی از سر تا پا صحیح ہی۔ حافظ کہ گیا ہی۔ ع

	سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

حسن آب وہوا۔ فضا۔ سبزہ زار۔ چشمہ سار۔ مروّت۔ اخلاق کشمیریون پر ختم ہی۔ کیسے کیسے خوشرو جوان ہوتے ہین۔ دیدار دکہ واہ وا۔ آپ کشمیریون کے خلاف کیون ہین اسقدر۔ آغا نے کہا مین دل لگی کرتا تھا ورنہ اکثر کشمیری میرے دوست ہین اور دلی دوست۔ یار تم لوگ گھمنڈ کی تو خبر در لیتے ہو۔ داروغہ نے کہا اجی وہ ہم دنیا بھر سے بد تر سہی۔ اک دو ہزار ہندوستانی جعل کی علت مین کالے پانی بھیجدیے گئے کسی کشمیری کا تو نام بتائیے اور یون زبردستی کی اور بات ہی۔

اتنے مین داروغہ کو ایک شخص نے رقعہ دیا اور انھون نے مسکرا کر نواب رونق جنگ کو وہ رقعہ دیدیا۔

رقعہ۔ بھائی صاحب آپ لوگ تو ہوگئے ہین پاگل۔ اس وجیہ (وجہ) سے کی (کہ) آپ لوگ سمجھتے ہونگے کہ عسکری قمرن پر لٹو ہی۔ قمرن تو للتو تنبولی کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگون کو یعقین (یقین) ہی نہین آتا۔ بھر لے اسکو کوئی کیا کرے بھئی اگر قمرن کا پتا لگے تو ہمکو ضرور اطلاع دینا۔ ہم اُسکے جمال کے مشتاق ہین۔ کس غضب کی چال ہی کبک دری کی کیا مجال ہی کہ اُسکا مقابلہ کر سکے۔ دل لگی ہی۔ سارے لکھنو کی ناک ہی۔ کیسے بی نازو اور مہراج بلی مین میل ہوا یا نہین واللہ بڑا خوش نصیب آدمی ہی۔ بھئی میرا حال کیا پوچھتے ہو۔ سہ

	وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون وہ جس کا پلنگ کستی ہی	

مین نے چلہ کھینچا ہی چالیس دن کے بعد ملونگا۔ آغا صاحب اور مہراج بلی اور انکی والدہ مکرمہ بی نازو اور رونق جنگ اور سب کو سلام۔ محمد عسکری عفی عنہو (عنہ)

رونق۔ اسکو بھی لکھنا کبھی نہ آئیگا واللہ عفی عنہ کو نون اور واو سے لکھتے ہین۔

چھٹن۔ دیکھون۔ لاحول ولا قوۃ۔ پاگل ہی رہا۔

آغا۔ اور رونق جنگ ہی کے نام خط اور انھین کو سلام۔

رونق۔ جی ہان اس سے کیا بحث ہی یقین کو آپ یعقین لکھتے ہین۔ عین سے۔

آغا - لاحول ولاقوۃ - بدبلا بھی ہو تو اسقدر - واللہ -

چھٹن - (قہقہہ لگاکر) اور کاف بیانیہ یعنی (کہ) کو آپ کی لکھتے ہین -

آغا - اور شاعری کا دعوی - داغ اور امیر کو اصلاح دیتے ہین جو ذوق اور امیر کے سرمایہ ناز ہین -

رونق - تو اب اس سے ثابت ہوگیا کہ کہین قریب ہی چھپے ہو ہین یار تلاش کرنی چاہیے - میان مہراج بلی آپ بھی واللہ کہنے لگے کہ مین بھی آدمی ہون - مینونسپل کے کمشنر بنے ہین - ایسے ایسے کمشنر بہت دیکھے ہین - ذرا پتا نہین لگا سکتے کہ نواب صاحب کہان ہین -

مہراج - یہ کون بڑی بات ہی - ابھی ابھی لو -

آغا - آپکا رعب نہین ہی کچھ - واللہ ذرا رعب نہین -

مہراج - کون - چالان کرادون آپ کا -؟

آغا - جی چالان کرادونگا - بس دوستون ہی پر شیر ہین نازو سے ایک نہ چلی -

برف کے کوزے جو شب انشا کو بھیجے یار نے
اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمھارا جم گیا

ایک روز سر شام معشوقہ گلبدن بی قمرن صاحب بام محلسرا پر یعنی منزل پر اٹھلا رہی تھین - اور بی مغلانی کو بتاتی جاتی تھین کہ دیکھو ہم کو ڈھیلی آستینون کی کرتی سے نفرت ہی کفنسی آستینون کی کرتی سیو - اور بچلے اور گوٹے اور بنت اور پیٹھے سے لدھڑ نہ کردیا کرو - سادگی عجیب شی ہی مغلانی مغلانی ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی - ای حضور جو لطف سادگی مین ہی وہ اس لدھڑ پنے مین بھلا کہان ہو سکتا ہی توبہ کیجیے - جوبن سادگی ہی مین ہی - حضور لونڈی سات برس ہون سے یہ کام کرتی ہی اور ایسی ویسی کبھی بھولے سے بھی نوکری نہین کی - جب کی اونچے گھر مین - ع

	خاک از تودہ کلان بردار	

اپنی سوکھی چپاتی نمک کے ساتھ کھاکے سو رہنا اچھا ہی - اور نیچ قوم کی بات سننا نہین اچھا - آبرو و عزت کے ساتھ جو کی روٹی ملے جائے - للہ اور جگہ مر جائین اپنی ایسی تیسی مین -

قمرن کی بڑی خواہش تھی کہ انکی دوگانا انکے ہان آئین - اور انکے ٹھاٹھ دیکھین مگر نازو چونکہ انسے سن مین زیادہ تھین سمجھاتی جاتی تھین کہ دیکھو قمرن ایسی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ یہ گھر چھوڑکر پھر وہی چوڑی والی - موچی کی موچی بنجاؤ - انھون نے نازو کی چوری سے مغلانی سے کہا - بی مغلانی ایک بات کہین کسو سے کہو گی تو نہین - ہماری دگانا کو ذری بلا لاد یا بلوا لو ہمنے انھون نے دوہر یا بادام توڑکر ایک انھون نے ایک ہمنے کھایا ہی - انکے دیکھنے کو ہمارا بہت جی چاہتا ہی - اس اجڑے پردے کو خدا غارت کرے پردہ کیا قید خانہ ہی کہین جاؤ نہین کہین آؤ نہین - واہ قیدی بنے رہو - جیسے اچھے خاصے نظر بند ہوے ہوتے ہین - انکے بے دیکھے جی ڈل ڈل رہتا ہی - باجی آج گھر جائینگی - یہان میدان خالی ہو گا - تم ڈولی پر چڑھکے چلی جانا - ہم پتا بتا دینگے -

مغلانی - ای حضور دم مارنے کی تو مہلت نہین ملتی -

قمرن - اچھا جاؤ ہمنے چھٹی دیدی - بس -

مغلانی - حضور تو سلی سلائی کو ادھیڑ ڈالتی ہین -

قمرن - اور جو ہمارے بدن پر ٹھیک نہ ہو تو کیا کرین -

مغلانی - کیسے ٹھیک نہو حضور - مجال ہی ٹھیک نہو -

قمرن - اوئی تو اچھا ہمین کیا مزا ہی ادھیڑ ڈالا ادھیڑ ڈالا جی کی خوشی ہمارے تمھارا کیا حرج ہی -

مغلانی ۔ اس محلے مین رہتی ہین وہ حضور کی دوگانا ۔
قمرن ۔ ایلچ خان کے میدان مین ۔ اے یہ ایلچ خان کون ہین
مغلانی ۔ حضور بادشاہی مین رسالدار تھے بڑے نمود کے آدمی تھے
قمرن ۔ لکھنؤ کے بعض بعض محلے بھی اجڑے نئے نام کے ہین
گاما کا پل ۔ سرکٹا نالا ۔ ایلچ خان کا میدان ۔ گھنسا بیگ کی
گڑھیا ۔ دوگوان ۔ اٹکی محلہ ۔ دھنیا مہری کا پل ۔ نوبتہ ۔
مغلانی ۔ سرکار دھنیا مہری نے بڑے لطف بڑے چین
کیے ہین ۔ بادشاہ کے مزاج مین بڑا دخل تھا اور اب تلک
اسکا نام مشہور ہی ۔ اور راجہ مہرا ۔ مہرا کو بادشاہ نے خطاب
دیا تھا ۔ قسمت ہی اپنی ۔ بہت سے مر گئے ۔ کوئی جانتا بھی نہین
کہ کون تھے کون نہ تھے ۔ دھنیا مہری کا نام تب تلک رہیگا
جب تلک لکھنؤ باقی رہیگا ۔
قمرن ۔ اس شہر کا نام لکھنؤ ہی یا لکھلؤ ۔
مغلانی ۔ (مسکرا کر) لکھنؤ حضور ۔ لکھلؤ گنوار کہتے ہین ۔
قمرن ۔ اللہ کرے باجی جلدی جائین کہین تو دوگانا کو بلوا لین
ہم اور جشن رہے ۔ آج کھانا اچھا پکوانا ابھی سے حکم دیدو
کہ جسمین پک کر تیار رہے ۔

کوئی پانچ کے عمل مین ناز ڈولی پر سوار ہو کر اپنے میکے
گئی تو قمرن نے دوسری ڈولی منگوا کر بی مغلانی کو اپنی دوگانا
کے ہان بھیجا اور کہا ساتھ ہی سوار کرا لاؤ ایلچ خان کے میدان
مین اسکی دکان ہی ۔ دکان کی لفظ پر مغلانی کو حیرت ہوئی ۔
پوچھا کاہے کی دکان ہی ۔ کہا کنجڑن کی ۔ مغلانی مسکرائی ۔
حضور کنجڑن اور حضور کی دوگانا ۔ یہان اگر مین اسکو لاؤنگی
تو سب حضور کو ہنسینگے ۔ ایک کام کیجیے مین اسکو بلوائے
دیتی ہون مگر اسکے کان مین کہہ دیجیے گا کہ سب کے سامنے
برابری کا دعویٰ نہ کرے سمجھین حضور یہ کہکر مغلانی نے محل
کی ایک عورت کو جسپر اسکو بڑا اعتبار تھا بلوایا اور کہا کہ تم
ایلچ خان کے میدان مین جاکے کلو کنجڑن کا مکان پوچھو
مکان پر نہو گی تو دکان پر ہوگی کہنا کہ آپکی دوگانا نے بلایا
ہی ڈولی پر سوار کرا لاؤ ۔ مگر یہان کسی سے ذکر نہ کرنا خبردار
تھوڑی دیر کے بعد ڈولی آئی تو قمرن نے مہریون وغیرہ کو
بازار کام کو بھیجدیا اور خواصون کو نیچے بیٹھنے کا حکم دیا کلو کنجڑن
آئی ۔ تو دنگ ۔ عالی شان مکان ۔ کمرے آراستہ ۔ خدمت
کے لیے خواصین پیشخدمتین ۔ کام کاج کے لیے مہریان ۔ اور
قمرن نوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے کھڑی ہین اور زیور سر سے
پاؤن تک اسکو دیکھتے ہی قمرن لپٹ گئی ۔
قمرن ۔ دوگانا آنکھین ڈھونڈھتی تھین تمکو ۔
دوگانا ۔ بہن تمہارے بھاگنے کا ہلڑ مچا ہوا ہی ۔
قمرن ۔ اچھا بتاؤ ہمنے اچھا کیا یا برا کیا ۔
دوگانا ۔ خوب کیا ۔ برا وہ جو برا کہے ۔
قمرن ۔ وہان اچھے تھے یا یہان ۔ ؟
دوگانا ۔ توبہ کرو بہن وہان وہی لاکھ کی چوڑیان ۔
قمرن ۔ اور یہان اچھے سے اچھا کھانا ۔ اچھے سے اچھا گہنا
اچھے سے اچھا کپڑا ۔ خدمت کے لیے آدمی ۔
دوگانا ۔ بڑی خوش نصیب ہو بہن ۔ اچھے گھر آئین ۔
قمرن ۔ اور نواب ہم پر جان دیتا ہی ۔ دوگانا ۔
دوگانا ۔ تمہاری صورت ہی ایسی ہی بہن ۔ تم بادشاہون
وزیرون کے محل کے قابل ہی تھین ۔ چوڑی والے
موے کا یہ منہ کہان ۔
قمرن ۔ روز ہمارے ہاتھ جوڑتا ہی اور غلام بنا ہوا ہی ۔

دگانا - لوٹو لوٹو - دونون ہاتھون سے لوٹو جانے نہ پائے
قمرن - لوٹون کیا سب میرا ہی مال ہی - یا کسی اور کا -
دگانا - ہان ہان - تمھارا تو ہی ہی - مزے کرو بس -
قمرن - مین تڑپتی تھی تمھارے دیکھنے کو دگانا -
دگانا - جب ہمنے خبر پائی کہ قمرن بھاگ گیئن تو بڑا رنج ہوا
یہان تو خبر تھی کہ للتو تنبولی بھگا لیگیا بجے افسوس ہوتا تھا
کہ یہ کیا سوجھی - مگر اب کلیجے مین ٹھنڈک پڑی کہ اچھے گھر
آئی ہو - یہ چین کہان نصیب ہو سکتے ہین کیا تمھاری مان
کو بھی معلوم ہو گیا ہی کہ یہان ہو -
قمرن - ای ابھی ابھی تو باجی گئی ہین یہان سے -
دگانا - شہر بھر مین ہلڑ ہو گیا کہ قمرن چوڑی والی کو للتو تنبولی
بھگا لیگیا - اور اُسکا میان اب کانپور گیا ہی یہ خبر کیونکر مشہور ہوئی
قمرن - ای جتے (جتنے) منھ اُتّی (اُتنی) باتین -

اتنے مین ایک ملائی کی برف والے نے آواز دی - اور
قمرن نے فوراً مہری کو دوڑایا کہ جا کے ملائی کی برف والے کو
بلا لے - وہ دو کٹورون مین دو دو قفلیان لائی اور کہا حضور
یہ نفضلے برف والا ہی - شہر بھر مین اِسکی برف کی دھوم ہی -
بیگم صاحب نے برف کھائی اور اپنی دگانا کو کھلائی اُسنے کہا
بہن تم اِسکو جانتی نہین ہو - مین خوب جانتی ہون اگر اسکی
صورت دیکھ لو تو غش آجائے - قمرن کو اُس برف والے کے
دیکھنے کا اشتیاق ہوا - پوچھا کیا للتو سے اچھا ہی اُس نے
کہا للتو کی کیا اصل وحقیقت ہی اسکے سامنے - چیتے
کی سی کمر اور ہرن کی سی آنکھین - مین کیا کہون بہن - اب
تم سے تو کوئی پردہ نہین ہی مین اِسیکے ساتھ بھاگ گئی تھی -
قمرن نے کہا - اخاہ وہ جو اُن دنون مین مشہور ہوا تھا تو یہی ہی -
کیا بہت خوبصورت ہی - اُنکی دگانا نے اُس برف والے کی
اسقدر تعریف کی کہ قمرن اُسکے دیکھنے کے لیے تڑپنے لگی کہا
بہن ہم کیونکر دیکھین اسنے صلاح دی کہ تم ایک ایسی عورت
نوکر رکھو جو رازدان ہو - اسوقت یہ جو اتنی عورتین بھری ہین
انمین سے ایک کو رازدان کر لو قمرن نے ایک جوان سی مہری کو
اشارہ سے بلایا اور علیحدہ لیگئی اور وعدہ کیا کہ اگر تم کسی ترکیب سے
اس برف والے کو یہان بلا دو تو ہم تمکو بہت کچھ انعام دین وہ بولی
بیگم صاحب یہان آنا دشوار ہی سب یہ بات کھل جائیگی - ایسا کام
کیجیے پچھواڑے کے دروازے کیطرف اُسکو بلا سے لیتی ہون وہ
تکیہ ہی اور گلی ہی - راستہ بھی نہین چلتا - کوئی کانون کان خبر
بھی نہو گا - قمرن نے بڑی خوشی سے یہ بات منظور کر لی - مہری
نے برف والے کو قفلیون کے دام دے دیے اور رخصت
کیا اور خود بھی کسی بہانے سے بازار گئی - تھوڑی ہی دور گیا
ہو گا کہ مہری نے اشارہ کیا - برف والا رک گیا -
مہری - تمھارا کیا نام ہی میان گبھرو -
برف والا - ہمارا نام نفضلے ہی - کیون -
مہری - یون ہی پوچھا - چلو ہم تمھاری برف بکوا دین - تمھارا
کہار مارے بوجھ کے مرا جاتا ہی -
برف والا - واہ اِس سے کیا بہتر ہی بڑا احسان کرو گی -
مہری - مگر ایک شرط (شرط) کرینگے ہم - ایک گنڈا روپیہ
ہمارا بھی ہو گا -
برف والا - دینگے - اگر زیادہ بکوا دو تو مفت مین برف کھاؤ -
مہری - ارے ہم تو وہ لوگ ہین کہ تم یون مفت کھلاؤ فقط
خالی خولی باتون باتون مین -
برف والا - (مسکرا کر) اسمین کیا فرق ہی ایک تو نِک سک سے

درست دوسرے جوان پھٹی پڑتی ہی جوانی -

مہری - اَئین! اتڑے مزے مین آگئے - ہم جوان ہین خواہ بڑھیا - اپنے میان کے لیے - تم کون ہو -

برف والا - دور دور سے جوبن لوٹنے والے ہم بھی ہین -

مہری - ایسے مفت خورے جوبن لوٹنے والے بہت سے مارے مارے پھرتے ہین -

مہری نے پچھواڑے کے دروازے کے پاس ملائی کی برف والے کو روکا اور کہا ٹھہر جا مین آتی ہون - محلسرا مین جاکر دیکھا تو مغلانی اور دو مہریان نیچے باورچیخانے کے پاس بیٹھی باتین کر رہی ہین اور خواصین کو قمرن نے کچھ حکم دیا ہی وہ اسکے بجالانے مین مصروف ہین - جھپ کوٹھے پر گئی اور قمرن کو دوسرے زینے سے اُس دروازے کی جانب لیگئی اور کہا آپ چپکی کھڑی رہین ادھر کوئی نہ آئیگا پچھواڑے کا دروازہ کھولا اس دروازے مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین - شمع لائی اور کہا لے اب آپ برف والے سے باتین کیجیے -

قمرن نے جو برف والے کو دیکھا تو ملتو اکو بھی بھول گئی کوئی سترہ برس کا سِن - سبزہ آغاز - گھونگھر والے بال اور گال سُرخ و سفید - دیکھتے ہی عاشق ہوگئی - اور اُدھر نفلے کی یہ کیفیت کہ اُس مہ پارہ کا حُسن گلو سوز دیکھکر دنگ کہ یا الٰہی یہ انسان ہی یا پری - اسکو شک کی جگہ یقین تھا کہ مین یہ سب باتین خواب مین دیکھ رہا ہون ورنہ ایسی پریچہرہ امیرزادی اور اسطرح بیحجاب میرے سامنے کھڑی ہو -

قمرن - ارے برف والے تیرے پاس شربت کی برف بھی ہی -

برف والا - ہان سرکار ہی نکالون -

قمرن - اچھا دو قفلیان نکال - مگر شربت کی ہون -

برف والا - ہجور ہمارے پاس قلفی تو قلفی نہین تکلے ہین -

قمرن - قلفی قلفے کیسے - دل لگی کرتا ہی موے شامتین آئی ہین تیری

مہری - نہین حضور دل لگی نہین کرتا - دل لگی کیا کریگا - مجال ہی اسکی - یہ سچ کہتا ہی قلفی چھوٹی ہوتی ہی - اور قفلا بڑا ہوتا ہی -

برف والا - ہجور یہ دیکھیے - یہ ٹکے کی قلفی ہی اور یہ اس سے بہت بڑی ہی - یہ دو آنے کا کلیھا ہی -

قمرن - اسی مین سے دیدے ایک الگ ایک الگ -

برف والا - میرے تو ہوش اُڑ گئے ہجور نے ڈانٹ بتائی مین نے کہا امیر دان کی ڈیوڑھی ہی کہین پٹ نہ جاؤن - اور لینے کے دینے پڑین -

قمرن - ارے برف والے تیری مونچھین نہین نکلین ابھی -

برف والا - حضور ابھی کہان سے نکلین کچھ یہ نکل چلی ہین -

قمرن - اور تیری شادی ہوگئی ہی جورو کہان ہی -

برف والا - حضور کئی لڑکیان مجھے پیار کرتی ہین مگر مجھے کوئی جنچتی نہین -

راوی - واہ میان برف والے کیون نہو - سر سے رنگت جمانی شروع کی بی قمرن کی گفتگو سے سمجھ گیا کہ رنگین طبیعت ہین - لہذا خود بھی اُسی ڈھرّے پر چلنے لگا -

قمرن - کئی لڑکیان پیار کرتی ہین تجھکو - گھر کی ٹکی اور باسی ساگ -

برف والا - اب حضور مین حضور سے بجھتا تو ہون نہین - رہا میری صورت کا ایک جوان تو دکھا دیجیے شہر بھرے مین -

قمرن - اوئی در موے - نگوڑا - کلمنہا -

برف والا - حضور - ابھی اِس چھ ہی مہینے کے اندر دو عورتین میرے ساتھ بھاگ چکی ہین -

قمرن - بھاگی ہونگی - ہونگی کوئی موئی کٹھ کنجیان -

برف والا - دُر گنبیان - کٹر گھییان ہین - ذرہ کیوال صورت کہ آدمی کی بھوک پیاس بند ہو جائے -

قمرن - (قریب آن کر) ذری ادھر سامنے آ -

برف والا - (قریب جاکر) اللہ کرے حضور بھی آسکی (عاشق) ہو جائین - ای میرے اللہ میری سُن لے -

قمرن - (سلاخون مین سے ہاتھ نکالکر اور برف والے کے گال پر آہستہ سے تھپڑ لگاکر) موئی کاٹا -

برف والا - ایک اور - اور بھی - جانی مار ڈالو -

قمرن - اَین! - اب تو یہان سے کچھ لیکے جائیگا -

برف والا - بہت کچھ لیکے جاؤنگا - اور اللہ نے چاہا تو تمھین کو لیکے جاؤنگا -

قمرن - مُنہ دھو رکھیا مین - بھلا - اِسکو بھی پہچانتا ہی -

برف والا - (غور سے دیکھکر) کون - ارے کلو - یہ کٹرن یہان کہان

کلو - اللہ تجھے گارت کرے - اللہ کرے میرا صبر پڑے -

قمرن - نہ بہن - کیون کسی کو کوستی ہو - کوسا نہ کرو -

کلو - جیسا اسنے مجھے کھراب کیا دیسا ہی یہ بھی کھراب ہو -

قمرن - (اپنے دل مین) اللہ نہ کرے - خراب ہون اِسکے دشمن - اِسکے بُرا چاہنے والے -

کلو - اللہ کرے اِسپر بجلی گر پڑے - یہ جل بھن کے خاک ہو جائے

قمرن - (کلو کے مُنہ پر ہاتھ رکھکر) کیون کوستی ہو بہن -

کلو - جو مین جانتی کہ اِسکی برف ہی تو ہرگز ہرگز نہ چھوتی -

قمرن - (ہنسکر) چلو اچھا ہوا دھوکے مین کھالی -

برف والا - باجی اور بھلے مانس مین بس یہی فرق ہی -

کلو - باجی تو تیری سات پیڑھی - اب کچھ سنیگا تو -

قمرن - ای کاہے کو لڑی پڑتی ہو بن ناحق -

چھری - اور جو کہین گھر کی ان عورتون کو خبر ہو گئی تو بس کیا کرایا سب برباد ہو جائیگا -

مہری نے کہ چالاک عورت تھی کہا اچھا اب ادھر آئیے یہ کہکر کلو کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا انکو یہان سے نکلواؤگی - اگر اس برف والے نے تمھین چھل دیا تو تم اِسکی صورت نہ دیکھو بلکہ بین کرتی ہوئی اسکے کوٹھے پر لیگئی - بوڑھی مغلانی نے کہا سرکار کہان ہین - کلو نے کہا کہ کمرے مین دروازے اندر سے بند کر کے وظیفہ پڑھ رہی ہین -

اب ادھر کا حال سُنیے - مہری اور کلو کا جانا تھا کہ قمرن نے سلاخون مین سے ہاتھ ڈال کر برف والے کو اپنی طرف گھسیٹا اور گال ملنے شروع کیے - لونڈے نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی شیر ہو گیا - اب قمرن کی بیقراری کا یہ حال تھا کہ لوہے کی سلاخون کو توڑے ڈالتی تھی اور اگر قابو ہوتا اور بس چلتا تو توڑ ہی ڈالتی - کہا ارے تو چاہے مجھ سے آنا پسو اگر کسی ترکیب سے مجھے لیچل - اب تیرے بغیر میری زندگی تلخ ہو جائیگی دُگانا نے بیٹھے بٹھائے میری جان کس عذاب مین مبتلا کر دی مجھے کہین کا نہین رکھا - برف والے کے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا اب تو ایک کام کر لونڈے چاہے ہم ہون چاہے نہون تو ایک پھیرا روز کر جایا کر - اور بس اسی جگہ پر چپکے کھڑا رہا کر تو ہم کسی بہانے سے آجایا کرینگے - اُسنے جواب دیا کہ روز روز کا آنا تو مشکل ہی کیونکہ اور بہت سی عورتین ایسی ہین جو مجھپر جان دیتی ہین باری باری آیا کرونگا - کیا باری - ای تو کیا اتنی عورتین تجھپر فریفتہ ہین کہ تو باری باری آئیگا - اوئی اللہ سب کو تو نے چھیل کر دیا ہی - تو سلامت رہ مری جان - مگر ایک دفعہ ہر روز پھیرا کر جایا کر -"

اس لونڈے نے کئی بار دست اندازی کی اور اپنے
دل میں سوچا کہ آج قسمت کھل گئی سونے کی چڑیا ہاتھ آئی
خوب گلچھرّے اڑاؤنگا - اس چھوکری کا دل سقدر آیا ہوا ہی
کہ یہ میرے ساتھ نکل آئیگی - اور اسکا سارا زیور ہتّے چڑھیگا
میں لکھا ہی - قمرن نے کچھ سوچکر کہا اچھا ایک بات سُن -
(گاؤں پر ہاتھ پھیر کر) ہمنے تیرے دو روپے روز مقرر کر دیے
جس روز آئیگا اُس روز دو روپے پائیگا - ہاے میں اسوقت
اس موے جنگلے کو کیونکر ہٹاؤں - اب کل اسکی تدبیر کرونگی
نواب سے کہونگی کہ یہ لوہے کی سلاخیں بدقطع معلوم ہوتی ہیں
انکی جگہ پر دروازہ ہی دروازہ رہے تو بہتر ہوگا - میری بات کو
وہ ٹالنگے نہیں - بس اپنا مطلب نکل آئیگا بے کھٹر -

مہری - سرکار بس اب چلیے - نہیں بات پھوٹیگی -

قمرن - مہری میں تو چھوکرے پر جان دیتی ہوں -

مہری - (مسکراکر) کس کام کا ہی موا -

برف والا - سلام! - اور ابھی تو کہ رہی تھی کہ ہمکو برف مفت
کھلایا کر تو یہ ہودہ ہو -

مہری - اُئی ہا اُئی - آئے بڑے وہ بن کے -

قمرن - ہٹ دھرمی نہ کر دھرمی ہٹ دھرمی اچھی نہیں ہوتی
ایمان سے کہو ایسی صورت کا کوئی لونڈا اور بھی لکھنؤ میں ہی
عورت کا حسن بھی گرد ہی اسکے سامنے -

مہری - حضور تو اسکا دماغ اور آسمان پر چڑھائے دیتی ہیں

قمرن - ارے میری تو جان اسپر سے صدقے ہو جائے
تو کون عر دار دریغ کرے -

مہری - ای حضور یہ کیا کہ رہی ہیں آپ -

قمرن - اللہ جانتا ہی جان تک تو حاضر ہی -

برف والا - مہری تو ایک کلیھا تکو بھی کھلائے دیتے ہیں

مہری - نا صاحب ہم قفلا وفلا نہیں کھاتے - آپ اپنا
قفلا اپنی ہنڈیا میں رہنے دیں -

قمرن - وہ تو بچارا (بیچارہ) نیکی کرتا ہی - اور مہری بدی
سمجھتی ہی کیا ہرج کیا ہی -

مہری - ای حضور ہم اس موے کا کیوں احسان لینے لگے
ہمکو خواہش ہوگی تو آپ سے نہ مانگ لینگے -

برف والے کو قمرن نے زبردستی رخصت کیا کہا ایسا نہو
کوئی دیکھ لے - اب تو کل آنا - جب وہ لونڈا چلا گیا تو اوپر
جاکے مہری سے کہا ہمنے ایسی صورت دیکھی ہی نہیں تھی -

بی قمرن جان

نواب محمد عسکری صاحب کے یار دوست احباب آشنا
رفقا ملاقاتی عملے والے صبح سے اپنے اپنے معمول کے وقت
آنے لگے مگر جو آتا ہی یہی سُنتا ہی کہ نواب صاحب تو سوار ہو گئے
ارے بھئی کہاں گئے ہیں - صاحب ہمکو یہ نہیں معلوم
سب کے پہلے داروغہ نے پہرے کے سپاہی سے پوچھا
شیر محمد خان - سرکار برآمد ہوے - اُسنے کہا حضور سوار ہو گئے
سوار ہو گئے! - یہ آج خلاف معمول سوار ہو جانا کیسا -
"ابے یہ تو اُنہیں سے پوچھیے ہم پیادے آدمی کیا جانیں
ای ہاں" - اسوقت تو وہ کبھی سوار ہوتے ہی نہیں - "آج
کچھ دل میں آگئی - رئیس آدمی تو ہیں ہی -

انکے بعد میاں ممن آئے - داروغہ صاحب بندگی -
داروغہ صاحب نے کہا بندگی - (بن کو بڑھاکر) آج تو یار
کتا ہی تمیز - "ہمیر روز ہی کتا دُرتبا ہی - جوان آدمی ہیں کہ
نہیں - یا کچھ تمھارے سے بوڑھے ہیں - کہو سرکار کہاں ہیں

سرکار تو سنتا ہون سوار ہوگئے ہین ۔" کیا! ۔ سوار ہوگئے
اجی نہین ہنستے ہو ۔ بھلا اسوقت اور وہ سوار ہون استغفر اللہ
کوئی اودھ کی بادشاہت بھی دے تو بے چاند دیکھے ہوے
وہ گھر سے باہر نہ نکلینگے ۔ آپ دل لگی کرتے ہین کہان ہین
کہان بتاؤ میان " جناب امیر کی قسم سپاہی کہتا ہی سوار ہوگئے"
ممن نے سپاہی سے پوچھا شیر خان سرکار کہان ہین " جی
وہ تو ابھی ابھی سوار ہوگئے " ہان کس سواری پر گئے بھئی
کہا حضور عربی پر گئے ہین ۔ داروغہ کو یقین نہ آیا انھون نے
جاکے اصطبل مین دیکھا تو واقعی عربی نہین تھا سائیسون سے
دریافت کیا ۔ ارے اس عربی پر سوار ہوکر کس وقت گئے تھے
کہا حجور ریو تو کال سے ناہین ہی ۔ تب تو داروغہ بھی چکرائے
کہا بھئی کچھ دال مین کالا کالا ہی ۔ ممن نے کہا ہوگا آتے ہونگے ۔

تھوڑی دیر مین میان اختر آن موجود ہوے کیون کیون
بھئی یہان کیون جماؤ ہین " سرکار کہین سوار ہوگئے ۔"
اختر ہنسا ۔ ہان ضرور سوار ہوگئے ہونگے ۔ آپنے کہا اور ہمین
یقین آیا ۔ مجھ سے اُڑتے ہو ۔ نکالے گئے ہو تم دونون آج
جب ہی مین بھی کہون یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی ۔ داروغہ نے اختر کو
یقین دلایا کہ نوابصاحب کا واقعی کہین پتا نہین ہی" ۔ ہان
کہان چل دیے ۔ آج سویرے سویرے" ۔ اسمین یار کچھ بجوگ ہی
ضرور ۔ دیکھو ہم کھوج لگائینگے ۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون جتنا
نیچے ہون اُتنا ہی اوپر ہون ۔ یہ کسی پھیر مین ہین ۔ میان ہان
خوب یاد آیا ممن سنو تو وہ جن دو چھ کہ یون کو تم کہتے تھے وہ
دراصل صحیح بات ہی یا دل لگی بازی تھی " دل لگی بازی کیسی
آپ واہی ہین " وہ صورتین ہین کہ بھوک پیاس بند ہوجائے
آدمی کی ۔ جی ۔ دل لگی نہین ہی قبلہ ۔ اتنے مین دس بجگئے
گیارہ بجگئے بارہ بجگئے ۔ بارہ بجے منشی مہراج بلی کمانی دار
آئے برآئے ۔ کانکتے ہوے اُترے ۔ داروغہ اور ممن آداب
بجالائے ۔ کیا کرتے ہین آپ کے نوابصاحب شغل کرچکے
یا ابھی چھینٹے ہی اُڑ رہے ہین ۔

ممن ۔ حضور وہ تو سوار ہوگئے ۔

مہراج ۔ سوار ہوگئے ۔ وہ مہین آدمی اور یہ کڑاکے کی
دھوپ ۔ بتاؤ تو آخر کیا ہو رہا ہی ۔

ممن ۔ اجی حضور اللہ جانتا ہی نہین ہین ۔

داروغہ ۔ آپ چل کے خود دیکھ لین نا ۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

مہراج بلی کو بڑی مایوسی ہوئی ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ اچھا
پھر کوٹھی کھلواؤ ۔ دو گھڑی گپ شپ ہی سہی اب تو اس
دھوپ مین واپس نہ جایا جائیگا ۔

داروغہ نے خدمتگار کو حکم دیا کوٹھی کھول دو ۔ سب صاحب
وہان جاکے بیٹھے تو ممن نے پوچھا بھئی کچھ کھانے دانے کی بھی
فکر ہی یا سرکار جو سوار ہوگئے تو اب سب بھوکے ہی پڑے
رہین ۔ داروغہ نے اُسی وقت کھانا نکلوایا ممن ، اور اختر
اور داروغہ نے مزے سے چکھا ۔ جب کھانا بڑھایا گیا تو اب
دور کی سوجھی اور باہم زٹل قافیہ اُڑانے لگے ۔

داروغہ ۔ بھئی یہ کیا سبب ہی کہ جو آج دیر کردی سرکار نے

ممن ۔ ہم جانتے ہین کسی دوست کے ہان کھانا کھالیا ۔

داروغہ ۔ ہان ہی کچھ ایسا ہی ۔ ورنہ بڑی دیر ہوگئی ۔

مہراج ۔ نہین نہین ہمسے نہ اُڑو ۔ اتنا ہم بھی سمجھتے ہین ۔

اختر ۔ بیوجہ نہین ہی کوئی سبب ضرور ہی ۔

داروغہ ۔ حسین علی ارے میان سرکار کہان ہین ۔

حسین علی - اللہ جانے ہم تو حلوان خریدنے گئے تھے -
اختر - پھر کس سے پوچھین آخر - نہ تم جانو نہ یہ جانین پھر کس سے دریافت کرین -
مہراج - ایک کام کرو جی کسی سائیس کو بلاؤ مگر تمیزدار ہو بدتمیز نہو کہ دریافت کچھ کرین اور جواب کچھ ملے -
سائیس - سلام ہجور - ہان گریب پرور کاہے طلبی بھئی -
مہراج - ارے نوابصاحب کہان ہین کب سوار ہو گئے -
سائیس - اسوار تو ناہین بھئے مُدا حکم آوا کہ عربی گھوڑا اور دو سائیس پٹھے دیو -
مہراج - تو کہان پٹھے دیو - کوئی ٹھکانا بھی ہے -
سائیس - یو حال ناہین معلوم ہے صاحب -
مہراج - ہی بدھا مسخرہ - مسخرہ ہے تم -
سائیس - ارے ہجور مین تو یہ بولی کا جانون بھلا -
مہراج - اچھا اور سائیس کو بلاؤ اُس سے ہم دریافت کرینگے -
سائیس - (سلام کرکے چپ چاپ کھڑا رہا) -
مہراج - ارے اب رات سواری کے کے گھوڑے ہین -
سائیس - کا ہجور ناہین جانت ہین -
مہراج - نوابصاحب کے ساتھ کون گھوڑا گیا ہے -
سائیس - ہجور عربی کل سام سے گیا ہے - مدا سرکار سوار ناہین بھئے تھے منگوائے کے تون کہین بندھوائے دہین رہاے -
مہراج - بس یہ کھل گیا نا - معلوم یہ ہوتا ہے کہ کل جو شام سے غائب ہو گئے اور ہم لوگون کو جھانسا دیا کہ طبیعت کسلمند ہے تو طبیعت کا بہانہ ہی بہانہ تھا کل شب کو کہین بہو بجے ضرور مین یا شاید آغا محمد اطہر اور رونق جنگ کی سانٹھ گانٹھ مین کہین الگ ہی الگ جشن ہوے ہون - ہے کچھ ضرور -
ممن - نہین حضور - گھوڑا منگوایا ہے تو سمجھ جائیے کہ کہین بلے گئے - دور کا سفر کیا ہے -
داروغہ - ہان ورنہ گھوڑا کیون خواہ مخواہ منگواتے -
اختر - تو بھئی ہم لوگون سے چھپانے اور اخفا کرنے کی کیا ضرورت تھی - ہم بھی خواہ ہین بدخواہ نہین ہین -
داروغہ - پاگل ہو - رئیس ہین یا آپ کے باپ کے نوکر یہ نکتے کیا ہو -
ممن - ارے میان ہان - کہین گئے تم کون ہو -
اختر - اچھا صاحب بہتر ہے اب نہ بولینگے ہم -
مہراج - اچھا جی اِس جھگڑے کو اب طے کر رکھو - کچھ اشعار سناؤ دو گھڑی غم غلط ہو -
اختر - بہت دن ہوے کہ ہمسے اور ہمارے ایک دوست سے جو نوازگنج مین رہتے تھے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا تو ایک اور اُنکا خط آیا جسمین صرف یہ شعر تھا - ~

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم یہ ہے کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

خیر مین نے اسکا جواب لکھکر بھیجدیا - دوسرے روز مین انکے ہان گیا تو ایک معشوق کے ساتھ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب ذرا نشہ تیز ہوا تو بوسے کے طالب ہوے - مگر اُسنے مجھکو اجنبی اور غیر آدمی سمجھکر ہاتھ سے تھپکی دی اور ذرا الگ ہو بیٹھا تو میرے شفیق نے ایک مصرع پڑھا - ع

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین

مین نے برجستہ جواب عرض کیا - ع

مثل مشہور ہے دنیا مین گھر ہنستے ہی بستے ہین

ممن - سبحان اللہ ان دونون مصرعون کو ملا کر پڑھیے - ع

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین
مثل مشہور ہی دنیا مین گھر ہنستے ہی بستے ہین

داروغہ - کیا پوری مثال ایک مصرع مین آئی ہی -

ممن - کیا اچھا کلام ہی - واللہ کیا شستہ ہی -

اختر - اب شعر شاعری کا چرچا نہین ہی

ممن - یاد ہی جب وہ مشاعرے ہوا کرتے تھے دھڑلے کے - اللہ اللہ کیسے کیسے استاذہ جمع ہوا کرتے تھے -

داروغہ - وہ بات اب کہان - تم اُسکا ہی اور گھر اُسکا ہی طرح ہوئی تھی - اسیر ایک کم سن سے آدمی نے کیا خوب کہا تھا - ع

سینہ اُسکا ہی دل اُسکا ہی جگر اُس کا ہی
تیر مژگان نے جدھر رُخ کیا گھر اُسکا ہی

روح کو فرحت حاصل ہوئی واللہ -

ممن - اِسمین کیا کلام ہی خداوند - اُستاد تھے -

اختر - اب وہ لوگ پیدا ہو سکتے ہین بھلا - خواجہ حیدر علی آتش اور شیخ ناسخ اور منشی مظفر علی اسیر اور میر وزیر علی صبا اور خواجہ وزیر اور دوست علیخان خلیل اور مرزا عباس سلیم اور نواب رند اور نسیم لکھنوی اور میر کلو عرش - ہاے وہ زمانہ جب یاد آتا ہی کہ شاعری کا فن کس زورون پر تھا تو رونا آتا ہی - اب تو واللہ ایسے پوچ گو پڑھتے جاتے ہین کہ توبہ ہی بھلی اختر کے قافیے کے ساتھ ماہر اور ظاہر اور طائر لاتے ہین اب اس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے اور ابھی کیا ہی اِس سے بدتر زمانہ آنے والا ہی کہ جب ہم سب بمبئی کلکتہ حیدر آباد کی سی بولی بولنے لگینگے - کلکتے والے جب زباندانی کی لیتے ہین تو واللہ غصہ آتا ہی - پوچھیے آپ بنگالی آدمی اُردو سے آپ کو کیا سروکار -

ممن - بھلا جان صاحب کے بھی کچھ اشعار یاد ہین -

اختر - جی ہان - مگر میان صاحب وہ بھی اپنے فن کا ایک تھا -

ممن - اُنکی دو سوتین تو اب بھی ہین - ہدایت اور عصمت -

اختر - جی ہان مجھ سے ملاقات ہی اچھے ہین -

ممن - حضور اور جان صاحب کی وضع بڑی مہذب وضع تھی اور مقطع - مگر شعر پڑھنے کے لیے تیار ہوے اور بس پھر کیا تھا

اختر - وہ جس مشاعرے مین پڑھتے تھے اُس مین مہذب لوگون اور شاعرون کو اُن کا پڑھنا اچھا نہین معلوم ہوتا تھا مگر واللہ جس مشاعرے مین گیا پالا اُسی کے ہاتھ رہا اور شعرا جھلاتے تھے - کہ ہم تو خون جگر کھا کے غزل کہ لاتے ہین اور اہل مشاعرہ اسی کے منتظر رہتے ہین کہ جان صاحب کی غزل سنین جو قہقہہ اُنکے کلام پر پڑتا ہی وہ ہم لوگون کی غزل سُنکر کہان -

اتنے مین پانچ بجگئے - اَین ! - ارے یار پانچ بجگئے - مہراج بلی نے گھڑی دیکھکر کہا ہمارے یہان دو منٹ زیادہ آئے ہین - وہ ایک ہی بات ہی - باتون مین معلوم نہوا - اور شام ہوگئی - مہراج بلی گھر جانے ہی کو تھے کہ نواب چھمّن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب ایک فٹن پر تشریف لائے - ہیلو مہراج بلی دل مہراج بلی تم آجا ہو - "اجی اچھا اور برا پھر عرض کیا جائیگا یہ فرمائیے کہ نواب محمد عسکری کو کہان گم کر دیا - یارو تم لوگ جو چاہو سو کرو کل سے اُنکا پتا نہین ہی - "کل سے ! - اجی نہین دل لگی کرتے ہو - کل تو شام تک بیٹھے تھے طبیعت ذرا کسلمند تھی - دربار جلد برخاست ہوگیا" - تو بندہ آپ صاحبان سے لنو عرض کرتا ہی - بخدا اُنکا کل سے پتا ہی نہین ہی - "بھلا ممن کا پتا ہی یا اُسکا بھی پتا نہین -" وہ بھی غایب ہی -

ممن نے آداب عرض کیا سرکار غلام تو حاضر ہی - "اور نوابصاحب - "اُنکا حال غلام کو کیا معلوم" - کہین اُس چھپکرہی پر تو نہین لٹو ہوے جس کی تعریف کے آپ نے پل باندھ دیے تھے - ہی یہی کچھ بھیر اُستاد - واللہ مین نہ مانونگا "خداوند جیسی چاہیے قسم لے لیجیے جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہو کہ نوابصاحب کہان ہین - مین خود صبح سے ڈھونڈھ رہا ہون کہ کہان ہین" -

آغا محمد اطہر نے غور کرکے یہ بات پیدا کی کہ یاریہ للتوا تنبولی والا فقرہ محض افترا ہی ہی اور (کان مین) قمرن ہی نوابصاحب ہی کے پھیر مین - مگر واللہ اُس کدرا کو اچھا دوڑا دیا اور سنا للتوا کی اُسنے مرمت خوب کردی ہی - ممن مسکراکر خاموش ہو رہا - سرکار مین جیسا حضور کا تابعدار ویسا نوابصاحب کا - محمد اطہر اور چھٹن صاحب گاڑی پر سے اُتر پڑے اور ممن کو ہاتھ پکڑکر باغ کیطرف لیگئے اب سچ سچ بتاؤ - یہ تو کھل ہی گیا کہ قمرن باغ سے سیدھی نوابصاحب کے ہان داخل ہوئین مگر اپنے مکان مین نہین لیگئے نوابصاحب نے کسی اور کوٹھی یا اور مکان مین اُتارا ہی - ممن نے قہقہہ لگایا - حضور مین اور مجھ مین فرق یہی ہی کہ حضور نوابصاحب کے دوست ہین اور فدوی ملازم جب حضور ہی کو نہ اطلاع کی تو مین کس کھیت کی مولی ہون ہان دارو غہ صاحب سے دریافت کیجیے یہ تو داروغہ ہین انسے بڑھکر اور کون نفس ناطقہ ہی -

داروغہ - مجھے تو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ حضور کل کس وقت تشریف لیگئے

آغا - ارے یار تم دونون کی ملی بھگت ہی -

داروغہ - ملی بھگت! حضور سے جھوٹ بولتا -

آغا - اچھا خیر نہ بتاؤ کچھ پروا نہین ہی - ہم بھی آج سے یہان آنے والے کو کچھ کہتے ہین بس -

داروغہ - تو خداوند ہم لوگ کیا کرین - جو بات معلوم ہی نہین اُسکو کیونکر بتائین -

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ سوار ہی ہونے کو تھے کہ ایک شخص لہراتا ہوا گاتا جاتا تھا - ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق جنگ نے کہا بھئی ذرا اسکو بلانا کیا خوش گلو آدمی ہی وہ بیٹھ کے گانے لگا - ؎

تا بعرش از در این روضۂ عالی راہ است
عرش قندیل رو حلقۂ بالش ماہ است

بر در ش ملک از سجدہ ترقی خواہ است
مرقد محترم شہد والاجاہ است

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق - واللہ کیا مصرعے لگائے ہین اور کس دبدبے کے شعر ہین - ای سبحان اللہ -

چھٹن - بھئی یہ تو لکھ لینے کے قابل ہین - داروغہ -

داروغہ - حضور مجھے یاد ہین مین لکھے دیتا ہون -

قوال - خداوند آگے چلکے اس سے اچھا کہا ہی کہتے ہین - ؎

موسی اینجا بعصا آمدہ دربانی کرد
جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد

چشم یعقوب ازین مقبرہ نورانی کرد
ایزد از آیۂ تطہیر ثنا خوانی کرد

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

آغا - ایزد از آیۂ تطہیر ثنا خوانی کرد -

رونق - جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد -

داروغہ - اب اس سے بڑھکر دبدبہ اور کیا ہوگا - موسی

عصا لیکر آئے اور دربانی کی - جبرئیل نے پرون کو نور جھل بنا دیا - یعقوب کی آنکھین اس مقبرے کے نور سے منور ہوگئین خدا نے آیہ تطہیر اسکی شان مین نازل کی - یہ مرزا دبیر صاحب کا خمسہ ہی خوب فرمایا ہی -

رونق - ای سبحان اللہ پھر کیون نہ اسقدر بلاغت ہو نجف اشرف مین کسی خوشنخط نے بڑے کمال کے ساتھ یہ شعر ایک وصلی پر لکھا ہی اور تختی لٹکا دی گئی ہی - جیسا شعر ہی ویسا ہی لکھا ہوا بھی ہی - اور ادب کی بے تو ہمنے عمر بھر ایسی لکھی ہوئی کہین نہین دیکھی -

اتنے مین ایک سانڈنی سوار آیا اور اُسنے حاضرین کیطرف سلام کرکے ایک خط دارغہ کو دیا - اور کہا مجسٹریٹ کے صاحب نے دیا ہی اور جواب مانگا ہی -

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ مین صلاح ہوئی کہ یہی موقع اچھا ہی ایک سائیس سے کہدو کہ یہ خط لیکر جہان دارغہ جائے وہ بھی پیچھے پیچھے جائے - یہ سب تو سوار ہو گئے اور دارغہ نواب صاحب کے پاس وہ خط لے کر گئے اور کسی انگریزی خوان سے اُسکا ترجمہ بھی کرا لینگے -

سائیس نے مکان دیکھ لیا اور گھر واپس گیا شام کو رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور مہراج بلی غول کا غول بی قمرن کے در دولت پر داخل ہوا - دربان ان سب کو پہچانتا تھا کہا خداوند زنانہ ہی - ای حضور وہان عورتین ہین - خداوند - یہ کیا غضب کر رہے ہین آپ - سنتا کون ہی - یہ بکا ہی کیا اور سب کے سب بھڑ بھڑا کر اندر گھس گئے - قمرن تو جھٹک کر جلدی سے کمرے مین ہو گئی -

نواب - اُین ! - ارے یارو یہ کیا اندھیر ہی - نکلو یہان سے -

رونق - کیون بچہ چھپے تھے یہان آ نکلے - روپوش ہوے تھے بڑے خراب آدمی ہو -

نواب - یہ پتا کس نے بتایا - دیکھو ایک ایک کو موقوف کرونگا یہ سب لوگ نالائق ہین - کمبخت -

مہراج - بی نازو جان صاحب - اللہ اللہ مزاج شریف حضور کے - اب کیون مزاج ملنے لگے -

نازو - چولھے بھاڑ مین جا مونڈی کاٹے موا جلیا زمانے بھر کا مجھے تیری صورت دیکھ کے غصہ آتا ہی -

مہراج - یا الٰہی تو اب یہ طعنہ کب تک دیا کرو گی -

نازو - جبتک تیری کھٹیا پچھاتی نہ نکلیگی - مر تو -

نواب - کیون اس بیرحمی سے کوستی ہو ہمارے دوست کو -

نازو - یہ موا جلیا اسی قابل (قابل) ہی -

نواب - اب آپ لوگ جانے ہین کہ مین پولیس والون کو بلاؤن پھر سا اس شہدپن کے معنی کیا کہ بہو بیٹیون مین دندناتے ہوے گھس آئے - واہ - آئین انسان جوتیان کھاتا ہی - قمرن تم بڑی ڈھیٹ ہو گئی ہو - کہ جھانکتی ہو کمرے مین سے -

آغا - اخاہ اب بی قمرن پردہ کرتی ہین -

نواب - ضرور - باہر نہ نکلنا - ان شہدون سے راہ و رسم بڑھانا اچھا نہین ہی - انکا اعتبار کیا -

آغا - اب آپ پیٹینگے - ذرا سنبھلے ہوے رہیے گا -

نواب - ارے پہرے پر کون ہی - پہرے والے کو نکال دو ان شہدون کو کیون آنے دیا -

مہری - (پہرے والے سے) دل لگی کرتے ہین - مگر یہ لوگ بھی بڑے بیباک ہین واقعی زنانے گھر مین گھس پڑے بھلا یہ کام اشراف مرد آدمیون کے ہین -

سپاہی - کچھ کھلتا نہین کہ یہ کون ہین -

مہری - مجاز کی بہت اچھی ہین ہنسمکھ - ملنسار - گھمنڈ نہین اور شاہ خرچ بھی ہین - یہ بھی نہین کہ کنجوس ہون - نہین بہت بڑی خراج - اور فیاض -

سپاہی - مین نے اُس دن دیکھا صورت شکل سے ریاست برستی ہی مگر کیا بے دھڑک چھم چھم کرتی ہوئی آئی ہین - پہلے تو مین دنگ ہوگیا کہ یہ کون ہین اور بڑی ہنسی آئی کہ بازار تک ڈنڈی چلی جاتی ہین - گنڈیری والے - اونڈیری والے وہ بھی بھوچکا ہوگیا کہ یہ کون ہین -

اب سنیے کہ بی قمرن کے چھپنے سے سب کے سب بھڑا اُٹھے آغا محمد اطہر نے کہا یار قمرن کو بلائیے یہ غمزے کیسے یارون سے پردہ کیسا - رونق جنگ نے بھی انھین کی سی کہی - یہ وجہ کیا کہ وہ چمک کے کمرے مین چلی گئین - اور دروازے بند کر لیے -

مہراج بلی ہنسکر بولے مگر دیکھیے ہماری نازو کیسی باوفا ہین کہ ڈٹی بیٹھی ہین -

نازو - اخاہ - بہو نچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - ہماری نازو منھ بنواؤ جا کے پہلے -

مہراج - (ہاتھ جوڑ کر) مین صدقے ذرا تو شیرین کلامی سے بولو ع

اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے

نازو - اچھا - بس الگ ہی بیٹھے رہو - تجھے دور -

مہراج - کیا مصیبت ہی واللہ - انکے عشق مین جو جو آفتین ہم نے پائین خدا کسی کو نہ دکھائے نوکرون چاکرون کے سامنے ذلیل ہوے - یارون - دوستون مین خوار ہوے بیوی نے الگ منھ پھلایا -

نازو - منھ پھلایا کہ پیٹ پھلایا -

راوی - اس لطیفے پر قہقہہ پڑا اور آغا محمد اطہر نے کہا ایک لفظ پر آپ لوگون نے غور نہین کیا - منشی مہراج بلی صاحب فرماتے ہین کہ (آفتین پائین) کیا محاورہ ہی -

مہراج - آپ لوگ بڑے نکتہ چین ہین -

آغا - خیر یہ تو ہوا ہی کریگا - بھئی نواب - قمرن کو بلاؤ ورنہ واللہ ہم دروازے توڑ ڈالینگے -

قمرن - بڑے دروازے توڑنے والے - یہ کون بھل منسی کی بات ہی کہ کسی کے زنانے مین چلا جائے پردے والیون مین اسطرح دھس جانا کونسی بھل منسی ہی -

آغا - اخاہ - اب آپ پردے والی ہوئین -

نواب - ارے چپ یہ عورتین سنینگی تو کیا کہینگی -

آغا - بی قمرن صاحب تشریف لائیے مین ایک نہ مانونگا -

قمرن - جو کہین کا یہ دستور ہو تو ہم بھی آئین -

نواب - تو تم باتین کیون کرتی ہو نامحرم سے -

آغا - نامحرم - تیری ایسی تیسی کردن -

یہ کہکر نواب محمد عسکری صاحب نے قمرن سے کہا اچھا اب لوگون کی یہی مرضی ہی تو دروازہ کھولدو - مگر دور دور رہیے گا حضرت - قمرن بولی اے واہ - انکے بھرون مین آ گئے آپ بھی یہ دروازہ کھولنا کیا معنی - کیون کھولین دروازہ - کسی بہو بیٹی سے آجتک کسی نے یہ کہا ہی - تمکو چاہیے کہ تم انکو للکارو کہ یہان کیون چلے آئے یہ سب تو درکنار اور اُلٹا ہم ہی کو بیوقوف بناتے ہو کہنے لگے دروازہ کھولدو -

آغا محمد اطہر ہنس پڑے - بھئی واللہ بڑی طرار اور حاضر جواب چھوکری ہی اگر ہم یہ جانتے تو (دروازے کے پاس جاکر) ہرگز ہرگز تمکو گھر ڈالے بغیر نہ چھوڑتے - خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا - سنتے کہ

بعد از جنگ یاد آید کا نقشہ ہی - اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے
اور سب سے پہلے ہم ہی سے گفتگو ہوئی تھی - ہتکہ ہی ہمارے ہی لیے
تجویز ہی گئی تھی - اور اب ہمسے پردہ کرتی ہو - یہ ساری شرارت
نواب کی ہی - ہمکو رنج ہوا انکی طرف سے اور تم تو خیر غمزہ کیا ہی
چاہو - مگر محمد عسکری کی عقل کو کیا ہوگیا - ہمین یہ حیرت ہی
یارون کا دل دکھانا کیا معنی - بالکل یہ خلاف عقل ہی -

ثمرن انکی تقریر سنا کی - جب یہ خاموش ہوے اُسنے کہا
اچھا ہم کنواڑے کھولے دیتے ہین مگر ایک شرط سے قسم
کھالو کہ ہم اندر نہ آئینگے - دیکھو اب ہم علانیہ ہر ایک کے
آگے نہین آسکتے یہ کہکر دروازہ کھولا تو محمد اطہر دن سے کمرے
کے اندر - رونق جنگ اور محمد عسکری بھی پہونچے -

میدان خالی پاکر مہراج بلی نازو کی خوشامد کرنے لگے
دیکھو تم کسقدر ظلم ہمپر ڈھاتی ہو - اور ہماری تم پر جان جاتی ہی
اور تمھین اسکی ذرا شرم نہین آتی ہی - یہ کیا کچھ اچھی بات ہی
مگر تمھاری سمجھ - ع

| سمجھ اپنی اپنی ہی بوجھ اپنی اپنی |

راوی - واہ کیا مصرع تصنیف کیا ہی کہ واہی واہ - اور
تکبندی تو آپکا حصہ ہی -

نازو - عشق بھی چرایا ہی اور کنجوسی بھی نہین چھوڑتا عشقبازی
کو کنجوسی سے کیا سروکار -

مہراج - اچھا اب تم یہ انصاف کرو کہ اگر ہمکو کنجوسی کا خیال
ہوتا تو ہم کاہے کو تمسے دل لگاتے اور نوٹ جو ہمنے دیا تھا خدا
گواہ ہی کہ دھوکے سے دیا تھا جان بوجھکر نہین دیا تھا اگر
تمکو یقین نہین آتا تو مجبوری ہی - تم ناحق ہمسے بگاڑتی ہو ہم
بڑے کام کے آدمی ہین - جسطرح ثمرن اُس ٹھاٹھ سے رہتی ہین

اسیطرح تم بھی رہو گی اور چین کرو گی - مگر خدا جانے تم ہم سے
اسقدر کیون خلاف ہو اور بے وجہ اور بے سبب لینا ایک
نہ دینا دو - افسوس کا مقام ہی - یہ بھی ہماری قسمت کی خوبی ہی
اور کیا کہین اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم راضی کیونکر ہو گی کوئی صورت
بتاؤ کی ہی یا کسی صورت سے بھی موافقت نہین ہو سکتی -

نازو - ہم ایک دفعہ تم سے دھوکا کھا گئے اب ہم کسی طرح
کی بات چیت تمسے نہین کرنا چاہتے بس - جو تم نے اُس دفعہ
ہمین جُل نہ دیا ہوتا - تو ہم تم کو خود چاہنے لگتے - اب نہین
اب کسی طرح نہین ہو سکتا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے
تم بڑے جھیلے ہو تمسے خدا بچائے -

مہراج - اچھا نواب سے ضمانت دلوا دین -

نازو - ضمانت کیسی - ہم سے اب مت بک بک کرو -

مہراج - ہماری بھی کیا قسمت ہی - ہم جان دیتے ہین تم پر
نازو اور تم جلاتی ہو ہمکو -

نازو - تو اسی قابل ہی - تو باتون کا آدمی نہین ہی لاتون کا
آدمی باتون سے نہین مانتا -

مہراج - اب لاتین ہی تو ہان باقی رہگئی ہین - ہاتھ سے
تو تم کھوپڑی سہلا چکی ہو -

نازو - (مسکراکر) ارے اُس دن تو تو بچگیا نہین تو قسم خدا
کی عمر بھر یاد کرتا -

مہراج - اور اب بھی عمر بھر یاد کرونگا - مین بھولنے والا نہین
ہون اور پھر ایسی بات -

نازو - اب بک بک کے جان نہ کھاؤ ہماری مغز کھائے جاتا ہی
اور بیہودہ خرافات بکتا ہی -

مہراج - ہم تو دردِ دل کہتے ہین وہ اسکو بک بک سمجھتی ہین

کس مصیبت میں جان ہے -

نازو - ایسون کی یہی سزا ہے - موے پر سو دُرّے -

ادھر یہ گفتگو ہو تی تھی اور اُدھر بی قمرن سے چُہل ہو رہی تھی رونق جنگ دل لگی کر رہے تھے کہ تم ہماری سالی ہو ہمین تمسے دل لگی کا رشتہ ہے قریب آکے بیٹھو ہم چھیڑینگے نہین نواب کے سامنے محمد عسکری نے منھہ بنا کر کہا جیہ خوش بھائی صاحب بس اب آپ تشریف لیجائیے ٹھنڈے ٹھنڈے سدھارئے کہنے لگے قریب آن کے بیٹھو - بجا - اور طرہ اسپر یہ کہ نواب کے سامنے نہین چھیڑینگے - تو اب اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نواب کی غیبت مین چھیڑینگے - ایسے بدمعاشون کے آنے جانے کی کچھ ضرورت نہین ہے - آج سے ڈیوڑھی پر ڈبل پہرا رہیگا -

قمرن نواب رونق جنگ کے پاس جاکے بیٹھی اور محمد عسکری نے للکارنا شروع کیا خبردار - ارے یہ کیا ظلم ڈھاتی ہے سنتی ہی نہین - قمرن نے کہا کہ ایک دفعہ ہم بیگم صاحب کو چوڑیان پہنانے گئے تھے تو نواب رونق جنگ نے ہمپر ایک کنکری پھینکی تھی اور اشارے سے شہ نشین کیطرف بلاتے تھے جو ذری اور چھیڑ خانی کرتے تو ہم بیگم صاحب سے کہ دیتے مگر مین نے جو خفا ہو کے آنکھین دکھائین تو دبک رہے - گھر سے ڈیوڑھی تک کوئی پچاس ساٹھ آدمی سنکارتے تھے اور آوازے کستے تھے - اور مین اسطرح جاتی تھی جیسے تیر جاتا ہے - زن سے نکل گئی - بازارداون کی یہ کیفیت کہ کلیجے پر سانپ لوٹتا تھا تلملاتے تھے بہانے سے مجھے بلوا بلوا بھیجتے تھے مگر مین تاڑ جاتی تھی اور رامی جان کو چوڑیان لیکے بھجوا دیتی تھی - ہان نواب صاحب کے یہان تو البتہ جاتی تھی اور کہین ہو گئی ہون تو کوئی بتا تو دے بھلا بیگم صاحب نے جب سنا ہو گا کہ قمرن بھاگ گئی تو بڑا افسوس کیا ہو گا ہمکو تو بہت چاہتی ہین کچھ ذکر ہوا تھا نواب صاحب - رونق جنگ نے کہا گھر گھر یہی چرچا ہے مگر آجتک لوگون کو یہ نہین معلوم ہے کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہین -

الغرض تھوڑی دیر چُہل کر کے یہ سب روانہ ہوے اور کہ گئے کہ کل شب کو یہین نشست ہو گی مہراج بلی نے بی نازو سے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو روانہ ہون - رونق جنگ نے کہا یار لیتنے تو بہت دون کی ہو مگر بات کرنے کا سلیقہ نہ آیا روانہ ہون کیا معنی رخصت ہون یا روانہ ہون نازو جھنک کر بولی تجھے بلایا کن نے تھا کہ پوچھتا ہے - ہمین تو تیری صورت سے نفرت ہے - شکل ایسی جیسے چڑی مار - صورت پر پھٹکار برستی ہے مہراج بلی ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑے ہو گئے - ای نواب یہ سب خفگیان ہم ہی پر ہو رہی ہین - ایک آدھ ادھی - رونق جنگ پر آجاؤ ایک آدھ پھبتی آغا محمد اطہر پر کہو - اُسنے کہا کاہے کو کسی پر ادھی آئین نواب رونق جنگ بہادر تو ہمارے مالک ہین جنکی بدولت روٹیان کھاتے ہین اُنپر کون ادھی آیا کرتا ہے اور آغا صاحب نے کیا بگاڑا ہے ہمارا - تو تو جلیا ہے موا دغاباز سارے زمانے کا اُٹھائی گیرا - بڑا نکما آدمی ہے جو تیرا اعتبار کرے وہ خود ذلیل ہو ساکھ جاتی رہی تیری - ایک دفعہ جھڑک کھا گئی ہین - بس - اب بار بار نہین - اب سے آئے گھر سے آئے - مہراج بلی نے لاکھ لاکھ خوشامد کی کہ غصے کو دور کر دو اب ہمسے ایسی ناشائستہ حرکت نہ سرزد ہو گی مگر اُسنے ایک نہ مانی کہا تیری شکل دیکھتی ہون تو آگ لگجاتی ہے آگ بھبھو کا ہو جاتی ہون (دانت کٹکٹا کر) یہ جی چاہتا ہے کہ بوٹیان نوچون - مہراج بلی اور بھی قریب جا کھڑے ہوے اور بولے "جانی یہ تو ہم چاہتے ہی تھے کہ تم بوٹیان نوچو" - نازو جانی کے لفظ پر آگ ہو گئی - جانی ہی

جانی پر آگ لگے - جورو کو جانی بنا جاکے تیری جانی نگوڑی
اُپلے پاتھتی ہوگی تو جاکے کنڈے بیچ - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -
رونق جنگ اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری سنے
نازو کو زبردستی گود مین اُٹھایا تو وہ مارے گدگدی کے
لوٹنے لگی کہا نواب اللہ جانتا ہے مارے گدگدی کے بُرا حال
ہے کہا کچھ پروا نہین - مہراج بلی ارے بیٹھ جا ظالم - تو بیٹھ تو
ہم لوگ انکو تیری گود مین بٹھا دین - مہراج بلی ان لوگون کے
ہاتھ جوڑ کے کہتے تھے کہ یار انکی تکلیف ہمکو گوارا نہین ہے
از برائے خدا اب انکو دق نکرو ہم ایسے ملنے سے درگذرے لوگون
نے نازو کو زبردستی انکی گود مین بٹھا دیا مگر ہاتھ سے چھوٹنے ہی کی
دیر تھی کہ معاً نکل بھاگی اور گود سے اس طرح دوڑ کے دور
چلی گئی جیسے گولہ توپ سے نکلتا ہے -

رونق - لاحول ولا قوۃ آپ بھی کہینگے ہم مردوے ہین -
آغا - ارے میان اِس دھان پان نازک عورت سے
نہ جیت سکے -
مہراج - بھائی مجھے انکی تکلیف کا خیال تھا - ؎

دردلم درد زلیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

اپنی اپنی طبیعت ہے حضرت -!
رونق - بس ایک شعر یاد کر لیا -
الغرض تھوڑی دیر بعد یہ سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوئے -

سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا

دیکھو اگر یہ گلی گلی آج ہی صاف نہو جائیگی تو ہم تم دونون کو
پھانسی دلوا دینگے خبردار بڑے شرم کی بات ہے تم سور لوگ
کچھ نہین کرتا - کاہے داسطے یہ کوڑا پڑا ہے - کاہے داسطے
یہ کرکٹ ہے - یہ جالا کاہے داسطے ہے - سور لوگ تم داروغہ کو سلام
دو اور بولو ابھی حاضر ہو - اور بیس بائیس قلی جمع کر کے اسکا
انتظام کرو اور گلی کو بالکل صاف کر دو کہ سونا اُچھالتا آدمی
چلا جائے اگر کوئی صاحب ادھر سے نکلیگا تو کیا کہیگا کہ شہر
کی مینو نسپلٹی کا انتظام خراب ہے اور جس مینو نسپلٹی مین ہم
شریک ہو اسکو ایسا نہین ہونے مانگتا -

اتنے مین داروغہ صفائی ایک ڈگے اور مرپل گھوڑے پر
سوار آئے گھوڑے کی ہڈی ہڈی گن لیجیے - ؎

لیکن مجھے زردے تواریخ یاد ہے
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

گھوڑے سے اُترے اور صاحب سلامت ہوئی -
داروغہ ارے یہ گلی اتنی میلی رکھتے ہو ابھی صاف کرو -
"این برزن بسیار گندہ یدگی میماند اگر احیاناً کسے صاحب لوگ
از قسم ولایتی زا آمدن کند دردیدہ کہ این گندہ یدگی ست او خیلے
ناراض نمودہ شود و خیلے - (اون) دخیلے (اون) (ناتھا
ٹھونک کر) فلہذا لازمۂ سعادت آنست کہ این گلی کوچک را
صفائی نمودہ آید - "

بر کریمان کارہا دشوار نیست

داروغہ - جی ابھی صفائی ہوئی جاتی ہے چٹکیون مین -
"درزبان آن ملک کہ سعدی تولد گاہ ست چرا گفتگوے
نمودہ نمی شود - بعد ادائے کو دون خوندن کردہ -
راوی - اہو ہو ہو - بعد ادائے کو دون خوندن کردہ -
ناظرین اس کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہونگے یعنی کیا کو دون
دے سکے پڑھے ہو - اور (درزبان آن ملک کہ سعدی
تولد گاہ است) اسکو بھی شاذ ہی لوگ سمجھے ہونگے مطلب یہ کہ

جس ملک مین کہ شیخ سعدی پیدا ہوے تھے یعنی ایران اُس ملک کی زبان مین کیون گفتگو نہین کرتے -

دیکھو بو مہتر لوگ - نول ڈیلم - تم لوگ نے اگر آج صفائی نہ کیا تو ہم تم کو پھانسی دے دیگا - اور یو سور کالا بھیجے کا تجھیر چار آنہ جرمانہ - یو سور سست آدمی - کام چور نوالہ حاضر اچھا کچھ ہمارے بیٹھنے کے لیے لاؤ - ایک بڑھی ماما ان کے بیٹھنے کے لیے ایک کھٹیا لائی اور کہا ہجور (حضور) ہمارے محلے مین آئے ہین ہم کو ہجور کی کھاتر (خاطر) کرنی چاہیے - یہ صاحب ایک مکان کے دروازے پر کھٹیا پر بیٹھے مگر مہترون کو بوجہ بے سبب اسقدر ڈپٹتے تھے کہ الامان -

ماما بازار گئی اور ایک ہندو تنبولی کے ہاتھ سے ایک پیسے کی چار گلوریان بنوا لائی عظیم اللہ خانی حقہ لائی برہمن سے اُنھین کے سامنے تازہ کرایا - چلم بھر لائی آپ مزے سے حقہ پیتے جاتے تھے اور مہترون کو ڈانٹتے جاتے تھے -

داروغہ - حضور اب کیون تکلیف کرتے ہین -

وِل - آپ اب دوسری سڑک پر جائین - ہم یہان ہی بیٹھینگے اور صفائی کرا کے جائینگے -

داروغہ - تو آداب عرض کرتا ہون پھر حاضر ہونگا -

”یہ گلی اگر صاحب لوگ دیکھ لیتے تو ستم ڈھاتے“ -

داروغہ - حضور پھر اب کہان تک دوڑون - فرمائیے -

”یہ ان جمعدارون کا قصور ہے کاہل آدمی“ -

داروغہ - دیکھو دوپہر مین یہ گلی صاف ہو جائے اور سڑک کی صفائی اسکے مقابل مین شرما جائے -

جمعدار - حضور نشان خاطر رہین سب ہو جائیگا -

”کاہے واسطے ابھی تک نہین ہوا - شتران را بسخرہ می گیرند کسی این بگوید کہ این ہم بچۂ شتر است“

راوی - کیا برجستہ پھبتی کہی ہے کہ واہ - جی خوش ہو گیا اسمین تو حضور برق ہین واللہ -

دوپہر کے وقت مہترون نے جمع ہو کر کہا حضور ے اب تو توپ دغ گئی - اک دو گھنٹے کی مہلت ملتی تو کھانا تو لیتے قیدیون تک کو چھٹی ملتی ہے - حکم ہوا کہ اچھا اب کل آؤ آج کھانا وانا کھا کر اپنے کام کو جاؤ مگر اُس کالے سور کو بلاؤ تو برابر حاضر رہے - یو کالا سور -

ایک کالے کالے مہتر پر انکا بڑا عتاب تھا اور عتاب بیوجہ تھا اُسنے کہا ہجور سویرے سے ایک دانہ تلک پیٹ مین نہین گیا ایسی جبردتی (زبردستی) حاکم لوگون کو نہ چہیے (چاہیے)

اتنے مین ماما نے دروازے کے پاس آ کر کچھ اشارہ کیا اور یہ بزرگوار مکان کے اندر داخل ہوے تو ایک بوڑھی عورت نے کہا بیٹا اب اِسکی خطا معاف کرو - اپنے کیے کو پہونچ گیا پیٹ کی مار بڑی بُری مار ہوتی ہے - اُس ضعیفہ نے تو ترس کھا کر اُس مہتر کی سفارش کی مگر ایک کم سن نازنین اور خوبروزن جادو جمال جو اُسکے قریب بیٹھی تھی وہ اُس مہتر کی بڑی دشمن تھی - کہا ہمارے لہو کی قسم جو تم اِس موے کلوٹے پر رحم کرو - کوٹھو کی طرح جوتو - یاد تو کرے ہوا کہ کسی سے بدزبانی کرنا کیسا ہوتا ہے -

ضعیفہ تھوڑی دیر بیٹھکر کہین چلی گئی اور کہہ گئی کہ اب ہم شام کو آئینگے - ہماری ایک منھ بولی بہن کے ہان ہوتا ہوا تھا اُسکی کھیر چٹائی ہے - یہ کہکر ضعیفہ رخصت ہوئی - تو ان بزرگوار اور اُس نوجوان عورت مین یون میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین -

عورت - میرے کلیجے مین اِس وقت ٹھنڈک پڑی کہ اِس

موے مہتر کو تمنے اسقدر ذلیل کیا۔

"جان من تمھارے لیے جان تک حاضر ہی۔ مگر تم کو ایسی کچھ نفرت اور دشمنی ہمسے ہی کہ جسکی انتہا نہین۔"

عورت ۔ (گلے لگاکر) نہین اللہ جانتا ہی۔ یہ سب ہمارے غمزے اور نخرے تھے۔

"اسوقت اگر قارون کا خزانہ بھی ملتا تو واللہ اس قدر خوشی نہ ہوتی۔ تمنے جلا لیا نازو"۔

نازو ۔ اب دیکھو مہراج بلی ایک بات یاد رکھو ہم کو تین پانچ نہین آتا جو کہو وہ کر دکھاؤ بس ۔ ہان ۔

مہراج ۔ دیکھو جیسے ہی تمھارے آدمی نے آواز دی اور کان مین کہا کہ نازو نے بلوایا ہی ویسے ہی مین لپکا ۔

نازو ۔ نوابصاحب کے سامنے تمھاری وہ تعریفین کرون کہ خوش ہو جاؤ ۔ اب آج ہم تمکو جانے نہ دینگے ۔

مہراج ۔ اور سنیے گا اسکے یہ معنی کہ اب ٹھنڈے ٹھنڈے راہ لیجیے ۔ چہ خوش چرا نباشد ۔ اور بندہ جانیوالے کو کچھ کہتا ہی ۔

نازو ۔ ایک دن اپنی جورو اکو دکھا دو ۔

مہراج ۔ مین جورو سے ڈرتا ہون ۔ صاف تو یون ہی ۔

نازو ۔ اِی ہی ۔ کیا وہ بھی چینیاتی ہین ۔ چل جوتی خور ۔ مہترون کے ساتھ خوب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی ۔

مہراج ۔ کیون صاحب یہ عین اختلاط مین گالی گلوچ ۔

نازو ۔ (گال پر آہستہ سے تپڑ لگاکر) تیری ایسی تیسی چلا ہی ہمسے بھی باتین بنانے ۔

مہراج ۔ آج کا دن بھی کیا مبارک دن ہی کہ نازو اور ہم کو خود بلوا بھیجین ۔

نازو ۔ ہم نے اس مونڈی کاٹے مہتر سے اِتنا ہی کہا تھا

کہ تو سارے محلے کا کوڑا ہمارے دروازے پر لگا دیتا ہی الگ ہٹا کے کیون نہین رکھتا ۔ بس اتنی سی بات پر ماما سے الجھ پڑا تم کیا کوئی حاکم ہو کون ہو کون تم ۔ یہ ہمکو تو ماما نے بتایا کہ انکو بلواؤ صفائی انھین سے ہی ۔ جب ہمنے تمکو بلایا اب محلے بھر مین کوئی چون تو کر نہین سکتا ۔

ماما ۔ سیان مجھٹے کتوال اب ڈر کا ہے کا ۔

نازو ۔ ہی ہی ۔ اب اتنے کام کے بھی نہون تو کیا چولھے مین کوئی جھونکے اِنکو ۔

مہراج ۔ ے اور سنو ۔ کہان تو محبت کی باتین ہوتی تھین کہان چولھے مین جھونکنے لگین ۔

نازو ۔ ہمارا کام ہی یہ ہے ۔ معشوق ہین کہ نہین ۔

ماما نے الائچیان دے کر کہا کیون حضور یہ خبر تو گھر گھر مشہور ہو گئی ہی کہ قمرن بھاگ گئین ۔ تنبولی والے لونڈے کا حال تو اب سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محلے کی ایک خراب عورت کو بھگا لایا تھا ۔ قمرن کا دھوکا ہی دھوکا تھا مگر اب کیا ہو گا ۔ جو یہ کھلا گیا کہ نوابصاحب کے ہان ہین ۔ تو اُسکا میان نالش جڑ دیگا کہ نہین جڑ دیگا ۔ یہ تو سوچو اور آپ سے کہتی ہون کسی سے ذکر نہ کیجیے گا ۔ بات پھیل چلی ہی ۔ اور نوابصاحب نے یہ برا کیا کہ اِسی شہر مین رکھا انکو چاہیے تھا کہ کسی کو کانون کان خبر نہ کرتے اور بھیجاتے کانپور یا فیض آباد مین ایک مکان کرایے کا لیتے اور تنسی کے نام سے اُسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دیتے ۔ اب جو وہ نالش کر دے تو نوابصاحب بندھ جائین کہ نہین بندھ جائین پھر ایسا کام کیون کرے انسان کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے ابھی وہ گنڈیری والا کل ہم سے کہتا تھا کہ فلانے محل سے ایک عورت آج نکلی بالکل تمھاری قمرن کی سی

صورت ہی وہ تو کہو اُسنے اچھی طرح پہچانا نہین اللہ نے کچھ ایسا کیا کہ وہ یہی سمجھا کہ قمرن کی اور اِسکی صورت ملتی ہی بُرا نضیحتا ہو گا گنڈیری والے کی طرح اور لوگون نے بھی دیکھا ہو گا- اور وہ لونڈیا ایسی چلبلی ہی کہ کچھ نہ پوچھو- کہو تیرے محل مین مہریان مامائین نوکر چاکر سب ہی ہین تو اب اپنے آپ بازار مین نکلکر سودا کیون خریدتی ہی تم تو کبھی کبھی جاتی ہو بی بی ذری سمجھا دیا کرو- یہ جو بات کھل گئی تو سب سے بُرا اثر انھین کے حق مین ہو گا ہم جتائے دیتے ہین-

نازو اس بحر طویل سے گھبرا گئی- کہا تم جا کے کھانا پکاؤ تم کو اِس سے کیا مطلب ہی تم ہی ایک بڑی عقلمند ہو بڑی وہ بنکے آئی ہین- ماما کو بُرا معلوم ہوا اور چل دی-

نازو- اب بتاؤ تمھاری کیا خاطر کرین- مہراج بلی-

مہراج- بس ہمکو پیار کرتی جاؤ اور کچھ نہین بس اِس سے بڑھکر ہماری خاطر اور کیا ہو گی-

نازو- پیار کرنے مین دام صرف ہوتے ہین

مہراج- کیا پروا ہی جان تک حاضر ہی جانی-

نازو- بس سب زبانی داخلہ مُنھ پر خوشامد-

مہراج- اچھا تمکو کیا چاہیے کیا لے تبا چلو-

راوی- معلوم ہوتا ہی گھر بھر دینگے- اور لینا دینا خیر صلاح سب زبانی جمع خرچ-

مہراج- بولو کچھ کھانے کو منگوائین- کیا کھاؤ گی- پوریان اور تکونے منگوالو- بس- اور مُنھ میٹھا کرنے کے لیے ربڑی بولو جانی کیا خفا ہو گئین-

نازو- وہی اپنی اصلیت پر آگیا نا- کیا دو چار آنے مین ماننے چلا ہی- مگر ہم کب ماننے والے ہین وہ بیس روپے والا نوٹ تو لاؤ

مہراج- (گلے مین ہاتھ ڈالکر) آج بھیج دینگے-

نازو- بھیج دینگے! جب بادام ہونگے- تب بیل منڈھینگے- ابھی ابھی لاؤ جان سے بنے-

مہراج- تو کیا مین نوٹ باندھے پھرتا ہون-

نازو- اچھا گھر سے منگوا دو- ہم ایک نہ مانینگے- منگوا دو ہمین ہم ہرگز ہرگز تو مانینگے نہین-

مہراج- اچھا ہم خود جا کے لے آئینگے- ذرا تامل کرو- تم تو جان مارے ڈالتی ہو-

نازو- کون- واہ- یہ چکمے بازی- پھر حکمہ کیا- جانے کون دیتا ہی بے لیے ہم نہ جانے دینگے- کسی مہاجن دوست آشنا کسی کے ہان سے منگوالو- کیا بیس روپے کے لیے تم مہنگے ہو اِتنے امیر- ہمارا جی چاہتا ہی عمدہ بنی ہوئی برفی کھائین- جسپر چاندی کے ورق لگے ہون- ایک روپے کی برفی گھر مین رکھینگے اور ایک روپے کی اپنی دوگانا کو ضرور ضرور بھیجینگے ہمین اُسکی بڑی چاہ ہی- اور وہ ہمکو دل سے چاہتی ہی- بڑی محبت کی ہماری دوگانا ہی اور پھر جوان اور خوبصورت-

مہراج بلی گونگا دوال نہ تھے مگر نازو نے اسقدر عاجز کیا کہ مجبور ہوکر انھون نے صفائی کے جمعدار کو بُلوایا- اور کہا ایک روپے کی تازی تازی برفی جلد بنوا کر لاؤ- مگر چاندی کے ورق ضرور لگے ہون نازو نے کہا اور ساڑھے چار گز اطلس بھی منگوا دو پھولدار اطلس ہم دگلا بنوائینگے- مہراج بلی نے حکم دیا کہ (اور ساڑھے چار گز پھولدار اطلس بھی لیتے آنا) مگر اشارے سے کہدیا کہ نہ لانا- نازو نے آنکھ کا اشارہ دیکھ لیا اور بگڑ کر چٹاخ سے ایک چپت جمائی موے کنجوس مکھی چوس تماش بینی کرنے چلا ہی اور خرچتے ہوے دم نکلتا ہی ہمارے

سامنے آنکھ کا اشارہ کیا - بس چل دور ہو میرے سامنے
سے تیری صورت نہ دیکھونگی اگر کبھی تجھے جورو گھڑی کی بھی
حکومت ہو جاتی تو کٹرا جُنوا دیتی تجھکو - موا بے ایمان کہین کا -
مہراج بلی نے فوراً جمعدار کو پکارا جیسی مرزا کا کام چھوڑ کر تم پہلے
ساڑھے چار گز اطلس لاؤ - لپکتے جاؤ اور لپکتے آؤ - دیکھو نازو
تم بیکار کے لیے ہمسے جھگڑتی ہو - حق ناحق کو فساد مول لیتی ہو -
ہمین برا رنج ہوتا ہی - اللہ جانتا ہی اور تمھاری سمجھ ہی مین نہین
آتا بھلا مین اشارہ کیون کر دیتا آخر مجھے کیا ملتا اور ساڑھے چار
گز اطلس کی کیا حقیقت ہی تم پر سے بزازے کا بزاز صدقے
کر دون تم تو کلیجے مین رکھنے کے قابل ہو - نازو مسکرائی - اسطرح
کی باتین کرتا ہی کہ کوئی جانے گھڑی تو بھر دیگا "-
مہراج - کیا تقریر ہی آپکی - اسطرح کی باتین کرتا ہی یہ (کرتا ہی)
کیا معنی - مین چمار یا بھنگی ہون یا کوئی نفر ا مجھے مقرر کیا ہی
(باتین کرتے ہین) کہنا چاہیے -
نازو - (آہستہ سے چپت جما کر) باتین کرتے ہین تو کیا آپ
میرے بابا جان ہین -
ماما - (ہنسکر) نا - نا بیوی گالیان بکتی ہو -
نازو - اوہان کیا کچھ جھوٹ کہتی ہون -
مہراج - ہماری محبت کو دیکھو - فوراً اطلس منگوا دی - فوراً
برجی کو حکم دیدیا - اور تم ابتک تنکتی اور خفا ہی ہوتی ہو -
نازو کی ماں نے ایک شخص سے جھوٹ موٹ خط لکھوا
رکھا تھا تاکہ مہراج بلی سمجھین کہ نازو انہی میان کی جورو ہی سے
انسے ملتی ہی ماما سے کہا ماما جی خط لے جاؤ - ماما اوپر خط لائی
اور مہراج بلی کو دیا کہ پڑھو -
لفافہ - یا خدا یہ لفافہ بدست بلدۂ لکھنؤ صوبۂ لکھنؤ ضلع اودھ

دران شہر رسیدہ پاس ساس ساس صاحب ساس جینو کی جورو صاحب
کے پاس برسدہ - مراسلہ از برگر گڑھ سنبھل پور مقام خدو -
لفافہ کھولا - تو جوتے باندھنے کے کاغذ پر خط لکھا ہوا تھا -
خط - ساس صاحب شفقۂ من سلامت - بعد دعا و آداب کے
ارض (عرض) حال کمترین کا یہ ہی کہ قمرن کا کچھ حال سنا یا ہو
تو مو تلا (مطلع) کرو اور انکی یعنی ہماری قبیلہ یعنی نازو کی
ذرا دیکھ بھال رکھو کہ وہ ہرگز نہ کسو کے ساتھ بھاگ جانے پائین
ہماری بدقسمتی سے آپکی دونون لڑکیان ایسی ہی نکلی ہینگی -
اور ہم ایک مہینے کیو اسیطے یہان پر آئے ہینگے اور تم نازو پر
دیکھ بھال رکھنا اور انکو یعنی نازو کو ہماری دوا (دعا) کہنا -
راقم - خدو - از برگر گڑھ سے بھیجا ہیگا -
نازو - موا اور گور - خدو بدو - لدو -
مہراج - یہ خدو کون شخص ہین - میان تمھارے سگر جاہل
معلوم ہوتے ہین -
نازو - مین اپنے میان پر سے صدقے کر دون اُس موے کو
ہمارے میان تو تم ہو - ہرگز نہین -
مہراج - دل وجان سے جانی - مگر جورو کو دعا لکھتے واللہ
آج ہی دیکھا - دعا کی بھی ایک ہی ہوئی -
نازو - اے وہ کیا کچھ پڑھا لکھا تھوڑا ہی ہی - کسو سے
(کسی سے) لکھوا لیا ہوگا -
مہراج - مگر وہ لکھنے والا بھی عجب چوپٹ تھا کہ جو اُسنے بتایا
وہی لکھدیا - کوئی احمق ہوگا -
نازو - اگر احمق نہوتا تو جوروا کو دعا لکھواتا -
مہراج - ارے صاحب مین لکھنے والے کو کہتا ہون - اور تم الٹا
سمجھتی ہو - واللہ عورتون کی عقل بھی گدی کے پیچھے ہوتی ہی

بزرگون کا کہنا خلاف تھوڑی ہو سکتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی مین حاضر ہون نازو نے جھانک کے دیکھا کہ اطلس لایا ہی یا نہین لایا ہی۔ ماما دھم دھم کرتی ہوئی باہر گئی۔ اور اطلس لیکر اوپر آئی۔

نازو۔ ہان ایسی ہی چاہیے تھی۔ یہی کہی تھی۔

مہراج۔ تمھارے دم قدم سے سب ہی کچھ حاضر ہی۔

نازو۔ جو تم ہماری بات مانو تو ہم تمھاری بات مانین۔ ہو کہ نہین۔ بولو۔

مہراج۔ واہ بھی بات ہو۔ ہمنے اس سے انکار کب کیا تھا۔ ذرا اشارہ کیا اور ہمنے فوراً اطلس منگا دی۔

نازو۔ اب اسکی گوٹ اور استر تو منگواؤ۔

مہراج۔ ہان ہان منگوائے دیتے ہین دیکھو ذرا سے اشارے مین اطلس منگوا دی کہ نہین۔

نازو۔ گرنٹ کی گوٹ منگوانا اور شاہباف کا استر۔

مہراج۔ سب آجائیگا۔ تمھارے کہنے کی دیر تھی کہ اطلس فوراً منگوا دی تمھارے واسطے جان حاضر ہی۔

نازو۔ اور وہ برفی کہان ہی پوچھو تو۔

مہراج۔ جمعدار ارے وہ برفی کہان ہی۔

نازو۔ اے وہ چپت ہوا۔ سکھائے پڑھائے آدمی ہین ارے مین تیری باتین خوب سمجھتی ہون۔

مہراج۔ نہین نہین۔ جا سکتا ہی بھلا۔ کیا مجال۔

ماما۔ اے حضور کہہ گیا ہی کہ برفی لے کے ابھی ابھی آتا ہون۔

نازو۔ ماما جی محلے والے کچھ آج کہتے تو نہین تھے۔

ماما۔ مجھ سے دو ایک آدمیون نے پوچھا کہ یہ کون ہین مین نے کہا انسے اور ہماری بیوی کے میان سے یارانہ تھا۔

نازو۔ تب تو چونکے ہونگے۔

ماما۔ حضور آج محلے بھر پر رعاب (رعب) جمگیا۔

مہراج۔ اجی کہہ تو دیا کہ جہان ہم ہونگے شہر بھر تمھارا غلام ہی اک ذرا سی بات پر ہمنے تمکو اطلس منگوا دی۔

نازو۔ اب ذری لوگ مانینگے ہمین۔

ماما۔ میان بچے کتوال اب ڈر کاہے کا۔

نازو۔ (مسکراکر) چلو آج رات تمھارے یہان رہین۔

مہراج۔ ہان ہان چشم ما روشن دل ماشاد۔

نازو۔ مگر جورو تو نہین چٹیا ئیگی کہ موے یہ کسکو لایا چھاتی پر کودو دون دلتا ہی۔

مہراج۔ کیا کچھ جورو کے غلام ہین ہم۔

نازو۔ کیا عمر ہو تیری جورو کی۔ بتا۔

مہراج۔ تم کو کیا قاضی ہو جا ہے جو ہو۔

مہراج جی نے کہا تمکو ہماری جورو کی عمر سے کیا غرض ہی مگر اتنا تو ہم ضرور کہینگے کہ ہمکو کمبخت بیوی ملی ہین اور یہ ہزار غنیمت ہی۔ آج اگر تم کو ہمارے ساتھ چلنا ہی تو ایک کام کرو ہم اپنا باغ تمکو دکھا دین۔ باغ ہی مین ہم تم رہین۔ تڑکے تم اپنے گھر آجاؤ ہم اپنے گھر۔ نازو نے پوچھا باغ کتنی دور ہی اسمین کچھ املاک بھی ہی۔ کہا اب اس سے کیا مطلب چلکے دیکھ ہی لوگی۔ اور کچھ دور بھی نہین ہی کوئی بہت ہو گا تو دو میل بس اس سے زیادہ نہین ہی۔

نازو کو تو باغ کا چسکا پڑا ہی تھا سوچی کہ آج مہراج جی کا بھی کہنا کر دو جو اپنے سے محبت کرے اُسکے ساتھ محبت کرنی چاہیے نوٹ دھوکے سے بدل گیا ہو گا۔ کہا اچھا ہم آج تمھارے ساتھ چلینگے۔ تو اب تم شام تک یہان بیٹھو۔

مہراج بلی کو انکی اس بات کی بڑی ہنسی آئی کہ ہم تو جانتے ہین تمام عمر سانجہ نہ سمجھے یہ یعنی ہین شام سے بیٹھے دربار کا کون جاتا ہی ہمسے کہو ہم شام ہین یعنی تمام عمر بیٹھے رہین -

نازو نے اِنسے فرمائش کی کہ کچھ گاؤ - یہ گانا کیا جانتے ورنہ صاف کہا کہ گانے کے حق مین ہم بالکل کندۂ ناتراش ہین ہان تم گاؤ تو ہم بڑی خوشی سے سنین -

نازو - اچھا تم بھی کیا یاد کروگے کہ ہمارا کہنا نہ کیا کوئی عمدہ چیز گائین - کیا گائین -

مہراج - جو جی چاہے - کوئی چہتا لا ہو -

نازو - اخاہ - یہ کرفاتون مین سیکھا تھا -

مہراج - نہین اتنا جانتے ہین - ہم فارسی خوب بولتے ہین

درین شہر کہ او براے نام لکھنؤ مردمان — منت مر خدا اے را عز و جل کہ طاعتش موجب قربت ست و بشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرد میرود ممد حیات ست و چون برمے آید مفرح ذات -

ابر کریمے کہ از خزانۂ غیب	گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم	تو کہ با دشمنان نظر داری

راوی - ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی کے دماغ مین خلل ہو گیا - مگر یہ غلطی ہی - ۶

	دیوانہ بکار خویش ہشیار	

نازو سے فارسی بولنے لگے تو ایک مقام پر اٹکے مگر پھر یاد آ گیا کہ نازو فارسی کیا جانے لہٰذا شیخ سعدی کی روح پر حضرت نے احسان کیا -

جب فارسی بول چکے تو نازو کو بغل مین بٹھا کر کہا کہ وب آج ہمین معلوم ہوا کہ دعا مین اثر ضرور ہوتا ہی دیکھو ہماری دعا نے اثر دکھایا کہ نہین ہمکو تم سے سچا عشق ہی واللہ جسکو عشق صادق کہتے ہین - ۵

	عشق وہ شی کہ انسان کو کرے ہی اندھا	
	ٹک سمجھ پیارے کہ آدم کا نتیجہ ہی عشق	

راوی - ہی سبحان اللہ کیسو ہمارا جھگڑا کریگا -

مہراج - عشق صادق ہی ہمین جب تو اطلس فوراً ہی منگوا دی بس حکم کی دیر تھی -

نازو - (اطلس کو دور پھینک کر) چولھے مین گئی تیری اطلس موا او چھا جب سے نُہی دفان (دفعہ) تو کہہ چکا ہو گا کہ اطلس دی اطلس منگوا دی - فوراً ہی تو اطلس منگوا دی - ایسے تیرے دینے پر لالت (لعنت) خدا ایسے او چھے سے کوئی چیز نہ لوائے -

مہراج - تمھاری دوستی شیر کی دوستی ہی - بس -

نازو - اچھا کوئی دے کے دُلکتا ہی بھلا -

مہراج - جب دل ملگیا تو پھر کیا خفگی -

نازو - دل ملگیا تو ہمارا تمھارا مال اسباب ایک ہو گیا جب دل ہی ایک ہی تو مال کی کیا حقیقت ہی -

مہراج - خدا تمکو نیکی دے نازو جانی خفا نہ ہوا کرو بس تمھارا خفا ہونا غضب ہی -

نازو - تو تو باتین ایسی کیون کرتا ہی مونڈی کاٹے -

مہراج - اچھا تم مار لیا کرو گالیان دے لیا کرو مگر بگڑا نکرو ذرا ہی سے مین توتے کی طرح آنکھین پھیر لیتی ہو -

نازو - انسان جو کسی کو کچھ دیتا ہی اُسکے سامنے پھر اُسکا نام نہین لیتا - ارے آشنائی مین تو لوگون نے سلطنتین بخشدی ہین تو اس نگوڑی چار گز اطلس پر اتراتا ہی -

مہراج - اچھا گوٹ کس رنگ کی لوگی - بولو اب -

نازو۔ بس معاف فرمایئے ہماری درانذری مجھے گوٹ دوٹ نہین چاہیے۔

مہراج ۔ (پانؤن دباکر) مین صدقے مین قربان خفا نہ ہو ہاے کسی پر دل کا آنا بھی بری بلا ہی۔

نازو۔ ظاہرداری بہت آتی ہی دنیا ساز!۔

مہراج ۔ یہ مانا ۔ گالیان دے لو۔ برا بھلا کہہ لو ؎

معشوق جو گالی بھی ہمین دے تو مزا ہی
کیا جانے کوئی ذائقہ اس گالی کا کیا ہی

گالی بھی سہانی ہی مگر بس یہ تمہارا خفا ہو جانا اور بیمروتی کرنا یہ بس کلیجے پر تیر کا کام کرتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی حضور برفی لایا ہون ۔ ماما دوڑی ہوئی گئی اور برفی لیکر کوٹھے پر آئی۔ کہا اوئی یہ کپڑا کن نے پھینکدیا ہی۔ ای بوی تمکو تو چیز کی بالکل قدر ہی نہین ہی۔ لو یہ قیمتی چیز اور کس طرح خاک دھول مین ڈال دیا (اطلس کو اٹھاکر اور جھاڑکر) لے اب نہ پھینک دینا نہین تو اسکا رنگ روپ سب جاتا رہیگا۔ مگر برفی اچھی بنوا کے لایا ہی

مہراج بلی نے ایک برفی کی ڈلی اٹھاکر نازو کو دی۔ نازو نے مسکراکر لے لی۔ اب نازو اصرار کرنے لگین کہ از برائے خدا تم بھی کھاؤ اور انکی جان عذاب مین کہ ہندو آدمی ہون برفی کیونکر کھاؤن ۔ اول تو جمعدار لایا ہی۔ پھر ماما وہان سے یہان تک لائی لیکن اب کرین تو کیا کرین ۔

نازو نے کہا ہم ایک نہ مانینگے ۔ ادھر کی دنیا چاہے ادھر ہو جائے برفی کھانی پڑیگی۔ مین مانونگی نہین واہ ۔ بس یہی کہتے تھے کہ دل مل گیا۔ دل ملتا تو فوراً برفی کھا لیتے یہ انکار کرنا کیا معنی۔

مہراج ۔ ارے ظالم یہ کونسی ہٹ ہی۔

نازو۔ ارے آخر گلوری کھاتے ہو کہ نہین کھاتے ہو پھر برفی کھانے مین کیا بات ہی۔

مہراج ۔ پاگل ہو۔ گلوری کھا سکتے ہین بھلا۔

نازو۔ (چپت لگاکر) پاگل تو تیرا کنبا بھر ہی۔

مہراج ۔ یہ تو اب ہم سہ گئے چپت تو بات بات پر پڑنے لگی ۔ یہ عشق بھی کیا بری بلا ہی۔

نازو۔ اب بات کو ٹالو نہین ۔ کھاؤ۔ کھاتا ہی کہ نہین یا زبردستی کھلادون۔

مہراج ۔ جانی تم سوچو تو کہ یہ کیا ستم ڈھا رہی ہو۔

نازو۔ اچھا چاہے جو ہو مین ٹکڑے ٹکڑے نکلوا دونگی۔ لے اب کھالو ہمارے سر کی قسم۔

مہراج ۔ ماما جی۔ ذری تم ہی سمجھا دو۔

نازو۔ ماما۔ میری اچھی ماما۔ اللہ کا واسطہ انکو ایک دو کھلا دو ہماری خاطر سے۔

ماما۔ اے بوی یہ کیونکر کھا سکتے ہین۔

نازو۔ تم بھی انھین کی طرف ہو گئین۔ جاؤ ہم نہین بولتے۔

ماما۔ کسی کو اپنا ایمان دینا ہی کہ جھوٹ بولے ہمسے ہرگز ہرگز جھوٹ نہ بولا جائیگا۔

نازو۔ اچھا اللہ جانتا ہی جو ہم اب تم سے بولین۔

نازو منھ پھلاکر اور بھوین چڑھاکر بیٹھی اور مہراج بلی کیطرف پیٹھ کرکے کہا اب ہمسے بولیگا تو تو ہی جانیگا ہم ایسے بیمروتون سے بات کرنا پسند نہین کرتے۔ مہراج بلی ہین کہ ہاتھ بھی جوڑتے ہین پانؤن بھی پڑتے ہین ٹوپی بھی قدمون پر رکھتے ہین۔ پانؤن بھی دباتے ہین ہزار ہزار طرح سے خوشامد

کرتے ہین مگر نازو ایک نہین مانتی - انھون نے ٹوپی قدمون پر رکھی اور اسنے اٹھا کر دہ پٹک دی - پانون کیطرف ہاتھ بڑھایا اور اسنے ایک جھٹکا دیا - جب انھون نے بہت دق کیا تو نازو جھلا کر اٹھی اور سامنے پانی کی جھجھری جو رکھی تھی اسکو اٹھا کر سب پانی انپر ڈالدیا - اب یہ لاکھ غل مچاتے ہین ہائین ہائین - ارے یہ کیا غضب ہی سنتا کون ہی از سرتاپا تر - کپڑے اتارے لنگی پہنی - انگرکھا پجامہ کرتا رومال ٹوپی دھوب مین سوکھنے کو رکھا - اور نازو کو سمجھانے لگے - دیکھو نازو ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین اور تم ذرا نہین سمجھتین - یہ جھنجھورے پنے کی باتین کہلاتی ہین - نازو اسوقت ڈلی کتر رہی تھی غصے مین بھری ہوئی تو تھی ہی سروتہ زور سے ہاتھ پر مارا تو مہراج بلبلا رہ گئے منٹ تک ہاے ہاے کیا کیے -

ماما - اے بیوی یہ سٹرنگا پن اچھا نہین ہوتا -

نازو - تو چپ رہ تو کون ہی - موئی بولنے والی -

ماما - مین آپ ہی کے بھلے کے لیے کہتی ہون -

نازو - تمھاری بلا سے ہم اپنا فائدہ نہین چاہتے -

مہراج - پچھتاؤ گی نازو - بہت پچھتاؤ گی -

نازو - تو پھر بولا بیحیا موے بے شرم -

مہراج - این ہمہ فتور باعث اصل ست کہ گفتہ اند - ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	گرچہ با آدمی بزرگ شود

اے کس بر سے پر تتا پانی

چاندنی رات ہی اور جمعرات پیرون کی کرامات ہی ایک پرانے فشن کی منجھولی پر جسمین دو ناگوری بیل جتے ہوے تھے عاشق و معشوق گلے مین ہاتھ ڈالے مزے مزے باتین اور چہل کرتے اور مچھیان لیتے چلے جاتے ہین چلتے چلتے گاڑی بان نے ایک دفعہ ہی گاڑی روک لی تو اسکے آقا نے پوچھا ہز بھجن یہ گاڑی کیون روک لی - کہا مہراج فوج آتی ہی - مین نے کہا ایک کونے مین روک لون - فوج کا نام سنکر ایک بزرگوار گاڑی پر سے اترے اور ایک زن جادو جمال سے کہ انکے ساتھ منجھولی مین سوار آتی تھی کہا جان من گوردن کا رسالہ ہی ذرا تاک جھانک نکرنا - یہ بڑے ظالم ہوتے ہین اسنے اصرار کیا کہ ہمکو بھی دکھا دو - ادھر رسالہ قریب آیا اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز کانون مین آنے لگی - اور ادھر قریب تھا کہ یہ مرزا پھیا تھر تھرا کر گر پڑین - مگر واہ ری عورت اسنے منجھولی کا پردہ الٹ دیا اور ڈٹی بیٹھی رہی اور سیر دیکھا کی جب رسالہ منجھولی کے قریب سے نکلا تو سوارون نے اس رشک پری عیرت حور کو گھورنا شروع کیا تب تو یہ چکرائے کہ ہمارا معشوق تو پردے کے اندر بیٹھا ہی یہ لوگ خواہ مخواہ کے لیے کسکو گھور رہے ہین منجھولی کیجانب جو نظر ڈالتے ہین تو پردہ ندارد اور وہ بیحجاب تنی ہوئی بیٹھی ہین - دیکھتے ہی ہوش اڑ گئے حواس باختہ ہوگئے ہاتھ پانون بھول گئے - ہاتھ پانون مین کسقدر کنکنیاہٹ یا الٰہی بڑے غضب کا سامنا ہی - بیڈھب ہوئی معشوق ہاتھ سے گیا - یا خدا اگر آج بچگئے تو بیسن کے لڈو تقسیم کرینگے اب عزت تیرے ہی ہاتھ ہی یا معبود - ایک سوار نے ذرا زیادہ گھور کر دیکھا تو انکی جان نکل گئی مگر واہ ری عورت ممکن کیا کہ آنکھ جھپکے جب رسالہ نکل گیا تو انھون نے پہلے گاڑی بان کو ڈانٹ بتائی کہ جان بوجھ کے سڑک کے اسقدر کیون قریب کھڑا ہوگیا اور جو کوئی گورا ایک گھونسا لگا بیٹھتا تو کیسی ہوتی پھر - لڑنے بیٹھتا اس سے گاڑی بان بولا اجی مہراج جی آپ بھی کیسی کہتے ہین دس برس کی عمر مین کمسریٹ کی نوکری کی -

چھ برس لال کرتی مین رہا۔ مئو کی چھاؤنی مین رہا۔ گورکھا کی
پلٹن مین رہا۔ گورا مارتا تو مین بھی ایک جماتا۔ اسپر یہ بہت بگڑے
سور کا بچہ پاجی بدبخت بڑا ملٹن کا سالا بنا ہی جتنا تو بوڑھا ہوتا
جاتا ہی اتنا ہی بیوقوف ہوتا جاتا ہی۔

گاڑی بان کو ڈپٹ کر آپ منجھولی پر سوار ہوے اور اپنے
معشوق کا بوسہ لیکر کہا۔ جانی آج تو تمنے ستم ہی ڈھایا تھا
بڑا غضب کیا تھا۔ اور جو وہ بگڑ جاتے تو مین کیا بنا لیتا۔ اُسنے
کہا واہ وا۔ بگڑ جانے کی ایک ہی کہی۔ بگڑ جانا کیا دل لگی ہی
مگر سچ کہنا کیسے کیسے خوبصورت جوان تھے۔ ہاتھ پاؤن کتنے
خوبصورت اور سڈول۔ دیدار و جوان جسے کہتے ہین اور دو تو
بس ہاے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔ دونون پر مین عاشق
ہوگئی اگر پرستان مین چھوڑ دو تو پریان اُنکے قدم لین۔

یہ تو اُن دونون سوارونکی تعریف کرتی تھی اور اُدھر اُن کے
عاشق زار جو بغل مین مٹھائے لیے جاتے تھے جل بھن کے خاک
ہوگئے کہ عجب بیباک عورت ہی ہماری بغل مین تو بیٹھی ہی
اور اُن سوارون کی تعریف کر رہی ہی۔ مگر اتنا ہم سمجھ گئے کہ
یہ ایک جوان اور مست عورت ہی۔

عورت۔ اب یہان سے کتنی دور ہی اوئی۔

مرد۔ وہ سامنے بس اب مار لیا ہی۔ گھبراتی کیون ہو کیا کسی
کا ڈر پڑا ہی۔

عورت۔ یہ موئی منجھولی ہی کہ جھکڑا ہی۔ مارے ہچکولون کے
کمر ٹوٹ گئی۔

مرد۔ گاڑی بان تیز ہانکو چلو جلد۔

راوی۔ گاڑی بان نے جو اپنے مالک کی یہ شہ پائی تو
بیلون کی دُم دبائی۔ ناگوری بیل اِسطرح سے بھاگے جیسے
اچھی دیلر کی جوڑی یہ جا وہ جا۔ راستے مین ایک کانسٹبل نے
ڈانٹ بتائی روک لے۔ رک لے۔ او گاڑی والے روک لے۔

گاڑی بان نے اپنے مالک سے پوچھا حضور روک دون کہا
روک لے کچھ پروا نہین۔ اُسنے گاڑی روک لی۔ کانسٹبل نے
کہا یہ کسکی گاڑی ہی۔ اِسکا چالان ہوگا۔ یہ سنتے ہی گاڑی سے
ایک صاحب اُتر پڑے۔ ول کیا ہی۔ کاہے واسطے تم گاڑی
روکنے مانگتا ہی ہم تمہارا چالان بولیگا۔ تم کون ہیگا۔ کانسٹبل
نے عرض کیا خداوند اب لے ہمکو کیا معلوم تھا کہ حضور ہین۔
گاڑی بان گاڑی ہانک دے۔ الغرض خدا خدا کرکے گاڑی بان
نے کہا ہجور اب پہونچگئے۔ کہا بھئی جان مین جان آئی۔ دو مین
منٹ مین منجھولی باغ مین داخل ہوگئی وہ باغ شہر سے کوئی
دو میل کے فاصلے پر ایک سنسان میدان مین واقع تھا۔ اردگرد
بستی کا نام نہین۔ ہو کا عالم۔ چوطرفہ سناٹا جن لوگون نے اِس قسم کی
طبیعت پائی ہی کہ بنی نوع انسان سے دور دور رہنا چاہتے ہین
اُنکو یہ مقام رشک بہشت معلوم ہوتا۔ آدہ میل تک اِدھر اُدھر کوئی
پورا تک نہ تھا صرف باغون کی قطار ہی قطار چلی گئی تھی اور
باغ بھی سرسبز و شاداب نہین۔ ویران ٹوٹے پھوٹے۔ مگر اِس
کل سمان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین یہ مقام
بھی رہنے کے قابل ہوگا اور یہ باغ جو اب ویران اور اُداس
پڑے ہوے ہین انمین بڑی دل لگی رہتی ہوگی اور اِنکے مالک
بڑے متمول آدمی ہونگے مگر زمانے کے انقلاب سے اب اِنکے وارثا
تباہ حال اور پریشان روزگار ہوگئے۔ اِس باغ کے محاذی ایک جھیل
تھی۔ یہ جھیل عہد شاہی مین بڑی مشہور جھیل تھی۔ اور خود جہان پناہ
بجرے پر سوار ہوکر اور کسی خوبرو اور قوس ابرو بیگم کو ساتھ بٹھاکر
اِس مین ہوا کھایا کرتے تھے۔ اُس زمانے مین اِس جھیل کا

پانی اسقدر صاف شفاف تھا کہ اگر سوئی بھی اسکی تہ پر ہوتی تو نصف اللیل دیجور کو صاف نظر آتی مگر اب اسمین کھیتی ہوتی ہے - اسکے آگے ایک ٹیلہ تھا بعینہ پہاڑی کے طرز کا جہان پناہ نے خاص اسی غرض سے بنوایا تھا کہ پہاڑ کا نمونہ بھی اس شہر مین رہے - اس زمانے مین مہینے مین ایکبار خانۂ شاہی کی یہان دعوت ہوا کرتی تھی اور ظل سبحانی خود بنفس نفیس قدم رنجہ فرماتے تھے کل بیگمات اور کل محل اور شہزادیان ورشہزادے جمع ہوتے تھے اور بڑی چہل پہل رہتی تھی - اب وہان بھٹی ہے اور شہر بھر کی شراب وہین کشید ہوتی ہے - بیشتر عطر و عنبر کی خوشبو دور تک مہکتی تھی اب دور ہی سے مہوے اور دیسی شراب کی بو آتی ہے باغ کے اُتر کیجانب ایک بہت بڑا اور وسیع باغ تھا عہد شاہی مین تین مہینے برابر اسمین میلا ہوتا تھا - ہر جمعہ اور جمعرات کے دن میلا جمتا تھا اور شہر بھر کی ساقنین اور طوائف اور رقاصہ اور حسینان بے بدل بناؤ چناؤ کرکے آتی تھین - جس شامیانہ مین جائیے ایک پری چہرہ ساقن منھی چلمین پلا رہی ہے تماشبینون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوے ہین - ۶

بی بی ساقن دمون کی خیر رہے

خصوصاً اچھے صاحب نامے ایک گوری گوری ساقن کی دُکان پر تو وہ بھیڑ رہتی تھی اور اسقدر دھکم دھکا ہوتا تھا کہ الامان - آدھا شہر اس قتالۂ عالم پر جان دیتا تھا اُسنے اپنے شامیانے کے پاس ایک تختی لٹکائی تھی اور اُسپر یہ شعر کندہ کرایا تھا - ؎

ہر گھڑی سرشار رہتی ہون بڑی بیباک ہون
ساقنون مین مین امین آباد بھر کی ناک ہون

امین آباد لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہے گو عہد شاہی مین یہ محلہ مشہور محلون مین نہ تھا - مگر اس ساقن کا وہان ہی مکان تھا چہ کیون پر جا بجا تنبولنین سنگار کرکے بیٹھتی تھین اُنپر بھی عالم تھا -

بھتے کا مُنھ کالا - مہوبا گرد کر ڈالا - عشاق زار کا ہجوم ہے اور بی تنبولن کی یہ کیفیت کہ غرور حسن سے کسی طرف آنکھ بھر کر نہین دیکھتین - ابرو کے اشارے سے باتین کرتی ہین -

درختون مین جا بجا جھولے پڑے رہتے تھے - اسپنے اپنے معشوقون کو پاس بٹھا کر بے فکرے بگڑے دل دن دن بھر جھولے سے اُترتے ہی نہ تھے - آکا بھائی ادھر اُدھر اکڑتے پھرتے تھے - ہر وقت اسی فکر مین کہ کسی سے لڑائی ہو کہین خانہ جنگی ہو تو جوہر دکھین - ہر میلے مین تلوار دو ایک جگہ ضرور کھنچتی تھی - ذرا سی بات ہوئی اور میان سے دو انگل باہر دو ایک کے خون ضرور ہوتے تھے -

اب اس باغ مین اگلے وقت کی نشانی اور یادگار صرف بنا رہی بنا رہ گئے تھے - وہ چہل پہل اب کہان باغ کے جس مقام پر یہ دونون عاشق و معشوق جا کے بیٹھے یہ وہ مقام ہے جہان جہان پناہ اور بادشاہ بیگم اکثر چاندنی رات مین ہاتھ مین ہاتھ دے کر چہل قدمی کیا کرتے تھے اور جس مقام پر یہ منجھولی سے اُترے تھے وہان خواصین زرق برق لباس سے آراستہ ہو کر بڑے ٹھسے سے خاصدان لیے کھڑی رہتی تھین -

اب زمانے کے انقلاب سے جہان پناہ کے عوض منشی مہراج بلی صاحب اور بادشاہ بیگم کی عوض بی نازو - اور خواصون کی جگہ پر گاڑی بان اور خدمتگار اور دونا گوری بیل ور خاصدان کی جگہ پر بیلون کا گوبر ہے - واللہ عبرت کا مقام ہے -

نازو۔ اے ہے بس ہو کے عالم مین آئے ہو جب سے کلیجے مین ہوک اٹھتی ہے۔ جو ڈر نہ سناتا ہی پڑا ہے۔ خدا جانے کس جنگل مین لاکے ڈالدیا۔

مہراج۔ واللہ جنگل کی ایک ہوئی۔ جانی یہ وہ جگہ ہے جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا۔

نازو۔ وہ جب کیا میرے نزدیک تو اب بھی پرندہ پر نہین مارتا یہان۔ کیسا سناٹا ہے۔ اُف۔

مہراج۔ یہان بادشاہ رہا کرتے تھے اُس زمانے مین اسپر بھی ایک عالم تھا۔ اس وقت کم سے کم دو سو خواصین تو خاصدان لیے کھڑی ہوتین عطر اور پھولون کے گہنے مین بسی ہوئی بڑی دور تک خوشبو آتی تھی۔ واللہ تمھارے سر کی قسم آدھا شہر بس جاتا تھا۔

نازو۔ مگر اسوقت تو کچھ عجب طرح کی بو آتی ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے الٰہی توبہ۔

مہراج۔ آبکاری یہان سے پاس ہے۔ اُسی کی بو آتی ہے

نازو۔ آبکاری کیا چیز ہے۔ ای عجب طرح کی بو ہے۔

مہراج۔ آبکاری اُسے کہتے ہین جہان شراب کھینچی جاتی ہے سڑائی جاتی ہے۔ اِسی سے بو آتی ہے۔

نازو۔ اسی کا نام دنیا ہے جہان بادشاہزادیون کے سوا کوئی پھٹکنے نہین پاتا تھا وہان جنو کی لڑکی مالک بنی بیٹھی ہے کیا قدرت خدا کی ہے۔

مہراج۔ جنو کی لڑکی کون۔ جنو کون تھے۔

نازو۔ اے تمھارے سسر ہمارے ابّا تھے۔

مہراج۔ (گلے لگاکر) جانی دیکھو جو کہا ہے اُسکو یاد رکھنا ہمارے خسر تمھارے ابّا۔ تو تم ہماری کون ہوئین۔

نازو۔ ہم ہم تمھاری جورو۔ گھر والی۔

مہراج۔ (زور سے گلے لگاکر) مین صدقے۔ واللہ اسوقت دل ہاتھون بڑھ گیا۔

مہراج بلی نے مالیون کے جمعدار کو بلایا۔ پوچھا کوئی شے تیار ہے کہا ہجور۔ لکھوٹ ہے۔ کیلا ہے۔ گودا ہے۔ رنگترا ہے۔ حکم دیا کہ ڈالی بنالاؤ۔ تھوڑی دیر مین جمعدار ڈالی لایا۔

نازو نے ایک رنگترا چھیلا اور کھانے لگی۔ مہراج بلی نے لکھوٹ کیطرف ہاتھ بڑھایا۔ نازو بولی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسوقت کیا مزہ دے رہے ہین۔ جو تم روز روز یہان آؤ تو اللہ جانتا ہے ہم بھی آیا کرین۔ مگر جب وہ موا کھدوا جائیگا تو بڑی مشکل پڑیگی۔ ہم اب اُسکو چھوڑ دینگے۔ نکما آدمی ہے کچھ مال نہین۔ اب ہم تمکو نہ چھوڑینگے۔

مہراج بلی تو یہ چاہتے ہی تھے۔ کہا اب بار بار یہ کیون کہتی ہو۔ یہ تو ہمسے تمسے قول قرار ہو ہی چکا ہے کہ تم ہماری ہو اور ہم تمھارے ہم تو مرتے دم تک نباہینگے مگر تم نباہ سکوگی کہ نہین نازو نے جواب دیا۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

دیکھ لینا گھر کی جورو اتنی خاطر نہ کریگی جتنی ہم کرینگے۔

راوی۔ بیشک بیشک۔ اِسکا ہمکو بھی یقین ہے۔ آپ ایسی ہی وفادار ہین۔ کچھ میان کی سی ہو کے رہین اور کچھ اب منشی مہراج بلی کی سی ہو کے رہوگی۔

اتنے مین گاڑی بان نے پوچھا۔ سرکار بیلون کو کھولدون یا چلیے گا۔ مہراج بلی نے ایک ڈانٹ بتائی۔ کچھ واہی سا معلوم ہوتا ہے۔ ابے رہنے آئے ہین کہ چلنے۔ آدمی ہے کہ خبط الحواس بیلون کو کھول ڈال۔ گاڑی بان بڑبڑاتا ہوا چلا ایک مالی نے پوچھا کیا ہوا چودھری۔ اُسنے کہا اجی کیا بتائین۔ جب سے

کچہری مین کمیٹی مین جانے لگے ہین تب سے جمین (زمین) پر کدم (قدم) نہین رکھتے۔ بات کرتے ٹیئوا لیتے ہین۔ پھساڑ کھاتے ہین۔ سیدھی بات تو بولتے ہی نہین۔ اب ہم نوکری ہی نہ کرینگے۔

ادھر مہراج بلی نے گھڑی جو دیکھی تو ایک پر سترہ منٹ آگئے ارے۔ا۔ نازو نے کہا۔ اب چلکے سو رہو۔ نیند معلوم ہوتی ہے اتنے مین مہراج بلی نے ایک قصہ چھیڑ دیا۔ مینو نسپلٹی مین صاحب ہر ستّے ہماری ہی طرف مخاطب ہوتے ہین۔ کوئی کام ہو مہراج بلی کے سپرد۔ آج کل ہم بم پولیس نبوا رہے ہین۔ پرسون دن بھر ہم پاگلخانے مین رہے۔ نازو نے مسکرا کے کہا (ہو تو اسی قابل) فرمایا کہ شہر بھر مین کوئی مہتر آنکھ اُٹھا کے تو دیکھے ہماری طرف۔ آنکھین نکال لون۔ نازو تمھارے سر کی قسم جو ذرا بھی اسمین جھوٹ ہو۔ نازو نے پھر پھبتی کہی۔ اے کیون نہو مہترون کے سردار۔ لے اب شہر بھر کی صفائی اور پر گنے بھر کا انتظام بس اسیوقت ہوگا۔ اور کوئی وقت نہین ہے۔ اب چلکے سو رہو ذرا طبیعت الکساتی ہے تمام ملک کی صفائی کا بندوبست کیا آج ہی پر منحصر ہے۔ اور کسی دن پر اُٹھا رکھو۔ وہ ایسی کب سنتے۔ اُنھون نے ڈنڑ پیلنے شروع کر دیے۔ ڈنڑ تو کیا پیلتے تھے مُنھ چڑاتے تھے اتنے مین دو بجگئے۔ اب آپ نے ایک درخت کی ٹہنی لیکر پیترے بدل بدل کر پھکیتی دکھانی شروع کی یہ طمانچہ ہے اور یہ گردک۔ اور یہ پالٹ۔ اور یہ ہتکٹی۔ یہ پیترے بدل ہی رہے تھے کہ جیسے ہی اُنھون نے کہا (یہ ہتکٹی) نازو نے لپک کر خوب چستی و چالاکی سے ایک ٹیپ جمائی۔ اور کہا اسکا نام نہین جانتے یہ سرگٹی ہے۔ اب یہ پرگٹی اُڑائیگا۔ رات بھر یا سوئیگا بھی۔ اتنے مین تین بجگئے۔ تین بجے سے چار بجے تک

منشی مہراج بلی مناجات پڑھا کیے اور بی نازو جھلا جھلا کر رہجاتی تھین۔ بیس ہی دفعہ ٹوکا ہوگا۔ مگر وہ اپنی دھن مین تھے۔ انھون نے جبتک پوری مناجات ختم نہین کر لی خاموش نہ ہوے اور صرف ایک ہی مناجات نہین کئی مناجاتین۔

اتنے مین نازو اُٹھکر پلنگ پر لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی مہراج بلی فرش ہی پر سو گئے۔ چھ بجے اِنکی آنکھ کھُلی تو انھون نے نازو کو جگایا۔ نازو انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی۔ تڑکا ہوگیا۔ اے تم نے ابھی سے کیون جگا دیا۔ رات بھر تو تو نے سونے نہین دیا۔ اور تڑکے تڑکے جگا دیا۔ مہراج بلی نے کہا لے مُنھ دھو ڈالو۔ نازو نے مُنّھ دھویا اور کہا اب ہم جاتے ہین منجھولی تیار کراؤ۔ منجھولی کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ مہراج بلی نے کہا اب ہم شام کو یہان سے جائینگے۔ تم جاؤ۔

نازو ۔ یہان اکیلے کیا کروگے کیا دن کو اور کسی کو بلاؤگے۔

مہراج ۔ تمھارے سر کی قسم تمھارے سوا اگر کسی اور کو ٹیڑھی نگاہ سے دیکھون تو آنکھین پھوٹین۔ ع

خدا شاہد کسی سے اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پر جان جاتی ہے تمھین پر دم نکلتا ہے

نازو ۔ یہ سب مردون کی جھوٹی باتین ہین۔

القصہ منجھولی پر سوار ہوئین۔ تو مہراج بلی نے خدمتگار کو حکم دیا کہ (پانی گرم کرد) تو نازو منجھولی مین سے بولی۔ (اے میان یہ کس برتے پر تتا پانی۔)

یہ مردار بھی شریک صحبت ہوئی

معشوق مہ لقا ہو شب ماہتاب ہو
صحرا ہو چشمہ سار ہو جام شراب ہو

حضرات ناظرین۔ نواب محمد عسکری صاحب کی بربادی کے

دن اب قریب آگئے - اب انکے دربار مین اُس مردار نے بار پایا
جو خانہ برانداز جمعیت خاطر ہی - یہ وہ سبز قدم ہی جسنے لاکھون
گھر برباد کردیے - کرورون آدمیونکو خاک مین ملایا - اِس ناپاک مردار
کی بدولت بیشمار آدمی پیوند خاک ہوے - اب سنیے کہ ایک
روز کوئی دو گھڑی رات گئے بی قمرن کی محلسرا مین نوابصاحب
اور اُن کے ہمزلف نواب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی اور
ممن اور اختر چھت پر بیٹھے گپین اُڑا رہے تھے کہ اتنے مین
نواب چھٹن صاحب تشریف لائے صحن مین آن کر پکارا
(ارے میان ہو - ہو کہ نہین ہو - اور ہو تو کہان ہو - جاگو جاگو
رات کے سونے والو - جاگتے رہو گھنگھار و جاگو)
نواب چھٹن صاحب گو کسی قدر رنگین مزاج آدمی تھے
مگر مہذب - سب کے سب متحیر کہ یا الٰہی انکو یہ آج کیا سوجھی -
ارے میان ہو اور ہو تو کہان ہو اور جاگو - یہ کیا کہ رہے ہین
نواب چھٹن صاحب کوٹھے پر دراتے ہوے چلے آئے -
ہیلو محمد عسکری - ہیلو - کدھر ہین - بی قمرن جان صاحب
خاہ یہ بیٹھی ہین - ادھر آؤ جانی - محمد عسکری کی ایسی تیسی
ادھر آؤ اچھا اور کچھ نہین - ایک بوسہ دے دو - ایک بوسہ
ضرور لینگے چاہے کچھ ہو - سہ

بوسہ بدہ بوسہ بدہ جان من
بوسۂ لب دلبر جانان من

رونق جنگ نے انکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور پلنگ پر
بٹھایا اور باتین کرنے لگے - بھئی چھٹن صاحب یہ آج ماجرا
کیا ہی - ارے میان قمرن کون ہین وہ تو نواب کے گھر
پڑ گئی ہین - اور تم یہ کیا گفتگو کر رہے ہو - بوسہ اور جانی
اور یہ سب کیا ادل جلول بک رہے ہو چھٹن صاحب جھلائے

ادل جلول - ہم ادل جلول بکتے ہین (ہنسکر) اچھا ذرا قمرن
کو بلاؤ - اگر یہ چرخ چنبری اور آسمان برین ہزار بار بھی چکر
کھائے اور گردون دون سفلہ پرور ہو جائے تو قمرن کی سی
پری پیدا نہین ہو سکتی -
یہ کہتے کہتے اُٹھ کھڑے ہوے اور نواب محمد عسکری کے
قدمون پر ٹوپی رکھکر - بھائی نواب مین تیرے صدقے یار
ذرا قمرن کی صورت تو دکھا دے - سہ

اپنی صورت دکھا دے ای قمرن
جانی برسون سے ہم ترستے ہین

محمد عسکری دنگ کہ یا الٰہی یہ آج انکو ہوا کیا ہی مسکرا کر
اصرار کیا کہ بیٹھو اور اپنا حال تو کہو - یہ ماجرا کیا ہی یار - ممن نے
نوابصاحب کے کان مین چپکے سے کچھ کہا تو محمد عسکری کے
چہرے کا رنگ بدل گیا - رونق جنگ ممن کو علیحدہ لیگئے -
رونق - کیا کہا - بتاؤ تو آج انکی کیفیت کیا ہی -
ممن - حضور کوئی شک نہین کہ انھون نے آج پی ہی -
رونق - اَیْن - لاحول ولاقوۃ - لعنت خدا -
ممن - خداوند اب اسوقت اس بات کو پی جائیے -
رونق - لاحول ولاقوۃ - ای میان سوچو تو - ہی ہی -
ممن - حضور وہ ٹرٹرینگے اسوقت ضبط کیجیے -
رونق - وہ لاکھ ٹرٹرین - مین کب ٹرونگا -
ممن - بجا ہی - وہ پیے ہوے ہین - حضور تو نہین پیے ہین
مگر کیا بری شی ہی واللہ - ہی ہی -
رونق - انکی نسبت تو کبھی سنا نہین تھا -
ممن - حضور اتفاق پھنس گئے کہین - ہاے افسوس -
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے - ارے میان ہمکو

بھئی - اب ہم ٹھیک ٹھیک چشم دید تو نہیں سکتے مگر بھئی انھون نے جو اٹک اٹک کے تقریر کی تو رونق جنگ جھلا گئے کہا بھئی یہ آخر تم اسقدر جھجکتے کیون ہو۔ کچھ کہنا ہی تو صاف صاف بیان کردو۔ مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا بھئی ہماری تو یہ راے ہی کہ یہ پیے ہوے ہین - رونق جنگ نے سر کے اشارے سے انکی راے سے اتفاق کیا بھئی مہراج بلی افسوس کا مقام ہی کہ ایسا لائق دوست اور آج اسکو ہم اس کیفیت سے دیکھین افسوس ہی واللہ -

ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر نواب چھٹن صاحب محمد عسکری کے قدمون پر بار بار ٹوپی رکھو رہے تھے کہ یار خدا کے لیے قمرن کو بلاؤ - اور لطف یہ کہ بی قمرن سامنے ہی بیٹھی ہین مگر انکو نظر نہین آتین - قمرن کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہین - ممن اور مہراج بلی تو انکی باتون ہی سے تاڑ گئے تھے کہ یہ پیے ہوے ہین - اور رونق جنگ سے ان دونون نے کہدیا تھا مگر محمد عسکری اور قمرن اور نازو وغیرہ خاک نہین سمجھے کہ نواب چھٹن صاحب اسقدر بے کہنے کیون ہین -

جب نواب محمد عسکری نے دیکھا کہ چھٹن صاحب کسی طرح نہین مانتے اور گو قمرن سامنے بیٹھی ہی مگر وہ یہی بکے جاتے ہین کہ قمرن کو بلاؤ تو انکو یقین ہو گیا کہ چھٹن صاحب کے دماغ مین خلل ہو گیا ہی اور نازو اور قمرن کو بھی یہی یقین تھا مگر منشی اختر صاحب سب سے زیادہ متحیر تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہی -

رونق - بھائی چھٹن صاحب ذرا ادھر تو دیکھو یار چے -

چھٹن - کیون دیکھین نہین دیکھتے - قمرن کو بلاؤ -

نواب - قمرن بھی آتی ہین تم باتین تو کرو -

چھٹن - یار اسوقت طبیعت فرے مین ہی - واللہ -

رونق - بھئی تم اسوقت آتے کہان سے ہو -

چھٹن - ارے یار مین اسوقت اپنے قابو مین نہ تھا اگر اتفاق یار تم بھی شریک ہو - واللہ شریک ہو - مگر بھائی قمرن کو تو بلاؤ ہاے میری قمرن -

اب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انکو سمجھا رہے ہین کہ یار تم اسوقت واللہ اپنے ہوش مین نہین ہو - اور چھٹن صاحب بگڑ رہے ہین کہ تم لوگ جھک مارتے ہو - ہوش مین نہونا کیا معنی تم خود اپنے ہوش مین نہین ہو - محمد عسکری نے کہا بھائی تم اسوقت کیا چاہتے ہو - کہا فقط قمرن - انھون نے کہا (تو بھئی قمرن اسوقت کہان سے آسکتی ہی) -

رونق - اچھا بھئی تم اب سوار ہو چھٹن صاحب -

چھٹن - اچھا - مگر قمرن کو بلاؤ - عسکری کون چیز ہی - کچھ پروا نہین - مگر قمرن - ہاے قمرن -

تھوڑی دیر کے بعد چھٹن صاحب کا نشہ اتر گیا تو انھون نے پانی مانگا - دو کٹورے بھر کے برف کا پانی پیا اور کہا بھئی آج بڑے برے پھنسے تھے - یار خدا کی قسم عجب شی ہی - مین کیا کہون ایک شخص سے بحث ہو گئی ہمنے کہا شراب مین بو ضرور ہوتی ہی اور وہ کہتے تھے کہ بیسیون قسم کی ولایتی شرابین ایسی ہین کہ جن مین بو کا نام نہین - اب اسکا فیصلہ کیونکر ہو - انھون نے قسم کھائی کہ تین چار قسم کی شراب ایسی بھی ہوتی ہی جنمین نشہ نہین ہوتا مولوی آدمی اور مومن - مین نے کہا آزماؤن تو - بس انھون نے منگوائی - خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی - نہایت ہی خوش ذائقہ اور بو کا نام تک نہین اور نشہ بھی نہین - اک ذرا یون ہی سا سرور جیسے گرما گرم کافی پی مگر بھائی کھانا کھانے جو بیٹھا تو دونی بھوک اور ڈکارین جو آتی ہین تو خوشبو -

قمرن نے جو اسقدر تعریف سُنی تو مُنھ مین پانی بھر آیا نواب کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا میرے اچھے نواب ہمکو بھی منگادو چھٹن صاحب نے بھی اصرار کیا کہ ہان منگواؤ یار۔ میان ممن کو حکم ہوا کہ جاکے سوداگر کی دکان سے ایک بوتل لاؤ۔ مگر کہنا کہ ایسی شراب دو جسمین نہ نشہ ہو اور نہ بو ہو۔ چھٹن صاحب کو نام یاد تھا فرمایا تم جنجر وائن کہنا۔ ادرک کی شراب۔ میان ممن نے ٹمٹم کھنچوایا اور نوروزجی کمپنی کی دکان پر آئے بھئی ایک بوتل ادرک کی شراب کی دو۔ سوداگر نے ہنسکر پوچھا کیا سرکار پئینگے۔ ممن نے کہا کوئی تو پئیے ہی گا۔ بوتل لیکر میان ممن واپس آئے بوتل کھولی گئی تو سب نے سونگھی اور سب کی راے یہی قرار پائی کہ یہ حرام نہین ہو سکتی۔ اسکو کون حرام کہ سکتا ہے۔ بی قمرن نے سب کے پہلے چکھی۔ مگر ڈرتے ڈرتے اور بہت ہی قلیل مقدار مین۔ بعد ازان نواب کے اصرار سے ممن نے پی۔ اسکے بعد بی نازو نے بھی ایک چُسکی لگائی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر تھوڑی تھوڑی پی۔ کبھی کی عادت تو تھی نہین نشہ کسی قدر تیز ہو گیا تو یون گفتگو کرنے لگین۔

نازو۔ (قمرن کو گلے لگا کر) یہ ددطفیا ہی ہماری۔ مُنھ دھانک کے بیٹھو۔ کسکو صورت دکھائے دیتی ہو۔ لڑائی کراؤگی کیا۔

قمرن۔ (نوابصاحب کے حقے پر سے چلم اُتار کے پینے لگی) ہم چلم ہی پئینگے۔ حُقّے مین جی گھبراتا ہے۔

نازو۔ نوابصاحب کو اللہ صحیح سلامت رکھے اِنکی بادولت (بدولت) سونے کی رکیبیان کھاتے ہین۔

قمرن۔ (نوابصاحب کی جیب سے چاقو نکالکر) سرکار یہ چقو سے لین ہے حکم بتائیے۔ پھر لیجیے۔

نواب۔ تم کیا کروگی چاقو لیکے۔

قمرن۔ سرکار چقو سے چقو لڑائینگے بس۔

نواب۔ اُفوہ بہت دنون کے بعد ہمین بھی یاد آیا لڑکپن مین ہمنے بھی چاقو لڑائے ہین۔

قمرن۔ سرکے دھیا تو نہین ہے۔ ٹوٹ تو نہ جائیگا۔ بولو۔

نواب۔ کس سے لڑاؤگی کس سے۔

قمرن۔ اپنی دوگانا سے۔ مدارو اُنکا نام ہے۔ بیڑن ہے ڈمنی۔ مگر وہ کار اب چھوڑ دیا۔

نواب۔ ایسی فاحشہ عورتون کو نہ بلوایا کرو۔

قمرن۔ ای تو حضور وہ کیا آئیگی۔ خانگی تھوڑا ہی ہے۔

ممن۔ اور نہین تو ہے کون۔ تمھارے سر کی قسم۔

قمرن۔ ای چپ رہو کیا مفت کا سر پایا ہے۔ کوئی فالتو ہین ہم اپنے سر کی قسم نہ کھاؤ چلے قسم کھانے۔

رونق جنگ نے چھٹن صاحب کے کان مین کہا اُستاد کیا شے ہے شراب بھی۔ پیتے ہی اپنی اصلیت پر آگئین سرکار بھی کہتی ہین اور حضور بھی کہتی ہین اور چقو لڑانا بھی یاد آگیا اور حقہ چھوڑ کے چلم بھی پینے لگین۔ چھٹن صاحب نے کہا مین کہنے ہی کو تھا اور نہین صرف یہی نہین کہ دھوکے سے یا بھولے سے پی لی ہو۔ بلکہ اِسکے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ حُقّے مین جی گھبراتا ہے۔ سنتے جائیے ابھی کیا ہے۔

اتنے مین ایک مہری نے کہا بیگم صاحب (بچا!)۔ اس کمرے مین ایک چڑیا کا بچہ جھونجھ سے گر پڑا ہے۔ چون چون کر رہا ہے) فوراً قمرن اور نازو دونون لپکین۔ اور بچے کو اُٹھا لائین۔ نازو نے کہا۔ اتی دور سے جھونجھ سے گرا اور جیتا جاگتا ہے۔ قمرن بولی باجی اللہ کے کھیل اللہ ہی جانے۔ ارے اللہ تیری شان۔ اور اسکین ہے کیا۔ خون کی بوند۔ ای یہ چڑیا کا بچہ نہین ہے مینا کا

بچہ ہی - مہراج بلی نے اسکی تردید کی - مینا کا جھو نجھ یہان کہان چڑیا کا بچہ ہی - نازو نے قہقہہ لگایا - کاہے کا چڑیا کا بچہ ہی خاصہ ہی وہ تو کہو یہان چھت گیریان لگی ہوئی ہین نہین تو بہت سے جھونجھ ہوتے - ایکدن سبزی پیو کیون مہراج بلی - ضرور پیو ہم پلائینگے - مہراج بلی نے کہا ہم پینگے - اور اختر نے قہقہہ لگایا! ضرور پیجیے جب بی نازو پلائین تو کیون نہ پیجیے - اِسپر اور سب نے بھی قہقہہ لگایا اور بڑی دل لگی ہوئی -

نازو - سبزی کے نشے مین بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ یون بیٹھے ہو بیٹھے ہو بس ایکا ایکی یہ معلوم ہوا کہ درخت کی پھنگی پر سے دھم سے کسو نے پھینکدیا نیچے کو -

ممن - آپ تو سبزی پیتے ہونگے منشی مہراج بلی صاحب -

مہراج - ہان ہان چھٹے پانچوین پیتے ہین ہم -

ممن - مگر دو کوڑی کا نشہ - واللہ کچھ نہین -

مہراج - اب شراب کا اور بھنگ کا کیا مقابلہ ہی بھلا - شراب تو کل نشون کی بادشاہ ہی - بھنگ بھری کجا - اور شراب کجا کچھ دن ہمنے مدک بھی پی ہی - چرس کے دم بھی لگائے ہین مگر گانجا کبھی نہین پیا -

ممن - گانجا پاجیون کا نشہ ہی - چرس تو شاہی مین سب ہی شریف زادے پیتے تھے جتنے شرفا تھے -

نازو - نواب صاحب انکے واسطے سبزی منگواؤ بازار سے ہمارے مہراج بلی کے لیے - یہ پینگے -

نواب - اخاہ - ہمارے مہراج بلی - ! - یہ کیسے ہان ! -

نازو - ہمارے ہئی ہین - ہمارے میان ہین کہ نہین -

نواب - اب چیت بازی نہین ہوتی کہ ہوتی ہی -

نازو - جب جی چاہتا ہی پیار کرتے کرتے کسی وقت چیت بھی لگا دیتے ہین - آشنائی کچھ ہنسی ٹھٹھا ہی لوہے کے چنے چبانا ہی - سب ہی طرح کے مزے ہین -

چھٹن - بھئی نواب - تھوڑی سہی ہم بھی پینگے یار -

نواب - ہون ہون پیو - ہم تو چاہتے ہین اتنی پیو کہ تمھارا تماشا دیکھین - ذرا دل لگی ہی سہی دو گھڑی کی -

چھٹن - اب ایک دفعہ تو تماشا دیکھ چکے ہین -

نواب - نہین - تھوڑا ہی نشہ تھا - ہم اور کچھ چاہتے ہین ذرا بازار مین غل مچاؤ -

چھٹن - ایسی تیسی آپ کی - کوئی دھوبی یا کمہار مقرر کیا ہی بازار مین غل مچانے کی اچھی کہی -

منشی مہراج بلی تو بھنگ پینے پر راضی ہو گئے مگر حضرت چھٹن صاحب نے ضد کی کہ نہین شراب تم بھی پیو -

مہراج - معقول مین اپنا دھرم دون آپ کے لیے -

چھٹن - انکا دھرم گیا ایسی تیسی مین آپ چوٹے ہین -

مہراج - نہین یہ دل لگی اچھی نہین ہی بھائی صاحب واہ ذرا کچھ سنبھلے ہوے -

نواب - بھئی زبردستی پلائینگے - اٹھو جی چھٹن صاحب -

چھٹن - بسم اللہ - لے منشی مہراج بلی صاحب آئیے -

مہراج - کچھ دیوانے ہوے ہو تم لوگ واہ وا -

نواب - ارے چاہے تو آنکھین دکھا چاہے غل مچا - ہم بے پلائے چھوڑین تو چمار - شریف نہین -

مہراج - بھئی تم کیون اصرار کرتے ہو - تم خود پیو تو ہم بھی پیتے ہین - لو جام اٹھاؤ پلاسے -

قمرن نے جھپ سے ایک بلورین جام مین تھوڑی سی شراب انڈیلی اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اور ایک بوسہ لے کر کہا آداب

ہمارا خون پیے جو یہ نہ پیے محمد عسکری نے چپکے سے جام لے لیا
اور پی گئے۔ بھئی واللہ عجیب شی ہو۔ ارے میان خوشبو
اور خوش ذائقہ۔ لے مہراج بلی صاحب اب پیجیے۔

مہراج۔ پینے والے پر تین حرف بھیجتا ہون مین اپنے حنّا
اور کیا کہون۔

ممن۔ نوابصاحب کو تو پلوادی آپ نے اور اپنے داوٗن
(داوٗ) کو یون۔ کیا خوب۔

نازو۔ ای پی لو۔ ہماری جان کی قسم پیو پیو۔

مہراج۔ مذہب مین قسم وسم ایک نہین چلتی۔ یہ تم ستھفے باز
بڑے ذات شریف ہوتے ہو۔

اتنا کہنا تھا کہ چھٹن صاحب نے انکو پچھاڑا اور نوابصاحب
نے انکو مدد دی۔ میان اختر نے ہاتھ پکڑ لیے۔ ممن نے
گردن اور سر تھاما۔ نازو نے گلاس مین شراب انڈیلی۔ اب
مہراج بلی گالیان دے رہے ہین۔ اور غل مچا رہے ہین۔
ارے کمبختو مسلمان کے گلاس مین دیتے ہو۔ ارے ایسا ہی
ہو تو بازار سے مٹی کا کورا آبخورا منگالو۔ ارے مسلمان کا جھوٹا ہو۔
وہان سنتی کسکی بلا ہو۔ دو ایک آدمیون نے منھ چیرا۔ اور نازو نے
کوئی چھٹانک بھر شراب انکے گلے مین اتار دی اور اپنے ہاتھ سے
ایک گلوری بھی منھ مین رکھدی اور انکو چھوڑ دیا۔

نواب۔ ستھفے باز ذات شریف ہوتے ہین (ہنسکر) پھر کہیگا؟

مہراج۔ دیکھو معلوم ہوئی جاتی ہو قدر عافیت۔ ٹھونک دونگا نالش۔

نازو۔ چلو اتبو دھرم گیا تمھارا۔ اب کیا۔

مہراج۔ نازو کے ہاتھ سے پینے مین دھرم نہین جاتا۔

ممن نے کہا حضور یارانہ اور دل ملجانا بھی کیا شی ہو دیکھیے
اتنی بڑی بدت (بدعت) کی گئی مگر مہراج ہنس رہے ہین۔
اگر دوسرا ہنا۔ وہوتا تو میٹوے پر چڑھ بیٹھتا۔ یا زہر کھا کے
وہ مر جاتا۔ یہ ہنس رہے ہین۔ غضب خدا کا میرا جھوٹا اور
آسمین انکو پلائی گئی۔ مگر یارانہ۔

مہراج بلی گو پرانے نشے باز تھے مگر شراب پینے کے عادی
نہ تھے۔ نازو نے جو زبردستی ذرا سی پلادی تو مزے مین آگئے
پہلے تو مینو نسپلٹی کا ذکر چھیڑا۔ اور لگے واہی تباہی بکنے۔
کیا کوئی انتظام کریگا جو ہم کرتے ہین۔ اور کاہے واسطے
تم لوگ صفائی کا خیال نہین رکھتا۔ تم لوگ کھراب آدمی۔
بلاؤ مہترون کو ایک ایک کا جائزہ ہم لینے والا ہو۔

ممن۔ حضور چڑھ گئی انکو ذری سنتے جائیے خدا اوند۔

مہراج۔ تم مہتر کا بچہ شہر کو صاف رکھیگا۔

نواب۔ ارے بھئی ہو کہان اسوقت حضور کہان ہین؟

مہراج۔ کاہے واسطے پوچھتا ہو تم لوگ کا چالان۔

نواب۔ (ہنسکر) یا وحشت۔ ارے بھئی کیون چالان کیے
دیتے ہو خواہ مخواہ کچھ دوستی کا بھی خیال ہو۔

مہراج۔ او دل اچھا ممن کا چالان تم سور۔

ممن۔ حضور ہمکو یہ توقع تھی کہ وقت پر حضور سے مدد ملیگی
اور آپ الٹا اور چالان کیے دیتے ہین۔

مہراج۔ کاہے واسطے تم الٹا پلٹا بولی بولتا ہو۔

رونق۔ کاہے واسطے بہت کہتے ہین کوئی بات ہو۔
کاہے واسطے فرد رکھینگے۔

مہراج۔ نازو جان ذری سی اور دے دو۔ ہمارے
ہو گی قسم اک ذرا سی۔ اشک بلبل۔

نازو۔ ای نہین۔ اب نہین۔ اب تم سڑی ہو جاؤ گے۔

نواب۔ منشی مہراج بلی۔ یار تم اب ٹھیک نہین ہو۔

مہراج - چپ رہو - کاہے واسطے ٹھیک نہین ہی -
قمرن - اری یہ تم کیا بک رہے ہو واہ - ذری سی مین تو یہ حال ہوگیا - چلو ہٹ اُتو -
نازو - تم اِتّا بکتے کیون ہو - چپ چاپ بیٹھے رہو -
مہراج - چپ رہو کاہے واسطے بکتا ہی تم لوگ -
قمرن - اب نہ انکو دینا - یہ اپنے آپ مین نہین ہین -
ممن - منشی مہراج بلی صاحب - بھلا دو اور چھ کتنے ہوتے ہین ذرا بتایئے تو آپ تو بڑے حسابی ہین -
مہراج - دو اور چھ - دو اور چھ بارہ - چھ اکن چھ - چھ دونی بارہ - چھ تیے اٹھارہ - چھ چوکے چوبیس - چھ پنجے تیس - چھ چھکے چھتیس - چھ ستے بیالیس - چھ دہام ساٹھ -
محمد عسکری اور رونق جنگ مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے اور مہراج بلی غل مچاتے جاتے ہین کہ کاہے واسطے تم لوگ سور لوگ ہنستا ہی - دانت کھول دیا - گدھے کے موافق ہم تمھارا چالان بول دیگا - مت ہنسو تم لوگ - بس ہم بول دیا ہی -
مہراج بلی کی اس بوکھلاہٹ پر قہقہہ پڑا مگر خرابی یہ تھی کہ قمرن اور نازو اور ممن اور چھٹن صاحب سب نشے مین -
ممن - صفائی کیا چیز ہی - صفائی ہی کیا چیز -
مہراج - صفائی کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا -
ممن - صفائی ہی کیا شی - صفائی کیا شی ہی -
مہراج - کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا چپ رہو -
ممن - کہنے لگے صفائی - صفائی ہی کون جنور -
مہراج - تم گدھا کیا جانے - کاہے واسطے نہین مانگتا چالان لو سور تمھارا چالان -
نازو - یہ تو بک کیا رہا ہی - کچھ نشہ تو نہین پی گیا ؟
اری ہان آپ ہی آپ بک رہا ہی -
ممن - نہین نہین - ہم سمجھ گئے - یہ آج جو اتنی توپین دغین تو کوئی لاٹ ضرور آیا ہو گا -
قمرن - توپین کہان دغین - یہ بکتا کیا ہی -
ممن - حضور اب ہم نوکری نہ کرینگے بس ہمارا استعفا اِسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن تم بکتے کیا ہو - بس استعفا -
نواب - تو کیا ہوا کیا خرابی ہوئی -
ممن - حضور اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن بکتے کیا ہو ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

چھٹن - کیا جھک مارتا ہی بے - تو اور یہ کلام - آپ ہین کیا اور اس بیچاری نے کہا کیا تھا کہ آپ بگڑ کھڑے ہوے -
اری شان خدا - ماشاء اللہ -
اختر - یہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست -
ممن - بات وہ جو بات ہو - نہ کہ جو خرافات ہو -
نواب - (مسکرا کر) بھئی اسوقت تو ذہن بڑی جولانی پر ہی واللہ اور قافیہ بندی کا خیال کتنا ہی - واہ میان ممن واہ -
ممن - میان کیا معنی ہم کیا کوئی خواجہ سرا ہین - بس اب نہ سنون خبردار کہدیا ہی -
رونق - (قہقہہ لگا کر) جی دل لگی نہین ہی میان ممن کیا معنی کوئی خواجہ سرا مقرر کیا ہی -
ممن - شاہی مین خدا اور اللہ کو بخشے ایسا گولہ انداز (گولہ انداز) کوئی ہو تو لے - ذغیرہ مین اسم تھا - حکمی گولہ اتارتے تھے دس منزل سے انکا گولہ اترتا تھا -
مہراج - ایسی تیسی تمھاری چپ رہو بولو - گپ اڑاتا لا

آدمی - بس چپ - کاہے واسطے جھوٹ بولتا ہی -

مہراج بلی اور ممن دونون کو چڑھ گئی - نازو کو بھی کسیقدر سرور تھا مگر قمرن کو معلوم بھی نہین ہوئی کہ پی یا نہین پی - رونق جنگ نے کہا کہئی اسوقت یہ سب مزے مین ہین - مگر قمرن نے بہت کم پی ہی - قمرن بولی اچھا آپ ہم کو پلائین مگر کوئی ایسی شراب پلائیے جو سب سے بڑھکر ہو -

رونق جنگ سوچنے لگے کہ سب سے بڑھکر کون شراب ہی ایک شخص نے کہا حضور اکشا نمبرون - دوسرا بولا خداوند لاٹھ صاحب لوگون کی بیم اور مسین تو شامپین پیتی ہین - رونق جنگ نے ممن کو حکم دیا کہ جاکے ایک بوتل شامپین کی نوروز جی کی دکان سے لاؤ مگر اپنے ہوش مین ہو کہ نہین ہو ممن فوراً کھڑا ہوا - خداوند نشہ کیسا نشہ پاجیون کو ہوتا ہی اور اتنی سی مین بھلا کیا معلوم ہوتا - لاحول ولاقوۃ - یہ بھی کوئی شراب مین شراب ہی - خداوند یہان تو یہ حال ہی کہ برانڈی کا ادھا منھ سے لگایا اور بوتل دن سے زمین پر یہ ادرک کی شراب کچھ تیز نہین ہی اور واللہ جو ذرا بھی سکر ہو -

نوابصاحب کا بھی جی للچایا کہ تھوڑی اور پیین - کہا بھائی رونق جنگ پھر اب تم بھی نہو ملکے شہیا دن مین داخل ہو جاؤ میان سنا نہین - ع

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا	
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا	

ساقی ہو اور دنیا ہو واللہ اور ساقی بھی ہو تو قمرن اور نازو - واللہ مزہ ہی - ایمان کو جہیر پر رکھا دو -

قمرن - ہم تو ذراسی اور لینگے - کیا میٹھی چیز ہی -

نازو - مہراج بلی پلائین تو ہم بھین - بلا سے -

مہراج - حاضر ہون جان من - نکی اور پوچھ پوچھ - ع

وہ رند بادہ کش ہون کہ تو کیا ہی زاہدا	
قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی	

نواب - بھئی واللہ کیا شعر پڑھا ہی جی خوش ہو گیا -

اختر - حضور یہ قدر بلگرامی کا شعر ہی خوب کہتے تھے -

نواب - اہ سبحان اللہ - ع

قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی	

اختر - حضور کیا طبیعت پائی تھی مگر افسوس -

نواب - بھئی اب تو ہمکو بھی ذرا ذرا سرور معلوم ہونے لگا -

اختر - حضور رنگ ہی واللہ رنگ ہی - تھوڑی اور پیجیے - ایک ذراسی کیا ہرج ہی - جب پی تو پھر اب پرہیز کیا -

نواب - قمرن - کہو جانی کیا رائے ہی -

قمرن - پیو جی - یہ تو بڑی عمدہ شے ہی -

نازو - امی جان سے کہین نہ کہنا از برائے خدا کے لیے -

راوی - از برائے خدا کے لیے - اہ سبحان اللہ -

ممن - از برائے خدا کے لیے کے واسطے کہو صاحب -

نواب - کیا بیہودہ بکتا ہی بے - ایک لفظ زبان سے نکلگیا پھر کیا مضائقہ ہی -

ممن - نکل گیا تو پھر خوب شد -

مہراج بلی اس قدر پی گئے کہ بکنے لگے - او ہمارا ٹم ٹم لاؤ - کدھر گیا سائیس کا بچہ ٹم ٹم لاؤ - کاہے واسطے لانا نہین سکتا او کالے سور کا بچہ -

رونق - خداوند ٹم ٹم حاضر ہی سوار ہو جیے -

نواب - حضور کا یہ خدمتگار اچھا آدمی نہین ہی -

رونق - خداوند ٹم بٹر کتا ہی -

قمرن - ٹم ٹم بھڑکتا ہی - ٹم ٹم بھی کوئی جنور ہی -
مہراج - کاہے واسطے بھڑکتا ہی -
نازو - سرکار ہاتھی کو دیکھ کر بھڑکتا ہی -
مہراج - دل کچھ پروا کا بات نہین ہی بھڑکنے دو -
رونق - حضور گر پڑینگے -
نواب - (ہنسکر) خداوند حضور کہان ہین اسوقت -
مہراج - کاہے واسطے ——— غین (بھر چونک کر)
اہا ہو ہو - کیا اچھی چیز ہی - ہوری رنگ بھری بن آئی ہین
جا ترنار - واللہ کیا چیز ہی -
سورداس پر بھو تمرے درس کو - نین بنے رتنار
بندی ماتھے لگی - بن آئی ہین جا ترنار - سچ کہیے گا -
کہین سے الگ تو نہین ہوے - کوئی اسطرح سے کے تو ٹانگ
کے راستے نکل جاؤن کیا دل لگی ہی ——— غین -
ممن - واللہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گدھا سیپون سیپون
کر رہا ہی یا مینڈک بول رہا ہی -
نواب - (قہقہہ لگاکر) مہراج بلی کو تو چڑھ گئی بھئی -
اختر - مزے مین ہین منشی مہراج بلی صاحب -
نازو - ای اتی کاہے کو پلا دی -
نواب - کیا خوب خود تو پلائی اور اعتراض ہم پر -
رونق - ارے یار کیا سو رہے -
نواب - مہراج بلی - مہراج بلی - ارے میان کہان ہو -
مہراج - مہتر کو بلاؤ - سور کا بچہ - کاہے واسطے - غین -

ما مقیمان کوے دلداریم	رخ بدنیاے دون نمی آریم

کس چہ داند ——— کہ من
او فتادہ جدا از گلزاریم

ہشت حرفست آنکہ اندر فارسی ناید ہمی	تا نیاموزی نباشی اندرین معنی معاف

شین ولام وصاد وضاد و عین و غین و فا و قاف

رونق - (قہقہہ لگاکر) ای سبحان اللہ -
ممن - کیون منشی مہراج بلی صاحب فارسی مین لسوڑے کو
کیا کہتے ہین -
مہراج - شما فارسی اندر بندہ را امتحان کردی - بندہ چہ امتحان
امتحان باعث امتحان ست و نمودہ می آید کہ گفتہ اند - ؎

ہر کجا چشمۂ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند

والا انچہ کرد ہر انچہ بود بقیاس رفت کہ گفتہ اند - ؎

مرا اورا رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

آنکہ خودی عادت باشد چہ باشد کہ گفتہ اند - ؎

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

واگر کسے را اعتقاد نیست - ہر کہ شک آرد باید کافر باشد و
دانشمندے رایک حرفی کافی ست و بس چنانکہ گفتہ اند - ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

و امتحان نمودن و کردن کار طفلانست نہ کار خردمندان
آیندہ شما اختیار دارید -
محمد عسکری اور رونق جنگ کے پیٹ مین ہنستے ہنستے
بل پڑ پڑ گئے - دونون لوٹ رہے تھے - ممن کو بھی کسیقدر نشہ
ہو گیا تھا - مہراج بلی کو ٹوکتے جاتے تھے کہ یہ فارسی غلط ہی

اور نواب صاحب کو اور رونق جنگ کو اور بھی زیادہ لطف
حاصل ہوتا تھا -
رونق - کیون صاحب شمس تبریز کی غزل بھی کسی کو یاد ہی
انکا کلام بھی سننے کے قابل ہی -
مہراج - کیون نہین یاد ہی - ہاے کہتے ہین - ع

	سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی	

یہ شعر سنتے ہی سب کے سب لوٹ ہو گئے - محفل الٹ گئی
ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا - مہراج بلی نشہ مین تو تھے ہی تھوڑی
دیر کے بعد میان ممن کو اور بھی چڑھ گئی - یہ زور زور سے گالیان
دینے لگے - یا دہوائی - کسی کی کیا حقیقت ہی کہ ہمارا مقابلہ
کرے ہم کسی کو کیا سمجھتے ہین - ہم سے سیانا سو دوانا - بس
اب دوسرا بات نہین - قمرن کی کیا اصل و حقیقت ہی - اسکے بعد
کچھ اور کہنے کو تھے کہ نواب محمد عسکری نے ایک لپڑ جمایا - ممن آگ
ہوگیا اور اُٹھ کے قصد کیا کہ نوابصاحب کو چمٹ جائے -
اختر - ہائین - ہائین - او نگھرام -
چھٹن - خبردار او پاجی آدمی -
رونق - کیون بے یہ کیا حرکت تھی -
ممن - حرکت کیسی کیا کچھ ذیل ہین - کیا کسی کا دیا کھاتے
ہین - حرکت کیسی یہ ہین کیا -
داروغہ - یہ کیا ماجرا ہی بھئی ممن - ہوش مین ہو -
ممن - تو کیا بکتا ہی بے - الگ ہٹ سامنے سے -
داروغہ - اب تم بہت بڑھ رہے ہو ممن -
ممن - ہا ہم کسی سسرے کے ذیل ہین کیا -
رونق - ممن بس ورنہ تم جوتے کھاؤ گے -

ممن - اُس جوتے مارنے والے کی ایسی تیسی -
داروغہ نے ممن کو ایک لپڑ لگایا اور کہا پاجی کہین کا
زبان ملاتا ہی - تیرا اور ان رئیسون کا کیا مقابلہ ہی اپنی اصلیت
بھول گیا ممن اور داروغہ مین تپا ڈکی ہونے لگی اختر نے
داروغہ کو مدد دی - رونق جنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی
تو اپنے سپاہی حسین خان کو بلایا اور کہا ممن کو ذرا سمجھا دو
وہ پٹھان آدمی - اتنی جوشہ پائی تو ممن سے لپٹ پڑا
اور تین چار پٹخنیان دین -
قمرن - اوئی - اللہ یہ آج ہو کیا رہا ہی -
نازو - نوابصاحب اب تو ہم جاتے ہین -
قمرن - ہمارا تو کلیجہ تک دہل گیا -
نازو - اب ان لوگون کو سمجھا دو ذری -
قمرن - باجی بھاگ چلو - ارے اسی سے اسکو حرام کر دیا -
نازو - سو دیکھو چھٹن صاحب نے بھی پی ہی - خود سرکار نے پی
ہی - ہمنے تم نے پی ہی - منشی مہراج بلی نے پی ہی - مگر کم ظرف
ان سب مین یہی ممن ہی کہ نوابصاحب سے لڑنے کا قصد کیا -
اب سنیے کہ ممن کشتی مین تو حسین خان سے ہار گیا اور کئی پٹخنیان
کھائین مگر وہ وہ مغلظہ گالیان دین کہ الامان -
رونق - اب تم جوتے کھاؤ گے - نگھرام کہین کا -
ممن - جوتے کوئی اور کھاتے ہونگے -
نواب - چپ رہ پاجی -
ممن - ذری زبان سنبھال کے باتین کرنا - کہدیا ہی - ہان -
اختر - ممن اب اسکے یہ معنی ہین کہ جوتے پڑین تم پر -
ممن - جوتے پڑین تم پر کھود کے دفن کر دونگا -
مہراج - این دھینگا مشتی برائے چرا میشود آید -

نواب - کیا بکتے ہوآئے وہان سے شیر ازی کے وہ نبلے چوٹما مشعلچی کہین کا -

مہراج - بابا ے جان من این کلمات سقط چرا گفتی نیست بتوا شمادر شان ما -

وہ سوجھی ہو واللہ کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے

نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کے دربار مین دور چل رہا تھا اور زمانہ بھر کی بیفکری کی باتین ہو رہی تھین کہ حسین علی خدمتگار نے کچھ جھجک کے منشی مہراج بلی کے کان مین کہا سنتے ہی انکی باچھین کھل گئین - اشارے سے کہا اُسکو رخصت کردو اور کہہ دو اچھا - لوگون نے پوچھنا شروع کیا بھئی یہ کیا کانا پھوسی ہو ذرا ہم بھی تو سنین - کوئی بات ایسی سنی ہو کہ چہرہ ارغوانی ہوگیا - مہراج بلی نے مونچھون پر تاؤ دیتے ہوے کہا کیون بتائین - آپ کیا کوئی قافی ہین - کہنے لگے صاحب ہمکو بھی بتا دیجیے کوئی اپنے معشوق کا پیغام کسی سے کہتا پھرتا ہو تب تو لوگون نے کہا اخاہ - یہ حضور معشوق کا پیغام سنکر اسقدر محظوظ ہوے یہ کہیے تو بی ناز و جان نے کچھ فرمایش کی ہوگی یا شاید بلایا ہوگا - بھئی کہہ ڈالو - منشی مہراج بلی اکڑ کر بولے یاد کیا ہو - کہا ہو تمھارے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہو -

مسخرے نے کہا حضور ہمکو یقین نہین آتا - نوابصاحب نے حسین علی کو بلوایا اور پوچھا تمنے اسوقت انکے کان مین جھجک کے کیا کہا تھا - پہلے تو حسین علی نے بتانے سے انکار کیا خداوند کسی کا بھید نہ کہنا چاہیے - مگر جب خود مہراج بلی ہی نے اصرار کیا تو اُسنے کہا حضور ناز و کا آدمی آیا تھا کہ وہ جو تہر کھنچے کو کہہ گئے تھے وہ کیون نہ بھیجا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی جامے سے باہر اور حسین علی رنو چکر - حاضرین دربار لوٹنے لگے اور مہراج بلی کی دہشت اور بوکھلاہٹ دیکھکر اور بھی ہنسی آتی تھی انھون نے جھلا کر پہلے تو حسین علی کو دو چار سنائین - اسکے بعد نوابصاحب کی لے دے کی کہا کہ ایسے بدتمیز آدمی نوکر رکھے ہین -

مسخرہ - حضور نواب نیچے جھاڑ کے لڑنے لگے -

مہراج - چپ رہو یو مسخرہ کاہے واسطے بکتا ہو -

مسخرہ - خداوند یہ بدنامی کا ٹوکرہ اُٹھانا تھا حضور کو -

مہراج - نواب اب یہ بڑھ چلے - ہان !!! -

مسخرہ - خداوند آپ سردار مہتر ہین ہمارے - ہماری اور آپ کی کیا برابری -

مہراج - بہت سے کتے ایسے بکا کرتے ہین -

مسخرہ - آپ بھی نرے لینڈی رہے - بکا نہین بھونکا کہیے - بکتے ہم آپ ہین - کتے بھونکتے ہین - بولنا تک نہین آتا بس جائیے بھی -

نوابصاحب نے کہا بھئی اب یہ تحقیقات باقی ہو کہ ناز و نے انکو بلوایا ہو - یا مہتر کی فرمایش کی ہو -

مسخرہ - حضور یہ غلام نے جا کے حسین علی کو سکھا دیا تھا کہ کہنا مہتر کو بھیج دیجیے -

مہراج بلی خوش ہو گئے بے ایمان مسخرہ - مین ڈمین کہتا تھا کہ پہلے تو مجھ سے کہا کہ ناز و نے بلایا ہو کہا ہو آج ضرور ملین - اور اب کہتا ہو کہ مہتر کو بلوایا ہو - یہ کیا - اب معلوم ہوا کہ یہ ان مسخر الدولہ کی کارسازی تھی - اچھا بچا ٹھہر تو جاؤ - اُسنے کہا حضور یہ نہ سکھاتا تو دو گھڑی ہنسی دل لگی کہان سے ہوتی -

مہراج بلی بولے بجا ہو تو نقل محفل ہم ہی کو مقرر کیا ہو تیر مذاق کے لیے یہی نشانہ تجویز ا ہو - ماشاءاللہ -

مسخرہ - مگر اللہ جانتا ہو کیا مزاج پایا ہو مہراج بلی نے

تعریف کرنا فضول ہی -
نواب - واہ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے لوگ یہ اپنا
مثل نہین رکھتے -
مسخرہ - حضور پیدا تو ہوتے ہین مگر جو غیرت دار ہوتے ہین
وہ جلد پنجرہ خالی کر دیتے ہین -
مہراج - (گھونسا دکھا کر) واللہ سچ کہتا ہون میرے
ہاتھ سے پٹوگے ایک دن -
مسخرہ - حضور ہمارے مہتر حضور کو اختیار ہی -
نواب - بھئی اب تو سارے لکھنؤ کے مہترون کے اور
خاکروبون کے سردار ہوگئے تم -
مسخرہ - اجی حضور بھلا خاکروب کیا خاک اِنکا رعب
مانتے ہونگے - محض جھونٹ - لغو -
نواب - کیا خوب - واہ صاحب وا - اچھا فقرہ ہوا -
مسخرہ - (اکڑکر) جو کہونگا حضور ایسی ہی کہونگا -
مہراج - لے اب رات زیادہ آئی - خدا حافظ -
نواب صاحب نے مسکراکر کہا ہان بھائی پیغام آیا ہی
بیتابی کیون نہو - اور روز اُٹھنے کا نام نہین لیتے تھے -
دھنئی دے کے بیٹھتے تھے - آج ابھی سے جاؤن جاؤن
پکار رہے ہین - بہت اچھا خدا حافظ - کل ملاقات ہوگی
مہراج بلی جی ہان کہکر رخصت ہوے تو مسخرہ بھی اِنکے ساتھ ہولیا
انھون نے راستے مین کہا - یار بیوی ہماری ذرا علیل ہین
اور ناز و کے پاس جانا فرض ہی - کوئی تدبیر ایسی بتاؤ
کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے - بیوی بھی ناراض نہون
اور ناز و سے بھی ملاقات ہو - مسخرے نے کہا وہ
تدبیر بتاؤن کہ کبھی بٹ ہی نہ پڑے تھوڑی دیر سوچ کر کہا

مسخرہ - بھئی کیا تدبیر سوجھی ہی واللہ نہ کہوگے یار -
مہراج - کیا بھئی کیا آگیا کچھ ذہن اقدس مین -
مسخرہ - حضور وہ سوجھی ہی واللہ کہ بٹ پڑ ہی نہ سکے -
مہراج - بھئی یہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوے ہین
کہ ڈالو - ذرا کہ ڈالو -
مسخرہ - آپکی زوجۂ مقدسہ کا سن شریف کیا ہی -
مہراج - ہماری بیوی کا سن - ای ہمسے چھوٹی ہین -
راوی - مسخرہ اِس فقرے پر انکو بہت بناتا مگر چونکہ کوئی
داد دینے والا نہ تھا دل ہی مین ہنسکر خاموش ہورہا -
مسخرہ - وہ آپ سے چھوٹی ہین - مانا - مگر آخر کیا سن ہوگا
مہراج - یہی چالیس کے پیٹے مین - بس اور کیا -
مسخرہ - چالیس کے پیٹے مین - تو ادھیڑ ہین -
مہراج - کاٹھی بہت اچھی پائی ہی مگر دو ایک روز سے
بخار آتا ہی - ذرا علیل ہین -
مسخرہ - اچھا اور شکل و صورت کیسی ہی -
مہراج - گوری چٹی ہین - گول چہرہ - بال جیسے کالا بھونرا
کمر پتلی - نشیلی آنکھین - تمنّ ساقن کو دیکھا تھا -
مسخرہ - ہان ہان - ابھی کل کی تو بات ہی -
مہراج - بس بعینہ تمنّ ساقن کی سی ہین - تمن کو چھپائیے
اور انکو دکھائیے اور انکو چھپائیے اور تمن کو دکھائیے -
راوی - حضرات ناظرین اب ہنسی ضبط نہین ہوسکتی -
بس سادہ لوحی کا خاتمہ کردیا - بیوی کا کل حال مع حلیہ
سراپا کس صراحت کے ساتھ بتا رہے ہین جیسے کسی کی لونڈی
مال لیکے مفرور ہوجائے اور وہ تھانے پر رپٹ لکھانے جائے
اور ٹھیک ٹھیک حلیہ بتائے - ایک تو وہ گرماگرم فقرہ ہوا تھا

کہ بیوی ہمسے چھوٹی ہین - دوسرا لطیفہ یہ ہوا کہ کمن ساقن کی
ہمشکل اور ہموزن ہین - واللہ عجب آدمی ہین - لاحول ولاقوۃ
مسخرہ - اب ایک بات اور دریافت کرنا باقی ہے -
مہراج - ارے یار کہان تو تدبیر بتاتے تھے کہان اب
بیوی کا حلیہ دریافت کرتے ہو -
مسخرہ - حضرت بڑے جلد باز آدمی ہین آپ واللہ -
مہراج - اب تم ہی سوچو کہ معشوق بلوائے اور ہم نہ جائین
توکیسی معیوب بات ہے - ہے کہ نہین -
مسخرہ - بیشک - مگر جائیے اور بیچ کھیت جائیے -
مہراج - نازو سے تو یہ کہنے سنے رہے کہ جورو کے خوف
کے مارے نہین آسکے پھر کیا کرین -
مسخرہ - ایک تدبیر سوچی ہے ہمنے - پہلے یہ بتائیے کہ آپکی
بیوی نیک یا رسا ہین کہ نہین -
مہراج - انکی نیکی کا کیا کہنا - کیا شک بھی ہے -
مسخرہ - اچھا تو سن تو انکا ادھیڑ ہے - ایک بات - یہ خوف
نہین کہ تیرہ چودہ برس کی سن والی ہین نہین کہ جوانی پھٹی
پڑتی ہو اور نیک بھی ہین - تیسرے کمن ساقن کی سی پھر
اب انکی جانب سے آپ کو نڈر رہنا چاہیے - تو تدبیر یہ
سوچا ہون کہ ــــ مگر ایک بات اور غور طلب ہے - اب
اسوقت جو دروازہ کھلوائیے گا تو کون کھولیگا -
مہراج - مہری - مگر جوان عورت ہے دروازہ کھولتے ہی
بھاگ جائیگی - اور ہم دروازہ بند کر دینگے اور جا کے
سو رہینگے - بس -
مسخرہ - نیچے سوتے ہو کہ چھت پر -
مہراج - کوٹھے پر - زینہ بالکل سامنے ہے کھٹ کھٹ چڑھ گئے
اور بائین ہاتھ کو راوٹی ہے - وہان پلنگ بچھا ہے - گئے اور
سو رہے - بس -
مسخرہ - اچھا تو پھر تمھاری بیوی تو نہ آئینگی وہان -
مہراج - نہین اگر ہم بلائین تو شاید آجائین -
مسخرہ - کیونکہ بلاتے ہو کیا کہکے پکارتے ہو -
مہراج - مہری سے کہدیتے ہین ذرا بھیجدو -
مسخرہ - لو بھائی صاحب تدبیر یہ ہے کہ آپ تو دروازے پر
پکاریے آپ کی آواز مہری بھی پہچان لیگی - اور بیوی بھی -
اندھیری رات - ادھر آواز دیجیے اور لمبے ہوجیے - مہری
کنڈی کھول کے بھاگ جائیگی بندہ راوٹی مین دبک کے
پڑ رہیگا - اور تڑکے گجر دم نکلکے رفو چکر ہو جائیگا - سانپ مرے
نہ لاٹھی ٹوٹے - کیون کیسی تدبیر ہے - وہ تدبیر سوچی ہے کہ
کبھی ہٹ ہی نہ پڑے -

مہراج جی سادہ لوح دشمن عقل تو تھے ہی - مسخرے
کی پیٹھ ٹھونک دی - بھئی کیا سوجھی ہے - مانتا ہون استاد -
بس تم راوٹی مین جا کر پڑ رہنا - اور تڑکے جب سب سوتے
ہوئے تو چپکے سے چمپت ہونا -

مسخرے نے انسے اتفاق کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا -
باقی رہا یہ امر کہ آپکی بیوی صاحب تشریف رکھتی ہین پھر باشد
ہمکو کیا ہم انکو بلائین ہی گے نہین اور بلا کے کیا اپنا فضیحتا
کرائینگے - وہ غل مچائینگی تو ہم دھرلیے جائینگے -

مہراج جی کو اور بھی تشفی ہوگئی کہ سچ کہتا ہے بچارہ اول
تو شریف بھلے مانس آدمی - دوسرے کیا اپنا فضیحتا کرائیگا
اس صلاح پر راضی ہوگئے اور صرف راضی ہی نہین ہوے
بلکہ مسخرے کا شکریہ بھی ادا کیا - اب راستے مین

چنڈا اگلنخیر و کی خوشامد بھی ہوتی جاتی ہو کہ تم ہمارے دلی دوست ہو اور ہمارے یار ہو۔ اور ہم تمکو آج سے کچھ طلب بھی دیا کرینگے اور تمکو خوش کردینگے۔

مسخرہ۔ آپکی بیوی افیم تو نہین کھاتی ہین۔

مہراج۔ جی نہین افیم کیسی۔ چانڈو تک تو پیتی نہین۔

راوی۔ ماشاء اللہ کتنا موزون جواب دیا ہو کہ افیم کیا معنی چانڈو تک نہین پیتین۔ جیسے کوئی شخص پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین۔ اُسکے جواب مین کہا جاے کہ شراب کیسی ہم ولائتی پانی تک تو پیتے نہین۔

مسخرہ۔ چانڈو تک نہین پیتین! یہ کیسے تعجب ہو۔

مہراج۔ بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو مین نہین جانتا مگر میرے سامنے تو کبھی نہین پیا۔

راوی۔ یہ لطیفہ اور بھی بڑھ گیا طبیعت داری کے یہی معنی ہین کہ ایک سے ایک بڑھکر لطیفہ ہو۔

مسخرہ۔ کیا تڑکے گجردم اُٹھتی ہین۔

مہراج۔ ہان کوئی چھ ساڑھے چھ بجے تک۔

مسخرہ۔ اُنکے پاس رات کو کوئی سوتا بھی ہو۔

مہراج۔ کیا۔ یہ کیا بات۔ اسکے معنی کیا۔

مسخرہ۔ کیون اسمین آپ کو تردد کیا ہوا۔

مہراج۔ اسمین کوئی تردد کی بات نہین۔ درست آپ کی بیوی کے ساتھ رات کو کون سوتا ہو۔

مسخرہ۔ میری لڑکی میرا نواسا۔ کیون کیا عیب ہو۔

مہراج۔ او۔ ایسا بات ہم اور کچھ سمجھا تھا۔

مسخرہ۔ اور آپ کیا سمجھے تھے کہ مین پوچھتا ہون کہ نواب رونق جنگ یا محمد عسکری کی نسبت۔ بات کہتا ہون۔

مہراج۔ ہان ہان مین سمجھ گیا مگر ——

راوی۔ اپنا سر سمجھے۔ دوسرا ہوتا تو گھبرا جاتا۔ یہ آپ بک کیا رہے ہین۔ دنیا بھر کی باتین کہکر ٹھنڈا کیا کہ (بات کہتا ہون) اور یہ اسی مین خوش۔

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کا مکان قریب آیا تو اُنھون نے مسخرے کو تھوڑی دور سے دکھایا اور دروازے پر لیجا کر کہا دیکھو یہ ادھر سے زینہ ہو اور یہ ہماری راوٹی ہو۔ بس اسی مین پلنگ بچھا ہوا ہو۔ وہین جاکے سو رہو۔ مگر گجردم اُٹھنا یہ کہکر آپ نے دروازہ دھمدھمایا۔ کون ہو کہا ہم۔ کسی عورت نے دروازہ کھولا اور فوراً کوٹھے پر چلی گئی۔ مسخرے نے جاکر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

مسخر الدولہ میان چنڈا اگلنخیر و کو تو یہان چھوڑ آئے انکو وہ تدبیر سوجھی تھی کہ کسی حالت مین پٹ ہی نہ پڑے اب مہراج بلی صاحب بی نازو جان کے مکان کیطرف خوش خوش جانے لگے۔ بہتا ہی بشاش کہ۔ع

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اِدھر نازو جان سے ملینگے۔ اُدھر بیوی سے بھی کھٹ پٹ نہو گی لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کرکے چنو کی جورو کے مکان پر پہونچے۔ پہلے آہستہ سے پکارا پھر دروازے کو تھپکی دی۔ پھر کنڈی ہلائی۔ کوئی ہو۔ ارے کوئی ہو۔ دروازہ کھولو ایک بجگیا۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ آخرکار دو بجے کے وقت آواز آئی (ارے بھئی کون ہو) انھون نے کہا ذری کھڑکی کھولیے۔ ماما نے کھڑکی کھولی۔ پوچھا نازو ہین۔ ماما نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور نازو کی چارپائی کے پاس جاکر اُسکو جگایا اور کہا بیوی وہ منشی جی آئے ہین۔ مہراج بلی نام ہو۔ کیا نام ہو۔

نازو انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی - کون ہے - کہا ہوی وہ جو اُس دن
متبردون پر کھپا (خفا) ہوے تھے - مہراج بلی نام ہے - کیا نام ہے
نازو - (پھر لیٹ کر) ہوا اور گور - نیند اچٹ گئی -
ماما - توکیا کہہ دون - وہ بڑی دیر کے کھڑے ہین -
نازو - کہہ دو - یہان کوئی نہین - آج - اور اتی رات گئے
نہ آیا کرین - یہی کہہ دو -
ماما - ہجور - آج تو یہان کوئی نہین ہے اور اِتی رات گئے
نہ آیا کیجیے بدنامی ہوگی -
مہراج - ماماجی ہمکو تو بی نازو نے آج بلوایا تھا -
ماما - ای نہین میان سر شام سے تو گئی ہین -
مہراج - او ہم بیوقوف ہی ہین - لاحول ولا قوة -
ماما - اور آدمی کون گیا تھا آپ کے پاس -

مہراج بلی سمجھ گئے کہ یار لوگون نے چکمہ دیا اور حسین علی کو سکھا دیا کہ کہنا نازو نے بلایا ہے مگر شستے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد -

مہراج بلی بیچارے گرتے پڑتے افتان و خیزان وہان سے چلے مگر ایک تو یون ہی تھکے ہوے تھے - دوسرے اس مایوسی نے اِنکو اور بھی پریشان اور خستہ کر دیا تھا - راہ چلنا دوبھر ہو گیا مارے غصہ کے انکی حالت دگرگون تھی کہ ناگفتہ بہ - نواب صاحب اور اُنکے رفقا کو صلواتین دیتے اور چپکے چپکے کوستے چلے آتے ہین -

کانسٹبل - کون - کون - کون آتا ہے -
مہراج - ہم ہین مہراج بلی صاحب -

پھر کچھ دور آگے بڑھے اور کانسٹبل نے للکارا - کون کون جاتا ہے "ہم ہین منشی مہراج بلی صاحب" - کون مہراج بلی کہا - کون مہراج بلی کیا معنی - اُسنے کہا ٹھہر جاؤ کہان سے آتے ہو - اسوقت دو بجے رات کو یہان کام ہی کیا ہے - قریب آنکے لالٹین سے جو دیکھا تو کہا بندگی - اسوقت کہان منشی جی مہراج بلی اب کس کس سے بتائین کہ کہان سے آتے ہین - اور کیا کام تھا - سخت پریشانی مین گرفتار - اپنی زندگی سے بیزار - یہ کہتے چلے آتے تھے کہ خدا اُن لوگون سے سمجھے کہ جنھون نے دھوکا دیا ہمکو - ادھر تو یہ ندامت اور صدمہ کہ نازو سے ملاقات نہوئی اور اُدھر وہ جھلاہٹ کہ نواب صاحب اور اُنکے رفقا نے کیا دھوکا دیا -

ہوے کے جل لیگیا تصویر ہوا بادی چور
برف والے یہ پڑے اوس نگوڑا در گور

معشوقہ نسرین بدن بی قمرن دو گھڑی دن رہے سے خوب نکھر کر اور ہر ہفت آرایش سے مزین ہوکر مہتابی پر اٹھلا رہی تھین بوڑھی مغلانی جو باوصف پیرانہ سالی ابھی تک مستانی تھی - ان کو بتا رہی تھی کہ دیکھیے حضور وہ موتی محل کی عمارت کا برج نظر آتا ہے وہ سامنے ناک کی سیدھ پر دریا لہراتا ہے وہ مارکین کی کوٹھی کا مینار ہے وہ بادشاہ باغ کی دیوار ہے - وہ بڑا امام بارہ ہے - وہ عہد شاہی کا پرانا اکھاڑا ہے حضور شہر کی ہر گلی اُس زمانے مین بہشت کو شرماتی تھی نسیم سحری سیدھی جنت سے آتی تھی - اور سرکار قیصر باغ تو سچ مچ پرستان تھا ہائے کیا سمان تھا حضور دو گھڑی دن رہے ہزار بارہ سو پریان بناؤ چناؤ کرکے کمرون پر کھڑی رہتی تھین کہ جہان پناہ کی سواری مثل باد بہاری ادھر سے گذرے تو نظارہ بازی اور سحر طرازی ہو - جدھر سے نکل گئی آوازین آنے لگین - جانعالم ہم بھی آئین - سلطان عالم ہم بھی آئین کوئی بیباک چست و چالاک

آنکھین لڑانے لگی کوئی جہان پناہ کو دیکھکر فرط محبت سے مسکرانے لگی - ہر پری پیکر کی ایک نئی ہی ادا تھی - اور ہر ادا دلستان دلربا تھی کسی نے سواری کے قریب آتے ہی ذرا منھ پھیر لیا کسی نے جھک کر آدھا پٹ بھیڑ دیا - اور جب جانعالم کنھیا بنکے تیون مین چھپتے تھے اور وہ پریان اُنکو ادھر اُدھر ڈھونڈھتی ڈھونڈھ پھرتی تھین تو (آہ سرد بھر کے) ہاے وہ دن اب کہان ع

	جان عالم کو ڈھونڈھنی نکلی	

ہاے اور جس خوش نصیب کو کہین تہ خانے وہ خانے مین ملگئے - بس اُسکی رتی بلند ہوگئی - ہاتھا پائی ہونے لگی - ایک لنکا بھی بنوائی تھی - وہ ابتک موجود ہی - مگر اُدھر کے رجواڑون کو اللہ جانے کیا سوجھی کہ لنکا کی اُلٹی کو بھی مسمار کر کے ایک بار تو ار امکان وہان نبوار ہے ہین - حضور جن دنون وہان میلے ہوتے تھے کیا عرض کرون کہ کیا رنگ اور کیا عالم تھا پرستان کی اصل و حقیقت کیا ہی - ای توبہ - اصل پرستان تو یہی تھا اندر کا اکھاڑا کر دیا تھا - ہر کہیا تک پر حضور بر بجی تو پنین لگی رہتی تھین اور حبشیون کا رسالہ اور اختری پلٹن اور قنا ہٹاریون کا رسالہ مین کیا عرض کرون - کیا کوئی شہر اسکی ٹکر کا تھا - اُس زمانے مین ای توبہ - اب گو لٹگیا ہی - مگر وہی مثل ہی کہ ہاتھی لٹیگا تو کہانتک لٹیگا - ستارے جو لوگ جنتے تھے قیصر باغ مین بس یہ سمجھ لیجیے کہ فیل نشین ہوگئے گنج اور محلے اور کٹرے آباد کر لیے - جو ایک دفعہ آیا بس پارس کی خاصیت تھی - پارس کی - مین کیا عرض کرون وہ اور ہی زمانہ تھا - اب قیصر باغ مین کتے لوٹتے ہین جب کبھی دربار و دربار کے لیے کچھ تعلق ار آگئے تو ذرا چہل پہل ہوگئی - اور وہ بھی کیا - اُف کیا دھما چوکڑی مچا کرتی تھی - ایک پوری پلٹن کی پلٹن تو ان دولاؤن ہی کی تھی - ذرا خوش ہوے اور دولہ کا خطاب دیدیا - اب وہ بات کہان - افسوس -

قمرن - ہمنے آٹھ دس دفان (دفعہ) قیصر باغ دیکھا ہی -

مغلانی - ای سرکار بھلا آپ کہان سے دیکھ سکین - اول تو ابھی کوئی بہت ہو بہت ہو شاید سولہ برس کا سن ہو - دوسرے پرندہ پر تو مار نہین سکتا تھا - مگر ایک بات ہی - جان بخشی ہو تو عرض کرون اگر کسی بادشاہ یا وزیر کی آنکھ اُس زمانے مین حضور پر پڑتی تو بیشک آپ بھی کسی محل کے نام سے مشہور ہو جاتین دشمنون کی آنکھون مین خاک وہ شکل صورت پائی ہی حضور نے -

قمرن - ای یہ میری تعریفین ہو رہی ہین - اوئی -

مغلانی - کیا آپ اس قابل نہین ہین - واہ چندے آفتاب چندے مہتاب -

قمرن - تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی - ہم ہین کیا -

اتنے مین آواز آئی (ملائی کی برف) (ملائی کی برف کے)

قمرن تو خدا ہی سے دعا مانگتی تھین کہ اس نمکین گبھرو کی صورت دیکھین - مغلانی کو کسی بہانے سے ٹالا اور نیچے پہونچین اور اُسی مقام پر کھڑی ہو کر برف والے کو دیکھکر مسکرانے لگین - آج یہ بھی شربتی کا گلنار رنگا ہوا انگرکھا ڈانٹ کے آئے تھے گندھی کی دکان پر بیٹھ کر ٹکے کا مصلح کا تیل بھی بالون مین ڈالا تھا نکے دار ٹوپی بھی سر پر تھی - کامدانی کی - اکادکا بوٹیان چھوٹے نیچے کا مخملی جوتا بھی پانون مین تھا - گھٹنا بھی چست کمر سے ایک چادر ابھی لپٹا ہوا -

برف والا - (جھک کر سلام کیا) ہجور -

قمرن - ارے چپ موے گنوار - ہولے ہولے بول -

برف والا - بہت کھوب (خوب) آج کی برف تو کھائیے -

قمرن - آواز سنتے ہی مین دوڑی آئی -

برف والا - ساں ہجور کو ہمسے محبت ہو نا - ہم بھی اسی کے
ٹھو کے ہین کھدا اوند (خداوند)

قمرن - کیا! - اور سنو - ایڑی چوٹی پر صدقے کر دون -
اب یہ کھنڈ ہوگیا کہ ہمکو اس موئے ناچیز سے محبت ہی - جا کے
گڑھیا مین منھ دھوآ -

برف والا - ای ہجور (حضور) آدمی ہی سے آدمی محبت
کرتا ہی - اللہ جتیا رکھے -

قمرن - تو تو - آدمی ہی - ۶ -

جیسے دھونسا گھوڑا نوبت کا

برف والا - اچھا تو ہجور پھر دھونسا کیسا گرجتا ہی -

قمرن - جو گرجتا ہی وہ برستا نہین -

برف والا - سرکار کی کلپھیان دون - گھڑا خالی کرادیجے
گئی (خدا) ہجور کو سلامت رکھے -

قمرن - اچھا دے جا - مہری دیکھو ایک برف والا آیا ہی
اس سے قلفیان لے لو -

مہری جو دروازے کے قریب گئی اور برف والے کو
سر سے پانؤن تک دیکھا تو آہستہ سے قمرن سے کہا -
سرکار یہ برف والا کاہے کو ہی یہ تو کوئی —— ذری آپ
دیکھیے تو - کیا صورت پائی ہے -

قمرن نے کہا ہان ہان برسون ہم دیکھ چکے ہین - وہ
دوسری مہری ساتھ تھی - ایمین ہو گیا - ہان ذرا لونڈا ہی ابھی -
مہری بولی سرکار تعجب کرتی ہو - یہ کہکر دروازے کے
پاس سے کہا ارے او لونڈے برف کی کلفیان نکال - اسنے
کہا بہت خوب مہری صاحب - مگر سرکار تو گھڑا کا گھڑا
لینے کو فرماتی ہین - حکم ہوا ہان ہان سب کھائینگے ملکے
انکی دوگانا اوپر سے نہین اُترین - برف والے کا آدمی گھڑا
ڈیوڑھی کیطرف سے لیگیا تو اودھر قمرن اکیلی رہگئی قریب بلاکر
کہا - مین صدقے اپنی تصویر تو اُتروا کے ہمین دے دے
کسی اچھے مصور سے اُتروانا - دام ہم دینگے - اُسنے کہا ہجور
اپنی تصویر تو مجھے دین - جیب سے تصویر نکال کر دیدی
اُسنے کہا اب مین جاؤنگا کوئی دیکھ نہ لے - کچھ سوچ کر قمرن نے
تصویر واپس لی اور اسکو رخصت کیا -

تھوڑی دیر مین چاندنی نامے ایک عورت انکی دوگانا کے
پاس آئی اور کان مین کچھ کہا - دوگانا نے قمرن سے پوچھا -
ای بہن کیا تم اتنی سادی ہوگئین کہ اپنی تصویر اُس موئے
بے ایمان نٹ کھٹ کو دے دی - قمرن نے کہا نہین نہین
دے دینے کو تو مین نے دے دی تھی مگر پھیرے لی - یہ کہکر
دھم دھم کرتی ہوئی دوسرے زینے سے نیچے کے کمرے مین
گئی تو کیا دیکھتی ہی کہ دروازہ کھلا ہوا اور تصویر جہان رکھی تھی
وہان سے غائب معلوم ہوا کہ دروازے کی کنڈی ڈھیلی ہی
اور لوہے کی سلاخون کی راہ سے تصویر لیکے چلدیا - اوپر جاکر
انھون نے بدحواسی کے ساتھ کہا بہن وہ تو جُل دے گیا موا
کیا جانے کہین کس کس کو دکھائیگا -

دوگانا - وہ کہتا پھرتا ہی کہ اگر بیگم صاحب دس ہجار (ہزار)
روپیہ دین تو کھیریت (خیریت) ہی نہین تو ہم نواب صاحب کو
دکھائینگے اور جو جی مین آئیگا کہینگے -

قمرن - اب مین کسکے آگے جائے دُکھڑا رودون مغلانی سے
تو ضرور ہی کہونگی - بی مغلانی -

مغلانی - حاضر ہوئی حضور - کیا حکم ہوتا ہی -

قمرن نے گھبراہٹ کے ساتھ کیفیت بیان کی اور بڑا

خوف یہ تھا کہ اگر قادر یا محلے والون کے ہاتھ تصویر پڑ جائیگی تو
غضب ہی ہو جائیگا اور پھر قادر فوراً تو جدا ہی مین نالش
جڑ دیگا ذرا نہین ڈریگا کہ ذرا ڈر کے اور یہ عیش اور چین سب
جاتا رہیگا ۔ اور کیا کرایا خاک مین ملجائیگا ۔
مغلانی ۔ اُس برف والے کی عمر کیا ہوگی بیگم صاحب ۔
قمرن ۔ اے یہی ہمارا اتنا سن ہوگا ۔ سولہ سترہ برس کا ۔
مغلانی ۔ اور شکل صورت کیسی ہے ۔ کالا ہے گورا ہے ۔
قمرن ۔ نہین سانولا سانولا ہے ۔ مگر بہت نمکین ہے ۔
مغلانی ۔ تو اب بڑا خیال یہ ہے کہ لوگ بانہ ہنو باندھینگے ۔
قمرن ۔ اللہ کرے میرا وبال پڑے نگوڑے پر میرا تو بُرا ابیری
نکلا اب مین کیا کرون لوگو ۔
مغلانی ۔ بڑی بِڈھب ہوئی ۔ مگر گھبرائیے نہین مین سوچ
لون ۔ آپ خاطر جمع رکھیں ۔
قمرن ۔ کوئی آتا ہے ۔ اب کسی اور کے سامنے کانا پھوسی نکرنا
جسمین اور لوگ بھی تاڑ جائین ۔
اتنے مین مہری آئی تو مغلانی ہٹ گئی ۔ اور مہری سے کہا
دیکھو پیچھے تہ خانے کے پاس کوڑے کا ڈھیر لگا ہوا ہے
اُسکو صاف کراؤ جاکے ۔ اُدھر قمرن اور اُنکی منہ بولی بہن
اور چاندنی ہین یون باتین کرنے لگین ۔
قمرن نے کہا بڑا جل دے گیا دگانا ۔ موا چلتا کسطرح
ہے تکلے کی طرح بل کھاتا ہوا ۔ خدا سمجھے مونڈی کاٹے سے
دُگانا ۔ ہمنے تو پہلے ہی دن کہدیا تھا بہن ۔ تم سمجھین جلاپے
کہتی ہین ۔ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا ۔
قمرن ۔ اے تو ہم یہ اُس موے کے ہتکھنڈے کیا جانتے تھے
اور سوتیا ڈاہ ۔ اور جلاپا یہ سب تمھارا خیال ہی خیال ہے ۔

دُگانا ۔ ہمنے کیا ایسی بات بتائی تھی بہن جو تم یاتین ۔
قمرن ۔ اُسکی اُجڑی برف کو آگ لگے اللہ کرے ۔ کیا جانے
کس کس کو دکھاتا پھریگا ۔
دُگانا ۔ (کان مین) کچھ آگا پیچھا بھی سوچتی ہو کہ ہو گا کیا
ہی ہی کیسے چین سے نکالی جاؤ گی ۔ یہ چین ہر کوئی کو نصیب
ہو سکتے ہین بھلا ۔ مگر ایک کام کرو ۔ بہت گھبراہٹ نہ کرو
دل ہی دل مین رکھو کاہے سے زمانہ بہت برا جاتا ہے بہت برا
وقت آلگا ہے ۔ یہی جو نوکر چاکر ہین اگر انپر بات کھل جائیگی تو
یہی دباکے کچھ لے مرینگے بہن ۔ ہو کس خیال مین تم ۔ ذرا ہنسو
بولو ۔ جسمین انپر بات نہ کھولے ۔
قمرن ۔ کیا ہنسون بولون بہن ۔ دل تو رو رہا ہے ۔ اے بی مغلانی یہان
آؤ تمھین کچھ گانا دانا بھی آتا ہے ۔ کچھ گاؤ کہ دو گھڑی دل ہی بہلے ۔
مغلانی ۔ حضور بے تالی بے سُری ہون مگر حکم بجالاتی ہون ۔ سے

جان تک مجھسے نہین کی تھی یہ پیاری مرزا ۔ کسطرح بھولے تجھے یاد تمھاری مرزا
مجھ زلیخا کو خدا نے دیا تمسا یوسف ۔ شکر ہے تم پہ مین جان سے واری مرزا

لاکھ پریون پہ شرف رکھتی ہے ہستی سچ ہون
آپ کے بوجے کی ہر ایک کہاری مرزا

قمرن ۔ یہ مرزا کون تھے بی مغلانی (ہنسکر)
مغلانی ۔ سرکار تو دل لگی کرتی ہین مجھ بوڑھی سے ۔
قمرن ۔ وہ تمھین بس معلوم ہوا کسی مرزا پر دل آیا تھا ۔
مغلانی ۔ پھر جوانی مین تو سب کا دل آتا ہے کوئی ایسی ہی ہوئی
ہوگی ہو تو نیک پارسا ہی رہے ۔
قمرن ۔ یہ تو ہمارے دل کی اللہ جانتا ہے ۔
دُگانا ۔ تم کیا کم اُدھاتی ستاتی ہو ۔ ایک ہی بس کی گانٹھ ہو
کاٹے کا منتر نہین ۔ کیا جانے کتنے ہی گھر گھالے ہونگے ۔

مغلانی - یہ تو عورت کے لیے فخر ہی حضور -

راوی - ماشاء اللہ - بیگم صاحب کو خوب راہ پر لا رہی ہو - قمرن بھی اس درجے کو تو پہونچ گئین - اور ابھی دیکھیے کیا جانے کیا کیا ہوئیگا - جب ایسے لوٹ پٹی پڑھانے والے اور بہکانے والے جمع ہون تو کسطرح سے عورت نہ بگڑ جائے -

بی قمرن سوچتی تھین کہ یا اللہ مین کیا کرون اور درد دل کہون تو کس سے کہون - اس موے برف والے سے خدا سمجھے - برانٹ کھٹ - ایک ہی کائیان - نکما - کیا جل دیکے تصویر لیگیا - اللہ اُس سے سمجھے اور اُسپر ہمارا صبر پڑے مجھے یہ ہو کیا گیا کہ چکمہ کھا گئی - اور ایسا چکمہ - ہم سمجھے تھے کہ تصویر تو ہمنے واپس لے ہی لی ہی - اب کاہے کا ڈر ہی - مگر بیعقلی یہ ہوئی کہ لوہے کے سیخچون کا خیال نہین رہا - بس اُسنے ہاتھ ڈال کے تصویر نکال لی اور لمبا ہوا - اور اب موا دھمکاتا ہی -

اپنی منھ بولی بہن کی طرف مخاطب ہوکر کہا - دُگانا جان اب بتاؤ تو ہم کیا کرین کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی ہی گو نگو کا معاملہ ہی - مگر پھر جو کچھ ہوگا وہ بھگت لینگے - سنگ آمد وسخت آمد -

اِن کی دُگانا نے کہا بہن اب بس ایک ہی تدبیر ہی - کچھ لے دیکے وہ تصویر اُس موے پاجی سے واپس لو وہ برانٹ کھٹ ہی - اللہ جانتا ہی اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہین - وہ خدا جانے کیا کیا جعل فریب کریگا اور کیا کیا جل دیگا - اچھے گھر بنا نہین دیا ہی - اور کیسی چکنی چپڑی باتین کرتا تھا کہ توبہ ہی بھلی کوئی جانے تین پانچ کچھ جانتا ہی نہین ہی - مگر بس کی گانٹھ ہی - اللہ اُس سے بھلے مانس کو سابقہ نہ ڈالے اُفوہ - ایک ہی موذی ہی -

قمرن نے کہا بہن ہمارے جی مین تو آتی ہی کہ ہم نواب صاحب سے صاف صاف کہدین - یہ تو کبھی حشر تک نہین کہینگے کہ ہمارا اُسپر دل آیا تھا - ارے توبہ - ہان یہ کہدینگے کہ وہ سیخچون سے ہاتھ ڈال کر ہماری تصویر اُڑا لے گیا اور زردوزی وہان رکھے تھے وہ بھی لیگیا -

دُگانا نے کہا کہ بس یہی ترکیب اچھی ہی - اگر نواب چاہین تو دو سو جوتے اُس موے پر پڑ جائین وہ ہی کیا - کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا - اُسکی بھی کچھ اصل وحقیقت ہی - یہ ہی کس کھیت کی مولی - تم اگر ذری بھی اشارہ کر دو تو چندیا موے کی گنجی کر دیجائے مگر بہن جو کام کرو ذری سوچ سمجھ کر - ہان دیکھو ایسا فعل انسان کو نہ کرنا چاہیے جسمین بدنامی ہو - اور اِس سے بڑھکر بدنامی اور کیا ہوگی - اور تمکو تو پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے - کہ اگر تمھارے میان کو معلوم ہوا کہ تم یہان ہو تو توبہ ہی بھلی ابھی ابھی تو نالش کر دیگا اور تم کو جانا پڑیگا - سرکار دربار سے کوئی لڑ سکتا ہی بھلا - کسکی مجال اور طاقت ہی -

قمرن - بہن کھانا پینا حرام ہوگیا - مین کیا کہون اب -

دُگانا - وہ بات ہی ایسی ہوئی مگر بادی چور ہی تو -

قمرن - دیکھتی کیا ہو جل دے کے تصویر غائب کر دی -

دُگانا - اللہ اس سے سمجھے - اِسکا جنازہ نکلے - موا کمبخت -

قمرن - اور اب خرنش بتاتا ہی کہ دس ہزار روپیہ دو -

دُگانا - جوتیان کھائیگا موا - اب اِسکا سر کھجلاتا ہی -

قمرن - اور یون اگر آتا جاتا تو ہمسے بہت کچھ پاتا -

دُگانا - ہان ہان کیا مین جانتی نہین ہون - یہ تو ہی ہی جب دل دیا تو مال کیا چیز ہی -

قمرن - اب ہمسے تو ٹکا نہ ملیگا - چاہے جو ہو -

دُگانا - پانچ جوتے اور حقے کا پانی موا در گور -

قمرن - ہی ہی نواب اگر سنین تو کیا حال ہو -
دُگانا - حال کیا آگ ہو جائین بگڑ جائین -
قمرن - بی مغلانی کے سوا اور تو کسی کو معلوم نہین ہی - اور ہمین یقین نہین آتا کہ بی مغلانی کسی سے ذکر کرین - اس موئے برف والے سے اللہ سمجھے اور اُسپر ہمارا صبر پڑے کس مزے سے ہم یہان رہتے تھے اُسنے آن کے یہ گل کھلایا - اب کھانا پینا سب حرام ہی - نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا ہی نہ پینا - اب مین کیا کرون میرے اللہ -
دُگانا - بہن اللہ پر شاکر رہو - بس ہر گھڑی اسی کی یاد رہے -
قمرن - تم تو وہی بات کہتی ہو بہن جو ——
دُگانا - اللہ سے بڑھکر بھی کوئی ہی - اوئی تم بھی کیا باتین کرتی ہو - وہی بیڑا پار کریگا - بس -
قمرن - اگر اُس مونڈی کاٹے کو پاؤن تو تکے تکے اُڑا دون بوٹیان نوچ نوچ کے چیلون کو دون -
دُگانا - اچھا ذری بی مغلانی کو بلاؤ پکار لو -
قمرن - اے بی مغلانی ذری یہان تو آنا -
دُگانا - ذرا ضروری کام ہی کچھ کہنا ہی -
قمرن نے دُگانا سے پوچھا کیون بہن ہم اپنی باجی سے کہین تو ہرج تو نہین ہی - کہا ضرور کہو واہ اُنسے بڑھکر کون ہی وہ درد دُکھ کی جیسی شریک ہونگی ویسا کوئی اور ہو سکتا ہی اُنکو ضرور بلاؤ - اور اُنسے صلاح لو - اتنے مین نازو خود آگئین ڈولی سے اُترین اور پوچھا کہان ہین - کوٹھے پر آن کے کہا اے آج یہ کیسا سناٹا پڑا ہی - اوئی کوئی بولتا ہی نہین - یہ بی مغلانی کہان ہین - قمرن نے کہا باجی جان سلام بی مغلانی سو رہی ہین اُنکی طبیعت اچھی نہین ہی - آؤ آؤ - پوچھا نواب کہان ہین کہا نواب اپنے یارون دوستون مین ہونگے - دُگانا کی طرف مخاطب ہو کر نازو مزاج کا حال پوچھنے لگین وہ بہت محبت سے پیش آئین -
نازو - مجاز تو اچھا ہی - اے کہان رہتی ہو -
دُگانا - کیون یہ کاہے سے پوچھا تم نے -
نازو - آج کتنے دنون بعد دکھائی دی ہو -
دُگانا - بجا ہی - نگوا نیے مہراج بلی سے کہان مہلت ملتی ہی جو کسو سے ملو - ہم سب سن چکے ہین -
نازو - تمھارا سر - چلو بس ہمسے یہ باتین نہ کرو -
دُگانا - (مسکرا کر) اے ہی ہی ہی - ذری سنبھلی ہوئی -
نازو - جیسی تم آپ ہو ویسا ہی سب کو سمجھتی ہو -
دُگانا - اب تمھارے دروازے پر تو کوڑا نہ رہتا ہوگا -
نازو - کیا صفائی کے داروغہ کے پاس ہو اُنکے گھر بیٹھی ہو ہمسے یہ باتین کرو گی نا تو ہم ایک کی دس سُنائینگے -
دُگانا - اب منھ نہ کھلواؤ - مہراج بلی کو نہین جانتی ہو کیا ننھی بنتی ہین -
نازو - کون ! کوئی ہوگا موا مہراج بلی مین الی بلی کو کیا جانون میری جوتی کی نوک سے -
دُگانا - صورت تو ذری دیکھو اپنی جھیپی ہوئی -
نازو - اوئی - جھیپی ہوئی - یہ کاہے سے - ارے تو بڑی شتا ہی - مین تجھے خوب جانتی ہون -
دُگانا - پوریان اور کچوریان اور موہن بھوگ تو خوب کھانے مین آتا ہوگا - میرے سر کی قسم سچ کہنا -
نازو - اب تم پٹوگی - یہ کیا واہی تباہی اول جلول بکتی ہو تمھین ہو کیا گیا ہی - شرم حیا سب بھون کھائی ہی کیا -

دُگانا - شرماتی نہین اور اوپر سے غرّاتی ہی -

نازو - (ہنسکر) یہ بہت ہوئی اور اوپر سے غرّاتی ہی -

قمرن - اِی کہان کا جھگڑا نکالا ہی تم لوگون نے بڑی دیر سے جھائین جھائین ہو رہی ہی -

نازو - سوکھتی ہو اسنے مغز کھا رکھا ہی - واہی تباہی بک رہی ہی اسے نہین معلوم کیا ہو گیا ہی -

اتنے مین مہری نے عرض کیا حضور سرکار آتے ہین یہ پوچھا

نواب - کہاہان - تھوڑی دیر مین نوابصاحب تشریف لائے "بی نازو جان صاحب کو ہمارا اسلام ہی" - اب بُرا نہ مانو تو ایک بات کہون تم بھی ہمارے گھر بیٹھ جاؤ - کہان کا جھگڑا - نازو نے انگوٹھا دکھا کر کہا - ای ٹھوبھی - لو اور سنو ایک بہن تو تمکو دیدی اب کیا گھر بھر تمھارے حوالے کردین - نوابصاحب کو یہ ادا اور تقریر بہت ہی پسند آئی - "بی نازو جان صاحب آپ ہمارا مطلب نہین سمجھین - مین نے یہ کہا کہ آپ بھی ہمارے گھر پڑ جائین تو ہمین قمرن کا جی بہلے" - قمرن تنک کر بولی جاؤ اب ہم نہین بولتے تمسے انکو تو کہتے ہو نازو جان بی نازو جان صاحب اور ہمکو خالی خولی قمرن - جاؤ بس اب ہم نہ بولینگے - ہمکو بی قمرن جان صاحب کیون نہ کہا کیا ہم مفت کے ہین - نواب صاحب نے گلے لگایا "بی قمرن جان صاحب آپ تو ذری سی بات پر خفا ہو جاتی ہین" - اتنے مین آواز آئی (لو ہیرامن توتے کا بچہ) سنتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئین "مہری اسکو بلاؤ" "ارے توتے والے او توتے والے" - اب نواب صاحب ہان ہان کہہ رہے ہین ارے یہ کیا غضب ہی یہ کیا ستم ڈھاتی ہو - از برائے خدا ذرا تو سمجھو یہ اتنی عورتین جو نوکر ہین یہ کس لیے ہین خواہ مخواہ غل مچاتی ہو - ایک مہری جاکے توتے کے تین بچے لائی تو بی قمرن کی باچھین کھل گئین اب انکو چرانے لگین چون چون چون چون - مول لے لو - چکانا دکانا نہین آتا - بس مول لے لو مہری نے عرض کیا سرکار دام دے دیے گئے حکم ہوا کہ آٹا گھول کے لاؤ - توتے کے بچون کو آٹا کھلانے لگین - ای مہری دودھ جاکے لاؤ - ایک روپی کا دودھ لاؤ جاکے - نازو نے ہنسکر کہا ایک روپی کے دودھ مین کیا ہو گا ایک اشرفی کا منگواؤ نہ -

نواب - (ہنسکر) ہان اور کیا ایک اشرفی کا تو ہو -

نازو - جی ہان اور کیا ایک روپی کا تھوڑا ہو گا -

قمرن - بناؤ - بناؤ - روپیہ خرچتے ہوے جان نکلتی ہی -

نازو - اِنکے دشمنون کی - کیا بکتی ہو واہیات -

نواب - کہنے دو - اِنکی گالیان سر آنکھون پر -

قمرن - یہی کہتے ہو کہ ہم پڑھے لکھے ہین - گالیان کہ کوسنا گالی گلوچ کی ہمکو عادت نہین - گالی موئی بیسوائین بکتی ہین -

نواب - اہاہا - کیا خوشبو آئی ہی - کوئی کیوڑے کا پھول لیے جاتا ہی شاید -

قمرن - محلہ بھر بس گیا - کیا مہک ہی واہ واہ -

مہری نے عرض کیا سرکار میان اختر آئے ہین کہا بلاؤ میان اختر تشریف لائے - مجرا عرض کرتا ہون حضور - مزاج اقدس یہ اسوقت تو واللہ معلوم ہوتا ہی کہ کیوڑے کے جنگل مین بیٹھے ہین - ع

ای گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہی
کہین عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا

نواب صاحب نے اِس شعر کی بڑی تعریف کی - بھئی کیا کہا ہی واللہ - ہان کچھ اور شعر پڑھیے مزہ آگیا اسوقت - اختر نے عرض کیا ع

کیا یون آئینے کا تاوان سکندر بیگم
چار آنے کا مُوا شیشہ تھا ٹوٹا ٹوٹا

قمرن نے مہری کو حکم دیا کہ بوتل لاؤ - نواب صاحب مسکراکر بولے یہ ستم ہی بس - اُٹھکر ایک کمرے مین تشریف لے گئے قمرن اور نازو کو بلایا ایک چسکی لگاکر قمرن کے لب زور سے چومے - اُسنے تنک کر کہا ای ہٹو بھی واہ - جو بات ہی وہ نری گنوارپنے کی - لیکے منھ چوڑ لیے - پھوہڑپنے کے سوا اور کوئی بات نہین - نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کچھ پیش دستی کرنی چاہی تو وہ جھٹک کر الگ ہٹ گئی - کہا بیت سے پانون نکالے ہین - ذری سنبھلے رہو - اتی بھی حیا نہین کہ باجی کے سامنے پیار کرتے ہین - پی کے پھر ہوش نہین رہتا واہ - ایک ہی چُلّو مین اُلّو ہوجاتے ہین - اور اُسدن چھٹن صاحب اور مہراج بلی کو ہنستے تھے آج یہ کیفیت ہی -

نواب صاحب کے دل مین آئی کہ آؤ دو گال اِنکی دگانا سے بھی ہنس بول لین - پوچھا یہ عورت کون بیٹھی ہی اسکو ہمارے پاس لاؤ - ہم اسکی صورت دیکھنے مانگتا ہی - قمرن نے کہا چپ رہو تم چلا جائے یہان سے -

”ولی اگر یہ صورت نہین دکھائیگا تو ہم نکال دیگا“ -
”تم کیا بچارا ہی ہم خود تم کو نکال دیگا“ -
”دیکھو ہم نواب صاحب بہادر ہی - تم چپ رہیگا“ -
”دیکھو ہم بیگم صاحب ہی - نواب قمرن بہو“ -

اِس فقرے پر نوابصاحب بہت ہنسے - کہا قمرن بہو کی ایک ہی ہوئی - اب آج سے ہمنے تمھارا نام یہی رکھدیا قمرن بہو ہی کہا کرینگے - اُسنے کہا - پرائی بہو بیٹیون کو تکتے ہو تمھین شرم نہین آتی - دگانا جان تم اندر چلی جاؤ - نوابصاحب دل لگی تو چاہتے ہی تھے فرمایا - ای دگانا جانی ذری صورت تو دکھادو جان من - پانون تو گورے گورے دیکھ لیے -

دگانا - صورت دیکھنے مین جمع خرچ ہوتی ہی - صورت دیکھنا ایسا ہنسی ٹھٹھا نہین ہی -

نواب - اچھا دو موٹے دیتے ہین -

دگانا - گڑیان کھاؤ دو پیسے کی -

نواب - اچھا گڑیان بھی منگا دینگے -

قمرن - (ہنسکر) ای مین کہتی ہون تمکو ہو کیا گیا ہی - واہ بن ناحق کی چھیڑ خانی - خدا واسطے کو -

نواب - دگانا جان - آؤ ہم تم کو گھر ڈال لین -

قمرن - یہ آج سب کو گھر ہی ڈالے لیتے ہین -

نواب - بلاؤ اپنی سب گیّان کو سب کو تمھاری سوت بنائینگے -

دگانا نے کہا کیا عورتون کا ہار پہنیے گا - دو بہت ہین اور مردون کا کون ٹھکانا - نہ دس پر بند نہ بیس پر بند - ہر دیگی چمچے - نوابصاحب نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم پر کون مرتا ہی آج کل کوئی نہ کوئی تو پھنسا ہی ہوگا - وہ بولی ای مجھ بڑھیا پر کیا کوئی مریگا - جوان ہوتی تو موے سیکڑون مرتے اور مرتے ہی تھے - راہ چلنا مشکل کا سامنا ہوجاتا تھا مگر مین بھی خوب گالیان دیتی اور کوستی اور برا بھلا کہتی تھی مگر مونڈی کاٹے غضب کے ہوتے ہین -

پوچھا بھلا کبھی کسی کو تصویر دینے کا بھی وعدہ کیا تھا کیون دگانا سچ کہنا -

تصویر کا لفظ سننا تھا کہ بس ستم ہوگیا - قمرن کے ہوش حواس غائب - ہی ہی اب کیا ہوگا - نکالی کی نکالی جاؤنگی اور ذلیل کی ذلیل ہونگی -

دُگانا بی مغلانی کا مُنہ دیکھنے لگین اور وہ اُسکا مُنہ تعجب
یہ ہوا کہ یہ اسقدر جلد انکو کیونکر معلوم ہوگیا۔
نواب صاحب اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے اور
وہان بی قمرن بھی بلوائی گئین۔
مغلانی۔ یامرے اللہ۔ رحم کرنا۔ تو ہی مالک ہی۔ اسوقت
بیچاری کی آبرو تیرے ہاتھ ہی۔
دُگانا۔ ای بُری بی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی تمھین تو ضرور
معلوم ہوگا۔
مغلانی۔ لو بوی بھلا مجھے کیون معلوم ہونے لگا مین بیچاری
نوکر آدمی اب مجھ سے کیا دل کا حال کہا کرتے ہین۔
نازو۔ یہ انکو تصویر کا حال کیونکر معلوم ہوگیا۔ دیکھیے اب
کیا ہوگا۔ کیون دُگانا۔
دُگانا۔ ہمارے تو ہوش قابو مین نہین ہین۔ اسوقت میرا
تو کلیجا دھڑک رہا ہی۔
نازو۔ مجھے تو رہ رہ کے یہ خیال آتا ہی کہ یہ کیونکر خبر پا گئے
اور کس سے سن لیا۔
قمرن کے دل مین تو چور تھا یقین ہوگیا کہ نوابصاحب
نے یہی پوچھنے کو بلایا ہوگا۔ حالانکہ اُنکے فرشتے خان کو بھی خبر
نہ تھی۔ اصلیت اِسکی یہ تھی کہ بی قمرن کی دُگانا پر ایک دفعہ
نوابصاحب عاشق ہوے تھے پیغام بھیجا تو اُسنے آنے سے
انکار کیا۔ مگر اپنی تصویر بھیجدی اور کہلا بھیجا کہ یہ تصویر دیکھ دیکھکر
جلا کرو۔ کمرے مین جاکر نوابصاحب نے وہی تصویر قمرن کو دکھائی
اور کہا اب جاکے ذرا چھپاؤ اپنی دُگانا کو۔
قمرن۔ ای یہ تمھارے ہاتھ کہان سے آگئی۔
نواب۔ اب اِسکا حال تمسے پھر کہینگے۔

قمرن۔ تو یہ کہیے آپ انپر بھی عاشق ہوے تھے یہ حال
ہمکو معلوم ہی نہ تھا (بگڑکر) اب تمھارا اعتبار ہمکو بالکل نرہا
یہ جو حضور غائب رہتے ہین۔ تو شاید کسی اور پر دل آیا ہی ہم تو
دن دن بھر صورت دیکھنے کو ترسین اور آپ اورون کی بغل
گرمائین۔
نواب۔ تم سے تو کوئی بات بھی کہنا گناہ ہی۔ لے اب جاکے
اپنی دُگانا کو چھپاؤ (پیار کرکے) پھر ہم پر خفا ہولینا۔
قمرن ہنستی کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تو سب کو حیرت
ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ مارپیٹ ہوگی۔ اور یہ
ہنستی ہوئی نکلین۔ آتے ہی دُگانا کو تصویر دکھا کر سلام کیا
اور کہا بڑی نیک پارسا بنتی تھین۔ اور جتنی وہان بیٹھی تھین
سب سے کہدیا۔ دُگانا بہت ہی جھینپین اور نازو نے بنانا
شروع کیا۔

قمرن کے میان۔ قادر

قمرن سی شوخ وشنگ اور چلبلی پری جھم بیوی کی مفارقت
سے اُسکے میان قادر کا بہت بُرا حال تھا جدائی کے صدمے
سہے نہین جاتے تھے کھانا پینا سب ترک دیوانون کیطرح تنکے
چننے لگا تھا۔ ہر دم مصروف گریہ وزاری ہر وقت بُکا وبین
شیون وشین ہاے قمرن واے قمرن دن رات بس یہی
غل مچایا کرتا تھا۔ ہر روز اُس کی خبر کو جاتا تھا۔ ایک
دن دیوار سے سر ٹکرایا تو سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا۔ ایک
دن ریل کی سڑک پر جاکر عین پٹری پر لیٹ رہا تاکہ
ریل کے نیچے دب کے مرجاوے پہلے تو لوگون نے اسکو یہ
بہکایا تھا کہ للتو تنبولی بھگالے گیا اور یہان تک اُلو بنایا کہ
کانپور دوڑا دیا وہان مارپیٹ بھی ہوئی اور ذلت بھی

اُٹھائی بعد اُسکے دو چار آدمیون نے کہا یا کہ وہ تو بھٹیاری ہوگئی سرا مین تکی ہی سرا مین بھی گیا ادھر اُدھر تلاش کی مگر قمرن تو مجلس امین تشریف رکھتی تھین سرا سے کیا بحث وہان سے بھی مایوس آیا۔ اُسکے دو ایک دوستون نے سمجھایا کہ یار وہ تو تجھ کو چھوڑ کے چلدی اب تو کیون اُس کے پیچھے لٹو ہی اب وہ تیرے کام کی کہان رہی اب اگر وہ آئے بھی تو تو نکالدے تجھ کو تو چاہیے کہ اُس کا نام بھی زبان پر نہ لائے اُسنے یہ دغا کی اور تو اُس کے واسطے اتنا بیقرار ہی۔ بڑے شرم کی بات ہی۔ مگر یہ اس قدر لٹو تھا کہ کسی کی نہین سنتا تھا اگر قمرن اُسکو ملتی تو لڑائی جھگڑا کیا معنی آدھی بات تک نہ کہتا اُس کو قمرن سے عشق تھا۔ دلی عشق مگر اس بدنصیب کو نواب کا سا کہان ملتا یہان وہ باتین کہان ۔ مغلانی اور مہریان اور پیشخدمتین اور محلدار اور سپاہی اور جواہرات اور زیور یہان کہان ۔ یہان وہی لاکھ اور چوڑی باقی اللہ اللہ خیر صلاح ۔ کدرا کے ایک دوست نے اس سے کہا کہ یار اب ایک کام کرو نواب رونق جنگ کے گھر مین آتی جاتی تھی ایسا نہ ہو نواب ہی کی آنکھ پڑ گئی ہو کون تاجب (تعجب) ہی کدرا نے کہا یار تم بھی بے پر کی اُڑاتے ہو کہان نواب صاحب اور کہان کمرن (قمرن)

مُنّے ۔ ہائے ہائے ارے جالم (ظالم) یہ شکل صورت بُری چیز ہی یار۔

کدرا ۔ نواب رونک جنگ ایسے آدمی ہی نہین ہین ۔ یہی تو کہتے ہین کہ بیوکوف ہو ۔

مُنّے ۔ تم تو پاگل ہو کہنے لگے ایسے آدمی ہی نہین ہین ارے جالم کھب صورت (خوب صورت) عورت کے سب گاہک ہوتے ہین ۔

کدرا ۔ تو رونک جنگ (رونق جنگ) کے کیا گھر پڑ گئی ۔

مُنّے ۔ اُنکے آدمیون سے چلکے ٹوہ تو چلے چلو جری (ذری) ۔

کدرا ۔ تو ایک کام کرو ۔ اپنے آپ نہ چلو سمجھے ۔

مُنّے ۔ پھر کون جائے گا ۔ تم تو پاگل ہو ۔ ابے چل کے ٹوہ تو لا ٹری کہین کا ۔

کدرا ۔ ہم امان کو چوڑیون کے بہانے بھیجین ۔ ہی کہ نہین ۔

مُنّے ۔ اچھا یہ کھوب سوچے یہی ٹھیک ہی ۔

کدرا ۔ امان چوڑیون کے بہانے جائین تو ٹوہ لین ۔

مُنّے ۔ اُنکو سکھا پڑھا کے بھیجنا ۔ بلاؤ ہم سمجھا دین ۔

کدرا ۔ نہین یار ۔ اب ہم عورت کی طرف سے کھٹک گئے ۔

مُنّے ۔ پاگل ہی کون تو اب اپنی مان کا بھی اعتبار نہین رہا تجھے جنکا ساٹھ پینسٹھ برس کا سن ہونے آیا ۔

کدرا ۔ عورت کا جو اعتبار کرے وہ ٹری ہی بس ۔

مُنّے ۔ یار تو کہتا سچ ہی مگر پانچون اُنگلیان برابر نہین ہوتین عورت عورت مین بڑا پھرک (فرق) ہی ۔

کدرا ۔ بھیّا یہ چار پیسے کی آشنا ہی اور کچھ نہین ۔

مُنّے ۔ تو اب اپنی امان کو بھیجو دیر نہ کرو ۔

کدرا ۔ امان امان ذری یہان آؤ ۔ آئین ۔

مُنّے ۔ یہ بوڑھی عورت ہی اس سے کچھ نہ ہوگا ۔

کدرا ۔ اچھا ہم اپنی بھابی کو بلاتے ہین ۔ مہتاب جاکے ہماری سالی ناجو کو تو بلا لاؤ ۔

مہتاب ۔ اجی وہ باتین سناتی ہی ۔ بُرا بھلا کہتی ہی ۔

کدرا ۔ تو جا تو کہنا کا درنے ابھی ابھی بلایا ہی ۔

مہتاب ۔ جانے کو مین جاتی ہون مُل وہ آئیگی نہین ۔

کدرا - آئے اور پیچ کیفیت آئے نہ آنا کیا معنی -
منے - ہان ہان جی کیون نہ آئیگی آئے اور پھر آئے -
مہتاب چنو کی جورو کے مکان پر گئی کہا کدرا نے ناجو کو بلایا ہی - بوڑھیا نے پوچھا کیون بلایا ہی - کہا اب یہ تو ہم کو نہین معلوم ہی مگر بلایا ہی جرور کرکے کہا ہی کہ ہمین ایک جروری کام ہی پوچھا ارے کچھ قمرن کا بھی حال ملا ہی قمرن کہان ہی - قمرن ہائے قمرن - ارے لوگو اب مین کیا کرون - میری عمر بھر کی کمائی گئی گذری اس کدرا سے اللہ سمجھے - ہائے - اری میری بچی ارے مین تیری صورت دیکھنے کو ترستی ہون - ہائے اب مین تجھے کہان پاؤن - میری بچی کو کہان لے گئے لوگو - اری قمرن تیری امی جان رو رہی ہی - ذری تو صورت دکھا دے - مہتاب نے اُنسے ہمدردی کی آخر یہ ہوا کیا کچھ سمجھ مین نہین آتا پہلے للتو ابچارے پر لوگون نے تہمت لگائی تھی اب کیا جانے کس کس پر شک ہی - اللہ جانے کہان ہین اور کہان نہین مل گئی کسی کے ساتھ ضرور ہی - للتو اسے تو بڑے پینگ بڑھے ہوے تھے - اُسکی دکان پر بھی جاتی تھی ساس نے ٹوکا مگر اُسنے ایک نہ مانی - لونڈا اچھا ہی - بڑھیا بولی - نہین بہن للتو کا جھوٹ ہی موٹ نام بدہی - اسکو کوئی باہر کہین لیگیا ہی اور کوئی پھسلا کے لیگیا ہی - ہائے ارے اللہ مین کیا کرون مین تو کہین کی نہین رہی نہ دین کی نہ دنیا کی -
ماما - ہجور جو لکھا ہوتا ہی وہی ہوتا ہی -
ضعیفہ - ہائے میری قسمت کیسی پھوٹ گئی لوگو -
ماما - اور ایسی تو کبھی نہین - یہ کیا ہوا -
ضعیفہ - ہوا کیا کوئی پھسلا کے لیگیا - ہائے ہائے -
ماما - مرد کی صورت دیکھ کے کپکپی اُٹھتی تھی -
مہتاب - کیا ہم نہین جانتے ہماری تو ہو ہی تھی - ؏

دنیا دو رنگی مکانا سرا
کہین خوب خوبا کہین ہائے ہائے

قمرن کی مان نے مہتاب کو تو باتون مین لگایا اور ایک آدمی کو بھیجکر نازو کو بلوایا - نازو جو آئی تو مہتاب کو دیکھا مہتاب نے کہا تمھارے بہنوئی نے تمکو بلایا ہی کوئی جروری کام ہی - نازو اور مہتاب روانہ ہوئین - قمرن کی سسرال پہونچین تو کدرا نے کہا بہن یہ ہم پر کیا جُلم ہوا - مگر اب منے کی رائے ہی کہ قمرن سایہ نوابصاحب کے گھر بیٹھ گئی ہون -
نوابصاحب کا لفظ سُنکر نازو کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا مگر اپنے تئین سنبھال کر بولی - کون نوابصاحب ! نوابصاحب کون ؟ کدرا نے کہا نواب رونک جنگ -
نازو - تمہاری بھی کیا باتین ہین - وہ بھلا چوڑی والی کو گھر ڈالتے - ایسا ہوسکتا ہی بھلا -
کدرا - ارے کون تاجب (تعجب) ہی -
نازو - اے ہٹو بھی - کہان نوابصاحب کہان قمرن -
منے - تم جا کے ٹوہ تو لو - جری دیکھ بھال کرو -
نازو - ہان ہان جانے کو مین جاتی ہون اچھا -
منے - جا کے پہلے تم نہ چھیڑنا - دیکھو کیا کہتے ہین -
نازو - اوئی تو کیا مین نوابصاحب کے پاس جاؤنگی مین تو محل خانے جاؤنگی -
منے - کیون کیا کچھ عیب ہی کوئی ہرج ہی -
نازو - اے نہین - ہم لوگ مردون مین نہین جاتے - چوڑیان عورتین پہنتی ہین کہ مرد -
کدرا - پھر ٹوہ کیونکر لوگی - جنانے (زنانے) مین وہ کہان -
نازو - تمکو اِس سے کیا - ہمکو جانے تو دو -

نازو چمکتی ہوئی چلین۔ راستے مین للتوا تنبولی کی دکان
ملی۔ نازو یہ کیا گجب ڈھاتی ہو۔ ہماری کھرابی مپھت (مفت)
ہوئی مجھے (مزے) اور لوگ لوٹین۔ بیٹھے جائین ہم۔ دس
بارہ آدمی ملکے لڑنے آئے تھے۔ ہم اکیلے بھلا کیا بنا لیتے کچھ
کرتے دھرتے نہ بن پڑی۔ کمرن سے ہمکو محبت تو ہی۔ مل سوا
ایک مرتبہ کے اور کبھی جو گالون پر بھی ہاتھ پھیرا ہو تو قسم لو۔
تمکو سب حال معلوم ہی بن نائک کو ہمسے بھڑ پڑے اور ہم انجان
کیا کرین۔ اپتاد (افتاد) آخر کچھ معلوم ہوا کہان گئی کہان ہی
کہ راسالے سے وہ راجی نہ تھی یہ گھام ہی۔ وہ کسی کے ساتھ
بھاگ گئی ہی اب تم ایک کام کرو ناجو۔ تم سچ مچ ہمارے ساتھ
چلو۔ آگھر بنام تو ہوے ہی ہین"۔ نازو ہنسنے لگی۔ منہ بنوا جاکے
ہم اور تیرے ساتھ چلین۔ موا بدھا۔ بڈھے کے لفظ پر للتوا ہنسدیا
اچھا پان تو کھاتی جاؤ۔ ایک عمدہ گلوری بنا کر للتوا نے نازو
کو دی اور کہا اس گلوری کا مجا تو چکھو کیوڑے کا بسا ہوا
کتھا۔ اور چھوٹی الایچی ہی جو گھڑے کی۔

نازو۔ للتوا کہین تو پتا لگا قمرن کا۔

للتوا۔ کس سے پوچھون۔ بڑا گجب ہی۔

نازو۔ ہم آپ کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہین رہے۔

للتوا۔ پھر تم اسکو کیا کرو۔ تمھارا کیا کسور ہی۔ جب عورت ہی
بری ہو تو کوئی کیا بنا لیگا۔

نازو۔ ارے بری سے خاک نہین چل سکتی وہ مثل ہی کہ رہے
تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے یہ ٹھیک ہی۔ عورت کسکی ہوتی ہی
ای توبہ۔ دوسرے تو تے کیطرح آنکھین پھیر لین جانو کبھی کی جان
پہچان ہی نہ تھی۔ ان تلون تیل ہی نہ تھا۔ مگر قمرن سے تو یہ
امید نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بھگا کے لیگیا۔

للتوا نے کہا اب کا در ہمسے بہت چھپتا ہی آ کے ہمارے
ہاتھ جوڑے کہ بھائی لوگون نے ہمین بہکا دیا تھا ہمارا اسمین
کیا کسور ہی ہمنے کہا مرد آدمی انسان اپنی اکل (عقل) سے
بھی کام لیتا ہی کہ نہین عجیب طرح کے آدمی ہو میان۔ کہنے لگا
بھائی اب ہم کیا کہین تمسے۔ ہم پر تو بڑا گجب ہو گیا۔ کمرن سی
جورو ہاتھ سے گئی گذری اور الو بھی بنے۔ سو الگ۔

نازو۔ ے اب ہم جاتے ہین للتوا دیر ہوگی۔

للتوا۔ (ہاتھ پکڑ کر) ایک گلوری اور کھائے جاؤ۔ ایک تو
مپھت (مفت) مین گلوریان کھاتی ہو۔

نازو۔ مفت مین کھاتے ہین۔ گھورتا نہین ہی۔

للتوا۔ گھورنا کیسا۔ ہمکو آپ عورتین گھورتی ہین۔

نازو۔ ای دُرموے درگور۔ ان کو عورتین گھورتی ہین
تجھ مین ہی کیا۔

للتوا۔ ہی کیا اچھی کمرن کو بھگا لیگیا تھا۔

نازو۔ ایڑی چوٹی پر صدقے کر دون۔

للتوا۔ اور جی مین تو دعا مانگتی ہوگی کہ اللہ کرے للتوا گھر مین
ڈال لے۔

نازو۔ (دھول لگا کر) چلین اب پھر آئینگے۔

للتوا۔ ایک دھول لگائی ہی یاد رکھنا۔ ایک دھول کے اوج
(عوض) دو مچھیان لونگا بھولی کس بھروسے پر ہو۔

نازو۔ (دور سے) کیا لیگا مچھلیان مچھلیان کسی مچھلی والی سے
لے جا کے بڑا تنبولی کا وہ بنا ہی مچھیان لیگا۔

نازو چمکتی ہوئی چلین تو راستے مین لوگ اپنر آوازے کسنے
لگے۔ کدھر کدھر آج پھول برین۔ انھون نے پیچھے پھر کے
دیکھا۔ دُر نگوڑے جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ دوسرے نے

آوازہ کسا - او چمکو - ای بی چمکو - انھون نے ادا کے ساتھ جواب دیا - چمکو تیرے گھر مین ہوگی - کسی نے ہاتھ کے اشارے سے بُلایا - ادھر ادھر جواب دیا - ہٹ تجھے خدا غارت کرے - مونڈی کاٹے راستہ چلنا مشکل کر دیتے ہین اب مین کس کس سے جو تکھی لڑتی پھرون - ایک فقیر نے کہا مائی کچھ ہمکو دیے جاؤ - کہا سائین تم جو کچھ لائے ہو ہمارے ہاتھ دھرو - ہنسکر جواب دیا مائی ہمارے پاس کیا ہی - ایک لنگوٹا ہی - کہو وہ تمھاری نذر کرون -

الغرض جس طرف سے نکل گئی قتل عام کر دیا اسیطرح چمکتی ہوئی نواب رونق جنگ کے محل مین پہونچین بیگم صاحب نے قمرن کا حال پوچھنا شروع کیا کہو کہین پتا و تا لگا - ہمارے بہنوئی صاحب کی بھی اُسپر آنکھ پڑتی تھی مجھ سے پوچھا یہ کون ہی مین نے کہا تمکو اس سے کیا غرض ہی مین کیا کہتی ہون تم کیا کہتے ہو - سوال دیگر جواب دیگر - مین نے ڈانٹ بتائی تو چپ ہو گئے - نازو نے بیگم صاحب سے کہا حضور قمرن نے ہمین کہین کا نہین رکھا دین دنیا دونون سے گئے گذرے - باہر کہین نہین نکلنے پاتی تھی صرف حضور کے یہان تو آتی تھی اور یہان کبھی نواب نے نظر اُٹھا کر بھی نہین دیکھا - بات تک نہین کی - بیگم صاحب نے فرمایا ایکدن بس ہمارے بہنوئی صاحب کی نظر تو پڑی تھی مگر اُنھون نے کبھی نہین چھیڑا - قمرن کو تو ہم پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ اسکو کوئی رئیس امیر بھگائیگا وہ رہ نہین سکتی تھی ہمنے تو ایسی شکل آجتک نہین دیکھی - آنکھ - ناک - گال چہرہ - مُنھ - مونتھ - ہر عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا کسی کی آنکھ پڑ گئی بھگا لیگیا - مگر مین نے سنا کہ تم لوگ تلاش بھی نہین کرتے ہو اور نہ تم کو ملال ہوا - لوگ کہتے ہین سچ جھوٹ اللہ کو معلوم ہی اور یہ بھی مشہور ہو گیا ہی کہ جنو کی جورو کا خرچ اب بہت بڑھ گیا ہی پہلے سے کہین زیادہ خرچ ہی - یہ آخر آیا کہان سے کسی کسی کی تو رائے ہی کہ تم لوگون کے علم مین ہی مگر تم جان بوجھ کے چھپاتے ہو اور چین کرتے ہو -

نازو - ای حضور یہ سب جھوٹ ہی -

بیگم - جسکا پاپ اُسکا پاپ -

مہری - حضور ایسا نہین ہو سکتا - مان بھلا لڑکی کا بُرا چاہیگی

بیگم - بُرائی اسمین کیا ہی - کسی رئیس کے گھر پڑ گئی تو چین سے بسر کریگی - موے منھیار کے یہان کیا دھرا ہی انگارے اگر کسی لکھ پتی کے یہان ہی تو تو اچھی ہی اور جو کوئی شہدا لیگیا ہی مفلس قلاّچ تو زندگی خراب کی تھوڑے دن رکھکر نکال باہر کریگا

تھوڑی دیر بیٹھ کر نازو رخصت ہوئی قادر سے جا کے دھڑ سے کہدیا کہ وہان کہین پتا ہی نہین - سارے مین ڈھونڈھ آئی - قادر نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا - ہائے بڑا غجب ہی اب کہان جا کے ڈھونڈھون - ہائے میری کرن مین کہان تلاش کرون اور یہ بھی ہم کہے دیتے ہین کہ وہ دُکھد (خود) اپنے آپ نہین گئی اُسکو کوئی جبراً بھگا لیگیا کوئی اپنے لیے لیگیا ہو - کھواہ (خواہ) کوئی رئیس امیر کے لیے - اب بلے ہمکو کیا معلوم ہی - مگر بہن وہ اپنے آپ نہین گئی -

نازو بولی اب یہ تو مین اپنے آپ کہتی ہون اسمین کیا کوئی شک بھی ہو سکتا ہی - وہ بڑی پاک پارسا عورت ہی - مگر کوئی جُل دے کے لے گیا "ہائے مین اب کیا کرون" -

نازو - اب اسقدر ہلکان نہو -

قادر - یہان جان پر بنی ہی - اور انکو دل لگی سوجھتی ہی ہائے مین اب کیا کرون -

نازو - ارے تو رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے - ذرا دلکو سنبھالو اور صبر کرو -

قادر - تو جب دل بھی مانے -

نازو - ہان پھر یہ تو ہئی ہے - کل امی جان دن بھر رویا کین کہ ہاے قمرن تم کہان گیئن -

قادر - ہاے کمرن - بُرا جل دے گیئن تم -

نازو - اور ہکو وہ دن تلک معلوم نہین -

قادر - ہم تم دونون دھوکے مین رہے -

نازو - وہ تو ہونا یہ تھا -

قادر - بڑے افسوس کا مقام ہے -

نازو - میرے کھانداان (خاندان) کا نام بد کر گئی - اور عزت اور آبرو کو خاک مین ملا دیا -

قادر - کیسا کچھ - مجھے تو کہین کا نہین رکھا نہ ادھر کا اور نہ اُدھر کا - اب مین اپنے ہمجنسون سے چار آنکھین برابر نہین کر سکتا - ہاے میرے خدا -

نازو - اب مین جاتی ہون - دوڑ دھوپ کچھ کرو ہاے ہاے

دھر لیے گئے

چور چور لینا لینا جانے نہ پائے پکڑ لینا نکلجانے نہ پائے چو - ہے چور محلے بھر مین غل مچگیا - نیند سے لوگ چونک چونک پڑے ارے کیا ہے ارے کون ہے - چور چور - کہان کہان دیکھو بھاگنے نہ پائے - کسی نے چراغ جلا کر اپنی کوٹھری کو دیکھا کسی نے اپنی چھتون پر ادھر اُدھر دیکھ بھال شروع کی کتے ہین کہ بھونک رہے ہین - مانتے ہی نہین - تمام محلے مین چل چل مچی ہوئی ہے - ارے میان خیریت ہے - ایک پڑوسی نے کہا - ہان خیریت ہے منشی مہراج بلی کے گھر مین چور کودا تھا -

پہلے تو حضرات ناظرین متحیر ہوے ہونگے کہ یہ چور صاحب کسکے ہان تشریف لیگئے تھے مگر اب سمجھ مین آگیا ہوگا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے ہان کیا واردات ہوئی وہ تو مسخرے کو داخل دفتر کرکے نازو کے گھر پہونچے اور یہان کا حال سنیے کہ اتفاق سے اُسی روز منشی مہراج بلی کی صاحبزادی اور داماد آگئے جیسے ہی میان مسخرے صاحب زینون پر گئے لڑکی فوراً بغلگیر ہوئی یہانتک تو مسخرے صاحب مزے مین رہے داماد نے اُٹھکر بندگی عرض کی - ! یہ تو کوئی اور ہی ہے - اتنا کہنا تھا کہ مسخر الدولہ کے ہوش حواس پیترا ہوے آؤ دیکھا نہ تاؤ دوڑ کر بھاگے - داماد نے انکا پیچھا کیا اور زینون پر جا کے ٹٹولیا - چور چور - پکڑ لیا - گرفتار کر لیا - مسخرہ دُبلا پتلا آدمی اور لڑنے بھڑنے سے اسکو کیا سروکار پکڑے گئے - پہلے تو مہراج بلی کے داماد بجرنگ بلی نے انکو خوب گدیایا اور بعد ازان باہر لے گیا برقنداز کو بلایا اور یہ گرفتار ہوے اب دروازے پر بھیڑ لگ گئی دو کانسٹبل آئے محلے کے سب لوگ جمع مگر مسخرے کی صورت سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ چور ہے - اب آسمین ہنڈیا پکنے لگی

بھئی چور کی سی تو صورت نہین ہے
"یار صورت پر نہ جاؤ چور نہین تو کیا شاہ ہے -
" شاید چور ہو - ہم جانتے ہین آشنائی ہے -
" اجی ساٹھ باسٹھ برس کا سن ہوگا اسکا -

بھائی صاحب چوری کرنا تو اسکی صورت سے ظاہر نہین ہوتا یہ کچھ اور ہی معاملہ ہے سمجھے صاحب -

کانسٹبل - آپ کیا کرنے آئے تھے رات کو -

مسخرہ - بھئی فال کھلوانے آئے تھے سچ تو یون ہے -

کانسٹبل - کیا فال کھلوانے! یہان کس نے فال کھلوانے آئے تھے - یہ فرماتے کیا ہین آپ - یہ تو منشی مہراج بلی کا مکان ہی پھر فال کیسی یہان -

مسخرہ - بس اتنی ہی چوک ہوگئی - ذراسی -

کانسٹبل - تو چلو چوکی پر -

مسخرہ - بھائی صاحب مالک مکان کو آنے دو -

کانسٹبل - یہ کیا کھڑے ہین - آپکا کیا بیان ہی -

بجرنگ - مین لیٹا ہوا اپنی ساس سے باتین کرتا تھا کہ ایک آواز آئی بعینہ یہ معلوم ہوا کہ میرے خسر کی آواز ہی مہری نے کنڈی کھول دی تو ایک صاحب تشریف لائے پہلے تو میری ——— خیر ——— (راوی) (اب اس مقام پر یہ نہین کہتے کہ انکی زوجۂ مقدسہ مسخرے سے بغلگیر ہوئین خیر کہکے وہ بات چبا گئے) مین نے کہا کون - بس مجھے دیکھتے ہی یہ بھاگا تو مین نے زینون پر جا کر انکو دبوچا -

کانسٹبل - اب بعضی بات کہنے کی نہین ہوتی - انکی یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ پرائے مکان مین بے جانے بوجھے دھس جائین کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی -

۱ - (کان مین) یار معلوم ہوتا ہی مہراج بلی کی جورو ا -

۲ - ہان ہان جی مجھ سے کیا کہتے ہو صاف ظاہر ہی -

۳ - ہم تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے جی - ہونھ - !!! -

۴ - بھائی صاحب خدا بد عورت سے پالا نہ ڈالے -

۵ - ایک نہین چلتی ہی بھائی صاحب - اب دیکھ لیجیے نا بھلا ممکن تھا کہ اگر پہلے سے سانٹھ گانٹھ نہوتی تو یہ اندر چلا جاتا - لاحول ولا قوۃ -

بجرنگ بلی نے مسخرے کو واقعی ایسی بودی مار دی تھی کہ اِس بیچارے کا دل جانتا ہوگا - گر قہر درویش بر جان درویش - اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب گرتے پڑتے اور کوستے گالیان دیتے ہوئے تشریف لائے - آئین! اجی یہ بھیڑ کیسی ہی - ذرا تیز تیز چلے اور قریب آئے تو دیکھا کہ پولیس کے لوگ بھی کھڑے ہین اور مسخرہ بھی ہی غور کرکے دیکھتے ہین تو بجرنگ بلی بھی موجود اب یہ سمجھ گئے کہ بجرنگ نے مسخرے کو گرفتار کر لیا اور پولیس والے موقع واردات پر آگئے - یہ الٹے پانون بھاگے اور دوسرے راستے سے مکان کو گئے انکی بیوی نے کہا تم خوب وقت پر آگئے - ایک چور آیا تھا - وہ تو کہو یہ آگئے تھے - بجرنگ بلی نے پکڑ لیا - بیوی کی باتون کا جب انھون نے جواب نہین دیا تو وہ جھلائین - کہا یہ کپڑے کیا اتار رہے ہو کہ باہر جاؤ وہان چوکی کے سپاہی آئے ہین - اس موے چور کو دھروا دو' اب وہ دھروا کیا دین خود ہی تو بھیجا تھا دھروا کسکو دین مگر واقعی منشی مہراج بلی گدھون کے قبلہ گاہ - احمقون کے پشت پناہ تھے - غضب خدا کا ایک اجنبی آدمی کو اپنے گھر مین بھیجا یا اور جورو گھر مین موجود - اور طرہ یہ کہ بڑے شکر گزار ہوے شکریہ بھی ادا کرتے جاتے ہین کہ کیا تدبیر بتائی ہی اُسنے پوچھا کہ آپ کی بیوی تو افیم نہین کھاتی ہین - فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی چنڈو تک تو پیتی نہین - مگر پھر گرہ نیز کی اور کہا کہ کبھی چوری چھپے پیتی ہون تو مجھے نہین معلوم اُسکا حال خدا جانے مجھے کیا اِسکی فکر رہتی ہی - مین ایسی ایسی باتون پر کبھی غور نہین کرتا کہ دیکھون بیوی کیا کرتی ہین - خلاصہ یہ کہ کل بیوی کا کچا چٹھا مہراج بلی صاحب نے چنڈو گلنجرد سے کہہ سنایا مکان پر پہونچ کے آواز دے کر مہری کو بلوایا خود الگ ہٹ گئے اور مسخرے کو گھر مین بھیجدیا یہان اُنکی استقدر

مرمت ہوئی کہ تمام عمر جیتے زندگی ہر دم و ہر لحظہ کبھی اُن کو نہ بھولیگی اور علاوہ بریں پولیس کے سپرد کر دیے گئے - مگر خیر - جا ہے جو ہوا کم سن عورت کو اُسکے میاں کے سامنے گلے تو لگا لیا یہ کیا کم ہے -

خیر اب آپ نیچے نہیں اُترتے کچھ سوچ سوچ کے شرمائے جاتے ہیں - مہری نے بجرنگ بلی سے کہا یا کہ (اوئی تون آئے گئے) بجرنگ بلی نے اُنکو آواز دی - اب لامحالہ جانا پڑا کانسٹبل نے بندگی عرض کر کے کہا یہ کون ہیں صاحب ایک بجے کے وقت یہ آپ کے یہان آئے تھے - ساٹھ ستر برس کا سن ہے اور تو کسی امر کا گمان ہو ہی نہیں سکتا مگر چور بھی انکو نہیں کہہ سکتے مہراج بلی چھپیے ہوے تو تھے ہی - کہنے لگے یہ ایک بجے کاہے واسطے آئے - اور کیونکر آئے - کہا دروازہ کھلوایا چلے گئے - مہراج بلی بگڑ کھڑے ہوے - ہرگز نہیں ہو نہیں سکتا بالکل غیر ممکن ہے معلوم ہوتا ہے محلے والون کو اس پیر مرد سے عداوت اور دلی عناد ہے سب نے ملکر اسپر مقدمہ قائم کر دیا ہے اور ہم ہرگز اسکا اجازت دینے نہیں سکتا - کاہے واسطے کو تم لوگ بولا برائے چہ این غل غپاڑہ دبھیر بھڑ کا بردمن لکا رد سیاہ خلائق شدہ است - خود خود خانہ بردید - (یعنی اپنے اپنے گھر جاؤ) کانسٹبل نے کہا آپ یہ کیا اندھیر کرتے ہیں یہ صریح آپ کے مکان میں پکڑا گیا - داماد نے آپ کے اسکو گرفتار کیا - محلے والون سے کیا مطلب ہے یہ چور ہے اسپر رحم کرنا کیسا - چلو چوکی پر -

مسخرے نے کانسٹبل کی خوشامد کی بھائی ہم چور نہیں ہیں بابا - از برائے خدا ہمکو چھوڑ دو - ہم دھوکے سے اس مکان میں چلے گئے افیم کی پینک میں تھے - ہم بوڑھے آدمی ہیں آج مرے کل دوسرا دن - ہمپر کیون جبر کرتے ہو منشی مہراج بلی نے بھی اسکی تائید کی - میان ہم اور یہ دونون ایک ہی سرکار مین جاتے آتے ہین - یہ نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین نوکر ہین اور مین بھی وہان آتا جاتا ہون یہ میرے پاس اکثر آتے رہتے ہین - دھوکے سے اندر گھس گئے - کانسٹبل نے کہا اچھا جیسی رائے ہو ہمکو کیا - ہمکو کہیے تو ہم رات بھر تو انکو چوکی پر رکھین اور صبح کو چالان کر دین - سزا ہو جائیگی محلے بھر مین غل مُنکر اب اسکا چھوڑ دینا بڑی غلطی ہے - آیندہ آپ کو اختیار ہے -

بجرنگ - اجی تم چوکی پر لے چلو ایک نہ سنو -

مہراج - نہین صاحبزادے یہ میرا یار ہے -

بجرنگ - (اپنے دل مین) اچھے اچھے آپ کے یار ہین سر کاٹ ڈالون مردود کا -

راوی - انکی بیوی کو گلے لگا چکا ہے نا -

مسخرہ - ارے بابا مین چور نہ چور کا پڑوسی -

بجرنگ - مگر یار ہی تو کرتا ہو گا - ہاٹ تیرے کی -

مسخرہ - تھوڑا سا پانی پیونگا - پیاسا ہون -

مہراج - مین لاتا ہون (مٹی کے ایک آبخورے مین ٹھنڈا پانی لائے) لو بھئی پی لو -

کانسٹبلون نے اپنی اپنی راہ لی محلے والے جا کے سو رہے - چڈا گلچھردنے خدا خدا کر کے نجات پائی اور توبہ کی کہ آیندہ ایسی حرکت نہ ہو گی - اب سُنیے کہ مہراج بلی اور انکی بیوی مین جوتا چلا کہ تم نے کیون اُس چور کو چھوڑ دیا - فرمایا یہ ایک قصہ طلب بات ہے - کہا معلوم ہوتا ہے اسکی کسی لڑکی وڑکی سے تم سے کچھ ہے جبھی چھوڑ دیا - مین تاڑ گئی ہون - بہت بُری حرکتین ہین تمھاری بھی - پچھتاؤ گے -

مہراج - سب جھوٹ بات ہی - بالکل غلط - یہ خواب اور خیال ہو تمہارا بس - ع

	ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت	

راوی - ای سبحان اللہ - کیون نہو منشی مہراج بلی صاحب **بجرنگ** - آخر یہ تھا کون مردود - کچھ سمجھ مین نہین آتا بڑے افسوس کی بات ہی -

مہراج - بابا ے من - فرزند ارجمند من - این دوست صادق ست دیار شاطرنہ بار خاطر - نہمیدی - انچہ شد شد -

اب سنیے کہ دوسرے روز نواب محمد عسکری کے ہان جو دربار گرم ہوا تو کسی شخص نے کہا خداوند اڑتی سی خبر پائی ہی کہ چڈا گلنجر و کسی علت مین پکڑے گئے ہین - ذری خبر تو منگوایئے - رونے کو حکم ہوا جا کے خیر و عافیت تو دریافت کرو وہ تھوڑی دیر مین مسخرے کو ساتھ لیکر آیا - مسخرے نے آتے ہی کان پکڑنے شروع کیے - توبہ توبہ - حضور توبہ کی - ہی ہی خداوند غضب ہی ہوگیا حضور شیر کے منھ سے نکلکے آیا ہون - ستم کا سامنا تھا مگر اللہ نے بڑا فضل کیا اور بچالیا - اُف نہین تو کہین کا نہ رہتا پوچھا بھئی کچھ کھو گئے بھی - کہا خداوند لوٹ لوٹ جایئے گا واللہ دربار اُلٹ جائیگا - مین کیا عرض کرون - آپ سے بس لوٹن کبوتر ہیجا یئے گا - یہ کیفیت ہوگی - خداوند یہان سے مہراج بلی صاحب کے ساتھ غلام بھی شب کو گیا تھا - نواب صاحب نے کہا ہان یاد ہی - کہا حضور کہنے لگے کہ نازو نے بلوایا ہی اور بلوایا دنوایا کسی نے نہ تھا - آپس ہی کا فقرہ تھا یا ردن کا - مجھ سے کہنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو دل نہین مانتا اور جاتا ہون تو بوی کا خوف ہی کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے مین نے بیوی کا سن دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے چھوٹی ہی -

اس فقرے پر کل حاضرین دربار ہنس پڑے -

نواب - لاحول ولا قوۃ کیا بے شعور آدمی ہی -

ممن - گنوار کا لٹھ - عقل سے تو سروکار ہی نہین ہی - واللہ ایسا آدمی کم دیکھنے مین آیا ہو گا -

داروغہ - مجھ سے چھوٹی ہی - لاحول ولا قوۃ -

ممن - تم ہنس دیے ہوگے تو شرمائے ضرور ہونگے -

مسخرہ - آپ بھی نرے چونچ ہین - ارے ہان ہنستے تو معاملہ نہ بھر کھنڈ ہو جاتا -

نواب - اچھا صاحب پھر کیا ہوا - یہ تو بڑے مزے کی دل لگی ہوئی - واہ چڈا گلنجرو -

مسخرہ - مین نے پوچھا صورت شکل کیسی ہی فرمایا بس بعینہ جیسی وہ امین آباد کی سا قن -

اسپر پھر قہقہہ پڑا اور لوگ لوٹنے لگے -

مسخرہ - پوچھا افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین - آپکی بیوی فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی خیر ڈنک تو پیتی نہین - اور بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو کیا معلوم -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا -

مسخرہ - مین نے کہا اسوقت جو آپ جائینگے تو دروازہ کون کھولیگا - فرمایا - مہری - بس کنڈی کھولتے ہی وہ بھاگ جائیگی کیونکہ جوان عورت ہی - مین کنڈی بند کرکے اوپر جاکے سو رہونگا - مین نے پوچھا آپکی بیوی کے ساتھ سوتا کون ہی پہلے تو چراندھے ہوے - اور جھلا کر بولے آپ کی بیوی کے ساتھ کون سوتا ہی - مین نے کہا میری بیوی کے ساتھ میری لڑکی سوتی ہی - اب ذرا ٹھنڈے ہوے تو مین نے کہا ہماری صلاح تو یہ ہی کہ تم دروازے پر سے آواز دو اندھیری رات ہی ہم اندر

گھس جاینگے اور تڑکے گجر دم چل نکلے فوراً راضی ہوگئے ۔

نواب ۔ این! نہین نہین ۔ ایسا پاگل نہین ہے ۔

داروغہ ۔ خداوند اُس سے کچھ بعید نہین ہے ۔

مسخرہ ۔ حضور سُن تو لین مین جو کہتا ہون ۔ بڑا فضیحتا ہوا ۔ کیا عرض کرون خداوند ۔ وہ تو چمپت ہوے اور بندہ درگاہ مکان کے اندر ۔ اتفاق سے مہراج بلی کا داماد آیا ہوا تھا اُنکی لڑکی اُٹھکر مجھ سے بغلگیر ہوئی وہ سمجھی کہ مہراج بلی ہین اُنکا داماد جو اُٹھا کہا کون ۔ کون کا کہنا تھا کہ بندہ بھاگا اور وہ میرے پیچھے زینے پر اُسنے مجھے آکے پکڑا اور اسقدر مارا کہ ہڈی پسلی ہی جانتی ہے ۔ اور پولیس کو بلایا ۔ اب مین چور بنا ہوا کھڑا ہون محلے کے کچھ لوگ بھی جمع ہوگئے ۔ چور چور سب نے غُل مچانا شروع کیا ۔ اب کوئی تو کہتا ہے چور ہے ۔ بھئی صورت سے برستا ہے اور کوئی کہتا ہے نہین ۔ چور نہین ہے ۔ یہ کچھ اور ہی بھید ہے ۔ معلوم ہوتا ہے آشنائی واشنائی ہے ۔ کسی نے کہا نہین جی چوری کرنے آیا تھا بوڑھا آدمی ہے ۔

نواب ۔ لاحول ولاقوۃ بڑا فضیحتا ہوا ۔

ممن ۔ دراصل چور بنگئے گھر مین گرفتار ہوے ۔

نواب ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ مگر یہ مہراج بلی اسقدر پاگل ہے ۔ کیا معنی عقل چھو ہی نہین گئی ہے توبہ توبہ ۔

مسخرہ ۔ حضور میرا تو بڑا شکریہ ادا کیا کہ کیا تدبیر بتائی ہے بس خداوند ادھر تو درد اور چوٹ ۔ اُدھر پولیس کا خوف ۔ اتنے مین مہراج بلی آگئے پولیس والے چوکی پر لیے جاتے تھے اور اُنکا داماد جلا ہوا کہ جورو لپٹ گئی تھی مگر مہراج بلی نے بچا لیا دل مین تو چور تھا ہی کہ خود کردہ را چہ علاج سمجھا بجھا کر برقندازون کو رخصت کیا ۔ اور بندۂ درگاہ بہزار خرابی گھر آئے خداوند اسقدر درد ہو رہا ہے کہ غلام کیا عرض کرے ابھی سے آئے گھر سے آئے ۔

نواب ۔ مگر واللہ یہ مہراج بلی بھی یادگار ہین ۔

ممن ۔ دوسرا تو ایسا نہین پیدا ہوا ہے ۔

داروغہ ۔ اب کوئی شخص اپنی جورو کے پاس دوسرا مرد کیون بھیجنے لگا ۔

ممن ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ خیر میان گلے تو لگا لیا ۔ یہ کیا کم ہے ۔

مسخرہ ۔ اجی اُلٹی باہین گلے پڑین اور ۔

نواب ۔ اور تمکو بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی (مُنسکر) مگر واللہ مانتا ہون واہ رے مہراج بلی ۔ میان کسی کو بھیجکر ذرا منشی مہراج بلی کو تو بلوا و کہو بلایا ہے ۔ جلدی چلیے ۔ بھئی عجیب قطع کے آدمی ہین ۔

مسخرہ ۔ حضور پہلے آپ نہ ذکر فرمایئے گا ۔

ممن ۔ ہان دیکھیے کچھ کہتے ہین یا نہین ۔

مسخرہ ۔ مین جانتا ہون نہین کہینگے آپ سے ۔

ممن ۔ اجی وہ ایک ہی بیحیا ہین ضرور کہینگے بغیر کہے تو اُنکو چین نہ پڑیگا ۔

اب سنیے مہراج بلی صاحب مسکراتے ہوے نوابصاحب کے دربار مین تشریف لائے ۔ نوابصاحب اور حاضرین جلسہ سے صاحب سلامت ہوئی ۔ نواب صاحب نے کہا بھئی مسکراتے کیون آتے ہو ۔ فرمایا عرصے کے بعد آپ کو دیکھا بے اختیار ہنسی آگئی ۔ "بھئی مہراج بلی ۔ ارے یار تمھاری بیوی کا سن کیا ہوگا بھلا" ۔ مہراج بلی نے جمائی لی ۔ کہا اجی کچھ ہوگا بھئی مگر ہان خوب یاد آیا ۔ ارے یاران یہ تم لوگون کو کیا سوجھتی ہے کہ خواہ مخواہ ایک شخص کو پریشان کرتے ہو ۔ مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہے ۔ رے شب کو تمنے مجھے اسقدر

حیران گیا کہ الامان - مین دوڑا ہوا نازو کے یہان گیا اور وہان مجھے معلوم ہوا کہ نازو نے مجھے نہین بلوایا تھا - یہ سب آپ لوگون کی شرارت تھی - یار اسوقت مین نے تم سب کو گالیان دین اور سیکڑون صلواتین سنائین کہ خدا آپکو غارت کرے تمنے مجھے دوڑا کر مار ڈالا - ایک ہی شریر النفس ہو نواب صاحب نے اپنی لاعلمی ظاہر کی - کیسی نازو اور کیسے آپ کچھ پاگل ہوے ہین یہان تو نازو کا ذکر بھی نہ تھا - مہراج بلی جھلا گئے - آپ کی ایسی تیسی - صریح آدمی نے آن کے کان مین کہا کہ نازو کا آدمی آیا ہے آپکو بلایا ہے اور تمنے خود کہا کہ نواب توچین لکھتا ہے اور ہم جو وہان جاتے ہین تو سناٹا - اور اوپر سے کہتے ہو کہ کیسی نازو اور کیسے تم - نواب صاحب مسکرائے - یار کچھ یاد تو آتا ہے مگر ہمنے واللہ چکمہ نہین دیا - یہ کسی اور کا فقرہ ہوگا - مہراج بلی بگڑے - نواب صاحب خدا اگواہ ہے مین دوستی کے سبب سے بولتا نہین ہون ورنہ واللہ جسکو کہو پولیس کے سپرد کردون - مگر مین صرف بھلمنسی کے لحاظ سے خاموش ہون مگر مگر دیدم دم نہ کشیدم کہون کس سے اور سنون کس سے

گفتہ گفتہ شد دلم بسیار گو
در شما تن ہم نشد اسرار جو

راوی - تصرف اچھا کیا شعر کے بھی پنجر بگاڑ دیے -
ممن - کل رات کو یہ آپ کے دروازے پر بھیڑ کیسی تھی -
مہراج - (جھینپکر) بھیڑ - ! یہ بھیڑ کیسی بھئی -
ممن - بہت سے لوگ جمع تھے اور پولیس کے لوگ بھی تھے -
مہراج - (گھبراکر) غلط ہے - پولیس سے کیا بحث ہے -
ممن - ارے صاحب کل رات کا ذکر ہے مین نے خود دیکھا -
مہراج - اوہو - لاحول ولاقوۃ - ہمارے پڑوس مین ایک ڈاکٹر صاحب رہتے ہین انکے ہان شادی تھی وہی سب لوگ جمع ہوے تھے -
نواب - (مسکراکر) ارے یار کل ایک شخص کے ہان چور کودا تھا معلوم نہین کہ کیا ہوا -
مہراج - (بات کو ٹال کر) بھئی کچھ شعر و شاعری ہو -
مسخرہ - ہان حضور غلام کا بھی جی چاہتا ہے - ؎

کودا کوئی گھر مین ترے یون دھم سے نہ ہوگا
جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا

اور سب تو ہنسنے لگے مگر منشی مہراج بلی کہ گول آدمی تھے ذرا سمجھے کہ یہ شعر کیون پڑھا گیا -
نواب - بھئی اچھا شعر کہا ہے - دھم سے نہوگا -
ممن - حضور سنا کل کسی کے مکان مین چور بیٹھا تھا اور بڑا جھگڑا ہوا منشی مہراج بلی صاحب آپ نے تو نہین کچھ سنا یہ کس کے گھر مین کودا تھا -
مہراج - (سمجھ گئے) ہم نہین جانتے ہوگا بھئی -
نواب - ارے یار مہراج بلی تمھاری بیوی کا سن شریف کیا ہے - بڑھیا ہو گئی ہونگی -
مہراج - بڑھیا ! ہون نہ - جی وہ آپ ایسے جوانون سے تانتھی ہین کہنے لگے بڑھیا ہو گئی ہونگی - پرسون ہی کا ذکر ہے کہ ہیزم سوختنی منگوائی تھی سو بھائی صاحب پورا گٹھا اسنے آنگن سے اٹھاکر رسوئی مین رکھدیا -
نواب - بھئی بیشک بڑا کام کیا اور بڑی شہزوری دکھائی مگر سن تو بہت ہوگا - کمال کیا -
ممن - شریف زادیان ایسی ہی ہوا کرتی ہین -
مسخرہ - حضور ایک دفعہ منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی نے

ہاتھی کا پاٹھا اُٹھا لیا تھا ۔
مہراج ۔ واللہ! بھئی مجھے نہین معلوم ہی واللہ ۔
نواب ۔ یار اُنکی بڑی تعریف سُنی ہی کہ بڑی لائق آدمی ہین اور سنا ہی کہ خوبصورت بھی ہین ۔
مہراج ۔ (اکڑ کر) ہونھ! خوبصورت! ارے خدا کی قسم وہ جو آغا میر کی سرا مین مشہور بھٹیاری ہی کیا نام ہی اسکا ۔ یاد نہین آتا ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ ارے میان وہی ۔ توبہ ۔ وہ مشہور بھٹیاری جی ۔ بھلا ہی سا نام ہی ۔
ممن ۔ ہان مین سمجھ گیا مدارو کو کہتے ہین آپ ۔
مہراج ۔ مدارو مدارو ۔ بس مدارو مین اور اُنمین کوئی فرق نہین ہی ۔ بالکل ایک ۔
ممن ۔ مدارو تو بیٹرن تھی اب بھٹیارے کے گھر پڑ گئی ہی مگر اچھی صورت ہی واللہ ۔
مہراج ۔ اجی وہ مہترانی سہی مطلب تو تشبیہ سے ہی ۔
راوی ۔ خدا کی مار تیرے اوپر پہلے تو تشبیہ دی تھی اپنی آباد کی ساقن سے اب بھٹیاری اور بیٹرن سے ۔
نواب ۔ کیون بھئی تمھارے یہان افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین ۔ یا ہی کچھ شغل ۔ تھوڑا تھوڑا ۔
مہراج ۔ نہین بھئی چنڈو تک تو پیتی نہین ۔
نواب ۔ چال کیسی ہی آپکی بیوی کی بھائی صاحب ۔
مہراج ۔ کس سے مثال دون ۔ اہاہا ۔ بھئی خوب یاد آیا دیوانی کی کچہری مین ایک چھوکری ہی جو چلمین بھر بھر کے پلاتی ہی ۔ بس بعینہ اُسی کی سی چال ہی فرق فقط اسقدر ہی کہ وہ چھوکری ابھی چال سیکھتی ہی اور ہماری بیوی کھیلی کودی ہین ۔
نواب ۔ یار ہم کیونکر دیکھین ۔ بھلا ایک نظر دیکھ سکتے ہین کیون منشی مہراج بلی صاحب ۔
مہراج ۔ بھائی صاحب ہم ذکر کرینگے مگر وہ منظور نہ کرینگی اور بھئی سوچو تو کیونکر منظور کرلین ۔
نواب ۔ کیا آدمی ہو بھئی ارے میان دور سے دکھانے مین بھی بخل ہی ۔ لاحول ولاقوۃ ۔
مہراج ۔ اچھا مین دریافت کرلون بھائی صاحب یہ عزت آبرو کی بات ہی ہان دیکھو جھوٹ کیون بولین ۔
ممن ۔ یہ کیا چپکے چپکے مسکوٹ ہوتی ہی ۔
مسخرہ ۔ ہاے مرا ۔ اُف ۔ حضور درد نے مار ڈالا ۔
نواب ۔ یہ درد کیسا ۔ کیون خیریت تو ہی ۔
مسخرہ ۔ خداوند کل بہت پٹا ۔ خوب ہی مارا گیا ۔
ممن ۔ کیا! کیون کسی کا مال چُرایا تھا ۔
مہراج ۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہون کل آؤنگا ۔

نواب صاحب نے اُنکا دامن پکڑ لیا ۔ کہان چلے کہان ۔ آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۔ کیا دل لگی ہی کہنے لگے اب رخصت ہوتا ہون بیٹھو ۔ دو گھڑی دل بہلاتے ہین باتین کرتے ہین بھاگے کہان جاتے ہو مہراج بلی رسیّان تڑا کے بھاگے جاتے تھے مگر نواب صاحب نے زبردستی بٹھایا اور کہا آج ہمارے پاس ایک پولیس کے سب انسپکٹر آئے تھے اُنھون نے ہم سے بیان کیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے گھر مین کل ایک چور کودا تھا ۔ نواب صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ مسخرے نے یہ بات کاٹی اور کہا حضور غلط ہی مین تو کل رات کو کوئی تین بجے تک انھین کے مکان پر تھا نہ چور تھا نہ چکار محض لغو کسی نے کہا ہی ۔ تین بجے کے بعد چور آیا ہو تو آیا ہو اس کا حال مجھے نہین معلوم ہی مگر اتنی رات جا کے چور

بھلا کیون آتا - کوئی بات بھی ہو خواہ مخواہ کا ہُلڑ غُلُ غپاڑہ کر رکھا ہو -

نشی مہراج بلی نے مسخرے کی طرف مخاطب ہوکر کہا خوش ہوے آپ یار لوگون نے کیا بانہو بانڈھا ہو - واللہ میری تو عقل حیران ہو کہ یہ ماجرا کیا ہو - کہنے لگے کل رات کو نشی مہراج بلی کے ہان چور کودا تھا - خدا کرے کہنے والے کے گھر مین چور کودے جب دل لگی ہو -

ممن نے کہا ای حضور یون نہ کہیے یون کہیے کہ راست و دروغ برگردن راوی اول ہم لوگ تو سنی سنائی کہتے ہین ہمکو کیا معلوم - مگر مشہور یہ ہو کہ چور گیا اور آپ کی —— (اب مین عرض نہین کر سکتا) - آپ کی بیوی حضور - آپ کی بیوی —— نہ کہونگا سنتے ہین کہ آپ کی بیوی سے بغلگیر ہوا -

مہراج - (بہت ہی چراندھے ہوے) کیا بکتا ہو سور بے ایمان - بدذات - نامعقول - اگر ابکی یہ گفتگو کی تو جہنم کو پہونچادونگا -

نواب - بھئی ممن تم بہت بڑھ جاتے ہو - ہمکو پسند نہین ایسی باتین نہ کیا کرو جسمین ہیچ ہو -

ممن - خداوند تو وہ چور خود انھین کی قطع بناکے گیا تھا انکی بیوی کو کیا معلوم کہ کون ہو -

مہراج - تو پھر اب اِسمین اُنکا کیا قصور ہو بھلا (مسخرے کیطرف مخاطب ہوکر) کیون بے یہ کیا بات تھی - نامعقول - تیری دُم مین نمدا باندھون -

مسخرہ - سب غلط - بالکل جھوٹ - محض مہمل واہیات یہ سب بکتے ہین بکنے دو -

مہراج بلی کا مسخرے کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہنا تھا کہ نواب صاحب اور ممن کھلکھلا کر ہنس پڑے کہا ارے گدھے یہ تو نے گلخیر و سے کس بات کی شہادت چاہی تو اپنے آپ دھر لیا گیا - لاحول ولا قوۃ - واللہ ارے منشی کے بُرا حال ہو - بھئی خدا کی قسم سیدھے آدمی بہت دیکھے مگر حضور سب کے قبلہ گاہ ہین -

مہراج بلی نے جھلا کر کہا - سیدھے کوئی اور ہونگے ہو نے ہو ہمسے اور نداق - ہونہہ - ع

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

مرا بار بار ہرزہ گردانی توانی کرد بندہ را چہ یارا کہ گوید یا ہیچ نگوید - پس چنان میگوید - ع

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

کہ گفتہ اند النکاح من سنتی فمن رغب -

نواب - (مسکراکر) ارے یار تم عربی بھی پڑھے ہو -

مہراج - ہونہہ ! عربی بھی پڑھے ہو - انا - انا تعلیم عربیہ نحو اعراب - ولا تد خلون معرب - فی لسان الغیب - آپکے ہان عربی زبان مین ہو فغلقتہ الابواب یعنی بس بند کرو تم اپنی زبان کو -

داروغہ - (ہنسکر) کیا ترجمہ کیا ہو واللہ - ابواب کے معنی زبان کے ہین - اور لسان عربی مین دروازے کو کہتے ہین

مہراج - ہمین کیا سکھاتے ہو -

نواب - پاگل ہین داروغہ صاحب -

مہراج - ایک عرب مجھ سے کہنے لگا ہذا انت عرب مقیم - یعنی کیا عرب کے باشندے ہو -

داروغہ۔ (قہقہہ لگاکر) یہ اُنت نے کیا مزہ دیا۔

مہراج ۔مزہ۔ بامزہ کیسا۔ کیا یہ بھی کوئی پکوڑی ہی۔

نواب ۔آگیا اپنی اصلیت پر۔ ہند داہی نا۔ آخر پکوڑی یاد آگئی۔ ارے پلاؤ کہا ہوتا۔ کباب کا نام لیا ہوتا۔ ترکاری کہتا۔ یہ پکوڑی کیا معنی۔ بیوقوف۔

مہراج ۔تم کیا جانو اُردو زبان کسے کہتے ہین۔

نواب ۔آہمین کیا شک ہی یہان پر ہم بھی قائل ہوگئے۔

مہراج ۔مارادر زبان اُردو ملکہ ہست کہ گفتہ اند مزبان اُردو آن داند کہ زباندان بودہ باشد والا دانستن ذندانستن وے ہیچ دیوچ ست۔ بشہر وامانند۔ کہ در دیار غربیش بہ نیم جونخرند والا بندہ را اورمرف ونحو حفظ شد۔

نہ بلائم نہ شیر برنجم فقط دالم مسورا

راوی ۔ واہ منشی مہراج بلی صاحب۔ اہ سبحان اللہ۔

اتنے مین میان اختر آئے اور نواب صاحب کی خدمت مین جھک کر آداب عرض کیا اور کہا حضور ذرا منشی مہراج بلی صاحب کے گھر پر آدمی بھیجد یجیے۔ سُنا آنکے یہان واردات ہوگئی۔ حاضرین جلسہ مسکرانے لگے نوابصاحب نے کہا بھئی کیا گرمی چڑھ گئی دماغ پر۔ مریح سامنے تو تمھارے منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہین۔ اختر نے افسوس کیا سنتے ہین سب لوٹ لے گیا۔ جھاڑ دے گیا۔ افسوس کیون صاحب کیا کیا لیگیا۔

مہراج ۔بہت ہی بگڑ کر (تمھارا سر۔ یو سور کا بچہ کاہے واسطے ہمکو دق کرتا ہی۔ بلاٹی فول۔

اختر ۔ہی ہی۔ غضب ڈھا گیا آخر کچھ تو چھوڑ گیا یا بالکل صفا یا ہی کر گیا۔ غضب کیا واللہ۔

نواب ۔بھئی ۔وہ بگڑتا ہی چوری کے نام سے۔

ممن ۔حضور اس زمانے مین یہی ٹھیک ہی۔

اختر ۔منشی مہراج بلی صاحب ہمین بڑا افسوس ہوا۔

مہراج ۔افسوس تو ہونا چاہیے۔ آپ کے باپ مرگئے نا۔

نواب ۔بھئی یہ کیا خوب کہا ہی واللہ۔

ممن ۔اب تو اُنکی لینے لگے حضور۔

مہراج ۔(مسکراکر) ہمسے ادر دل لگی۔

اختر ۔حضرت اسوقت تو ہم بہت ہی جھینپے۔

مہراج ۔آپ جھینپنے والے نہین ہین آپ محفلون سے اُٹھائے گئے تب تو جھینپے نہین۔

نواب ۔یار آج تو خوب خوب آوازے کس رہے ہو۔

مہراج ۔مگر میان اختر تو چلتے گھڑے ہین۔

اختر ۔حضرت اب یہ سب ہمین پر تو چھا رہی ہی۔

مہراج ۔اختر کی بیوی ہماری سلہج ہین۔

اختر ۔خداوند غلام اب رخصت ہوتا ہی۔ یہ تو بے طور پھبتیان کہہ رہے ہین آج۔

مہراج بلی بڑے ہی خوش کہ آج پالا ہمارے ہاتھ رہا مار لیا ہی کوئی کیا کھا کے مقابلہ کریگا۔ جو مین کہتا ہون چھا جاتی ہی۔ واہ رے مین۔

اتنے مین مسخرے نے کہا خداوند کل کی سرگذشت سنیے مہراج بلی کے چہرے کا رنگ فق "حضور ایک دوست نے اپنے گھر پر آواز دی کنڈی کھولو"۔

مہراج بلی نے مسخرے کا مُنھ بند کر دیا اور کہا یہ جھوٹا ہی مردک جھک مارتا ہی۔ کیون بچہ ایک تو بجوا دیا اور تم اوپر سے ہمین کو دھرواہو بھیجد یے گئے ہوتے دو برس کو۔ یہ ہمکو دعا دو کہ

مسخرہ - تو بس حضور پھر کیا ہوا کہ -

مہراج - ابے چپ - ادتیرے مسخرے کی ایسی تیسی دم مین گھسکھٹا چپ - ساری عزت و آبرو خاک مین ملائے دیتا ہے نامعقول -

نواب - یہ ماجرا کیا ہے - یہ آبرو کی لفظ سے تو کچھ دال مین کالا کالا ضرور معلوم ہوتا ہے -

ممن - بس حضور وہی بات ہے جو مین نے پہلے کہی تھی کہ چپراسی انکی بیوی سے بغلگیر ہوا -

اختر - این ! توبہ یا میرے اللہ سب کی آبرو بچانا - واللہ یہ تو جان دینے اور مرجانے کی بات ہے -

ممن - اور یہ جانتے ہین کہ منشی مہراج بلی کا سا غیرت دار اور اسکی جورو سے چور گلے ملے اور وہ زندہ رہے - ارے یہ اس غم مین گھٹ گھٹ کے مرجائینگے -

نواب - واللہ سچ کہتے ہو - غیرت دار کے لیے برا سامنا ہے - یا اللہ توبہ -

مہراج - یہ اس مسخرے نامعقول کی شرارت ہے مین نے ناحق بچایا - جب دو برس کو بھیجدیا جاتا تو معلوم ہوتا -

نواب - کیا کیا بھیجدیے گئے ہوتے دو برس کو یہ کیا -

مسخرہ - حضور سنا نہین آپ نے - ع

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

شراب کی دعوت

منشی مہراج بلی نے خدا جانے کیا جاتی دنیا دیکھی کہ کل احباب کو اپنے گھر مدعو کیا - جب سب احباب جمع ہوے تو کہا کہ ہمنے آج کئی قسم کی شراب منگوائی ہے خوب پیو - پہلے مذاق کی باتین ہونے لگین -

چھٹن - شراب ! ای لعنت خدا -

نواب - بھئی ہمکو شراب کی صحبت سے نفرت ہے -

رونق - بیشک - ہمکو بھی علی ہذا -

داروغہ - ای حضور مسلمان اور بھلا یون شراب پیے کایستھ یا برہمن پیے تو پیے -

چھٹن - منشی مہراج بلی صاحب پانی منگوائیے -

مہراج - اچھا تو کسی مسلمان کے ہاتھ سے پانی آنا چاہیے -

چھٹن - اسمین کیا شک ہے -

رونق - کیا خوب - اور نہین تو کیا آپ کے گھڑے کا پانی پینگے - سبحان اللہ -

مہراج - بھئی مین کب کہتا ہون مگر واللہ تم لوگون نے اس دن بڑا ہی جبر کیا - ارے ظالم اپنے گلاس مین پلوادی اور اپنی جھجری کا پانی -

چھٹن - اب ہٹا - دینے کی نہ لینا کبھی -

مہراج - ہی ہی واللہ غضب کا سامنا تھا -

چھٹن - ارے اب کچھ پلاتا ہے یا نہین -

مہراج - یا الہی آخر یہ گھبراہٹ کیا ہے -

داروغہ - دیکھین منشی مہراج بلی صاحب نے کیا کیا سامان کیا ہے بڑا دل گیا واللہ -

چھٹن - ارے بھئی اب لائے ہو یا باتین بناتے ہو -

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب ایک خوبصورت کنٹر مین ہوسکی لائے - لوگون نے پوچھا بھئی یہ کون شراب ہے - کہا ہوسکی - اور اللہ کی عنایت سے سب نو سکھیے کہا ہوسکی نہین اور کوئی شراب گلاب کی ملاتی منگواؤ -

مہراج بلی نے سپاہی کو بلایا اور حکم دیا کہ روز شراب جلد

جاکے لائے - مگر یار - روز شراب تو عورتون کے لیے ہے -
لیڈیان پیتی ہین - جنٹلمین تو ہوسکی پیتے ہین تھوڑی دیر
مین روز شراب آئی - بالکل گلاب کی خوشبو -
مہراج - لے بھئی اب لگا لگاؤ -
چھٹن - پہلے تو ہم پینگے استاد - کوئی پیے یا نہ پیے -
رونق - واللہ اسکی بو سے نفرت ہے - خدا گواہ ہے -
چھٹن - آپ پاگل ہین - اسکو بو نہین خوشبو کہتے ہین -
رونق - شیطان کی پھٹکار -
چھٹن - عسکری نواب یار اسکو نکالو یہان سے -
آغا - ہان - تو پھر دون گردنا -
رونق - قسم خدا کی ایسی بو آتی ہے کہ توبہ ہی بھلی - دماغ
پھٹا جاتا ہے - معاذ اللہ -
آغا - بھئی تمھین قسم ہے واللہ اسپر چھڑک دو -
چھٹن - (ایک چلو چھڑک کر) لے پاک ہوگیا -
رونق - اُتو - سور - یہ دل لگی ہمین پسند نہین -
چھٹن - آپکی ایسی تیسی - جوتا اُٹھائی گیرا -
نواب - یار افسوس ہے کہ قمرن اسوقت نہین ہے -
مہراج - اور ناز و بھی نہین - پھر کیا فکر کرین -
نواب - بلواؤ جی دو گھڑی دل لگی رہیگی -
مہراج - مگر زنانہ مکان قریب ہے -
نواب - آپ تو پاگل ہین دو گھڑی بیٹھینگی پھر چلی جائینگی
اسمین نقصان کیا ہے -
چھٹن - اپنی بیوی سے کہدینا کہ شہدے جمع ہوے تھے -
داروغہ - حضور معلوم ہوتا ہے - یہ جورو سے بہت ڈرتے
ہین جورو کے مرید ہین -

مہراج - کون مین نا - ہان بھئی بیشک ڈرتا ہون -
نواب - ڈرتے ہوتے تو یہ فعل نہوتے جناب -
مہراج - ارے یار - ؟

	اُسکی رہی اور رہے گی اُسکی

چھٹن - بس یہی ٹھیک ہے -
نواب - دور دورہ زندگی کے لیے کیا فرش اور کیا خاک -
سب کے پہلے چھٹن صاحب نے پی - اہاہا بھئی بہشت کو
دور ہی سے سلام ہے - واللہ کیا مزہ آیا ہے اسوقت - کہ کیا
عرض کرون - جی خوش ہوگیا - ہاے دنیا ہو اور شراب ہو
مہراج بلی نے بھی انسے اتفاق کیا - یار حق تو یون ہے کہ
بہشت مین جائین یا دوزخ مین اس سے ہمین کوئی بحث
نہین مگر واللہ شراب بھی کیا نادر شے ہے - بے نظیر چیز ہے -
اسمن یار تم لوگون نے بڑا ہی غضب ڈھایا - ارے ظالم
مسلمان کا گلاس اور جھوٹا میرے سامنے کا پیا ہوا گلاس
اور پانی مسلمان کا اور مجھے پلا دیا - اگر بیوی سن لین تو واللہ
میرے ہاتھ کا پانی نہ پیین -
چھٹن - ارے بھئی ہم کیا اپنے مذہب پر قائم ہین -
نواب - مسلمان اور شراب لاحول ولا قوۃ -
مہراج - توبہ تو کرسکتے ہو - یہان تو توبہ کی بھی گنجایش
نہین ہے - ہماری قوم کے لوگون کو اتنا معلوم ہوجائے کہ اُسنے
مسلمان کے جھوٹے گلاس مین پانی پی لیا بس فوراً حکم ہو کہ یہ
برادری سے خارج - اور بھئی سچ کہون مین ابتک خود جھجکتا تھا
مگر اب تم لوگون سے کوئی پردہ نہین رہا -
نواب - میان ایک حمام مین سب ننگے -
مہراج - ہر ہر - اگر بھائی سُن لے تو مار ہی ڈالے -

آغا - کیا آپ کے بڑے بھائی ہین کوئی -

نواب - کیا خوب - یہ بھی کوئی گناہ ہو -

چھٹن - بھئی اب ہمین کو پلا کے اُلّو بناؤ گے - تم لوگ کیون نہین پیتے -

نواب - (گلاس لیکر) نے انڈیل دے جتنی جی چاہے بس اب تو خوش ہوا - ؎

گزک کے واسطے جاکر کباب لا جھٹ پٹ
ہین کل سے پیاسا ہون ساقی شراب لا جھٹ پٹ

مہراج - یار پیتے تو تم لوگ ہو نہین مگر واللہ باتین بہت بناتے ہو - اُڑا جاؤ -

نواب - تم تو شروع کرو - یہ نہو گا بھئی کہ ہم تو پیین اور آپ نہ پیین لے شروع کیجیے -

مہراج - کون (مسکراکر) ہین پینے والے کو کچھ کہتا ہون آپ ہین پاگل ہین اور شراب -

نواب - اب آپ ٹہینگے جناب یہ سمجھ لیجیے کہ اُسی دکان کا سا حال ہو گا - پھر شکایت نہ کیجیے گا -

مہراج - کون - میرے مکان پر اور مجھی سے لبّاڑ کی واللہ یہ دل مین خیال بھی نہ کیجیے -

نواب - پی - ابے پی - (ہاتھ سے گلاس دے کر) پیتا ہو کہ نہین - نامعقول نے پی جاؤ میان -

مہراج جی نے اُنکے ہاتھ سے گلاس لیا اور غٹ غٹ کرکے پی گئے - کہا اوہ بڑی گرمی معلوم ہوتی ہو خدا جانے کتنی انڈیل دی - اب ہم اپنے ہاتھ سے لینگے - بھائی نواب محمد عسکری صاحب - بہت دے دی - اوّوہ -

چھٹن صاحب کو جو کسی قدر چڑھ گئی تو اُنھون نے داروغہ کو زبردستی پلا دی - اُسنے ہاتھ جوڑے - حضور مین جاؤنگا مجھے نماز پڑھنی ہو - خداوند کل پر رکھیے - گر یہ کسکی سنتے ہین زبردستی پلا دی - اور کہا صحبت مین بیٹھ کر یہ قلاوذیا ہین کیا معنی - تمھارے باپ کو پلائین - اور دادا کو پلائین - تم کیا ہو - آپ بھی کوئی شی ہین - ہمچو من دیگرے نیست - جب محمد عسکری کو پلا دی تو پھر تم کس کھیت کی مولی ہو - چلے وہان سے نہ پیونگا -

داروغہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ پی لو - پی کر کہا اب حضور ایک شرط ہی - مین گھر نہ جانے کا - جورو اکو اسکی بو بری معلوم ہو گی اور آپسمین مفت مفت مین لبّاڑ کی ہو گی یہ ٹھیک نہین ہو - اب بندہ یہین سوئیگا - صبح کو جا کے کہہ دونگا نواب صاحب کے کام کو یہان گیا تھا وہان گیا تھا - آئین بائین شائین بتا دونگا - یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہو لاحول جورو کو کیا معلوم کہ یہ کیا کرتا ہو اور کہان رہتا ہو -

مہراج - اجی تم مزے سے یہان سوؤ - تڑکے چلے جانا -

داروغہ - کچھ تکلف کی ضرورت نہین ہو -

نواب - تکلف کرتا کون ہو یہ تو وہی مثل ہو گئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان -

مہراج - تکلف کیا معنی - پلنگ بچھوا دینگے بس -

چھٹن - خالی خولی پلنگ ہی بس (مسکراکر)

مہراج - ہان - جی - بجا - اور نہین کیا -

چھٹن - بھئی اب پوچھنا بھی کوئی گناہ ہو - یار -

نواب محمد عسکری نے تین بار اپنے ہاتھ سے انڈیل کے پی اور نشے مین چور ہو گئے -

نواب - ممن - دیکھو جوڑی گاڑی کو بول دو -

چھٹن - بول دو - یو بلڈی فول -
مہراج - دونون غلین ہین - دمت -
داروغہ - ع

خوب گذرےگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن - چپ - ہو یو سور بلڈی فول - چپ رہو -
مہراج - داروغہ خاموش رہو - کیون بکتے ہو - خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا - اِس ردز مَمن کو سمجھاتے تھے آج خود ہی پاگل ہو گئے -
داروغہ - ع - کھل گئی ہی قسمتِ مسٹر فرنیڑ چاندنی -
چھٹن - تیرا سر چاندنی - سور کہین کا -
مہراج - بھئی چھٹن صاحب یار اب تم نہ ہو - اب تم بہکتے ہو یار - اور خاکسار کا مکان ہی - واللہ بڑی بدنامی ہوگی غضب ہی - یارو ذرا ہوشیار رہنا -
چھٹن - ابے جا ڈرپوک - واہی کہین کا پوری بوتل پی جائین واللہ اور نشہ نہو -
نواب - کیون ڈینگ کی لیتے ہو - پاگل کہین کا - ع

پاگلون مین بھی نسرہ دہی چھٹن

داروغہ - خدا وند کیا خوب برجستہ فرمایا ہی -
چھٹن - اپنی ایسی تیسی فرمایا ہی تم خوشامد کرنے والے سور لوگ ہمارا افراج درہم برہم کر دیتے ہو یو سور -
داروغہ - حضور اب زیادہ نہ بڑھیین نہ - وہ بھی شریف زادہ ہی سمجھے - بس اب یارا سے ضبط نہین ہی - ایکی بنا وہ جواب ترکی بترکی دیگا -
چھٹن صاحب کو اسقدر چڑھ گئی کہ پی کے غل مچانے لگے یو مہراج بلی - تم ادھر حاضر ہو - یو سور - مہراج بلی خود بیے ہوے تھے - اُنھون نے بھی ڈانٹ بتائی -
مہراج - کاہے واسطے یو سور بولنے مانگتا ہی - بس چپ رہ پاگل آدمی -
چھٹن - تو چپ رہ - نہین تو اب تو پٹنے لگے گا - مت بو بو کالا سور -
مہراج - ٹھو گے تم مین ابتک جان بوجھ کے خاموش تھا - اب اگر ذرا تم بولے تو مین پیٹ چلونگا - ع

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زر بش	پیلے خواہد بضرورت سرش
آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت	مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

چھٹن - او کالا مین مت بکو - بس - نکال دو - آدمی یو سور کو نکال دو -
مہراج - کاہے واسطے بک بک لگانا مانگتا ہی -
چھٹن - اب مین جانثار سیدہ کرتا ہون - نہین تو بس اب چپ رہ پاگل گدھا -
داروغہ - حضور اب بات بڑھ جائیگی -
مہراج - جی نہین - مین اِنکو راہ پر لے آؤنگا -
نواب - بھئی اسوقت تو واللہ ہم بھی بگڑ گئے تھے -
مہراج - یار خواہ مخواہ جو گالی دیتا ہی تو بُرا معلوم ہوتا ہی اور طبیعت جھلّا اُٹھتی ہی - کہ گفتہ اند - ع

چرا گوید کسے لفظے درشتے
کہ خواہ مخواہ شود ناگوار طبعے

داروغہ - کیا موزون طبیعت پائی ہی حضور نے -
مہراج - این ہمہ مہربانہاست کہ گفتہ اند - ع

گلچین بہار تو ز دامان گلہ آید
این ہمہ امر راز دانی موقوف برایدنداتی دنشانی نمودہ می آید - ع

عاقلان پیروی نقط نکنند

نمود ار مار از آہ عطا گذر کن کہ از ناتوانی بجا
کہ مہراج بلی نادر جواب

نگہدار مار از راہ خطا	خطا در گذار و تواہم نما

داروغہ ۔ کیا خوب ۔ کیا خوب ۔ تہ مصرعی ہوئی ہی ۔
نواب ۔ یہ تہ مصرعی کیا معنی بھئی ۔
داروغہ ۔ حضور اور سب دو مصرعون کا شعر کہتے ہین ۔ حضور نے تین مصرعون کا شعر کہا ہی ۔
نواب ۔ (اشارہ کر کے) بھئی ۔ ع ۔

طبع موزون داعروض وقافیہ درکار نیست

داروغہ ۔ ع ۔ قافیے کا بھی قافیہ ہی تنگ ۔
نواب ۔ کیا خوب ۔ اسپر مصرعے لگاؤ بھئی مہراج بلی ۔
مہراج ۔ ابھی لو صاحب ۔ یہ تو گھر کا علم ہی ۔
نواب ۔ یہ حضور کے گھر کا علم ہی ۔ ماشاء اللہ ۔
مہراج ۔ اجی تم لوگون کو تو یہ چیری ہوئی ہی کہ ہند وکیا کہہ سکتا ہی ۔ جی ۔ اور یہان خاقانی سے ٹکر لڑنے کو تیار ہین مگر آپ لوگون کے نزدیک دل لگی ہی ۔
چھٹن ۔ داہ بھئی دھوتیا پرشاد واہ ۔
مہراج ۔ یار تم لوگون کو اب ہم کیا کہین ۔ بڑی نامعقول صحبت ہی ۔ واللہ ۔
چھٹن ۔ آپ خود نامعقول ہین قبلہ ۔
مہراج ۔ تو ہم دھوتیا پرشاد ہین ۔
چھٹن ۔ اور ہین کون آپ ۔
مہراج ۔ بھلا قتیل کے قائل ہو کہ اُنکے بھی قائل نہین ۔
چھٹن ۔ وہ بھی دُھتیا فرشاد و تیا رسید تھے وہ کیا تھے

غالب ہمیشہ لالہ قتیل کہا کیے ۔
داروغہ ۔ حضور شاعر تو بس غنی تھا ۔
نواب ۔ یہ کشمیری تھا نا ۔ اپنے ہی دالون کی تعریف کرینگے اور طغرا کیا بُرا تھا ۔
چھٹن ۔ طغرا ے کشمیری بھی اچھا تھا ۔
نواب ۔ واہ دلی کی کیا تعریف کی ہی ۔ اور کشمیر کی کیا تعریف کی ہی ۔ قلم توڑ دیے ہین ۔
چھٹن ۔ بھئی خدا اس خطے کو سلامت رکھے کیا کیا لوگ گذر گئے ہین ۔ یادگار زمانہ ۔
داروغہ ۔ حضور قدردان ہین واللہ ۔
چھٹن ۔ بھائی ہم تو منصف مزاج آدمی ہین ۔ انصاف کو نہ چھوڑینگے ۔ انصاف مقدم ہی ۔
اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کو نشے مین نازو کا جو خیال آیا تو محمد عسکری سے اصرار کر کے نازو اور قمرن کو بُلوایا ۔
تھوڑی دیر مین چھما چھم کی آواز آئی اور سب کے کان کھڑے ہوے ۔
مہراج ۔ می آید آن عروس کہ من بہر شان فدا ہستم ۔ آمدن بیکند و دل و جان مارا کہ نثار طرۂ تابدار ولیست پامال خرام ناز کردہ مے آید کہ گفتہ اند ۔ ع

ہر شبے خوش باد نا خوشہاے دنیاے دنی
واللہ کہ او کا فر ہند وکش می آمدہ است ۔

بزی قرزم رزن

قمرن ۔ از ررزی مزامزا ۔
ماما ۔ حزازمز ہزد تزی ہزدن گزی ۔
قمرن ۔ تزو تزد جزدن کزی سزی چزال چزلتزی ہزے گزی ۔
ماما ۔ ازا ازی سزرکزاز ۔ حُزک کزم ۔

قمرن - جزاگزے نزدوزاب صزاحزب کزدبزلزالزا-

ماما - ازچھزاجزاتزی ہزدن-

قمرن - کزہنزاکزہ ازاپ کزدبزلزایزاہزے جزلدزی ازا وزدفزرززور-

مغلانی - ازاج تزدبزدلزی نزدئزی ہزے-

قمرن - تزم تزدبزدل سزک تزی ہزد-

مغلانی - مزین لزرڑزک پزن سزے بزدل تزی ہزدن-

قمرن - کھزنڈزاپزانزی تزدپزلوزاؤزد-

مغلانی - اززرزی مزہرزی ازاب خزاصزالزا-

بی قمرن کی سمجھ مین نہین آیا کہ (ازاب خزاصزالزا) کے کیا معنی- مغلانی نے مہری کو حکم دیا کہ آب خاصہ لا- قمرن نے آب خاصہ کو نہین سمجھا-

قمرن - ازاب خزاصزاکزدن مزانگتزاہزے گزا- پزانزی مزانگتزی ہزدن گزی- تزم ازاب خزاصزاکزہتزی ہزد-

مغلانی - مزہرزی لزاتزی ہزی-

بی مغلانی سمجھ گئین کہ یہ کوئی نیچ قوم ہین کہ آب خاصہ تک نہین سمجھ سکتین- مہری پانی ڈھک کر لائی تو قمرن نے کہا یہ چونچلے ہمکو اچھے نہین معلوم ہوتے- آبخورے سے پہلے برف نکالکر کر چبائی- اُسکے بعد پانی پیا- اور گلوری کھائی مغلانی نے بھی برف کا پانی اپنے واسطے منگوایا اور پی کر کہا پانی تو پیتے ہین جہان پناہ- اسقدر کا سرد کہ مین کیا عرض کر دن کوئی اور دہ پانی نہین پی سکتا- ای دہان تو گرمی کے دنون مین اگر کوئی سلطان خانے مین جائے تو کانپ اُٹھے اللہ جانتا ہی ٹھٹھر جائے لوگ رزائیان اوڑھ اوڑھ کے جاتے ہین اور تسپر سردی معلوم ہوتی ہی-

قمرن - بزادشزاہ ہزین گزے کزہ بزاتزین-

مغلانی - ازدرکیزا- بزادشزاہ ہزین-

قمرن - ازب تزک مزہرزی نزہ ہزین ازائزی-

مغلانی - نزدوزاب صزاحزب کزے پزاس گزدئزی ہزی-

قمرن - ہزان- ازاتزی ہزدگزی-

مغلانی - بزے تزک ازاتزی ہزدگزی-

قمرن - دزہ بزررزف دزالزانزہ ہزین ازایزا-

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع احباب تشریف لائے- آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی اور ممن ساتھ- محمد اطہر نے کہا مزاج شریف بی قمرن بہو صاحب-

قمرن - عزن نزایزت ازاپ کزی-

نواب - این! یہ زرزری بولی بولنے لگین-

قمرن - تزم بزدل سزکتزے ہزد-

نواب - ہزان بزدل سزکتزے ہزین- پھز تزم ازپنزا مزطلزب کزہ ہزد-

ممن - حضور ایک مرتبہ بڑی دل لگی ہوئی جلسہ ہو رہا تھا اور مشتری گا رہی تھین ایک بنگالی بابو کے ہان جلسہ تھا- تو کسی بنگالی نے شراب کے نشے مین کہا- بس اب دوسرا بدلو- تم بھاگ جاؤ تو بی مشتری کے سازندے نے کہا یزہ بزنگزالزی بزرڑزے اُزلّزدسزدتزے ہزین گزے اسپر ایک بابو صاحب ہنسکر بولے (سزچ کزہتزے ہزدگزے) اُسکی نانی ہی تو مر گئی- وہ سمجھا تھا کہ یہ بھی کوئی معمولی بنگالی ہی ایسا ویسا- مگر جب اُنھون نے یہ تقریر کی تو وہ بھی چکرایا کہ یہ بابو صاحب بڑے واقف کار ہین-

قمرن - نزدوزاب ہزم کزدگزانزائزن دزاوزد-

نواب - کز ون بزرُزی بزات ہزے -
قمرن - کزب گزانزاُسُز نوزا دزوگوے -
نواب - جزب کزہ ہزد -
ممن - حضور اُسی جلسہ مین ایک دیہاتن کسبی نے ایک گیت بنگلہ زبان مین گایا تھا - حضور مین کیا عرض کرون کیا سریلی آواز تھی اور پھر پاٹ دار - بس جتنے بنگالی تھے سب اُسپر عاشق ہوگئے اور اسقدر انعام دیا کہ وہ مالا مال ہوگئی مگر واللہ کیا صورت تھی - ہاے -
نواب - بھئی وہ گیت تمکو یاد ہی -
ممن - مین نے یہ چالاکی کی کہ پنسل سے لکھتا گیا اور زبانی بھی یاد کرلیا - حضور کیا عمدہ گیت ہی -
نواب - بھئی خدا کا واسطہ جلدی سناؤ -
ممن - حضور اُسنے گایا تھا کہ -

تم دیشی دیشی مت بولو بنگالہ آمر نام رے
آمر باڑی باشن بے مو دوچا بو نا گر پان رے - بوش بور شیٹلپاٹی جو بن ڈُوبے دان رے - بنگالہ آمر نام رے

بس اسکو اس مزے سے گایا کہ ساری محفل محو ہو گئی -
نواب - بھئی کیا عمدہ گیت ہی - قمرن تم اسکو گاؤ -
قمرن - ہمارا کہنا تو کرتے نہین پھر ہم تمھارا کہا کیون مانین
نواب بھئی ممن اسی وقت روتنے کو حکم دو کہ منے خان گویے کو بلا لائے -
ممن باہر گئے - ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ایک روتنے کو بلاؤ - روتنا حاضر ہوا کہا سرکار کا حکم ہی کہ جا کے منے خان گویے کو بلا لاؤ - روتنا فوراً روانہ ہوا -
قمرن - مزن شزی مزہزاج بزلڑی ازلج چیُزپ کزیزدن ہزین پزدچھزد -

نواب - یزہ مزت پزدچھزد -
قمرن - خزیزیزت تزدہزی -
نواب - ازن کزی جزدرزو -
مہراج - بھئی اُلجھن ہوتی ہی واللہ -
نواب - میان تو بات چیت کیون نہین کرتے -
مہراج - بات چیت کس سے کرون تم لوگ تو بنگالی بول رہے ہو اب ہم کیا بولین -
نواب - (ہنسکر) بنگالی بولنے کی کیا کہی ہی واللہ -
ممن - اَیْن - یہ زرزری بولی انکے نزدیک بنگالی ہی -
قمرن - سزی دھزے ازادمزی ہزین -
نواب - سزی دھزے ازادمزی تزہ ہزین ہزین گزدھزے ازادمزی ہزین -
اس پر قہقہہ پڑا -
مہراج - یہ کیا ہنسے کیا بھئی -
نواب - آپ ہی کی تعریفین ہو رہی ہین -
مہراج - جی بندہ ایسی تعریفون سے درگذرا -
نواب - بی قمرن نے کہا یہ بیچارے سیدھے آدمی ہین -
مہراج - جی کیسے کچھ ہمسے سیانا سو دیوانہ - ع

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

نواب - اسمین کیا فرق ہی - ایک ہی خرانٹ ہو -
ممن - حضور اُس دن تو مجھپر ایسی ایسی پھبتیان کہین کہ میرا دل ہی جانتا ہی -
نواب - جب سنتے ہین ایسی ہی کہتے ہین -
آغا - صاحب بہت ہی خوب سوجھ بوجھ ہی واللہ -
مہراج - نہین پہلے تو مین کچھ کہتا نہین مگر جب ان جھلایا

بس پھر سنانے لگتا ہون۔
نواب۔ بھئی یہ خداداد بات ہی واللہ۔
مہراج۔ اور نہین تو کیا سکھانے سے آتی ہی۔
آغا۔ میان کیا سچ مچ زرزری نہین بول سکتے۔
مہراج۔ زرزری کیا بھئی یہ کس ملک کی زبان ہی۔
نواب۔ جی یہ کامروپ دیس کی زبان ہی۔ کبھی ادھر گذر نہین ہوا ایک بار تو ضرور ہو آؤ۔ قابل دید ہی۔
مہراج۔ اچھا بی قمرن بولو تو کچھ۔
قمرن۔ ازاب کزام زراج تزواز چھزا ہزی۔ کزیزدن مزہرزاج صزاحزب۔
مہراج۔ پوچھتی ہو مزاج اسوقت برہم کیون ہی۔
ممن۔ خوب سمجھے طبیعت داری اسیکا نام ہی۔
نواب۔ پھر کیون کہتے تھے کہ ہمکو یہ بولی نہین آتی۔
آغا۔ بھئی کیا خوب بوجھے ہین۔
قمرن۔ (مسکرا) خزدش ہزے۔
نواب۔ بزل کزل ازل لزدہزی۔
مہراج۔ آپ لوگ بالکل گدھا ہی سمجھ لیے ہین۔
نواب۔ ای لاحول۔ آپ واہی ہین۔
آغا۔ اور سنیے گا۔ کہنے لگے آپ لوگ بالکل گدھا ہی اور پاگل سمجھتے ہین۔
ممن۔ بالکل کا لفظ تو حضور یہان پر صحیح ہی۔
قمرن۔ غزق قزل تزدچھزو ہزی نزہ ہزین گزئزی ہزی۔
مہراج۔ اُن نے کہا پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔
نواب۔ (کھڑے ہوکر) تڑپا دیا واللہ۔ مار ڈالا ظالم۔ انوہ کہنے لگے پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔

مہراج۔ نہ کہو گے جی۔
قمرن۔ ای کیونکر سمجھ گئے۔
آغا۔ میان عجب گدھے ہو تم۔ قمرن تک زرزری بولتی ہین اور تم اُلو کے اُلو ہی بنے ہوے ہو۔
قمرن۔ مگر کیا پتے کی کہی ہی واہ واواہ۔
ممن۔ خوب پہونچے۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الایا ایہا الساقی ادر کاسًا و ناولہا

مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ۔
قمرن۔ مزہرزاج بزل لزی ازل لزدہزین گزے۔
مہراج۔ ہمارا نام لیا اور کہا یہ بڑے دورہین کیون کچھ الیسا ہی کہا۔ مین فوراً تاڑ جاتا ہون مجھسے کوئی بھلا کیا اُڑیگا۔ اُڑکے جائیگا کہان۔ ع

اُڑکے جائیگا کہان مجھسے کون

مصرع ہوگیا۔
نواب۔ کیا موزون طبیعت پائی ہی۔
ممن۔ حضور یہ اپنے آپ ہی نظیر ہین۔
نواب۔ انکے گھر مین چور کو دا تھا قمرن۔ ذرا حال تو دریافت کرو۔ بہت بچگئے بیچارے۔
ممن۔ حضور نے ناحق یہ ذکر چھیڑا۔
مہراج جی بہت ہی جھلائے کہا بڑے لغو لوگ ہین آپ کاہے واسطے ہمارا خاکہ اُڑاتا ہی۔ اور ہمارے دل کو دُکھاتا ہی۔ یو بلڈی فول۔
قمرن۔ بزڈڑزے بزگ ڑزے ہزین گزے۔
نواب۔ ہزمزارزے مزبحزرزرزے کزدگھزز بھزیچ وزیزا۔

قمرن - ذری صاف صاف کہو نواب کیا ہوا کیا تھا -

نواب صاحب نے ساری سرگذشت کہہ سنائی کہا ہوا کیا تھا نازو کی طرف سے ہم لوگون نے ایک آدمی بھیجا یا کہ نازو نے بلایا ہے - رسیان تڑا کے بھاگے - مگر جورو کا خوف - مسخرے سے پوچھا کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ گھر کی جورو ابھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملین - اُسنے کہا اندھیری راتہی دروازے پر آواز دو دروازہ کھولنے کے وقت مین اندر چلا جاؤنگا اور پتا جہان کا دو وہان پڑ رہونگا - گھر مین سب یہی سمجھینگے کہ مہراج بلی ہین - آپ نے منظور کر لیا -

قمرن - ای سڑو بھی ایسا اُلّو نہین ہے -

نواب - قمرن کے سر کی قسم - منظور کر لیا -

قمرن - ای تو پاگل ہے پھر - توبہ توبہ -

نواب - اور پاگل نہین تو اور ہے کیا -

قمرن - اِتّا سیدھا پن تو پاگل پنا ہے -

نواب - دوسرا ہوتا تو مار بیٹھتا کہ تو پاگل ہے - اور یہ اُلٹے شکر گزار ہوے - اُسنے پوچھا آپ کی بیوی گوری ہین کہ کالی - کہا این آباد کی ساقن سے بالکل صورت ملتی ہے - ذرا فرق نہین ہے - دونون جیسے بہنین بہنین - ایک رنگ ایک قد - ایک شکل - پوچھا عمر کیا ہے کہا مجھسے بہت چھوٹی ہے -

قمرن - اَین با بھائی بہن ہین (قہقہہ لگا کر)

مہراج - ہم جاتے ہین - بس اب نہ بیٹھینگے -

قمرن - نہین نہین تمھین قسم ہے جو جاؤ - سُنو -

نواب - بھائی بہن کی ایک ہی ہوئی -

قمرن نے کہا کہ پھر مسخرے کو اندر گھر کے بھیجدیا -

نواب صاحب نے کہا ہان سنتی جاؤ - دروازے پر جا کے آواز دی - اُنکی آواز نہ ٹھہری اور نہ انکی بیوی نے پہچانی - دروازہ کھولا - اندھیری رات - مہراج بلی تو چلے نازو کے ہان اور یہ مکان کے اندر داخل - اوپر گئے اور مہراج بلی کی لڑکی آئی ہوئی تھی - اَبّا سمجھکر وہ گلے ملی - انکے داماد نے بندگی عرض کی مگر دیکھا تو کہا کون - بس کون کا لفظ سننا اور مرد کی صورت دیکھتے ہی یہ بھاگے - انکے داماد نے میان مسخرے کو گرفتار کیا اور خوب ہی بودی ماردی -

قمرن نے کہا مار کھانے کا تو کام ہی کیا تھا وہ تو مہراج بلی ہی ایسا اُلّو تھا کہ ایسا ہونے دیا - دوسرا تو کھا ہی جاتا کچّا - اور سنو - کیا سچ ہے - ہمین یقین نہین آتا - نوابصاحب نے کہا اور سنیئے گا - تمھارے سر کی قسم بھلا مین جھوٹی کھاتا یہ کیا کہتی ہو - ایسا نہین ہو سکتا - برقنداز جمع ہو گئے تھے دروازے پر -

قمرن - مہراج بلی تمھاری صورت سے نفرت ہو گئی -

مہراج - تو آخر ہمنے کیا کیا ہے -

آغا - نواب کانا پھوسی کر رہے ہین کچھ جڑ دی ہو گی -

مہراج - ہان تو حضور قصور تو اپنے بہنوئی کا بتائین کہ وہ کونسا قصور سرزد ہوا ہے -

قمرن - ای غضب خدا کا ایک مردوے کو اپنے گھر بھیجدیا کہ جاکے وہان سو رہے -

مہراج بلی (بہت ہی چراندھے ہوے) خدا جانتا ہے ہم اس صحبت مین اب نہ بیٹھینگے - بس جو نام بھی لون تو واللہ باپ ہی سمجھنا - کاہے واسطے تم لوگ جھک مارنے مانگتا ہے -

نواب - کیون صاحب یہ قمرن سے بھی ایسے کلام -

مہراج - شما خر بلکہ از خر بدتر چرا چغلی من میخورندے تم

این برائے چہ - کاہے واسطے -

آغا - یہ کاہے واسطے بہت بولتے ہین -

قمرن - ہان جب غصے مین ہوتے ہین - مگر اللہ جانتا ہی انسے بڑھکر گدھا کوئی نہوگا گدھون کو بھی انھون نے مات کردیا یہ وہ گدھے ہین - اُلّو کا پٹھا -

نواب - واللہ خوب ہوئی -

قمرن - ترزم ہزار زی عزق قنزل کرزون لزے گزی ئزا ہزی -

مہراج - آخر یہ کہان کی بولی ہی - یہ کون زبان ہی بھئی -

مغلانی - ای حضور لکھنؤ مین رہ کے اور یہ حال ہی -

قمرن - کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے -

مہراج - اب آپ بے طرز سخت کلامی کرتی ہین - جی ہان اب ہم بھی سخت کلامی کرینگے آپ سے کہدیا ہی -

قمرن - مجال ہی سخت کلامی کروگے -

نواب - سخت کلامی کروگے تو پٹوگے -

مہراج - دیکھا نہین کسی کو کیا دل لگی ہی -

ممن - اور یہ ہاتھ پانوٴن تو آپ کے ننھے ننھے ہین - آپ یہ اکڑتے کس برتے پر ہین -

نواب - یہ بھی اپنے وقت کے خوجی ہین - خواجہ من بدلیا -

ممن - فسانہ آزاد والے - وہ بھی عجیب شخص ہین -

نواب - یہ اُنکے بھی چچا ہین -

آغا - یہ اُنکو بھی نہین سوجھی کہ اپنے گھر مین اجنبی آدمی کو بھیجدین اور جورو گھر مین موجود ہو -

نواب - ارے میان مہراج بلی صاحب یہ حضور کو سوجھی کیا - ہائے ظالم -

قمرن - ڈوب مرجاکے بڑے شرم کی بات ہی -

رانڈ ہو گور کا مُنھ یا اری کمن دیکھے
نوج غم سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

لفافہ - انشاء اللہ تعالیٰ لف ہذا در بلدۂ کلکتہ بہ محلہ مٹیا برج متصل کوٹھی شاہی پری منزل رسیدہ از انجا بہ اناملِ بندگان حضور پرنور فیض گنجور نواب نادر جہان بیگم صاحب شرف پذیرائی یابد

لفافے پر تو یہ عبارت درج تھی مگر کلکتہ شہر اسکے پڑھنے مین دقت واقع ہوئی - ڈاک خانے کے محرر اور منشی جھلّانے لگے کہ ہم نہین جانتا یہ شالا گول مال کیا ہیگا - آخر کار مٹیا برج ہی کے ایک باشندۂ لکھنؤ نے لفافہ پڑھکر پتا بتا دیا کہ فلان مقام پر لیجاؤ اسکو -

ڈیوڑھی پر لفافہ دیا گیا مہری کو پہرے والے نے بُلایا اور خط اندر بھیجا گیا بیگم صاحب نے مہری کو حکم دیا ذری جاکے فرخندہ خانم کو بُلا لاؤ مہری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لائی - سرکار نے یاد کیا ہی - حکم - یہ آج اتنے دنون کے بعد حضور نے یاد فرمایا - کہا ایک خط آیا ہی - ذری اسکو پڑھ دو - فرخندہ خانم نے لفافہ پڑھکر کھولا تو خط مین یہ لکھا تھا -

ای بی دُگانا جان تم تو مٹیا برج مین موجین لے رہی ہو مگر یہان کا حال بھی کچھ معلوم ہی کہ یہان کیا گُل کھلا ہی - ای بی بڑی نادان ہو - نواب نے پیٹ سے پانوٴن نکالے ہین بہت چل نکلے ہین - اوپر والون نے یہ بس بویا ہی ایک منہارن کی چھوکری پیش کردی - نواب اُسپر لٹو ہوگئے اور اُسکو گھر ڈال لیا اب سنتی ہون کہ نکاح کرنے والے ہین - جھوٹ بولے تو دیدے پٹم ہوجائین - یہ تمھارا پھوہڑپنا ہی کہ تم وہان جاکے بیٹھ رہین - اپنے میان کا حال تو جانتی ہو - پھر یہ کیا واہیات

حرکت کی۔ بہن ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین۔ نہین ہمین
اسمین کیا غرض تھی بھلا۔ مگر تم سے دلی محبت ہی ہمسے
دیکھا نہین جاتا کہ نواب کے گھر مین تمھاری سوت بھی رہے
اور موئی چوڑی والی۔ سنتی ہون کہ بڑی حسین عورت ہی اور
ابھی بالکل چھوکری ہی۔ اب تم اس خط کے دیکھتے ہی سیدھی
لکھنؤ آؤ۔ جسمین ایسا نہو کہ کہین گھر ڈال لین پھر کچھ بنائے
نہ بنیگی۔ اُس چھوکری کو تمنے دیکھا ہوگا۔ تمھاری بہن کے
گھر اکثر آتی تھی قمرن اُسکا نام ہی نازو اُسکی بہن ہی نواب
اُسکی بڑی خاطر کرتے ہین اور کوٹھی مین اُتارا ہی اُسکو اور
کئی خواصین اور مُغلانیان اور آتو اور مہریان اور نوکر چاکر
ہین بڑے ٹھاٹھ سے رہتی ہی۔ اور نواب کی تو اسپر جان ہی
جاتی ہی۔ لٹو ہین لٹو۔ یار۔ دوست۔ رفیق۔ مصاحب سب
اُسی کے گھر مین رہتے ہین۔ اور وہ موئی سفیارن نا۔ کبھی کبھی
ڈیوڑھی پر بھی آن کھڑی ہوتی ہی اور کبھی بازار بھی نکل جاتی ہی۔

تم اس خط کے دیکھتے ہی روانہ ہو بہن۔ یہ آنچ بڑی بُری
آنچ ہوتی ہی۔ تم تو جانتی ہو ماشاء اللہ شعوردار ہو پڑھی لکھی
ہو اور یہان کے نوابزادون کا حال تو جانتی ہی ہو۔ گھر کی
مرغی دال برابر جورو چاہے کیسی ہی پاکیزہ طینت ہو دو
کوڑی کی۔ ان نگوڑی بیسواؤن نالزادیون پر لٹو رہتے ہین
کیا جانے کیسی طبیعتین اِن لوگون نے پائی ہین۔ مگر تمکو یہ کیا
سوجھی کہ جا کے کلکتے مین بیٹھ رہین اور اگر گئی تھین تو
واپس آنا تھا تمنے وہان چھاؤنی چھائی۔ یہان اُنھون
نے میدان خالی پا کر یہ گل کھلایا۔

نواب رونق جنگ بھی شریک صحبت ہین چھٹن صاحب
جو بڑے مہذب اور پارسا مشہور تھے وہ بھی جلتے ہین۔
غرض کہ کوئی سمجھانے والا نہین ہی۔ سب بگاڑنے والے
اور لٹوانے والے ہین تم اگر ایسے مین آجاؤ تو خیریت ہی
ورنہ تمام عمر پچھتاؤ گی۔ اُس چھوکری نے انکو فریفتہ کر لیا ہی
اب یہ اُسکو حشر تک نہ چھوڑینگے۔ گر یہان آؤ تو ہم کچھ کارستانی
کرین وہان سے کیا ہو سکتا ہی بھلا۔

یاد رکھو بہن زمانہ بہت نازک جاتا ہی۔ کوئی کسی کا نہین ہی
اپنے اپنے قدحے کی سب خیر مناتے ہین۔ دنیا اسی کا نام ہی
اب نواب محمد عسکری کی صحبت مین ہر قسم کے لوگ بیٹھتے ہین
یار دوست بھی عزیز بھی۔ بھائی بند بھی۔ ملازم بھی۔ مگر کوئی
سمجھانے والا نہین ہی۔ سب بگاڑنے والے۔ وطن جان کو
بندگی کہدینا۔ لاڈو اب اُنکے یہان نوکر ہی یا نہین۔

تمھاری پیاری بہن حشمت بہار لکھنؤ۔

بیگم۔ ارے اب مین کیا کرون۔ میرا یہان آنا بس قیامت
کا سامنا ہو گیا۔ بڑا غضب ہوا دیکھیے اب کیا ہوگا۔

دوا۔ حضور ابھی اس خط کا کچھ ٹھیک نہین ہی شاید نواب صاحب
ہی نے لکھوا کے بھیجا ہو۔ جسمین جلد چلی جائیے۔

بیگم۔ دوا جی اُنسے کچھ بعید نہین ہی۔ اب ہمارے قدم یہان
نہین جمتے۔ ہان مین سچ کہون۔

دوا۔ حضور اس خط کا جواب بھیج کے دریافت کر لیجئے نا
کون بڑی بات ہی۔

بیگم۔ ہان یہ سچ کہا دیکھنا اب وہ کیا لکھتی ہین سچ جھوٹ
کا حال دریافت ہو جائیگا۔ اور ایک اٹھوارے کے اندر
ہی جواب آ جائیگا۔

دوا۔ جی اور کیا۔ ای ملکن چھٹے ہی دن۔

بیگم۔ نہ ہم یہان رہتے نہ سوت نگوڑی کا ذکر سنتے۔

دوا۔ ایسی بات نہین ہی کہ نواب صاحب آپ کے جانے پر
بھی توتا بہ چشمی کرین۔
بیگم۔ یہ تو ہم کو بھی تسلی ہی دوا جی۔
دوا۔ مگر نواب صاحب تو ایسے تھے نہین پہلے۔
مہری۔ ای بس اب چپکی رہو اب اور زیادہ کیا ہوگا۔
اب کیا کہون۔ ایک مرتبہ۔ نہ کہونگی۔
بیگم۔ نہین۔ کہہ کہہ۔ تجھے میرے سر کی قسم کہہ ڈال۔
دوا۔ ای ہان چوری کیا ہی اسمین۔ سڑن سی ہی۔
مہری۔ سرکار ایک دفعہ ڈیوڑھی مین پکڑ لیا اور اسقدر
پیار کیا کہ میرے گال سُرخ ہو گئے۔
بیگم۔ تو تم نے ہمسے کیون نہ کہدیا آن کے۔؟
دوا۔ سرکار۔ بھلا یہ کیا فرماتی ہین حضور۔!!!
بیگم۔ ارے آخر مجھسے تو بیان کردیتی آکے۔
دوا۔ حضور کیا آپ کو نواب صاحب سے لڑواتی۔
بیگم۔ اب تجھسے بہت نہ اُڑو مین خوب سمجھتی ہون۔ یہ اُن
خوش ہوئی ہوگی کہ نواب صاحب نے پیار کیا۔
دوا۔ اب حضور جو سمجھین نوکر پھر نوکر ہی۔
بیگم۔ تو کیا نوکری کرنے سے موئی شرم و حیا نہین رہتی۔
دوا۔ حضور امیرون اور رئیسون سے مہریان اور خدمتی
عورتین بھلا کچھ کہہ سکتی ہین۔ کیا مجال۔
بیگم۔ ارے تم سب ملی ہوئی ہو۔ ملی بھگت ہی۔
دوا۔ ای لو اور سنو۔ ای مین بوڑھیا تو ہو گئی ہون سرکار
قبر مین پانؤن لٹکائے بیٹھی ہون۔
مہری۔ اور مین کیا کچھ جوان ہون۔ مین بھی تو بوڑھیا
ہونے لگی۔

بیگم۔ تو بڑھیا ہی۔ مردار۔ بوڑھیا نی ہی۔
مہری۔ حضور تو پھر اب مانتی ہی نہین ہین مین کیا کرون
اور حضور میری خطا کیا ہی۔
بیگم۔ اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی۔ مگر دل پر اب ہمارا
قابو نرہا۔ جن لوگون نے یہ بس بویا اللہ کرے اُنپر بجلی گرے
میرا صبر اُنپر پڑے مونڈی کاٹون پر۔ اچھا مہری جا کے
ذری بشیر الدولہ بہادر کو تو بلا لاؤ۔
مہری چمک کر چلی تو بیگم صاحب نے کہا ارے جلدی جلدی
قدم اُٹھا۔ تو تو جون کی چال چلتی ہی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر
تھوڑی دیر مین تشریف لائے۔
بیگم۔ (پردے سے) ذری یہ خط تو پڑھیے۔
بشیر الدولہ۔ (خط لیکر) لاحول ولا قوۃ بڑا رنج ہوا افسوس
بڑے شرم کی بات ہی۔
بیگم۔ این گل دیگر شگفت۔ اب بتایئے۔
بشیر الدولہ۔ شاید اُنکے دشمنون نے لکھ مارا ہوگا۔
بیگم۔ یہ میری پیاری میری جان کی بَیری نکلی کلجبھتون نے
ہونس ہونس کے بیمار کردیا۔ نہ بخار آتا نہ مین یہان اتنے
دن رہتی۔ ہائے مجھے یہ کیا معلوم تھا۔
بشیر الدولہ۔ آپ پریشان نہون اگر سچ ہی تو ہم فوراً جسر جھ
دینگے لکھنو۔ اُس چوڑی والی کی ایسی تیسی۔ کھڑے
کھڑے حرامزادی کو نکال دونگا۔
بیگم۔ ای تم سلامت رہو اب میرا دل سیر ہو گیا بس اسمین
ضرور ضرور داد دہش کرو۔ مین لونڈی ہو جاؤن تمھاری
خدا کا واسطہ کوشش کرو۔
بشیر۔ مگر آپ نے بھی تو غضب کیا کہ ایسے ہر دیگی چمچے

میان کو چھوڑ کے یہان آ گئے ہین۔

بیگم۔ ای تو اب ماندگی کو کوئی کیا کرے۔

بشیر الدولہ۔ کوئی سر کا تو یہان نہین تھا حضور (دبے دانتون)

بیگم۔ ای منو بھی کچھ سبزی پی کے آئے ہو یا کالا پانی۔ لو اور سنو۔ مزاج تو اچھا ہی۔

بشیر الدولہ۔ اب اس پردے کی کیا ضرورت ہی۔

بیگم۔ نہین نہین تم ایسے نٹ کھٹ آدمیون سے ڈرنا چاہیے خدا بچائے۔

بشیر الدولہ۔ اب آپ کی کل تو ہمارے ہاتھ ہی۔

بیگم۔ کل کیسی۔ یہ تمکو آج ہوا کیا ہی۔

بشیر الدولہ۔ کل یہ کہ نواب محمد عسکری کو لکھ بھیجین کہ ہم نے سنا ہی کہ تمنے کوئی عورت گھر ڈال لی ہی۔ بھائی صاحب اگر یہ خبر سچ ہی۔ تو اب ایک کام کیجئے کہ نباہیے ورنہ آپ کی بڑی بدنامی ہوگی۔

بیگم۔ اچھا جاؤ لکھدو۔ میری جوتی کی نوک سے۔

بشیر۔ ایک بوسے مین ہم راضی ہو جائینگے۔ بس۔

بیگم۔ اَین۔ ! بڑے مزے مین آ گئے۔

بشیر۔ اللہ جانتا ہی ذرا سی جھلک تمھارے گورے گورے مکھڑے کی دیکھ لی ہی۔ بس جی بیقرار ہی۔

بیگم۔ ای منھ بنوا جاکے مردوے۔ چل ہٹ۔

بشیر۔ اللہ اللہ۔ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے۔

بیگم۔ ای تم بھی اپنے تئین کچھ سمجھتے ہو کہ من ہم چیزے ہستم شان خدا۔ ذری منھ کو تو دیکھو۔

بشیر۔ دنیا بھر تو ہمپر عاشق ہی۔ آپ ہین کیا شی۔ نہ تو حسن اور نہ جوانی۔

بیگم۔ (مسکرا کر) وہ ہم بالکل۔ بدقوارے سہی بوڑھیا کھوسٹ سہی۔ آپ سے کیا۔ آپ ہین کون۔

بشیر۔ حسن پرست آدمی ہین۔ حسین عورت دیکھی گھورنے لگے برا ماننے کی کیا بات ہی اسمین۔

بیگم۔ خدا سے ڈرو۔ بڑے پارسا عصمت دار آدمی ہین آپ نگہ ہر کسی پر دل آجاتا ہی۔

بشیر۔ یہ وہ دل نہین ہی جو ہر کسی پر آجائے۔

بیگم۔ اوئی۔ سچ کہنا بڑے پاکیزہ مشرب ہین آپ۔ وہ تو صورت سے ظاہر ہی۔

بشیر۔ کیون کیا اسمین کچھ فرق بھی ہی۔

بیگم۔ ای بس بہت باتین نہ بناؤ ہنے تو بلایا اس غرض سے تھا کہ ہمارے درد دکھ مین شریک ہوگے۔ تم آکے ہمین پر ڈورے ڈالنے لگے۔

بشیر۔ یہ تو آپ خود اپنے منھ سے کہتے ہین۔ تو فقط صورت دیکھنے کا عاشق ہون۔

بیگم۔ ای تو صورت مین کیا رکھا ہی۔

بشیر۔ ذرا دکھا دو۔ وہ کچھ نہین رکھا سہی۔

بیگم۔ (پردہ ہٹا کر) اے لو صورت بھی دیکھ لو۔

بشیر۔ ہاے۔ مار ڈالا ظالم۔

بیگم۔ اَین ! اب یہ نخرے کرنے لگے۔

بشیر۔ قتل کر ڈالا۔ ظالم۔ اب ایک کام کرو ایک گیت ہی سیان نے بوئی کاکڑی ہم بوئینگے پھوٹ۔ سیان نے راکھی جاڑنی ہم راکھین رجپوت۔

بیگم۔ ای واہ دونون اچھے ملے۔

بشیر۔ اب آپ انکا نام بھی نہ لیجئے۔ ہم اور آپ مل کے رہین

اُنھون نے تمکو جلایا ہی - تم بھی بدلہ لو -
بیگم - (ہنسکر) یہ ! کیون نہین ! بڑے اُستاد ہو -
بشیر - عقل کے تو یہی معنی ہین - ؎

در پردہ تم جلاؤ جلاؤ ن نہ مین چہ خوش	میرا بھی نام داغ ہی گر تم حجاب ہو

بیگم - بس آپ اپنی صلاح اپنے پاس ہی رہنے دین -
بشیر الدولہ نے جو جوان اور حسین عورت کو اس قدر بے تکلف پایا تو مٹھارنے لگے اور وہ ایک اُستاد - اپنا مطلب نکالنے کے لیے وہ بھی گھُل گھُل کے باتین کرنے لگین - اور اسطرح پیش آئین گویا بشیر الدولہ پر فریفتہ ہی ہو گئین - پوچھا اب آخر اسکا کیا بند و بست کرتے ہو - بشیر الدولہ نے کہا ہم نواب کے نام خط لکھتے ہین - دیکھو کیسا ذلیل کرتا ہون قلم دوات کاغذ منگوا کر خط لکھا -

مائی ڈیر نواب - کہیے وہ آپ کی چوڑی والی تو اچھی ہی ای لعنت خدا پھٹے منھ - عاشق بھی ہوے تو چوڑی والی پر اب یہ پاجی پنا چھوڑ دو ورنہ ذلیل ہوگے آپ کی بیوی نے یہان وہ تھنا تھہ مچائی ہی کہ الامان - کہتی ہین مین نصیب اعدا زہر کھا لونگی کسی طرح مانتی ہی نہین ہین اب یہان انکو کون سمجھائے - بھئی خدا کے لیے بطور خود مجھکو لکھو تو کہ یہ ماجرا کیا ہی یہ چوڑی والی کون ہی جسپر حضور کا دل آگیا ہی - سُنا آپ بالکل لٹو ہو گئے ہین - یار ذرا سنبھلے ہوے - دیکھو زمانہ بہت نازک ہی -

راقم بشیر الدولہ از مٹیا برج -

دیگر آنکہ دس سیر تمباکو دہیرا اس خط کے دیکھتے ہی روانہ کرنا - تمباکو ہو چکا ہی - ارے یار تمنے خر بو ترے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا - مگر اب تک آتے ہی ہین - کیا آدمی ہو واللہ - مگر ہان خوب یاد آیا - تمکو اُس چوڑی والی سے فرصت کہان ملتی ہوگی - دن بھر اُسی کے پاس رہتے ہوگے -
بیگم - اچھا خط لکھا ہی - اگر تکلیف کر کے ہمارے ساتھ چلے چلو - لکھنؤ تک تو بڑا احسان ہو عمر بھر احسان مانون اور لونڈی ہو جاؤن -
بشیر - ایک بوسے پر فیصلہ ہوتا ہی - ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا	بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

بیگم - اچھا دیکھا جائیگا جلد بازی کاہے کی ہی -
بشیر - ای تم سلامت رہو جی خوش ہو گیا ہمارا -
بیگم - مگر بوسہ اُسی حالت مین ملیگا جب ہمارا کام نکلیگا - وہ موئی چوڑی والی نکلے گھر سے -
بشیر - مین بڑی تگ و دو کرونگا اسمین -
بیگم - تمکو مانتے بھی ہین - مین کہتی ہون یہ دولھا بھائی کو کیا ہوا اُنھون نے بھی نہین سمجھایا -
بشیر - خودرا فضیحت و دیگران را نصیحت -
بیگم - کیا وہ خود بھی ایسے ہی ہین -
بشیر - انسے بدتر - مگر اب ذرا سُدھر گئے ہین -
بیگم - یہ نگوڑا احمن میری دونون آنکھون مین کھٹکتا ہی - اسکو اُڑوا دو کسی طرح سے -
بشیر - مین لکھنؤ جا کے سب کو سیدھا بناؤنگا - مگر اللہ جانتا ہی کیا صورت خدا نے آپ کو عطا کی ہی چندے مہتاب اور چندے آفتاب -
بیگم - اب بہت بنائیے نہین -

بشیر۔ دل مین تو کہتی ہو گی اسوقت کہ کیا صورت ہی۔ نکھرون تو بعد ھر کل جاؤن قتل عام کر دون۔ من مین کچھ منھ پر کچھ مین تو اس گردن پر عاشق ہو گیا تو مصرع ہو گیا۔ ۶

	مین تو اس گردن پہ عاشق ہو گیا

بیگم۔ ماشاءاللہ سے شاعر بھی ہین آپ۔ بہت خوب کہا۔

بشیر۔ شاعر تو نہین ہون مگر آپ کی ادا اور آپ کے سراپا نے موزون طبع کر دیا۔

نواب بشیر الدولہ بہادر بیگم صاحب سے رخصت ہوے اور گھر جا کر اپنی بہن سے کہا کیا آج نادر جہان بیگم کو مرثیہ سننے نہ بلواؤ گی۔ اُنھون نے کہا (کیون نہ بلوائینگے) اور مہری کو حکم دیا کہ نادر جہان بیگم سے کہو کہ بیگم صاحب نے بلایا ہی یہ فوراً فنس پر سوار ہوئین دو سپاہی اور ایک مہری فنس کے ہمراہ۔ فنس پہونچی تو مہریون نے اُٹھا کر اندر پہونچائی اب اُنسے اور بشیر الدولہ کی بہن سے باتین ہونے لگین۔

بیگم۔ بہن تمنے کچھ اور بھی سُنا ہی۔

بہن۔ سُنا سنا۔ سنا کوئی چوڑی والی گھر ڈال لی ہی۔

بیگم۔ خط تو اسی مضمون کا آیا ہی۔

بہن۔ کیا تعجب ہی۔ اِن لوگون کا اعتبار کیا۔

بیگم۔ اب ہمکو کیا صلاح دیتی ہو۔

بہن۔ چوکو نہ بہن۔ بس یہی موقع ہی۔ چپڑھ دوڑو فوراً روانہ ہو جاؤ ایسا نہو کہ وہ موئی منہار ن جم جائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بیگم۔ اگر تمھارے بھائی بھی چلتے تو بڑا مطلب نکلتا۔

بہن۔ لیجاؤ یہان کیا بنا رہے ہین۔

بیگم۔ ذرا تم بھی سفارش کر دو۔

بہن۔ ای اسمین سفارش کی کیا ضرورت ہی اُنھین نے تو مجھسے اسوقت کہا کہ نواب نادر جہان بیگم کو نہ بلاؤ گی۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئین کہ بشیر الدولہ بے طور رستے ہین جبھی بلوایا۔ چونکہ بشیر الدولہ کا کہنا محمد عسکری بہت مانتے تھے لہذا یہ چاہتی تھین کہ بشیر الدولہ کو ساتھ لکھنؤ لیجائین بیگم صاحب کی چچازاد بہن انکو بیاہی تھین۔ اُنھون نے بڑی خوشامد بسامد کی کہ بشیر الدولہ بھی ساتھ جائین۔ اپنی چچازاد بہن عسکری بیگم کی بھی خوشامد کی۔ الغرض بشیر الدولہ بلوائے گئے اور انکی بہن نے سفارش کی۔ اور بشیر الدولہ راضی ہو گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مرثیہ شروع ہوا اور کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین ختم ہوا۔ اور بڑی رقت ہوئی۔ دو گھنٹے کے بعد نواب بشیر الدولہ بہادر تشریف لائے۔ انکو چین کہان۔ دہان اُنھون نے آکے کہا ہماری رائے یہ ہی کہ نواب رونق جنگ کا خط آلینے دو۔ اتنے مین رونق جنگ کا خط آگیا۔ مہری باہر سے چار خط لائی اور ایک اخبار۔ کہا لو خط آگیا۔ جلدی سے کھولا۔

خط۔ جناب برادر صاحب سلامت۔ مدت کے بعد آپ کا خط آیا۔ خیر صلاح دریافت ہوئی طبیعت خوش ہو گئی آپ کے دیکھنے کو بہت دل چاہتا ہی۔ ۵

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دل من	
دل من داند و من دانم و داند دل من	

آپ نے نواب محمد عسکری کا حال دریافت فرمایا ہی محض غلط کسی نے لکھ مارا آپ اطمینان رکھیے۔ چوڑی والی کی نسبت جو لکھا گیا ہی وہ سراسر غلط ہی۔ جس نے لکھا وہ ضرور سزا پائیگا۔ خدا کے گھر سے سزا پائیگا۔

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چغلخور کے منھ کو ڈستے ہین سانپ

خدا جانے یہ کن صاحب کی عنایت تھی چھٹن صاحب اور پیارے صاحب بندگی عرض کرتے ہین۔

آپ کا نیازمند نواب رونق جنگ بہادر

بشیر۔ غلط خبر ہی جی۔ کسی دل لگی باز نے فقرہ کیا ہی بڑا ابیڈ ہنس آدمی ہی۔

بیگم۔ دولھا بھائی جھوٹ کبھی نہ بولتے۔

بہن۔ ای بہن اور اسقدر جھوٹ۔

بیگم۔ چلو اب ذری ڈھارس ہوئی۔ یا اللہ توبہ۔

بہن۔ اللہ نے اپنا بڑا فضل کیا۔ ایک وہی اس علت ست نپے ہوئے تھے اور تو سب کے دو دو چار چار بلائین لگی ہوئی ہین۔ خدا جانے یہ موئی چڑیلین کہان سے ملجاتی ہین۔

بشیر الدولہ نے کہا لو مرزا صاحب کا بھی خط آگیا انکو بھی مین نے لکھا تھا۔ دیکھون یہ کیا لکھتے ہین۔

پیر و مرشد دام اقبالہ۔ بعد عرض مپر ساند۔ پروانہ حضور شرف ورود دلایا۔ حضور نے جو امر دریافت فرمایا ہی وہ بالکل صحیح ہی۔ قمرن نامے چوڑی والی کہ قتالۂ عالم اور بہت کم سن ہی۔ نواب صاحب کے گھر پڑ گئی ہی۔ ابھی نکاح نہین ہوا ہی۔ مگر نواب مپرشیدا ہین۔ نواب رونق جنگ بہادر کی سرکار مین چوڑیان لیکر آتی جاتی تھی وہین ایک تقریب مین نواب صاحب کی اس زاہد فریب پر نظر پڑ گئی بس دل ہاتھ سے جاتا رہا عاشق ہوگئے۔ ع

دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا

آج کل نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور مہاراج بلی وغیرہ سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ سب دارفتہ مزاج ہین۔ آراستگی اور اصلاح کسی کے مزاج مین نہین ہی۔ سب اپنے اپنے رنگ مین مست ہین۔

آپ کا خادم مرزا عبد الستار

بشیر۔ این۔ یہ تو کچھ اور ہی گا رہے ہین۔

بیگم۔ یہ ہی کون۔ کیون بشیر الدولہ۔

بشیر۔ یہ ہماری سرکار مین تین پشت سے نوکر ہین اور بڑے معزز اور معتبر آدمی ہین۔

بہن۔ ای وہ مرزا تو نہین ہین جنھون نے تمبا کو بھیجا تھا کیون وہی نا۔ وہ تو بہت سچے ہین۔

بشیر۔ وہی ہین۔ بڑے بوڑھے اور معتبر آدمی ہین۔

عسکری بیگم۔ اب کسکو سچا جانین۔

بشیر۔ مرزا صاحب تو لکھتے ہین کہ نواب رونق جنگ بہادر سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین۔ رونق جنگ سے تو ساٹھ گانٹھ ہی نا۔ بس۔

بیگم۔ چور کا ساتھی گٹھ کٹا۔

بشیر۔ چلو بہن پھر آج تیاری کردو۔

بیگم۔ ہان اب قدم نہین جمتا۔ دل گھبرا رہا ہی۔

بہن۔ اللہ کرے اُس موئی قمرن کو ہیضہ ہوا ہو۔

بیگم۔ اللہ کرے ڈنگو نجار آئے۔ اخاہ مین سمجھ گئی۔ اُفوہ۔ باجی جان کے یہان جب بھیا کی موچھون کا کونڈا تھا تو قمرن آئی تھی۔ چوڑی والی ہی۔

بہن۔ کیا کچھ خولصورت ہی۔

بیگم۔ کہان گرے جا کے منھیا رن کو گھر ڈالا۔ واہ را واہ ای واہ پھٹے سے منھ۔

راوی - وہ پوچھتی کیا ہین - اور یہ جواب کیا دیتی ہین وہ پوچھتی ہین کیا کچھ خوبصورت ہی - یہ کچھ اور ہی جواب دیتی ہین - سوت کے حسن کی کیا تعریف کرین -

نادر جہان بیگم رخصت ہوئین کہ جا کے سامان سفر کرین کیونکہ شب ہی کو جانا تھا اور بشیر الدولہ دلین محظوظ کہ مارلیا ہی پالا - نہایت ہی خوش تھے اور ہر دم دست بدعا کہ یا خدا جلد کام ہو -

بشیر - (خواص سے) رحیم بیگ لکھنو کی ریل کے بجے روانہ ہوتی ہی تمکو ٹھیک وقت معلوم ہی -

خواص - ای خداوند - یہی بس بارہ پر ایک بجے جاتی ہوگی مجھے ذرا دھوکا ہی حضور -

بشیر - نہین نہین کوئی سات بجے -

خواص - سات ہی بجے جاتی ہوگی مجھے کچھ صاف حال نہین معلوم خداوند -

بشیر - ذرا دریافت تو کرو - کسی سے جاکے مگر ٹھیک وقت دریافت کر کے آنا -

خواص - حضور خان صاحب کہتے ہین نو بجے شب کو جاتی ہی - مگر حضور سویرے سے چلنا چاہیے -

بشیر - تو یہان سے کوئی آٹھ بجے چلنا چاہیے -

اب سنیے کہ بشیر الدولہ نے ایک خط مرزا صاحب کے نام لکھکر بھیجدیا -

مرزا صاحب آپ کی عرضی آئی - جس روز آپ کی عرضی آئی اسی روز اتفاق سے رونق جنگ کا خط بھی آیا - وہ فرماتے ہین کہ محض جھوٹ اور لغو ہی - اور ادھر آپ کا خط پڑھا تو آپ صحیح بتاتے ہین یقین ہو گیا کہ رونق جنگ نے چکمہ دیا تھا - لہذا آج شب کی گاڑی پر ہم مع ذات نادر جہان بیگم کے روانہ ہونگے - آپ کوٹھی اور محلسرا صاف کر دار کھیے اور سج دیجیے اور نئی خس کی دس بارہ ٹٹیان بنوا رکھیے اور سقے اور پنکھا قلی کو نوکر رکھ لیجیے کم سے کم چار پنکھے والے ہون ریل پر کرائے کی دو فٹنین اور چار پالکی گاڑیان ضرور بھیجیے اور آپ خود بھی آئیے مگر خدا کے لیے ایسا نہ کرنا کہ نواب یار رونق جنگ یا انکے کسی جلیس و انیس کو خبر ہو -

بشیر الدولہ بشیر -

خدمتگارون نے ضروری اسباب باندھا اور اپنے یار دوستون سے مل آئے -

خواص - حضور کب تک لکھنؤ مین قیام رہیگا -

بشیر - یہی کوئی مہینہ بھر - بس اور کیا -

خواص - حضور چودہ برس سے لکھنؤ نہین دیکھا ہی - ترس گئے - اب حضور کی بدولت دیکھ لینگے -

بشیر - اچھا تم بھی ساتھ چلے چلو -

خواص - (آداب بجا لاکر) حق تعالی دلی مرادین پوری کرے حضور کو ہم غریبون کا خیال تو ہی -

خانصاحب - حضور وہ مرثیہ آج اچھا پڑھا تھا - اور بڑے بین تھے - آج خوب رقت ہوئی - مگر پڑھے بھی وہ خوب ہی دل لگا کے ذرا آخر مین آواز پڑ گئی تھی - ع

کہکے یہ خوان سکینہ نے جو کھولا جلدی
ہائے بابا کہا اور خوان پہ اکبار گری
خون مین ڈوبا نظر آیا سر سبط نبی
منھ کبھی چومتی تھی سونگھے ہوے ہونٹھ کبھی
شہ کی پیشانی سے پیشانی لگائی اسنے
ہائے بابا کہا اور جان گنوائی اسنے

بشیر - بڑا پرانا مرثیہ ہی -

خانصاحب۔ حضور منشی دلگیر کا مرثیہ ہی۔
بشیر۔ مرثیہ گوئی کے تو بادشاہ دبیر اور انیس گذر گئے بس انپر خاتمہ ہوگیا۔ ہان میر انیس کے بعد اُنکے بیٹے میر نفیس نے فن مرثیہ گوئی کو زندہ کر دیا۔
خانصاحب۔ ای سبحان اللہ حضور کیا کہنا ہی۔ واللہ خدائے سخن کہنا چاہیے۔ اب دوسرا ہی کون۔

شام کو نواب نادر جہان بیگم نے ایک آدمی بشیر الدولہ کے یہان بھیجا کہ جاکے دریافت کرو نوابصاحب تیار ہین یا نہین نوابصاحب نے کہلا بھیجا کہ بندہ تو تیار ہی مگر ایک بات ضروری اسوقت یاد آئی ہی وہ سُن لیجئے اُنھون نے بلوا بھیجا نواب بشیر الدولہ نے کہا۔ بیگم صاحب ایک عرض خاص ہی وہ کیا وہ یہ کہ اگر مین حضور کے ساتھ چلا تو مبادا محمد عسکری کو دل مین کوئی شک پیدا ہو۔ اُنھون نے تنک کر جواب دیا ای ہٹو بھی اُنکے فرشتے خان کو تو خبر ہوگی نہین تم وہان چلکے یہ کیون کہو کہ ہمارے ساتھ آئے ہو۔ تم الگ چلو ہم الگ چلین۔ بس چھٹی ہوئی۔ اب تو کوئی خوف نہین ہی۔

نواب محمد عسکری کا دربار

نواب قمر کاب پیچوان پی رہے ہین اور مصاحبین و رفقا کی صحبت گرم ہی کہ اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ارے یارو کچھ اور بھی سُنا بھئی واللہ ہی۔ اہاہاہا۔ کچھ پوچھیے نہ واہ واواہ۔ اب کسی کی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کاہے کی تعریف کر رہے ہین اور اُنکی یہ کیفیت ہی کہ تعریفون کے پل باندھ دیے اہاہاہا۔ واہ وا۔ کھٹ ارے توبہ۔ واللہ وہ کھٹا کے کی آواز آتی تھی کہ الامان۔ توبہ ہی بھلی۔ حاضرین جلسہ متحیر کہ یہ بک کیا رہا ہی۔ آخر کار محمد عسکری نے کہا میان یہ کیا بک رہے ہو

فرمایا۔ مہربان مین نازو کے فراق مین کل بے کل تھا۔
نواب۔ ای سبحان اللہ۔ کل بے کل تھا کیا خوب۔
آغا۔ واہی واہ بھئی واہی وا۔ کیا اُپچ کی لی ہی۔
ممن۔ حضور بڑے بذلہ سنج اور لطیفہ گو ہین۔
مہراج۔ (بہت اکڑ کر) بھئی مین کہین پر نہین چوکتا۔ واللہ کہین نہین چوکتا۔ کل کا ذکر سنیے۔ ہماری جورو صاحب نے ہمپر ایک پھبتی کہی۔ کہنے لگین اب تم کانکھ کے اُٹھتے ہو۔ بوڑھے ہوگئے۔ واللہ مین نے بھی برجستہ جواب دیا کہ تم بھی تو اب ہماری امان جان کی ساتھی ہوگئین۔ تم بھی تو بچہ کش ہو اور ہمارے محلے مین ایک کتیا رہتی ہی برفی اُسکا نام ہی اور وہ اب بڑھیا ہوگئی ہی مگر کوئی پچاس پلے جن چکی ہی مین نے کہا تم بھی اب دوسری برفی ہوگئی ہو۔
نواب۔ (قہقہہ لگاکر) بھئی کیا کہی ہی واللہ۔
ممن۔ حضور اب اس سے بڑھ کے اور کیا کوئی کہیگا۔
مہراج۔ بھائی واللہ ہی میری بیوی کی یہ کیفیت تھی کہ جھیپ گئین۔ اور لطیفہ سنیے اُنکا نام امرتا ہی۔ امرتی اور امرتا کے لیے برفی کتنا موزون لفظ تھا۔
نواب۔ (قہقہہ لگاکر) مار ڈالا ظالم۔ افوّہ۔
ممن۔ حضور آداب عرض ہی (ہنستے ہوے) بُرا حال ہی مارے ہنسی کے۔ امرتا اور برفی کی کیا کہی ہی۔
اختر۔ حضور بی امرتا کی روایت نے منشی مہراج بلی کو نُقل محفل بنا دیا۔ واللہ۔ (ہنسکر)
نواب۔ کیا خوب امرتا کے لیے نُقل محفل سبحان اللہ۔
اختر۔ حضور مگر کسقدر صاف گو ہین منشی مہراج بلی صاحب
آغا۔ ہان بھئی اِسمین تو شک نہین صاف گو ضرور ہین۔

اختر۔ گرگیا پھبتی کہی ہی۔ واللہ برنی اور امرتا۔
آغا۔ بھئی نواب تمھاری صحبت مین اس قدر صاف گو کوئی نہین ہی واللہ راست باز آدمی ہی۔ جھوٹ سے سروکار ہی نہین۔ ایسے لوگ میسر کہان آتے ہین۔
مہراج۔ بھئی سُن تو لو۔ اُنھون نے کیا جواب دیا ہی جو کہا کہ تم تو اب دوسری برنی ہو تو وہ ہنسکے کیا کہتی ہین۔ تو تم بھی تو اب شیرا ہو گئے ہو۔
ممن۔ شیرا کسی کُتّے کا نام ہی کیون حضور۔
مہراج۔ ہان ہان شیرا اندھے کُتّے کا نام ہی۔ اور کمر بھی ٹوٹی ہوئی ہی اور بوڑھا ہو گیا ہی۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی ہنسی کے مارے بُرا حال ہی۔ اُفوہ مار ڈالا ظالم۔
اختر۔ بھئی بڑی لطیفہ گو معلوم ہوتی ہین۔
ممن۔ خداوند اللہ جانتا ہی مارے ہنسی کے بُرا حال ہی۔
آغا۔ اِنھون نے برنی کتیا کی اُنپر پھبتی کہی تو اُنھون نے بھی اِنکو شیرا بنایا۔ جی کیا دل لگی ہی کچھ۔
اختر۔ کیا سوجھی ہی واللہ۔ خوب ہی کہی۔
مہراج۔ بھئی وہ برجستہ کہتی ہی۔ یہ جو آغا میر کی سرا مین بھٹیاری نہین رہتی ہی۔ نام ——— لاحول ولاقوۃ۔ یار بھلا ہی سا نام ہی۔
ممن۔ بہت سی رہتی ہین۔ اب کسکا نام لین۔
اختر۔ لکھن۔ اللہ رکھی۔ چندو۔ منی۔
نواب۔ اما من۔ کسی کا پتا تو بتاؤ۔
مہراج۔ چندو چندو۔ بڑی حاضر جواب ہی کہین پر چوکتی ہی نہین واللہ کہین پر نہین چوکتی۔ ایک دن ہمارے گھر کے لوگون سے بھڑ وادو۔
نواب۔ کیا یہ جیت جائینگی۔ اِی لاحول۔ ہو نھہ۔
مہراج۔ آپ واہی ہین آپ ایسون کو وہ راستہ بتائین اس فقرے پر کُل حاضرین جلسہ لوٹ گئے بھئی بس اب ازبرائے خدا کوئی اور تذکرہ چھیڑو۔ لُٹا دیا۔ قسم خدا کی لُٹا دیا۔ میرا اسوقت بُرا حال ہی۔ کہنے لگے چندو بھٹیاری کی کیا اصل حقیقت ہی۔ واہ۔ آپ بھی کوئی چیز ہین۔
اختر۔ حضور ایک روز ساقن سے مقابلہ کیا تھا۔
نواب۔ اجی وہ مہترانی سے بھی مقابلہ کرینگی۔
ممن۔ حضور بڑی حاضر جواب ہین بھلا ہم سے تو زبان ہلائین۔ جب جانین ہم۔
مہراج۔ (بڑی سہولت کے ساتھ) مردون سے نہین۔
راوی۔ خدا غارت کرے لاحول ولاقوۃ۔ وہ کہتا ہی ہمسے تو زبان ہلائین بھلا۔ اور یہ اُسکے جواب مین فرماتے ہین کہ مردون سے نہین۔ واہ واہ وا۔
نواب۔ واللہ بڑے حاضر جواب آدمی ہو۔
مہراج۔ بھائی بندہ چوکتا نہین کہین واللہ نہین چوکتا کہون اور ہزارون مین کہون۔ جی واللہ بزرگوار سے بھی نہین چوکتا تھا۔ ایک مرتبہ باپ صاحب نے کہا۔
ممن۔ باپ صاحب بھی کیا خوب۔ ماشاءاللہ۔
نواب۔ ارے ٹوکو نہ یار۔ بھئی کہنے تو دو۔
مہراج۔ باپ صاحب ایک ہی حرام زادے۔
نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی اب ہنسی ضبط نہین ہو سکتی لاحول ولاقوۃ باپ صاحب کی کیا کہی اور اسپر طرہ یہ کہ حرام زادے۔

مہراج - اب ہم نہ کہینگے واللہ نہ کہینگے۔

نواب - (ہاتھ جوڑ کر) بھائی خدا کے لیے کہو۔

مہراج - باپ صاحب فرمانے لگے ابے تو بڑا گدھا ہی۔ برجستہ جواب دیا۔ کہ حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین بڑے تو حضور ہین بندہ تو خرد ہی۔

نواب - (ہنسکر) بھئی واللہ کیا کہی ہی۔ مانتا ہون۔

ممن - حضور خوب سوجھی بڑے تو آپ ہین۔

اختر - وہ بڑے گدھے یہ چھوٹے گدھے۔ واہ۔

نواب - پھبتی کے معنی ہی یہ ہین کہ باپ نہین دادا پردادا ہو تو نہ چوکے۔ جناب منشی مہراج بلی صاحب بھی اپنے وقت کے مُلّا دوپیازہ ہین۔

مہراج - بھئی مُلّا دوپیازہ کو اسقدر سوجھ بوجھ نہ تھی۔

ممن - کیا شک ہی اسمین ذرا شک نہین حضور۔

اختر - بیشک۔

مہراج - ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی جناب ع۔

ازمن محبت میکند نہ و جاے من

اختر - اچھا مصرع پڑھا ہی۔

ممن - فارسی کا تو خاتمہ ہی۔ واہ حضور منشی مہراج بلی صاحب بہادر۔ خوش گفتۂ برادر من۔

مہراج - ازمن فارسی بگوئید۔ من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

اختر - کیا طبیعت پائی ہی واللہ خدا کی دین ہی۔

مہراج - ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی۔

نواب - یا وحشت۔ اسکا اسوقت کیا ذکر تھا۔

ممن - حضور وہ لطیفہ واللہ کبھی نہ بھولے گا۔ کہنے لگے افیم کیا چنڈو تک تو پیتی نہین ہین۔ ای سبحان اللہ۔

اختر - ای لعنت خدا۔ واہ واواہ۔

داروغہ - پھر کیا کوئی بُری بات کہی انھون نے۔

اختر - جیسے کسی سے کوئی پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین اور وہ اُسکے جواب مین کہے کہ شراب کیا معنی ولایتی پانی تک تو پیتا نہین ہون۔ اور عمر کیا خوب بتائی ہی کہ بیوی مجھسے چھوٹی ہین۔ مگر (ہنسکر) واللہ گھر مین بھیجدینا یہ سب پر فوق لیگیا خدا کی قسم۔ لاحول ولاقوۃ۔

نواب - واللہ عمر بھر نہ بھولیگا۔ یہ سب پر طرہ ہی ایک نئی بات ہوئی نا۔

اختر - مگر حضور چڈا گلخیرو کا پٹنا ستم ہو گیا۔

ممن - بھئی ہان ہمکو بھی بڑا رنج ہوا۔ دوسرے دن یہ حال سب کو معلوم ہوا تو بڑی دل لگی ہوئی۔

اختر - یہ واقعہ تو تواریخ مین لکھنے کے قابل ہی۔

داروغہ - چڈا گلخیرو کی ہڈیان یاد کرتی ہونگی۔ وہ بودی بار پڑی کہ توبہ ہی بھلی۔

ممن - تو اسنے بھی تو غضب کیا کہ منشی مہراج بلی سے اب کیا کہون۔ گلے سے لگا لیا۔

مہراج - (بہت بگڑ کر) اب ہم یہان نہ بیٹھیگا کاہے واسطے یو سور لوگ ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی۔ یو شالا لوگ کاہے واسطے ہمکو دِک (دق) کرنے مانگتا ہی۔ یو بلڈی فول کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی تم لوگ۔ سور لوگ۔ برائے چہ من را۔ ادن۔ ادن۔ برائے چہ۔ من نخواہم گفت۔

بیگم صاحب کی روانگی

نواب نادر جہان بیگم اور بشیر الدولہ اس قطع سے

کلکتے سے چلے کہ ایک پالکی گاڑی پر بیگم صاحب اور ایک مصاحب
اور مہری سوار ہوئین اور دوسری پالکی گاڑی پر بی مغلانی اور دو مہریان
اور دو خواصین اور تیسری پالکی گاڑی پر دو داجی اور دو خواصین
اور ایک بہرے والی چوتھی پالکی پر دو خدمتگار اور ایک روتا اور
ایک چپراسی۔ نواب بشیر الدولہ بہادر کے ہمراہ دو خاصہ پز تھے
دو خواص دو چپراسی اور ایک داروغہ۔

تین پہلے درجون کا پہلے ہی سے بندوبست کر لیا تھا۔
ایک درجے مین بیگم صاحب اور ایک خواص اور دداجی اور ایک
مہری۔ باقی درجون مین اور سب بیٹھین۔ مگر یہ تینون درجے
پاس پاس تھے اور ان دونون درجون مین ایک ایک چپراسی
بیٹھا تھا۔ نوابصاحب اور اُنکے داروغہ ایک درجے مین تھے۔
اور ایک خواص ساتھ تھا باقی سب تیسرے درجے مین۔

ریل گھر پر نواب صاحب نے بیگم صاحب سے کہا۔ اب ہم
اور آپ اگر ایک ہی درجے مین بیٹھین تو بڑا لطف ہو آپسمین
ملکر تدبیرین سوچین کہ اب کیا کاروائی کرنا چاہیے بیگم صاحب
نے کچھ جواب نہ دیا مگر اتنا کہا ہمپر بڑا احسان کرو اگر اس موئی
چُھتبیر کو گھر سے نکلوا دو۔ چوڑی والی پر عاشق ہوے ہین
(پیشانی پر ہاتھ ٹپک کر) کیا خوبی قسمت ہی۔ یہ جبھی۔ خیر
نہ ہم یہان آتے اور نہ یہ گُل کھلتا۔ اچھا پھر اب تو جو ہوا سو ہوا
اب فقط تمھارا ہی سہارا ہی تم مدد دو تو لونڈی ہو جاؤن۔
نواب بشیر الدولہ نے کہا اچھا۔

خیر اسباب وسباب تلوا کر سوار ہوے پہلے اسٹیشن پر
نواب بشیر الدولہ بہادر اُتر کر بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس
آئے خیر صلاح کسی شی کی ضرورت تو نہین ہی برف ساتھ ہی
کہا۔ ہان ہان۔ کیا چاہیے تھین؟ برف کا پانی پیوگے۔
فرمایا جی نہین۔ دس سیر برف مین خود اپنے ساتھ لایا ہون۔
بیگم صاحب نے خواص سے کہا خاصدان لاؤ۔ خاصدان سے
دو گلوریان نکالکر اپنے ہاتھ سے نواب بشیر الدولہ کو دین۔
پوچھا تمبا کو کھاتے ہو۔ کہا خوب۔ یہ سوال آپ روز کرتی ہین
اور مین آپ کے تمبا کو پر عاشق ہون۔ یہ خوشبو کسی اور
تمباکو مین کہان۔

بشیر۔ اب ریل کا وقت آگیا۔ بندہ رخصت ہوتا ہی۔
بیگم۔ خدا حافظ۔ ہم بڑے آرام سے ہین نواب۔
بشیر۔ مین دوسری تیسری چوکی پر ضرور ملا کرونگا۔
بیگم۔ ای اب جاؤ۔ کہین ریل نہ چل کھڑی ہو۔
بشیر۔ دو گلوریان اور دے دیجئے تو مہربانی ہی۔
بیگم۔ خاصدان لاؤ۔ (خواص سے) لیجئے گلوریان۔
بشیر۔ واللہ کس مزے کی گلوریان بنی ہین۔

نواب بشیر الدولہ بہادر اپنے درجے مین گئے ہی تھے
کہ ریل چلی۔ داروغہ نے کہا خداوند میری اسوقت بُری حالت
تھی۔ مین دل مین سوچتا تھا کہ یا الٰہی یہ ہمارے حضور چل
کہان دیے۔ مین سمجھا کہ شاید زنانی گاڑیون مین سے
کسی گاڑی پر بیٹھ گئے ہون (مسکرا کر) بارے حضور تشریف
لائے۔ نواب صاحب مُسکرانے سے مطلب سمجھ گئے۔
کہا بڑے بدمعاش ہو۔ اب ہم کیا اتنا بھی نہین سمجھتے کوئی
پاگل مقرر کیا ہی آپ نے۔

اب وہان کی کیفیت سنیے کہ ایک خواص نے بیگم صاحب
سے کہا حضور نواب بشیر الدولہ کا بھی کتنا اچھا مزاج ہی کہ مین
کیا عرض کرون۔ ایسے رہیس (رئیس) پیدا کہان
ہوتے ہین بات کی بات مین ہزارون خرچ کر ڈالے اور اُف تک نہ کی

بڑے رئیس ہین ایسے ویسے نہین ہین اور حضور شکل صورت
بھی اچھی ہی سُو دو سو مین ایک -
بیگم صاحب کہ بڑی طبیعت دار تھین اسکی تقریر سے
سمجھ گئین کہ یہ کٹنا پا کرتی ہی - کچھ جواب نہ دیا مگر خواص سے
کھٹک گئین اور دل ہی دل مین سوچنے لگین کہ یہ تو کیا ہی اگر
اسکے سے ہزار آئین تو بھی ہم اپنی عصمت و آبرو کے خلاف
نکرینگے - اسوقت ہم پر مصیبت پڑی ہی اس سے ہم بشیر الدولہ کی
یہ باتین بھی سنتے ہین - نہین تو توبہ مین تو کھڑے کھڑے
ذلیل کروا دیتی - مگر مصلحت کے خلاف ہی -
چونکہ اسٹیشن پر پھر نواب صاحب تشریف لائے خیر صلاح
اُف جب گاڑی رک جاتی ہی تو بڑا احتباس ہوتا ہی بیگم صاحب
نے فرمایا - جی ہان اُمس تو ضرور ہی مگر بیان پنکھا چل رہی ہی
برابر - یہ بچارے تیسرے درجے والے کس مصیبت مین ہونگے
نوابصاحب نے کہا انکو کیا مصیبت ہی وہ تو اس بات کے
عادی ہین مصیبت تو ہم لوگون کو ہی جو خسخانہ و برفاب کے
عادی ہین اور جنھون نے ناز و نعم مین پرورش پائی ہی -
بیگم - اور تم گھڑی گھڑی آتے ہو کہین ریل نہ نکل جائے
تو پھر معلوم ہو - لے اب جاؤ -
بشیر - جی نہین ریل کہان جاسکتی ہی - کیا مجال -
بیگم - ای مجال کے بھروسے بھی نہ رہنا کہین اگر ریل چلی تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی
بشیر - (گھڑی دیکھکر) ابھی تین منٹ کی کسر ہی - اور اگر کہیے
تو یہین بیٹھون دو گھڑی دل بہلتا ہی آپ سے -
بیگم - بسم اللہ مگر بدنامی کا ڈر ہی -
خواص - ای نہین سرکار بدنامی کاہے کی ہی -
بشیر - ہمارے نزدیک تو بدنامی نہین ہی کچھ -
بیگم - ای تو ضرورت ہی کیا ہی اسکی -
بشیر - وہان جی نہین بہلتا باتین کس سے کرین -
بیگم - (مسکر) اچھا تو اس خواص کو لیجاؤ -
خواص - اوئی واہ سرکار ونڈی ایسی نوکری سے درگذری
جسمین آبرو جائے -
بشیر - ے چلو بی چاندنی - بس اب ہم نہ مانینگے -
خواص - بجا ہی حضور - ای مین وہان مردون مین کیا کرون
جاکے - واہ خداوند واہ -
بشیر - اور کچھ نہین ایک تو گلوریان بناؤ - دوسرے باتین
کرو بے عورت کے جی گھبراتا ہی - واللہ بہت جی گھبراتا ہی -
بیگم - ای چلی نہین جاتی اور یہ اُسکا نام تمکو کیونکر معلوم تھا
پہلے یہ تو بتاؤ -
بشیر - مین اُسکی ذات بنیاد سے واقف ہون -
بیگم - جبھی - ہون ہون!!! ابھی مین -
بشیر - کیا - یہ ادا ہماری سمجھ مین نہ آئی -
بیگم - ارے تو سب سمجھتا ہی -
تو اور سمجھتا ہی - اور ارے - ان بے تکلفی کے الفاظ سے
نواب بشیر الدولہ بہادر کو یقین ہوگیا کہ بیگم صاحب کا بھی ہم پر دل
آیا ہی - چونکہ ریل چلنے کو تھی لپک کر اپنے درجے مین ہو رہے تو
اسی خواص سے کہا ای حضور کیا اچھا مجاز (مزاج) ہی اللہ
جانتا ہی اور دیدار دو جوان ہین - بیگم صاحب تو پہلے ہی تاڑ گئی
تھین - کہا پھر ہنسے تو تمھارا ٹھکانا کرنے کی فکر کر ہی دی تھی
اب سہی - اب آئین تو چلی جاؤ - گلوری بنا بنا کے کھلاؤ اور
باتین کرو - خواص کو بشیر الدولہ ہی نے انکے ہان نوکر رکھوایا تھا
اور اسی شرط پر کہ بیگم صاحب کو راہ پر لائے مگر یہ بڑی ہی

پارسا عورت تھین۔خواص کی بات کو کاٹتی نہ تھین لیکن دل ہی دل مین اسکو بُرا بھلا کہتی تھین۔اگر ریل پر نہو تین تو فوراً موقوف کر دیتین۔خواص نے تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی ذکر چھیڑا۔سرکار ابکی آئین تو جانے نہ دیجیے ذری پردہ کر لینگے۔بس اور کیا اور پھر آپ کے عزیز ہین۔کیا غیر تھوڑا ہی ہین۔ای ہان۔اپنون سے اتا پردہ کیا۔اور پھر انسے اب دیکھیے آپ کے ذری سے اشارے سے لکھنؤ تک ساتھ دیا پھر یہ ہر کوئی کریگا۔اور شکل صورت کتنی اچھی پائی ہی۔

نواب بشیر الدولہ بہادر نے داروغہ سے کہا بھئی میری تو اس عورت پر جان جاتی ہی۔درم ناخریدہ غلام ہون واللہ کیا تقریر اور کیا ادا ہی۔واللہ مین کچھ کہہ نہین سکتا عجب حسن گلوسوز ہی۔اہاہاہا۔اور اسکے ساتھ شوخی اور بھی مارے ڈالتی ہی۔کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ ہتھے چڑھے اُستاد۔داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا کہ نواب صاحب بے تکلف ہوجائین سوچ کر عرض کیا حضور نے تو خواہ مخواہ الگ الگ بٹھایا بیکار بے وجہ ای ساتھ ہی بیٹھانا تھا۔مزے سے دل لگی ہوتی جاتی اور گلوریان کھاتے۔کہا بھئی جب وہ منظور بھی کرین۔اتنے مین ریل کی چوکی آئی۔

نواب۔ارے بھئی یہان کتنی دیر ریل ٹھہرتی ہی۔

سپاہی۔ہجور دس منٹ ابھی بڑی دیر ہی۔

نواب۔تو ہم تیک کے اس درجے مین باتین کر لین۔

سپاہی۔ارے ہجور ابھی بڑی دیر ہی۔ہو آئیے۔

نواب صاحب نے دروازہ کھولا اور بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس پہونچے۔

نواب۔کیا ہو رہا ہی کسی شی کی ضرورت تو نہین ہی۔

بیگم۔(خواص کی طرف اشارہ کر کے) کہدو سوتی ہین۔

خواص۔سرکار آرام مین ہین۔

نواب۔اور کوئی جاگتا ہی۔یا سب سوتے ہین۔

بیگم۔(اشارے سے) سب سو گئے۔

خواص۔حضور سب سو گئے۔

نواب۔کہو ڈھب پر آنے والی ہین یا نہین۔بھرپور انعام لو۔مگر۔

راوی۔نواب صاحب سمجھے کہ اصل مین سب سو گئے ہین تو میدان خالی پاکر خواص سے پوچھا کہو ڈھب پر آنے والی ہین یا نہین۔خواص نے اشارے سے کہا خاموش رہیے یہ انکی سمجھ مین نہ آیا۔اور بیگم صاحب سب دیکھ رہی ہین خواص تو پہلے ہی سے گتھی ہوئی تھی لاکھ لاکھ سمجھاتی ہی۔مگر بشیر الدولہ کو عشق نے اندھا کر دیا تھا اشارہ خاک نہ سمجھے اپنی ہی کہے گئے۔

نواب۔تم تو بولتی ہی نہین ہو چاندنی۔

خواص۔ای حضور کیا بولون کیا۔

نواب سمجھ گئے۔دانتون کے تلے اُنگلی دباکر۔ارے!

بیگم۔ای مین کہتی ہون کہین ریل نہ نکل جائے۔

نواب۔کیا مجال ہی۔ریل نکل جانے کی ایک ہی ہوئی کیا دل لگی بازی ہی۔

ادھر نواب صاحب نے کہا ایک ہی ہوئی اور ادھر ریل چلی اور یہ دوڑے۔ریل لین چھوڑ چکی تھی۔سپاہی نے کہا ریل سے الگ ہٹیے۔چلیتر کا ہوگیا۔اب یہ کیا کرین۔سر پر ٹوپی تک نہ تھی۔اور پیاس کے مارے بُرا حال۔اور کسی شہر کی چوکی نہین ذرا سا گانون۔اسٹیشن ماسٹر نے کہا آپ اتا بیر رہا کہان۔کیا پساب (پیشاب) کرتا تھا۔کہا جی نہین

اب کیا بتاؤن کہان رہا۔ لاحول ولا قوۃ۔ وہ بولا شوبابا اب
لاحول بلیا سے مطلب نکلنے نہین ہوتا۔ کہا صاحب ٹوپی
تک توہی نہین۔

بابو۔ بڑا ابسوس (افسوس) ایسے توہو نے نہین مانگتا
اب آپ اپسے کیا کرنے سکے۔

بشیر۔ اب ہمکو ایک چھپر کھٹ ملجائے تو بیٹھین۔ نیند تو اب
آئیگی نہین۔ بڑا غضب ہوا ہمسے بڑی بیوقوفی ہوئی مگر
مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔

بابو۔ وہ دیکھو کھلاشی (خلاصی) نواب شاحب کو بیٹھنو۔

بشیر۔ جبی کوئی مسلمان ہو تو ذرا سا پانی پلا دو۔

ایک شخص پانی لیکر آیا تو انھون نے پوچھا۔ کون ہو۔
کہا پٹھان۔ یہ عادی نفیس نفیس اور صاف ستھرے برتنون
مین آب خاصہ پینے کے چھنا ہوا اور برفاب ہو۔ وہان یہ
تکلفات کجا وہ ٹین کے ایک تام لوٹ مین پانی لایا۔ مگر نہایت
سرد تھا۔ پی کر اُسکو ایک روپیہ انعام دیا اب تو انکی خاطرین
ہونے لگین۔ پلنگ بھی بچھا اور قالیچہ بھی آیا اور اسٹیشن
ماسٹر نے ایک سفید چادر بھی منگوائی اور اُنکے گھر سے تکیے
بھی آئے۔ نئے نئے غلاف چڑھے ہوے۔ ایک کورا
گھڑا تپائی پر رکھا گیا۔ اب کیا تھا اب انکی خاطرین
ہونے لگین۔ مگر پھر بھی وہ آرام کجا۔

نوابصاحب لیٹے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی
پینے سے روح کو تازگی ہوئی۔ مگر حقے کے بغیر بیچین تھے اور
خاصدان بھی ساتھ نہ تھا۔ کیا کرین اب آپ شعر خوانی کرنے لگے۔

ناامیدی کے سخن کیون نہ کہے دل ہمسے
تیغ کے ساتھ کشیدہ ہو جو قاتل ہمسے

ایک شخص جو یون ہی سا لکھا پڑھا کرتا تھا وہ بھی کھڑا
ہو گیا اور کہا حضور کچھ فرمایئے۔ ؎

یون جسم زار اپنا پنہان ہوا کفن مین
خوشبو تھی جس طرح سے یوسف کے پیرہن مین

اُسنے بڑی تعریف کی اُنھون نے نام دریافت کیا اسنے
کہا رضا حسین۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ ؎

تمھاری مانگ نے دہشت یہ اپنے دلمین ڈالی ہی
کہ کیون ابن لف کے حبشی نے تیغ اپنی نکالی ہی

یہان تو شعر شاعری ہوتی تھی اور اُدھر بیگم صاحب
افسوس کر رہی تھین کہ نواب بشیر الدولہ بہادر بیچارے رہگئے
بڑی تکلیف اُٹھائینگے۔ ایک آدھ مرتبہ ہنسی بھی آئی
کہ بہت اکڑ کر کہا (یہ ریل چل دینے کی ایک ہی ہوئی)
اور بس اتنا کہنا تھا کہ ریل یہ جا وہ جا۔ خواص نے کہا کچھ
دور دوڑے بھی تو تھے۔ مگر ریل کو پا سکتا ہی کوئی رہگئے۔

شام کو کھایا دہی رات کو جوڑی آئی
ٹوٹکا ہمکو بتادو کوئی بی ہمسائی

صبح کو کوئی نو بجے کے وقت معشوق نسرین بدن
بی قمرن کی دُگانا جان خوب بن ٹھن کے پٹیان جمائے
آنکھون مین خوب سرمہ لگائے چلبلاہٹ کے ساتھ آئین
ای دُگانا جان ای دُگانا جان بہن کہان ہو بی مغلانی نے
کہا حضور آرام مین ہین۔ ای جگادو مغلانی۔ مغلانی نے کہا
حضور جگا سکتے ہین ہم لوگ نوکر چاکر ون کی یہ جرأت نہین
ہو سکتی کہ کہین اُٹھو بس اب سو چکین۔ اور سرکار یہ دن
کا اتنی دیر سونا منحوس ہوتا ہی۔

دُگانا جان نے قمرن کو جا کے جگانا شروع کیا۔ ای بہن

اُٹھو۔ اوئی ای نو بجگئے۔ اب وہ نش کا عمل ہی۔ کیا غافل نیند ہی (شانے ہلاکر) ای اُٹھو۔ قمرن۔ قمرن۔ اُئین جیسے کوئی متوالا ہوتا ہی۔ ای اُٹھو بہن۔ کیا رات کو کچھ شغل کیا تھا۔

اتنے مین نازو کی آنکھ کھُل گئی۔ کہا تم ہو بہن۔ دُگانا بگڑی ہوئی بیٹھی تھی بولی "واہ واہ اچھی باتین ہین۔ خوب گھروندا کروگی۔ بس بس ایک دن نکالی جاؤگی۔ نواب کو جو معلوم ہوا کہ تم پیتی ہو تو کھڑے کھڑے نکال دینگے تم تو نازد اب مین کیا کہون۔ ارے یہ مزے یاد کروگی اور روؤگی۔ چلن کے ساتھ چلو۔ ہاے کیا کر رہی ہو" نازو نے کہا تم تو بہن سڑن ہو۔ نواب سُن لینگے کہ یہ پیتی ہین تو ہمکو کھڑے کھڑے نکال دینگے؟ بجا۔ اری بیوقوف اُنھین نے تو زبردستی پلائی۔ یہ سُننا تھا کہ دُگانا حیرت سے نازو کو دیکھنے لگی۔ کیا! نواب نے پلائی اُنکے یہان شراب آئی کہان سے۔ کیا پیتے ہین۔ نازو مُسکرائی۔ اور نہین تو کیا کوئی پارسا یا مولوی ہین۔ تم بھی کتی سادہ مزاج ہو دُگانا کو اور بھی حیرت ہوئی۔ اللہ جانتا ہی نازو ہمکو نہین معلوم تھا۔

قمرن کا پلنگ جو چھت پر بچھا تھا اُسپر دھوپ آگئی تو قمرن انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ کیا دُگانا آئی ہین۔ ای بہن یہان آؤ۔ اوئی نگوڑی دھوپ سارے مین پھیلگئی فوراً پلنگ سے اُٹھکر طرارہ بھرا تو کمرے مین ہو رہین اور دُگانا کو لپٹکر بوسے لینے شروع کیے۔

دُگانا جان ہم تمپر عاشق ہین۔ اللہ جانتا ہی ہم تمپر عاشق ہین۔ ہمکو تمسے عشق ہی۔ دُگانا نے جھک کر کہا ای تو چلی بیٹھو ذری۔ یہ تمھارے منھ سے بھبک کیسی آرہی ہی۔ ہم اب تمسے ملنا ترک کردینگے۔ بس۔

قمرن۔ کیون کیون بگڑ کیون گئین خدا کے واسطے۔

دُگانا۔ بہن دیکھو زمانہ بُرا جاتا ہی۔

قمرن۔ اوئی اس سے کیا مطلب۔ پھر اچھا پھر کیا۔

دُگانا۔ پھیر تو بہن سمجھ کا ہی۔ بس۔

قمرن۔ اوئی ذرا انگڑائی لیکر (طشت منگوا کر مُنھ دھونے لگین مُنھ دھوکر کہا دُگانا) تم آج لڑی کیون پڑتی ہو۔

دُگانا۔ ہمین بڑا صدمہ ہوا بہن۔ اللہ جانتا ہی۔

قمرن۔ یہ کاہے سے (پلنگ پر پھر لیٹکر)۔

دُگانا۔ ایسی نیند کیا۔ نو بجے کے بعد تم اُٹھی ہو۔

نازو۔ ای تو آج ایسا ہو گیا بہن۔

دُگانا۔ بس چلو مُنھ نہ کھلواؤ۔

نازو۔ اوئی۔ یہ تو کاٹے کھاتی ہین جیسے۔

قمرن۔ ای مہری گلوریان لاؤ۔ خاصدان لاؤ۔

مہری۔ سرکار وہ کیا رکھا ہی خاصدان۔ لونڈی نے تو سویرے ہی سے سب سامان لیس کر دیا تھا۔

قمرن۔ دُگانا جان کو گلوری دو۔

قمرن پھر پلنگ پر لیٹین تو خراٹے لینے لگین۔ نازو نے انکو جگایا۔ ای اوئی۔ اُٹھو بہن۔ واہ اتا دن چڑھا سارے مین دھوپ پھیل گئی اور تم سو رہی ہو۔

قمرن بڑی خرابی سے اُٹھین۔ مُنھ دھویا اور بی مغلانی سے کہا اسوقت صفرے کی بڑی شکایت ہی کوئی شی ایسی پلاؤ کہ ذرا طبیعت ٹھکانے لگے۔ مغلانی نے کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی دو کھٹے انار توڑے۔ دونون شاداب اور بڑی صفائی کے ساتھ انکا افشردہ بنایا اور شاہجہان پور کی اعلیٰ قسم کی شکر ملا کر چھانا اور برف کا بڑا سا ٹکڑا اُسمین ڈالا اور جب افشردہ

خوب ٹھنڈا ہوگیا تو کیوڑا ڈالکر چاندی کے کٹورے مین لے گئی بی قمرن نے پیا تو کلیجے تک ٹھنڈک پہونچی - بڑی تعریف کی کہا اسوقت تمنے جلا لیا باجی جان کو بھی پلاؤ ہمنے تمکو ایک اشرفی انعام دی اسوقت - مغلانی نے آداب عرض کیا اور ایک کٹورا اسی طرح بی نازو کو بھی پلایا -

افسردہ پینے کے بعد قمرن نے کمرے کا ایک دروازہ کھولا جو پچھم کی طرف تھا - کھولا تو لوہے کے سیخچے - دیکھا تو ایک مکان ہی اور ایک عورت بیٹھی کچھ سی رہی ہی - کہا بی ہمسائی سلام - وہ عورت اُٹھ کھڑی ہوئی کہا بندگی - ہمنے تو بہن کئی بار چاہا تھا کہ پکارین مگر پھر ہمنے کہا کیا جانے کیا کرتی ہونگی بُرا مانین بھلا مانین کوئی مرد بیٹھا ہو - قمرن نے نام پوچھا - کہا ہمارا نام شہزادہ بیگم پوچھا کچھ وثیقہ ہی کہا ہان بہن ستاسی روپے ملتے ہین - پوچھا تمھارے میان کہان ہین بہن - کہا ہمارے میان خدا گنج پہونچے - کہا ارے بھی تمھارا سن ہی کیا ہی - پھر کوئی فکر نہین کی -

قمرن اور شہزادہ بیگم مین تھوڑی ہی دیر مین گہری چھننے لگی کہ گویا برسون کی ملاقات تھی شہزادہ بیگم کی بندریا دیکھکر قمرن نے کہا بہن ہماری ایک گوبان کی بندریا نے بچہ دیا ہی اُسکی صورت ایسی چمکتی ہی جیسے ستارہ چمک رہا ہی - اور مانگ تو وہ جوبن دکھاتی ہی کہ مین کیا کہون -

ای ہمسائی تمھارے یہان بھی بہت چوہے ہونگے ہمکو تو بڑا دق کرتے ہین -

شہزادہ بیگم - چوہے تو ہمارے یہان آتے نہین ہین بہن مگر کیا کہون بس کھٹملون نے تو ناک مین دم کر دیا ہی بہن - رات بھر نیند نہین آتی ہی عذاب مین جان ہی -

قمرن - ای تو دونون گھرون کے چوہے ہمارے ہی یہان آگئے ہین - اوئی -

شہزادہ - اور کھٹمل دونون گھرون کے ہمارے یہان آگئے اچھی دل لگی ہوئی -

قمرن - تو مین آج آدھے چوہے تمھارے گھر بھیجے دیتی ہون بہن -

شہزادہ - (ہنسکر) اچھا تو ہم آدھے کھٹمل تمھارے یہان بھیجے دیتے ہین - جاؤ یون ہی سہی -

قمرن - ہمسائی شربت پیو گی - اللہ جانتا ہی گڑھل کا شربت ہی برف ڈال کے پیو کیوڑے کے ساتھ -

شہزادہ - گڑھل تو نہین کیوڑے کا شربت پلواؤ تو کیا مضائقہ ہی - برف ہی - برف تو جان ہی آج کل -

قمرن - ہان ہان برف بھی ہی - بی مغلانی کیوڑے کا شربت ہماری ہمسائی کو پلاؤ -

مغلانی نے کیوڑے کے شربت مین برف کا بہت بڑا ٹکڑا ملایا اور پھر کیوڑا ملایا جب خوب ٹھنڈا ہوگیا تو کہا حضور حاضر ہی مگر دون کس طرح سے کہا ای اس دیوار کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور برآمدے کی طرف سے دے دو - کٹورا بھر کے شربت پیا تو جی خوش ہوگیا کہا افوہ آنکھون مین تراوٹ آگئی -

قمرن - بہن ہم مین تم مین خوب بنیگی - اور اگر خدا نے چاہا تو زندگی بھر نبھ جائیگی -

شہزادہ - کیون نہ نبھیگی - آدمی آدمی سے ملتا ہی بہن کیا معلوم تھا کہ تم ایسی خوش مزاج ہو - نہین ہم چھیڑ کے ملتے بہن - یہ دو گھڑی کا ہنس بول لینا ہی رہجاتا ہی اور بس

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ہم نماز پڑھ لین تو پھر باتین کرین - ذرا ٹھہر جاؤ -

قمرن بولی اخاہ! نماز بھی پڑھتی ہو - کیا گناہ بہت کیے ہین - ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی - کہا بہن ہم بچپنے سے نماز پڑھتے ہین - ناغہ نہین ہونے پاتی مجال کیا کہ قضا ہوجائے باقی گناہ کی نسبت گناہگار کون نہین ہی شرع کے مطابق کون چلتا ہی بہن -

قمرن نے کہا بی ہمسائی ہم یہ ہوے کے سینخچے نکلوا ڈالینگے [illegible] ہم تم ایک جگہ بیٹھ کے باتین کیا کرین [illegible] مزے سے ای بہن یہ کُتّا تمنے پالا ہی کیا [illegible] بھی ایک کُتّا تھا مر گیا بچارا [illegible] چوہے مارتا تھا -

شہزادہ بیگم نے نوکر عبداللہ خان کو بلایا اور کہا نیچے سے پان لے آ - گلوریان بنا کر قمرن کو سلاخون مین سے دین قمرن نے بڑی تعریف کی - اللہ جانتا ہی ہمکو یہ پان بہت پسند آئین - اچھا آج شام کو ہمارے یہان دعوت ہی - اب یہ بتاؤ کہ کسی سے دل بھی ملا ہی -

شہزادہ بیگم ہنسنے لگین - کہا بہن دعوت کی ابھی کون جلدی ہی دیکھا جائیگا - اب تو ہم تم ہمسایے ہی ہین ہین - اور بہن یہ جو تمنے پوچھا اسکا حال یون ہی کہ ہمکو یہ ہرجائی پنا اچھا نہین معلوم ہوتا - ہان اگر کوئی وضعدار شریف زادہ ہو سلسلۂ وضع کا پابند - بات کا دھنی تو خیر کیا مضائقہ ہی - پڑوس مین وہ سامنے ایک صاحب رہتے ہین خوبصورت اور حسین آدمی ہین اور دل کے چالاک وہ ہمپر ڈورے ڈالتے ہین مگر ابھی ہمسے اُنسے یکجائی کی نوبت نہین آئی ہی - آدمی اچھے معلوم ہوتے ہین اتنے مین کوٹھری سے دھماکے کی آواز آئی اور مغلانی نے کہا اِن چوہون کو خدا غارت کرے - قمرن نے باواز بلند کہا - ای ہمسائی دیکھو دن دہاڑے نگوڑے چوہے اودھم مچاتے ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک آواز آئی اجی میر صاحب آپ نے مثل نہین سُنی کہ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے - قمرن جو دیکھتی ہی تو ہا (ارے! - اے ہمسائی یہ کون ہی - کہا بہن یہی ہین - کیا اچھی صورت ہی - گوری گوری - بات چیت کتنی اچھی ہی بڑا وضعدار آدمی ہی اور سیرچشم -

قمرن - اللہ جانتا ہی ملاقات کے قابل ہی -

شہزادہ - کیا جوان خوبرو ہی چشم بد دور -

قمرن - ڈورے ڈالتے ہین معلوم ہوتا ہی -

شہزادہ - ڈورے ڈالتے ہین کہ لٹّو ہی مردوا -

قمرن - اچھا پھر خالی خولی تاک جھانک سے کیا فائدہ -

شہزادہ - کچھ دیکھتی بھی ہو - ذرا انکھیون سے دیکھو -

قمرن - ہاتھ جوڑ رہا ہی - ہاے لگی بھی کیا بُری ہوتی ہی کسی پر دل آنا ستم ہی -

شہزادہ - اب اسوقت یہ گھنٹون ہمین کھڑا گھورا کریگا اور ٹہلیگا اور شعر پڑھیگا اور بار بار ہاتھ جوڑیگا ہمارے -

قمرن - کیون صاحب یہ اتنی لمبی چوڑی تو نماز پڑھتی ہو اور باتین یہ - یا اللہ توبہ -

شہزادہ - ہمین ایک ہندنی کی بات اسوقت یاد آئی بنارس مین تھی - اور ہم بھی وہین تھے - ہمنے پوچھا کیون بہن یہ روز تو تم مندر جاتی ہو اور وہین سے اُڑ بھی جاتی ہو ادھر ادھر پھر ایسے مندر جانے سے کیا فائدہ - کہا بہن اُنسے تو اچھے ہین

خوب ٹھنڈا ہوگیا تو کیوڑا اٹا کر چاندی کے کٹورے مین دے گئی
بی قمرن نے پیا تو کلیجے تک ٹھنڈک پہونچی۔ بڑی تعریف کی
کہا اسوقت تمنے جلالیا باجی جان کو بھی پلاؤ ہمنے تمکو ایک اشرفی
انعام دی اسوقت۔ مغلانی نے آداب عرض کیا اور ایک
کٹورا اسی طرح بی نازو کو بھی پلایا۔

افشردہ پینے کے بعد قمرن نے کمرے کا ایک دروازہ
کھولا جو پچھم کی طرف تھا۔ کھولا تو بوہے کے سینچے۔ دیکھا تو ایک
مکان ہی اور ایک عورت بیٹھی کچھ سی رہی ہی۔ کہا بی ہمسائی
سلام۔ وہ عورت اُٹھ کھڑی ہوئی کہا بندگی۔ ہمنے
تو بہن کئی بار چاہا تھا کہ پکارین مگر پھر ہمنے کہا کیا جانے
کیا کرتی ہونگی بُرا مانین بھلا مانین کوئی مرد بیٹھا ہو۔ قمرن نے
نام پوچھا۔ کہا ہمارا نام شہزادہ بیگم پوچھا کچھ وثیقہ ہی کہا ہان
بہن ستاسی روپے ملتے ہین۔ پوچھا تمھارے میان کہان
ہین بہن۔ کہا ہمارے میان خدا گنج پہونچے۔ کہا ارے ابھی
تمھارا سن ہی کیا ہی۔ پھر کوئی فکر نہین کی۔

قمرن اور شہزادہ بیگم مین تھوڑی ہی دیر مین گہری چھننے
لگی کہ گویا برسون کی ملاقات تھی شہزادہ بیگم کی بندریا دیکھکر
قمرن نے کہا بہن ہماری ایک گوبان کی بندریا نے بچہ دیا ہی
اُسکی صورت ایسی چمکتی ہی جیسے ستارہ چمک رہا ہی۔ اور
مانگ تو وہ جوبن دکھاتی ہی کہ مین کیا کہون۔

ای ہمسائی تمھارے یہان بھی بہت چوہے ہونگے ہمکو
تو بڑا دق کرتے ہین۔

شہزادہ بیگم۔ چوہے تو ہمارے یہان آتے نہین ہین بہن
مگر کیا کہون بس کھٹملون نے تو ناک مین دم کر دیا ہی بہن۔
رات بھر نیند نہین آتی ہی عذاب مین جان ہی۔

قمرن۔ ای تو دونون گھرون کے چوہے ہمارے ہی یہان
آگئے ہین۔ اوئی۔

شہزادہ۔ اور کھٹمل دونون گھرون کے ہمارے یہان
آگئے اچھی دل لگی ہوئی۔

قمرن۔ تو مین آج آدھے چوہے تمھارے گھر بھیجے
دیتی ہون بہن۔

شہزادہ۔ (ہنسکر) اچھا تو ہم آدھے کھٹمل تمھارے یہان
بھیجے دیتے ہین۔ جاؤ یون ہی سہی۔

قمرن۔ ہمسائی شربت پیوگی۔ اللہ جانتا ہی گڑھل کا شربت
ہی برف ڈال کے پیو کیوڑے کے ساتھ۔

شہزادہ۔ گڑھل تو نہین کیوڑے کا شربت پلواؤ تو کیا مضائقہ
ہی۔ برف ہی۔ برف تو جان ہی آج کل۔

قمرن۔ ہان ہان برف بھی ہی۔ بی مغلانی کیوڑے کا شربت
ہماری ہمسائی کو پلاؤ۔

مغلانی نے کیوڑے کے شربت مین برف کا بہت بڑا
ٹکڑا ملایا اور پھر کیوڑا ملایا جب خوب ٹھنڈا ہوگیا تو کہا
حضور حاضر ہی مگر دون کس طرح سے کہا ای اس دیوار کے
پاس کھڑی ہو جاؤ اور برآمدے کی طرف سے دے دو۔
کٹورا بھر کے شربت پیا تو جی خوش ہوگیا کہا افوہ آنکھون مین
تراوٹ آگئی۔

قمرن۔ بہن ہم مین تم مین خوب بنیگی۔ اور اگر خدا نے چاہا
تو زندگی بھر نبھ جائیگی۔

شہزادہ۔ کیون نہ نبھیگی۔ آدمی آدمی سے ملتا ہی ہی مین
کیا معلوم تھا کہ تم ایسی خوش مزاج ہو۔ نہین ہم چھیڑ کے
ملتے بہن۔ یہ دو گھڑی کا ہنس بول لینا ہی رہجاتا ہی اور بس

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ہم نماز پڑھ لین تو پھر باتین
کرین - ذرا ٹھہر جاؤ -

قمرن بولی اخاہ! نماز بھی پڑھتی ہو - کیا گناہ بہت سے کیے
ہین - ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی - کہا بہن ہم بچپنے سے
نماز پڑھتے ہین - ناغہ نہین ہونے پاتی مجال کیا کہ
قضا ہو جائے باقی گناہ کی نسبت گناہگار کون نہین ہی -
شرع کے مطابق کون چلتا ہی بہن -

قمرن نے کہا بی ہمسائی ہم یہ بیچ کے سینخچے نکلوا ڈالینگے
جسمین ہم تم ایک جگہ بیٹھ کے باتین کیا کرین مزے مزے
سے ای بہن یہ کُتا تمنے پالا ہی کیا اچھا کُتا ہی ہمارے پاس
بھی ایک کُتا تھا مر گیا بیچارا - دن بھر مین پانچ پانچ چھ چھ
چوہے مارتا تھا -

شہزادہ بیگم نے اپنے نوکر عبداللہ خان کو بلایا اور کہا
نیچے سے پاندان لے آ - گلوریان بنا کر قمرن کو سلاخون
مین سے دین قمرن نے بڑی تعریف کی - اللہ جانتا ہی ہمکو یہ
گلوریان بہت پسند آئین - اچھا آج شام کو ہمارے یہان
دعوت ہی - اب یہ بتاؤ کہ کسی سے دل بھی ملا ہی -

شہزادہ بیگم ہنسنے لگین - کہا بہن دعوت کی ابھی کون
جلدی ہی دیکھا جائیگا - اب تو ہم تم ہمسایے ہی مین ہین -
اور بہن یہ جو تمنے پوچھا اسکا حال یون ہی کہ ہمکو یہ ہرجائی پنا
اچھا نہین معلوم ہوتا - ہان اگر کوئی وضعدار شریف زادہ ہو
سلسلۂ وضع کا پابند - بات کا دھنی تو خیر کیا مضائقہ ہی -
پڑوس مین وہ سامنے ایک صاحب رہتے ہین خوبصورت
اور حسین آدمی ہین اور دل کے چالاک وہ ہمپر ڈورے
ڈالتے ہین مگر ابھی ہمسے اُنسے یکجائی کی نوبت نہین آئی ہی -

آدمی اچھے معلوم ہوتے ہین اتنے مین کوٹھری سے دھما کے
کی آواز آئی اور مغلانی نے کہا اِن چوہون کو خدا
غارت کرے - قمرن نے بآواز بلند کہا - ای ہمسائی دیکھو
دن دہاڑے نگوڑے چوہے اودھم مچاتے ہین -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک آواز آئی اجی میر صاحب
آپ نے مثل نہین سُنی کہ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے -
قمرن جو دیکھتی ہی تو ما (ارے! - اے ہمسائی یہ کون ہی - کہا
بہن یہی ہین - کیا اچھی صورت ہی - گوری گوری - بات چیت
کتنی اچھی ہی بڑا وضعدار آدمی ہی اور سیر چشم -

قمرن - اللہ جانتا ہی ملاقات کے قابل ہی -

شہزادہ - کیا جوان خوبرو ہی چشم بددور -

قمرن - ڈورے ڈالتے ہین معلوم ہوتا ہی -

شہزادہ - ڈورے ڈالتے ہین کہ لٹّو ہی مرد دا -

قمرن - اچھا پھر خالی خولی تاک جھانک سے کیا فائدہ -

شہزادہ - کچھ دیکھتی بھی ہو - ذرا کنکھیون سے دیکھو -

قمرن - ہاتھ جوڑ رہا ہی - ہائے لگی بھی کیا بُری ہوتی ہی
کسی پر دل آنا ستم ہی -

شہزادہ - اب اسوقت یہ گھنٹون ہمین کھڑا گھورا کریگا اور
ٹہلیگا اور شعر پڑھیگا اور بار بار ہاتھ جوڑیگا ہمارے -

قمرن - کیون صاحب یہ اتنی لمبی چوڑی تو نماز پڑھتی ہو
اور باتین یہ - یا اللہ توبہ -

شہزادہ - ہمین ایک ہندنی کی بات اسوقت یاد آئی
بنارس مین تھی - اور ہم بھی وہین تھے - ہمنے پوچھا کیون بہن
یہ روز تو تم مندر جاتی ہو اور وہین سے اُڑ بھی جاتی ہو ادھر اُدھر
پھر ایسے مندر جانے سے کیا فائدہ - کہا بہن اُنسے تو اچھے ہین

جو بدی بھی کرتے ہین اور مندر نہین جاتے۔

قمرن۔ ہم بھی آج سے نماز پڑھا کرینگے۔

شہزادہ۔ ضرور چاہیئے بہن چاہے جو نفل کرے مگر نماز روزہ نہ چھوٹنے پائے۔

مغلانی۔ کیا بات ہی اس سے بہتر اور کیا ہی۔

قمرن۔ روزہ دن مین تو دم اُلجھتا ہی ہمارا۔

شہزادہ۔ (گلوری بناتے ہوے) ارے ایہ آج چوڑیان آپ ہی آپ ٹھنڈی ہوئی جاتی ہین۔

قمرن۔ اللہ کرے کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو۔

شہزادہ۔ ہمین کل جوڑی آگئی کوئی ٹوٹکا تو بتاؤ بہن۔

قمرن۔ ہم بتاین ہمسے سنو ایک کام کرو۔

مغلانی۔ ای حضور بکھیڑا کاہے کو کرے کوئی۔ برگد یا پیپل کے درخت کو سات سلام کرلو۔ اور جب یہ نیت کرو۔ تو بولو نہ کسی سے بات نہ کرو۔

شہزادہ۔ تو پیپل کا درخت تو تمھاری بغیا مین ہی ہمسائی کیون لو لو بہن۔

قمرن۔ ہان ہان آؤ گھر ہی تمھارا۔

شہزادہ بیگم نے عبداللہ خان کو پکارا کہا ذری ڈولی تو جاکے لاؤ۔ پوچھا کہان تک کے لیے۔ کہا ای یہی ذرا بی ہمسائی کے یہان تک۔ انکی بغیا جائینگے۔ جوڑی کا ٹوٹکا کرنے۔ اتنے مین نازو اور انکی دُگانا بھی سیخچون کے پاس آئین۔ یہ کون ہین۔ قمرن نے کہا یہ بی ہمسائی ہین شہزادہ بیگم۔ شہزادہ بیگم کی مہری نے دُگانا کو دیکھکر کہا مین نے شاید آپ کو ایلچ خان کے میدان مین دیکھا ہی۔ وہ بولی نہین تو۔ ہم تو نوازگنج مین رہتے ہین۔ ایلچ خان کا میدان تو شاید کشمیری محلے کے پاس ہی کہین۔ ہم تو اُدھر گئے بھی نہین۔

عبداللہ خان نے آنکے کہا حضور ڈولی تو آج کہین نہین ملتی۔ کہارون نے پنچایت کی ہی۔ اسوقت کوئی نہین آتا۔ کہا اچھا خیر کل سہی بی ہمسائی۔ اتنے مین ایک مہری نے کہا۔ حضور سرکار آتے ہین۔

نازو اور قمرن نے کہا اب ہم رخصت ہوتے ہین بہن اور دروازے بند کرکے کمرے مین آئین۔

نواب۔ یہ دروازہ کیسا بند کیا۔ (کچھ کھٹکے)

نازو۔ اُدھر ایک نواب رہتے ہین اُنسے اور قمرن سے باتین ہوتی تھین جاکے دیکھ لو۔

نواب۔ (بدظن ہوکر) ہان ہی تو کچھ ایسا ہی۔

نازو۔ ہمنے انھین لاکھ لاکھ منع کیا یہ نہین مانتین۔

نواب۔ سچ بتاؤ قمرن یہ کیا ماجرا ہی۔

نازو۔ چھپی ہوئی آنکھ نہین دیکھتے۔

قمرن۔ ہی کیا ایک مردوے کی صورت پسند آگئی کیا کوئی کا اجارہ ہی۔

نواب۔ بی مغلانی یہ اُدھر دروازے کے پاس کس سے اشارہ بازی کر رہی تھین سچ بتاؤ۔

مغلانی۔ حضور یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کہون تو ماں ماری جائے نہ کہون تو باپ کتا کھائے۔ گو مگو کا معاملہ ہی۔

نواب۔ اچھا ہم خود جاکے دیکھتے ہین۔

راوی۔ نواب صاحب خود تشریف لیگئے اور دروازہ کھولکر دیکھا تو شہزادہ بیگم بیٹھی کچھ کاڑھ رہی ہین سن کوئی بیس اکیس برس کا شکل صورت بہت اچھی۔ نک سک سے درست۔ اب قمرن ہاتھ جوڑتی ہین قسمین دیتی ہین کہ

آج ہی اُنسے پہلی ملاقات جان پہچان ہوئی اور آج ہی یہ ستم
انھون نے ڈھایا نواب صاحب نے کہا ہون نہ ہون
شہزادہ بیگم ہین۔بس اتنا سننا تھا کہ وہ چونک پڑین دیکھا
تو خود بدولت انھون نے جلدی سے دروازہ کسی قدر بھیڑ لیا
بس اللہ دے اور بندہ لے۔بیگم صاحب نے خوب خوب
سنائین۔جہری ذری نیچے سے جاکے سمجھادو کہ ہم عصمت دار
ہین کوئی بازاری نہین ہین۔بہو بیٹیون کو اس طرح گھورنا
کیا معنی۔کیا انکے بہو بیٹی نہین ہین ہمنے فقط یہ ملاحظہ کیا کہ
بی ہمسائی سے اسوقت ملاقات ہو چکی ہی نہین ساری نوابی
دکھادیتی۔مین کوئی ایسی ویسی نہین ہون۔اسکے کیا معنی
ہمسایہ مان کا جایا جو ایسے ہی ایسے شہدے پڑوسی ہوا کرین
تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے سب اپنے اپنے گھر نہ چھوڑ دین۔
قمرن نے دروازہ کھولکر کہا ای بہن۔اتی خفا کیون
ہوتی ہو۔بس تو تو پہلے شہزادہ بیگم نے کہا بہن خفا ہونے کی
بات نہین ہی۔یہ بھلمنسی کے خلاف ہی۔کیا ہم کوئی بازاری عورت
ہین ہے ابھی بدنامی ہو جائے تو ٹیقے کے لالے پڑ جائین
کہ نہ پڑین۔اور رسوائی گھاتے مین ہو دیکھتی ہون تو داڑھی
موچھون والا اور ریٹ کو ذرا بھیڑ کر ڈٹے کھڑے ہوے
ہین۔ماشے اللہ۔ماشے اللہ۔

نازو۔ای بہن تم پڑوس کے سبب سے ہماری بہن ہو کہ نہین پھر وہ
ہمارے بہنوئی ہین تمھارے بہنوئی بھی ہوے کہ نہین ہوے۔پھر سالی کو
دیکھا تو کیا گناہ کیا تمسے تو دل لگی اور ہنسنے کا رشتہ ہی۔
شہزادہ۔(قمرن کی طرف اشارہ کرکے) چہ خوش انکے
میان ہین؟۔یہ تو نواب محمد عسکری ہین صولت جنگ
انکا خطاب ہی۔

نواب۔اور مین حضور کی تصویر دیکھ چکا ہون۔
شہزادہ۔ای ہٹو بھی کیسی تصویر۔
نواب۔ذری چار آنکھین تو کیجئے۔
شہزادہ۔دکھوادی۔پھر دروازے کے پاس آئے
(ہٹ کر) ای یہ کیسا مردوا ہی۔کوئی اتا بھی ڈھیٹ نہین ہوتا
اب ہم کل دروازے مین تیغا چڑھا لینگے۔
قمرن۔بہن یہ تو کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی۔
نازو۔اور تنکی کسقدر رتھین پہلے۔
قمرن۔بس بس قلعی کھل گئی۔
شہزادہ۔کیا۔اللہ جانتا ہی جو ہم سے کسی قسم کی گفتگو
ہوئی ہو۔یہ تو مین ـــ اب کیا کہون تمھارے میان
اور انکے بہنوئی۔
نازو۔نہین نہین کہو شوق سے۔
قمرن۔کہو کہو پُرانی جان پہچان ہی۔
شہزادہ۔ای کچھ خیر ہی جو مُنھ مین آتا ہی بک دیتی ہو۔
قمرن۔بہن تمکو تو ہمسے سوتیا ڈاہ ہوگی۔
شہزادہ۔ای ادئی ذرا سنبھلی ہوئی۔
نازو۔وہ چھپین۔بڑی پُرانی جان پہچان نکلی۔
شہزادہ۔کیا مجال جو پرندہ پر مار سکے۔
نازو۔ادر ابھی تک بڑھ بڑھ کے ہانک رہی ہین۔
شہزادہ بیگم نے اس فقرے پر قہقہہ لگایا اور کہا بہن تم
بڑی شوخ ہو۔اور ہم ہین الڑھ بلّی۔پھر بھلا ہم مین تم مین کیسے
بنے۔مگر یہ تو ہمنے ٹھان لی ہی۔کہ چاہے جو ہو کل دن کو تیغا
ضرور چڑھاؤنگی۔ای غضب خدا کا ہمارا تو ٹھہرا مکان کبھی
کسی طرح بیٹھے ہین۔کبھی دوپٹا سرک گیا کبھی ذرا پائنچا

بہرک گیا۔ اور تمھارا مزاج ہی منسوئر۔ میان تمھارے ڈھیٹ
دل لگی باز آدمی۔ اور ہمکو یہ باتین گوارا نہین۔ نازو مسکرا ائی
ای تمکو تو سونے کی چڑیا ملگئی بہن یہ باتین گوارا نہین (منھہ
چڑا کر) ایسی بڑی وہ بنکے آئی ہین بڑی عصمت دار۔
نواب۔ کیون صاحب آپ نے ہمکو نہین دیکھا ہی۔
شہزادہ۔ ای یون دیکھنے کو سو دفعہ دیکھا ہی محلے ہی مین رہتے
ہو۔ پھر دیکھنے سے کیا ہوتا ہی۔
نازو۔ بہن ہم سمجھ گئے تم جھوٹ بولتی ہو۔
قمرن۔ تمھارے جوہر تو اب کھلے۔
نازو۔ اللہ جانتا ہی بڑا ہی خوش ہوا تمسے ملکے آؤ آؤ ادھر آؤ
اب وہ گئے بڑا دل لگی کا مزاج ہی۔
شہزادہ۔ ای بہن ہنسی دل لگی کا تو ہم بھی برا نہین مانتے
مگر ایکا ایکی نامحرم سے بات کرنا عصمت دارون کو نہ چاہیئے
بڑے عیب کی بات ہی۔
قمرن۔ ای نواب کب تک چھپی رہوگی۔ اوئی ہمسے بھی اب
پردہ ہی۔ شہزادہ بیگم چھم چھم کرتی ہوئی سامنے آئین تو نواب صاحب
دروازے کی آڑ ہی سے گھورا کیے اسکے بعد سامنے آن
کھڑے ہوے تو شہزادہ بیگم جھیپ کے بھاگین۔ اے
واہ بہن تم بھی اچھی ملین اور سنو یہ کہان کی دل لگی ہی ہم
نیچے چلے جاتے ہین۔ ہمین یہ دل لگی نہین بھاتی۔
نازو۔ اچھا اچھا ادھر آؤ تمھین قسم ہی جو نہ آؤ۔
قمرن۔ ای بہن ادھر آؤ ہمسائی ای بی ہمسائی۔
نازو۔ آؤ ہم جوڑی کا ٹوٹکا بتا دین۔
قمرن۔ ای بہن یہ ٹوٹکا ہی تھا۔
راوی۔ یہ نیا ٹوٹکا ہی۔

قمرن۔ بی ہمسائی دیکھو بگڑ جائیگی۔
شہزادہ۔ بگڑ جانے دو ہم ایک نہ سُنینگے۔
قمرن۔ یہان رہنا مشکل ہو جائیگا۔
شہزادہ۔ دیکھا نہین ہی کسی کو۔
قمرن۔ ای اس بھرد سے بھی نہ رہنا کھڑے کھڑے نکلوا دونگی۔
شہزادہ۔ اللہ اللہ اتنی موذی ہین آپ بھی۔
قمرن۔ ای اب آتی ہو کہ نہین یہ نخرہ الگ چنچاؤ۔
شہزادہ۔ بس بس رہنے دیجیے۔
قمرن۔ ای ہمسائی یہ ٹوٹکا تھا۔
شہزادہ۔ ٹوٹکا تھا آپ رہنے دیجیے۔ بس۔
قمرن۔ اب ہم یہ لوہے کی سلاخین توڑ کے چلے آئینگے۔
شہزادہ۔ آج جو چاہو بدعت کر لو کل سے تیغا ہو جائیگا۔
قمرن۔ ای مین کہتی ہون یہ تم گھڑی گھڑی تیغا تیغا کیا کہتی ہو
پرائے دروازے مین تم تیغا دینے والی کون۔
شہزادہ۔ ہم! ہم زبردست اور کون۔
قمرن۔ آؤ ہمسائی تمھین اُنھین کی قسم سمجھ جاؤ۔
شہزادہ۔ بھلے کو ہم چلے نہ گئے وہ تو کہو اچھا ہی ہوا کہ ڈدلی
نہ ملی۔ ہی ہی نہین کیا جانے کیا ہو جاتا ایک آدھ کی جان پر
بنتی اچھا ٹوٹکا بتاتی تھین۔
مہری نے کہا حضور یہ جاڑا نہ آتا۔ یہ اس سبب سے آیا کہ
سرکار نے شام کو تو چکادی کھایا اور پھر شب کو کھانے کے ساتھ
بورانی کھائی اور پلنگڑی پر پانی چھڑکوایا۔ بس جوڑی آگئی۔
قمرن۔ ای بی ہمسائی۔ ای وہ گئے۔
نازو۔ گئے گئے اللہ جانتا ہی گئے۔
شہزادہ بیگم جھپٹ پر آئین۔ کہا بہن تم تو خواہی نخواہی

لڑائی مول لیتی ہو۔ ناحق کی ٹھائین ٹھائین۔ آخر اس سے فائدہ۔
بیکار لڑائی جھگڑے سے کیا مطلب نکلتا ہی۔ ہمارے
تمھارے نبھتی جائے تو کیا کہنا۔ دو گھڑی ہنسنے بولنے کو تو
ہوگا۔ اور نہین کچھ اور جو ٹھائین ٹھائین ہوئی تو کیا لطف رہا۔

قمرن اور شہزادہ بیگم مین باتین ہو ہی رہی تھین کہ آواز آئی۔
ملائی کی برف۔ شہزادہ بیگم نے ایک موکھے سے جھانک کر
دیکھا اور قمرن نے دروازہ ذرا یون ہی سا کھول دیا اور دیکھنے لگی
شہزادہ بیگم نے پوچھا۔ بہن برف کھاؤ گی کہا۔ نہین۔ اسوقت
خواہش نہین ہی۔ کہا اچھا تم تو ہمین ٹوٹکا بتا چکین اب ہم
تمھین ایک ٹوٹکا بتاتے ہین۔ ذری ادھر کے کواڑ کھول کے
دیکھو تو۔ قمرن تو اس البیلے برف والے پر جان دیتی تھین۔
دروازہ کھول کر گھورنے لگین۔ ملائی کی برف فے۔
ملائی کی برف۔ دروازہ کھلنے کی آہٹ جو پائی تو کہا۔ کیا
کھلے ہین آج کے کلیجا ٹھنڈا کرنے والے قمرن کی طرف
دیکھکر۔ ہجور کھولون۔ شہزادہ بیگم کی طرف مخاطب ہو کر کہا
ای میرے مونکھے سے جھانکنے والے سلامت رہو کھولون
ہجور کیا مجے کے ہین۔

ش۔ (ہنسکر) بڑا موا مسخرہ ہی۔

ق۔ شکل و صورت تو کچھ ایسی بُری نہین ہی۔

ش۔ بُری۔ ای واہ ہی۔ بُری کی ایک ہی ہوئی۔

ق۔ اچھی صورت ہی بہن۔

ش۔ ای پریزاد لونڈا ہی بہن۔

راوی۔ قمرن پھر اس ستمگر کے تیر نظر کی گھائل ہوئی۔

ق۔ ہمنے پہلے تمسے چھپایا تھا اب جب تم کھلین تو ہم بھی
کھل پڑے۔ اسمین شک نہین کہ پریزاد لونڈا ہی۔

مہری سے شہزادہ بیگم نے کہا جا کے دو قفلیان لے آ
اور یہ دونون یعنی قمرن اور شہزادہ بیگم اُسکو گھورنے لگین۔
اچھا لونڈا ہی۔ ہنسی تو دیکھو کیا ہنسی ہی۔ بڑی خوش نصیب وہ
عورت ہی جسکو یہ بیاہ کے لایا ہوگا۔ جو اسکا بیاہ نہوا ہوتا تو۔
تو ـــ جھینپکر قمرن بولی بس اب تو تو نہ کرو۔

مہری قفلیان لیکر اندر آئی اور چھت پر آنکر بیگم صاحب کو
دین۔ انھون نے کہا بہن مل جل کے کھانا اچھا۔ جس
ترکیب سے شربت دیا تھا اُسی ترکیب سے یہ بھی لو۔ برف
کھا کر دونون نے بڑی تعریف کی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے پوچھا ای بہن تمھاری باجی جان
کہان غائب ہوگئین۔ اور وہ بی ڈُگانا۔ کہان ہین۔ کہا
مہری دیکھو باجی جان کیا کرتی ہین۔ مہری نے عرض کیا۔
حضور نواب صاحب سے گنجفہ کھیلتی ہین۔ اخاہ گنجفہ ہو رہا ہی
چکمہ ہو رہا ہی۔ بی ہمسائی آؤ تم بھی آؤ۔ تمھین قسم ہی ای ذری
دیر کے لیے آجاؤ۔ آؤ ہم ٹوٹکا کرینگے۔

شہزادہ۔ بس اب تم اپنا ٹوٹکا رہنے دو۔ کچھ عقل گئی ہی پرائے
مرد سے کے سامنے کوئی ہوتا ہی۔

قمرن نے کہا اچھا بہن ہم رخصت ہوتے ہین اب۔
کہا اچھا بی ہمسائی خدا حافظ ہی۔

قمرن۔ کیا کیا بدا ہی۔ کیا کیا پتّا ہی۔

نازو۔ آپ مزے مین آ گئے تھے۔

قمرن۔ کیا کیا۔ ہم تاڑ گئے بوسہ پتّا کہا ہوگا۔

نازو۔ جی ہان ایسے مزے مین آ کے۔ قمرن سے بد و بوسہ پتّا۔

قمرن۔ ہمسے بدنے کی کیا ضرورت ہی۔

نازو۔ اور وہ ٹوٹکے والی کہان ہین۔ بہت چکرائین۔

اگر دل لگی اچھی ہوئی۔

قمرن ۔ وہ نہین آئین کہتی ہین ہم نہ آئینگے۔

نازو ۔ ای بُوا بھی لو کہو بہت نخرے نہ بگھارو۔

نواب ۔ ے اب گنجفہ کھیلتی ہو یا باتین کرتی ہو۔

نازو ۔ ای مین نے اشرفیان لوٹین تمسے۔

نواب ۔ مُنھ دھو کے آؤ لوٹین منھون کہین۔

نازو ۔ اچھا یہ کھیلسر قماش کا۔

نواب ۔ یہ ٹیپ لی اور دیکھو اتنے چنگ کے سر کھیلونگا۔

نازو ۔ اوئی ہم سر نہین کرتے۔

نواب ۔ ردو۔ ردو۔ ردو۔ ہم سر نہین کرتے۔

نازو ۔ اوئی اللہ بڑا غضب ہوگیا ہم سر نہین کرتے میرے پیارے نواب خدا کے واسطے ہمارا پتا ہمین دے دو نہین ہم سچ مچ ہی رو دینگے۔

قمرن نے نواب صاحب کے ہاتھ سے پتے چھینکر ملا دیے تو نواب بہت ہی جھلائے کہا قمرن اللہ جانتا ہی ہم یہ تم سے بھر لینگے اسکے کیا معنی۔ واہ واہ واہ یہ جوے کا روپیہ نہ لینا گالی ہی۔ ہم گالی نہین کھانے والے ہین۔

قمرن ۔ ای ہان ہمارا تو جی اُلجھتا ہی اس موے گنجفے سے۔

نازو ۔ ای تو تمکو بُرا معلوم ہوتا ہی یا ہر کوئی کو۔

قمرن ۔ ای باتین کرو باتون مین لطف ہی یا پتے چپکانے مین۔

نازو ۔ کیا یہ بھی کوئی ٹوٹکا تھا۔ تم بھی بڑی وہ ہو۔

قمرن ۔ (ہنسکر) کہنے لگین۔ اچھا ٹوٹکا تھا۔

نازو ۔ نواب دولھا یہ تمھین سوجھی کیا۔ اوئی کوئی ایسا کرتا ہی سامنے ڈٹے کھڑے ہین۔

قمرن ۔ مگر بُرا نہین مانا اُنھون نے۔

نازو ۔ پہلے تو تنگی تھین۔ مگر پھر دھیمی ہوئین۔

قمرن ۔ ای باجی وہ برف۔

راوی ۔ برف کا لفظ کہکر خاموش ہوگئین اور چہرے کا رنگ فق ہوگیا جب نواب صاحب کسی ضرورت سے اُٹھے تو میدان خالی پاکر یون دونون بہنون مین گفتگو ہونے لگی اور قمرن اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوئی۔

نازو ۔ کتنی پھوہڑ ہو قمرن۔

قمرن ۔ ای باجی زبان تک نام آگیا تھا۔

نازو ۔ وہ تو کہو خیریت ہوئی۔

قمرن ۔ ہی ہی مجھے یہ ہوا کیا تھا اسوقت۔

نازو ۔ جلد بازی۔ جلد بازی۔ اور کیا ہوا تھا ہوا ہوا یا اور کچھ نہ تھا۔

قمرن ۔ مگر نواب ذرا بھی سر نہ ہوے۔

نازو ۔ وہ کیا سمجھین۔ ہان تو آج پھر آیا تھا موا گھر پر کہہ گیا تم نکلی تو نہین تھین اُسکے سامنے ایسا غضب نہ کرنا۔ خبردار خبردار۔ دیکھو ہمنے جتا دیا ہی۔

قمرن ۔ ای باجی اُسپر تو بی ہمسائی بھی عاشق ہین۔

نازو ۔ اوئی وہ کہان کہان پہونچتا ہی موا۔

قمرن ۔ اسنے تو کہا ہی تھا باجی کہ مین روز روز نہین آسکتا مگر باجی اب کان اُمیٹھے۔

استنے مین نواب صاحب آگئے۔ ۵

ہست کلید در گنج حکیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازو ۔ لاؤ کُلھارا کاٹو نیم وہ گنجایہ حکیم۔

نواب ۔ ماشاء اللہ بڑی حاضر جواب ہو۔

نازو - ای حضور مین کس لائق ہون یہ آپ اپنی تعریف فرماتے ہین -

قمرن - یہ اگر امی جان کی طرح پڑھی لکھی ہوتین -

نواب - وہ آپ کی امی جان کیا پڑھی لکھی ہین -

نازو - واہ تم بھی غضب کرتے ہو -

نواب - غضب نہین مین سچ کہتا ہون -

نازو - ای کیا کہتے ہو اچھے اچھے مولوی اُنسے پوچھنے آتے ہین -

نواب - ایسی تیسی اُنکی -

قمرن - (بگڑ کر) تمھاری ایسی تیسی - اب سنا -

نازو - کیا واہیات باتین ہونے لگین -

اب سنیے کہ دوسرے روز تڑکے گجر دم بی قمرن نے شہزادہ بیگم کے مکان کیطرف کا دروازہ کھولا دیکھا کہ وہ چھت پر غافل سو رہی ہین اور مہری پنکھا جھلتی ہی کہا انکو جگا دو مہری - بی ہمسائی - ای بی ہمسائی - اوئی کیا سحر کی نیند ہی ای اُٹھو بہن - شہزادہ بیگم کی آنکھ کھل گئی - ای ہی اتے سویرے کاہے کو جگا دیا - ہم تو دن چڑھے اُٹھتے ہین - مجاز تو اچھے رہے بہن - یہ پرچھائین کسکی پڑتی ہی - دیکھو اللہ جانتا ہی جو کوئی مرد ہوا نا تو پھر ہم آج سے نہ بولینگے - بس ہمارے آپ کے کھٹ ہو جائیگی - قمرن کسیقدر تنک گئین - ای اوئی - ہوا سے لڑتی ہو بہن مرد کا کیا ذکر ہی - بچہ تک تو یہان ہی نہین - جب دیکھ لیا کہ تم خفا ہوئی جاتی ہو تو کیا خواہی نخواہی لڑائی مول لیتی ہی ہم یہ کہنے آئے تھے کہ اسوقت ہمارے ہان چلی آؤ اور جوڑی کا ٹوٹکا کر لو - بغیا مین پیپل کا درخت موجود ہی - وہ بولین بہن آنے مین تو کچھ ہرج نہین ہی مگر ہمین خوف ہی کہ مبادا کوئی ایسی بات ہو جس سے ہمارے آپ کے کچھ رنجش پیدا ہو اور ہم اس سے ڈرتے بلکہ منزلون دور بھاگتے ہین ہم تمھارے ہان گئے فرض کرو - اور کوئی بات ایسی ہوئی جس سے ہمارے تمھارے درمیان مین کوئی رنج پیدا ہو گیا یہ اچھی بات نہین ہی اب کل ہی ہم تو تمسے باتین کر رہے ہین اور تمنے اپنے میان کو لا کے کھڑا کر دیا - اب ہمین بڑا معلوم ہو کہ نہ معلوم ہو - ایسا کوئی کرتا ہی -

قمرن نے ہزار ہا قسمین کھائین کہ آج ہم اُنسے اطلاع بھی نہ کرینگے - تم آؤ ہم فنس بھیجتے ہین - فنس پر سوار ہو کر شہزادہ بیگم تشریف لائین - قمرن نے بڑی تواضع اور خاطر کی بہن خوب ہوا کہ تم ہمکو یہان مل گئین - ہم مین تم مین خوب نبھیگی - جیسا ہمارا مجاز ویسا تمھارا مجاز - اور کل کی جو کہتی ہو وہ ایسے سادے مجاز کے ہین کہ انکو بدی کا خیال ہی کبھی نہین آتا -

شہزادہ بیگم بولین - یہ سچ مگر آنکھون کا لحاظ تو ضرور ہونا چاہیے شرم اور حیا بھی تو نگوڑی کوئی شی ہی - یا بالکل بھون ہی کھائی مغلانی نے جھک کر سلام کیا - حضور تو باتین کر رہی ہین اس ٹوٹکے مین تو سویرے سویرے نہار منھ بس منھ ہاتھ دھو کر سات بار درخت کو برگد ہو یا پیپل سلام کرنا پڑتا ہے -

شہزادہ بیگم نے کہا نہین اب تو ٹوٹکے ووٹکے کی ایسی ضرورت بھی نہین رہی کل طبیعت اچھی رہی حکیم صاحب بھی آئے تھے ٹھنڈائی سویرے پی لی تھی -

نازو - ای بی ہمسائی کیا بالکل خالی ہی خولی رہتی ہو -

شہزادہ - خالی خولی کیا معنی ہماری سمجھ مین نہین آیا -

نازو - ٹھیک تمھاری سمجھ مین اور نہ آئے - ہونھ -

قمرن - کس سے رسم ہی تمھین ہمارے سر کی قسم -

نازو - ای تو ایمین چوری کیا ہی - بتاؤ ہمسائی -

شہزادہ - ای تو کوئی بات ہو تو بتاؤن بہن -
نازو - تو تمسے کسی سے رسم نہین ہی - بجا درست ایسی بڑی نیک بنتی ہین - تمھارا سِن دن تمھاری شکل صورت کہے دیتی ہی -
شہزادہ - اب نگوڑی یہی باتین رہگئی ہین بس یا کچھ اور بھی - کچھ اور اچھی اچھی باتین کرو -
قمرن - (کان مین) سچ کہنا بی ہمسائی وہ برف والا لونڈا کیسا ہی - ای کیا آنکھین ہین جیسے ہر دم نشے مین ہی اور بے پئے آنکھون کی یہ کیفیت ہی - ہمنے تو ایسا حسین مرد آج تک نہین دیکھا کیا شکل وصورت ہی کہ واہ واواہ - ایک دن تمھارے ہان اُسے بلوائین - یہان تو اتی صورتین بھری ہوئی ہین -
نازو نے کہا یہ رسان رسان کیون باتین ہونے لگین بہن کیا کفر کی باتین کرتی ہو - پھر یہ رسان رسان بولنا کیا معنی شہزادہ بیگم نے کہا - تمکو کیا مطلب - ہم اپنی گیان سے کچھ باتین کر رہے ہین تمکو کیون بتائین ایک بات نہین کہنے کی ہی - نازو بولی ہم سمجھ گئے تمنے اُڑائی ہین تو ہمنے بھی بھون بھون کھائی ہین - قمرن نے اصرار کیا - اچھا بتاؤ باجی جان ہم کیا باتین کرتے تھے - بتاؤ نہین نہین بتاؤ - ہمکو دم دھاگا دیتی ہو - ہم ان جھترّ دن مین آنے والے نہین ہین - جی کیا دل لگی ہی - نازو مسکرائین کل کی چھوکری اور ہمسے اُڑتی ہی - ایک دفعہ جُل دے گیا ہی اور اب پھر اُسی کی چاہ ہی - قمرن کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کہان سے تاڑگئین مگر ابھی کھُل نہین پڑی کہ شاید نازو دل لیتی ہو - باجی تم غلط سمجھی ہو - جل کیسا - اوئی کچھ کہو گی بھی - نازو نے کہا نہین کیا ہم سمجھ گئے بہن تمھارا جی اسوقت برف کھانے کو چاہتا ہی - شہزادہ بیگم ہنس دین - خوب سمجھین - بڑی دور ہو - دونون بہنین آفت کی پرکالہ - بڑی چھوٹی دونون کلان - اتنے مین شعر خوانی ہونے لگی -
شہزادہ - ای کون پڑھتا ہی کیا اچھی آواز ہی -
نازو - نواب صاحب وہ سامنے والے کوٹھے پر بیٹھے ہین - وہین لوگ جمع ہوے ہین - شعر ان پڑھ رہے ہین -
شہزادہ - ذری چپ رہو سننے تو دو ہمین - کان لگا کر -

ٹپکتے ہین گلابی اشک میری چشم پر نم سے
کوئی رگ دل کی شاید کھل گئی ہی نشتر غم سے

حضور علی میان صاحب کامل لکھنوی کا شعر ہی - خوب فرماتے ہین - کتنا اچھا مطلع ہی -
داروغہ - مجھے بھی اس غزل کا ایک شعر یاد ہی - کہتے ہین - ۵

سنا کرتا ہون ساری رات لیکن کچھ نہین کھلتا
دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

نواب - دونون شعر اچھے ہین - ۶

دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

بالکل جدید مضمون ہی اور وہ مطلع بھی بیمثل کہا ہی -
اختر - حضور اب انھین کے کلام مین دوسرے رنگ کو ملاحظہ فرمائیے گا - بالکل اس رنگ سے الگ - ۵

رات کس کے ہجر مین برہم مزاج چنگ تھا
شور نغمے کا نمک ریز دل آہنگ تھا

نواب - (سمجھے نہین) یہ بلاغت ہی اسکو بلند پردازی کہتے ہین چنگ اور آہنگ -
راوی - ماشاءاللہ کیا خوب داد دی مطلب کو خوب سمجھے حضور فرمانے لگے چنگ اور آہنگ یہ اس شعر کی تعریف ہی -

داروغہ۔ نمک ریز کے لیے شور کا لفظ کتنا موقع کا ہی۔
نواب۔ بھئی مین اسی کی تعریف کر رہا تھا دل مین۔
راوی۔ بجا ارشاد ہوا۔ مین بھی گوش دل سے سن رہا تھا۔
اختر۔ یہ شعر غور سے سنیے گا کیا کہا ہی واللہ۔

کیا طراوت خیز تھی سال گذشتہ کی بہار
تازگی مین بال طوطی آئنے کا زنگ تھا

نواب۔ کیا کہا ہی۔ بال طوطی تو ملاحظہ فرمائیے۔
اختر۔ حضور آئنے پر جب مورچہ آجاتا ہی تو مورچے مین طراوت اور تازگی کہان۔ تو شاعر کہتا ہی کہ موسم اسقدر تازگی بخش تھا کہ پارسال کے آئنے کا زنگ بال طوطی کی طرح تازہ معلوم ہوتا تھا۔ بڑی نازک بات پیدا کی ہی۔
نواب۔ بھئی چندا گلخیر و ریختی مین کچھ شعر عرض کرو۔
مسخرہ۔ حضور ریختی کا زنگ تو واللہ بالکل پھیکا پڑگیا جب سے لونڈی کی سوت نے قضا کی۔ خوب ہی کہتی تھی حضور۔
نواب۔ لونڈی کی سوت۔ آپ کی لونڈی کی سوت۔؟
مسخرہ۔ نہین حضور میری سوت مجھ نابکار کی سوت۔
نواب۔ کیا خوب وہ کون تھین آپ کی سوت۔
مسخرہ۔ ای صدقے جاؤن۔ جان صاحب میری سوت تھی
اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ اور دیر تک دل لگی رہی نواب صاحب نے فرمایش کی اچھا ریختی مین کچھ اشعار اسپر کہو۔ مگر اچھے ہون۔ ایسے ویسے نہون۔ ع

خلیل کعبے مین بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

مسخرہ۔ حضور دم کی دم مین (ذرا سوچ کر) ع

نہ سن کہانی ارے گمانی قران خوانی نواب کیا کر
لگی ہی پینے تو کالا پانی دُگانا جانی خدا خدا کر

نواب۔ بھئی کتنا اچھا کہا ہی۔ طبیعت دار آدمی ہی۔
مسخرہ۔ حضور کوئی کہے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن لونڈی نے بڑے بڑے ریاض کئے ہین جب جاکے یہ درجہ پایا ہی ہر کوئی کا کام نہین ہی۔ اُستادون کی جوتیان سیدھی کی ہین ان نازک نازک ہاتھون سے چلمین بھر بھر کے پلائی ہین بوا ممن کی طرح ہڑدنگی تھوڑا ہی تھی لونڈی۔
اختر۔ حضور یہ قرآن خوانی کیا معنی قرآن کا الف تو ممدودہ ہی۔

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

مسخرہ۔ ای مین کہتی ہون اس مردوے کو ہو کیا گیا ہی۔ سبزی پی کے آیا ہی کیا۔ ارے تو ہماری زبان کیا جانے مونڈی کاٹے (ممن کی طرف مخاطب ہوکر۔) ای چچی آما اسے ہوا کیا ہی۔
داروغہ۔ مگر سجع کی تعریف تو کرو کہانی اور گمانی اور قرآن خوانی اور پانی اور جانی۔ اس سجع کو ملاحظہ فرمائیے۔
ممن۔ حضور یہ جانی کا لفظ فحش ہی بالکل۔
مسخرہ۔ اوئی جانی کا لفظ فحش ہی۔ ارے یہ تو آنکھ کھولتے ہی بچون کو سکھایا جاتا ہی۔ ابا جانی۔ اما جنیا۔ پھر فحش کہان سے رہا چلی ہین وہان سے۔
شہزادہ بیگم نے نازو سے کہا ہین قلم دوات کاغذ منگواؤ تو ہم بھی کچھ لکھین۔ ہم ایک مصرع لکھے دیتے ہین بس وہ مصرع تم اپنے نام سے نواب کے پاس بھیجدو۔ ایک کاغذ پر لکھا جانی نواب۔ اس طرح پر تم غزل کہلواؤ اس موئے مسخرے سے ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مگر ذرا عمدہ غزل ہو۔ قمرن جان:

مہری نے یہ رقعہ نواب صاحب کو دیا تو بہت ہنسے
کہا بھئی محل خانے سے فرمائش ہوئی ہی۔ اور رقعہ آیا ہی کہ
اس طرح پر شعر کہو۔ ع

| کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی |

مسخرہ۔ ابھی لیجئے حضور اسی دم تازہ بہ تازہ۔
ممن۔ ہان اسپر کچھ کہو تو جانین۔
نواب۔ کون۔ یہ کہدینگے۔
داروغہ۔ وہ دُگانا جانی والا شعر خوب ہوا۔
مسخرہ۔ سنیے گا۔ ؎

| جان کیون کھاتی ہو آؤنگی ہین آتے آتے |
| پانی پی لیون زناخی ارے آئی آئی |

اختر۔ یہ لیون کیا معنی۔ یون کہو۔ ع

| پانی پی لون ہین زناخی ارے آئی آئی |

نواب۔ اچھی اصلاح دی۔
مسخرہ۔ یہ مونڈی کاٹا انپڑھ مورکھ کاٹھ کا اُلّو کیا سب مجھے
اصلاح دیگا مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون۔ حضور
یہ بھی مصرع ہوگیا۔ ع

| مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون |

اختر۔ کیا خوب کیا موزونیت طبع ہی۔

| کہون کیا تمسے لوگو مین کہ کیا ہون |
| مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون |

نواب۔ یہ مین دونون مصرعون مین اچھا نہین ہی۔
اختر۔ حضور بجا ارشاد ہوا۔ یون سہی۔

| کہون کیا اپنے منہ سے لوگو کیا ہون |
| مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون |

نواب۔ ماشاء اللہ کتنا صاف مطلع ہوا ہی۔
اختر۔ آداب عرض ہی حضور قدردان ہین۔
ممن۔ اور خوب پہونچتے ہین ایک دن سرکار نے ذوق
کا سارا دیوان کاٹ ڈالا۔
راوی۔ حضور خاقانی کے کلام کی کیا حقیقت سمجھتے ہین۔
ممن۔ اللہ نے دولت کے ساتھ عقل بھی دی ہی۔
داروغہ۔ کیا شک ہی۔ اللہم زد فزد۔
ممن۔ آمین حق تعالے اور روز افزون کرے۔ ع

| این دعا از من و از جملہ جہان آمین شد |

راوی۔ ای سبحان اللہ کیا موزون کردیا ہی مصرعے کو۔
خوب ہوا یون نہ کہا۔

| این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد |

نواب۔ ہان بھئی گلچھرو۔ ع

| کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی |

مسخرہ۔ سنیے گا۔

| گورے گورے سے وہ کون آتے ہین چھپکر ہر روز |
| ہیگما جان سے کہدونگی مین بی ہمسائی |
| کل وہ پھبتی جو لگے کہنے دُگانا پہ مری |
| مین نے لپٹر دیا اور پوچھا کہ منہ کی کھائی؟ |
| تڑکے اُٹھکر کوئی لیتا نہیین نام اُسکا کبھی |
| ایسے منحوس پہ ہی ہی مری طلبیت آئی |

اختر۔ کیا آئی طلبیت۔ طلبیت کس بلا کا نام ہی۔ میان کچھ
احمق ہوئے ہو۔ طبیعت لفظ ہی یا طلبیت۔
مسخرہ۔ اوئی اس مرندے کی باتون سے تو دم اُلجھتا ہی ہمارا ارے
ہم بہوبیٹیان کچھ ٹُلّا کھوڑا ہی ہین۔ اور سنیئے خداوند عالم۔

یسا ہر دنگا نیا ہمکو نہین بھاتا ہی
نکلے مردہ ترا مر جاتو موے ہرجائی

نواب - کوئی پھڑکتا ہوا شعر نہین ہوتا -
مسخرہ - اب سہی - ۵

کل زناخی نے مرے ہونٹھ چچوڑے ایسے
خون بہنے لگا اس پیار سے مین باز آئی

نواب - یہ خوب کہا ہی - صاف -
مسخرہ - اہا ہا - ذرا سنیے گا -

بڑھ گئے ہین مرے ناخون خلیفہ ممن
کال ہی شہر مین ملتا نہین کوئی نائی

ممن - اب یہ مجھی پر سب بوچھار ہوگی -
اختر - ناخون غلط - ناخن صحیح ہی -
مسخرہ - (جھلّا کر) تیرا سر غلط ہی مونڈی کاٹے -
نواب - یہ سر کے بیے مونڈی کاٹے کیا خوب -
مسخرہ - آداب عرض ہی - پینڈی چوکنے والی ہی بھلا -
نواب - خلیفہ ممن - کیا ممن خلیفہ ہی -
مسخرہ - حضور یہ خلیفہ شاکر کا لڑکا ہی -
ممن - واہی ہی کچھ - پاگل کہین کا -
مسخرہ - اچھا صاحب آپ نواب سیدی لندھور کے لڑکے سہی - اب خوش ہوے -
اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا -
نواب - یہ نواب سیدی لندھور کون تھے -
مسخرہ - جی انھین سے پوچھیے -
ممن - حضور یہ انکے دادا جان تھے -
داروغہ - (اپنے دل مین) اب پھکڑ ہونے لگی -

ممن - سوائے پاجی پنے کے اور کوئی بات نہین -
داروغہ - تم دونون پاجی ہو -
ممن - آپ نہ بولیے - ۶

اگر قحط الرجال افتد ازین - اُنس کم گیری

داروغہ - ایسی تیسی آپ کی -
اتنے مین نواب صاحب نے اس طرح کے کل شعر اختر سے لکھوا کر مہری کے ہاتھ قمرن کے پاس بھیجے مگر حیرت مین تھے کہ قمرن اور شعر شاعری - تعجب ہی - تھوڑی دیر مین مہری ایک اور پرچہ لائی -
جانی نواب - اور شعر تو خیر اچھے ہوے ہین - مگر خدا خدا کر والا شعر جو ہم سُن رہے تھے سب سے بڑھ گیا - مگر اسمین ذری اصلاح کی ضرورت ہی - ۶

نہ سُن کہانی اری گمانی قران خوانی تو اب کیا کر

اگر یون ہو تو بے عیب ہو جائے - ۵

ارے گمانی موئی دوانی نماز خوانی تو اب کیا کر
لگی ہی بہنے تو کالا پانی دُگانا جانی خدا خدا کر

اختر - حضور سبحان اللہ یہ موئی دوانی نے جان ڈالدی -
نواب - اور قرآن خوانی کے عوض مین نماز خوانی بھی کسقدر موزون ہی - موئی دوانی - بھئی کیا اصلاح دی ہی -
اختر - حضور یہ کسکی طبیعت داریان ہین خداوند -
نواب - (مسکرا کر) واللہ جو مین ذرا بھی سمجھا ہون خدا گواہ ہی - ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا معاملہ ہی -
اختر - بڑی چلبلی طبیعت کی کوئی معلوم ہوتی ہین - نازو اور قمرن مین یہ مادہ نہین ہی - (آہستہ سے) -
نواب - ای لاحول - یہ بات کہان - خدا خدا کرو -

ممن - کیا خوب - خدا خدا کرو یہان کتنا موزون ہی -
داروغہ - مجھے تو اُس موی دوانی کے جملے نے پھڑکا دیا -
مسخرہ - اُوئی کس غضب کی اصلاح دی ہی - مین صدقے
اپنی آتو جی کے - مگر اُستانی جی کو ذری آنکھون سے
مین دیکھ تو لون -
نواب - بڈّ گے بس ذرا سنبھلے ہوے مار کھاؤ گے اب -
مسخرہ - ای حضور بغیر اُستانی کی مار کھائے ہوے مطلب
نکلنا معلوم - سنا نہین حضور نے - ؎

بادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش درکنار نہاد
بر سر لوح او نبشتہ بزر	جور اُستاد بہ ز مہر پدر

حضور اب تو بے شعر کہے نہین رہا جاتا -
نواب - اچھا اب اسطرح پر غزل کہو - ع

ہر اک شاخ اس شجر کی اب ہری ہی

مسخرہ - خداوند بے غور کیے عرض کرون تو تو سند ہی -
حضور داد دیجیے گا - ؎

عجب شوخی و شان دلبری ہی	ملک ہی یا قمر ہی یا پری ہی
اری نرگس ترا دیدہ ہی حیر بانک	غضب کی آنکھون مین افسونگری ہی

ممن - بھئی بڑے طبیعت دار ہو - تمھارا کیا کہنا - مگر واللہ
فقط دُم کی کسر ہی -
اب سنیے کہ نواب صاحب سمجھ گئے کہ کوئی عورت باہر سے
گھر مین آئی ہی - شوق چرّایا کہ چلکے دیکھین محلسرا مین آئے تو
سُنا کہ بی قمرن اور نازو بغیا مین ہین - بغیا کے دروازے پر آئے
تو بند - کھولو - کھلدار - ارے کوئی ہی - آواز آئی سرکار
یہان پردہ ہی - اَئین ! پردہ کیسا ! ارے ہمسے اور
پردہ اسکے کیا معنی !!! حضور اسکے یہ معنی کہ
بیگم صاحب کی گویان آئی ہوئی ہین" تو ہمسے کیون پردہ
کرتی ہین - ہمنے کیا کیا"
نازو دروازے کے پاس آنکر بولین ای وہی ٹوٹکے والی
ہین بی ہمسائی - نواب صاحب نے کہا اُنسے کہدو ہمکو ایک
ٹوٹکا بہت اچھا یاد ہی - دو گھڑی کسی نامحرم کو بے نقاب ہوکر
گھورین - مگر دور سے تو جوڑی عمر بھر نہ آئے -
شہزادہ بیگم تنک کر بولین بہن تمھارے یہان تو مرد عورت
سب بیحیا بیباک ہین - اور ہم کو شرم آتی ہی تمنے تو شرم نگوڑی
بھون کھائی ہی - یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ اپنے گھر مین
بلوا کے مہمان کو ذلیل کرو اور اُسکی آبرو لو - اچھا بس اب سے
آئے گھر سے آکے - کیا اب نہ بلواؤ گی - اُس آنے والے پر
دو حرف بھیجتی ہون اس دق کرنے سے مطلب ! -
نازو نے کہا بھئی یہ تو بڑی تیکھی ہو رہی ہین - اب زیادہ
دق نہ کرو انکو بہت ہی خفا ہو گیئن نواب صاحب نے کہا
چراندھے ہونے کی تو کوئی بات نہین ہی - مگر انکو خدا جانے
کیون آدمیون اور بھلے مانسون کی صورت سے نفرت ہی
ذرا انسے کوئی پوچھو کہ آخر کیا سبب کیا ہی -
شہزادہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا اب اور کیا کہون - مگر
یہ لفظ تو نہ استعمال کیا کیجیے - اسکا تو آپ پر اطلاق نہین
ہوتا ہی آپ سے تعجب ہی -
نواب - ایک ہوئی یاد رکھیے گا - بی ہمسائی جان صاحب -
راوی - بی ہمسائی جان صاحب کے فقرے پر شہزادہ بیگم
بھی مسکرائین - اور نازو نے کہا وہ ہنسی آئی اب
تو ہنس دین بی ہمسائی -
نواب - تم ہماری بیگم کی گویان ہو اس سے دو گال ہنس بول

لیتے ہین۔ نہین تو ہمکو کیا پڑی تھی ہمین غرض کیا کہ ہم خواہ مخواہ آپ کو چھیڑتے۔

شہزادہ۔ حضور دو گال کسی اور سے ہنس بول لیا کرین۔ مجھے معاف ہی رکھین تو اچھا ہی۔

نواب۔ کیا خوب۔ ع

آدمی را آدمیت لازم ست

جو اپنے سے محبت کرے اُس سے ضرور محبت کرنی چاہیے اتنی انسانیت تو ضرور ہونی چاہیے۔

شہزادہ۔ ای وہ ہم انسان نہین حیوان ہی سہی۔

نازو۔ اچھا اب زیادہ دق نہ کرو بھائی بھلا اس سے کیا فائدہ وہ بُرا مانتی ہین۔

نواب صاحب نے دروازے کی درارون سے شہزادہ بیگم کو خوب گھورا تو مغلانی نے آہستہ سے عرض کیا سرکار کون مشکل بات ہی۔ ایک بھرے مین تو انگلیون پر نچادون اور صورت کیسے دیتی ہی مجھسے یہ چھوکریان بھلا کیا اُڑینگی نواب نے مغلانی کی خوشامد کرنی شروع کی۔ دیکھو بی مغلانی واللہ نہال کردونگا اچھی عورت ہی۔ دو باتین ہمکو اسکی پسند ہین ایک تو نمکینی۔ دوسرے آن۔ مغلانی نے نواب صاحب کی پسند اور شناخت کی بڑی تعریف کی۔

نواب صاحب رخصت ہوے اور دربار مین جاکر بیٹھے تو ادھر نازو نے قمرن کو اشارہ کیا اور تخلیے مین جاکے یون باتین کین۔

"بہن ہم اور تم دونون بیوقوف بنگئے"

"یہ کاہے سے باجی جان کیا بیوقوفی کی آخر"

"ای اب اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی قمرن"

"ہماری تو سمجھ مین نہین آتا کہ کیا بیوقوفی ہوئی ہمسے"

"ایک تو یہی بیوقوفی ہوئی کہ بی ہمسائی اور نواب صاحب کا سامنا کرادیا۔ اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی جوان عورت اور حسین بھی ہی"

"ادی تو ہمسے تمسے بڑھ سکے ہین باجی جان"

"ای ہی تو تو سیدھی سادی چھوکری ہی۔ اری بیوقوف چُلبُلی تو ہی۔ طرار اور پڑھی لکھی تو ہی۔ شوخ مزاج تو ہی اور ان مردوُن کا حال جانتی ہو"

"تو کیا اسکو گھر ڈال لینگے باجی۔ ای نہین"

"کیا تعجب کیا ہی۔ آخر یہ کون تعجب کی بات ہی"

"تو پھر اب جو ہوا دہ ہوا اب سے کان پکڑے"

"اور یہ اسکی قینچی رکاوٹ اور رکھائی ہی سب بناوٹ ہی یہ بڑی اُستاد عورت ہی۔ اس سے ذرا بچی رہو اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی"

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ای یہ دونون کس فراق مین ہین کہان چلدین۔ ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

لو خدا حافظ ہم بھی رخصت۔

نازو۔ ای بیٹھو بہن۔ آتے ہین۔ واہ وا رخصت کیسی خفا ہوگئین بڑی نازک مزاج ہو۔

قمرن۔ کوئی یاد آگیا معلوم ہوتا ہی۔ یا کسی سے وعدہ ہوگا جبھی یہ جلدی ہی۔

شہزادہ۔ ہان وہی یاد آگیا (کان مین) برف والا۔

نازو۔ ہمنے سُن لیا۔ اُس موے کے پھیر مین نہ آنا وہ موئی کا کاٹا بڑے غضب کا ہی آگے تمھین اختیار ہی۔

شہزادہ بیگم بڑی ہی طرار عورت تھی اگر نازو نہ ہوتین تو وہ قمرن کو چٹکیون پر اڑاتی اور نواب صاحب کو کب کی اسیر طرۂ تابدار کرچکی ہوتی۔ مگر نازو کھٹک گئی اور اسکا کھٹکنا حق بجانب تھا۔ قمرن تو الڑھ پنے کے سبب سے اب بھی کچھ نہ سمجھی اگر سمجھی تو صرف اسقدر کہ نواب شہزادہ بیگم پر ریجھ نہین سکتے ہمارے حسن کے مقابل مین کوئی کیا ٹھہر سکتی ہی مگر نازو کو اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طرح ہمسائی کا رنگ پھیکا ہو

نازو نے اپنی دُگانا سے مشورہ لیا۔

نازو۔ بہن ایک بات سے ہم اسوقت ذری کھٹک گئے مگر یہ اپنے ہاتھون کیا۔

دُگانا۔ ہم پہلے ہی سے کھٹک گئے ہین۔

نازو۔ اچھا پہلے تم بتاؤ۔ پھر ہم بتا دینگے۔ مگر ذرا اپنے ہی تک رکھنا۔

دُگانا۔ تمکو ایسا کہنا چاہیے نہین۔ مین تمھاری بات بھلا کسو سے کہونگی۔

نازو۔ تمسے امید تو یہی ہی۔ اچھا ے پہلے تم بتاؤ۔

دُگانا۔ یہ بی ہمسائی اور نواب صاحب کے دل لگی کیسی بھلا۔

نازو۔ بس بس۔ تم بات کو پہونچ گئین دُگانا۔

دُگانا۔ اَین ای تمکو تو چاہیے تھا کہ پرچھائین تک نہ دکھاتین نہ کہ خود نواب کو لگا لگا کے لیجاتی ہو۔

نازو۔ بڑی بیوقوفی ہوئی۔ یہ سوجھی کیا ہمکو۔

دُگانا۔ قمرن تو خیر چھوکری ہین اِن باتون کو کیا جانین مگر یہ تمکو کیا ہوا۔

نازو۔ بنگئے بیوقوف۔ مگر اب بھی خیر ہی۔

دُگانا۔ اور کیا بن ٹھن کے آئی ہین ہمسائی اور پا کباز کیسی بنتی ہین۔

نازو۔ اسپر بھی جوبن ہی۔ اچھی شکل ہی۔ اور بناؤ چناؤ جو کیا تو اور بھی حُسن دونا ہوگیا۔

دُگانا۔ ای کیون نہین۔ رنگت کتنی اچھی ہی۔

نازو۔ نواب لٹو ہوگئے ہین۔ بُری ہوئی۔

دُگانا۔ اچھا اب ہم ترکیبین بتائینگے۔

نازو۔ اب اسوقت تو اسپر کچھ ظاہر نہ ہونے دو شام کو بات چیت ہوگی۔ ۶

	اگر گُڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو	

یہ اچھے لینے کے دینے پڑے ٹونٹکے والی ہمسائی صلا نشد بلا شد۔ خود ٹوٹکا پوچھنے آئی تھین اور ایسا ٹوٹکا کردیا کہ نواب صاحب ہی لٹو ہوگئے۔

شہزادہ بیگم انکی کانا پھوسی سے تاڑ گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ہی۔ مگر ایک ہی اُستاد تھی۔ ذرا نہ ظاہر ہونے دیا اور قمرن کے دل مین جگہ کرلی سمجھایا بہن دیکھو ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے معاملہ بھربھنڈ ہو جاٹے پھونک پھونک کے قدم دھرو۔ ارے بڑا نازک زمانہ جاتا ہی بہن۔ قمرن اپنے دل مین سوچنے لگین کہ یہ دُگانا اور نازو کی غلطی ہی۔ یہ تو ہماری خیرخواہی کرتی ہین۔ اور وہ انکو سوت بنائے دیتی ہین ۔ نیکی کا زمانہ ہی نہین ہی۔ نیکی کے عوض بدی ملتی ہی۔ کیا زمانہ ہی۔ شہزادہ بیگم کی محبت انکو اور بھی زیادہ ہوگئی اور کہا بہن نواب ہمکو اسقدر کا پیار کرتے ہین کہ کیا کہون۔ اب ایک دن ہم تمھارے ہان آئینگے اور وہان تمسے ہمسے بات چیت ہوگی۔ ہمکو تمسے بہت کچھ کہنا ہی۔ اللہ نے چاہا تو ہم تم بہنین بنکے رہینگے۔ چاہے سارا زمانہ دشمن ہوجائے

اور ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔
شہزادہ - اللہ جانتا ہی ہمکو تمسے ایسی محبت ہی کہ اپنی سگی بہن سے بھی نہ ہوگی۔
قمرن - اللہ قسم باجی ناز و کم اور تم زیادہ ہمین تم سے وہ محبت ہوگئی ہی کہ کیا کہین - بس خدا خوب جانتا ہی مگر لوگ زبردستی بھی دیکھکر جلتے ہین -

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

ای حضور اُٹھیے اسٹیشن آگیا - ہم تو سمجھے تھے کہ دن چڑھے پہونچینگے مگر اچھا ہوا کہ تارون کی چھاؤن مین ٹھنڈے ٹھنڈے پہونچ گئے - حضور اُٹھیے منھ دھو ڈالیے پھر ہڑبڑاہٹ مین کچھ نہو سکیگا - وہ سیٹی ہوئی - اب لکھنؤ یہان سے کوئی دو کوس ہوگا - مارکین کی کوٹھی وہ سامنے نظر آئی دیتی ہی - اہا ہا کیا جھونکا آیا ہی ٹھنڈی ہوا کا - جی خوش ہوگیا معلوم ہوا کہ جیسے سیدھی بہشت سے ہوا آئی - دوسری بولین ای بوا بہشت یہان سے کتی دور ہوگی - کہا بہن ہوگی کوئی ٹکے ڈولی - دونون ہنسین اس نوک جھونک اور لطیفہ بازی کے بعد انھون نے نواب نادر جہان بیگم کو جگایا - انمین ایک تو بی مغلانی تھین دوسری مہری - بیگم صاحب انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین - ای ابھی تو تارے چھٹکے ہوسے ہین ابھی سے کاہے کو جگا دیا - آج کا تڑکا تو سونے کے قابل ہی - مہری بولی سرکار وہ ٹی شن آگیا ٹی شن کے لفظ پر بیگم صاحب اور بی مغلانی دونون ہنس پڑین - ٹی شن نہین اسٹیشن کہا کرو - کوئی کوئی توٹیشن کہتے ہین -

تھوڑی دیر مین اسٹیشن آگیا اور مہریون نے پردہ کیا اسٹیشن پر مرزا صاحب ایک دوست محمد مرزا کو لیکر آئے تھے ڈھونڈھتے ہین تو بشیر الدولہ بہادر کا پتا نہین مہری کو دیکھکر کہا ارے مہری نواب صاحب کہان ہین - مہری نے کہا اے لو وہ آگئے - بندگی - حضور نواب صاحب ٹی شن پر اُترے تھے - وہین رہ گئے -

"اُین ! - اسٹیشن پر رہگئے لاحول ولا قوۃ - یہ کس اسٹیشن پر رہگئے بڑا برا ہوا - بیگم صاحب کو کوئی تکلیف تو نصیب اعدا نہین ہوئی بڑا صدمہ ہوا اسوقت"

"نہین بہت اچھی طرح سے آئین کوئی حرج نہین ہوا مگر نواب صاحب کے رہجانے سے بڑا ہی ملال ہوا بڑی تکلیف ہوئی ہوگی -

سرکار سے کہدو کہ فنسین بھی غلام لایا ہی اور دو فٹن ہین اور پالکی گاڑیان ہین -

سرکار دریافت کرتی ہین کہ نواب محمد عسکری صاحب کو تو ہمارے آنے کی اطلاع نہین ہی -

"ای سرکار کسی کے کان مین بھنک تک تو پڑنے نہین پائی کانون کان کسی نے نہین سُنا"

"سرکار پوچھتی ہین اب یہان کے رنگ ڈھنگ کیا ہین یہ کیا سننے مین آیا -"

"غلام نے جو عرض کیا تھا وہ غلط ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا افسوس ہی"

بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین دو مہریان اودھر اُدھر ساتھ اس قطع سے فنس پالکی گاڑی کے پاس آئی - یہان پردہ کرایا گیا بیگم صاحب سوار ہوئین - ڈولیون پر مغلانی اور ساتھ کی خادمہ عورتین اُترین اور دو پالکی گاڑیون مین سوار ہوئین - تیسرے درجے مین جو لوگ تھے انکا انتظار نہین کیا مرزا صاحب نے محمد رضا وغیرہ کو بلٹیان دے دین اور کہا سب کو

ٹھیکر پیچھے سے آؤ۔ اب سنیے کہ گاڑیان ہنڈوے کے ناکے
کے پُل تک نہ پہونچنے پائی تھین کہ حکم ہوا روک لو تین چار بار
آواز آئی روک لو۔ روک لو۔ گاڑی رُکی تو مرزا صاحب اُتر پڑے
کیون خیریت ہی۔ یہ گاڑی کیون روکی گئی۔ جہری نے کہا سرکار
کچھ دریافت کرینگی۔ ارے سالے مین گاڑیان کھڑی کر۔
بیگم صاحب نے مرزا صاحب کو قریب بُلایا اور جھلملیان
کسیقدر کھول کے پوچھا کہ نواب یہان ہین یا باہر کُل حال کہہ چلو۔
مرزا صاحب قریب گئے۔ آداب بجالائے اور دست بستہ عرض کیا حضور
کیا عرض کرون مجھے جسقدر افسوس ہی کسو کو نہوگا۔ جیسے ہی مین نے نواب
بشیر الدولہ بہادر کا خط پایا ویسے ہی عرضی بھیجی کہ یہ خبر بالکل صحیح ہی
وہ ایک چوڑی والی قحبن اُسکا نام ہی بس اُسی پر لٹو ہین
گھر ڈال لیا ہی۔ ابھی اُسکے میان کو خبر نہین ہوئی ہی اگر خبر
ہو جائیگی تو بڑا فضیحتا ہوگا۔ دن رات اُسکے مکان پر ہو حق
ہوا کرتی ہی۔ اور اُسکا مکان کیا معنی۔ کیا کچھ اُسکے باپ کا مکان ہی
وہ۔ بازار والون کے حوالی موالی کثرت سے رہتے ہین۔
بیگم صاحب کو سخت افسوس ہوا۔ ارے یہ دولھا بھائی
کو کیا سوجھی۔ وہ تو ایسے نہ تھے اور غضب خدا کا ہمکو
لکھتے ہین کہ یہ خبر غلط ہی۔ اچھا تو اب باجی کے یہان بھی
نہ رہینگے۔ مرزا صاحب نے کہا حضور نواب سطوت بہو کے
ہان چلکے رہین۔ اُنکو کُل امور کی خبر ہی۔ پرسون مجھے بلا کر
دو گھنٹے تک یہی گفتگو کیا کین انکو بڑا افسوس ہی۔
بیگم۔ ای افسوس اب اُنکو بھی نہو تو حد ہی بس۔
مرزا۔ سرکار بڑی محبت ہی آپ سے واللہ۔
بیگم۔ نواب سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر چلو سیدھے۔
مرزا صاحب نے گاڑی بان کو حکم دیا کہ نئے گانؤن چلو۔

راستے مین مغلانی سے بیگم صاحب اپنے افسوس کا اظہار کرتی جاتی
تھین اور کبھی کبھی آنسو بھی ڈبڈبا آتے تھے مغلانی سمجھاتی جاتی تھی کہ
سرکار اس سے کیا فائدہ دیکھیے اللہ نے چاہا تو موئی منہیارن کھڑے
کھڑے نکال دیجائیگی ایسی بات ہی بھلا۔ نواب بشیر الدولہ بہادر
ایسے ویسے آدمی نہین ہین بیگم صاحب نے کہا مغلانی یہ
آدمی اچھا نہین ہی بات پیچھے کرتا ہی بوسہ پہلے مانگتا ہی یہ بڑا
ستم ہی اسکا کیا جواب دون بات ہوئی بوسہ لاؤ۔
مغلانی نے بہت سمجھایا کہ حضور ذرا صبر کیجیے دیکھیے تو خدا
کو کیا منظور ہی۔
بیگم۔ اللہ مالک ہی۔ مگر آدمی بیڈھب ہی۔
مغلانی۔ دم دھاگے مین رکھو۔ ہان ہان کرتی جاؤ۔
بیگم۔ مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ ذری بوسہ دو۔
مغلانی۔ کہو آج نہین کل۔ کل نہین آج کے کل۔
بیگم۔ وہ تو زبردستی ہونٹھ چوسنے پر آمادہ ہی۔
مغلانی۔ اگر ایک آدھ دفعہ چوم بھی لے تو خاموش ہو رہنا
زیادہ روکھا پن بھی نہ ظاہر ہو۔
بیگم۔ ای نہین۔ پھر تو شیر ہو جائیگا۔ سمجھیگا کھا بدی۔ یہ تم
کیا صلاح دیتی ہو۔
مغلانی۔ تو سرکار اگر دو چار بار چوم لین اور آپ کا جو اصل
مطلب ہی کہ وہ موئی چوڑی والی نکال دیجائے وہ حاصل
ہو جائے تو پھر ہرج کیا ہی۔
بیگم۔ واہ۔ ایسا مطلب نکلنا نہین چاہتے جو ہو ساتھ آبرو کے
آبروریزی ہوئی تو کیا۔ بوسہ دے کے کام نکلا تو کیا نکلا
ہمین پسند نہین۔
مغلانی۔ اچھا تو پھر ایک کام کیجیے۔ اب سامنا نہ کیجیے

جو گفتگو ہو ہمارے ذریعے سے کہدیجئے کہ سطوت بہو کے گھر پر ملنے کا موقع نہین ہی۔

بیگم۔ یہ بات وہ بات۔ بیگم جانی۔ ذرا چومنے دو۔ آئین! اوئی چومنا کیا دونون وقت کی روٹی ہوگئی۔

اتنے مین گاڑی رُکی۔ سطوت بہو کی ڈیوڑھی آگئی۔ پردہ ہوا بیگم صاحب اندر تشریف لائین۔ انہین اور سطوت بہو مین بڑی محبت تھی۔ اسطرح پر دونون ملین جیسے برسون کے بچھڑے ہوے ملے۔ تہ خانے مین جاکر دونون بیٹھین صرف ایک خواص اور ایک مصاحب حاضر رہی۔ سطوت بہو نے افسوس کرنا شروع کیا۔ بہن اس بلاسے اک تمھین دونون بہنین بچی ہوئی تھین کہ سوت کی آنچ نہین دیکھی تھی۔ سوتیا ڈاہ سے ایک تمھین ہمارے خاندان مین بچی ہوئی تھین۔ مگر اب رنگ بدرنگ ہی۔ ای تمنے تو دیکھا ہوگا بہن۔ وہی قمرن۔ اک ہزار ہی دفعہ دیکھی ہوگی۔ اُنھون نے کہا ہان ہان خوب یاد ہی گوری گوری ہی چلبلی سی۔ مگر کہتی ہون یہ دولھا بھائی کو کیا ہوا مجھے اسی کا تعجب ہی۔ دولھا بھائی تو ایسے تھے نہین۔

خواص۔ حضور وہ کہان کے بڑے پارسا ہین۔

مہری۔ ای سرکاران رئیسون مین کسی کا اعتبار نہین۔

خواص۔ اسمین چاہے چوڑی والی ہو چاہے کہاری۔ کسبے باشد۔ جوان ہو۔

سطوت۔ تو نواب عسکری اور رونق جنگ سب اسی رنگ مین آگئے۔

مصاحب۔ حضور وہ درزن پیاری نامے۔

خواص۔ ای چپ بھی رہ اسمین بدنامی ہی۔

بیگم۔ اسمین بدنامی کاہے کی ہی۔

سطوت۔ (س) مین تمکو سارا حال نہ بتادون یہ تین چار آدمیون کا گٹ ہی۔ ایک عسکری دولھا۔ دوسرے رونق جنگ تیسرے وہ آغا۔ چوتھے چھٹن صاحب نواب۔

ب۔ نواب رہتے اُسی گھر مین ہین۔

س۔ تمھارے بغیاوالے مکان مین رہتے ہین۔

ب۔ بہن کیا کرون اب یہ سب کے سب ایک ہوگئے ہمارا ساتھ دینے والا کون ہی اب۔ بجز خدا کے کوئی نہین اُسی کی کریمی پر سہارا ہی۔

س۔ بہت بڑا سہارا تو وہی ہی بہن۔

ب۔ کیا شک ہی (آہ سرد بھر کر) میرا کلکتہ کا قیام بس غضب ہوگیا۔ نہ مین بختون جلی جاتی اور نہ یہ دن دیکھتی کہ سوت کے گھر رہتے ہین۔

رانڈ ہو گور کا منھ پا ارے؛ کمن دیکھے
نوج منھ سوت کا دنیا مین سُہاگن دیکھے

س۔ ہی تو یہی اور پھر وہ جسکو اسکی عادت نہو۔ ہم تو یہ سب پاپڑ بیلے ہوے ہین بہن۔ دو نوبیاہتا بیویان ہین میان کی ہمارے۔ ایک مین اور ایک اختر محل اور ایک دھوبن گھر ڈال لی ہی۔

ب۔ ہمپر تو بہن یہ نئی مصیبت پڑی ہی۔

س۔ بیشک تمپر نئی نئی مصیبت پڑی ہی۔

ب۔ اچھا بھلا اب وہ انسے چھوٹ سکیگی۔

س۔ یہ اللہ جانے۔ یقین تو نہین ہی بہن۔

ب۔ سچ کہون یقین تو مجھکو بھی نہین ہی۔ اور یقین کاہے سے ہو بھلا۔ یقین آنے کی کون بات ہی۔ جو دل آگیا ہی۔ تو کوئی ہزار کوشش کرے کچھ نہ ہونے کا۔ اور جو دل نہین آیا ہی تو ادھر مین بھی آگئی ہون کیا عجب ہی کہ دل اُس سے ہٹ جائے

اب معلوم ہی ہو جائیگا - مین چھپا کے آئی ہون ذری باجی جان
کو بلواؤ - انکو اللہ جانے معلوم ہی یا نہین -
مہری کو حکم ہوا اور بموجب حکم وہ نواب رونق جنگ بہادر
کی ڈیوڑھی پر آئی محلسرا مین جاکر عرض کیا کہ حضور کو بلایا ہی -
مگر اُس سے کہدیا گیا تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے
آنے کا حال خبردار نہ بتانا -
بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین چار سپاہی اور ایک
مہری ساتھ پیچھے ڈولی پر ایک مصاحب - جب ڈیوڑھی پر
فنس پہونچی تو پردہ کر دیا گیا اور بیگم صاحب داخل ہوئین -
اَئین! تم کب آئین بہن خیریت تو ہی - تمھارا کھو چہرہ کیون اُترا ہی
اور یہ تم آئین کب ہماری سمجھ مین نہین آتا کچھ - نادر جہان بیگم
ہنسنے لگین - اور سطوت بہو نے کہا واہ عفت آرا واہ (رونق جنگ
کی بیوی) بہن کے اوپر خدانخواستہ چھری پھیری جاتی ہی اور
تم کانون مین روئی ڈالے بیٹھی ہو - یہ کلکتے سے دوڑی آئین -
اور تمکو ذرا خبر نہین اور تمھارے ہی محلے کی بات ہی -
عفت آرا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور گھبرا کر
استفسار حال کیا ای بہن یہ تم کیا کہ کیا رہی ہو - اللہ خیر کیجیو
ہمارے پاؤن تلے سے مٹی نکل گئی - یہ چھری پھیرنا کیا معنی
اب پہیلیان نہ بجھواؤ صاف صاف کہو چلو -
سطوت - وہ قمرن چوڑی والی کہان ہی -
عفت - قمرن کہین بھاگ گئی کسو کے ساتھ -
سطوت - کسکے ساتھ ؟ وہ کون ہی -
عفت - ہمنے نہین سُنا - سنا کسو تنبولی کے ساتھ بھاگ
گئی - پھر سنا کوئی اور بھگا لیگیا -
سطوت - (جھلاکر) تمھارا سر وہ تمھاری بہن کی سوت
بنی ہوئی ہی اور تمکو خبر نہین -
عفت - اوئی ای یہ تم کیا بکتی ہو -
سطوت - مین سچ کہتی ہون انھین کے سر کی قسم -
عفت - ہٹو بھی ہمارا سر کیا کدو ہی کچھ -
سطوت - تمھارے سر کی قسم بہن - بھیّا کے سر کی قسم - کوئی
اپنے بعل کی قسم جھوٹی کھاتا ہی کچھ سڑن ہوئی ہو گیا -
عفت - (ہاتھ ملکر) اب کیا ہوگا - ای یہ ہوا کیا - اور مجھ
کمبخت کو اتنے دنون تک خبر ہی نہ ہوئی - اور دیوار سے دیوار
ملی ہوئی ہی - یہ کیا ہوا کیونکر ہوا - کچھ کہو تو ہم سے یہ بیٹھے بٹھائے
کیا گل کھلا -
نادر جہان - اور دولھا بھائی کو بھی معلوم ہی -
عفت آرا بیگم کو اس خبر وحشت اثر کے سننے سے سخت
قلق ہوا مگر قلق سے زیادہ حیرت تھی کہ یہ قمرن کیونکر وہان
پہونچی - اب سب کی صلاح یہ ہوئی کہ سطوت بہو کے ہان
چنو کی جورو اور نازو اور قمرن بلوائی جائین - چنانچہ مہری کو
حکم دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ خبردار خبردار انکے آنے کا مطلق
ذکر نہ کرنا - اتفاق سے جسوقت مہری گئی اُسوقت نازو بھی
وہین موجود تھی - نازو کی مان نازو کو لیکر چلی مہری نے کہا اور
چوڑیون کا ٹوکرا - کہا اب ہمنے یہ کار چھوڑ دیا ہی مگر بیگم صاحب کا
نمک کھایا ہی اُنھون نے ہمکو یاد فرمایا ہی - مکرائی ہی جو نہ جائین
مہری سمجھ گئی کہ وہ خبر صحیح ہی - ورنہ چوڑی والی اور اپنا کام چھوڑدے
ہنسور اور ٹھٹول تو تھی ہی - پوچھا پھر اب کون کار کرو گی تنبولن
کی دُکان رکھ لو - ہمارے بھی خوب مزے سے گلوریان کھانے
مین آئینگی کہان کا جھگڑا - اور ہان خوب یاد آیا - اے
لو بھول ہی گئی تھی - قمرن کو تو لے چلو - کہا قمرن کا

حال تمنے نہین سُنا۔ اے لو اُسکو تو آج اِتنے دن ہو گئے۔
مہری کو دل لگی سوجھی حیرت کے ساتھ بولی۔ ای ہے یہ کب جاتی رہی۔ نازو بگڑ کے کچھ جواب دینے ہی کو تھی کہ اُس بوڑھی نے کہ خُرانٹ اور تجربہ کار تھی کہا۔ بہن ہمارے نزدیک تو مرجانے سے بھی بدتر ہی کیا جانے کسکے ساتھ بھاگ گئی بڑا غضب ہو گیا مہری۔

مہری نے حیرت کے ساتھ کہا۔ کیا۔ !۔ ارے بھاگ گئی ہے۔ یہ بڑا گجب ہو گیا۔ اور بھاگی کسکے ساتھ۔ کہا کیا معلوم کنوؤن مین بانس پڑ پڑ گئے مگر اُسکا پتا نہ ملانہ ملا۔ کیا جانے کون پھسلا لیگیا اور تم بھی اتنے دن سے اُسکو دیکھتی تھین کبھی کوئی بات بُری دیکھی۔ کبھی بُری راہ چلتے دیکھا۔ کبھی نہین وہ اوپر سر اُٹھاکے چلتی نہ تھی۔ نیچے نظر کیے آنا اور نیچی نظر کیے ہوے جانا۔ کسی سے مطلب اور نہ سروکار۔ اور سوا نواب کے اور کوئی بتا تو دے کہ میرے یہان آتی تھی۔ مگر ہماری قسمت۔ اِسکو ہم کہان لیجاکے پھوڑین پھنس گئے۔ اُسکو یا تو کوئی زبردستی بھگا لیگیا۔ یا دم دھاگا دے کے۔

مہری نے بڑا افسوس ظاہر کیا۔ پوچھا نازو تمکو کسی پر شک ہے۔ یہ بولی اب ہم کسکا نام بتائین کس پر شک کرین للتو اپر لوگون نے تہمت لگائی تھی۔ مگر وہ بھی جھوٹ نکلا۔
مہری۔ کیا جانے بچاری کہان ہوگی اور کس طرح پر ہوگی۔
نازو۔ بس کچھ پوچھو نہ بہن۔ کیا کہین۔ افسوس۔
مہری۔ اور شاید کسی امیر کے ہان چین کر رہی ہو۔

خدا خدا کر کے چُنّو کی بیوی مع نازو کے سطوت بہو کے ہان پہونچین۔ دونون نے جھک کے سلام کیا۔ اور زمین پر بیٹھ گئین۔ اور جب سطوت بہو نے اشارہ کیا تو جا کے پایئن بیٹھین وہ حضور کو بہت دن بعد دیکھا۔"
سطوت۔ قمرن کہان ہی چُنّو کی جورو۔
ضعیفہ۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔
سطوت۔ (ای نازو قمرن کیون نہ آئی)
نازو۔ حضور ۔۔۔ (گردن نیچی کرلی)۔
سطوت۔ ای چوڑیان نہ لائین۔
ض۔ سرکار مین تو مرتے مرتے بچی۔ میرے بچنے کی کسکو امید تھی۔ مگر اللہ نے اِن بچون پر رحم کیا۔
سطوت۔ ارے تو چوڑیان کہان ہین۔ کیا بیمار ہونے سے چوڑیان بھی بیمار ہو گئین۔
ض۔ حضور مین اپنا حال کیا بیان کرون (گردن نیچی)
س۔ کیون کیون آخر کچھ کہو تو۔ خیریت تو ہے یہ ہوا کیا۔ کچھ کہتے رُک کیون جاتی ہو۔
ض۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔ میرے اوپر تو آسمان پھٹ پڑا۔ ہاے ہاے۔
عفت آرا۔ ای کیا قمرن بھاگ گئی۔
ض۔ (کانپتی ہوئی) ہان حضور کئی دن ہوے۔
عفت۔ یہ کون بھگا کون لیگیا۔ آخر یہ ہوا کیا کچھ پتا بھی لگا۔ وہ تو ایسی تھی نہین۔
ض۔ حضور ایک دن اُسکا میان آیا کہا لینے کو آیا ہون مین نے کہا وہ یہان کہان وہ تو تمھارے ہی یہان ہے بیٹا۔ کہا واہ واہ ہمارے یہان تو پرسون سے نہین ہے بس چوطرفہ شہر بھر مین ڈھونڈتے پھرے۔ ہاے ارے قمرن دغا دے گئی۔
نازو۔ حضور کو تو معلوم بھی ہوگا۔

عفت - ہان سنا تو تھا مگر سنتے ہین کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہے۔

ضں - (بڑی حیرت کے ساتھ) کیا!۔

نازو کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مگر ضیفہ خوب سنبھلی قطعی انکار کیا۔ نہ معلوم کس نواب کے ہان ہے۔ کیا پکی خبری حضور۔ مین تو انگاردن پر لوٹ رہی ہون۔

عفت آرا نے کھود کھود کے پوچھنا شروع کیا کہ آخر کچھ پتا لگا کہ قمرن کہان ہے۔ کہین ٹھکانا ہے۔ کسی پر شک ہے۔ اتنے دنون مین کچھ تو معلوم ہوا ہوگا۔

چنو کی جورو نے منھ اس طرح بنا لیا کہ گویا بڑی افسوسناک حالت ہے۔ سرکار جب سے۔ بس تب سے پتا نہین ملا۔ اللہ جانے کیا ہو گئی وہ۔ معلوم ہوتا ہے یا تو کسی پر فریفتہ ہو گئی۔ اور یا کوئی جل دے کے دم دھاگون مین بھگا لیگیا۔ چھوکری تو ابھی ہے ہی۔ چکمہ چل گیا۔ اسکا نام لیتے ہوے ہمین ---- اب کیا عرض کرون۔ خاندان بھر کا نام ڈبو گئی۔ اور ہمکو کہین کا نہ رکھا۔ اب کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی۔

عفت آرا بیگم نے مسکرا کر پوچھا اور یہ جو افواہ ہے کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہے۔ اور چین کرتی ہے۔ اور نازو بھی وہین رہا کرتی ہے۔ اور کبھی کبھی تم بھی جاتی ہو یہ غلط ہے سب۔ نازو کی مان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ سرکار اب خلق خدا کی زبان کون روکے کس مین اتنی طاقت ہے۔ مگر ہمارا اللہ ہی جانتا ہے کہ ہمکو اس روز سے آج تک جو خبر بھی ہو کہ جیتی ہے یا مر گئی۔ لکھنؤ مین ہے یا باہر۔

سطوت بہو نے انسے بڑی ہمدردی کی تمنے کس کس وقتون سے پالا تھا چنو کی جورو۔ آپ فاقہ گوارا کیا۔ ان دونون کو سونے کا لقمہ کھلایا آپ پھٹا پرانا پہنا انکو نیا کپڑا پہنایا۔ آپ دھوپ مین دوڑین۔ انکو ٹھنڈے مین رکھا۔ سردی کو سردی گرمی کو گرمی نہین مانا۔ مگر ان سب کا ثمرہ یہ پایا۔ یہ اپنی قسمت ہے۔ اوس پر گئی تمپر۔ اس سے تو مر ہی جاتین تو اچھا تھا۔ بال بچہ خدا دے تو نیک چلن دے نہین تو نہ دے۔

خواصون مین سے ایک نے کہا حضور مین تو اسکی وضع چال ڈھال اور چلبلاہٹ ہی دیکھکر سمجھ گئی تھی کہ یہ چھوکری ٹھیک نہین ہے۔ سو وہی ہوا۔ نچلی تو بیٹھتی ہی نہ تھی اور بازار مین تو توبہ ہی بھلی۔ بس کیا کہون مردون سے خود چھیڑ کے جگت اور پھکڑ لڑتی تھی۔ کوئی چھیڑے یا نہ چھیڑے وہ خود چھیڑنے کو تیار رہتی تھی۔ اور للتو تنبولی سے تو گہری چھنتی تھی۔ گھنٹون ہنس ہنس کے دونون مین باتین ہو رہی ہین۔ وہ گلوری پر گلوری بنا کے دیتا جاتا ہے اور یہ چکھتی جاتی ہین اور کھلکھلاتی جاتی ہین اور وہ موا اسکا میان دیکھتا ہے اور ٹال جاتا ہے۔ ایسا بے شرم ہوتا تو یہ ہوتا ہی کاہے کو۔

عفت آرا نازو کو علٰحدہ کمرے مین لے گئین اور یون باتین کرنے لگین۔

ارے نازو سچ سچ بتا دے قمرن کہان ہے۔ اگر اسکو بھاگ ہی جانا ہے اور میان پسند نہین ہے تو ایک کام کرو۔ اسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دین اور چھلے دے کے یہ کارروائی ہو جائے۔ پھر اسکے بعد ہمارے بہنوئی نواب محمد عسکری سے نکاح پڑھوا دین۔ ہماری بہن کے لڑکا بالا نہین ہوا اور نہ اب کوئی امید باقی رہی ہے۔ شاید قمرن سے کوئی لڑکا ہو جائے نازو دم مین آگئی۔ کہا اور جو سرکار نواب صاحب نے نکاح

نہ منظور کیا تو اُدھر میان بھی چھوٹا اور ادھر سے بھی گئی گذری۔
نہ ادھر کی نہ اُدھر کی۔ یہ بلا کدھر کی۔ عفت آرا بیگم اب اس سے
بے تکلفی کی باتین کرنے لگین۔ دیکھو نازو اسمین بڑی بات
یہ ہی کہ قمرن ملجائے ملجانا شرط ہی۔ بس پھر ہم اسکو سب ٹھیک
کر لینگے اور ہم جانتے ہین کہ قمرن کو نواب پسند بھی کرینگے نازو
کی زبان سے نکل گیا۔ دلپسند ای دیکھتے ہی ریجھ جائینگے ایسی
بات ہی بھلا۔ لٹو ہو رہے ہین وہ ــــ بات بنا کر
میرا مطلب یہ تھا کہ لٹو ہو جائین۔ اچھا تو مین قمرن کو ڈھونڈھ
نکالون پھر۔ مگر اپنے قول پر پوری رہیے گا۔ بدل نہ جائیے گا۔
عفت آرا نے اور بھی دم دھاگا دیا۔ تمھارے کہنے کی
بات ہی۔ قول جان کے ساتھ ہی تم قمرن کو یہان تک لاؤ۔
تو پھر ہم سب ٹھیک کر لینگے۔ مگر دیکھو جسکے گھر پڑگئی ہی اُسکو
کانون کان خبر نہونے پائے خوبصورتی اسمین ہی۔

نازو اپنے دل مین ہنسی اور سوچنے لگی کہ یہ ترکیب سب
سے اچھی ہی مزے سے کدرا کو روپیہ دے لے کے
فارخطی (فارغخطی) ہو جائے اور نواب نکاح پڑھا لین
انکے مرنے کے بعد آدھی دولت کی یہ مالک ہوگی اور آدھی
کی بیگم صاحب۔ چین ہی بس۔

عفت ۔ تو اب قمرن کو کب تک لاؤگی نازو۔
نازو ۔ ای حضور یہی دو ایک روز مین بس۔
عفت ۔ مگر رات کے وقت لانا۔ دن ہو خبردار۔
نازو ۔ نہین حضور دن کو کیونکر آسکتی ہی بھلا۔
عفت ۔ دن کے آنے مین پکڑی جائیگی سمجھین نا۔
نازو ۔ سرکار اب کیا اتنا بھی نہین سمجھ سکتی ہون۔
عفت ۔ مزے سے شادی ہو جائیگی۔ پرسون ہی نکاح ہو
چٹ مری منگنی پٹ مرا بیاہ۔
نازو ۔ ای تم سلامت رہو گاڑھے وقت آڑے آنے والی
کیا تدبیر بتائی ہی۔
عفت ۔ مگر اس خوبصورتی سے لاؤ کہ کسی کو خبر نہ ہو۔
نازو ۔ حضور ڈولی پر سوار کرا کے بس لے آؤنگی۔
عفت ۔ ہان مگر آفتاب غروب ہو گیا ہو۔ شام کے بعد
اسکا ذرا خیال رہے۔
نازو ۔ ای یہی کوئی دو گھڑی رات گئے۔ بس اور کیا۔
عفت ۔ دیکھو تو تمکو کیسا مالامال کر دیتی ہون۔
نازو ۔ حضور ہی کا دیا نمک کھاتے ہین۔ کسو اور کا۔
عفت ۔ اللہ سب کا دینے والا ہی۔
نازو ۔ حضور بس ایسا کرین کہ دو ہی ایک دن مین فارغخطی بھی
ہو جائے اور نکاح بھی ہو جائے جسمین پھر کوئی جھگڑا نہ رہنے پائے۔
عفت ۔ سب ہو جائیگا گھبراؤ نہین۔
نازو ۔ اللہ کرے نکاح کے بعد لڑکا ضرور ہو۔
عفت ۔ انشاءاللہ۔ اُسکی کریمی سے کیا بعید ہی اُسکو
دیتے کچھ دیر لگتی ہی۔

جنو کی جورو کے حواس غائب تھے کہ نازو دیکھیے کیا
ستم ڈھاتی ہی۔ عفت آرا بیگم بے طور اس چھوکری کو علیحدہ
لیکر گئی ہین۔ ایسا نہ ہو دم مین آجائے اور قبول
دے تو بس کیا کرایا سب مٹی مین ملجائے اور بدنامی اور
جگت ہنسائی ان سب پر طرہ۔

عفت آرا بیگم نے اسکا بھی دفع دخل کیا۔ کہا سنو نازو
تمھاری بوڑھی ھادی اس بات کو نہ مانیگی۔ مگر یہ تو فنی ہی
بوڑھی عورتون کے حواس تو ٹھیک ہتے نہسین ہین اونچ نیچ

کچھ نہین سمجھ سکتین - اور چڑ چڑی ہو جاتی ہین - انسے کہنے مین معاملہ سب بھربھنڈ ہو جائیگا اور پھر کچھ بھی نہ ہو سکیگا - ع

| گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین |

نازو کے دل پر اس امر کا نقش بخوبی منقوش ہو گیا کہ عفت آرا بیگم قمرن کی خیر طلب ہین - بد خواہ نہین ہین اور ضرور ضرور نکاح ہو جائیگا - دل مین سوچی کہ امی جان سے کہنا فضول ہی چپ چپاتے ہی یہ کارروائی کردو - جسمین امّی جان بھی پھر خوش ہو جائین کہ ان چھوکریون نے اپنی کارستانی سے نکاح بھی کر لیا -

الغرض عفت آرا بیگم اور نازو بڑی دیر تک گفتگو کر کے وہان جا کے بیٹھین جہان سب بیٹھے تھے -

چنو کی جورو چاہتی تھی کہ رسیان تڑا کے بھاگے - کہا سرکار اب اجازت ہی ؟ حکم ہو تو جائین -

سطوت بہو نے کہا اچھا - مگر کبھی کبھی آیا کرو چنو کی جورو - نازو تو تو نے تو آنا ہی چھوڑ دیا - کہا سرکار اب ضرور کر کے حاضر ہوا کرونگی -

جب یہ دونون چلی گئین تو عفت آرا نے کہا بس اسمین ذرا شک نہین ہی کہ وہ خبر صحیح ہی نازو سے صاف قبولوا لیا ہے - بس اب دیکھو تو ہوتا کیا ہی -

اسکے بعد ساری داستان بیان کی اور کہا بے نواب بشیر الدولہ کے آئے کوئی کارروائی نہین ہو سکتی ہی - اور وہ آج پہونچ بھی جائینگے کیونکہ بشیر الدولہ اور عسکری دولھا بھائی بھی چچازاد بھائی ہین - بلکہ ان دونون مین بڑا یارانہ ہی - اور مینگ بہت بڑھے ہوئے ہین اور انکا کہنا بھی مانتے ہین مگر واہ ری قمرن کہان سے کہان پہونچی - بھیا کی موچھون کے کونڈے کے دن سے یہ اُسپر ریجھے ہوئے تھے میدان خالی پا کر چلو بس خوب کھُل کھیلے - افسوس -

نادر جہان بیگم نے کہا باجی جان کیا نازو صاف صاف قبول دی کہ نواب کے گھر پڑ گئی -

عفت آرا بولین ای تم تو عجب طرح کی باتین کرتی ہو بھلا وہ کوئی دیوانی ہی کہ قبول دیتی - اچھا تمکو اس ٹھائین ٹھائین سے کیا مطلب ہی آج کے تیسرے روز نہ میدان خالی کرا دیا ہو تو سہی - نادر جہان بیگم کی جان مین جان آئی کہ مار لیا ہی -

اب سنیے کہ نازو کی مان نے تھوڑی دور جا کر پوچھا کہ بیٹا تم سے بیگم صاحب کیا دریافت کرتی تھین - اُسنے کہا امی جان ہمسے دھڑ دھڑ کے پوچھتی تھین کہ قمرن کہان ہی اور اُنکو یہ شک ہی کہ قمرن کو نواب رونق جنگ بہادر نے گھر ڈال لیا ہی - جبھی تو بیقرار ہین اور بیقراری آخر کیا ہی - مین نے لاکھون قسمین کھائین تو اُنکو یقین آگیا کہنے لگین کہ اگر ایسا ہی ہی تو میرے میان پر رحم کرو - عسکری دولھا کے گھر پڑ جائے ہم اپنی بہن اور بہنوئی کو اس بات پر راضی کر لینگے بس -

بڑھیا چکمہ کھا گئی خوش ہو کے بولی اچھا تو ہی - اگر نکاح ہو جائے تو پھر کیا بات ہی - مگر ——

نازو نے کہا امی جان اگر مگر رہنے دو - نکاح اب ٹل نہین سکتا - ہوا اور ہو -

ضعیفہ - یا خدا ہم غریبون کی سُن لے - ؎

ندارم کریم غیر از تو فریادرس
توئی عاصیان را خطا بخش و بس

بس اگر نکاح ہو جائے تو کیا کہنا ہی۔ پھر کوئی جھنجھٹ نہ
باقی رہے اور پھر کسی کے کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑیگی جیسے بیاہی
بیوی ویسے یہ۔ فرق کیا ہی۔ مگر گھر پڑ جانے سے کیا ملیگا۔
جیسے اور بازاری عورتین ویسے یہ۔ جب چاہین ہاتھ پکڑ کے
نکال دین۔ داد نہ فریاد۔ کوئی پوچھنے والا نہین۔ مگر نکاح
کے بعد پھر سولہون آنے کی مالک ہین۔

ضعیفہ تو مکان گئی اور نازو قمرن کے پاس پہونچین راستے
سے ڈولی پر سوار ہوئی تھین اور ایک جان پہچان عورت
کو ساتھ لے لیا تھا۔ ڈیوڑھی پر ڈولی سے اُترین اور
چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر گئین۔ دیکھا تو قمرن لیٹی ہوئی
مغلانی سے باتین کرتی ہین۔ تھوڑی دیر بیٹھکر مہتابی پر لے گئین۔
کہا بہن مبارک نواب چین ہی چین ہی۔ نواب کہان گئے ہین
کہا کیا جانے کہان گئے ہین۔ کہہ گئے تھے کہ ابھی آتا ہون
اور یہ مبارکبادی کاہے کی ہی۔ نازو مسکرائی۔ "مبارکبادی یہ
تھا! اور نواب صاحب کا نکاح پرسون تک ہو جائیگا۔

قمرن۔ (خوش ہو کر) یہ کہان سے معلوم ہوا۔

نازو۔ مگر نواب سے اسکا ذکر نہ آنے پائے۔

قمرن۔ یہ کیون۔ اچھا ہم نہ کہینگے۔

نازو۔ اور جو وہ خود بھی چھیڑین تو تم بات کو ٹال دینا۔
کہنا نکاح تو اُسی دن ہوا جب ہم گھر بار تج کے تمھارے
گھر آئے میان کو چھوڑا۔ برادری کو چھوڑا۔ عزیزون کو چھوڑا۔
سارے مین بدنام ہوے۔ اب اور اس سے بڑھکر کیا ہوگا۔
اور یہ کہکر رونے لگنا۔

قمرن۔ اچھا باجی۔ تم سکھا دو۔ بس پھر ہم سب سمجھ لینگے۔
مین بھی بڑی وہ ہون۔ اس طرح بیان کرون کہ نواب کا
دل پانی ہو جائے۔

نازو۔ بہن اب جیت ہمارے ہاتھ ہی۔ نادر جہان بیگم تو کلکتہ
مین جا کے بیٹھی ہین اُنکو کیا خبر کہ یہان کیا ہو رہا ہی۔ یہی
موقع ہی۔ اصل یون ہی کہ عفت آرا بیگم کو کسو نے یقین دلا دیا
ہی کہ قمرن کو نواب رونق جنگ نے گھر ڈال لیا ہی تو اب
وہ کوشش کر رہی ہین کہ کدرا کو کچھ لے دے کے
نواب عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح ہو جائے۔

قمرن۔ اور اسکا کچھ خیال نہین کہ بہن کی سوت آئے۔

نازو۔ زمانہ نازک ہی کسکی بہن اور کسکا بھائی اپنے حلوے
مانڈے سے مطلب ہی۔

قمرن۔ بیشک زمانہ تو ایسا ہی جاتا ہی۔

نازو۔ اور دیکھو اُغلانی مغلانی کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ خبردار
خبردار نہین تم ہی پچھتاؤ گی۔ میرا کیا ہوگا۔ ہمنے تو اپنی سی
کوشش کی۔ اب آگے تمھاری قسمت۔

قمرن۔ تو مین کہنے ہی کیون بیٹھونگی۔ کیا مجھے تمنے بالکل
بیوقوف ہی سمجھا ہی۔

نازو۔ اس بات پر کیا فرض ہی کوئی بھید کسی سے نہ کہو۔
سمجھ گئین۔ بس اس بات کو گرہ دے لو۔

قمرن۔ اچھا عمر بھر یاد رکھونگی۔

نازو۔ تم تو اپنا سمجھ کے کہو اور وہی اُلٹے دشمن اور بیری بنجائے۔

قمرن۔ نا بہن۔ اب جو کسو سے کہون باجی جان تو گنہگار۔
تم ہمارے ہی بھلے کے لیے کہتی ہو۔

نازو۔ اچھا اب یاد رکھنا اسمین فرق نہو۔ عمر بھر چین کرو گی
اور بیگم بنی رہو گی۔

قمرن۔ جو کہو سو کرون۔ مجھے کچھ عذر نہین ہی۔ مگر ہان گھڑ کی

جھڑکی نہین سنونگی۔

نازو۔(گلے لگاکر) اچھا یہ بھی مانا۔

قمرن۔امی جان کو آج بلوائینگے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی تم اپنے ساتھ کیون نہ لیتی آئین۔اب آج ضرور بلوائینگے۔

نازو۔اب آج نہین اور کوئی دن۔

قمرن۔ہمارا تو اسوقت بہت دم گھبراتا ہی۔

نازو۔بس اب یہی تو تم مین عادت خراب ہی کسو کا کہنا بھی آدمی مانتا ہی۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

کدرا۔میری پیاری کمرن۔تم کہان چلی گئی تھین جانی اے اللہ تری سان۔ہم اور کمرن آج پاس پاس بیٹھے ہین۔

قمرن۔اللہ جانتا ہی جو ہمین چھوا تو ہم بگڑ جائینگے بس دورا الگ ہی الگ رہو۔تری صورت سے مجھے نفرت ہی۔

کدرا۔(ہاتھ جوڑ کر) جانی جان جاتی ہی۔اری کمرن تُنے مارڈالا (پھر ہاتھ جوڑ کر) ارے تو بھاگ کہان گئی تھی مین تیرے صدکے (صدقے) تو کیسے تو مین اپنی جان تک تجھپر سے صدکے (صدقے) کر دون

قمرن۔الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔

کدرا۔ارے تو تو میری جورو ہی۔

قمرن۔ایڑی چوٹی پر قربان کیا تجھکو۔

کدرا۔اچھا کمرن سنو تو ـــ

قمرن۔(جھٹک کر) یا میرے اللہ یہ مجھے کیا ہوا۔

کدرا۔(پاؤن پر سر رکھکر) مجھے اپنا گلام سمجھ۔

قمرن۔اچھا ایک بات سُن لے ارے جب مین تیرے یہان سے بھاگ گئی تو پھر اب تو کیون مجھے چاہتا ہی۔مین تیری بیاہتا بیوی اور بھاگ گئی تو مین اس قابل ہون کہ تو مجھے گھر سے نکال دے۔جو کچھ حمیت اور غیرت ہی۔

راوی۔حضرات ناظرین! کیا نازک بات ہی بیوی میان سے کہہ رہی ہی کہ مین تیرے گھر سے نکل گئی اب تو کیون مجھے بیوی کہتا ہی اور میان ہاتھ جوڑ کے کہتا ہی کہ مین صدقے مین قربان مین اپنی جان تجھپر سے نثار کردون۔

کدرا۔(آنکھون مین آنسو بھرکر) مین تیرے پیچھے کمپو گیا وہان لوگون سے لڑا۔للتوا کو مارا۔اور کیا جانے کیا کیا پاپڑ بیلے مگر شکر اللہ کا کہ پھر ہم اور تم ایک جگہ بیٹھے ہین ہمسے لوگون نے کہا تھا کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہین۔مگر تمنے جو چاہا سو کیا اور سب اچھا کیا۔مگر اب ذرا ہم سے بولو چالو۔ہم تو تمسے ہاتھ دھو بیٹھے تھے مگر۔ ع

میرے اللہ نے پھر شکل دکھائی تیری

قمرن۔ارے میری قسمت پھوٹ گئی۔

کدرا۔میری پیاری کمرن۔سن لو۔اچھا ایک بات سُن لو۔تم چاہے جاؤ اور چاہے جو کرو۔مگر ـــ

قمرن۔(آہ سرد کھینچکر) ارے مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔اری مہری۔ہی ہی۔بی مغلانی۔ددا جی۔ارے داروغہ۔اَین کوئی بولتا نہین۔یہ کیا ماجرا ہی۔

کدرا۔معلوم ہوتا ہی کسی نواب کے ہان تھین تم۔تم جہان تھین جانی ہمکو اس کی کچھ پروا نہین۔مگر میری پیاری ایک بات یاد رکھو کہ (قدمون پر سر رکھ کے) ہمکو چھوڑ نہ دو۔یہ نہ مشہور ہو کہ تم ہمارے گھر سے نکل گئین اور دوسرے کے گھر پڑ گئین۔بس۔

قمرن۔سُن۔مین تیرے گھر نہین رہ سکتی۔مین تو جہان ہون

وہان ہون۔ مگر تیرے یہان بھی آتی جاتی رہونگی اگر تجھکو بھی منظور ہو تو خیر۔

کدرا۔ اچھا ہاتھ پر ہاتھ مارو۔ اری تو تو میری جورو ہی مین تو نالش کر سکتا ہون۔ کیا مین کوئی گدھا ہون۔ مگر تیری صورت ایسی ہی کہ (صدقے ہوکر) جانی ارے میری تو جان جاتی ہی۔ مین تو یہان تک کہتا ہون کہ جو تیرا جی چاہے سو کر مگر مجھے بدنام نہ کر۔ تو میرے گھر مین رہ۔ اب مین اور زیادہ کیا کہون۔

قمرن۔ ایک تو مجھے تیری صورت پسند نہین۔

کدرا۔ (پلنگ پر بیٹھ کر) سن لو۔

قمرن۔ ہٹ پلنگ سے۔ تو اور میرے پاس بیٹھے!!

کدرا۔ (زمین پر بیٹھکر) اچھا جو حکم ہو۔

قمرن۔ حکم یہ ہی کہ برف منگوا۔ اور ادے منگوا۔ اور کیوڑا منگوا اور شربت بنوا۔ ٹھنڈا ٹھنڈا شربت پلوا۔ جس سے کلیجے کو ذری تراوٹ پہونچے۔ ہاے مین کہان تھی اور کہان آئی ہی۔

کدرا بیچارہ تو ہاتھ جوڑتا ہی اور یہان تک اصرار کرتا ہی کہ تو جہان چاہے جاکے بیٹھ۔ جہان چاہے جا۔ جو چاہے کر۔ مگر ہمارے گھر مین جسمین ہماری بدنامی نہو ہم تو تمپر عاشق ہین۔ ہاے ہم تو آدھے نہین رہے۔ ہڈی ہڈی گل گئی ہی۔ ہڈی ہڈی گن لو۔ مگر تمھارے عشق نے ہمکو مار ڈالا۔ ہاے کمرن ارے تو بھاگ گئی تھی۔

اور قمرن اس سب کے جواب مین کہتی ہی کہ الگ ہٹ مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ ہاے مجھے کیا ہوگیا ہار اور پھول اور پھولون کی بدھیون اور طوق کی فرمایش کرتی ہین۔ کدرا بھلا یہ کیا جانے۔

قمرن۔ اچھا گاڑی کرائے کی منگوا۔

کدرا۔ لے اب مین گاڑی کہان سے منگواؤن۔

اتنے مین قمرن کی ساس آئی۔ اور کدرا الگ جاکے بیٹھا۔ قمرن کو دیکھتے ہی وہ حیرت مین ہوئی۔ کون؟ بہو۔ ارے قمرن ہی؟ کدرا کدرا۔ ارے ادھر آ۔ یہ کہان سے آگئی۔

قمرن۔ (ساس کے قدمون پر گرکر) میری کھتا (خطا) مابھ (معاف) کیجئے مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوگیا۔

ساس۔ ارے اللہ تری سان۔

قمرن۔ مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوا۔

ساس۔ ارے میرے اللہ۔ اری تو تھی کہان۔ یا اللہ مین کیا کھواب (خواب) دیکھ رہی ہون۔ اوہ لوگون نے کیا کیا بدنام کیا ہی۔

قمرن۔ میری کھتا (خطا) کچھ نہین ہی۔

کدرا۔ ارے اسکو ایک آدمی پھسلا لیگیا تھا کہ کوئی بادساہ ہین کیا جانے کہان کے اُنکے پاس تجھے لیجاؤنگا اور تم بیگم ہوجاؤگی اور یہ اور وہ۔ مگر یہ بچاری مَوکا (موقع) پاکے بھاگ آئی۔ اسکا کون کسور (قصور) ہی۔ یہ کیا کرے بچاری (بیچاری)

ساس۔ سچ ہی۔

حضرات ناظرین آپ کو سخت حیرت ہوگی کہ قمرن اور کدرا کی گفتگو کیسی۔ قمرن کجا۔ اور کدرا کجا۔ مگر یہ گفتگو بھی قابل سننے کے ہی۔

قمرن۔ ارے تو مجھے فارغخطی لکھدے۔

کدرا۔ تو پیاری کاہے کی ناراضی ہی۔

قمرن۔ اچھا ارے ہان۔ ناراضی نہین۔ مین تو فارغخطی کہتی ہون۔ مونڈی کاٹے۔

کدرا۔ بھاگ گئی کیا۔ ارے مین سمجھا نہین۔
قمرن۔ تو فارغخطی لکھدے کہ مجھسے اور قمرن سے اب کوئی واسطہ نہین ہی۔ بس۔
کدرا۔ جانی ہم نہین لکھ سکتے۔
قمرن۔ ارے گدھے مین تیری ہی ہو کے رہونگی۔
کدرا۔ جانی تم جو کرو سو چاہو مگر ـــــ
قمرن۔ ارے وہ برف اور کیوڑا کہان ہی۔
کدرا۔ آتا ہی۔ ارے کون گیا ہی۔
قمرن۔ ارے مین جہان تھی وہان تیرے واسطے کبھی بدی نہین کی۔ مگر اب ہم تیرے یہان نہین رہ سکتے یہ تو اپنے دل مین خوب سمجھ لے۔
کدرا۔ سُنو۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔
قمرن۔ الگ ہٹ کیا بکتا ہی۔
کدرا۔ ہائین۔ ارے تو میری جورو نہین ہی۔
قمرن۔ ہاے۔ ارے مین تیری جورو نہین ہون تو کون ہی مونڈی کاٹے۔ خدا تجھکو غارت کرے۔
کدرا۔ تو پھر تم میری کون ہو۔
قمرن۔ ارے ہم امیرون رئیسون کے ہان کے بیٹھنے والے ہین تیرے کوئی نہین۔
کدرا۔ اچھا تو پیاری تم چاہے جہان بیٹھو۔
قمرن۔ تیرے کپڑون کی بو مجھے بُری معلوم ہوتی ہی ذرا ہٹ کے بیٹھ۔
کدرا۔ اچھا تو اگر حکم ہو تو مین نہا کے آؤن۔
قمرن۔ ارے وہ مغلانی۔ وہ خواص۔ وہ محلدار۔ وہ مہری کہان ہی۔

محلے مین بھی خبر ہو گئی کہ قمرن اپنی سسرال مین آگئی۔ دو چار آدمی آئے اور سب کے پہلے للتوا آیا۔
للتوا۔ ارے کدرا۔ کیون بے ہمکو سیھت (مفت) ہی مین بدنام کیا تھا۔ اور پھر ہمسے لڑا بھی۔
کدرا۔ یار اب ہماری کھتا (خطا) ماپھ (معاف) کردو۔
للتوا۔ کمرن جری بات سُنو۔
قمرن۔ دور ہو موے نگوڑے۔
للتوا۔ اتی مار کھائی تمھاری بدولت کہ ہمین جانتے ہین کئی دن تک درد نہین گیا۔
کدرا۔ یار یہ ہمسے چوک ہوئی۔
للتوا۔ چلو سکر ہی کہ کمرن آتو گئین۔ تمنے تو رو رو کے اپنی جان دی تھی۔ یہ گئین کہان تھین۔
قمرن۔ اچھا اب اس سے کیا مطلب ہی۔ کچھ اور باتین کرو۔ ہاے یہ کیا ہوا۔ میرے اللہ۔
للتوا۔ مطلب کیا کہین جوتیان ہمنے کھائین پٹے ہم اور پھر کچھ مطلب ہی نہین۔
قمرن۔ پھر خوب ہوا۔
کدرا۔ للتوا یار اب اسکو سمجھا دو کہ اب گھر سے کہین نہ بھاگے گھر مین رہے۔
للتوا۔ اچھا تو جری ہٹ جاؤ۔ ہم پوچھ تو لین کہ یہ بات کیا تھی آکھر (آخر)۔
کدرا۔ اچھا تو ہم چلے جاتے ہین۔
قمرن۔ یہ تو موا پاگل ہی۔
للتوا۔ آتا بتادو پیاری کہ تم تھین کہان۔ کیا ہم سے بھی پردہ ہی۔ بولو۔

قمرن ۔(گالون پر ہاتھ پھیر کے) چل ہٹ۔

للتوا۔(ہاتھ جھٹک کر) تم اور ہمارے گالون پر ہاتھ پھیر دکھدا کی سان۔

قمرن ۔ ای دُرہو مونڈی کاٹے۔ تو ہی کیا۔ کیا اُس برف والے سے اچھا ہی۔

للتوا۔ برف والا کون۔ اخاہ۔ وہ پھجلے (فضلے) بھی پہونچا یہ کہو۔

قمرن ۔ تیری ایسی تیسی۔ ارے تیرے ایسے ایسے تو ہمارے لاکھون نوکر ہین۔

للتوا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم ہتین کہان۔

قمرن ۔ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے۔

للتوا۔ ای تو کہان۔

قمرن ۔ یہ کیا معلوم ہی۔

للتوا۔ اچھا اب ہمارے ساتھ بھاگنے پر راضی ہو۔ دیکھو تو پھر کیا مجے (مزے) ہوتے ہین۔

قمرن ۔ نہین آغا صاحب آپ خدا جانے کیا فرماتے ہین۔

آغا۔ تم یہان کیونکر آئین۔

قمرن ۔ میرا خواب کبھی ہٹ نہین پڑتا۔ ذرا یہ خوب یاد رکھو۔ جو دیکھون وہی ہو۔

آغا۔ ای تو اب وہان چلو بی قمرن جان۔ چلو نواب محمد عسکری کے ہان۔

قمرن ۔ افوہ۔ تمکو بھی چڑھ گئی۔ اور یہ بتاؤ کہ مین ہون کہان آخر۔

آغا۔ تم تو اپنے میان سے باتین کر رہی ہو۔ اور ہمین کتنی ہو کہ چڑھ گئی۔

قمرن ۔ میرا میان کون۔؟

آغا۔ کدرا۔ یہ تم باتین کس سے کر رہی ہو۔ آخر پہلے یہ تو بتاؤ۔

قمرن ۔ اپنے جی سے۔

آغا۔ نواب وہان تڑپ رہے ہین۔

قمرن ۔ ارے چُپ ظالم کیا غضب کرتا ہی۔

آغا۔ کیون صاحب یہ باتین۔

قمرن ۔ کیون کدرا اب ہم وہین جاتے ہین۔

کدرا۔ للتوا دیکھو پھر وہی بات نکالی۔ خدا کا واسطہ اور جو چاہو کہو مگر یہ بات منھ سے نہ نکالو۔

للتوا۔ ارے واہ رے ترے نکھرے (نخرے) کہنے لگین ہم وہین جاتے ہین۔

قمرن ۔ دیکھ پھر ہم بھی باتین سُنائینگے ہزارون گالیان دینگے۔

للتوا۔ سوک (شوق) سے دو۔ ارے یہ گالیان نصیب کہان ان گالیون سے دل ساد (شاد) ہو جاتا ہی۔

قمرن ۔ دُر مونڈی کاٹے۔ خدا تجھے غارت کرے۔

کدرا۔ ے کمرن جانی ذرا ادھر تو آؤ۔ سُن لو۔ ارے جالم (ظالم) کیون دل دُکھاتی ہی۔ واللہ گلام (غلام) ہوکے رہونگا تیرے۔

قمرن ۔ تیرے مُنھ کو جھلسا لگے۔ بس نہین ہی کہ تیرا مُنھ جھلسا دون موا درگور خدا غارت کرے۔

کدرا۔ ہاے اللہ کیا کرون جو کمرن کا دل پھر جائے۔

قمرن ۔ ے اب ہمکو جانے دو۔ ارے مین کہان آکے پھنس گئی میرے اللہ۔

کدرا۔ (ہاتھ جوڑ کے) ارے تو کہان جاؤگی۔ پہلے ہمکو اپنے ہاتھ سے مار ڈالو۔ پھر جہان جی چاہے جاؤ۔

قمرن - تجکو مارے خدا - میری جوتی کی نوک کو کیا غرض پڑی ہی موے -
کدرا - دیکھو کمرن ہم تو زہر کھاکے مرہی جائینگے - مگر جو تمھاری عجت ہمارے ساتھ مین ہی وہ پھر نہ رہیگی - اور تمھاری مان بہنین تمھارا نام کسی کے سامنے چار آنکھین کر کے نہ لے سکینگی - تمھاری کہین عجت نہ ہوگی سب تمکو ہرجائی کہینگے - اے کمرن جانی تیرا عاسک میان تیرے اوپر سے صدکے ہوکے مرجائے اب راضی ہوجا - اور میرا کہنا مان لے -
قمرن - ارے اب یہ امید اپنے دل سے نکال ڈال مین اب تیرا ساتھ نہ دونگی -
قمرن کی ساس نے جو یہ حال دیکھا - پہلے تو ذرا خاموش رہی مگر جب دیکھا کہ کدرا اب بھی جورو پر لٹو ہی تو بہت بگڑی تیرا مردہ دیکھون کمرن - تیری لاش نکلے اللہ کرے ارے تیری کھاٹ لچکتی نکلے - تجھے کھدا گارت کرے تو نے میری آبرو مین بٹا لگایا - مجھے کہین کا نہ رکھا -
کدرا کہنے لگا امان اب تو جو ہوا سو ہوا اب چپ رہو اور یہی کہو کچھ نہین ہوا - کہو قمرن کسی رشتہ دار کے یہان تھی جسمین برادری کو روٹی نہ دینا پڑے -
ساس - ارے موے کدرا یہ تیری ہی ساری کھرابی ہی نا ؤ تو کھاجہ کھِدری کی ڈبوئی ہوئی ہی - اگر تو ایسا جورو کا مرید نہوتا تو یہ دن کاہے کو دیکھتی -
کدرا - (آواز سے رو کر) ارے مین کیا کرون - میرے اللہ ہاے اس دل نے بے بس کر دیا -
کدرا کی مان نے کدرا کو گلے لگایا اور چیخین مار مار کے دونون رونے لگے -

کدرا کی مان - ارے مین کیا کرون میرے اللہ میرے بچے کو یہ کیا ہوگیا میرے کھدا (خدا) -
کدرا - ارے مین اب زہر کھاکے مرجاؤنگا - ہاے ہاے اللہ - اری میری امان مین کیا کرون -
للتوا - ابے اس سے کیا پھائدہ (فائدہ)
کدرا - ارے یار اس حرام جادی (حرام زادی) کے پیچھے مرگئے اور پھر ہماری نہوئی (ٹھنڈی سانس بھر کر) افسوس دنیا مین بس کچھ نہین ہی -
للتوا - ارے یار عورت کی جات (ذات) تو بے پھا (بے وفا) ہوتی ہی ہی - یہ تو تے چسم (چشم) لوگ ہوتے ہین -
کدرا - تو تھی کہان -
قمرن - ارے اب یہ نہ پوچھ -
کدرا - آکھر (آخر) کہہ تو کچھ ماجرا کیا ہی -
قمرن - مجھپر جادو کر دیا تھا - کسو نے -
کدرا - جادو کسنے کیا تھا -
قمرن - اللہ جانے وہ کون تھا -
کدرا - ارے گجب - (غضب)
کدرا کی مان نے جب دیکھا کہ پھر دہی باتین ہونے لگین تو مارے غصہ کے الگ جا کے بیٹھی اور کہا ارے کدرا جو تیری کسمت (قسمت) مین تھا وہ ہوا - تیری موت اسی بہانے ہی - ارے میرا بچہ مین کیا کرون میرے اللہ -
کدرا - ارے میری تکدیر (تقدیر) میرا دل نہین مانتا مین کیا کرون - میری پیاری کمرن لے اب مان جا - مین تیرے صدکے (صدقے) -
قمرن - ارے میرے کلیجے مین آگ لگی ہی خدا کے لیے

برف منگوا دے۔ جلد منگوا۔

کدرا۔ ابھی ابھی آئی جرا (ذرا) ٹھہر تو۔

للتوا۔ اے اللہ تیری سان (شان) عورت بھی کیا چیز ہی۔ نہین مالوم (معلوم) اسمین کیا شی ہی کہ مرد سا کھوب صورت جوان اسپر مرتا ہی اور جان دیتا ہی۔ اب دیکھو کدرا ہاتھ جوڑتا ہی اور بی کمرن جان کے پانون پڑتا ہی۔ مدادہ ایک نہین سنتین اور کہتی ہین الگ ہٹ۔

قمرن۔ (بگڑکر) واہ کیا خوب سبھون نے ملکے مجھکو نکو بنالیا ہی مین غیرون کی تھوڑی سنونگی۔

کدرا۔ (ہاتھ جوڑکر) تکو ہمسے مطلب ہی۔ اِن لوگون سے کیا واسطہ۔ للتوا یار تم ناہک بن ناہک بھی بولتے ہو۔

للتوا۔ بڑا پاگل آدمی ہی بے۔ ہم تو تیری طرف سے بولتے ہین اور تو اُلٹے ہم ہی سے بگڑتا ہی۔ جورو کا مرید۔ ابے تیری جگہ ہم ہوتے تو ـــــ ہے اب کیا کہین۔

کدرا۔ ہان بھائی جو چاہو کہو۔ کھدا نکرے کسی پر دل آجائے عورت صورت دار ہی۔ بس۔

للتوا۔ اس سے پوچھو کہ جادو کسنے کیا اسپر۔

کدرا۔ ہان کمرن جانی یہ جادو تمپر کس نے کردیا۔

قمرن۔ خدا جانے ہے اب یہ کیا معلوم۔

کدرا۔ (گلے مین ہاتھ ڈالکر) ارے کمرن مین تو تیرا امیان ہون تجھسے یہ باتین۔

قمرن۔ (جھٹک کر) الگ ہٹ۔ دماغ پھٹا جاتا ہی۔ کیا بدبو ہی۔ افوہ۔ جلدی ہٹ۔

کدرا۔ ای کھدا کی سان۔ اب ہم ہین بدبو آنے لگی اور پہلے تو ہم مین بدبو نہ تھی۔ کیون کمرن۔

قمرن۔ (تھپڑ لگاکر) ارے خدا تجھے غارت کرے دور ہو سامنے سے موے۔

کدرا۔ کمرن تیرے صدکے۔ ایک مرتبہ اور مارلے۔ اس تھپڑ سے کلیجے مین ٹھنڈک پڑگئی۔

کدرا کی مان۔ ارے کمرن تیرے ہاتھ ٹوٹین یہ کبھر (قبر) مین جائین۔ جیسے میرے بچے کو مارا ہی۔ ویسے تیرے اوپر کھدا کی مار۔ (خدا کی مار) پڑے۔

قمرن۔ تیرے اوپر خدا کی مار پڑے موئی چڑیل۔

کدرا۔ ہے مان تم اب نہ بولو نہین تو مین ابھی ابھی اپنی جان دے دونگا۔

کدرا کی مان۔ ارے گجب (غضب) یہ کدرا ابھی اُسی کا دم بھرنے لگا۔ ارے لوگو مین کیا کرون میرا بچہ مجھ سے چھوٹا جاتا ہی۔ ہائے میرے اللہ۔

قمرن۔ ارے واہ ری عورت۔ بڑی نخرے باز ہی کیا فیل مچائے ہین۔ بڑی وہ ہی۔

کدرا۔ اری چپ۔

للتوا۔ (قہقہہ لگاکر) واللہ بڑی دل لگی دیکھنے مین آئی بھئی ہمنے تو کبھو ایسا تماشا نہین دیکھا۔

قمرن۔ اوئی اللہ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون۔

للتوا۔ واہ ری عورت۔ ارے کمرن بس اب یہین رہ جانی ہمارا کہنا مانو۔

کدرا۔ ارے یہ سچ مچ کا خواب ہی ہی مگر واہ رے للتوا کیا کام کیا ہی۔ شاباش بیٹے۔

قمرن۔ ارے وہ سفیلے برف والا کہان ہی۔

کدرا۔ کیا برف کھاؤ گی۔

قمرن۔(اپنے دل مین) یہان کلیجے مین آگ لگی ہو ئی ہی۔ اچھا برف کھلواؤ۔ کھلواؤ قفلیان۔ ای بی ہما۔۔۔ ہمائی کہنے کو تھی کہ یاد آگیا کہ یہان وہ ہمائی کجا۔ اتنے مین کوئی گانے لگا۔ ؎

برسون نہ بیچے کو نہین پیار کبھو کرتی ہین	
	پیار بھی کرتی ہین تو کان مین قو کرتی ہین
ساس ہون پر مین خدا لگتی کہون گی بیٹا	
	پاسس مرزا ترا امراؤ سہو کرتی ہین

قمرن۔ہاے اللہ ارے برف کا پانی لا۔

کدرا۔ابھی لو۔

ساس۔انگارے کھا۔برف کا پانی مانگتی ہی۔انگارے لے۔موئی برف کا پانی پیے گی۔

قمرن۔انگارے تو کھا چڑیل۔

کدرا۔اری چپ۔

قمرن ساس سے لڑ پڑی۔ہم تجھے سمجھتے کیا ہین تو ہی کیا مال۔تجھسے تو اچھی اچھی میرے گھر کی مہریان اور مغلانیان اور خواصین ہین تیری سی ہزارون کو تو مین مول لے لون تو اپنے تیئن سمجھتی کیا ہی۔

کدرا۔ارے چپ رہ۔

قمرن۔تو آپ چپ رہ۔

کدرا۔اب ہن ناحق کو لڑائی مول لیتی ہو۔

قمرن۔مین تجھسے راضی ہی نہین ہون۔مین صاحب کے سامنے ہیچ کھست کہہ دونگی۔

کدرا۔تمھارے ساتھ نکاح کیا کیا کہ عذاب جان کا ہو گیا۔

ق۔تجھے دور ہوے جُل دے کے ڈولی اُتروالی۔

ک۔تو اب تو کہین جا بھی نہین سکتی ہی تو۔

ق۔تو ہی کیا مال۔

ک۔ہماری قسمت پھوٹ گئی۔

ق۔قسمت جا کے پھوڑ اپنی۔

ک۔مین تیرا گلام ہو جاؤن کمرن۔

ق۔غلام نہین تو اور ہی کیا تو۔

ک۔ارے مین گلام کے تمام کا چولام ہون۔

ق۔ہاے مین کہان بہو پچ گئی تھی۔اور اب کہان ہون

ک۔تو تھی کہان پیاری۔؟

ق۔جہان جی چاہا وہان رہی۔

ک۔ارے وہ تو سب اچھا کیا۔یہ تو بتا کہ اب کیون بھاگون بھاگون کرتی ہی۔

ق۔مجھے تیرے یہان جی ہی نہین۔جی بہلتا ہی نہین۔

ک۔جو کہو وہ حاضر کردن۔

ق۔(کھڑے ہو کر) جی گھبراتا ہی۔

کدرا۔تجھ مین سب باتین اچھی ہین مگر۔

قمرن۔ارے ہٹ ہوش کے ناخن لے۔

کدرا۔اچھا ایک بات سنو۔

قمرن۔اسوقت ہم چاندی کے پایون کے پلنگ پر لیٹے ہوتے۔بیس بائیس مشکون سے چھت چھڑکی جاتی خوب تر بتر چھڑکاؤ ہوتا اور پنکھا جھلا جاتا۔برف کا پانی کیوڑا ڈال کے پیتے مزے ہوتے۔کہان آن کے پھنسے میرے اللہ یہ کیا ہوا باجی جان نے ہمین اس حالت کو پہونچایا ہی۔

کدرا۔اچھا اب ایک بات بتاؤ۔

قمرن۔الگ ہٹ ہمسے نہ بات کر بس۔

کدرا- سن تو جانی- کہا (خفا) نہ ہو۔

قمرن- جانی کو تیری آگ لگے۔

ک- کیا غضب ہی۔

قمرن کی ساس بگڑ گئی اور بگڑ جانے کی بات ہی تھی اُسکے لڑکے کو خواہ مخواہ کوسنے لگی تو اُسکو بُرا معلوم ہو یا نہ ہو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوگا۔ قمرن تو اپنے نزدیک بادشاہ زادی کی بھی اصل وحقیقت نہین سمجھتی تھی آگ ہوگئی۔ کدرا زن مرید جورو کا تابع حکم۔ ۶

ہر چہ جورو جی بفرماید رواست

ساس نے اُٹھکر کہا اری کمرن بچی تجھے اللہ گارت کرے۔

ق- (ہاتھ پھیلاکر) تجھے اللہ غارت کرے۔

س- تو مر اللہ کرے۔

ق- تیرا کنبا بھر مرے اور تیرا جنازہ نکلے مردار۔

س- ارے لوگو مین نے کیا گناہ کیے تھے کہ اس چڑیل سے سابکا (سابقہ) پڑا۔ اتنے دن گائب گلہ رہی اور اب آن کے لڑتی ہی- بیحیا مُردار بے شرم۔

ق- تو بے شرم تو بیحیا تو مردار۔

ک- (ہاتھ جوڑکر) کمرن جان پیاری۔

س- (دوہتڑ لگاکر) ارے کم بکھت (کمبخت)

ک- اب ادھر تم مارو اور اُدھر کمرن بگڑے۔

راوی- قمرن انکی بیوی کیا اماں سے بڑھکر ہین۔

س- ہاے لوگو میری زندگی ——

ک- اری چپ اماں محلے بھر مین بدنامی ہوگی۔

س- ہان! بڑی نیکنامی ہوئی ہی نا۔

ک- یا اللہ مین مرجاؤن۔

ق- تیری رتی دراز ہی نگوڑے۔

س- (دوہتڑ لگاکر) ارے عورت ہی کہ ڈائن- ارے اپنے مرد کو چٹ پٹ کوس بیٹھتی ہی۔

ق- مرد کی پروا ہی ہمین۔ ؟

ک- اچھا اے اب جانے دو مین صدکے (صدقے)۔

قمرن بہت ہی بیچین تھی- بار بار کہتی تھی کہ ہاے وہ چمن کی ٹھنڈک یہان کہان- ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے چھڑکا ہوا وہ باغ یہان کہان سے لاؤن- وہ برف کا پانی کہان- وہ عطر وہ پھولون کا گہنا کجا- یہان تو صفایا ہی بلکہ صفو۔

ک- پیاری دیکھو تو اللہ کیا کرتا ہی۔

ق- تیرا سر کرتا ہی۔

ک- اچھا برف ہم لاوین۔

ق- ارے دور ہو مونڈی کاٹے۔

ک- پھر اب تم ہٹو گی- لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہی منتین کرتے ہین سُنتی ہی نہین۔

ق- ذری زبان سنبھال کے بولنا- مین اپنے یہان کے سئیسون سے پٹوا دونگی تو اپنے دل مین سمجھا کیا ہی۔

ک- کیا سمجھا کیا ہون- بیاہی عورت کو کوئی بھگا لیجا سکتا ہی دل لگی ہی کچھ- واہ کیا خوب۔

ق- اور جو عورت آپ ہی سے بھاگ جائے تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہی۔

ک- لے اب ایسی باتین نہ کرو- اسکا جواب اور ہی- اگر تمپر دل نہ آیا ہوتا تو بتا دیتے۔

ق- ارے جا کیا بتا دیتا تو ہی کیا۔

ک- جورو ہو ہماری کہ اماں۔

اسپر قمرن بے اختیار ہنس دی اور سوچنے لگی کہ کجا
نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور کجا
یہ - یا الٰہی مین خواب دیکھ رہی ہون - یہ مجھے ہوا کیا ہی -
ابھی تک تو مین نواب صاحب کی مجلس امین تھی لاکھون آدمی
منتظر تھے کہ دیکھین کہان ہین بی قمرن جان صاحب -
اور آج مین کہان پڑی ہوئی ہون -

ک - کمرن تمنے جو کچھ کیا سب اچھا کیا مگر اب ہمارا کہنا
مانو - اور ہمارے پاس رہو -

ق - اب ہم تیرے پاس نہ رہینگے - تیرے ساتھ مین وہ
مزے اور عیش کہان -

ک - کمرن دوسرا مرد ہوتا تو تمکو قتل کرکے دھر دیتا -

ق - آ آ - ماریگا - مار ڈالیگا - آ سامنے آ -

ک - ہم بات کہتے ہین جیسے -

ق - ارے تیری بات کو آگ لگے -

ک - تم کوسنے لگتی ہو -

ق - تو مر جا ابھی ابھی -

ساس - (کدرا کی مان) مرین تیرے ہوتے سوتے مُردار
مر تو چڑیل - ہاے کیا ہمارے کھاندان مین اِن نے آن کے
بٹا لگا دیا - کہین کا ہمین نہین رکھا -

ک - امان تم سو رہو اب جو ہوا سو ہوا -

س - ارے مین اسے کچا چبا جاؤنگی اب مین سوؤنگی بھلا -

ق - ذری زبان سنبھال کے بول مُردار -

ک - ارے چُپ کمرن -

ق - تو چپ رہ مونڈی کاٹے - اللہ کرے تیرا جنازہ
نکلے ارے کدرا تو جوان مرے -

ک - ے کمرن جانی اب جانے دو - جو کچھ ہوا سو ہوا -

س - (رو کر) ارے کھدا اس عورت کو گارت کرے -
اسکی سیت مین دیکھون - کس طرح میان کو اپنے کوس رہی ہی
مُردار - ارے یہ عورت ہی یا چڑیل -

ق - میان نکھٹو کی کیا مجھے پروا ہی کچھ -

س - تو تو جا کے چوک مین کمرہ لے مُردار -

ق - لون ہی گی - نہ لینا کیا معنی -

ک - ارے چپ رہ -

س - اور یہ لونڈا بے حمیت ہی کدرا - دوسرا ہوتا تو زہر دے
کے مار ڈالتا اور یہ اُلٹا جورو کی خوشامد کر رہا ہی - زوف ہی تجھپر -

ک - ارے تو مار ڈالون -

ق - شامتین نہ آئین مونڈی کاٹے سائیسون سے
پٹوا دونگی بہت چل نہ نکل اللہ جانتا ہی چرکٹون سے کہدون
تو پیٹ کے دھر دین - تو بھولا کس بھروسے پر ہی مجھے بھی
کوئی ایسی ویسی سمجھا ہی - ابھی ابھی کہ تو تجھے دل لگی دکھا دون
ایک اشارے مین دو سو آدمی جمع ہوتے ہین -

جب قمرن اور اُسکی ساس مین لڑائی ہونے لگی تو
محلے والون کی نیند اُچٹ گئی - ایک پڑوسی نے کہا ارے
تم بھٹیارے ہو یا کوئی اور ہو - بھٹیارنون کیطرح لڑ رہے ہو
محلے والون کو سونے نہین دیتے - یہ تو بھاگ گئی تھی کسی کے
ساتھ اب یہ چڑیل پھر کہان سے آ گئی -

قمرن - چڑیل تیری امان ہوگی تیری جوردا -

پڑوسی - کیا! زبان داغ دونگا آ کے -

کدرا - کچھ سیدھا ہی بے - سر کھجلاتا ہی کیا -

پڑوسی - کیا شامتین آئی ہین -

کدرا۔ اُتر آ بڑا مرد ہے۔
پڑوسی۔ یے آتے ہین۔
ک۔ آ۔ اور کسی کو لیکے آ ساتھ۔
پڑوسی۔ اپنی قبر کی فکر کر۔

اتنے مین وہ پڑوسی اُتر پڑا اور ادھر سے کدرا چلے پڑوسی دُبلا پتلا آدمی تھا اور میان کدرا لڑنتیے پہلوان جاتے کے ساتھ ہی ایک لپوٹا دیا۔ اور اُٹھا کے دے مارا۔ اتنے مین اُسی پڑوسی کے یہان سے اُسکا مہمان نکلا۔ سیدی عنبر بڑا موٹا تازہ آدمی۔ کدرا کو ایک لپر دیا۔ اور دونون مین کشتی ہونے لگی دو منٹ مین سیدی نے کدرا کو ٹخنی دی اور اتنا مارا اتنا مارا کہ ہوش و حواس غائب ہوگئے۔

سیدی۔ کیون بے پھر لڑیگا پہلوانون سے۔
پڑوسی۔ یہ کیا لڑیگا نامرد۔
سیدی۔ دون ایک گھسن پٹی اور۔
پڑوسی۔ ارے اب جانے دے۔
سیدی۔ یہ ہی کون۔
پڑوسی۔ اُلّو کا پٹھا۔ یہ منھیار ہے۔ جورو بھاگ گئی ہے۔
سیدی۔ ہان! یہ کہیے۔ تو ایسے سے لڑنا ہی بیکار تھا۔
پڑوسی۔ اب عمر بھر نہ بولیگا تمسے۔

کدرا غصے مین تو تھا ہی اور بھی جھلا گیا پھر سیدی کو لپٹ پڑا۔ اور اپنی جان پر کھیل گیا۔ سیدی نے خوب پھپتی کی مگر کدرا نے اُٹھا کے دے ہی مارا۔ گرا تو پٹ۔ کدرا چت کرنے کی فکر مین تھا کہ قمرن نے پکار کر کہا ارے گدھے چت کرنے سے کیا ملیگا۔ کچھ بدی ہوئی کشتی تھوڑا ہی ہے۔ اکھاڑے کی۔ بے بس ہی ہے۔ اوپر سے ڈنڈے مار ذرا سی دیر مین اَدھ مرا ہو جائیگا۔ کدرا نے اوپر سے ڈنڈے لگانے شروع کیے۔ اب پڑوسی بھی کدرا سے چمٹ گیا اور ادھر سیدی نے پھپتی کی تو کدرا مغلوب ہوگیا اور سیدی نیچے سے نکلا۔ نکلتے ہی تان کر ایک لپر رسید کیا پٹاخ سے دونون پھر گتھ گئے۔ اور داؤ پیچ ہونے لگے۔ دیر تک کشتی رہی۔ اور دونون نے خوب پھپتیان دکھائین۔

سیدی۔ مار ہی ڈالونگا سالے۔
کدرا۔ کھون (خون) نہ پیا ہو تو سہی۔
پڑوسی۔ (گال) کا جیتے۔ (گالی) کا ہارے۔
کدرا۔ (ڈنڈا لگا کر) ایک۔
سیدی۔ (ڈنڈے کا جواب دیکر) دو۔
کدرا۔ (اکی گھسا دیکر) ٹھہر تو جا۔
سیدی۔ کھا ہی جاؤنگا۔
کدرا۔ ابکی جیتا تو بچیگا نہین۔
سیدی۔ یا تو نہین یا ہم نہین۔
کدرا۔ دونون مین ایک نہ ہوگا۔
سیدی۔ ایک منٹ مین پکڑ لاؤن تو سہی۔ تو ہی کس بھروسے مین۔

سیدی کدرا کو پکڑ لایا تو قمرن دھم دھم کرتی ہوئی اوپر سے اُتری اور مقراض سیدی کے بدن مین بھونک دی تو وہ تڑپ گیا اور اُٹھکر کدرا نے ایک لپوٹا دیا۔

قمرن۔ (کدرا کا ہاتھ پکڑ کر) بس اب چل۔
پڑوسی۔ اچھا سمجھ لیا جائیگا۔
سیدی۔ یہ عورت کے مُنھ کون لگے۔
قمرن۔ لگ جاکے روٹیون سے۔
سیدی۔ اب تم عورت ہو تمسے کون کہے اور کیا کہے۔

قمرن - چلو اب گھر جاکے سو رہو۔

کدرا - (گھر مین آکر) دیکھو ہماری مان چند روز کی مہمان ہین
انسے کیون لڑتی ہو جانی۔

قمرن بے چین تھی کھٹیا سے کوئی سو ہتی دفعہ اُٹھی اور
کدرا سے بار بار کہتی تھی ارے تو میرے ساتھ ساتھ ذرا
ڈیوڑھی تلک چلا چل مین تجھے دو اشرفیان دونگی۔ کدرا
حیران کہ یا الٰہی یہ ڈیوڑھی کیسی اور یہ کہتی کیا ہی۔ پاگل تو
تھا ہی دروازے مین قفل لگا دیا۔ مگر اسکی مان نے کئی بار
سمجھایا کہ ذری جاکر ڈیوڑھی تو دیکھ آ معلوم تو ہو کہ یہ تھی
کہان۔ مگر کدرا نے بات کو ٹال دیا۔ اسکی یہ راے تھی کہ
چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مگر قمرن ہاتھ سے نہ جائے
اُسنے ٹھان لی تھی کہ قمرن کے پانون سے پانون باندھکر
بیٹھونگا۔ آنکھون کے سامنے سے علیحدہ نہ کرونگا۔

قمرن - ارے تیرے یہان پنکھا تک نہین ہی ظالم۔

کدرا - ہجور پنکھا مین آپ بنا جاتا ہون بس۔

راوی - میان بیوی کی باتین کتنی اچھی ہین۔

قمرن - یا اللہ یہ کس عذاب مین مَین پڑی۔

کدرا - جانی کچھ عجاب (عذاب) نہین ہی۔ تمکو ہم ——

ساس - ارے اس موئی ہرجائی کو کوئین مین ڈھکیل دے۔

قمرن - اور اس موئی بڑھیا کی بوٹیان چیلون کو دے۔
انڈے بچے والی چیل چلو - انڈے بچے والی چیل چلو۔

ساس - بوٹیان دے چیلون کو اپنی مان کی۔

قمرن - تیری - تیری - تیری بوٹیان۔

کدرا - مان تم نہین مانتین۔ ایک تو اللہ اللہ اور کھدا کھدا
کرکے یہ ملی ہین اور اوپر سے تم اُلٹے لڑتی ہو۔

قمرن - ارے اس زنٹ بڑھیا کی عمر بڑھتی جاتی ہی اور یہ مرتی
نہین۔ اس مونڈی کاٹی کو سنکھیا دے دے۔

کدرا - کمرن دیکھو محلے مین سب لوگ دشمن ہین۔

قمرن - کیسا محلہ - جو بولے تو باندھ کے پٹوا دون۔

اتنے مین للتوا کی آواز آئی۔ دروازے پر سے اُسنے
للکارا کدرا کدرا جری (ذری) درواجا (دروازہ) کھول دے
یہ تو مین ہون للتوا۔ ارے جوف (زدف) ہی تیرے اوپر۔
دو بجگئے اور اب تلک تیرے گھر مین گل (غل) مچ رہا ہی محلے
سے نکالا جائیگا تو۔ کدرا نے دروازہ کھول دیا۔ للتوا اندر آیا
پوچھا کمرن کہان ہین۔ کہا بھائی کوٹھے پر آؤ۔ للتوا کو لے کر
کدرا اوپر آیا۔ للتوا نے کہا کمرن سلام۔ قمرن کسیقدر شرمائی
کدرا کو حکم دیا کہ جاکے منشی مہراج بلی کو بلا لاؤ اسنے پوچھا کہ
منشی مہراج بلی کون۔ اُسنے کہا جو صفائی کا ٹھیکہ لیے ہوئے ہین

کدرا - سپھائی کا ٹھیکا کیسا۔

للتوا نے کہا ہم بتائین جی۔ تم یار محمد کھان (یار محمد خان)
کو ساتھ لیجاؤ۔ وہ بھی سپھائی مین نوکر ہی۔

کدرا نے جاکے یار محمد خان کو جگایا اور کہا منشی مہراج بلی
سے ہمین کچھ کہنا ہی ہمارے ساتھ چلو۔ اُسنے کہا کچھ سڑی
ہوا ہی بے۔ دو بجگئے اور اسوقت منشی جی کو جگائیگا۔ کہا یہ
ضروری کام ہی یہ دونون تو منشی مہراج بلی کے ہان گئے۔

اب ادھر کا حال سنیے کہ قمرن للتوا کے ہاتھ مین ہاتھ
دیکر کوٹھے کے نیچے اُترین۔ للتوا کو حکم دیا کہ ڈول بھر کر
صحن مین چھڑکاؤ کر۔ اُسنے کہا مسلمان کا ڈول ہم نہ چھوئینگے
قمرن نے جھلا کر ایک چپت جمائی مونڈی کاٹے ابھی بھر۔
للتوا نے ڈول بھرا اور چھڑکاؤ کیا۔ چٹائی بچھا کر قمرن بیٹھی اور

للتوا کو بھی بٹھایا۔
للتوا۔ اور تو چلی کہان گئی تھی کمرن۔ وہ۔
قمرن۔ (گالون پہ ہاتھ پھیر کر) تجھے کیا۔
للتوا۔ ہم پیٹے گئے۔ جوتیان پڑین۔ اور۔
قمرن۔ خوب ہوا۔ چلو للتوا بھاگ چلین۔
للتوا۔ ہمکو کدرا مار ہی ڈالیگا۔ وہ پہلوان ہی اور ہم دُبلے پتلے آدمی۔
قمرن۔ مورا دِن دِن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے
ارے مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے۔
للتوا۔ پھجلے کو جانتی ہو۔ برف والا۔ پھجلے (فضلے)
قمرن۔ (گلے لگا کر) میر اللتوا مین تیری لونڈی ہو جاؤن اُسکو بلا دے۔ میری تو اُسپر جان جاتی ہی۔ ہاے مین کیا کرون مین اُسکی لونڈی ہو کے رہونگی۔
للتوا۔ اچھا اُسکے گھر پڑ جاؤ گی کمرن۔
قمرن۔ ابھی ابھی اسی دم تو اُسکو بلا تو دے۔
للتوا۔ کدرا کو آ لینے دو تو ہم بلا لائین۔
قمرن۔ جب وہ موندی کاٹا آئیگا تو پھر کیا ہو سکیگا۔ ارے اب وہ پھر کسا کھا چکا ہی۔ دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہی۔ ایسے مین وہ نہین ہی مین تیرے صدقے فضلے کو بلا دے۔
للتوا۔ اے ہم تو راجی (راضی) کر لینگے۔ کدرا سالا بڑا بیوکوف (بیوقوف) ہی ایک چلمے مین تو آجائیگا۔
قمرن۔ نہین جانی مین تیرے صدقے ابھی ابھی فضلے کو بلا دے۔ اچھا ایک کام کرو۔ جو ہم کہین مانو گے۔
للتوا۔ جو کہو ہماری جان تک تمپر سے قربان ہی جانی۔
قمرن۔ اچھا تم اپنے ساتھ ہمین بھگا لے چلو کانون کان جو کسیکو معلوم ہو۔
للتوا۔ کدرا سے ڈرتا ہون جانی مین تو ابھی ابھی راجی ہو جاتا۔
قمرن۔ ارے جانی دیکھ پچھتائیگا پھر ایسا وقت نہ ملیگا۔ ع

	گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین	

اسوقت ہم تمھارے ساتھ چلنے کو راضی ہین پھر نہین معلوم دل مین کیا آئے اور ایسا موقع ملے یا نہ ملے۔
للتوا۔ لے اب ہم تو بڑی مشکل مین پڑے ایک دل تو کہتا ہی کہ کمرن سی معسوک (معشوق) کو بھگا لے چلین اور ایک دل کہتا ہی کہ ابے کیون شامتین آئی ہین۔ وہ جوتے کدرا برسائیگا کہ چاند مین ایک بال دکھہ نہ پڑیگا۔
قمرن۔ اسوقت جی گھبرا رہا ہی ہاے کیا کرون۔
للتوا۔ ای تو جلدی کاہے کی ہی۔ اچھا قمرن یہ بتاؤ کہ تم بھین کہان۔ ہمکو اچھا تمنے جلیل (ذلیل) کیا ہی۔
قمرن۔ میری تو تیرے اوپر جان جاتی ہی۔
للتوا۔ پھر ہمارے ساتھ نکل چلو کسی طرح۔
قمرن۔ ہم اب تیار ہین کسی روز کیا معنی۔
کدرا جا کے مہراج بلی کو بلا لایا۔ ائین! قمرن! تم یہان کہان۔ یہ کیا ماجرا ہی۔ بھئی۔ کدرا نے کہا۔ جی حجور ماجرا کیا ہماری عورت ہی۔ اسمین ماجرا کیا ہی۔ آپ ہی لوگ رئیس سردار لوگ جو ایسا کرین تو ہم گریبون (غریبون) کا کہان ٹھکانا ہی۔
قمرن نے ڈانٹ بتائی۔ تو الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔ اللہ کرے تیرا مردہ دیکھون۔ تیری کھاٹ لٹکتی ہوئی نکلے تجھپر بجلی گرے آسمان پھٹ پڑے۔ کدرا اُتر کر نیچے ہو رہا چلم بھر کر للتوا کو دی اور باتین کرنے لگا۔
ادھر منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان لے یہ داستان تو سناؤ

کہ تم یہان کیونکر پہونچین۔ قمرن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کیا کہون منشی جی ہماری باجی ہماری جان کی دشمن نکلین۔ یہ اُنھین کی عقل سے ہمنے یہ بُرا دن دیکھا۔ نہین تو کانون کان کوئی خبر بھی نہ ہوتا۔ اُنھین نے کہا کہ نواب رونق جنگ کی بیوی نے کہا ہی کہ قمرن کو ہمارے پاس لاؤ تو ہم محمد عسکری کا ادر اُنکا نکاح کرا دین۔ اُنکی عقل کیا جانے کہان تھی۔ منظور کر لیا ایک ڈولی پر ہم سوار ہوے ایک پر باجی۔ راستے مین آندھی آئی ڈولی سے اُترتی ہون تو اِس مردار کا مُنھ دیکھا (ساس کی طرف مخاطب ہو کر) اللہ کرے یہ ڈائن کہین مرے۔

اتنا کہنا تھا کہ اُسکی ساس گرج کر بولی۔ ڈائن تو تیری امان۔ وہ مردار جنو کی خالہ۔ ڈائن تیرا کنبہ موئی ہرجائی تو تو اس قابل ہی کہ کھڑے کھڑے چنوا دے۔

قمرن اور اُسکی ساس مین آدھ گھنٹے تک گلخپ رہی اُسکے بعد مہراج بلی نے قمرن سے دریافت کیا کہ کیا کدرا کو یہ بھی معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہو۔ کہا نہین مجھسے دھر دھر کے پوچھتا ہی مگر مین بتاتی نہین ہون اور نہ بتاؤنگی ایسی کچی نہین ہون۔

مہراج بلی۔ تمنے یہ کیا غضب کیا کہ مجھکو بلُوایا اسوقت۔

قمرن۔ اب کوئی ترکیب ایسی بتاؤ کہ اس سے چھٹکارا ملے مین تو مر جاؤنگی یہان ارے (زور سے) برف کا پانی لا جلا ہوا پانی لا کیوڑا ڈال کے آب خاصہ چھان کے۔

للتوا۔ ہان ا۔ یہ بات۔ ارے کدرا اب تیرے کابل (قابل) نہین رہی کدرا۔ ہماری تو جان اسپر جاتی ہی۔ چاہے مارے چاہے کوٹے چاہے گالیان دے۔ چاہے کوسے۔ چاہے سو کرے۔

للتوا۔ اجی اب برف دو۔ کیوڑا ڈال کے پانی تو لیجاؤ۔

منشی مہراج بلی نے کہا ہے اب ہم رخصت ہوتے ہین مگر جو ہمنے کہا ہی وہ یاد رکھنا۔ لے خدا حافظ۔

اب سنیے کہ جس دن شام کو نازو اور قمرن ڈولیون پر سوار ہو کر چلی تھین اُس روز نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین مسخرے صاحب اشعار تصنیف کر رہے تھے اور نواب صاحب کے فرشتے خان کو بھی خبر نہین کہ گھر مین کیا ہو رہا ہی۔ عین اس گفتگو اور شعر خوانی کے وقت قمرن اور نازو خوش خوش ڈولیون پر سوار ہوئی تھین۔

خیر اب سُنیے کہ مہراج بلی اور للتوا جو مکان سے گئے تو کدرا نے دروازہ بند کر لیا اور قمرن کے ہاتھ جوڑے اور کہا دیکھو جنیا اب نہ بھاگنا۔

کدرا ایک بوریے پر سو رہا۔ صبح کو جو اُٹھا تو قمرن کو نہ پایا نہایت تشویش ناک ہوا کہ یا اللہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔

جلسہ درہم و برہم ہو گیا

نواب محمد عسکری صاحب ہوا کھا کر شام کو جو ڈیوڑھی پر آئے تو پہرے کا سپاہی پُرانے سپاہیون مین سے نہ تھا۔ انھون نے اسکا چندان خیال نہ کیا۔ دو ایک اور آدمی ڈیوڑھی پر بیٹھے تھے وہ بھی سب نئے۔ محلسرا مین گئے تو ایک دالان مین نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کرسیون پر بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ این! اے لو! یہ بشیر الدولہ کب آئے محمد عسکری دنگ کہ بشیر الدولہ یہان کہان اور لطف یہ کہ قمرن کے ہان بیٹھے ہین۔ انسے دو دو باتین کر کے کہا مین ذرا کپڑے اُتار لون تو ابھی آتا ہون کھٹ کھٹ کرتے ہوے کوٹھے پر گئے تو اور بھی دنگ ہوے۔ اَئین! قمرن۔ نازو۔ ارے یہ دونون کدھر چلدین۔ دیکھتے ہین تو عفت آرا

ائین! تم سیان کہان ہین۔ وہ مسکرائین۔ آؤ۔ آؤ۔ اندر آؤ۔
کمرے مین گئے تو نادر جہان بیگم۔ ائین! یہ کیا ماجرا ہی بھئی۔ کیا
خواب دیکھ رہا ہون۔ ائین! واللہ میری عقل نہین کام کرتی۔
عفت آرا بیگم نے کہا یہ تمنا بھی کس کا نام لیا تھا۔ قمرن
اور نازو۔ یہ کون ہین۔ قمرن تو چوڑی والی ہی۔ پہلے تو نواب صاحب
کا رنگ فق ہوگیا۔ بعد ازان مارے غصے کے منھ لال ہوگیا
آنکھون مین خون اُتر آیا۔ نہ قمرن نہ نازو نہ وہ مغلانی نہ وہ
مہریان نہ وہ خواصین۔ سب نیا کارخانہ۔ نازو کے عوض
عفت آرا۔ اور قمرن کی جگہ نادر جہان بیگم۔ اللہ اللہ خیر صلاح
غصے مین نیچے اُترے۔ بشیر الدولہ نے چھیڑنا شروع کیا کہیے
حضور بیگم صاحب سے ملاقات ہوئی؟ کہا ہان۔ مگر ہماری کچھ
سمجھ مین نہین آتا ہی کہ آپ کتنی دیر سے یہان تشریف رکھتے ہین
(رونق جنگ کی طرف مخاطب ہو کر) بھئی میرے پاس
ابھی ایک آدمی گیا کہ نواب رونق جنگ صاحب نے بلایا ہی
اور بڑا ضروری کام ہی جلد چلیے یہان جو آیا تو بشیر الدولہ بہادر
بیٹھے ہوے ہین کوٹھے پر گیا تو آپ کی بیوی اور ہماری بیوی
اب میری سمجھ مین خود نہین آتا کہ یہ معاملہ کیا ہی یہان جو لوگ
رہتے تھے وہ کہان بھاگ گئے اور ہی کیا ماجرا۔ بشیر الدولہ
ہین اور ہم اور آپ۔

نواب صاحب نے حسین علی خواص کو بلوایا اور کل حال
اُس سے بیان کیا۔ اُسکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ کیا اسرار ہی۔ کہا
خداوند حکم ہو تو نازو کے میکے جاؤن اور وہان دریافت کرون
کہ یہ کیا طلسم ہی۔ حکم ہوا کہ ضرور جاؤ اور جلد آؤ حسین علی قمرن
کے میکے گئے تو دیکھا کہ چنو کی جورو کھچڑی کھا رہی ہی کہا آؤ کھچڑی
کھاؤ۔ بسم اللہ کر کے حسین علی ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا۔

ضعیفہ۔ کہان بھول پڑے آج اتنے وقت حسین علی۔
حسین علی۔ آج خیریت نظر نہین آتی۔
ض۔ کیا! یہ کیون۔ کیون یہ کا ہے سے۔
ح۔ قمرن اور نازو کہان ہین۔
ض۔ تمھارے یہان۔ تم آتے کہان سے ہو۔
ح۔ وہان تو نہین ہین۔
ض۔ کیا! وہان نہین ہین!۔
ح۔ نواب صاحب جو ابھی ہوا کھا کے آئے تو نہ نازو کو پایا
نہ قمرن کو۔ نواب صاحب کی بیوی اور سالی اور نواب
بشیر الدولہ اور رونق جنگ بیٹھے تھے۔ نواب صاحب کو
بڑی حیرت ہوئی اور حیرت کی بات ہی ہی۔
ض۔ ہی ہی۔ ارے لوگو مین اب کیا کرون۔
ح۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔
ض۔ مین تو اُسی ڈیوڑھی پر اپنا سر پھوڑ ڈالونگی ارے لوگو
یہ کیا سنائی سنائی۔ ارے دونون کی دونون غائب ہوگئین
ہائے مین کیا کرون۔
ح۔ اب ڈھونڈھین تو کہان ڈھونڈھین۔
ض۔ آخر گھر مین کوئی اور ہی یا سب مر گئے۔
ح۔ سب نئے نئے آدمی ہین پرانا ایک نہین۔
ض۔ یہ ہوا کیا! یا اللہ مین خواب دیکھ رہی ہون ارے
یہ کیا ہوا لوگو۔
ح۔ نواب صاحب خود ہکا بکا ہین۔
ض۔ تم جا کے نواب کو ذری یہان تک توسے آؤ۔ یہ سب
انکی بیوی اور سالی کا فتور ہی۔ ان ہی دونون نے ملکر
یہ گل کھلایا ہی۔ ہم سمجھ گئے مگر خدا جانے کہان غائب

کر دیا (روکر) کہین مروا تو نہین ڈالا۔ کیا تعجب ہی۔ یہ کمبخت سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی۔

ح۔ جی نہین۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔

ض۔ ارے تم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی مثل نہین سُنی کہ سوت چون کی بھی بُری ہوتی ہی۔

ح۔ کہتی تو تم سچ ہو۔ مگر ایسا ہو نہین سکتا۔

ض۔ ارے مین کیا کرون لوگو یہ کیسا غضب ہو گیا میری بچیان کہان غائب ہو گئین۔

ح۔ گھبراؤ نہین اللہ کو یاد کرو۔

ض۔ ارے میرا دل تو اسوقت میرے قابو مین نہین ہی ہاے مین کیا کرون میرے اللہ۔

ح۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ یہ غائب کہان ہو گئین کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

ض۔ ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کی چالاکیان ہین۔ ہاے مین تو جیتے جی مر گئی۔

اتنے مین ماما بازار سے آئی تو دیکھتی کیا ہی کہ بیوی پیٹ رہی ہین اور آنکھون سے آنسو جاری ہین۔

ماما۔ اے بیوی خیریت تو ہی ہی یہ کیا ماجرا ہی ابھی تو مین اچھا چھوڑ گئی تھی۔ یا میرے اللہ خیر کیجیو کچھ طور بیطور ہین۔

ض۔ ہاے نازو قمرن تمکو کہان ڈھونڈھون۔ ارے یہ چاند سی صورتین کہان چھپ گئین میرے اللہ (سینے پر دوہتڑ مار کر) ہاے کیا کرون۔

ماما۔ (زمین پر بیٹھکر) ہی ہی یہ کیا ہو گیا۔

ض۔ ارے میرے اوپر آسمان پھٹ پڑا۔ قمرن اور نازو دونون غائب ہو گئین۔ خدا جانے یہ کیا معاملہ ہی سمجھ مین نہین آتا

ماما۔ ای تو کہین پتا نہین ملتا یہ عجب گو مگو کا معاملہ ہی خدا خیر کرے۔

ض۔ ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کا سارا کیا دھرا ہی۔ مجھے خوف یہ ہی کہ کہین مروا نہ ڈالا ہو۔ ہاے میری بچیون پر کیا بنگئی۔

ماما۔ حضور یہ آپ کا خیال ٹھیک ہی۔ سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی کون تعجب ہی۔

حسین علی۔ ایسا ہو نہین سکتا۔

ماما۔ اے میان کیا کہتے ہو۔ ہزارون سانحے ایسے ہوے ہین۔ یہ آگ بہت بُری ہوتی ہی۔

ان سب نے ملکر لاکھ لاکھ فکر کی کہ کوئی معقول تدبیر نکلے مگر ایک نہ چلی۔ ضعیفہ نے حسین علی سے کہا کہ اب تم نوابصاحب کو ذرا بہیان بھیجدو تو شاید کوئی تدبیر نکلے۔ بغیر اُنکے آئے کچھ نہ ہو سکیگا۔

حسین علی نے واپس آنکر نواب صاحب سے عرض کیا کہ خداوند وہان تو رونا پیٹنا ہو رہا ہی۔ چنو کی جورو کو ذرا بھی حال نہین معلوم کہ نازو اور قمرن کہان ہین وہ بچاری ڈاڑھین مار مار کر رو رہی ہی۔ مگر حضور یہ ہوا کیا۔ قمرن اور نازو اور اتنی عورتین مغلانیان مہریان۔ اور وہ سب نذار داندر سے باہر تک سب نئے نئے آدمی ہین۔

اتنے مین چڈا گلخیر وآئے۔ کہا حضور سنا قمرن بھاگ گئین

نواب صاحب نے کہا بھئی ہماری عقل تو کام نہین کرتی کہ یہ کیا معاملہ ہوا نواب صاحب نے بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو نہین چھوڑا اور مسخرے اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر کو لیکر باغ گئے اور وہان سکوت ہونے لگی۔

مسخرہ۔ حضور نواب بشیر الدولہ کو للکارین۔

نواب۔ وہ پیٹ چلیگا بڑا ہتھ چھٹ ہی۔

مسخرہ - تو کیا حضور ڈرتے ہین اُنسے -
نواب - میرا لنگوٹیا یار ہی -
چھٹن - وہ انکے بگڑنے سے کیا ڈر جائیگا -
نواب - وہ لپوٹا دبے بیٹھے گا بھائی -
مسخرہ - اچھا نواب رونق جنگ سے دریافت کرو کہ یہ کیا اسرار نہانی ہی - نہ قمرن نہ نازو نہ کوئی خادمہ - اور پہرے والے تک بدلے ہوے - یونان کا تختہ بھی یون ہی غرق ہو گیا تھا - اچھی دل لگی ہی -
نواب - ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو دل لگی سوجھتی ہی یا خدا یہ اتنے آدمی سب کے سب کہان اُڑ گئے طوفان آیا تھا آندھی آئی - یہ ہوا کیا - ذرا سمجھ مین نہین آتا واللہ - کہ یہ کیا ماجرا ہی -
آغا - یہ سب کارستانی اُس بوڑھی مغلانی کی ہی واللہ مین سچ کہتا ہون -
مسخرہ - بس بس ہزار بات کی ایک بات کہی - ع

لو گو مین پہلے ہی سے کہتی تھی ڈنکے کی چوٹ
بوڑھی مغلانی یہ ڈھڈو موئی ہی بُھن پیری

نواب - نہین یار یہ سب کرتوت اس بشیر الدولہ کے ہین بڑا وہ ہی -
مسخرہ - ہان اسمین بھی شک نہین - شرارت تو انکے چہرے سے برستی ہی - ع

تیرے ہی سب ہین یہ کرتوت ارے نواب بشیر
سچ زنا خی نے کہا تھا تو مرا ہیری ہی

نواب - بھئی یہ باتین اسوقت ہمین اچھی نہین معلوم ہوتین ہمارا اسوقت دم گھبرا رہا ہی -

چھٹن صاحب - یار ممن اور داروغہ کو بلواؤ -
حسین علی خدمتگار نے ایک مالی کو حکم دیا کہ جاکر داروغہ صاحب اور ممن کو بلا لاؤ کہو کہ ٹم ٹم مین آئین - مُشکی گھوڑا جتوانا تیز آئیگا - مالی کے کہتے ہی ممن اور داروغہ ٹم ٹم پر سوار ہوے اور باغ مین آئے - نواب صاحب کو اُداس دیکھکر پوچھا کیون خیر باشد - یہ سناٹا کیسا ہی - نازو اور قمرن کہان ہین یہ کیا - نواب صاحب نے کہا - ع

ہر بلائے کز آسمان آید

کیا ؟ - ہر بلائے ؟ - بلا دشمنون کے گھر مین مسخرے نے افسوس کے ساتھ دبے دانتون کہا غضب ہو گیا -
کیا ؟ غضب ! بھئی یہ کیا ماجرا ہی یار سب کے سب چپ اور قمرن اور نازو ندارد حضور فرمائین تو آخر یہ کیا بات کیا ہی -
داروغہ - خداوند اب تو یارائے ضبط نہین -
ممن - آغا صاحب یہ کیا بات کیا ہی خداوند -
مسخرہ - ارے یار قمرن اور نازو کا پتا نہین ہی -
ممن - واللہ کیا گھر کے اندر سے بھاگ گئین -
نواب - نازو اور قمرن کی جگہ ہماری بیوی اور عفت آرا موجود ہین -
غرض کہ ان سب نے ملکر لاکھ لاکھ فکر کی مگر کوئی عمدہ تدبیر نہ نکلی - اور سب بار بار یہی کہتے تھے کہ یہ ہوا کیا -
بی قمرن کے حال سے تو ناظرین بخوبی واقف ہین کہ وہ کدرا کے مکان مین داخل ہوئین اور وہان گلخپ ہونے لگی - اب بی نازو کا حال سنیئے کہ جسوقت زور سے آندھی آئی قمرن کی ڈولی تو کہار کدرا کے ہان لے گئے سکھائے پڑھائے تو تھے ہی اور کدرا کو بھی یار لوگون نے

خبر کردی تھی- جب ڈولی گدڑا کے دروازے پر پہونچی اور قمرن
اُتریں تو گدڑا نے پکڑ لیا- کہار سیدھے لمبے ہوے اور ناز و کی ڈولی
کہارون نے سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر پہونچائی ناز و نے کہارون کو
تاکید کی کہ قمرن کی ڈولی بھی ڈھونڈھ لاؤ- دو گھنٹے تو ہوے بیٹھے ہی بیٹھے
اڈے پہونچے اور کسی نے ان سے کہدیا کہ قمرن آندھی کے سبب سے
نواب صاحب کے یہان لوٹ گئین اُنکو تلاش کروانا بیکار ہی-

ناز و نے کہا تو اچھا اب مین کل حاضر ہونگی مگر سطوت بہو
نے کہا بھلا کون عقل کی بات ہی کہ اس آندھی پانی مین ماری
ماری پھرو کیا سرا مین ہو- آندھی نکل جائے تو چلی جانا-

ناز و- سمر کا کام ہی ایک جلدی کا-

سطوت بہو- جھوٹی ہو کوئی کام دام نہین ہی-

ناز و- حضور اللہ جانتا ہی ضروری کام ہی-

سطوت بہو- ذرا آندھی کم ہو جانے دو پھر چلی جانا-

ناز و- حضور دیر ہو جائیگی-

سطوت بہو- ای تو ذرا ٹھہر جاؤ- آدمی کسی کا کہنا بھی
مانتا ہی بڑی وہ ہو-

ناز و- ے حضور تو خفا ہوئی جاتی ہین اللہ قسم بڑا
ضروری کام ہی-

سطوت بہو- اچھا ے اب کب آؤگی-

ناز و- کل پرسون تک پھر آؤنگی حضور- اور اگر کسی ضروری
کام مین پھنس گئی تو مجبوری ہی-

سطوت بہو- ارے ابھی مینھ برس رہا ہی ذرا ٹھہر جا
آخر جلدی کس بات کی ہی-

ناز و- کچھ نہین بیگم صاحب مجھے قمرن کی طرف سے تشویش
ہو گئی تھی مگر اب معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے ہان پہونچ گئین
ابھی بچہ ہی طرح طرح کا ڈر معلوم ہوتا ہی خداوند-

س- نواب لٹو ہین اُسپر- مین سنتی ہون بہت ریجھے ہوے
ہین- کیون ناز و-

ناز و- (بات کو ٹال کر) سنا ہی کہ نواب محمد عسکری صاحب
کی بیوی ابھی کلکتہ ہی مین رہینگی-

س- ہان پارسال آئینگی-

ناز و- (دل مین بہت خوش ہو کر) پارسال آئینگی-

س- ہان پارسال آئینگی-

ناز و دل مین بڑی خوش ہوئین کہ نادر جہان بیگم اب
ایک سال تک غائب رہینگی- اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ محلسرا
مین نادر جہان بیگم دندنا رہی ہین-

دو گھنٹے کے بعد ناز و کو سطوت بہو نے رخصت کیا-

کہارون نے پوچھا ڈولی کہان لیچلین-

ناز و نے کہا تم چلو ہم راستہ بتا دینگے نواب محمد عسکری
صاحب کے مکان پر ڈولی اُتروائی اور دوڑتی ہوئی اندر
آئین- تو نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو دیکھا
کہ بیٹھے باتین کر رہے ہین-

بشیر الدولہ کو دیکھکر شرمائین کہ یہ اجنبی یہان کون آگیا
رونق جنگ نے کہا کوٹھے پر چلو- قمرن اور نواب دونون
بیٹھے ہین- ناز و اوپر گئین تو- ع

کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہی

قمرن نہ نواب نہ وہ بوڑھی عورت مغلانی نہ وہ جہری
بالکل کایا پلٹ ہو گئی-

جبشن- ای کسکے پاس آئی ہو اور کون ہو-

ناز و- قمرن- قمرن- بی مغلانی- ائین!-

تھری - بہن کسکو پوچھتی ہو۔
نازو - کسکو بتاؤن -
تھری - اَیَن! یہ عجب تماشا ہی-
نازو - کوئی ہمارے دل سے پوچھے -
عفت آرا - (کمرے مین سے) تھری کون ہی بُلا لو-
نازو نے جو کمرے کے اندر قدم رکھا تو کٹ گئی جُھک کے آداب عرض کیا -
عفت آرا بیگم نے کہا آؤ آؤ اندر آؤ - اسوقت تم یہان کہان نازو - ع

| کاٹو تو لہو نہین بدن مین |

گھبرا گئی - حضور ہی کے سلام کو آئی تھی - مین نے کہا ذرا جا کے حضور کی زیارت کر آؤن -
عفت آرا - ہمارے سلام کو آئی تھین - ارے یہ قمرن کہان چلی گئین سنتے ہین کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی بڑا افسوس ہوا-
نازو اسکا جواب دینے بھی نہین پائی تھی کہ نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آئین - نازو انھین کا نام ہی اور وہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہین - ہمین اُنکے دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہی - یہ اسوقت کہان بھول پڑین -
نازو بہت ہی شرمائی گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے پڑے -
نادر جہان - کیون کیون یہ پسینا کاہے سے آیا -
نازو - سرکار - حضور ـــــ
نادر جہان - قمرن کو تو بڑا عروج ہوا - نوکری سے کے پائین بیٹھتی تھی آن کے - بازار کی پھرنے والی عورت منہار کی چھوکری - اور ہماری سوت! اُسکی کبریائی ہی - اب ہی کہان علیحدہ مکان لیا ہوگا اُسکے لیے -

نازو مارے شرم کے بھاگی اور سیدھی اپنے گھر پہونچی - بڑھیا نے کہا ارے بابا بتاؤ تو یہ ہوا کیا - قمرن کہان ہی نازو رونے لگی - امّی جان ہمکو قمرن کا حال کچھ نہین معلوم ہی خدا جانے کہان ہی اسوقت ہم تو بڑے پھنسے -
نازو نے پوری سرگذشت مِن وعَن کہہ سنائی تو ضعیفہ نے دوہتڑ پیٹنا شروع کیا ہی مین کہین کی نہ رہی - ارے مین تو اُسیوقت تاڑ گئی تھی جب تجھ سے اور سطوت بہو سے کانا پھوسی ہوئی تھی - بس مین سمجھ گئی - نادر جہان بیگم کو کسی نے خط یہان سے بھیجا ہوگا کہ اسکے دیکھتے ہی تم چلی آؤ - وہ وہان سے چڑھ دوڑین تم اور قمرن تو ڈولیون پر سوار ہوئین اور راستے مین تفرقہ پڑ گیا تو کہین وہ کہین - اور گھر مین جو عورتین نوکر تھین اُنکا بھگا دینا کون بات تھی - عفت آرا اور نادر جہان سب مکان پر آ کے قابض ہو گئین - اب نواب کی بھی وہان دال نہین گلتی اور جو اُسکے میان کو معلوم ہو گیا تو نالشم نالشا ہوگا اور فضیحتا ہو گا اور قمرن کو وہ لیجائیگا اور ہماری روٹیان جائینگی تیری بدعقلی سے یہ ہوا ہمنے کہا تھا کہ قمرن کم سِن ہی تو اُسکو عقل سکھائیگی مگر اُلٹی ہو گئی - ہم سمجھے کچھ تھے ہوا کچھ اور -
نازو - امی جان وہ اب ہونگی کہان اسوقت -
ض - وہ سیدھی پہونچی ہوگی اپنی سُسرال -
نازو - ہی ہی - تو پھر اب وہ کاہے کو آنے دیگا -
ض - معلوم ہوتا ہی کہ کہارون کو سکھا دیا تھا کہ قمرن کی ڈولی کدرا کے یہان لیجانا - اچھا تیری ڈولی کہار کہان لیگئے تھے -
نازو - سطوت بہو کے یہان - اور کہا قمرن آندھی کے مارے پلٹ گئین - دو ڈھائی گھنٹے ہمکو اُٹھنے نہ دیا اسکے بعد جو ہم

آتے ہین تو نادر جہان بیگم اور نواب وثوق جنگ کے گھر کے لوگ۔ ہمسے نادر جہان بیگم نے پوچھا کہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہین۔ مجھے بڑی شرم آئی کٹ گئی ہین۔

ض۔ یہ بھی لڑکپن کیا۔

نازو۔ پھر کیا کہتی امّی جان۔

ض۔ اب کل ہم چلینگے۔

نازو۔ ای ہی۔ کچھ کہہ نہ بیٹھین۔

ض۔ وہ کیا کہینگی۔ کہینگے ہم۔

نازو۔ مین تو ڈر گئی امّی جان۔

ض۔ اسمین کوئی شک نہین کہ قمرن ہین اپنی سسرال ہی مین۔ اور کہین اگر ہون تو ہم کچھ ہارتے ہین جسکا جی چاہے بدلے ہمسے۔ اور کدھر اب بھلا کہان بھیجیگا توبہ توبہ۔ یہ دل سے دور رکھو۔

نازو۔ رات کو وہ بھاگ بھی نہین سکتی۔ کل کی چھوکری دوسرے ڈرپوک۔ تیسرے پہنے اوڑھے چور چکار لے تو لینے کے دینے پڑین۔

ض۔ اب بھاگنا واگنا سب دل سے دور رکھو۔

نازو۔ دیکھیے خدا کیا کرتا ہی۔

کل وہ باجی نے مری جان پہ آفت ڈھائی
مرتے مرتے ہین بچی لو گو بہت گھبرائی

باجی اور ہم جو ہوے ڈولیون پر جاکے سوار
بس کوئی دو ہی قدم پہونچے کہ آندھی آئی

کیا بتاؤن مین زناخی وہ ہوا اندھر تھا
ہاتھ کو ہاتھ نہین دیتا تھا بھی نظر آئی

اور وہ ٹھہرا موے در گور گنوارون کے لٹھ
سے کے ڈولی کو جو بھاگے تو نہ پھر ٹھہرائی

گھر بھی چھوٹا مرے نواب بھی تجھسے چھوٹے
کس مصیبت مین پڑی ہاے مین بی ہمسائی

خاتون برق دم پری جھم نواب شہزادہ بیگم غافل سو رہی تھین نیچی پلنگڑی چاندی کے پائے۔ نواڑ نئی۔ بریلی کی دری سوتی قالیچہ۔ اور سفید بگلے کے پر کی سی چادر کے اوپر بیلے چنبیلی کے پھول۔ سرھانے پر ایک جھجھری کوری اُسپر چاندی کی کٹوری۔ کیوڑے کا شیشہ کیوڑا منشی نثار حسین نثار کی دکان کا کہ اگر دو بوند ایک گھڑے مین ڈالدیجئے تو ہفتے بھر تک مہکا کرے۔ ایک جبشن میٹھی پھولون کی پنکھیا جھل رہی ہی۔ کوئی پانچ بجے ہونگے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی اور شہزادہ بیگم کے ولایتی کتّے نے بھونکنا شروع کیا۔ عبد اللہ خان خدمتگار کی آنکھ کھل گئی۔ پوچھا کون۔ آواز تو نہین آئی مگر پھر کسی نے دستک دی اور کُتّے نے اور بھی بھونکنا شروع کیا۔ عبد اللہ خان نے کُتّے کو للکارا۔ چپ رہ ہائین! ہائین۔ ارے چُپ۔ پھر کسی نے دستک دی۔ تو عبد اللہ خان دروازے کے پاس گئے۔ کون صاحب ہین جبشن نے دوڑ کے کہا ارے کھولتا نہین۔ عبد اللہ خان پوچھ لو پہلے اتنے مین کسی نے بڑے زور سے دروازے پر تھپکی دی تو عبد اللہ خان نے کہا ارے صاحب کون ہو اتنے مین پانچ بجے تب تو عبد اللہ خان بھی شیر ہوگئے چٹ دروازہ کھول دیا تو ایک کمسن نوعمر عورت جھم جھم کرتی ہوئی اندر آئی۔ عبد اللہ خان نے پہچانا نہین کہ یہ کون ہین مگر صورت شکل چال ڈھال لباس نے ایسا رعب جمایا کہ الگ ہٹ گیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین۔ اُنھون نے جواب نہین دیا

اور کہا ہمکو زینہ بتا دو- عبداللہ خان نے سات دفعہ سلام کیا
حضور یہ زینہ ہی- یہ کوٹھے پر گئین جہان شہزادہ بیگم آرام
کر رہی تھین جلشن دنگ کہ یا اللہ یہ کون ہین اور اسوقت
کہان سے آئین-

اس پری پیکر غیرت قمر نے جاتے ہی شہزادہ بیگم کا شانہ
پکڑ ہلایا تو وہ کھڑ بڑا کر اُٹھ بیٹھین- اخاہ ممولا بیگم ہین
ای بہن اسوقت کہان- انھون نے کہا- این چہ خوش- چلی جاؤن
لو جاتے ہین- جیسے ہی یہ جانے لگین- شہزادہ بیگم نے ہاتھ پکڑ لیا-

شہزادہ- ادئی یہ آئین کیا اور بھاگی کیا جاتی ہو-

ممولا- تمنے بات ہی ایسی کہی اسوقت کہان؟

شہزادہ- ای تو بہن یہ تو بات کہنے مین آتی ہی-

ممولا- ہمکو ذری پانی پلوا دو- بڑی پیاس لگی ہی ٹھنڈا ہو-

شہزادہ- ای ٹھنڈا ایسا ہو کہ دانتون مین لگے- تو اسوسن
پانی پلا دو ہماری بہن کو-

سوسن- بہت خوب حضور-

راوی- سوسن نے جھجری سے شیشے کے گلاس مین پانی
انڈیلا اور دوسرے گلاس مین چھانا اور برف توڑ کر ملائی
اور کیوڑا اڈالکر ممولا بیگم کو دیا- انھون نے پیا تو بڑی ہی خوش
ہوئین- کہا اللہ جانتا ہی ہمین بڑی پیاس اسوقت لگی تھی- مگر کیا
ٹھنڈا پانی ہی- بوا سوسن تمھین ہم انعام دینگے یہ لو (ایک روپیہ)

سوسن- سرکار لونڈی ہرگز نہ لیگی- بندی کا فرض نہین ہی
کہ پانی پلائی ہے- ہندو تک تو آج کل پُو سالہ بٹھاتے ہین
لوگ سبیلین رکھتے ہین- ہم حضور کو پانی پلائین اور انعام
لین- یہ ہرگز نہوگا-

شہزادہ- کیا اچھی صبح ہی- اہاہاہا-

ممولا- ہم اسوقت بڑی دور سے آتے ہین-

شہزادہ- کیا پیدل- نہین نہین-

ممولا- تمھارے سر کی قسم پیدل-

شہزادہ- یہ کیون- یہ کاہے سے-

ممولا- ایک ہماری گُئیان ہین قمرن-

شہزادہ- قمرن- ای یہ پڑوس مین رہتی ہین-

ممولا- رہتی تھین- اب نہین ہین یہان-

شہزادہ- کیا اب اُٹھ گئین- ابھی کل تک تو ہمسے بات چیت
ہوئی- ای یہ ہین کون بہن-

ممولا- بیگم ہین کوئی نواب محمد عسکری کی بیوی-

شہزادہ- نازو انکی بہن ہین- دونون اچھی عورتین ہین
اور بڑی ملنسار ہین- اللہ جانتا ہی-

ممولا بیگم نے کہا بہن دنیا مین یہی رہجاتا ہی- کوئی دولت
کاندھون پر لیکے نہین جاتا- بادشاہ ہو چاہے فقیر- بہن
دل عجب شی ہی- اگر تم ملنسار نہوتین تو ہم کاہے کو تمھارے
گھر اسوقت آتے- جلشن بولی حضور مین تو لونڈی ہون
بیگم صاحب کی مین اگر تعریف کرون تو لوگ یہی سمجھینگے کہ خوشامد
کرتی ہی- مگر اللہ جانتا ہی کہ مین نے تو کوئی بیگم ایسی نہین دیکھی-
اب حضور مین کیا عرض کرون کس قدر ملنسار ہین- اور اللہ
کا دیا سب کچھ ہی ستاسی روپے شیشے کے ہین- مگر
جواہرات اور زیور بیچ بیچ کے کھاتی ہین-

شہزادہ- بہن تم آخر اسوقت آتی کہان سے ہو-

ممولا- اب صبح کو کہینگے-

شہزادہ- ادئی ابھی تمھارے نزدیک تڑکا نہین ہوا-

سوسن- ای حضور تڑکا پھر اب اور کیسا ہوگا- اب تو کل

تڑکا ہو تو ہو۔ حضور کے نزدیک ابھی رات ہی ہی۔
ممولا۔ ای کوتے تک تو نگوڑے بولتے نہین۔
شہزادہ۔ بہن بالکل تڑکا ہو گیا۔ وہ دیکھو سپیدۂ صبح نمودار ہی
ممولا۔ تمسے اور انسے یہ جواب آن کے رہی ہین۔ ای
یہی جو پڑوس مین ہین۔
شہزادہ۔ ہان ہان کہو کیا کہتی ہو۔
ممولا۔ تمسے انسے ملاقات ہی۔
شہزادہ۔ نہین بہن ابھی بات چیت بھی نہین ہوئی۔
ممولا۔ اور وہ جو پہلے رہتی تھین۔
شہزادہ۔ وہ تو ہماری گیان تھین۔
ممولا۔ وہ چلی کہان گئین۔
شہزادہ۔ ہمنے ابھی کل تک اُنکو دیکھا تھا اور باتین ہوئی
تھین مگر تم کہتی ہو کہ وہ کہین چلدین۔
ممولا۔ قمرن۔ ہان بیشک وہ اب یہان نہین ہین۔
شہزادہ۔ یہ گئین کہان۔ اور اب یہ کون آئی ہین۔
ممولا۔ یہ کیا جانین کون ہین۔
شہزادہ۔ نواب تو کوگے بولے۔ اب تو تڑکا ہوا کہ اب بھی
رات ہی ہی۔ اب سویرا ہی بہن۔ رات کیسی۔ بالکل تڑکا ہو گیا
لو۔ مرغ اذان دے رہا ہی۔
اتنے مین پڑوس سے آواز آئی۔ ای مغلانی۔ بی مغلانی
اوئی یہ نیند موئی کیا موت کی بہن ہی۔
مغلانی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی "حضور اب اسوقت لونڈی سے
کیا کام ہی" کہا وہ محرم تیار ہوئی کہ نہین۔
مغلانی ہنس کے بولی "سرکار بھلا یہ کون وقت ہی"
بیگم صاحب نے کہا ارے بہرے پر اتنا کہدو کہ وہ موئی
چوڑی والی نہ آنے پائے۔
شہزادہ۔ سنتی ہو بہن۔
ممولا۔ ہان سُنتی ہون۔
شہزادہ۔ آخر یہ ماجرا کیا ہی۔
ممولا۔ اللہ جانے۔ مین خود حیران ہون۔
شہزادہ۔ ای یہ کون ہین۔
ممولا۔ یہ کوئی بیگم ہونگی۔ مگر بڑی بیڈھب ہین۔
شہزادہ۔ اچھا تو ہم انسے بہناپا کرینگے۔
ممولا۔ اوئی۔ پہلے سمجھ تو لو کہ یہ ہین کیسی۔
شہزادہ۔ کیسی ہین! چاہے جیسی ہون۔
ممولا۔ ای تم پڑوس مین رہکر اتنا بھی دریافت نہین کرسکتی ہو
کہ وہ کہان گئین اور یہ کون ہین۔
شہزادہ۔ اچھا تو ہم ابھی دریافت کیے دیتے ہین۔
ممولا۔ ارے نہین۔ نہین بہن۔
شہزادہ۔ (دروازے پر ہاتھ مار کر) اچھا اُنکو بلالین۔
ممولا۔ نہین۔ نہین۔ سُن تو لو۔
شہزادہ۔ سُن! کیا کوئی ہم اُنکا دیا کھاتے ہین۔ ہمسکو آخر
ڈر کیا ہی۔ اوئی تم تو ناحق ڈری جاتی ہو۔
اتنے مین کسی نے پڑوس کے مکان مین کہا ای حضور
وہ موئی قمرن تو نو نو بجے اُٹھتی تھی۔ بس جہان سوئی
دہین کی ہو رہی۔ اور اُسکی بہن نازو بھی دونون متانی
اُدماتی ہڑدنگیان اور اسقدر کی پینے والی کہ مین کیا عرض
کرون حضور بڑی پینے والی۔
ممولا بیگم اور شہزادہ بیگم دونون نے یہ تقریر سُنی تو شہزادہ بیگم
نے کہا بہن سُنتی ہو۔ اُنھون نے کہا ہان بہن سنتے ہین۔

آخر یہ کیا ماجرا کیا ہی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے دروازہ کھولا اور سلاخون سے جھانکنے لگین تو ایک مہری نے نادر جہان بیگم سے کہا سرکار وہ دیکھیے کون جھانک رہی ہین۔ انھون نے جو دیکھا تو اُٹھ بیٹھین۔ پہلے تو کہا ارے یہی تو کہین قمرن نہین ہی اُسنے کہا حضور مین قمرن کو خوب پہچانتی ہون۔ وہ انسے زیادہ گوری ہی اور سِن دن مین بھی انسے کم ہی۔

نادر جہان۔ یہ کون جھانک رہی ہین۔

شہزادہ۔ تمھاری ہمسائی۔

نادر۔ (اُٹھکر) تم اسی مکان مین رہتی ہو۔ بی ہمسائی۔

شہزادہ۔ جی ہان۔

نادر۔ کب سے ہو اس مکان مین۔

شہزادہ۔ ای کوئی دو برس کے قریب ہوے ہم تو تمکو پہچانتے ہین۔ تمھین نہین یاد ہی۔

نادر۔ ہان کچھ خیال تو ہی۔ مگر ذہن سے اُتری ہوئی ہی بات کچھ بتا دو۔

شہزادہ۔ عفت آرا بیگم کو جانتی ہو۔

نادر۔ لو جاننے کی ایک ہی ہوئی۔

اتنے مین ممولا بیگم دل مین خفا ہو کر چلی گئین۔ اور جبشن سے کہا ذری جا کے شہزادہ بیگم کو بلا لاؤ۔ کہو ایک ضروری کام ہی اور جو وہ نہ آئین تو کہنا وہ چلی جاتی ہین۔

جبشن فوراً آئی اور کہا حضور وہ بلا رہی ہین ایک ضروری کام ہی۔

شہزادہ۔ کہو آتی ہین۔ جلدی کاہے کی ہی۔

جبشن۔ حضور وہ کہتی ہین مین جاتی ہون۔

شہزادہ۔ (نادر جہان بیگم کی طرف مخاطب ہو کر) بہن مین ابھی ابھی آئی۔ ٹھہری رہنا۔ تم تو ہماری جان پہچان نکلین تمسے ہمارا دل بہت بہلیگا۔

نادر۔ ای کونسا ایسا ضروری کام ہی۔ جو اس قدر گھبرا گئین ٹھہرو چلی جانا۔

شہزادہ۔ ہماری ایک دُگانا آئی ہوئی ہین ممولا بیگم وہ اکیلی گھبرا رہی ہین۔ اُنھون نے بلایا ہی مین اُنسے دو دو باتین کر کے ابھی ابھی آئی۔

نادر۔ ای تو اُنکو بھی بلا لو۔

شہزادہ۔ شاید وہ آئین یا نہ آئین۔

نادر۔ یہ کیون۔ نہ آنے کی کیا وجہ۔ ای بُلا بھی لو بہن تم بھی کیا باتین کرتی ہو۔

شہزادہ۔ ای وہ ذرا شرماتی ہین۔

نادر۔ شرمانے کی کون بات ہی۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ ای یہین بُلا بھی لو۔ ہم بھی ذرا دیکھین کیسی ہین۔

ای بی چمپئی ساری والی مین صدقے ذرا ہمین بھی مکھڑا دکھا دو

مرے آرام جانِ زار رہی ہی	مرے پیارے مرے دلدار رہی ہی
یہ کیا تقدیر نے مجھکو دکھایا	کہ جینا ہو گیا دشوار ہا ہی
نہ سمجھے تھے کہ پیش آئیگا یہ حال	فلک دیگا ب مجھے آزار ہا ہی
یہ مکھڑا جسپہ سَو جانین تصدق	وہ ہو شمشیر سے افگار ہا ہی

یہ آنکھین جو نہ جھپکین تیر سے بھی
نہ پہچانین وہ روے یار ہا ہی

ایک نوخیز مہ لقا لالہ رخ کم سن حسینہ جادو جمال پری تمثال لب بام کھڑی ہو کر مثنوی کی دُھن مین اشعار حیرت بار مندرجۂ بالا الہرا لہرا کے گا رہی ہین چمپئی رنگت اور چمپئی رنگ کی ساری

زیب بدن ہی۔ نیچے چنپئی رنگ کی پھنسی ہوئی کُرتی آستینون دار
بال بکھرے ہوے۔ کمر تک لٹکے ہوے۔ عطر حنا سے ازسرتاپا معنبر۔
صورت وہ کہ پریان گھورا کرین اداؤن کی عالم فریب وہ کہ
ملائکۂ نورانی تک فریفتہ ہو جائین زہاد کس گنتی مین ہین۔
نور کا تڑکا تھا چنپئی رنگ اور بھی جوبن دیتا تھا اتنے مین
بادل گرجا اور ہوا کا جھونکا چلا اور بڑے زور سے آندھی آئی۔
شہزادہ بیگم اور ممولا بیگم کمرے کے اندر چلی گئین۔ اور
دروازے بند کرلیے آندھی کے تھمتے ہی مینھہ موسلا دھار
برسنے لگا اور بجلی برابر کوندنے لگی اور ادھر ممولا بیگم نے دروازہ
کھولکر تان لگائی۔

مورا دن بڑھت سہاگ سئیان نہین آئے رے

اس حسرت سے یہ تان لی کہ شہزادہ بیگم کے دل مین ہوک
اُٹھنے لگی اور پڑوس مین وہ جو گورے گورے رئیس رہتے
تھے وہ بھی ہزار جان سے انکی اس خوش الحانی پر عاشق
اور فریفتہ ہوگئے۔ ہاے۔ ع

مزہ دیجائیگی جو دل سے ہوگی

دل سے لگی تھی نہ۔ ایک تو خود خوش الحان دوسرے
مینھہ جھم جھم برس رہا ہی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل
رہے ہین اور تڑکے کا وقت۔

اس عندلیب موزون ترانہ طوطی شیرین فسانہ کے
اس نغمۂ دلکش نے پڑوسیون کے دلون پر اثر کیا اور
ابھی صورت کسی نے نہین دیکھی تھی۔ ع

کیا گل ہی ہزارہ دیکھیے تو
سنیے تو ہزار داستان ہی

شہزادہ بیگم کو کسی قدر حیرت ہوئی کہ ممولا بیگم کو یہ آج کیا سوجھی
کہ اس بے تکلفی کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولکر لہرا لہرا کے
گانے لگین۔ اور آواز اسوقت کیون بدلی ہوئی ہی قریب آ کے
دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑین۔ اوئی ہمکو یہ اسوقت ہو کیا گیا تھا
ایک تو اندھیاری تھی۔ دوسرے نیند کے جھونک تیسرے
تمھارے آنے کا سان گمان بھی نہ تھا۔ چوتھے ممولا بیگم کبھی کبھی
اسطرح پر آیا کرتی ہین۔ تڑکے تڑکے اکثر آئی ہین۔ اے لو اچھا ہوا
جو نادر جہان بیگم کے بلانے سے تم سامنے نہ ہوئین۔

قمرن نے کہا مجھے بڑی ہنسی آتی تھی کہ تم ہمین ممولا بیگم ہی
کہتی جاتی تھین اور مین نے بھی صورت ایسی چھپائی کہ مین کیا
کہون اور یہ ساری اور کرتی اُنھین کی ہی۔ شہزادہ بیگم
ہنسنے لگین۔ ای جبھی تو دھوکا ہو گیا۔ یہ آخر ماجرا کیا ہی تمھارا
اور نازو کا حال تو ہمکو معلوم ہو گیا کہ نواب محمد عسکری تم پر
عاشق ہوے اور ایسے لٹو ہوے کہ تمکو گھر ڈال لیا۔ مگر
اب یہ کیا ہوا۔ قمرن نے کہا بہن ذری سستا لین تو اپنی
ساری سرگذشت تمسے بیان کرین۔

مورا دن بڑھت سہاگ سئیان نہین آئے رے

کیسے چین کیسے نواب کی بدولت کہ دل ہی جانتا ہی مگر اب
سناٹا ہو گیا۔ ہاے۔ ع

صراحی ہی نہ بادہ ہی نہ ساغر　　پڑی ہی اداس ساقی میکدے پر
جو یاد آتا ہی مجھکو خندۂ جام　　ٹپکتے چشم سے ہین اشک گلفام
دکھایا گریۂ شیشہ نے یہ رنگ　　کہ تیغ موج مے سے دل ہی چورنگ
مےِ گلگون جو تازہ رنگ لائی　　نئی آنکھون کو کیفیت دکھائی

قمرن نے شہزادہ بیگم سے کہا کیون بہن ہمکو دو تین گھنٹے
اپنے یہان ٹھہرنے کی اجازت دوگی یا نہین۔ کہا دو تین
گھنٹے نہین جب تک مرضی ہو گھر ہی تمھارا بہن۔

اتنی شہ جو پائی تو قمرن نے عبداللہ خان سے کہا اگر ہمارے گھر پر جاکے ہماری بہن سے چپکے سے کہدو کہ قمرن نے بلایا ہی تو بڑا احسان ہو۔ ہم تمکو انعام دینگے۔

عبداللہ خان نے کہا مین حضور کا نمک کھاتا ہون انعام اتنی سی بات کے لیے کیسا۔ مہرا کو بھیجے دیتا ہون کہا نہین تم خود ہی جاؤ اور سمجھا کے کہنا۔ پوچھا مکان کا پتا۔ اُنھون نے ٹھیک ٹھیک پتا بتا دیا اور تاکید کردی کہ خبردار کسی پر ظاہر نہونے پائے۔

عبداللہ خان پتا پوچھتے ہوے مکان پر پہونچے پوچھا نازو کسکا نام ہی۔ نازو سے کہا تمھاری بہن نے بھیجا ہی اور بلایا ہی نازو نے اس آدمی کو غور سے دیکھا تو کہا ای یہ تو عبداللہ خان ہین شہزادہ بیگم کے نوکر۔ کہا ہان حضور فوراً ڈولی منگوائی جان مین جان آئی ضعیفہ بھی خوش ہوئی کہ بخیر گذشت۔ نازو ڈولی پر سوار ہوکر شہزادہ بیگم کے ہان اُترین۔

نازو۔ اُف۔ جان مین جان آئی توبہ توبہ۔

قمرن۔ یہ سب تمھاری عقل کا فتور ہی باجی جان۔

نازو۔ ای تو بہن اب مین کیا کسو کے پیٹ مین بیٹھی ہون۔ بڑا دم دیا اللہ جانتا ہی۔ بڑی دم باز ہین۔

قمرن۔ اب نواب کو کیونکر پتا لگے ہمارا۔

نازو۔ ای کون مشکل بات ہی بہن۔ اور تم یہان کس طرح پہونچین۔ اپنا حال تو کہو۔ کیا گذری۔ رات کو کہان رہین۔ ہی ہی بڑی بیوقوفی ہوئی۔

قمرن۔ اچھا تم کیا سوچتی تھین۔ ہم کہان تھے بھلا۔

نازو۔ امی جان کی راے ہی کہ تم سسرال مین تھین۔

قمرن۔ ای ایسی بڑی پھنسی کہ توبہ۔ مگر پہلے تو مین نے ساس مردار کو خوب سنائین۔ پھر اُس مونڈی کاٹے کو۔ رات کو جب سویا تو مین نے دروازے کی کنڈی کھول کے راہ لی۔ مگر اسمین تمھارے مہراج بلی نے بڑی مدد دی اُنکے دو آدمی آئے تھے۔ وہان سے ممولا بیگم کے یہان گئی وہان کپڑے بدلے اور ڈولی پر یہان آئی۔

ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب ذرا کدرا قمرن کے میان کے یہان کا حال سنیے کہ جب کدرا صبح کو اُٹھا اور قمرن کو غائب پایا تو بدحواسی کے ساتھ چوطرفہ ڈھونڈھنے لگا۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ہار گیا تو للتوا کے پاس پہونچا کہا یار دیکھو دوستی یارانے مین ایسا نہ چاہیے۔ ابکی جرور (ضرور) تم نکال لائے ہو۔ للتوا نے کہا ارے کیا پھر بھاگ گئی۔ یار تم بڑے ہی بے گا پھل رہتے ہو۔

کدرا۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ تمھارے ہی پھیر مین گئی ہی ابکی دپھا (دفعہ)

للتوا۔ اچھا بھائی ابکی پھر مار پیٹ کر۔ اور کیا۔

کدرا۔ آکھر (آخر) پھر کہان گئی۔

للتوا۔ ہماری جانے جوتی۔ کہان گئی۔

کدرا۔ بڑی بدجات عورت ہی۔

للتوا۔ اور تم اپنے تئین تو کہو۔ یہ نہوا کہ پکڑ کے جھونٹے ایک بیس جوتے لگاتے کہ حرامجادی کہان گئی تھی تو۔ اور رسی سے ہاتھ پانؤن باندھتے۔ اور درو جا (دروازہ) کر دیتے بند۔ بس چلو سیدھی ہو جاتی۔ تم اُلٹے ہاتھ جوڑتے تھے اور وہ کہتی تھی الگ ہٹ نگوڑے۔ سائیسون سے پٹوا دونگی چپرکٹون سے پٹوا دونگی۔ اُسی وقت پکڑ کے بیس لگاتے اور نہین ہمارے سپرد کر دیا ہوتا۔ پھر دیکھتے کہ ہم کیسا سیدھا

بنا دیتے حرا مجادی کو۔

کدرا - کیا کہین یار اب کہان جا کے ڈھونڈھین بڑا گجب (غضب) ہو گیا۔

للتوا - اُسکے میکے جاؤ وہین آئی ہو گی سمجھے۔

کدرا - سچ کہتے ہو یار - چلو وہین چلین۔

کدرا نے للتوا کو بھی ساتھ لیا - وہان پہونچے تو چنو کی جورو فوراً بھانپ گئی - کہ معلوم ہوتا ہی رات کو اسی کے ہان گئی تھی مگر بھاگ کھڑی ہوئی اور یہ پھر موچی کا موچی ہی رہا کدرا نے کہا وہ کہان ہی - ضعیفہ نے استقلال کے ساتھ جواب دیا اپنی بھاوج کے یہان گئی ہوئی ہی - کہا نازو کو نہین پوچھتا اُسکو پوچھتا ہون - ضعیفہ نے بڑی حیرت کے ساتھ دریافت کیا اُسکو کسکو قمرن کو۔

کدرا - کل تو ہمارے یہان تھی رات کو۔

ضعیفہ - (متحیر ہو کر) ارے قمرن - قمرن -

کدرا - ہان کمرن - تمھاری ––––

ضعیفہ - مین تو اُسکی صورت نہ دیکھونگی سمجھا دینا کہ خبردار میری دہلیز پر قدم نہ رکھے - میری دہلیز پر قدم رکھیگی تو کوچے کاٹ ڈالونگی -

راوی - کدرا پر چکمہ چلگیا -

کدرا - کیا جانے اُسکو کیا ہو گیا ہی - کل پھر بھاگ گئی

ضعیفہ - اے اور سُنو - باندھ کیون نہ رکھا -

کدرا - باندھ کیا رکھتا - کچھ بچھیا ہی جو باندھ رکھون -

ضعیفہ - ارے دروازے مین قُفل کیون نہ لگا دیا - بڑا بدھو ہی

کدرا - کلپھہ (قفل) تو تھا مگر کنجی ہوتے سے وہین رہ گئی -

للتوا - اُلو تو ہی ہی -

کدرا - اور کلپھہ اور کنجی بھی لیگئی -

للتوا - واہ ہی تاجب (تعجب) ہی کہ تمکو چھوڑ گئی -

چنو کی جورو نے کہ ایک ہی خُرّانٹ مکار عورت تھی بڑی دیر تک آنسو بھی بہائے -

کدرا یہان سے اُٹھا تو للتوا سے مشورہ کرنا شروع کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے یار -

للتوا - یار چلو چلکے پھال (فال) کھلوائین - یہ دونون تو فال کھلوانے گئے -

اب اُدھر کا حال سنیے کہ قمرن جان پھر بدستور الہرا کر گانے لگین -

درد جوا لھاری رہون - پیا کے آون کی بھئی بریان -
درد جوا لھاری رہون -

اتنے مین پڑوس سے آواز آئی واہ بی چمپئی ساری والی مین صدقے ذری مکھڑا تو دکھاؤ -

یہ آواز شہزادہ بیگم اور نازو اور قمرن اور بوا موسن سب نے سنی - اور قمرن چمک کر ایک کرسی پر کھڑی ہو گئی تو جس شخص نے آواز دی تھی اُسکو صاف انکا چاند سا مکھڑا نظر آیا - اور ہاتھ جوڑ کر کہا "جان جاتی ہی - ہاے عورت ہی یا پرستان کی پری کیا شان دلبری ہی - اب جان کا خدا ہی حافظ ہی"

قمرن کی عادت مین داخل تھا کہ اگر کسی کو دیکھا کہ بہت ہی لٹو ہی تو اُسکو بہت ہی بناتی تھی اور اس طرح پر پیش آتی تھی کہ گویا یہ بھی اُسپر مرتی ہوئی ہین - اُسنے جو ہاتھ جوڑے تو اُنھون نے بھی اُسکو بنانا شروع کیا نازو نے بھی منڈھیر پر کھڑے ہو کر دیکھا اور شہزادہ بیگم نے بھی - تو اُسکا یقین ہو گیا کہ یہ پرستان ہی اور یہ سب کی سب خراب عورتین ہین - اور

بہت جلد مین کامیاب ہو جاؤ نگا یہ بزرگوار عاشق تخلص کرتے تھے۔

عاشق - مین صدقے - کیا صورت پائی ہو خدا کے واسطے ذرا ہمارے اوپر ترس کھاؤ - ایک بوسہ کو دل چاہتا ہی مگر کیونکر لین -

قمرن - گرڈھیا مین منھ دھو آؤ -

ع - جو حکم ہو - جان جاتی ہی -

ق - یہ ڈھکوسلے سُنے ہوے ہین سب -

ع - جب جان نکل جائیگی تب تو یقین آئیگا - ارے ظالم تیرے اوپر ہمارا خون ہوگا - دیکھو پھر پچھتاؤ گی -

ق - مین سمجھونگی کہ مکر کیے پڑا ہی -

ع - اتنی بدگمانی - واہ حضور واہ -

ق - واہ واکی پھلیان ہوتی ہین -

اتنے مین مہری چھوٹی سی گڑگڑی بھر کر لائی تو اس قدر خوشبو آئی کہ کمرہ بھر مہک گیا - عاشق نے کہا یہ تنباکو آپ کے مُنھ کی خوشبو سے کیا مہک رہا ہی کہ تمام محلہ خوشبو ہو گیا - کہا یہ شیخ اعظم علی و محمد علی کی دکان کا ہی لکھنؤ بھر مین اس سے بہتر تنباکو کی دکان نہین ہی - بادشاہون اور وزیرون کے قابل یہ تنباکو ہی -

ع - حضور کے پاس جو شی ہی بے نظیر -

ق - تم بڑے ڈھیٹ ہو جی - کیا ڈٹے ہوے کھڑے ہین - بیحیائی کی کوئی حد ہی نہین تمھارے بہو بیٹی کوئی نہین ہی کیا کہا ایسے سے پرائی بہو بیٹیون پر ڈورے ڈال رہے ہین آپ کی ایسی حرکتون پر آدمی مار کھاتا ہی -

ع - آپ یہ کہتی کیا ہین - اگر تلوار سے بوٹیان اُڑاؤ تو بھی واللہ مزہ ہی آ جائے - ہم تو عاشق تن آدمی ہین جس سے محبت ہوئی اُسکے غلام ہو گئے -

میان عاشق بڑی دیر تک پاگل بنے ہوے کبھی ہاتھ جوڑتے تھے کبھی صدقے ہونے کا اشارہ کرتے تھے اور ادھر یہ سب کی سب جو اُنکے بنانے کے لیے ہنستی کھلکھلاتی تھین تو وہ سمجھتے تھے کہ رنگ جم گیا اب مار لیا ہی اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ دِلی ہنوز دور است -

نازو خفا ہونے لگی "تمکو تو قمرن دل لگیان سوجھتی ہین اور یہان خون خشک ہو رہا ہی کہ اب کیا ہوگا - افوہ کیا چکمہ دیا ہی ہمکو - ہائین ایک بہن کو تو سطوت بہو کے یہان لیگئے اور ایک کو اُسکی سُسرال - اور گھر پر اپنا قبضہ کر لیا مین جو اندر گئی - تو رونق جنگ نے اشارہ کیا اوپر جاؤ - وہان قمرن نہ مغلانی نہ وہ مہری سب نئے نئے آدمی - یا اللہ یہ اتنی ہی دیر مین کایا پلٹ کیسی ہو گئی دیکھتی ہون تو عفت آرا بیگم - اور نادر جہان بیگم مجھسے پوچھتی ہین کہ قمرن کہان ہی ہماری سوت -

قمرن - ارے ایہان تک نوبت آ گئی -

نازو - ارے اسقدر کی شرمائی -

شہزادہ - شرمانے کی بات ہی ہی -

قمرن - اب خدا کے لیے یہ دروازہ آج نہ کھلنے پائے -

شہزادہ - ہمین کوئی احمق مقرر کیا ہی -

قمرن - اچھا اب ایک آدمی بھیجکر نواب کو بلواؤ -

نازو - اول تو آدمی کہان - دوسرے بھیجین کہان -

قمرن - تلقوا تنبولی کو بلوالو -

نازو - اری بی کہین ایسی حماقت کبھی نہ کرنا چھٹ سے مُوا جاسکے کہدیگا - بس یہ یاد رکھنا پوشیدہ رکھنے والا نہین ہی - وہ جاتے ہی جڑ دیگا -

شہزادہ - عبداللہ خان کو بھیجدو بہت ہوشیار آدمی ہی - اور بڑا سمجھ دار -

نازو - ای تو بھیجو نگی کہان - اچھا بلواؤ" عبداللہ خان تم نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہو"

جواب - جی ہان خوب پہچانتا ہون -

سوال - بھلا اُنسے چپکے سے کچھ کہہ سکتے ہو جاکے -

جواب - جی ہان کہ کیون نہین سکتے کیا ہوا ہین ہمارا تو بھائی اُنکی سرکار مین نوکر ہی -

سوال - کیا نام ہی - " کہا حسین علی چچا کا لڑکا ہی "

نازو - بس اب بات بنگئی - تم جاکے حسین علی کو بلا لاؤ کہو نازو جان نے یاد کیا ہی -

عبداللہ خان جاکے حسین علی کو بلا لایا - آہستہ سے حسین علی نے کہا یہ کیا ہو کیا گیا - یہ کیسا تفرقہ پڑگیا ہی کسی کو کسی کی خبر نہین یہ ہوا سب کیا - ہماری کچھ سمجھ مین نہین آتا - راتون رات ہمین سرکار نے آپ کے میکے دوڑایا - وہان بھی آپ کا پتا نہین - اور سرکار اسطرح سے تڑپ رہے ہین جیسے بن پانی مچھلی - مین کیا کہون جو حال ہوگیا ہی -

غم غلط کرنے کی تدبیر

نواب صاحب کو لوگون نے بھر تو ان پر چڑھایا کہ حضور غم غلط کرنے کی تدبیر اس سے بہتر اور کوئی نہین ہی کہ دُور چلے شغل سیکشی ہو - کیسا ہی درد دُکھ کیون نہو ایک جام دُور دور کر دیتا ہی - نواب صاحب سیدھے آدمی فوراً حکم دے دیا کہ جاکے لاؤ -

میان ممن تو چاہتے ہی تھے کہ شراب کا دور ہو - فوراً گاڑی تیار کرائی اور سوار ہو کر نورونجی کمپنی کی دکان پر پہونچے کہا بھئی دو بوتل تو دو اکشا نمبر ون کی اور دو بوتلین شامپین کی اور آدھی درجن لمنیڈ اور آدھی سوڈا - جھٹ پٹ بوتلین لیکر گاڑی پر سوار ہوے مگر کوچمین سے کہا بھئی ذرا روک لینا اُتر پڑے - اور کہا بھئی ایک پگ پلا دو - برانڈی کا ایک جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیا - اور چلے - گاڑی پر سوار ہونے ہی کو تھے کہ پھر کوٹھی مین آئے کہا بھئی یہ تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتی ایک پگ اور دو - کہا - برانڈی کی بوتل تو خالی نہین ہی - رم ہی - کہا رم ہی لاؤ - رم کا ایک پگ پیا - اسکے بعد ایک اور پگ پیا - یہان سے گاڑی پر سوار ہوے تو ایک اور کوٹھی مین پہونچے جنجر وائین یعنی ادرک کی شراب پی - پھر گاڑی پر سوار ہوے تو ہوش و حواس ندارد - باغ مین پہونچے تو غین -

سائیس - ممن میان - ممن میان -

کوچمین - ای میان ممن - ائین -

سائیس - ممن میان - ممن میان -

کوچمین - ارے تو گنوار ہی یار - ممن میان کون ہین ممن میان ؟ اتنے مین چھٹن صاحب آواز سنکر آئے -

چھٹن - ممن - ارے یہ ممن کہان ہین - کیا کہین اور چلے گئے یہ ہین کہان -

کوچمین - حضور یہان آکے ملاحظہ فرمائیے - گاڑی مین غین پڑے ہین -

چھٹن - این - اہاہاہا - بھئی نواب - ذرا یہان دوڑ آؤ تمھین قسم ہی واللہ ایک دل لگی دکھائین -

نواب - خیر تو ہی یار -

چھٹن - خیریت پیچھے پوچھنا پہلے ذرا چلے آؤ بڑی دل لگی ہی -

نواب - یار بڑے وہ ہو - بتلاؤ تو -

چھٹن - تلائین کیا - ممن بیہوش پڑے ہین -

نواب - این یہ کیا ہوا کیا -

سائیس - حجور (حضور) اب کیا کہی -

کوچبان - خداوند کئی مقام پر اُتر کے پی -

نواب - بالکل غین ہی -

چھٹن - ممن ای ممن -

نواب - افسوس یہ کیا ستم کیا -

چھٹن - اب کیا ہوگا - ایسا نہو کہ مر جائے -

نواب - اب اسکو لیچلو کسی ترکیب سے -

چھٹن - مین حیران ہون کہ یہ اسنے اسقدر پی کیون - یہ کیا سوجھی کیا اسکو -

نواب - شامت اعمال -

چھٹن - واللہ سچ ہی - مگر بُری شی ہی -

نواب - مگر عادت - خدا نکرے کسی کو اسکا چسکا پڑ جائے -

چھٹن - اسوقت اسکو دیکھ کے عبرت ہوتی ہی -

اتنے مین ممن کو استفراغ ہوا اور سر پر پانی ڈالنے سے ذرا ذرا تسلی ہوئی - تھوڑی دیر کے بعد ممن کو ہوش آیا اور کوئی تین بجے نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ مہراج بلی کو جاکے بُلا لاؤ - حالانکہ ممن کا حال اچھا نہ تھا -

اب سُنیے منشی مہراج بلی شب کو کدرا کے ہان سے ہوکر سیدھے نواب صاحب کے مکان پر پہونچے - وہان نواب صاحب ندارد "کہان گئے ہین بھئی" "حضور ہمسے کچھ کہہ نہین گئے - گاڑی پر گئے ہین - اور گاڑی ابھی لوٹی نہین" سوچے کہ غالباً اُس کوٹھی مین ہونگے جہان قمرن کو ٹکایا تھا وہان گئے وہان بھی پتا نہین "وہ یہان نہین ہین کچھ معلوم ہی کہان گئے ہین" "نہین حضور یہ تو نہین معلوم ہی" "اچھا حسین علی ہی" "نہین صاحب وہ بھی نہین ہی"

اب یہ گھبرائے کہ یا آلہی یہ کیا ماجرا ہی - نہ یہان نہ وہان - یہان سے ممن کے گھر پہونچے "ممن نہین ہین" "کہان گئے ہین" "نوابصاحب کی ڈیوڑھی پر" "لاحول ولاقوۃ ارے یہ سب کے سب چل کہان دیے" اب چلے نواب چھٹن صاحب کے مکان پر - نواب صاحب ہین -

پہرے والے نے جواب دیا - جی نہین - نہین ہین - کہان گئے ہین - یہ نہین معلوم خدا جانے کہان گئے ہین - ہمسے کچھ کہکے نہین گئے ہین حضور -

اب انھون نے جھلّا کے قسم کھائی کہ کہین نہ ڈھونڈ ینگے اور گھر مین آکے سو رہے -

چار بجے کسی شخص نے اِنکو آواز دی - انکی بیوی جاگ رہی تھین اُنھون نے اُنکو جگایا - کہا دروازے پر ایک گاڑی رُک گئی اور کوئی تمکو پکارتا ہی - کمرے کا دروازہ کھولا کون ہی بھئی - حضور سرکار نے یاد کیا ہی - کون! ممن؟ جی حضور ارے میان نواب کہان ہین - اب حضور تو بالاخانے پر ہین بعضی بات زور سے کہنے کی نہین ہوتی - مگر کپڑے پہن کے آئیے - میرے ساتھ چلنا ہوگا کہا اچھا آتا ہون - منھ دھو کر کپڑے پہنے اور گاڑی پر سوار ہوکر ممن کے ساتھ چلے -

کوچبان - حضور ذرا سنبھالے رہیے گا انکو -

مہراج - کیون کیا پیے ہوے ہین اسوقت -

کوچبان - تین دفعہ بیہوش ہو چکے ہین -

ممن - چُپ رہو تم جھوٹ بولنے والا -

کوچبان ۔ بھیا ہو بس کہنے لگے چپ رہو۔

ممن ۔ دیکھو ذرا سمجھ بوجھ کے تقریر کرو۔

کوچبان ۔ ارے صاحب ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین ۔ بھلا کیا تم ہی کے دریا مین پھاند پڑو ۔ ہمارا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

مہراج جی نے کہا بھئی اب اس تقریر سے کیا مطلب ہان تب ممن یہ تو کہو ۔ یہ ہر بونگ کیسا ہوگیا ۔ یہ تفرقہ کیونکر پڑا ۔ ممن نے کل داستان کہہ سنائی ۔ منشی مہراج جی تو قمرن سے مل ہی چکے تھے ممن کی تقریر سنکر خاموش ہو رہے ۔ مگر صرف اسقدر بیان کیا کہ ممن بھئی اگر قمرن کو کوئی ڈھونڈھ نکالیگا تو وہ مہراج جی ذرا موچھون پر تاؤ دیکر) مگر یہ کہو کہ سب ہین کہان یہ راستہ تو باغ کو گیا ہے ۔ ہم تو تمھارے ہان گئے تھے اور نواب صاحب کے ہان اور چھٹن صاحب کے ہان کہین پتا نہین تھا ۔ باغ کا ہمکو خیال نہین رہا ورنہ یہان بھی ہو لیتے ۔ اب وہان ہے کون کون ۔ کہا وہان نوالصاحب ہین اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور کچھ ارباب نشاط ارباب نشاط کی خبر پر تو منشی مہراج جی چکرائے ۔ یہ ارباب نشاط کا کون موقع تھا ۔ تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قمرن چھن گئین۔

ممن ۔ غم غلط کرنے کے لیے بلوایا ذرا۔

مہراج ۔ معقول! تو کیا ناچ بھی ہے۔

ممن ۔ ای تو ول کیونکر بہلے ناچ کے بغیر۔

مہراج ۔ خدا کرے بیگم صاحب بھی یون ہی چلدین تو غم غلط کرنے کے لیے برسون دھما چوکڑی رہے۔

ممن ۔ (منھ بناکر) ہان نواب صاحب بھی کسی مسخرے کو اپنے گھر بھیجدین کہ تو ہمارا قائم مقام بن۔

راوی ۔ بس اتنا سننا تھا کہ مہراج جی آگ ہوگئے بہت ہی چراندھے ہوے ۔ روک دو گاڑی ۔ بس ۔ روک لو کوچبان نے کہا خداوند اب جانے دیجیے حضور اپنی جانب دیکھین ۔ کہا نہین نہین ۔ کاہے واسطے یہ گول مال بات بولنے والا بلڈی نول ۔ چھوٹا آدمی ۔ دو کوڑی کا ۔ کاہے واسطے ہم بڑے آدمی سے دل لگی کیا ۔ ہم نوالصاحب کے برابر کا ہی یہ بلڈی نول ہمارا برابری کرنے نہین سکتا ۔ ؎

یون ہی اگر مرگ عدو باعث احسان ہوجائے
چھیڑ نے پھر مجھے ہنگامۂ فریاد آیا

یا تم نہین یا ہم نہین ۔ یو بلڈی فول۔

ممن نے مسکراکر قدمون پر ٹوپی رکھدی کہا حضور سرکار سے نہ کہیے گا ورنہ وہ اپنے دل مین کہینگے کہ ان لوگون کو یہ بیفکریون کی سوجھتی ہے حضور کو غلام کچھ شعر سنائے کہ طبیعت خوش ہوجائے۔

مہراج ۔ یون ہی جی خوش کردیا جو کہو انعام دین۔

ممن ۔ ہاتھ پر ہاتھ ماریے ۔ ہوگئی شرط۔

مہراج ۔ ہوگئی ۔ لے مانگ اب کیا مانگتا ہے۔

ممن ۔ ہمپر جھلایا نکرو۔

مہراج ۔ مسکرانے لگے (بہت مسکرائے)۔

ممن ۔ لے ہاتھ آئے ۔ کہان تو ابھی اسقدر چراندھے ہوے تھے کہ کاہے واسطے ۔ اور بلڈی فول ۔ اور کاہے واسطے دل لگی کیا اور کہان اب ریشہ خطمی ہوگئے آدمی ہو کہ ــــ

مہراج ۔ بس بس زیادہ بے ادبی نہین مانگتا ۔ ادکا مین بس چپ ہونے مانگتا ۔

ممن - خداوند ضرور کہو نگا - زمین کُند ہو جاتا ہی آدمی ہو کہ پنساری کی دُکان (ریشۂ خطمی کی رعایت) -

مہراج - (مسکرا کر) ارے بھئی یہ تمہارا مطلب تھا -

ممن - اور آپ کیا سمجھے تھے -

مہراج - بھئی ہم کچھ اور سمجھے تھے وہ یہ کہ تم ہو گے آدمی ہو کہ چونگا یا پائجامہ -

ممن - حضور اصل تو یہ ہی کہ واللہ مین بھی یہی کہنے کو تھا مگر ڈر گیا خوف کے مارے نہ کہہ سکا -

مہراج - اجی ہم تو چٹکیون مین تاڑ جاتے ہین -

اتنے مین گاڑی باغ مین داخل ہوئی - تو مالیون نے روک لی - پوچھا کیون خیر ہی کہا خداوند وہان تو خون خرابہ اور امان ہو گیا ہی دیکھئے یہ پلائی اور شراب خواری کیا کرتی ہی اسکا انجام اچھا نہین ہی اب سوقت سب کے سب وہ پکڑ دھکڑ مچا رہے ہین کہ توبہ ہی بھلی -

مہراج جی کو سخت افسوس ہوا کہ ادھر تو قمرن ہاتھ سے گئین - اُدھر نواب صاحب پیچھے پڑے ہین - یہ وقت دوڑ دھوپ کا ہی اور یہ انتا غفیل پڑے ہوے ہین - اور صفتین اللہ کی عنایت سے کون اچھی تھین کہ کمبخت شراب خواری اور مستزاد ہوئی - افسوس صد افسوس اگر یہی باتین رہین تو ایک دن برا سامنا ہو گا -

ممن - مین حیران ہون کہ یہ ہوا کیا میرے سامنے تو سب اچھے بھلے تھے -

مہراج - بھائی جب پی تو پھر طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہمنے تو ہزارون بار تجربہ کیا ہی -

ممن - پھر اسکا نتیجہ ایک دن بہت برا ہو گا پچھتائینگے -

مہراج - اب انجام بخیر نظر نہین آتا ہی -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دفعہ قہقہے کی آواز آئی - اور اُسکے ساتھ ہی ایسا معلوم ہوا کہ دو تین آدمیون مین ہاتھا پائی ہو رہی ہی غرض مہراج جی نے کہا بھئی جاکے دیکھو تو یہ ہو کیا رہا ہی مین بڑا حیران ہون کہ یہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ہی اپنی عزت کا بھی خیال نہین - ارے جاؤ جلدی -

مالیون نے کہا سرکار ہو کیا رہا ہی گالی گلوج ماردھاڑ جوتی پیزار - دھول دھپا - اور کیا ہو رہا ہی -

مہراج جی گو بیوقوف اور سادہ مزاج آدمی تھے مگر اسقدر ضرور سمجھ سکتے تھے کہ اب نواب صاحب کے دربار مین شرابخوری کی ایسی کثرت ہو گئی ہی کہ الامان اگر کوئی معشوق ہو تو بھی بے شراب کے لطف صحبت نہین - اگر سردی ہو تو شراب پینا فرض ہی اگر برسات ہو تو سبحان اللہ - ع

	موسم برشگال آپہونچے	

اگر غم ہو تو اُسکے غلط کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا چیز ہو گی - اس سے بڑھکر کوئی تدبیر نہین -

اتنے مین آواز آئی - کہا جاؤ نگا - مار ڈالونگا کچا نگل جاؤنگا تب تو مہراج جی سے نہ رہا گیا - اُتر پڑے اور سیدھے اُس کمرے مین پہونچے جہان یہ سب ہڑ دنگا مچا رہے تھے -

مہراج تسلیمات عرض کرتا ہون نواب صاحب بہادر -

نواب - (زبان کو لکنت) یہ دونون بیٹھی ہین -

مہراج - دو عورتین ہین - واللہ اعلم کون ہین -

نواب - ایک قمرن دوسری نازو - (نشے مین چور)

مہراج - قمرن اور نازو مین یہ ؟ -

فرمایا خاص الخاص قمرن اور نازو مین سمین فرق ہو ہی نہین سکتا

قمرن) جان۔ ہمکو کھلادے ایک ہی پان۔ پان کھاکے سورہے۔ خواب مین دیکھا کالا کتا۔ یہ کتے کا پلا ڈور یے کے ہاتھ۔ ممن نے کہا پڑھ گئی نواب مردود کو بھی۔ اسپر داروغہ نے کہ ہوش مین تھا۔ کہا یہ کیا واہیات حرکت ہی اسقدر نشہ پینا کیا معنی کہ انسان اپنے آپے مین نہ رہے پیے اسقدر جس قدر ضبط کر سکے۔ ورنہ ہمارے نزدیک ایسے پینے پر تین حرف۔ کیا رائے ہی منشی مہراج بلی صاحب۔ ع

نہ چندان بخور کز دہانت بر آید

اسقدر نہ پیو کہ دم نکلجائے یا ہوش جاتا رہے۔

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو اُٹھ کے ممن کے ایک لپوٹا جمایا۔ ممن بھی جھلا کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ مگر لڑکھڑا کے گر پڑا آغا صاحب سمجھے کہ نواب صاحب کو ممن نے دے مارا۔ جھلا کے ہاتھ کاٹ کھایا۔ اب یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے ممن کو کاٹ کھایا اور ممن غین پڑے ہوے ہین۔ اور نوابصاحب زخم کے سبب سے ہاے ہاے کر رہے ہین۔ بتیسون دانت جم گئے تھے۔ داروغہ نے کہا اب تڑکا ہو گیا۔ سب صاحب نہا ڈالیے اور تر و تازہ ہو رہیے ورنہ یہ رات بھر کی چڑھی ہوئی دماغ سے نہین نکلیگی۔ آیندہ آپ سب صاحبون کو اختیار ہی۔ مگر وہ سب سنتے کسکی تھے۔

نواب۔ حسین علی۔ ارے یار آغا نے مجھے کاٹ کھایا۔ تھوڑی سی اور پلادو تو ذری درد دور ہو۔ درد رہو تو کم تو ضرور ہی ہو جائے خدا کے لیے پلادو۔

حسین علی۔ خداوند اب نہ پیجیے۔

نواب۔ لا۔ لا جا کے (تھوڑی دیر کے بعد) لاؤ جا کے۔

حسین علی۔ سرکار لاتا ہون۔ کھول لون۔ ذری ٹھہریے۔

نواب۔ (آدھ گھنٹے کے بعد) ابے (گالی دیکر) لاتا ہی کہ مین اُٹھون پھر۔

حسین علی۔ سرکار اب نہ پیجیے۔

نواب۔ (اُٹھکر) لے (گالی) اور لیگا۔

حسین علی۔ سرکار میرا استعفا۔

نواب۔ (لاتین مار کر) دور ہو (گالی) نکل یہان سے (گالی) سور بڑا خدمتگار کی دُم بنا ہی (گالی)۔

حسین علی۔ ذرا زبان سنبھالیے۔

مہراج۔ ہائین حسین علی عقلمند ہو کے بیوقوف ہوے جاتے ہو تم بھی ممن ہو گئے۔

حسین علی۔ (ڈپٹ کر) تو ہم کسی کی گالی نہین کھا سکتے ایسے شرابی کی نوکری پر نالت (لعنت)۔

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو جیب سے چاقو نکالکر حسین علی کی طرف جھپٹے۔ ہان! ہان! ایلیا۔ نواب۔ نواب ممن بھی جاگ اُٹھا اور آغا صاحب کا نشہ بھی ہرن۔ اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب بھی جھپٹ پڑے۔ نواب صاحب نے حسین علی کی باہنہ زخمی کر ہی دی مگر بڑی خیریت گذری کہ زخم گہرا نہین لگا تھا۔ خون کو لوگون نے بہت جلد بند کر دیا اور خوب زور سے کپڑا اتر کر کے باندھا۔

مہراج بلی کو سب سے زیادہ ملال تھا۔ حسین علی بہت کراہتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ تھانے پر نہ دھروایا ہو تو سہی حسین علی نام بدل ڈالون اس واردات سے نشہ سب کا ہرن ہو گیا تھا۔ مگر خمار کے سبب سے پتلا حال تھا۔ نواب صاحب کی آنکھین چڑھی ہوئین۔ بشرے سے غصہ اور شرمندگی عیان۔ نشے مین چور۔ دل مین افسوس کہ اتنی

کیون پی - آغا صاحب کو چار دست آئے - معدہ از بس
ضعیف پانی پیا تو بھی مارے گرمی کے پیٹ مین نہ رہ سکا
فوراً دست آیا طبیعت انتہا سے زیادہ مضمحل گرے پڑتے
تھے سخت تاسف کہ اس قدر کثرت سے کیون پی - کہ اب
پچھتانا پڑتا ہی - توبہ کی کہ اب نہ پینگے بلکہ اس قسم کی صحبت ہی
مین نہ بیٹھینگے - حمن از بس خجل کہ یہ کیا بچھوڑاپن ہوا کہ نواب صاحب
سے بڑھ بیٹھے - اُٹھتے ہین تو اُٹھا نہین جاتا - کھڑے ہوے
اور لڑکھڑانے لگے - کسی سے چار آنکھین نہین کر سکتے اور
دل مین سوچتے ہین کہ اب ہرگز ہرگز نہ پینگے - اب پین تو
سور کا پیشاب بس یہ آخر دن تھا جو کسی سے باتین کرتے
ہین تو نیچی نظرون سے - چھٹن صاحب بڑے خوش کہ ہم
سب سے اچھے رہے نہین تو ہم بھی خرابی مین پڑتے -

مہراج جی نے کہا اب ایک کام کیجیے کہ کوئی چھ آنے کے
تو کاغذی نیبو (لیمون) منگوائیے اور چار سیر برف اور ایک
شیشہ کیوڑے کا اور دو سیر سفید چینی اور کوئی سیر بھر
کھٹے انار - اور افشردہ بیجیے -

چھٹن - بات تو معقول کہی مگر حماقت کے ساتھ -

مہراج - اب کا سر - افشردہ عمدہ شے ہی -

چھٹن - ارے تو ظالم جب باغ مین انار ترش اور لیمون
موجود ہی ہی تو خریدنے کی کیا ضرورت ہی آپ بھی واللہ
نرے چونچ ہی ہین -

مہراج - اچھا اس سے کیا بحث ہی -

آغا - ہم تو انار ترش کا افشردہ نہ پینگے -

مہراج - تو کیوڑا اور برف اور شکر تو منگواؤ -

آغا - سب حاضر ہی سفید چینی بھی ہی اور برف بھی اور
کیوڑا بھی ہی - تو بھی کوئی رئیسون مین رئیس ہی ہے - چلا ہی
دہان سے منگوائیے -

الغرض - نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب
نے تو افشردہ لیمون پیا اور باقی سب نے افشردہ انار ترش
خوب کیوڑا پڑا ہوا تھا اور برف بھی کثرت سے تھی کہ
دھوان نکلتا اور دانت بجتے تھے -

افشردہ پینے سے سب کو ذرا تسلی ہوئی مگر حمن سب سے
زیادہ بے کیف تھا کئی بار استفراغ ہوا اور کئی دست آئے
اور مارے گرمی کے کوئی دس بارہ مرتبہ پانی پیا - مگر آگ
کم نہ ہوئی -

نواب صاحب کی صلاح ہوئی کہ ڈاکٹر کو بلوائین اور اس سے
صاف صاف کہدین کہ ہم لوگون نے شب کو بڑی کثرت
سے شرابخواری کی تھی جسکا خمیازہ یہ ہوا - مگر لوگون نے
سمجھایا کہ بڑی بدنامی ہوگی اور ڈاکٹر پر کھل جائیگا دو چار پہر
مین یون ہی سب کے سب اچھے ہو جائینگے -

ڈس گئی اُسکی کھوری چوٹی ناگن کیطرح
ہی بلا سر پر اسی کم بخت کی لائی ہوئی

دوسرے روز جو اُس حورو ش زیبا شمائل گل اندام یاقوت لب
رنگین کلام سرو جویبار رعنائی - تدرو چمن زار شیرین ادائی
نواب نادر جہان بیگم نے خبر پائی کہ نواب محمد عسکری صاحب بہادر
صولت جنگ ضاعف قدرہ رونق دہ کوٹھی ہوے ہین تو انکی
باچھین کھل گئین مہری کو خوش خوش حکم دیا کہ جا کے نواب سے
کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو تھوڑی دیر کے لیے بلاتی ہین اور
کہتی ہین کہ آج کھانا ہمارے ہی ساتھ کھائیے گا - رجب کی
نوچندی کے دوسرے روز ہم کلکتے گئے تھے کوئی چار مہینے تو

ہوے ہونگے سید جلال کا کونڈا کر کے گئے تھے۔ مہری تھوڑی
دیر مین واپس آئی کہا حضور نواب صاحب آرام مین ہین
اُنکو بڑی ہی مایوسی ہوئی کچھ دیر بعد پھر بھیجا۔ مہری نے
آکے عرض کیا حضور ابھی آرام ہی مین ہین۔ بیگم اپنے دلمین
سوچین کہ آج خوب نکھر کے بن ٹھن کے بیٹھنا چاہیے تاکہ
نواب اپنی قمرن کو بھی بھول جائین اور ہمارے سوا اور کسی سے
دل نہ لگائین پہلے ٹھنڈے پانی سے خوب نہائین۔ جب
جاڑا معلوم ہونے لگا تو عورتون نے جسم سیمین کو پوچھا اور
لباس سادہ سے آراستہ ہوئین۔ زلف مشاطہ نے مشکبار
و مشکبو کھجوری چوٹی کی گوندھاوٹ سے جوبن کو دوچند کر دیا
بیگم صاحب کی اسوقت بالکل سادی وضع تھی۔

ململ کا باریک دوپٹا اور پھولون کا گہنا۔ آئینہ دیکھا
تو دل مین سوچنے لگین۔ یا میرے اللہ مین غرور سے نہین
کہتی ہون۔ تیری کریمی کے صدقے۔ ایک ایک یہان
گلی کوچون مین ایسی پڑی ہونگی کہ اُنکے تلوے اور میرا مُنھ
مگر کیا قمرن ایسی پدمنی ہے کہ مجھپر بھی شرف ہے اُسکو مانا کہ اُسکے
گال بھی گورے گورے ہین مگر یہ نشیلی آنکھین کہان سے لائی
ہوگی یہ سانچے کی ڈھلی کلائی اُسکے پاس کہان۔ اُنگلیان
ایسی نرم نرم کہان پائین چوڑی والی ہے تو ہے آخر موئی۔

مغلانی نے بلائین لیکر کہا سرکار راتی اجازت دین کہ لونڈی
ذری صدقے ہو جائے۔ کالا دانہ ضرور کر کے جلایا جائے۔
اللہ جانتا ہے ساٹھ اور پانچ پینسٹھ برس کی میری عمر ہونے کو
آئی مین نے اس شکل صورت کی پری آپ چھٹ جو اگر کوئی
اور دیکھی ہو تو دیدے ٹم ہو جائین۔

حضرات ناظرین! بھلا بتائیے تو یہ مغلانی کون ہین یہ وہی ہین
جو قمرن کے ہان نوکر تھین اور جنھون نے گنڈیری کے تلازمے
سے محمد عسکری کو پُھسلا لیا تھا۔ اور سب عورتین تو نکال دی گئین
مگر بس ایک یہ رہگئین۔

یہ ٹوہ لگا کے نواب بشیر الدولہ بہادر کے پاس پہونچین اور
اُنسے بات چیت جو کی تو وہ بھی ریجھ گئے۔ اُنسے یہ شرط ہوگئی تھی
کہ اگر ہمکو اس سرکار مین نوکر رکھا دیجئے تو آپ کا مطلب ہمارے
ذریعے سے حاصل ہو جائے۔

اتنے مین نواب بشیر الدولہ اوپر تشریف لائے۔ بیگم صاحب
کمرے مین چلی گئین اور پردے کے پاس سے باتین
ہونے لگین اب دن کوئی دو گھڑی سے بھی کم ہوگا۔
بیگم صاحب نے مہری کو پھر بھیجا تھا کہ نواب کو بلا لاؤ۔ اُسنے
آکے عرض کیا کہ حضور وہ تو سوار ہوگئے۔ ابنواب بشیر الدولہ
نے یون گفتگو شروع کی۔

"ایمان سے کہنا بیگم صاحب کیا چکمہ چلا ہون۔ سچ کہنا
کیا کام کیا ہے۔ دوسرے کو سوجھتی بھلا۔ کبھی حشر تک نہ سوجھتی
جب سوجھیگی کمبو کو یا کشمیری کو۔"

(حضرت ناظرین۔ یہ بشیر الدولہ کمبو تھے) ہتیلی پر سرسون
جمائی ہے۔ واللہ ہتیلی پر سرسون جمائی ہے۔ چٹ مری منگنی اور
پٹ مرا بیاہ۔ لوگون کو حیرت ہے واللہ کہ یہ بشیر کا کام ہے۔
قمرن اور وہ چڑیل نازو اور اُغلانی مغلانی سب غائب۔
دنیا ہی دوسری ہوگئی۔ قمرن اپنی سسرال پہونچی۔ نازو
اپنے میکے گئی سب تتر بتر۔ اور یہ ہمارے ہی سبب سے ہے کہ
کوئی چون تک نہین کرتا ورنہ تو یہ اب تک تو محمد عسکری نے
آسمان کاندھون پر اُٹھا لیا ہوتا۔ خدا جانے کیا کچھ ہو گیا ہوتا
میرے چلے جانے کے بعد پھر کیا کر دگی۔"

بیگم صاحب نے ایک عمدہ گلوری بنا کر دی تو نواب بشیر الدولہ نے کہا صاحب ہم یون گلوری نہ کھانے کے یا تو اپنے پیارے پیارے ہاتھ سے کھلائیے یا ایک بوسہ دیجئے -

راوی) - آمدم بر سر مطلب - بوسہ کوئی انکے نزدیک گلوری ہی یا الایچی ہی - حقے کا دم ہی - بات ہوئی اور بوسہ -

بیگم - دیکھو پھر وہی اول جلول باتین بکنے لگے نا تم - بوسہ اور چُھی اور یہ اور وہ - واہ -

راوی - بشیر الدولہ نے ہاتھ جوڑے اور کہا مین صدقے یہ پردہ تو ہٹا دو -

بیگم - اچھا لو گلوری تو لو صاحب اوئی - !!! -

بشیر - مین صدقے بیگم - اتنی ہماری خاطر بھی کرو -

بیگم - (ہنسکر) اللہ جانتا ہی - ہنسی سی آجاتی ہی -

بشیر - جانی ہنستے ہی گھر بستے ہین - سُنا نہین -

بیگم - بیہودہ ہو -

بشیر - ہائے یہ کھجوری چوٹی اور ململ کے دوپٹے کا گوری گوری گردن سے سرک جانا کیا ستم ہی - مین تو اپنی جان دے دونگا جانی روپیہ نہین مانگتا - جواہرات نہین مانگتا - صرف ایک بوسہ لب کا اور ایک گال کا -

بیگم - (مسکرا کر) اوئی - بس - اور آنکھون کا نہین -

بشیر - ای تم سلامت رہو - بوسے دینے کی حاتم طائی - واللہ اسوقت دل خوش ہوگیا -

بیگم - اب یہ بتاؤ کہ نواب کل کہان تھے -

بشیر - یہ ابھی ہمکو نہین معلوم ہوا ہی - مگر ----

بیگم - اچھا دولھا بھائی اب کدھر ہین - ادھر کہ اُدھر انکو تو ادھر پھوڑ لو -

بشیر - رونق جنگ اُس جلسے مین شریک تو تھے مگر اب ہماری طرف ہین - مجال ہی اُس طرف ہون -

یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ بی مغلانی آئین - نواب بشیر الدولہ سے کہا - حضور - ع

	برگ سبز ست تحفۂ درویش	

ابھی یہ ننھی ننھی مہین مہین گگڑیان خریدی تھین کوئی قاش حضور بھی کھائین نواب صاحب نے کہا بیگم صاحب کو دو مغلانی سے بیگم صاحب نے گگڑیان اور نمکدانی لی اور کھانے لگین تو نواب صاحب نے پوچھا بیگم صاحب سچ کہنا ہمنے جو یہ احسان تمھارے ساتھ کیا اسکی شکر گزار ہو یا نہین اگر ہم ساتھ نہ آتے تو یہ بات ممکن تھی -

بیگم - ناگر بیل کی طرح رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہی -

بشیر - یہ ہمارے ہی دباؤ کے سبب سے اتنا ہوا -

بیگم - ای انکی تو جیسے کایا پلٹ گئی ہی - آگے مجھسے اسقدر کا ڈرتے تھے - کہ مین کیا کہون - نواب صاحب میرے گرم ہوتے ہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے اب اللہ جانے کیا ہوگیا -

بشیر - ہائے اسوقت کھجوری چوٹی کی گوندھاوٹ کیا مزہ دکھا رہی ہی - بے بیگم اب بوسہ دے ڈالو - بی مغلانی تم الگ ہٹو -

بیگم - ایَن یہ کیا باتین کرتے ہو صاحب بندی درگذری ای واہ چہ خوش یہ گفتگو کیا -

راوی - بیگم صاحب نے اپنی غرض کے لیے کہ انھین کے سبب سے قمرن نکالی گئی تھی بہت ضبط کیا - تخلیے مین جب کبھی انھون نے کچھ کہا تو خاموش ہو رہین یا ملائمت کے ساتھ جھڑک دیا - یا مسکرا دین یا کبھی جواب دے دیا کہ دیکھا جائے گا کبھی مسکرا کر کہا اوئی بس ہونٹھ اور گالون کے بوسے لو گے

آنکھون کے نہ ہوگے۔ مگر یہ جو شیر ہوگئے تو مغلانی کے سامنے بھی وہی باتین کرنے لگے انکو اسکی تاب کہان بگڑ گئین۔ نہایت ہی ناگوار گذرا۔

بشیر الدولہ کو یقین کامل تھا کہ جب انپر اسقدر سلوک ہوے ہین تو ممکن نہین کہ پھندے مین نہ پھنس جائین۔ بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر ہنسکر کہا کہو تو ایک دل لگی کرون۔ قمرن کو مین خود ہی ٹانچ لیجاؤن بڑی دل لگی ہوگی۔

بیگم صاحب نے تھوڑی دیر مارے غصے کے سکوت کیا۔ مگر پھر سوچین کہ ہار پیٹ گُسیّان توری آس۔ کہا لیجیے گلوری تو کھائیے۔ بشیر الدولہ نے کہ گھُرکی کھاکر ڈرے ہوے تھے گلوری لے لی مگر گلوری لیتے وقت ذرا اُنگلی زور سے دابی۔ بیگم صاحب نے اپنے دل مین کہا خیر یہان تک بھی مضائقہ نہین کوئی اور تو نہین دیکھتا۔ غضب تو یہ ہی کہ مغلانی کے سامنے انھون نے ذلیل کرنا شروع کیا تھا۔ بشیر الدولہ نے گلوری کھاکر کتھا مانگا۔

بشیر۔ کتھا ذری کم ہی اس گلوری مین بیگم صاحب۔

بیگم۔ غلط ہی۔ کتھّا و تھا کچھ کم نہین ہی۔

بشیر۔ اِی حضور کا اسمین کیا ہرج ہی۔

بیگم۔ ہم سمجھتے ہین جو آپ کا مطلب ہی۔

بشیر۔ یہ بدگمانی بیگم صاحب۔ اوئی۔

بیگم۔ (ہنسکر) بڑے مسخرے ہو۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئی تھین کہ اوئی کا محاورہ جو عورتون کا محاورہ ہی نواب صاحب نے استعمال کیا اور اپنے نزدیک بڑا لطیفہ ہوے۔ انکے بشرے سے سمجھ گئین کہ اس مقام پر اگر انکی تعریف کیجائے تو ضرور خوش ہونگے لہذا بناوٹ کی ہنسی کے ساتھ کہا بڑے مسخرے ہو تو نواب بشیر الدولہ از بس مسرور ہوے کہا واللہ بیگم تم تو اس قابل تھین کہ ہم ایسے بامذاق طبیعت دار کے ساتھ تمھاری شادی ہوتی مگر خیر کہین پھر اب سہی۔ ہم میان تم بیوی۔

بیگم کو یہ باتین بُری معلوم ہوئین کہا سنو صاحب دل لگی کی بھی کوئی حد ہی۔ یہ بیجا اور بے موقع الفاظ اور ایسی بھونڈی دل لگی ہمین پسند نہین۔ یہ دل لگی جسکو پسند ہو گی اُسکو ہو گی کیا کوئی بازاری عورت مقرر کیا ہی۔

بشیر۔ یا میرے اللہ اب بگڑین تو ایسا بگڑین۔

بیگم۔ بگڑنے کی بات ہی ہی ہمکو یہ باتین پسند نہین۔

مغلانی اور خواصین اور گھر کی اور عورتین تو گنتی ہوئی۔ تھین ہی سب ایک ایک دو دو کرکے ادھر اُدھر چلدین۔ صرف یہ موذی بشیر الدولہ اور بیچاری بیگم صاحب رہگئین اور اللہ کی ذات۔ بیگم صاحب جو ذرا بگڑین تو بشیر الدولہ نے طنز آمیز ہنسی کے ساتھ کہا۔ تمھارے ہوش بھی ٹھکانے ہین کچھ۔ یہان تھنگا تو ہی نہین اسوقت سوائے میرے اور تمھارے۔ پھر۔ ع

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی
بٹھ جاؤ خود حیا اُٹھ جائیگی

ہاے اس کھجوری چوٹی کی بلائین نہ لون بھلا کیا مجال بیگم صاحب جو پھر کے دیکھتی ہین تو مغلانی کا سایہ تک نہین پکارا مہری۔ مہری ادمہری۔ جواب ندارد اور بھی گھبرائین زلفن۔ ای زلفن۔ اَئین! اب وحشت بڑھنے لگی۔ بشیر الدولہ ہنسکر بولے اور جو جو یا دہون سب کے نام لے لیکے پکارو مین نے وہ منتر پڑھ دیا ہی کہ اللہ چاہے تو ایک نہ بولے

بیگم صاحب گھبرا کر اُٹھیں اور چٹ دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی تو بشیر الدولہ دوسرے دروازے کی جانب جھپٹے لاکھ لاکھ بیگم صاحب نے کوشش کی کہ وہ دروازہ بھی بند ہو جائے مگر نہ بند ہو سکا نہ بند ہو سکا۔ بشیر الدولہ تڑ سے گھس پڑے۔

بشیر۔ اب فرمائیے بیگم صاحب۔ ای حضور ادھر۔

بیگم۔ (ہکّا بکّا) ای مغلانی یہان آؤ جی۔

بشیر۔ حضور مین ہی مغلانی حاضر ہون حکم؟۔

بیگم۔ دیکھو نواب دق نہ کرو۔ مین آدھی جان کی ہون کیون مجھے زہر کھلواؤ گے۔ مجھے معاف کرو۔

بشیر۔ انگرکھا اُتار کر۔ ارے یہان کوئی نہین ہی۔

بیگم۔ (ہاتھ جوڑکر) خدا کا واسطہ۔ نواب دق نہ کرو۔

بشیر۔ (اور آگے بڑھکر) تم یہ کہتی کیا ہو۔ ہائے یہ کھجوری چوٹی ہائے اسنے مار ڈالا۔ لپک کر بوسہ لیا اور ذرا الگ کھڑے ہوے۔

بیگم۔ (روتی ہوئی قدمون پر سر رکھکر) نواب ارے خدا دیکھتا ہی تجھے اُسی کے رسول پاک کی قسم۔ باہر جا۔

بشیر۔ کیون حجت کرتی ہو جانی۔ ؎

بات کو تم بڑھاؤ چاہے گھٹاؤ
طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

بیگم۔ (غصہ بھری ہوئی چتون سے) مین اپنی جان دے دونگی بس یہ سمجھے رہنا۔

بشیر۔ دیکھو میرے گال کیسے گورے گورے ہین تمھارے میان کیا حسن مین ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین۔

بیگم۔ ہمکو وہی پسند ہین۔ تمھارے گورے گورے گال جائین بھاڑ مین اور چولھے مین جاؤ تم۔ سُن لیا۔

بشیر۔ (ٹوپی بھی پھینکدی) اب تم بیوقوفی کرتی ہو۔

بیگم نے نہایت ہی منت و سماجت سے رو رو کر اور عجب بیکسی اور بے بسی کا منھ بنا کر کہا "مجھے چھوڑ دے اللہ تجھے اسکا اجر دیگا"۔

بشیر الدولہ نے کہ شمر کا بھی چچا تھا اِس بیچاری عفیفہ پاکدامن کی منت و سماجت ایک کی پروا نہ کی جس بیکسی کے ساتھ اس بے بسی کی حالت مین اُنھون نے روتے ہوے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا اگر سنگدل اور انتہا کے ظلم آدمی سے بھی کہتین تو اُسکو رقت آجاتی۔ مگر اس بیچاری کے منھ سے اتنی آواز آئی۔ یا علی مشکلکشا میری مدد کو آئیے۔ ہمًا ایک چاقو تکیے کے پاس دیکھا جو کھُلا ہوا تھا۔ زور سے جو بھونکتی ہین تو نواب کی ران کے پار ہوگیا۔

بشیر الدولہ لہو لہان ہو کر بڑے غصے مین بھاگے اور کہا بیگم یاد رکھنا اسکا بدلا نہ لیا ہو تو کمبو نہین۔ انھون نے کہا کیا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کریگا۔ اب آج سے خبردار کسی عصمت دار کو نہ چھیڑنا۔ دیکھو ہم شریف زادیان ایسی عفیفہ ہوتی ہین ہمارا نواب چاہے ستر عورتین گھر ڈال لے کچھ پروا نہین مگر یہ نہین ممکن ہی کہ ہمپر کوئی ڈورے ڈالے اور ہم خاموش ہو رہین جا عمر بھر یاد رکھنا۔

بشیر۔ اچھا بیگم دیکھو تو سہی۔

بیگم۔ بے بس اب جاؤ ہمارے گھر سے۔

بشیر۔ روؤ نہ عمر بھر تو سہی۔

بیگم۔ روئے ہمارا دشمن۔

بشیر۔ روتے نہ بن پڑے۔

بیگم۔ اُف۔ مار کے ہلکان ہوگئی۔

بشیر۔ دے اب ہوشیار رہنا۔

یہ کہکر بشیر الدولہ تو لنگڑاتے ہوئے نیچے آئے اور فوراً ڈاکٹر کو بلوایا۔ ٹانگ کو مضبوط کپڑے سے خوب کسکر باندھا اور تیل اور پانی سے خوب ترکیا۔

مغلانی ساری کیفیت دروازے کی درار سے دیکھ رہی تھی اُسکے ہوش اُڑ گئے کہ اللہ اللہ ایسی ایسی پاکباز عورتین بھی ہوتی ہین۔ دروازہ کھولکر اندر آئی تو کہا۔ بی بی یہ لنگڑی پر لہو کیسا ہی۔ کہا نواب بشیر الدولہ گنّا چھیل رہے تھے چاقو ٹھنک گیا بلبلا رہے ہین بیچارے۔ ظاہر مین افسوس کیا مگر دلمین کہا خوب شد ایسے ملعونون کی یہی سزا ہی بلکہ اگر گلے پر چاقو چل جاتا تو اور بھی اچھا ہوتا لیکن پھر ڈری کہ کہین ایسا نہو کہ مین باندھی جاؤن تو بھی آبرو خاک مین ملجائے۔ اِدھر کی رہون نہ اُدھر کی۔ آبرو اور عصمت دار کی ہر طرح خرابی ہی۔

مغلانی نیچے گئی تو ڈاکٹر کو دیکھکر اُلٹے پاؤن بھاگی کہا دہان تو بہت سے لوگ جمع ہین اور سرکار بھی آگئے ہین اب بشیر الدولہ بھی سب سے یہی کہتے ہین کہ پونڈا چھیلتا تھا حالانکہ پونڈا کوئی ایک ہفتے سے گھر کے اندر نہین آیا تھا۔ بھونکتے تو بیگم صاحب نے چاقو بھونک دیا مگر اب پچھتاتی تھین کہ یہ ہنسے کیا کیا۔ لیکن یہ بھی سوچتی تھین کہ اسکے سوا چارہ ہی نہ تھا۔

قمرن پھر غائب ہو گئی

محمد عسکری اپنے عزیز اور دوست بشیر الدولہ کی مرہم پٹی مین ایسے مصروف ہوے کہ قمرن کو بھی بھول گئے۔ اور یہ خبر ہی نہین کہ حضرت ہی کی زوجۂ مقدسہ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے تھے۔ ان مکر توتون کی خبر ہی نہ تھی جب ہر طرح سے انکو تشفی ہوگئی کہ زخم جلد اچھا ہو جائیگا۔ اندیشے کا مقام نہین ہی۔ تو

منشی مہراج بلی کیطرف مخاطب ہوے۔ یار اُسدن بڑی نالائق حرکتین ہوئین۔ اگر ایسی ہی پارٹی اور ہوئی تو ایک آدھ کی جان پر بن آئیگی۔ غضب خدا کا کس قدر پی ہی کہ سُننے سے ہوش اُڑتے ہین۔ یار بُری منھ لگی۔ یہ بغیر جان لیے نہ چھوڑیگی۔ خیر یہ بتاؤ کہ اب کیا رائے ہی۔ یہ بشیر الدولہ مردود کو سوجھی کیا۔

مہراج بلی نے کہا کچھ کھلواؤ تو پتہ لگاتے ہین۔ نواب نے قدمون پر ٹوپی رکھدی۔ یار ازبراے خدا کچھ بندوبست کرو مین تمکو جو کہوگے کھلواؤنگا۔

بشیر۔ بھئی یہ کیا قدمون پر ٹوپیان رکھی جاتی ہین منتین ہوتی ہین۔ ہم بھی تو کچھ سُنین صاحب۔ آخر یہ کیا معاملہ ہی۔

عسکری۔ آپ سے یہ باتین کہنے کی نہین ہین۔

مہراج۔ ہان! یہ سب حضور ہی کے تو کانٹے بوئے ہوے ہین۔ اور آپ ہی پوچھتے ہین۔

ب۔ ہمسے کہنے کی باتین نہین ہین تو کیا کفر کی باتین ہین۔

ع۔ تم بڑے نالائق ہو۔

ب۔ مہراج بلی۔ اُمیٹھ تو کان اسکے۔

مہراج۔ کیون بھئی اُمیٹھون۔ قمرن کو بلوائیے وہ اُمیٹھے۔

ع۔ ہان! ہان! کیا کہی ہی۔

ب۔ اُس مُردار کا نام نہ لینا میرے سامنے۔

ع۔ خدا کرے ٹانگ سڑکے رہجائے۔ آمین۔

ب۔ چمار کے کوسے بیل نہین مرتے۔

ع۔ ارے ظالم یہ تونے کیا کیا۔ واللہ غضب ہوگیا۔

ب۔ کیا کیا اُن دونون چڑیلون کو ڈولی پر سوار کرکے نکلوا دیا اور گھر کے جو نوکر چاکر تھے۔ اُغلانی مغلانی اُنکا حساب کردیا۔ اور کہا کھڑے کھڑے نکل جاؤ۔ نہین نہین قبر بنا دونگا۔

مہراج - اور ہمین معلوم ہی کہ قمرن کہان ہین -
ب - یار تمھین لوگ صحبت کے بیٹھنے والے خراب کرتے ہو یہ سب تمھین لوگون کی خطا ہی -
مہراج - تم پاگل ہو - تمھین انسان کون کہتا ہی - کیسا خراب کیا کرتے ہین - وہ رئیس کیا جسکے پاس معشوق نہو - رئیسون کی شان یہی ہی -
ع - آخر اگر ہماری بھی ایک ہی جورو ہو تو پھر ہم مین اور غریب مفلس آدمیون مین فرق کیا ہی -
ب - عقل کے ناخن لو - واہ بس ریاست اسی مین رہگئی ہی کہ چوڑی والی کو گھر مین ڈال لے اور کنجڑن کو عقد مین لائے اور ڈومنی کے نام جاگیر لکھ دے - ای سبحان اللہ کیا ریاست ہی ایسی ریاست پر تین حرف -

بشیر الدولہ کی طبیعت زخم لگنے اور خون نکلنے کے سبب سے بہت سُست تھی کروٹ پھیر کر لیٹے تو آنکھ لگ گئی -

اب مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کو مسکوٹ کرنے کا خوب موقع ملا - مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب یہ شراب کی اب کسقدر کثرت ہوتی جاتی ہی کہ توبہ ہی بھلی - اُسدن اللہ دو ایک خون ہوگئے ہوتے اب نوابی تو ہی نہین کہ آج یہان تلوار چل گئی کل وہان خانہ جنگی ہوگئی - کس ہیرسی کا زمانہ اب گیا - اب اور ہی ہوا چل رہی ہی - واردات کے احتمال پر حوالات ہو جاتی ہی خون اور قتل کا کیا ذکر ہی - لاحول ولا قوة - آپ نے حسین علی کو مار ہی ڈالا ہوتا اور ایک آپ پر کیا فرض ہی سبکے سب بے کیف تھے - ہمن ہین کہ رات بھر مین چھ دفعہ بیہوش ہوگئے - آغا صاحب دھت پڑے ہین - لاحول ولا قوة - اب آپ دیکھئے کہ اگر آپ کی یہ کیفیت اُس روز نہ ہوئی ہوتی تو قمرن آپ کی بغل مین بیٹھی ہوتین -

محمد عسکری متحیر ہو کر بولے اسکے کیا معنی - قمرن کا حال کیونکر معلوم ہو سکتا تھا - مہراج بلی مسکرائے - اچھا تمکو اس سے کیا مطلب ہی - تم تو نشے مین بات بھول بھول جاتے ہو - قمرن کو ہمنے صرف ڈھونڈھ ہی نہین نکالا - بلکہ وہ بات کی ہی کہ تمام عمر احسان مند رہو گے - جی دل لگی نہین ہی آپ ہین کس فکر مین وہ خود اپنے منھ سے قبول دین تو سہی -

محمد عسکری کی باچھین کھل گئین - یار مہراج بلی مین تجھپر سے صدقے ہو جاؤن - بتا تو یہ کیا اسرار ہی - اور قمرن کہان ہین - کہا قمرن تو یہان سے دور نہین ہین مگر اُنکی صندلی ساری پر ایک اور بھی لوٹ ہوے اور آپ کے رقیب بنے ہین - پہلے تو محمد عسکری بہت خوش ہوے تھے کہ بی قمرن جان کا پتا لگا - اب رقیب کا لفظ سنکر چکرائے - یہ رقابت کی بڑی سُنائی اُستاد - اور وہ ہین کون صاحب جو رقیب بنے ہین - ہین بھی رقابت کے قابل -

مہراج بلی نے کہا - بھئی ہمنے صورت تو اُن بزرگوار کی دیکھی نہین ہی - مگر اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ صندلی ساری پہنکر قمرن کھڑی تھین اور کوئی پڑ دسی اُنپر ڈورے ڈالتا تھا -

محمد عسکری جھلا اُٹھے - آپ کی بھی وہ لغو حرکتین ہین کہ بس - ارے صاحب آخر بتاتے کیون نہین ہو کہ قمرن ہین کہان - اور آپ کو کیونکر ملین اور اب ہم جو ملنا چاہین تو کس تدبیر اور کس صورت سے مل سکتے ہین -

مہراج بلی نے کہا ہمارے ہمراہ چلیے جھٹپٹے وقت یہ دونون تنہا چلے - خدمتگار کو بھی ساتھ نہ لیا - جب بی ہمسائی بینے شہزادہ بیگم کے پھاٹک پہونچے تو نواب نے کہا ارے یار یہ تو پڑوس مین ہین

عبداللہ خان نے سلام کیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین۔ منشی مہراج بلی نے چپکے سے کہا میان ذرا ادھر آؤ۔ (آہستہ سے) وہ جو تمھارے ہان آکے ٹکی تھین صندلی ساری پہنے ہوے وہ کہان ہین اُنسے کہو کوئی آپکے پاس آیا ہی۔ اُسنے کہا حضور یہان تو ساری واری کوئی نہین پہنتا ہین کس سے عرض کرون ہماری سرکار ہین اور دو چار عورتین خدمت کے لیے ایک مین ہون۔ ایک چوکیدار ایک بہشتی صندلی ساری اور دھانی دھوتی والی یہان کہان۔

منشی مہراج بلی نے کہا اچھا تو تم کو اس حجت سے کیا سروکار ہی۔ تم جاکے شہزادہ بیگم سے اتنا کہدو کہ نواب محمد عسکری صاحب آئے ہین۔ اُسنے کہا بہت اچھا۔ کہنے کو کہیے مین عرض کردون مگر بے سود اور بیفائدہ بات ہی۔ کوٹھے پر آیا بیگم صاحب تھے یہ سب تقریرین سُن ہی تھین۔ عبداللہ خان کو جواب دیکر بھیجا اُسنے پھر سلام کیا خاصدان دیا کہ حضور گلوری نوش فرمائین۔ اور مہراج بلی کو ڈلی الایچی دی اور کہا حضور غلام جیسا بیگم صاحب کا نوکر ویسا سرکار کا۔ ایلچی تو ایلچی ہوتا ہی۔ سرکار نے فرمایا ہی کہ آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ کسی عورت کے ذریعے سے دریافت کیجیے۔ آپ کے یہان آنے مین ہماری بدنامی ہی۔ کاہے سے کہ ہم بھی جوان اور حضور بھی ماشاءاللہ سے جوان ہین۔ ہم بھی عزت آبرو دار ہین آپ بھی۔ اور وہ جنکو آپ پوچھتے ہین اُنسے بیگم صاحب سے ملاقات نہین ہی۔ فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ وہ صندلی ساری والی کون ہین۔

مہراج۔ تم کچھ انعام ہمسے لے لو خانصاحب۔

عبداللہ۔ تو حضور جب کچھ حال معلوم بھی ہو۔

مہراج۔ صریح ہم تو اپنی آنکھ سے دیکھ گئے تھے۔

عبداللہ۔ خداوند دھوکا ہوا ہوگا حضور کو شاید۔

مہراج۔ نہین صاحب دھوکا کیسا۔ دھوکا کسے کہتے ہین۔

عبداللہ۔ صندلی ساری ہماری سمجھ مین نہین آتی بات۔ بالکل عقل کے خلاف ہی۔

مہراج۔ (مسکراکر) تم سب سمجھتے ہو۔

عبداللہ۔ خیر پھر اسکا حال تو حضور اللہ جانتا ہی۔

مہراج۔ اچھا قسم کھاؤگے ہمسے اُڑتے ہو۔

عبداللہ۔ اب آپ کو یقین ہی نہین آتا۔

جب یہان سے مایوس ہوے اور نواب کو لیکر ایک گلی مین گئے تو نواب صاحب نے کہا۔ یار یہ اس گلی مین منصوبہ کرنے آئے ہین کیا۔ بندے کے پاس صرف گھڑی ہی گھڑی ہی۔ وہ بھی جرمن سلور چھوٹی چاندی کسکٹ۔ خیر مہراج بلی نے گلی مین آواز دی تو ایک آدمی سرننگا اندر سے نکلا۔ جُھک کے سلام کیا۔ تو مہراج بلی نے ڈانٹ کر کہا۔ دل تم کاہے واسطے دروغ بولنے مانگتا۔ وہ دروغ کا لفظ نہ سمجھا یہ پھر جھلائے کہا اُس روز جس عورت کو کدراکے گھر سے بھگایا تھا وہ کہان گئی جلدی بتاؤ۔

سپاہی نے کہا ہجور (حضور) وہ جُون چھتے والا مکان ہی اُسمین گئی تھی اور پھر وہان سے دھوتی پہنکر ایک اور مکان مین گئی تھی۔ اُس مکان کا پتا جو دیا تو بعینہ وہی جسمین شہزادہ بیگم رہتی تھین۔

مہراج۔ اُس مکان کے کسی نوکر کا نام یاد ہی۔

سپاہی۔ ہان ہجور عبداللہ کھان نام ہی۔

مہراج۔ (نواب سے) یار اُسنے نام مخفی رکھا۔ نام کیا معنی کل حال پوشیدہ رکھا افسوس کا مقام ہی۔

نواب - یار پھر اب کیا تدبیر کی جائے قمرن ملکے پھر غائب
ہوگئین - ہائے اب کیا کرون -
مہراج - مجھے اُسی شب کو بلوایا تھا کدرا کے ہان تھی اسطرح پر
اُسکو ڈپٹی تھی کہ مین کیا کہون - اور اُس مردود کدرا نے
مجھسے اتنا بھی نہ پوچھا کہ آپ کون ہین اور کیون آئے ہین
خود آنکے لیگیا - مین نے چار سپاہی تعینات کیے وہ
راتون رات نکال لائے - تم کمبخت کو تلاش کیا کہین پتا
نہ ملا اب پھر ڈھونڈھنا پڑا -
نواب - یار تمھارے احسان اور عنایت اور محبت کا شکریہ
ادا کرتا ہون مگر اپنی قسمت کو کیا کرون - اور کہان لیجا کے
پھوڑون - اب کسقدر مصیبت پڑگئی ہی کہ ہائے ہائے -
یہ باتین کرتے ہوے گھر پر آئے - منشی مہراج علی صاحب
رخصت ہوے اور وعدہ کر گئے کہ ضرور ضرور پتا لگاؤنگا مگر
یار یہ اور بھی بڑی ہوئی -
نواب محمد عسکری کے دل کا عجب حال ہوا - ادھر تو سردر
اور نشے کے سبب سے اسقدر ہوش نہ تھا کہ قمرن یاد آتین اور
جب نشہ اُترا تو سُستی اور کاہلی اور شدت صفرا اور شدت تشنگی
اور اضمحلال طبع کے سبب سے قمرن کی جدائی کا چندان خیال
نہ تھا اب جو ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی تو قمرن یاد آئین -
مصاحبون مین اسوقت صرف ممن ہی ممن تھے کہا بھئی حسین علی
تو بیمار ہی تم اتنا احسان کرو کہ قمرن کے میکے جاؤ اور اُسکی مان سے
دریافت کرو - نازو اگر ہون تو اُنسے پوچھو اور تشفی دو کہ پھر وہی
کارخانہ جما جاتا ہی - اور بس مکان کوٹھیان بنگلے موجود ہین
ممن وہان گئے تو چنو کی جورو نے کوٹھے پر بلوالیا - آؤ آؤ
بیٹا - نواب کا مزاج کیسا ہی - دیکھو کیسا بنا بنایا گھر غارت ہوگیا
ممن نے کہا سرکار نے بھیجا ہی کہ جاکے دریافت کرو کہ
قمرن کا کچھ پتا لگا یا نہین - چنو کی جورو نے نازو کو کہ غافل
سورہی تھی جگادیا - اور شب کا وقت تو تھا ہی ممن کے
ساتھ شہزادہ بیگم کے ہان بھیجا اور کہلا بھیجا کہ جہان نواب صاحب
تجویز کرین وہان چلی جانا کہ کوئی کانون کان خبر نہ ہو - اور
مطلب کا مطلب حاصل ہوجائے -
نازو شہزادہ بیگم کے ہان گئین اور ممن کو دروازے پر
بٹھایا اندر گئین تو اُنھون نے پوچھا واہ آج دو بجے دن کے
آنے کا قمرن وعدہ کرگئی تھین اب تک آتی ہین -
نازو - کیا قمرن! قمرن ہین کہان -
شہزادہ - ہین کہان! وہ تو کل شام ہی کو چلدی تھین کیا
وہان نہین گئین -
نازو - ہنستی ہو بہن تم -
شہزادہ - نہین اللہ جانتا ہی ہنستے نہین -
نازو - تمھارے خون کی قسم بہن قمرن ہمارے یہان نہین ہی
شہزادہ - تو یہ گئی کہان ہین -
نازو نے بے اختیار رونا شروع کیا - پوچھا یہ آخر بہن کچھ
بتا سکتی ہو کہ کہان گئین -
شہزادہ - اللہ جانتا ہی ہمین ذری بھی نہین معلوم -
نازو بیقرار ہوکر نیچے اُتری اور ممن سے یہ سرگذشت بیان
کی ممن کو بھی افسوس ہوا اور شہزادہ بیگم سخت ملول کہ نیکی برباد
گنہ لازم - وہی مثل صادق آئی - ہمنے ٹوٹکا یا جگہ دی اور
اُلٹی آنتین گلے پڑین -
شہزادہ - لینے کے دینے پڑے -
نازو - نہین - بہن ہم تمکو تھوڑا ہی کہتے ہین -

شہزادہ - ہم تو بہن جیسے چور بنگئے -

نازو - مگر یہ ہوا کیا - یا میکے جاتی یا نواب کیہان یا سسرال کدرا ابھی ابھی سر ٹپک کے گیا ہی - چمن ابھی آئے اور یہان بھی ندارد - تمھارے ہان سے جب گئی تھین تو کس سواری پر

شہزادہ - ڈولی پر -

نازو - اکیلی تھین ؟ -

شہزادہ - نہین ایک عورت ساتھ تھی - اُسی نے آنکے کہا کہ امی جان نے تمھاری بھین ذری بُلایا ہی اور اُسی سے کل سے سانٹھ گانٹھ بھی ہوتی تھی - مین اُسکی گفتگو اور آنکھین مٹکانے ہی سے تاڑ گئی تھی کہ یہ بس کی گانٹھ ہی - اور بھلا سا نام ہی - بھولی جاتی ہون اسوقت کئی دفعہ وہ آئی اور چمن کے حسن اور جوبن اور کم سنی کی تعریف کی اور دیر تک بیٹھی رہی - ایک دفعہ ہمکو دیکھکر اُلٹے پاؤن بھاگ گئی تھی - جو اگر ہمین یہ معلوم ہوتا تو ہم آنے ہی کاہے کو دیتے - کیا جانے کیا آپسمین گفتگو ہوئی اور شاید نواب محمد عسکری ہی کے پھیر مین گئی ہو -

نازو - ای نہین بہن وہان ہوتی تو ہمکو نہ بلواتی اور چمن کاہے کو دوڑے ہوے آتے - وہان جاتی تو پھر کیا تھا - گھی کے چراغ نہ جلتے - اللہ کرے نواب کے یہان چلی جائین یہ تو عین آرزو ہی - ازین چہ بہتر - مگر کیا جانین ہمارا ستارہ کس گردش مین ہی آج کل کہ ذرا چین نہین لینے دیتا - ایک نہ ایک بات ایسی پیدا ہو جاتی ہی کہ بس تو بہ ہی بھلی - امی جان الگ گھر مین بیتاب اور بیقرار ہو رہی ہین - اور ہم الگ تڑپتے ہین -

راوی - ابکی یہ بیڈھب ہوئی نہ کدرا کے ہان - نہ چینو کی جورو کے گھر مین نہ شہزادہ بیگم کے پاس - ادھر نواب تڑپ رہے ہین - اُدھر چینو کی جورو بدحواس ہی - ماتم پڑا ہوا ہی کہ عمر بھر کی روٹیان گئین - شہزادہ بیگم کو یہ خفت ہی کہ میرے مکان سے گم ہوگئین نازو روتی ہی کہ اب وہ چین کہان - چمن کو یہ رنج کہ سرکار کی دو گھڑی کی دل لگی گئی -

نازو نے چمن سے کہا کہ جاکے نواب کو بلالاؤ - کہو مسکوٹ کرینگے - شہزادہ بیگم نے ہاتھ جوڑے بہن ہمارے مکان پر جو یہ بھیڑ ہوگی تو ہماری بدنامی ہوگی - گھڑی تمھارا اگر ہم اپنی رسوائی کو ڈرتے ہین - آبرو بڑی شئی ہی - آبرو جاکے پھر ہاتھ نہین آسکتی -

نازو نے سمجھایا کہ بہن اندھیاری رات ہی کون دیکھتا ہی دستی نہ روشن کرینگے چپکے سے چھپ کے چلے آئینگے اسمین کون حرج کی بات ہی -

شہزادہ بیگم ایک با وضع اور ذی مروت عورت تھین کہا جو تمھاری یہی مرضی ہی تو خیر - کیا مضائقہ - مگر ہم اُنکے سامنے ہرگز نہ ہونگے -

نازو مسکرانے لگی - اوئی تم اُنکے سامنے نہوگی گڑ کھائے گلگلون کا پرہیز - پچاس دفعہ تو وہ دیکھ چکے ہین - اب پردہ کرنے چلی ہین - ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی -

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر و پیمانہ زدند

بی مغلانی کون ہی - ای بی کچھ منھ سے بولو مرتے کھیلو اے لو مسکرا رہی ہین اور بات کا جواب نہین دیتین - مغلانی نے مسکرا کر جواب دیا - سرکار خود آنکے ذری تکلیف کرکے دیکھ لین میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہی کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا -

نواب نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آگے بڑھین اخاہ ای بی مغلانی یہ کون مرد وا بہو بیٹیون مین گھس آیا

صاحب ہم پردہ نشین عورتین ہین اتنے مین نواب محمد عسکری
صاحب بہادر صولت جنگ کھٹ کھٹ کرتے ہوے آنکے
پلنگڑی پر بیٹھے فرمایا خدا گواہ ہے بیگم مجھے اسقدر کا ملال تھا
جسے کہ بیان سے باہر۔ غضب خدا کا ایک مہینا کہکے گئین اور
اتنے دن جاکے کان مین تیل ڈال کے بیٹھ رہین۔ ٹیا برج
ایسا بھایا کہ نکلنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا۔

بیگم صاحب بھری ہوئی تو تھین ہی۔ بہت ہی بگڑ کر کہا
بس بس میری زبان نہ کھلوانا۔ بس کہدیا ہے ہان۔ مین بھری
ہوئی بیٹھی ہون اسوقت جلی بھنی مجھے چھیڑا اور بس مین آپے سے
باہر ہو جاؤنگی۔ ایک تو جلاؤ اور اوپر سے غراؤ۔ نہ شرماؤ نہ شرمانے دو
مین سب سن چکی ہون اور سننا کیا معنی اپنی آنکھون دیکھ چکی ہون
چار آنکھین کرتے ہوے شرم نہین آتی ہے تمکو۔ بڑے غیرت دار
ہو واہ۔ اللہ کی قسم جتنی ہمکو تمھاری محبت ہے اُتنی تمکو
ہماری محبت نہین ہے۔ اور اُتنی کیا معنی اُسکی چوتھائی محبت
بھی تو نہین ہے اور ہمکو جو محبت ہے اُسکا حال ہم جانتے ہین۔
یا ہمارا دل یا ہمارا خدا خوب جانتا ہے۔ ~

نہا دھو کے بڑی روٹی اُٹھاؤن
مرا کہنا اگر باور نہین ہے

نواب صاحب نے جو دیکھا کہ یہ اسوقت بہت ہی تیز
اور گرم ہو رہی ہین تو انکو ٹھنڈا کرنا شروع کیا۔ سنو بیگم
آتے ہی نہین برس پڑتے ہین ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا
ہوتا ہے گرما گرم کھانے سے منھ جل جاتا ہے شکایت تو ہمکو
کرنی چاہیے نہ کہ اُلٹی تم شکایت کرو۔ بڑی اُستاد ہو واللہ
اچھا خیر اب اس جھگڑے کے دڑبے ہی کو پٹونک دو
پیار کی باتین کرو لڑائی جھگڑا القط۔

بیگم تنک کر بولین جھگڑے لڑائی سے ہم بہو بیٹیون کو کیا
مطلب۔ کھانے بھر کو دیے جاؤ اپنے اللہ کے آسرے پر بیٹھے
رہینگے۔ یہ جھگڑا اور لڑائی اور لگائی بجھائی تو اُن موئی بالزادیون
کا کام ہے جو پیال کے گٹھے پر لیٹتے لیٹتے عرش پر پہونچ جاتی ہین
جنکے لیے یہ عروج ہے کہ بیاہتا خصم نگوڑے کو دھتا بتائین۔ دو
پرائے مردون کو تکتی پھرین جو ہمارے فرش کے پائین بیٹھنے
والی ہون وہ ہماری برابری کرین تو ہم جل بھن کے خاک ہون
یا نہ ہون۔ اب تم خبردار خبردار ہمین ہاتھ نہ لگانا اب منہارون
کی برادری مین جاکے بیٹھو (اس جملے پر بیگم صاحب ہنسی ضبط
نکر سکین ذرا یون ہی سی ہنسی لب پر آگئی) نواب بہت ہی
جھینپے۔ مغلانی گردن پھیر کے مسکرانے لگی۔

بیگم صاحب نے بڑی شوخی کے ساتھ کہا ہمنے سنا پانی کے
عوض اب آپ بھی آب خاصہ کہتی تھین۔ مین سنتی تو منھ جھلس دیتی
موئی کا۔ چینو کی چھوکری اور آب خاصہ! ع

چھچھوندر لگائے چمبیلی کا تیل

یہ دونون بہنین جب آتی تھین تو آکرون بیٹھتی تھین اب
بی قمر النسا بیگم اور بی ناز و جان صاحب ہوئین۔
نواب صاحب نے چھیڑنے کے لیے کہا۔ اخاہ ارے یہ
نازو اور قمرن کا ذکر ہے وہ دو چھوکریان کالی کالی سی۔
بیگم صاحب بہت ہی جھلائین۔ کہا نواب۔ اگر اسوقت تمنے
دل لگی کی یا ہنسی کی کوئی بات کہی تو اللہ کو گواہ کرکے کہتی ہون
کہ مین کوٹھے پر سے پھاند پڑونگی۔ نواب صاحب نے کہا
ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا بیگم۔ اچھا اب اس بات کو
جانے ہی دو۔ مگر ہمنے تو اُن موئی چوڑی والیون کی ہجو
کی تھی کہ کالی کالی ہین۔

بیگم صاحب بولین چلو بس اب خاموش ہی رہو اور جلاتے ہو ہمکو۔ وہ گوری چٹی ہوئین تو کیا۔ موئی مالزادیان ستر خصمی۔ ایسے گورے سپنے پر بھی تین حرف۔ زوفنہ ہی ایسے حسن پر۔ خدا اُس چڑیل کو غارت کرے جو میری سوت بنی ہی ڈھائی گھڑی کی موت آئے موئی کو۔

مغلانی۔ ای حضور اب کچھ اور باتین کیجئے۔

نواب۔ غصے کو تھوک دو بیگم صاحب تمھین قسم ہی۔

اب بیگم صاحب بھی ذرا دھیری ہوئین کہا کیون نواب افسوس تو بڑا ہوا ہوگا دشمنون کو تمھارے کہ یہ بلا کہان سے نازل ہوگئی مگر کیا کرو نواب بشیرالدولہ کی دوستی کا لحاظ آگیا نواب صاحب نے کہا بشیرالدولہ کی حماقت دیکھیے آپ ران پر پونڈا رکھکر چھیلنے لگے۔ بس چاقو پھیر گیا۔

بیگم صاحب کے چہرے کا رنگ اس بیان سے کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکی وجہ سے ناظرین کتاب خود ہی واقف ہین اسکا بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اگر نواب صاحب ذرا بھی قیافہ شناس ہوتے یا انسان کی خلقت سے انکو کچھ بھی واقفیت ہوتی تو معاً سمجھ جاتے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی۔ مگر وہان سمجھ سے کیا سروکار۔

نواب۔ ہم تڑپتے تھے تمھارے بغیر بیگم واللہ۔

بیگم۔ ای ہی کیسا کچھ راتون کو نیند نہین آتی تھی۔ مین نے سنا دشمن بیمار ہوگئے تھے۔

نواب۔ تمسے یہ پتے کی بات کہی کسنے بیگم۔ ہائین۔

بیگم۔ ہمسے ؟ قمرن کی اماں۔ اُس بوڑھی چوڑی والی نے اور کس نے۔

نواب۔ اُس بوڑھی چوڑی والی کو صدقے کیا تمپر سے۔

بیگم۔ اور اُسکی دونون چھوکریون کو وہ جو کالی کالی ہین (مسکراکر) خدا غارت کرے اُنکے کنبے کو۔ آئی قمرن جوان مرے۔

نواب۔ کیون اپنی زبان سے کسی کو برا کہو بیگم۔

بیگم۔ اللہ کرے مرین دونون آج کے دسوین دن۔

مغلانی۔ (ہنسکر) ای بڑی مہلت دے دی سرکار۔

بیگم۔ نواب کی خاطر سے یہ اُنکو چاہتے ہین نا بہت۔ سیدھی دوزخ کو جائین گی وہ دونون۔ اور وہ موئی دتاتہ ڈھار ہو بھی نیک بیبیان حضرت شبیر کے روضے کی سیر کرینگی۔ ان دونون کا حشر کافرنیون کے ساتھ ہوگا۔

نواب۔ (ہنسکر) اب بتاؤ تمنے چھیڑ کی کہ ہمنے سچ سچ کہنا۔

بیگم۔ تمنے کالی کالی کہکے اور آگ لگا دی۔

نواب۔ تو کیا کالی کالی ہین یا نہین ہین۔

بیگم۔ پڑین چولھے کی جڑ مین۔

الغرض نواب اور بیگم مین دو دو چونچین ہوگئین۔ مگر رک لیے گئے۔ گتھنے کی نوبت نہین آئی۔ نواب کو یہ خوشی تھی کہ بیگم خفا نہین ہوئین۔ اور بیگم کو یہ خوشی کہ نواب صاحب بن بلائے آئے۔

بیگم صاحب چاہتی تھین کہ تخلیہ ہوجائے تاکہ باتون باتون مین نواب کا دل ٹٹولین کہ اب بھی قمرن کی چاہ باقی ہی یا نہین۔ مغلانی سے اُنھون نے گھرک کے کہا یہ کیا آنا جانا لگایا ہی ای واہ ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر۔ آخر یہان کیا کام ہی اِسوقت خواہی نخواہی آنے جانے سے کیا مطلب بڑی بیہودہ ہو۔

مغلانی تو بقول شخصے گرگ باران دیدہ تھی ہی۔ فوراً سمجھ گئی نیچے اُتر کر مہریون اور خواصون اور مغلانیون

سب کو پٹی پڑھادی کہ اب اوپر نہ جاؤ نواب صاحب بیٹھے ہین اگر یاد کرین یا بیگم صاحب بلوائین تو خیر مضائقہ نہین۔ اب نواب صاحب اور بیگم صاحب کی گفتگو سنیے۔
نواب۔ اب ایسی خطا نہ ہوگی۔ بیگم اب توبہ کی جان من ہی ہی۔ واللہ پھر اگر ایسا قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔
بیگم۔ یہ سب پھسلانے کی باتین ہین نواب۔
نواب۔ قران اُٹھاؤن تب تو مانو گی بیگم۔
بیگم۔ تم تماشبینون کی بات کا یقین کون مانے۔
نواب۔ خدا گواہ ہی کہ اب سب باتین چھوڑ دین۔
بیگم۔ ہان ہان۔ کیون نہین تمنے کہا اور ہمنے مانا۔
نواب۔ اب بے اعتباری اور بدگمانی کو تو کوئی کیا کرے مگر سچ کہتا ہون بیگم کہ تمپر جان جاتی ہی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تم مٹیابرج مین اتنے دن کیون بیٹھ رہین ہمین رنج ہو یا نہ ہو کتنے دن کا وعدہ کرکے گئی تھین اور اب کتنے دن ہوگئے جو تمکو ہماری اُلفت اور محبت ہوتی تو تم ایسا کرتین بھلا۔ کبھی نہین کرتین۔
بیگم۔ ے اب خدا کے لیے لڑائی کی باتین نہ کرو بس اب خاموش ہی رہو تو بہتر ہی۔ اُس نگوڑی چوڑی والی پر ریجھے تھے۔ شرماؤ ذری۔ ابھی کیا ہی۔ ای تم تو مہترانی اور چماری تک پر ریجھوگے جیسی روح ویسے فرشتے۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔
نواب۔ بیگم دیکھو برسون کے بعد تمھین پایا ہی۔ اور بڑی بڑی منتون کے بعد آج ہمنے یہ دن دیکھا کہ تم اور ہم اغل بغل بیٹھے ہین۔ اور تم بے وجہ بے سبب لڑتی اور جھگڑا کرتی ہو خدا کے لیے ہمپر رحم کرو۔ اچھا ایک کام کرو آج رات کو تو پیار اور ہنسی خوشی کی باتین کرو۔ کل شکایت کرلینا۔ مگر خدا نے چاہا تو یہ موقع ہی ہم نہ دینگے کہ تمکو شکایت کرنی پڑے کیا مجال۔ شکایت کیسی ہم تمکو سمجھا دینگے کہ یہ کیا معاملہ تھا۔
بیگم۔ اپنے مطلب کے کیا ہوشیار ہین۔ چلو بس الگ ہٹو۔ تم جاکے منہارن مین بیٹھو۔ ای ذری تو شرماؤ منہارن سے ملکے تم سب مین بدنام ہوے۔ اور اب بھی باز نہین آتے ہو۔ تمھین کیا ہوگیا ہی نواب۔ ہاے مجھ بدبختی کی قسمت پھوٹ گئی اور خاتون جنت کی قسم مٹیابرج مین جو مین رہی نا اتنے دن تو مجھے تمھاری جدائی اسقدر کھلی ہی کہ میرا اللہ ہی جانتا ہی۔
نواب کے مُنھ سے بیساختہ نکل گیا۔ مگر ایک بات تو ضرور کہینگے بیگم۔ تمھاری محبت مین شک نہین بلکہ محبت ہی نہین۔ تمکو ہمسے ایک قسم کا عشق ہی۔ مگر قمرن بھی پری ہی پری عجب صورت پائی ہی

اُٹھتی کوپل ہی جوانی کا نیا ہی انداز	
	چودھوان سال ابھی نام خدا ہی آغاز
گل سے گالون پہ نہین پھولا سماتا ہی ناز	
	چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز

ایسی بو سونگھنے کا کیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بھی اُس ٹھوڑی پہ قربان کرون

مگر تمھارے حسن کے مقابل مین کیا حقیقت ہی اُسکی۔ تم بدرجہا اُس سے اچھی ہو۔
بیگم صاحب سمجھ گئین کہ اُس گلبدن مہوش چھوکری پر نواب کی جان جاتی ہی مگر یہی ہزار غنیمت ہی کہ میرا اسقدر تو خیال ہی کہ بن بلائے چلے آئے اور اُسکی تعریف بھی کرتے ہین تو دبی

زبان سے - گو دل مین بہت ہی بُرا مانین - مگر فہمیدہ سمجھدار
عاقبت اندیش تھین شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئین اور
اُف تک نہ کی - ایسی نیک بیبیان بھی کم ہین - اللہ رے خیال
عصمت اور نواب پر تو واقعی انکی جان جاتی تھی - مگر اُنکی
یہ کیفیت تھی کہ اور ون پر ڈورے ڈالتے پھرتے تھے -
نواب - بیگم تم اسوقت شاید خفا ہو گئین -
بیگم - اوئی خفگی کی کون بات ہی بھلا -
نواب - نہین تمھارے بشرے سے پایا جاتا ہی واللہ -
تم اسوقت خفا ہو گئین -
بیگم - ہم ایک پر عاشق ہوے ہین نواب - ایسا خوبصورت
جوان ہی کہ دیکھو تو عش عش کر جاؤ - ہاے مین تو اُسکی بانکی
ادا پر عاشق ہو گئی -
نواب - (ذرا سنبھلکر) کیا - (سہت بڑھاکر) -
بیگم - ہمکو ایک شخص کا عشق ہوا ہی آج کل -
نواب - عشق! تمکو ؟ کسکا عشق !!!
بیگم - کاہے کو بتائین - واہ - ہُو ہُو - !!!
نواب - (گھبراکر) آخر ہم بھی تو سُنین -
بیگم - بتانے کی بات نہین ہی - تم تو پیچھے پڑ گئے میرے
مُنھ سے ناحق نکل گیا -
نواب - اچھا سُن تو لین سننے مین کیا حرج ہی - بتاؤ کس
پر عاشق ہوئی ہو -
بیگم - ہم ایک چوڑی والی کے چھوکرے پر عاشق ہوے ہین
ہاے کیا صورت پائی ہی -
نواب - (شرماکر) بڑی ایک ہو تم -
بیگم - تمھارا اجارہ ہی - تمکو ہمارا خوف نہین تو ہمکو تمھارا
خوف کیون ہونے لگا - بھلا -
نواب اور بیگم مین یہ نوک جھونک ہو رہی تھی کہ نواب
عفت آرا بیگم آئین - اخاہ عسکری دولھا ہین یہ آج کدھر سے
چاند نکلا - یہ کہان بھول پڑے آنکھین ترس گئین دیکھنے کو
تمنے سب کی محبت چھوڑ دی ہی - بھیا نے کئی دفعہ تمکو یاد کیا
مگر تمھارا تو پتا ہی نہین لگتا کہ رہتے کہان ہو ایسی بیمروتی
اور طوطے چشمی بھی نہ چاہیئے - دروازے پر سے ہمارے
جاتے تھے مگر یہ توفیق کبھی نہ ہوئی کہ ذرا جھانک تو لین -
خیر صلاح تو دریافت کر لین - ملنے کی تو قسم کھائی ہی انھون
نے ذرا انکو ہماری محبت نہین رہی ہی - افسوس -
محمد عسکری کسیقدر شرمائے - کہا بہن خدا گواہ ہی طبیعت
گرمی کے سبب سے بڑی پریشان تھی ورنہ ضرور آتا -
عفت آرا بیگم نے کہا ای تو کبھی خیر صلاح کو آدمی ہی
بھیجا ہوتا - کسی مہری سے کہا ہوتا کہ جیتے مرتے کی خبر تو
لاؤ جاکے اور نہین تو کسی چوڑی والی کو بھیجا ہوتا -
اسپر بیگم صاحب اور مغلانی نے قہقہہ لگایا اور نوابصاحب
سخت پشیمان ہوے -
اب سنیے کہ نواب صاحب نے بیگم کی بڑی خوشامد کی
اور کئی بار شرعی قسمین کھائین کہ اب ہر گز ہر گز کسی سے
دل نہ لگائینگے - بیگم کو گو انکے اس اقرار کا مطلق یقین نہ تھا
مگر ہان مین ہان ملاتی جاتی تھین کہ چلو اب تک تو جو کچھ ہوا
وہ ہوا - اب آئندہ سے توبہ کر لو - مگر جب اُس موئی قمرن چُڈو
کی چاہت پیچھا چھوڑے نا - اسوقت تو یہان بیٹھے باتین
بناتے ہو - جہان وہ یاد آئی بس سب بھول جاؤگے -
نواب صاحب نے کہا کیا مجال - بھول جانا کیسے معنی

ہم ایسے نہین ہین۔ وہ بھول جانے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے۔ اچھا مہریون کو حکم دو کہ پلنگڑی اوپر مہتابی پر لیجائین اُسکی دیوارین اونچی ہین۔ بیگم صاحب نے مہریون کو بلاکر حکم دیا کہ اُس مہتابی پر خوب پانی چھڑکو اور فرش بچھاؤ۔ اور یہ پلنگڑی لیجاؤ اور دو جھجریان رکھدو اور برف اور کیوڑا دونون جھجریون مین ڈالدو۔ اور پنکھے والی کو بلاؤ وہان پنکھا لٹک رہا ہی۔ جب سب سامان لیس ہوگیا تو نواب صاحب مہتابی پر جاکر بیٹھے اور تھوڑی دیر کے بعد بیگم صاحب بھی تشریف لیگئین۔

دوسرے روز دوپہر کو بیگم صاحب کے گوئیندون نے پھر لسے آکے کچھ کہا اور نواب صاحب کی طلبی محلسرا مین ہوئی۔ گئے تو دیکھا کہ بیگم صاحب مُنھ بنائے ہوے بہت ہی خفا بیٹھی ہوئی ہین۔ پوچھا کیا خدانخواستہ کچھ طبیعت علیل ہی کہا بس اب ہمسے نہ بولو۔ اُسی سے جاکے بولو۔ مردار سے جسکے لیے ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے۔

نواب۔ ارے! بگڑ گئین!!!۔

بیگم۔ تمکو تو اُسکے بغیر چین ہی نہ آئیگا۔

نواب۔ آخر یہ تمسے کہا کسنے۔

بیگم۔ میرے سامنے ٹھنڈی سانسین بھرین تمنے اور اوپر سے باتین بناتے ہو۔ ذرا تو شرماؤ۔

نواب۔ تم تو ہوا سے لڑتی ہو بیگم۔

بیگم۔ میرے کلیجے مین اُسوقت ٹھنڈک پڑے جب مین سُن لون کہ اُسکی کھاٹ کچھاتی ہوئی نکلی۔

نواب۔ کیون کسی کو کوستی ہو بیگم۔ اِس سے کیا فائدہ۔

بیگم۔ مین کوس کوس کے کھاجاؤنگی۔

نواب۔ اچھا کوسو۔ مہری ذرا سا پانی لادو بیگم کو۔

بیگم۔ ہمارے ساتھ مٹیا برُج چلے چلو۔

نواب۔ لکھنؤ کو چھوڑکر تو بہشت جانے کی بھی گون نہین ہی لکھنؤ ہو اور دنیا ہو۔

بیگم۔ لکھنؤ موے مین رکھا کیا ہی۔

نواب۔ اپنا شہر تو ہی۔

بیگم۔ پھر ایسے شہر کو لیکر کوئی چاٹے۔

نواب۔ اچھا چلو نینی تال چلین۔

بیگم۔ چلو اللہ جانتا ہی چلو۔ واہ نیکی اور پوچھ پوچھ جہان چاہو وہان چلو۔ مگر اِس شہر کو چھوڑو کچھ دن کے لیے۔ یہان تمھاری آوارگی بڑھتی جائیگی اور تم خراب ہوتے جاؤگے اور یہ موے درگور ساتھ کے بیٹھنے والے اور بھی تمکو چکمہ دیتے ہین تمنے اپنے کو کیا سے کیا کردیا۔ کہین موئی قمرن ہی اور کہین نگوڑی نازو۔ اگر تھوڑے دن اور اسی طرح رہے تو خدا ہی مالک ہی اور آج ہمنے یہ سُنا کہ تم کالا پانی بھی پینے لگے ہو۔ اللہ جانتا ہی یہ بڑی بُری بات ہی۔ سب مین بدنام ہوجاؤگے اور کوئی اپنا حقہ تک پینے کو نہ دیگا۔ نواب بڑے شرم کی بات ہی۔

نواب۔ بالکل جھوٹ ہی یہ کسنے کہا تمسے۔ ہمارا سامنا کراؤ۔ ورنہ ہم بگڑ جائینگے۔

بیگم۔ اللہ قسم تم تو آنکھون مین گھر کرتے ہو ذرا تو شرماؤ۔

نواب افسوس۔

نواب۔ یہ باتین ہمکو پسند نہین آتین۔ جھوٹ سے میرے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہی۔

بیگم۔ اللہ قسم ذرا سچ کہنا۔

نواب۔ آخر یہ تمسے کہا کسنے۔ وہ کونسا میرا دشمن پیدا ہوا ہی۔

جو ہر وقت میری طرف سے تمکو بھڑکایا کرتا ہی اور جھوٹ سچ
باتین کہتا ہی۔ مین ایسے آدمی کا اپنے یہان رہنا پسند نہین کرتا
تم بتا تو دو کہ تمسے کسنے کہا۔
بیگم۔ ے ذرا منھ سنبھالو بہت باتین نہ بناؤ۔ پھر جو ہمکو غصہ
آجائیگا تو ساری شیخی کرکری ہوجائیگی ایک تو چوری دوسرے
سینہ زوری۔
نواب۔ بیگم خدا کے لیے اب وہ باتین کرو کہ ہمارا دل بہلے
ایسی باتون سے ملال ہوتا ہی۔
بیگم۔ یہ کیون دشمنون کو کیا سودا ہوگیا ہی جو دل بہلنے کی
باتین کرون۔ نواب تمکو اُس کمبخت کا عشق نہ چھوٹیگا۔
خدا اُسکو غارت کرے۔
نواب۔ (آہ سرد بھر کر) افسوس۔ ہاے کیا کرون۔
بیگم۔ ے میرے سامنے تو یہ ٹھنڈی سانسین بھرو نہین
سیدھی طرح بیٹھنا ہو تو بیٹھو۔ نہین تو باہر جا کے اُن
مونڈی کاٹون مین دل بہلاؤ جنھون نے تمکو ابھار اُبھار
کے ان دہاڑون کو پہونچایا۔
نواب۔ اچھا بیگم تم بھی باتین سناؤ جو جی مین آئے کہ لو۔

محمد عسکری کی بیتابی

کچھ روز تو نواب ہلال رکاب بفحواے دنیا بامید قائم۔
چندان پریشان نہین ہے۔ مگر جب انکو مایوسی ہوگئی کہ اب
بی قمرن نہ ملینگی تو واقعی انتہا سے زیادہ قلق ہوا یہ کیفیت
ہوگئی کہ کھانا پینا حرام باہر باورچیخانے مین خاص نیز عمدہ
عمدہ کھانے پکاتے ہین اور اندر سے بھی کھانا آتا ہی۔ مگر
انکو بھوک نہین مصاحب اور رفقا مزے سے چکھتے ہین بیگم صاحب
بار بار بلواتی ہین اور سمجھاتی ہین کہ نواب یہ تمکو کیا ہوگیا ہی۔
مگر بے سود۔ گو بیگم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اک ذرا تشفی
ہوتی تھی لیکن قمرن کا غم پھر مارے ڈالتا تھا۔
اب سنیے کہ مصاحبون کو لوٹنے کا اچھا موقع ملگیا
میان ممن نے آنکے کہا حضور ایک عورت کلان کوٹھی مین
رہتی ہی واللہ اس شہر کا قطب ہی مجذوبہ ہی۔ اور کوئی بتیس ۳۲
برس کا سن ہوگا۔ پہلے ہندنی تھی اب اُسکا کوئی مذہب
نہین ہی مگر جو کہتی ہی وہی ہوتا ہی۔ اُسکی بات ٹل نہین سکتی
مین نے ہزارون بار تجربہ کیا ہی اور اللہ کی عنایت سے
کبھی میرا تجربہ پٹ نہین پڑا۔ حضور ایک دفعہ مین اپنی نانی
کو لیکر اُس عورت کے پاس گیا پردہ کرا کے مین نے
کہا کہ انکو جلندھر ہوگیا ہی انکے حق مین کچھ دعا کیجیے۔ کہا
پرسون اچھی ہوجائیگی اچھے اچھے کپڑے پہنیگی اسکی برات
نکلیگی۔ جا بس جا یہان سے۔ مین کچھ سمجھا نہین۔ اتفاق
سے تیسرے روز میری نانی نے انتقال کیا اور جنازہ نکلا۔
اُسوقت ایک دوست نے مجھے یاد دلایا کہ مجذوبہ کی بات
کتنی صحیح نکلی کہ پرسون یہ اچھی ہوجائیگی۔ اور اسکی برات نکلیگی
برات اسی جنازے سے مراد ہی۔
نواب صاحب بھرّے مین آگئے۔ اختر بھی ممن سے گنٹھ گیا
تھا۔ دونون نے اُس مجذوبہ کی تعریف کے پل باندھ دیے۔
نوبت بانیجا رسید کہ نواب صاحب نے داروغہ کو اُسکے پاس بھیجا
اور پانچ اشرفیان نذر کے طریق پر بھیجین اور کہا جہانتک ممکن
ہو اُسکو اپنے ساتھ لاؤ اور نہ آئین تو ہم خود چلینگے۔
داروغہ صاحب ممن اور اختر کو ہمراہ لیکر مجذوبہ کے یہان
پہونچے دیکھا تو ایک سرخ و سفید عورت کلان کوٹھی کے
ایک برج مین بیٹھی ہی۔ پانون دریا کی جانب لٹکائے ہین

قریب گئے تو دیکھا کہ خوبصورت اور کم سن عورت ہی۔ ان لوگون نے تو تیس برس کا سن بتایا تھا مگر داروغہ کے نزدیک کوئی بائیس برس کا ہی۔

ممن نے قریب جا کر جھک کے سلام کیا۔ بڑے غرور کے ساتھ اِن سب پر اُنھون نے نظر ڈالی تو ممن نے داروغہ کو اشارہ کیا کہ اشرفیون کی نذر دکھاؤ۔ داروغہ نے اشرفیون کی نذر دکھائی۔

مجذوبہ۔ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ۔ الگ ہٹ۔

داروغہ۔ اگر یہ نذر قبول نہوئی تو غضب ہو جائیگا۔

مجذوبہ۔ قمرن کی چاہ ہی۔ ہان! قمرن!!!

داروغہ۔ (کانپتے ہوے) حضور یہ نذر ہی۔

مجذوبہ۔ نازو کی بہن قمرن ہی۔ ہان! یہ!۔

ممن۔ تو اب یہ نذر تو قبول فرمائیے۔

مجذوبہ۔ ہان! قمرن کی بہن نازو ہی۔ نازو۔

ممن۔ موج مین ہین اسوقت۔

مجذوبہ۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

اختر۔ مگر کیا مقام ہی واللہ۔ کیا بہار ہی۔

ممن۔ مردہ آئے تو زندہ ہو کے جائے یہان سے واللہ کیا مقام ہی۔ سبحان اللہ۔

مجذوبہ۔ مردہ اور زندہ۔ ہان! یہ!!۔

ممن اور اختر تو گنتھے ہوے تھے مگر داروغہ رازدان نہ تھا۔ اِس سے اِن دونون نے چھپایا تھا۔ انکی خواہش تھی کہ نواب صاحب کو لوٹین۔ مگر داروغہ کے سبب سے دال نہین گلتی ہی۔

مجذوبہ نے گردن ہلا ہلا کر کوئی دو سو دفعہ (ہان!) کہا ہوگا یہ انکا تکیہ کلام تھا۔ اور تکیہ کلام کیا معنی۔ مجذوب کی بڑائی کا نام ہی۔ مجذوب اسی طرح بڑبڑاتا ہی۔

بیٹھے بیٹھے اُٹھ کھڑی ہوئین اور بُرج سے نیچے اُتر کر دریا کے اندر کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔ اور پیرتے پیرتے یہ کہتی جاتی تھین۔ (قمرن کا عشق اور نازو بغل مین ہان! نازو کی بہن قمرن اور قمرن کی بہن نازو۔ ہان! ہان!)

اختر نے داروغہ سے پانچ اشرفیان لیکر خود نذر دکھائی تو ممن نے کہا بھئی کیا وحشی جانگلو ہو۔ وہ تو پیر رہی ہین اور آپ زمینون سے کھڑے اشرفیان دکھاتے ہین۔

اتنے مین مجذوبہ نے ایک غوطہ لگایا اور اُبھرتے ہی جھپکی مار کر اشرفیان لے لین اور اِن سب کے سامنے دریا کے اندر پھینک دین اور کہا قمرن کی چاہ اور نازو کا بیاہ۔ ہان! اور اشرفیان ہان! اور قمرن اور نازو اور نازو اور قمرن! ہان۔ اللہ۔ اللہ۔ مولیٰ۔ داتا۔ اچھا نواب کو فنس پر لاؤ۔ گھی پرست لاؤ۔ لاؤ فنس پر۔ مگر قمرن اور نازو۔ ہان!۔

تھوڑی دیر کے بعد یہ سب نواب صاحب کے ہان واپس آئے انکو دیکھتے ہی نواب صاحب کھڑے ہو گئے اور بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ کہو بھئی کیسی گذری۔

داروغہ۔ سرکار وہ تو ایک عجیب دربار ہی۔

نواب۔ ہان! رسیدہ ہین۔ با کمال۔!۔

داروغہ۔ حضور غلام تو کانپنے لگا۔

ممن۔ خداوند غلام کیا عرض کرے۔

نواب۔ میان اختر۔ اعتبار کے قابل ہی یہ بات؟۔

اختر۔ اب حضور راستے مین باتین ہونگی۔ حضور کو یاد فرمایا ہی۔

ممن۔ ہم لوگ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک برج
مین جلوہ فگن ہین۔ سلام کیا۔ بس دیکھتے ہی ذرا برافروختہ
ہوئین کہ مین نے اشارہ کیا اور داروغہ صاحب نے
معًا نذر دکھائی۔ بس نذر دکھاتے ہی اُسنے رٹ لگائی واللہ
قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔
نواب۔ (متحیر ہوکر) واللہ!!!۔
ممن۔ حضور کے نمک کی قسم۔ خداوند جو ذرا تصنع ہو۔
اختر۔ خداوند اک دو سو دفعہ کہا ہوگا۔ قمرن اور نازو۔
نازو اور قمرن۔
داروغہ۔ ہان حضور صحیح ہی۔ ایک دفعہ لہر جو آئی تو جھم سے
دریا مین کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔
ممن۔ پہلے تو نذر نہین لی۔ مگر دریا مین غوطہ لگا کے جسطرح
چیل جھپٹا نہین مارتی ہی اُسی طرح جھپٹا مار کے پانچون اشرفیان
ہاتھ سے چھین لے گئین اور دریا مین پھینک دین اور کہا
نواب کو بلاؤ۔ مگر کبھی پر نہ آئین۔ فنس پر آئین۔
نواب۔ تو کیا آپ لوگون نے کہا تھا کہ نواب صاحب نے
ہمکو بھیجا ہی۔
ممن۔ بات کرنے تک کی نوبت تو آئی نہین۔
داروغہ۔ آپ کا تو کوئی تذکرہ بھی نہین آیا۔
نواب۔ بھئی ہمکو اب اشتیاق پیدا ہوگیا۔
داروغہ۔ اشتیاق۔ ! حضور فنس کو حکم دیجیے ایسے
موقع ملتے کہان ہین۔
نواب۔ حسین علی کہارون کو حکم دو کہ فنس نکالین۔
حسین علی۔ بہت خوب خداوند۔ مہا فنس نکالو سرکار
سوار ہونگے ابھی لاؤ۔

ممن۔ حضور پھڑک جائینگے۔
اختر۔ اسمین تو شک نہین واللہ۔
داروغہ۔ اور مقام کتنا اچھا ہی کہ واہ وا۔
اختر۔ جی خوش ہوتا ہی روح کو بالیدگی ہوتی ہی۔ عجب مقام ہی واللہ۔
اور میرے دل کو یقین ہی کہ اُنسے مقصد دلی ضرور حاصل ہوگا۔
نواب صاحب نے جلدی جلدی کپڑے پہنے اور فنس مین سوار
ہوے اور کہا بھئی تم لوگ ٹمٹم پر آؤ۔ یہ تینون ٹمٹم پر سوار ہوے۔
جب کلان کوٹھی پہونچے تو لب دریا فنس روک لی۔
اور نواب صاحب اُتر کر سیر کرنے لگے۔
اتنے مین ٹمٹم بھی آیا ممن اور داروغہ ہنستے ہوے اُترے
اور میان اختر بھی نواب صاحب کے قریب آنکے کھڑے ہوے
حضور سچ کہیے گا روح کو بالیدگی ہوتی ہی یا نہین۔ عجب
فرح بخش مقام ہی واللہ۔ ای سبحان اللہ مین تو عاشق ہون
اسپر۔ دریا کی موج زنی کیا مزہ دکھاتی ہی کہ باید و شاید
واللہ جی خوش ہوتا ہی۔
نواب صاحب نے وجد مین آنکر فرمایا بھئی ہمنے اسوقت
برجستہ ایک شعر کہا ہی۔
ممن۔ ہان حضور فرمائیے واللہ مزہ آجائیگا۔
داروغہ۔ ضرور کہیے خداوند۔
اختر۔ حضور کی طبیعت داری مین کیا شک ہی۔
نواب۔ بھئی سننا۔
ممن۔ جان لڑی ہوئی ہی سرکار۔
نواب۔ عرض کیا ہی۔ ع

جس طرف ہیک نظر جاتا ہی
سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

اختر۔ سبحان اللہ حضور سبحان اللہ۔
ممن۔ کیا کہا ہی واللہ۔ ع

سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

داروغہ۔ کس دبدبے کا مطلع ہوا ہی۔
ممن۔ حضور کہتے نہین۔ کہین تو خوب کہین۔
نواب۔ اور سنیے گا عرض کیا ہی۔ ~

ہم کھڑے ہین لب دریا صاحب
دل تری دید کو لہراتا ہی

اختر۔ اعجاز ا۔ اپنی جان کی قسم کیا خوب کہا ہی۔ ع

دل تری دید کو لہراتا ہی

واہ واہ۔ ای سبحان اللہ۔
داروغہ۔ لہرانے کے لفظ نے جان ڈال دی۔
نواب۔ یہ آپ کی قدردانی ہی۔ سنیے گا۔ ~

ٹھنڈے ٹھنڈے یہ ہوا کے جھونکے
دل مرا قابو سے اب جاتا ہی

راوی۔ املی کی جڑ سے نکلا تپنگ۔
ممن۔ اور برجستہ فرماتے ہین حضور۔ یہ دوسرا تکلف ہی واللہ۔
نواب۔ بھئی آوردمین لطف سخن کجا۔
اختر۔ حق ہی پیر و مرشد۔ بجا ارشاد ہوا۔
نواب۔ کہون تو سب کچھ مگر فرصت کہان۔
راوی۔ چنڈو سے فرصت بھی ملے جب۔
تھوڑی دیر دریا کی سیر کر کے یہ چار دن آدمی کلان کوٹھی مین داخل ہوے تو دیکھا کہ زعفرانی ساری پہنے ہوے ایک عورت میٹھی توتے سے باتین کر رہی ہی۔
میان مٹھو پڑھو حق اللہ پاک ذات اللہ۔ پڑھو تو پڑھو نہین تو پنجرا خالی کرو بیٹے بیٹے۔ اور اللہ کو کسی نے دیکھا تو ہی نہین مگر سب کے سب اللہ ہی اللہ بکا تے ہین۔ اور پانی جو دریا مین تھمتا جاتا ہی تو حسب الحکم اعلیٰ اور نظم و نسق ممالک نشو و نما از رتق فتق صحو و غنم وحل و عقد شگوفہ و ثمر و انتظام مداخل و مخارج از امطار و ازہار و تعمیر مرزدوم ہر زمین و توفیر کشت و کار و ہا قین آثار فراوان و آثار رنمایان بر روے عرصۂ روزگار بظہور رسانیدہ۔
نوابصاحب نے آگے بڑھ کر ڈرتے ہوے جھک کے سلام کیا تو مجذوبہ نے تین چار بار (ہان) کہکر اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔
نواب۔ نذر تو قبول ہو۔
مجذوبہ۔ نہین قبول ہوگی
ممن۔ بس اب اصرار نہ کیجئے گا۔
مجذوبہ۔ کہان بھگا دیا قمرن کو۔
نواب۔ کیا معلوم کہان چلی گئی۔
مجذوبہ۔ قمرن اور نازو ہان!۔
نواب۔ (ہاتھ جوڑتا ہون)
مجذوبہ۔ اس مکان کو پکا بنا دے اور آج کے دسوین دن قمرن کو یہین لیکر بیٹھ۔ بنا دے پکا۔ بنا دے پکا۔ پکا بنا دے نازو۔ اور قمرن ہان!۔
نواب صاحب کا کلیجہ گز بھر کا ہو گیا۔ چپڑی اور دو دو اب کیا پوچھنا ہی۔ چاین لکھتا ہی۔ فوراً حکم دیا داروغہ صاحب بس کل ہی سے مرمت شروع ہو جائے اور ایسا بنوا دو کہ دوسرا مکان اس قطع کا شہر بھر مین نظر نہ آئے۔
نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضور یہ نذر قبول ہو

اور یہ کہکر دس اشرفیان قدمون پر رکھ دین۔

مجذوبہ نے کہا قمرن اور نازو ہان!۔

نواب صاحب سمجھتے تھے کہ یہ کوئی بوڑھی یا ادھیڑ عورت ہوگی مگر آنکے دیکھا تو جوان بیس بائیس برس کا سن اور جوانی کے علاوہ خوبصورت پاکیزہ طلعت اور صباحت کے ساتھ نمکینی غضب ڈھاتی تھی۔ یہ اُس مہ لقا پر ریجھ گئے اور ممن اِنکی چتون سے تاڑ گیا کہ سرکار کا دل آگیا۔ مجذوبہ بک رہی تھی۔ قمرن اور نازو۔ ہان! ہان!!۔ اور نواب اُسکی ایک ایک ادا پر لوٹ ہوے جاتے تھے۔ کہا اگر آپ کی راے ہو اور آپ کے خلاف نہ گذرے تو مین ہر روز حاضر ہوا کرون روز پہر ڈیڑھ پہر آپ کی خدمت مین بیٹھا کرون۔

مجذوبہ۔ دنیا دار کا یہان کیا کام ہی۔

نواب۔ صحبت کا فیض۔

مجذوبہ۔ ہوا و ہوس! ہان! ریجھ گیا!!!۔

اختر۔ کیا بات ہی خدا گواہ ہی یہ قطب ہین۔ ورنہ لکھنؤ اب تک کب کا ستیاناس ہو گیا ہوتا۔

نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ جاکے میر شہزادہ علی اور سفیر کو بلا لاؤ۔ اور ممن سے کہا تم ڈیوڑھی پر جاؤ اور خاص پز کو فوراً اپنے ساتھ لاؤ۔ کہو برتن اور جنس اور گوشت لیتا آئے کھانے کا کل سامان ساتھ لائے دس بارہ آدمیون کا کھانا ہوگا۔ اور اختر کو حکم ہوا کہ چوک سے جاکر ہر قسم کے میوے اور مٹھائی لاؤ۔ جب یہ سب رخصت ہوگئے تو اب باقی کون رہا مجذوبہ اور نواب صاحب۔

اب نواب صاحب ڈورے ڈالنے لگے۔

نواب۔ غلام ہون حضور کا۔

مجذوبہ۔ قمرن! قمرن! ہان!!!۔

نواب۔ اس تیری ہان کے صدقے۔

مجذوبہ۔ ایمان ساتھ جائیگا۔ ہان!۔

نواب۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) مین صدقے ذری دیکھو ہاے کیا آنکھین ہین۔

مجذوبہ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب۔ پانی بھر لاؤن؟۔

مجذوبہ۔ جا جا پانی بھر لا۔

نواب۔ جو حکم دو وہ بجا لاؤن۔

مجذوبہ۔ پانی بھر لا۔ پانی بھر لا۔ جا جا۔ بھر لا پانی۔

اب سُنیے کہ میدان خالی پاکر نواب صاحب نے جو اظہار عشق کیا تو مجذوبہ نے پہلے تو کچھ نہین کہا صرف دو ایک باتین کہکر خاموش رہی مگر جب اُسنے دیکھا کہ نواب صاحب کو عشق بہت ہی چڑایا ہوا ہی تو ذرا للکار دیا اور مجذوبہ تو تھی ہی کہا ایمان ایمان۔ ٹھکانے رکھ او غافل۔ ہان! اللہ نے ایمان دیا۔ مولی نے ایمان دیا۔ خدا نے ایمان دیا۔ یہ ایمان دیا ہی۔ مگر ٹھکانے رکھ ایمان۔ ہان!!!۔ ساتھ کیا جائے گا مکان پیوند زمین ہوگا املاک پیوند زمین ہوگی۔ جواہرات پتھر ہین۔ روپیہ ہاتھ کا میل ہی۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا

ہان ایمان البتہ ساتھ جائیگا۔ مگر دیدنی ہی کہ باغ مین چاندنی اور اُسکی مالک چاندنی خانم اور زلفو اور زلفن دونون بہنون نے بل کی لی۔ ؎

لُٹ گئے ہوکے مُسِن زلف معنبر والے
بل کی لیتے ہی رہے بال و گھونگھر والے

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی کہ واقعی
خوب فرمایا ہی۔ مگر مجذوبہ نے ذرا شنوائی نہ کی اور نہ انکی داد
دینے کی داد دی بلکہ بہت ہی بگڑ کر اپنے ایک کتے سے
باتین کرنے لگین۔

سن رے شیرا چاہے تو چاہے تیری پھلنی۔ سمجھا۔ پھٹکے
پھٹکے۔ الگ الگ۔ دور۔ دور۔ یہ نہین کہ پہونچا دیتے
ہی ہاتھ پکڑلیا۔ ہان! ترکی کو اشارہ بس ہی کہے کسی
سے سمجھے کوئی۔ ہان! اور اللہ والے لوگ پہونچے
ہوے اللہ والے لوگ۔ رسیدہ صاحب کمال۔ صاحبدل
اللہ میان کے پہچاننے والے لوگ بڑی باتون سے دور دور
اور اگر چاہون تو ابھی ابھی جلادون۔ سوخت کردون۔
نیست نابود کردون۔ بھسم کردون۔

راوی۔ اس بھسم کے لفظ سے انسان اگر ذرا بھی ذکی الطبع
ہوتا تو سمجھ جاتا کہ یہ عورت نومسلم ہی۔ ورنہ بھسم کا لفظ زبان پر
نہ لاتی۔ مگر نواب صاحب تو عشق کے مارے اندھے ہو رہے
تھے۔ انکو یہ خیال کہا۔ لیکن انکے دل مین ذرا خوف پیدا
ہوا کہ اُسکی بد دماغی سے ڈرنا چاہیے ایسا نہو دعاے بد
دے دین تو خدا جانے کیا کا کیا ہو جائے۔ انکے نزدیک
مجذوبہ کو یہ قوت حاصل تھی کہ جو دعا دے دین کہ تو مر جا تو
وہ ضرور فوراً ہی مر جائے۔ اب انکو قمرن کا چندان خیال
نہ تھا۔ مجذوبہ پر بہت ریجھے ہوے تھے۔ گو قمرن اس سے
کہین زیادہ حسین تھی مگر مجذوبہ کی نمکینی واقعی ستم ڈھاتی تھی
اور نواب صاحب کی اسیر جان جاتی تھی۔ یہ قریب بیٹھے ہوے
کنکھیون سے گھور رہے تھے کہ دو عورتین اور آئین دونون
بوڑھی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگئین تو مجذوبہ نے ہنسکر کہا
کیون دانے نکلے۔ دانے نکلے۔ مرجھا گئے۔ مالن والن کیا کرتی
باگ مُرگئی باگ مُرگئی۔ ہان! اچھا۔ بس جاؤ۔ بس جاؤ۔
جاؤ بھاگ جاؤ۔ اِن دونون عورتون کو بھاگتے ہی بنتی تھی
مگر انمین سے ایک نے اسقدر البتہ بڑی جرأت کرکے
کہا کہ اب آپ کی مہربانی سے لڑکا اچھا ہی۔

راوی۔ اس لڑکے کو دو دن بخار آیا تیسرے روز اُسکی مان مجذوبہ
کے پاس لائی۔ مجذوبہ نے کہا دانے نکلینگے مرجھا جائینگے
باگ مُرجائیگی۔ اُسی روز لڑکے کو چیچک نکلی مگر اچھا ہوگیا
تھوڑے دن کے بعد اُسکی مان ایک عورت کو ساتھ لیکر
شکریہ ادا کرنے آئی۔ اور دو روپے بھی بطریق نذر لائی تھی۔
مگر چونکہ مجذوبہ کا رخ بدلا ہوا تھا۔ اور اُنھون نے باصرار متواتر
کہا کہ بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ لہذا یہ دونون چلی گئین کہ مجذوبہ
تو ہی ہی خدا جانے کیا اسکی زبان سے نکلجائے۔

نواب۔ یہ دونون کون تھین۔ سرکار۔

مجذوبہ۔ عیسٰی بدین خود موسٰی بدین خود۔

نواب۔ مجھے اپنا غلام بلکہ غلامانِ غلام سمجھیے۔

مجذوبہ۔ ایمان پاک۔ آدمی بیباک۔ ہان!۔

نواب۔ کہیے تو حضور کے پانون دباؤن۔

مجذوبہ۔ اللہ کا جلال کیا۔ آفتاب۔ اللہ کا جمال کیا
مہتاب۔ جلال جمال دونون موجود۔ دن کو جلال۔ رات کو
جمال۔ چاندنی رحمت ہی تو اندھیری غضب۔ بہشت اور دوزخ
سب اسی دنیا مین ہی۔

نواب۔ بجا ارشاد ہوا۔ تعجب ہی کہ اس سن مین اور یہ
باتین حاصل کرلین۔

مجذوبہ۔ دشمن کو بھی دوست سمجھے واہ۔

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یکدم اندران افتد بسوزد

آگ کا فعل جلانا ہی۔

نواب۔ لیجیے ہمارا باورچی تو آگیا۔ اب جو فرمایئے وہ پکواؤں۔

مجذوبہ۔ دریا کی لہر اور اللہ کا قہر دونوں کو دیگچی مین چڑھاؤ۔ تو واہ واہ۔

اتنے مین دو آدمی اور آئے۔ ایک ضعیف دوسرا ادھیڑ یہ دونون بھی آن کے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ جوڑکر خاموش کھڑے ہوے۔ انکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے کہا لایا لایا دُودھ لایا۔ اتنا کہنا تھا کہ بوڑھے آدمی نے اپنے نوکر کو پکارا اور اُس سے بوتل لیکر سامنے رکھدی۔

مجذوبہ نے بوتل منھ سے لگائی تو نصف کے قریب پی گئی اور مرد پیر نے تعریف کرنی شروع کی۔

پیر۔ (ادھیڑ سے) کچھ دیکھا حضور نے۔

ادھیڑ۔ حضرت عقل نہین کام کرتی۔

پیر۔ غضب خدا کا آدھی بوتل چڑھا گئین۔

ادھیڑ۔ جی۔ اور کس صفائی کے ساتھ۔

پیر۔ جو جسکو کہدیا وہی ہوا۔

ادھیڑ۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔

نواب۔ کیا آپ لوگ عرصے سے جانتے ہین۔

پیر۔ جانتے ہین! ای خداوند ہماری تو مالک ہین یہ ہم تو انکے غلامون سے بدتر ہین۔

ادھیڑ۔ حضور کو ابھی انکے حالات معلوم نہین ہوے ہین شاید۔ یہ تو بڑی خدا رسیدہ ہین۔

پیر۔ کیا کوئی بیان کرسکتا ہی۔ ہزارون کرامتین ہین انکین ایک ہو تو کوئی بیان کرے۔

ادھیڑ۔ صاحب کرورون وصف ہین۔

پیر۔ مجسم اوصاف سمجھیے۔

نواب۔ مین خوب سمجھتا ہون۔

اتنے مین مجذوبہ نے باقی ماندہ شراب بھی پی لی۔ اور بوتل اُلٹا دی۔ کہا دُودھ ہی دُودھ ہی۔ قمرن اور نازو ہان! نازو اور قمرن۔ ہان۔!!!۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
مے نمائی سرو مے از منظرے

یہ شعر سنکر نواب صاحب کا عقیدہ اور بھی جم گیا کہ واقع مین رسیدہ اور باکمال عورت ہی۔

نواب۔ مین تو انکا معتقد ہوگیا ہون حضرت۔ جو بات ہی انکی وہ کرامات سے خالی نہین ہی۔

پیر۔ آپ خوش عقیدہ اور فہمیدہ اور برگزیدہ ہین۔

نواب۔ میرا دل ہی کچھ مزے لوٹ رہا ہی حضرت۔ مین تو اب انکا غلام ہوگیا۔

پیر۔ حضور رئیس اور شہزادے ہین۔ کیون نہ باریکی کو پہونچینگے آپ۔

مجذوبہ۔ جلو اور رحمن اور اختر۔ ہان!!!۔

نواب۔ واہ وا۔ اللہ رے کمال۔

مجذوبہ۔ اور بشیر الدولہ اور مہراج بلی۔

نواب۔ ان سب کو بلواتا ہون۔

مجذوبہ۔ نہین نہین کسی کا کام نہین نکل جاؤ۔ یہان کیا کام کسی کا۔ مگر قمرن کو لے ہان۔!۔

نواب۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) اب تو حضور کی عنایت

میرے حال پر ہی اُس سے اچھے اچھے لوگ بلجائینگے مین تو اب آپ کا غلام ہو چکا۔

مجذوبہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھی اور لب دریا جاکر کھڑی ہو گئی اور پیر مرد کو حکم دیا کہ دریا کے اُس پار جاؤ۔ ابھی جاؤ۔

پیر مرد نے کہا حضور غلام کو پیرنا نہین آتا ہی۔

مجذوبہ۔ جا۔ جا۔ دریا مین پھاند پڑ۔

پیر۔ (کپڑے اُتار کر) پیرنا نہین آتا ہی حضور۔

مجذوبہ۔ آتا ہی۔ آتا ہی۔ پار جا۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی۔

انکے دوست نے کہا یہ بڑی مصیبت ہی۔ اگر دریا مین اُترتے ہو تو گہرے مین جاکر خواہ مخواہ ڈوب جاؤ گے پیرنا جانتے نہین اور نہین جاتے ہو تو عمر بھر کا ریاض کیا کرایا مٹیامیل ہوا جاتا ہی۔

پیر مرد نے جی کڑا کر کے کپڑے اُتار سے اور کانپتے ہوے دریا کی طرف چلے پہلے تو جھجکے۔ مگر اللہ اللہ کہکر کود پڑے تو ایک سکنڈ تک غائب۔ اب نواب اور پیر مرد کے دوست کو یقین ہو گیا کہ یہ ڈوبے مگر تھوڑی دور پر جاکے اُبھرے اب اِن دونون کی جان مین جان آئی کہ ابھی تک زندہ ہی مگر دونون کو انتہا کی مایوسی تھی اور سمجھتے تھے تاکہ۔ اسوقت نہین ڈوبا تو اور تھوڑی دیر مین ڈوبیگا۔ بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے پیر مرد اُس پار ہو گئے۔ اب اِن لوگون کو سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ کیا اسرار ہی۔ ایک شخص پیرنے سے محض ناواقف ہی۔ اور اِس صفائی کے ساتھ اُس پار چلا گیا نواب صاحب کو یقین نہین آیا سمجھے کہ دریا پایاب ہی۔ کپڑے اُتار کر پیر مرد کے دوست کا دوپٹا باندھا اور دریا مین کود سے بیچ دھار مین گئے تو پانی ہاتھی ڈباؤ پایا۔ بس انکے دل پر بات جم گئی کہ یہ سب مجذوبہ کے کمال کا سبب ہی ورنہ پیر مرد ضرور ڈوب گئے ہوتے۔

نواب صاحب دریا مین خوب پیرا کیے اور بڑی تفریح حاصل ہوئی۔ جب خوب پیر چکے تو باہر آئے کہ اتنے مین داروغہ صاحب تشریف لائے اور حمن بھی آگیا اور خاص پُر مع سامان کے موجود۔ تھوڑی دیر مین میان اختر بھی آئے اور بہت سے آدمی جو کلان کوٹھی کے گھاٹ پر پیرنے آتے تھے جمع ہو گئے اور اُس زن جوان زعفرانی پوش کو دیکھکر متحیر ہوے اور باہم یون گفتگو کرنے لگے۔

۱۔ بھئی یہ کیا نسخہ ہی۔

۲۔ کوئی جوگن معلوم ہوتی ہی۔

۳۔ ذری دریافت کرنا چاہیے۔

پیر۔ جوگن نہین مجذوب ہی۔ اور خدا رسیدہ عورت۔ باکمال جو کہے وہی ہو۔

۱۔ ہان! کیون نہین بھئی ایسے لوگ ہین نہین تو دنیا کیونکر قائم ہی۔

۲۔ بھلا ہمکو بھی کچھ دعا دینگی۔

پیر۔ یہ موج کی بات ہی۔ جیسی لہر آجائے۔ کچھ اجارہ ہی کسی کا کبھی اچھی بات مُنھ سے نکل گئی۔ کبھی بری بات۔ مجذوب تو ہی۔

اتنے مین میر مچھلی پیراک آئے۔ یہ آج دریا کے کنارے کہان آنکے بیٹھ گئین۔ کیا دم ہی۔ اور جو زبان سے ایکبار کہدین ممکن نہین کہ ٹل سکے۔ قیامت کا آنا جس طرح برحق ہی اُسی طرح یہ بھی برحق ہی۔ کہ جو انکی زبان سے نکل جائے وہی ہو۔ واللہ

ایسے مجذوب کم دیکھنے مین آئے ہین ممکن کیا کہ بات ٹل سکے مین چودہ برس سے اِنکو جانتا ہون - لڑکپن ہی سے انکا یہ رنگ تھا - کیا دم ہی - واللہ ہم تو روز ایک دفعہ دیکھ لیتے ہین گرنی بھر - کیونکہ ہر روز ہیر نے آنا ہوتا ہی -

۱ - مگر اُستاد صورت کتنی اچھی پائی ہی اور آنکھین کیا غضب کی اللہ نے دی ہین -

۲ - اور ابھی کم سن بھی ہین -

۳ - ارے مان جو باخدا لوگ ہین اُنکی نسبت ایسے بیہودہ کلام نہ کرنے چاہیے -

۴ - (بگڑے دل) جاؤ بھی - ایسی عورتین باخدا ہون تو جلد ہی دنیا سے اُٹھ جائین یہ بھی ثبوت ہی -

فصل بہار آگئی موسم بدل گیا
خارِ غم و الم مرے دل سے نکل گیا

نواب نادر جہان بیگم صاحب کے بشرے اور باتون سے پایا جاتا تھا کہ نواب صاحب نے کوئی ایسی بات اِنسے کہدی ہی کہ اُنکی روح تک وجد کر رہی ہی باچھین کھلی جاتی ہین - بات بات پر قہقہہ لگاتی ہین - اسکا کوئی سبب خاص ضرور ہی بیوجہ بے سبب یہ نہین ہوسکتا - اور لطف یہ کہ گھر مین بھی عورتین خوش و خرم معلوم ہوتا ہی کہ جس خوشی نے نادر جہان بیگم کی پژمردگی و افسردگی دور کر دی تھی اُس سے اِن سب کو اطلاع تھی - خیر اسکا حال تو پیچھے کھلے گا - اب سنیے کہ مغلانی اور بیگم صاحب مین کچھ کانا پھوسی ہوئی - پھر عفت آرا بیگم اور بیگم صاحب دونون بہنون مین آہستہ آہستہ کچھ بات چیت ہوئی اسکے بعد سطوت بہو اور اِن دونون بہنون نے بشیر الدولہ بہادر کو بلوایا اور پردے کے پاس سے

آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگین - بی مغلانی کے سوا اور سب کو ہٹا دیا تھا - یہ مغلانی وہی پرکالۂ آتش تھی جو ضلع جگت مین شہرۂ آفاق تھی اور پونڈے کی گنڈیری کے لیے پھاندی اور چرب زبان اور پور پور چھلے تلازمہ بولی تھی -

بشیر الدولہ نے کہا ذرا زخم اندمال پر آئے تو مین قمرن و مرن سب کو شہر بدر کرا دون مگر جو تدبیر مین نے کی ہی اُسکا اگر ذرا سا بھی حال کھلا تو ستم ہو جائیگا - اور عسکری سے اور ہم سے پھر تحّ چل جائیگی - عمر بھر نہ بنے گی - گو وہ چون نہین کرسکتا ہمارے آگے - مگر لگی بری ہوتی ہی - اتفاق ہی شاید بگڑ گیا تو کی کرائی بات بھی گئی گذری اور جھگڑے کا جھگڑا مفت مین پیدا ہوگیا - مین اس خوبصورتی سے یہ کارروائی کرونگا کہ کسی کو خبر نہونے پائیگی - اور نون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا برسون پاپڑ بیلے ہین - عسکری بیچارہ ہمارا مقابلہ نہین کرسکتا وہ تین پانچ کیا جانے -

سطوت بہو نے کہا بھائی اب تمھارا ہی سہارا ہے - چھٹن صاحب اور رونق جنگ تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین - ایسے گاڑھے وقت آڑے آنا ہنسی نہین ہی - مگر تمنے وہ کام کیا ہی جو کسی سے نہ ہوسکتا - مجھے بڑا تعجب ہی کہ ہتھلی بجاتے قمرن تو سُسرال پہونچی - ناز و میکے مین داخل ہوئی - مغلانیان خواصین مہریان پیشخدمتین یہ وہ سب تر بھر کسی کا پتا ہی نہین - تعجب ہی کہ یہ ہو کیا گیا - اور آج تلک اچھی طرح سے کسی پر حال نہین کھلا -

عفت آرا بیگم بولین - وہ تو اب عسکری دولھا کا ساتھ نہ دینگے قسم کھائی ہی اور بہت شرمائے ہوئے ہین کہ ہمنے کیون انکا ساتھ دیا مگر ہان نواب چھٹن صاحب البتہ گئے گذرے

سطوت بہو نے کہا بہن ایک تمھارے رونق جنگ ہی تو بڑے اچھے ہین۔ اپنے کو یون ہی کہا کرتے ہین چھٹن صاحب کیا اور کوئی کیا۔ ارے یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین کوئی کم اور کوئی زیادہ۔ مگر ہان انکے (بشیر الدولہ) سبب سے کوئی تدبیر اب اِن لوگون کی چلنے نہ پائیگی۔ لاکھ ہاتھ پانون مارین کوئی انکے سامنے دال نہ گلیگی۔ اب بھی جو انھون نے کر دکھایا وہ بڑی تعریف کے قابل ہی۔

بشیر۔ یہ ممن اور اختر و ختر سب پاجی ہین۔

بیگم۔ نہین اختر ایسا نہین ہی ممن البتہ ہی۔

سطوت بہو۔ ہم تو جانتے ہین کہ سب ہی ایسے ہین۔

بشیر۔ مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا۔

بیگم۔ ای ہی میرا تو تسمہ تک نہین باقی رکھا تھا۔

بشیر۔ غضب ہو جاتا۔ خدا جانے کیا ہو جاتا۔

بیگم۔ ہو کیا جاتا وہ گھر کی مالک بنجاتی اور ہم اُسکی لونڈی بن کے رہتے یا زہر کھا کے سو رہتے۔ اللہ نے بڑی خیر کی کہ ہمین اطلاع ہو گئی۔ مگر اُنھون نے بھی اسقدر کا ضبط کیا ہی کہ واہ۔ اس زمانے مین باپ کا لحاظ بیٹا نہین کرتا اور بڑے بھائی کو چھوٹا بھائی بھونی مونگ کے برابر نہین سمجھتا یہ وہ زمانہ آن پڑا ہی۔ انکا اتنا لحاظ جو کیا کہ اُف تک نہ کی یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہی۔

بشیر۔ پرسون تک تم سب پر کھل جائیگا۔ جاؤ کہدیا۔

سطوت بہو۔ کیا کھل جائیگا۔ ای کھل کیا جائیگا۔

بشیر۔ ابھی سے کیون بتائین۔ اثر جاتا رہتا ہی۔

عفت آرا۔ ہم سمجھے اگر ایسا ہو تو پھر کیا پوچھنا ہی۔

بشیر۔ ابھی آج کے تیسرے دن تجربہ کر لو۔

عفت آرا۔ اللہ کرے تم دلی مراد پاؤ۔

بشیر۔ دلی مُراد کو تم کیا جانو۔ یا خدا ہماری دلی مُراد پوری ہو جائے

عفت آرا۔ مگر اپنے کو ذرا لیے ہوئے ایسا نہو کہ ذرا دہ کھٹک جائین آدمی نازک مزاج اور عالی دماغ ہین اُنکو لیے رہیے گا ذرا۔ للکارنا بھی۔ اور پھر ذرا اُنکی سی بھی کہنے لگنا دو ایک دل لگی کی باتین کر ڈالین۔ دل جسمین بہلتا رہے اور ہتے پر سے ٹوٹ نہ جائے۔

بشیر الدولہ نے اِن سب کو تشفی دی کہ گھبرانے کی کوئی وجہ نہین ہی آپ لوگ ناحق گھبراتے ہین۔ مین اس خوبصورتی سے بند و بست کر دونگا کہ پھڑک جائیے گا۔ چوڑی والی اور ہمارا مقابلہ۔ کیا مجال۔ ممن جولاہہ تانا بانا جانے اسکو اِن حکمتون سے کیا سروکار ہی۔ اختر زٹل قافیہ جوڑن والون کی بانی جانے اور یہ حکیمانہ کارروائی ہی۔ عسکری بیچارے مین یہ چالاکی کہان سیدھے سادے مسلمان کاٹ پھانس سے اُنکو کیا سروکار یہ تو ہم ایسے چھٹے ہوئے شہدون کا کام ہی کہ گھر بیٹھے بیٹھے چٹے بٹے لڑایا کرتے ہین۔ افسوس ہی کہ عین اسوقت نازک مین چاقو نے زخمی کر دیا ورنہ اب تک قمرن کب کی گنگا پار ہو گئی ہوتی۔ اس فقرے پر نواب دجہن بیگم کے چہرے کا رنگ سُرخ ہو گیا اور پیشانی پر عرق آگیا۔

نواب بشیر الدولہ بہادر رخصت ہوئے تو یہ سب کے سب خوش کہ قمرن گھر سے نکالی گئی اب باہم ہنسی و مذاق ہونے لگا۔

سطوت بہو۔ بشیر الدولہ کے کاٹے کا منتر نہین ہی۔

عفت آرا۔ اِنکا یہان آجانا بہت اچھا ہوا۔

سطوت بہو۔ اُسدن انھون نے غضب ڈھایا کہ نازو کہین اور قمرن کہین اور اُغلانی کہین اور مغلانی کہین۔

بیگم۔ نواب کے مزاج مین تلون بہت ہی۔

اتنے مین مُغلانی نے کہا حضور آج تو رتجگا ہونا چاہیئے نواب بشیر الدولہ وہ بات کہ گئے جسکی ہمین امید نہ تھی ہم سمجھے تھے کہ اب قمرن نواب صاحب سے تمام عمر نہ چھوٹے گی مگر انھون نے کیا جانے کیا ٹوٹکا جادو سحر کر دیا کہ قمرن الگ وہ الگ۔ لٹو تھے نواب صاحب۔ مگر بڑا کام کیا۔ ہمین تو امید نہ تھی کہ حشر تک وہ موئی منہارن اُنسے چھوٹے گی اللہ کی شان اُسکی کریمی کے صدقے۔

اتنے مین بیگم صاحب کسی ضرورت سے صحن مین آئین تو دیکھا کہ دو تین عورتین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس رہی ہین اِنھون نے اصرار کیا کہ ہمکو بتا دو یہ کیون ہنس رہی ہین۔ کیا پڑا پایا۔ ایک مہری نے ہنستے ہنستے کل اموریان کیے بیگم صاحب بھی ہنسنے لگین۔

بیگم۔ اے بوا چاندنی خانم۔ اس موئی دائی دِوانی کا دوان پن دیکھا۔ پنساری کی دُکان پر جاکے گاڑی کی چون چون مانگتی ہی۔ موئی بیوقوف۔

چاندنی۔ اوئی اے کیا ایسی گنوارن ہی۔

مہری۔ مجھسے سُنو نا۔ مین تو ساتھ ساتھ گئی تھی پنساری سے جاکے کہا۔ بھیا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دیدے وہ مسخرا ٹھٹول آدمی۔ اُسنے کہا گاڑی کی چون چون رنگریز کی دُکان پر بکتی ہی۔ آپ جوتیون کو سٹ سٹاتی ہوئی رنگریز کی دُکان پر پہونچین۔ کہا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون دیدینا۔ اُسنے جو مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو کہا بڑی بی میرے یہان تو کپڑا رنگا جاتا ہی گاڑی کی چون چون تنبولی کے یہان ملیگی۔ اب آپ بہت بگڑین بہت نیلی پیلی ہوئین کہ مارکے تھک گئی اور یہ موے اِدھر سے اُدھر دوڑاتے ہین۔ تنبولی کی دُکان پر جاکے پھر وہی۔ اک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دے دو۔ وہان سطوت بہو کی دو مہریان بیٹھی تھین ایک سے ایک ہنسوڑ۔ اور تنبولن بھی ٹھٹول عورت تنبولی بھی ہنسوڑ بڑی ہنسی ہوئی اور ایک شیدی ہی سبحان خان کے اکھاڑے کا اُسنے انھین بڑا دق کیا کچھ نہ پوچھو۔ اُسنے کہا گاڑی کی چون چون چرخا کاتنے والیون کے پاس ملیگی جب ہر طرح سے ہارین تو یہان آکے کہا۔ موئی گاڑی کی چون چون کی تو شہر بھر مین ہڑتال ہی۔ کال پڑگیا ہی۔ مارکے تھک گئی کوئی موا قبولتا ہی نہین۔ کوئی پچھم کہتا ہی کوئی پورب۔

دائی۔ تم سب نے ملکے ہمین دِوانہ بنا دیا ہی۔

مہری۔ یہ چونڈا کیا دھوپ مین سفید کیا ہی۔

مغلانی۔ اے ہان بوڑھی ہونے کو آئین اور ابھی اتنی عقل نہین کہ گاڑی کی چون چون کون جانور ہی۔

دائی۔ اب ہم کیا جانین کون جانور ہی۔

بیگم۔ اور ہمسے کہا کرتی ہی کہ مین بادشاہ کے یہان محل مین نوکر تھی۔ تین دفعہ جہان پناہ سے اور مجھسے بات چیت ہوئی کیا جانے کیا جھوٹ سچ اُڑایا کرتی ہی۔

مغلانی۔ سرکار یہ اسکی بس ڈینگ ہی ڈینگ ہی۔

مہری۔ تنبولی کی دُکان پر انکی بڑی ہنسی ہوئی اور یہ جو ذری بھی سمجھتی ہون کہ یہ کیا ہو رہا ہی اور وہ سب کے سب ملکے انکو بناتے تھے۔ گاڑی کی چون چون نہ ملی نہ ملی۔

دائی کچھ تو بیوقوف تھی اور کچھ بنتی بھی تھی۔ جیسا کہ اکثر عورتون اور مردون کا قاعدہ ہی۔ کہ اپنے مالک کے خوش کرنیکے لیئے خوشامد مین آنکے پاگل بن جاتے ہین مگر دائی کی

بناوٹ ظاہر نہ ہوتی تھی اس طرح پر پاگل بنجاتی تھی کہ ممکن کیا کہ محسوس ہو سکے۔

بیگم صاحب ایک تو یون ہی محظوظ و مسرور تھین دوسرے اسکی نبوٹ اور گاڑی کی چون چون اور مہری کی فقرہ بازی اور بھی لے اُڑی۔

بیگم۔بی مغلانی تو بی قمر النسا کی مغلانی ہین۔

مغلانی۔قمر النسا! موئی چوڑی والی کی چھوکری۔

ب۔اور اُسکے مُنھ پر کیا کہتی ہوگی۔

م۔حضور نواب صاحب سے دریافت کرلین۔

ب۔اُسکی خو بو تو کاہے کو گئی ہوگی۔

م۔توبہ کیجیے۔وہ تو گھُٹی مین پڑی ہی۔

ب۔اور کھانے کی کیا فرمایش ہوتی تھی۔

م۔گھُئی کی روٹی اور چچینڈے۔

ب۔واہ کیا بھاری پلاؤ بتایا ہی۔

م۔اور لونڈی کیا عرض کرے ایک دن گنڈیری والا جو پھیری دیتا آیا۔تو ڈیوڑھی مین جاکر بازار مین نکل گئی۔اور چلا کے آواز دینے لگی۔گنڈیری والے۔او گنڈیری والے

بیگم صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑین کہا نواب کو خبر ہوئی تھی یا نہین ہوئی۔

مغلانی بولی اور ایک روز اُنکے سامنے دوڑتی ہوئی نیچے گئین اور دربان سے کہا جاکے گلاب پالودے والے کو بلالا۔اُسنے کہا حضور پہرے پر کوئی نہین ہی۔کہا اچھا تو جا۔ہم پہرا دے لینگے۔

نواب کو خبر ہوئی تو افسوس کرنے لگے اور سمجھانے لگے مگر وہ کسکی سنتی ہین ایک دفعہ دیوار پر ہاتھ رکھکر تان لگانے لگین

مورا دن دن بڑھت سہاگ سَیان نہین آئے رے

بیگم صاحب اور بھی کھلکھلائین۔کہا اوئی ایسی دیدہ دلیں نواب کو تو وہ بدنام کردیتی۔

مغلانی نے کہا سرکار ایک برف والے پر جان دیتی تھی بڑی وقاقہ ہی۔

بیگم۔نواب اُسپر بہت ریجھے ہوئے تھے کیون بی مغلانی دیکھو سچ سچ کہنا۔

مغلانی۔حضور ریجھے ہوے تھے بایہ کہیے کہ اُسپر جان فدا کرتے تھے۔

بیگم۔خوش تو ہم بہت ہین آج۔مگر دل ہول کھاتا ہی۔اور خوف ہی کہ مبادا پھر قمرن داخل نہ ہو جائے۔

م۔ای نہین سرکار اب اُسکا خیال نہ کیجیے۔

مہری۔حضور اب وہ پہونچی جمنا پار۔

م۔وہ کسی رئیس کے قابل تو تھی نہین۔وہ تو بس ہی ارف برف والے۔تنبولی۔تیلی۔انھی پر مرتی تھی کسی تنباکو والے یا ڈوم ڈھاری کے ساتھ جھپٹ ہوئی چچینڈے کی ترکاری تو کھلائیگا۔اُسکو وہی بہت ہی وہ تو کمبخت چچینڈے پر جان دیتی ہی۔چلم پینے مین لطف آتا ہی۔حقہ سے دم گھبراتا ہی انتہا ہو گئی۔

مہری۔حضور ایک تنبولی پر بھی جان دیتی تھی اور نواب صاحب سے بڑا اصرار کیا کہ اُسکو ہماری ڈیوڑھی کا داروغہ مقرر کردو ہم سے بی مغلانی نے یہ سب باتین کہین اور نواب صاحب کو اُسی وخت (وقت) کھٹکا تھا کہ ایک مردوے کو داروغہ بنانے کو کہتی ہی۔اور پھر اُسپر طرّہ یہ کہ تنبولی۔موئی بے شرم اور اُسپر جان دیتی تھی۔اور ہزار باتون کی ایک بات تو یہ ہی

کہ جسنے بیاہتے مردوے اور اپنے میان کو چھوڑ دیا تو وہ بھلا کسی اور کی کیا ہوکے رہیگی موئی ہر جائی۔
مغلانی۔ توبہ کرو۔
عفت آرا۔ جب ان مردون کو اتنی عقل ہونا۔
سطوت بہو۔ تمھارے میان نے تو موئی اُجلی کو گھر ڈال لیا ہی۔ وہ کہان کے نیک ہین۔
مغلانی۔ حضور وہ بھی پرائی استری تھی۔
راوی۔ بہت ہی خوب۔
مغلانی۔ قمرن کو ہم لوگون نے سوکھے گھاٹ اُتارا۔
راوی۔ ماشاء اللہ۔
مغلانی۔ قمرن بھلا حضور کے دشمنون کو کلپاتی۔
عفت آرا۔ بی مغلانی بڑی حاضر جواب ہین۔
م۔ ہم غریب آدمی دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
عفت آرا۔ خوب۔ چوکتی نہین ہو کہین پر۔
م۔ ای حضور بال آپ ہی شہزادیون مین سفید کیے۔
اتنے مین ایک مچھلی والی آئی اور مسکراتی ہوئی اُس نے کہا ای حضور ایک خوشخبری سُناؤن۔ وہ موئی قمرن بھاگ کھڑی ہوئی دہان سے۔
بیگم۔ اے لو اور سنو۔!!!۔
م۔ حضور کے نمک کی قسم۔
بیگم۔ کہان سے بھاگ گئی وہ تھی کہان۔
م۔ ای حضور کہین انھون نے چھپا رکھی تھی سرکار سے سو اب وہ موئی وہان سے بھاگ گئی۔
مغلانی۔ اللہ کرے جہان سے اُٹھ جائے۔
مہری۔ آمین۔

مچھلی والی۔ کسو نیچ قوم کے ساتھ نکل گئی۔
مہری۔ ای ایسے ہی لوگون کے ساتھ تو نکل جانے کے قابل ہی تھی۔ بھلے مانسون کے ساتھ رہنے کے قابل نہ تھی ہرگز ہرگز نہ تھی۔
مغلانی۔ نہین۔ ۶

	اصل بد از خطا خطا نکند	

بدی بد کے ساتھ نیکی نیک کے ساتھ۔
مہری۔ ایسا ہی ہی۔ اسمین کیا فرق ہی۔
مغلانی۔ ای حضور جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسا بھر پایا۔ ہاے جہان پناہ کے ہان ایک خواجہ سرا کہا کرتا تھا۔ (کہ کرد کہ نہ یافت)
الغرض بیگم صاحب کے گھر مین آج خوشی کے شادیانے بج رہے تھے کہ قمرن جمنا پار پہونچی اور نواب صاحب کا دل اُس سے پھر گیا۔ اب اُسکو ہرگز ہرگز گھر نہ ڈالین گے۔ چلو خوب ہوا۔ یہ تو مطلب ہی تھا۔

	سڑک کا چالان کردے	

دل کاہے واسطے تم ہمکو پکڑ لیا۔ ہم تمھارا چالان بولے گا نہین نہین ہم تمھارا چالان بول دیگا۔ یو بلڈی فول۔ کاہے واسطے گاڑی لڑ گیا۔ کون بولنے سکتے کہ گاڑی لڑ گیا گاڑی والا کچھ نہین لڑا۔ اور گاڑی کاہے واسطے لڑنے مانگتا۔ چرا مُتہم من گرفتار شدہ است کہ من چہ دانم۔ ہمہ علت برسر سائیس چرا نباشد کہ گفتہ اند۔ ؎

	ہمہ از دست دیگران پر شور	
	سعدی از دست خویشتن فریاد	

ناظرین فسانہ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ کن بزرگوار کی

طبع مواج کا لہرا ہی گیا مگر یہ سمجھ مین نہ آیا ہوگا کہ یہ کسپر خفا ہین
کیونکہ کاہے واسطے منشی مہراج بلی صاحب اسیوقت کہتے
تھے جبکہ کسی پر بہت ہی خفا ہوتے تھے اور یہ گاڑی والا فقرہ
بھی سمجھ مین نہ آیا ہوگا - فارسی تو خیر انکی مادری زبان ہی - یا
یون کہیں کہ منشی مہراج بلی کے باپ کی زبان فارسی ہی اور
دگفتہ اند تو تکیہ کلام ہی - اور شعر مین اصلاح دیے بغیر تو
حضرت رہین ہی گے نہین -

اب سنیے کہ جناب مکرمی منشی مہراج بلی صاحب بہادر
جو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر آئے تو سنا کہ نواب صاحب
سوار ہوگئے ہین بڑی مایوسی ہوئی - اُس روز بدلی تھی اور
گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور انکو شوق چرایا تھا کہ
شراب ناب لنڈھائین - یہان جو آئے تو سناٹا یہان سے
آغا صاحب کے ہان گئے اُنسے جاکر کہا یار عسکری کا تو
پتا ہی نہین ہی - مگر اسوقت شوق میگساری چرایا ہی - کچھ
بلواتے نہین - آغا صاحب نے کہا اچھا ابھی منگواتا ہون
مگر کس قسم کی ہو -

منشی مہراج بلی کو جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب بہت
پسند اور مرغوب تھی - فرمایا ادرک کی شراب منگواو - آغا صاحب
نے سوداگر کے نام چٹھی لکھی اور ادرک کی شراب منگوائی -
اب منشی مہراج بلی کی کیفیت یہ ہی کہ انتہا کے بیقرار ہین اتنا بھی
انتظار نہین کر سکتے کہ بوتل کا کاگ کھولا جائے - کہا بھئی
بوتل کا سر توڑ ڈالو - میری تو جان نکل رہی ہی - اس بیتابی کو
ملاحظہ فرمائیے - الغرض جب تک خدمتگار کھوٹ کھوے
یہ چھ دفعہ کرسی پر سے اُٹھے اور چھ ہی دفعہ بیٹھے اور جب
بوتل کھلی تو فرمایا کہ مٹی کا برتن منگوانا -

آغا صاحب نے کہا آپ کی ایسی تیسی اور منگوانے والے
کی بھی ایسی تیسی - شیشے کے گلاس مین پیجیے - جیسے کہ
ایک دفعہ پیا ویسے ہزار دفعہ پیا - نخرے بگھارتے ہو - مگر
منشی مہراج بلی نے اپنے کہار سے ایک آبخورہ منگوایا
اور ایک صراحی کوری مٹی کی منگوائی -

اب سنیے کہ مہراج بلی صاحب سوچے کہ آج بدلی کا دن
ہی ذرا زیادہ پینی چاہیے - آغا صاحب بھی شریک ہوے
اور نواب چھٹن صاحب بھی بلوائے گئے - اب فکر یہ ہوئی
کہ نواب محمد عسکری کو کسی طرح ڈھونڈھ نکالین یا آئی یہ چلے
کہان گئے ڈیوڑھی پر آدمی بھیجا کہ جاکے دریافت کرو کہ
نواب صاحب کہان ہین - لوگون نے کہا خدا جانے کہان
ہین کیا ہمسے کہکے جاتے ہین - مگر شاید کہین دریا کی طرف
گئے ہین کیونکہ بیسن اور لنگی منگوائی ہی - آدمی نے آنکے آغا صاحب
سے کہا حضور وہان تو کسی کو اچھی طرح نہین معلوم ہی کہ کہان
گئے ہین - مگر قیاس سے کہتے ہین کہ شاید دریا گئے ہونگے
کیونکہ بیسن اور لنگی منگوائی ہی -

آغا صاحب نے کہا لوہے کے پل جاو - وہی ہم لوگون کا
ٹھیکہ ہی - وہین ہونگے -

آدمی کو لوہے کے پل روانہ کیا کہ اتنے مین چھٹن صاحب
تشریف لائے گھوڑے سے اُترتے ہی کہا بھئی آج تو بدلی
ہی کیا اچھا دن ہی -

آغا - آو - آو - یہان پہلے ہی سے اُٹھ رہی ہی تمھارا
بڑی دیر سے انتظار تھا -

چھٹن - کیون نہو دوست - دم غنیمت ہی تھا را -

مہراج - اجی نواب صاحب بندگی عرض ہی -

چھٹن - ہیلو - آپ بھی ہین - پورا جلوس -

مہراج - وہ محفل بے رنگ جہان اینجانب نباشد -

چھٹن - بہت ہی خوب - بھانڈ ہوگئے -

مہراج - کیا - بھانڈ کیسے - ارے بھئی کہتے نہین ہین کہ وہ محفل بے رنگ جہان - لاحول - بھول گیا -

آغا - وہ محفل بے رنگ جہان بھانڈ نباشد -

مہراج - کل یار آندھی جو آئی تو ہم اور ہماری قبیلہ اُسوقت بہلی پر سوار باغ سے آتے تھے - اب جائین تو کہان جائین وہ جو پوروہ نہین ملتا ہی اُسمین گاڑی لیگئے ہمارا نام سُنکر مہتون آیا تو ایک مکان مین ہمین اور ہماری قبیلہ کو ٹکایا - تو اب اُس مکان مین ایک تو بوڑھا آدمی تھا مہتون کوئی ستر برس کا اور ایک اُسکا لڑکا کوئی پچاس برس کا اور ایک اُسکا داماد کوئی سترہ برس کا - مگر قبیلہ صاحب کی جب نظر پڑتی تھی اُسی گبھرو پر مین نے کان مین کہا - تو بہت ہی شرمائین ہماری قبیلہ صاحب - کہا ہٹو - تمکو بدی ہی کی سوجھتی ہی - میرے لڑکے کے برابر ہی تم بڑے بدگمان آدمی ہو - راوی - اس فقرے نے آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب کو لُٹا لُٹا دیا - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور قبیلہ کا لفظ یاد کرکے اور بھی لوٹتے تھے - کس صفائی کے ساتھ حضور اپنی زوجۂ مکرمہ کی تعریف کرتے ہین کہ واہ واہ کہنے لگے جب نظر پڑتی تھی اُسی گبھرو پر پڑتی تھی - کیون نہو مہراج بلی ماشاءاللہ - ماشاءاللہ -

آغا صاحب نے کہا بھئی اسوقت ساقی نامہ کہنے کو جی چاہتا ہی - مگر شاعری کی جانب سے کئی مہینے سے ذہن کُند ہی بالکل کہنے کا اتفاق ہی نہین ہوا -

چھٹن - فرمائیے - فرمائیے - واللہ اسوقت ساقی نامہ مزہ بھی خوب دیگا -

آغا - اچھا سنیے - ؎

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار　کہ ہی وقت عیش و نشاط و بہار

شراب فرحناک لا ساقیا
صراحی کی جھلکی دکھا ساقیا

چھٹن - شعر گفتن چہ ضرور - بھائی جان -

آغا - تمکو کیا تمیز ہی - ہمین نظر حقارت سے دیکھتا ہی تم ول کالاپن - ؎

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

چھٹن - اچھا بحر خفیف کرامی گویند -

آغا - ائین - ! - آپ بھی مہراج بلی ہین اپنے وقت کے -

مہراج - (آگ ہوکر) تو اب ہم بیوقوفی مین ضرب المثل ہین یہ کہئیے - یو بلڈی فول -

چھٹن - واللہ اسوقت یہ بڑی سخت بات کہہ گئے -

آغا - اب آپ لڑوائیے -

چھٹن - تمنے ہی کہا بھئی ہمارا کیا قصور ہی -

مہراج - کاہے واسطے تم ہمکو بُرا سمجھکر تشبیہ تامہ دیا - کاہے واسطے ہمارا نام لیا تم - کہ گفتہ اند - ع

دشمن دانا بہ از دوست نادان

آغا - (ہنستے ہوئے) ائین یہ بھی کوئی مصرع ہی آپکے نزدیک - ماشاءاللہ -

مہراج - (جام اُنڈیل کر) او صاحب - کچھ پروا نہین - ع

مانمی خواہیم ننگ و نام را

ننگ و نام را ما نمے خواہیم۔

آغا۔ ارے یار اور سب باتین تم مین اچھی ہین۔ بس ایک بات بُری ہی۔ پوچھو وہ کیا۔ وہ یہ کہ تم پی کے بگڑ بہت جلد جاتے ہو اور جہان تمنے کاہے واسطے کہا بس بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہی۔ کاہے واسطے کے معنی یہ ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے۔ اب کسی کے منائے نہین منتے کوئی لاکھ منتین کرے وہ ایک نہین سُنتے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بس بگڑ گئے۔

چھٹن۔ انکی دوستی بھی بلڈانگ کُتے کی دوستی ہی۔

آغا۔ خوش ہوے اب کُتا بنایا آپ کو۔

مہراج۔ نہین نہین گلڈ انگ کہا ہی۔

آغا اور چھٹن دونون نے قہقہہ لگایا کہ گلڈانگ کہنے پر کیا خوش ہوے ہین آپ۔ فرمایا کہ ایک دن ہماری قبیلہ نے ہمسے کہا کہ تم تو کُتے کی دم ہو۔ بس ہم بگڑ گئے کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ایسے بولنے مانگتا۔ تو وہ ہنسکے کہنے لگین لینڈی کُتا نہین ولایتی کُتے کی دم تمکو بنایا ہی ہم نے جی خوش ہوگیا۔

منشی مہراج بلی صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ گاڑی پر سوار ہوکر ہوا کھانے جائین آغا صاحب اور چھٹن صاحب نے روکا مگر اُنھون نے ذرا بھی شنوائی نہین کی کہا کاہے واسطے تم لوگ ہمکو روکنے مانگتا ہی آغا صاحب نے کہا بھئی اسوقت تم نشے مین دھت ہو۔

چھٹن صاحب نے بھی سمجھایا مگر یہ کسکی سُننے والے ہین کہا اگر تم اپنا گاڑی دینے نہین سکتا تو ول ہم اپنا گاڑی اپنے آپ منگواتا ہی۔ دیکھو مہرا لوگٹ گاڑی کرایہ لاؤ۔

مہرا نے کہا بہت اچھا۔ مگر باہر جاکے بیٹھ رہا۔

آغا صاحب کے خدمتگار نے کہا کہین جانا وانا نہین یہ اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہین ناحک کو گر پڑین تو اور پھجیتا (فضیحتا) ہو مہرا نے کہا اب تک تو نہین پیتے تھے اب ہی کچھ پینے لگے ہین۔

خدمتگار۔ آوان کا آوان بگڑا ہوا ہی۔

مہرا۔ کیا آگا صاحب بھی پیتے ہین۔

خدمتگار۔ ارے یہ سب پیکڑ ہین۔

مہرا۔ ہمارے مہراج تو ابھی پینے لگے ہین۔

خدمتگار۔ تم دیکھتے جاؤ چپ چاپ بس۔

مہرا۔ اور جو اسوقت کہین یہ گھر چلین تو بڑا بُرا ہو۔ کہین راستے مین گر پڑین۔

جب کتھوڑی دیر مین آغا صاحب کو بھی چڑھی اور چھٹن صاحب بھی غین ہوے تو سب کی صلاح ٹھہری کہ چلو ہوا کھائین حکم دیا کہ چوپہتیا ٹمٹم کسواؤ اور مشکی اُسمین جوتو۔

خدمتگار تو دیکھ ہی رہا تھا کہ سب کے سب دھت ہین اُسنے کوچبان سے کہا بھئی حکم تو چوپہیے کا دیا ہی مگر تم فٹن لاؤ سرکار اسوقت عالم بالا کی ہوا کھا رہے ہین اور سمجھتے ہین سب مزے مین ہین۔ کوچبان فٹن مین مشکی گھوڑا جوت لایا۔ کہا سرکار گاڑی تیار ہی۔

اب سُنئے کہ سب کی یہ صلاح ہوئی کہ بوتل ساتھ رکھین بوتل کو جو اُٹھاتے ہین تو سناٹا ہی لاحول ولا قوۃ آغا صاحب نے جھُنجھلا کر بوتل کو ٹپک دیا تو بہتر ٹکڑے ہوگئے۔ گاڑی پر سوار ہونے گئے تو دیکھتے ہی فٹن آگ ہوگئے اور جھنجلا کے کہا۔

آغا۔ ہمنے تو ٹمٹم کا حکم دیا تھا۔

خدمتگار۔ حضور ٹُمٹم کا موکا (موقع) نہین ہی۔

آغا۔ (ایک لپڑ لگایا) ابھی بدل لاؤ۔

مہراج۔ ٹمٹم لاؤ خود ہنکتے چلینگے۔

تھوڑی دیر مین اونچی چوپہیا ٹمٹم آئی۔ آغا صاحب نے راس لی اور چلے تو بگ ٹٹ۔ چابک منشی مہراج بلی کے ہاتھ مین چابک پر چابک جماتے جاتے ہین۔ اور گھوڑا ہی کہ ہوا سے باتین کرتا جاتا ہی۔ ایک پل کے پاس ایک اِکّے سے ٹکرایا۔ اکّے کو صدمہ بھی پہونچا۔

گہری ندیا پُرانی ناؤ۔ کھیون والا متوارا۔ لگاؤ موسے بیڑا پار۔ اسکا مفہوم صادق آتا تھا۔ موڑ پر اس طرح ہانکی کہ گھوڑا ٹھوکر لیتے لیتے بچ گیا اور دل لگی یہ کہ تینون صاحب خوش ہین کہ بھئی کیا گھوڑا جا رہا ہی پھر ایک اِکّے سے گاڑی لڑ گئی اور اکّے والا دھم سے گرا تو آغا صاحب فرماتے ہین وہ مارا۔ چھٹن صاحب بولے رہ گھڑے مین۔ مہراج بلی نے کہا یہین کی مٹی۔ سائیس کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا مگر چوکس بیٹھا ہوا تھا کہ ذرا کوئی صدمہ ہو تو اُچک کے الگ ہو رہے۔

اتنے مین برف کی ایک گاڑی آرہی تھی گاڑی کاہے کو گاڑیون کی خالہ جان تھی دور تک گڑگڑاہٹ کی آواز جاتی تھی جیسے ہی قریب آئی آغا صاحب نے کہا (ہون) ہون کے سُنتے ہی مہراج بلی نے شڑاپ سے ایک چابک بیل پر رسید کیا تو آغا صاحب نے کہا ول ڈن (شاباش) چھٹن صاحب بولے (یہ بات) مہراج بلی نے کہا لے بھئی ذرا ہمارے ڈنڈتول دو۔

تھوڑی ہی دور اور چلے تھے کہ ایک اونٹ گاڑی ملی اونٹ اُسوقت بگڑا ہوا اور بلبلاتا ہوا جاتا تھا اور شتربان اور ایک اور آدمی دونون طرف کی نلیین لیے ہوے سنبھالے لیے جاتے تھے گھوڑا جو اونٹ کے بلبلانے سے بھڑکا تو اب آغا صاحب کے بنائے کچھ نہین بن پڑتا قریب تھا کہ گاڑی واڑی کو توڑتاڑ کے رکھدے مگر سائیس ہمّا کو دپڑا۔ اور گھوڑے کو جون تون کرکے روکا۔ خدا خدا کرکے سوداگر کی دُکان پر پہونچے اور دو بوتلین پھر جنجروائن یعنی ادرک کی شراب کی خریدین اور کھلوائین۔ تینون نے کھڑپی۔ تو دس منٹ مین ایک بوتل کا صفایا کردیا اور دوسری بوتل کھلوائی اور دو شیشے کے گلاس اور ایک کوری صراحی مین پانی رکھ لیا اور برف دو سیر ساتھ لے لی یہان سے چلے تو عیش باغ مین دم لیا اور ایک درخت کے سایے مین کھڑے ہوکر ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے ساتھ شراب ممزوج کرکے پی اب نشہ سب کو تیز ہوا اور راس مہراج بلی کے ہاتھ مین ایک درخت کے تنے سے جو گاڑی ٹکرائی تو آغا صاحب دھم سے نیچے آرہے۔ ارے ا سائیس نے اُٹھایا کانکھتے ہوئے اُٹھے کہا اُف یار مار ڈالا اس ظالم بجرنگ بلی نے ایک تو نشہ تیز۔ دوسرے چوٹ۔ مہراج بلی کے عوض بجرنگ بلی زبان سے نکلگیا۔ اب چھٹن صاحب نے راس لی اور چابک شڑاپ سے رسید کیا گھوڑا اور ہوا ہوگیا اب انکو یہ نہین سوجھتا ہی کہ جاتے کدھر ہین۔ اتفاق سے ایک اور گاڑی سامنے سے آتی تھی دونون ٹکرا گئین دونون کے پرخچے پرخچے اُڑ گئے انجر پنجر سب الگ اسپر ایک صاحب سوار تھے گاڑیون کے ٹکراتے ہی ایک برق انداز دوڑا آیا صاحب نے اُس سے کہا دیکھو دریافت کرو یہ کون لوگ ہین۔ انسے کہو کہ اپنا نام لکھدین۔ یہ نوٹ بک ہی اور یہ پنسل یہان تو

یہ لوگ ہواکے گھوڑون پر سوار تھے کیسی نوٹ بک اور کہان کی پنسل۔
مہرلج۔ ول کاہے واسطے تم ہمکو پکڑلیا ہم تمھارا چالان بولیگا۔ یو بلڈی فول۔ کاہے واسطے گاڑی روکنے مانگتا ہی کون بولنے سکتا کہ گاڑی لڑگیا۔ چرا گاڑی من گرفتار شدہ است
آغا۔ دیکھو سڑک کا چالان کردو۔
چھٹن۔ ول کانسٹبل کا چالان بول دو۔
برق انداز۔ (صاحب سے) ہجور متوا رہین سب۔
صاحب۔ ہان ہم سمجھ گیا۔
آغا۔ سڑک کا چالان بول دیا۔
برق انداز۔ معلوم ہو جائیگا۔
اتنے مین ایک اور صاحب کی گاڑی آئی ان لوگون کو بدمست پاکر برق انداز سے کہا انکا چالان کردو دوسرے صاحب نے جنکی گاڑی سے گاڑی لڑگئی تھی بہت سمجھایا مگر اُنھون نے چالان کر ہی دیا۔
مہرلج۔ کاہے واسطے ہم تمھارا چالان کریگا۔
تھانے پر پہونچے تو انسپکڑ صاحب جگائے گئے کہا کیون رات کو جگاتے ہو۔ چالان مین لوگ آئے ہین حوالات مین لیجاؤ۔ یا ضمانت پر رہا کردو۔ کہا ہجور اسراپ لوگ (اشراف لوگ) ہین امیر لوگ ہین۔
اچھا سامنے لاؤ۔

مجذوبہ کی بڑ

نواب ہلال رکاب نے دست بستہ مجذوبہ کی خدمت مین عرض کیا کہ مہربانی کرکے کلان کوٹھی کے اندر چل کے بیٹھے مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتی ہوئی چلی وہان بیٹھنے ہی کو تھی کہ ایک ٹھاکر آیا اُسکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے بڑ شروع کر دی۔ سرسون کے برابر دانے ہونگے۔ ہان! بخار آئیگا۔ ہان! تپ ہوگی چھ روز اور چھ دن۔ سب خیر ہی۔
نواب صاحب نے اُس ٹھاکر کو اپنے پاس بلایا اور کہا تم یہان کس منشا سے آئے ہو۔ اُسنے کہا میرے بھتیجے کو تین دن سے بخار ہی اور نہایت تیز بخار ہی۔ انھون نے جو کہا کہ دانے اور سرسون برابر والے۔ اور بخار۔ اور چھ روز۔ اسکا مطلب ہم سمجھ گئے۔ اُسکا مطلب یہ کہ چیچک نکلے گی۔
نواب صاحب نے کہا اچھا اگر چیچک نکلے تو ہمین آن کے اطلاع دینا۔
مجذوبہ۔ بے اعتباری۔ ارے بے اعتباری۔ برہما پر چڑھائی۔ تھیبا کی لڑائی۔ بے اعتباری۔ ہان۔
ٹھاکر۔ آپ کے دل مین جو ذرا شک ہوا تو وہ سمجھ گئین۔
نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔
مجذوبہ۔ لاحول بلا۔ لاحول بلا۔ ہان!۔
ٹھاکر۔ تو مین لڑکے کو لے آؤن جاکے۔
مجذوبہ۔ کاہے کو۔ کیا کام ہی۔ اچھا ہی۔
ٹھاکر۔ جو آپ کا حکم ہو وہی اچھا ہی۔
نواب۔ سچ ہی درین چہ شک۔ ؎

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
مظہرش آینۂ طلعت درویشان است

آپ لوگ قطب ہین۔ قطب ہو دنیا کی۔ تم لوگ اگر نہو تو دنیا قائم نہین رہ سکتی۔
اتنے مین ایک عورت آئی۔ اور آتے ہی قدمون پر

گر پڑی اور رونے لگی۔

مجذوبہ بہت ہنسی۔ کہا بچہ تو پیدا ہوگیا۔ لڑکی ہوئی لڑکی دو دن جیئے گی۔ بس پھر وہ کہان اور تم کہان۔

نواب صاحب نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس عورت کی بہو کے لڑکا ہونے والا تھا۔ اسکے گھر آدمی بھیجا تو وہ پیغام لایا کہ لڑکی پیدا ہوئی۔ نواب صاحب کو اور بھی عقیدہ ہوگیا۔ اور کیونکر نہ ہوتا۔ انکے سامنے مجذوبہ کے کمال کا حال صاف ظاہر ہوتا تھا۔

جب سب لوگ چلے گئے اور تخلیہ ہوا تو نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا کہ اگر قمرن ہمین ملجائے تو غلامی کا پٹہ لکھدون۔ ہنسکر جواب دیا۔ لے قمرن سے ناز دے۔ جو ہو سو ہو۔ مگر قمرن کے۔ باتین کر۔ برف کا پانی پی۔ ہان!۔

نواب۔ سونے کی دیوارین چڑھوادون مکان مین۔

مجذوبہ۔ اینٹ چونا گارا۔

اختر۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔ ع

اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

ممن۔ اس مرتبے کا کیا کہنا۔ میان اختر۔

مجذوبہ۔ اختر۔ اور انجم۔ اور شمس اور قمر۔

ممن۔ اور قمرن!۔

مجذوبہ۔ ہان!۔ ع

یہ بڑھا درد آج مین کل مین
کل تھا گردن مین آج کل کل مین

جیسے نواب ہمپر عاشق ہوگئے۔

نواب۔ (ہنسکر) مین غلام ہون آپکا۔

مجذوبہ۔ دل آگیا۔ ہان!۔

نواب۔ مین تو حضور کے کمال کا عاشق ہون۔

مجذوبہ۔ نہین نہین خدا کے بندے سب ہین۔ تم عاشق ہوے ہو ہان!۔ ع

نہین آنے کی مین دم مین تمھارے
عبث کرتے ہو تدبیرین ہزارون

نیکی نیک را بدی بدرا۔ نیک کار کرد۔ غفلت کے پردے پڑے ہین۔ ارے غافلو جاگو۔ ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

جو نیک کام ہے وہ نیک بندون کا ہے۔

نواب صاحب سے باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک بوڑھی عورت روتی ہوئی آئی اور مجذوبہ کے قدمون پر گر پڑی کہا ایک پڑوسی نے دس ہزار روپیہ ہمارے پاس رکھوایا تھا کل رات کو چوری ہوگئی۔ اب عزت پر آبنی ہے۔ کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی۔ سب مین یہی مشہور ہوگا کہ کھا گئی بے ایمانی کی۔ اب سوا اسکے اور کیا چارہ ہے کہ زہر کھاکے سو رہون۔

مجذوبہ نے نواب صاحب کی جانب اشارہ کیا تو داروغہ صاحب نے تھوڑی دور آڑ مین جاکر نواب صاحب کو اشارے سے بلایا۔ اب ممن اور اختر اور داروغہ مین یون باتین ہونے لگین۔

داروغہ۔ پیر و مرشد قطب ہین یہ۔

ممن۔ مطلب یہ ہے کہ اسکو روپیہ دے دو۔

نواب۔ دس ہزار تو بڑی رقم ہے بھئی۔

ممن۔ حضور دس کے ساٹھ لیجئے گا۔

اختر۔ اسمین تو شک نہین۔

ممن - گڑھیا والے نواب نے ایک دن سو روپیہ دیا تھا جس روز سو روپیہ دیا اُسکے دوسرے روز دو ہزار کا منی آرڈر آیا -

راوی - بجا ارشاد ہوا - منی آرڈر اور دو ہزار کا درست ہی !!! -

ممن - حضور واللہ مین کیا عرض کرون -

اختر - کچھ تو اس بوڑھیا کو دینا چاہیے -

داروغہ - سفارش کیسی زبردست ہی بھائی جان -

اختر - کیسی کچھ - واللہ جس رئیس سے کہین دس بیس ہزار روپیہ دے نکلے - ذرا اشارہ کرنے کی دیر ہی - جس سے کہین فوراً دے دے -

نواب - بھئی یہ سچ ہی - مگر رقم بھلی چنگی ہی -

اختر - ای تو حضور جتنا ہی گڑ ڈلیے گا اُتنا ہی میٹھا ہوگا -

ممن - اور مع سود واپس لیجئے -

داروغہ - یہ آج آزمائش ہی آپ کی -

نواب - تو ہم دینگے تو مگر دس ہزار کچھ ٹھکانا ہی - بس دو سو دلوا دو -

ممن نے کہا خداوند بڑی بدنامی ہوگی اور اگر یہ خفا ہو جائینگی تو غضب ہی ہو جائیگا - پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی - یہ یاد رکھیے گا - غلام جتائے دیتا ہی حضور اتنے بڑے فیاض ہو کر اور ایسی باتین فرماتے ہین -

داروغہ نے بھی تائید کی - سرکار ذرا سے کے لیے اتنی بڑی بدنامی اُٹھانا کون دانائی ہی اور پھر ایسے شخص کے ساتھ جو آج شہر کا قطب ہی -

نواب صاحب نے غور کرکے کہا اچھا بھئی ایک ہزار روپیہ دے دو - اختر نے انکی تعریف کرنی شروع کی - کیون نہو حضور کیا بات ہی -

داروغہ - بھئی کوئی نئے رئیس تو ہین نہین - پوتڑون کے رئیس ہین جانتے ہو کہان سے سلسلہ ملا ہی -

نواب صاحب اور ممن اور اختر جا کے مجذوبہ کے قریب بیٹھے - اور داروغہ صاحب اُس ضعیفہ کو گاڑی مین بٹھا کر کوٹھی مین لیگئے اور وہان جا کے ایک ہزار روپیہ خزانچی سے مانگا - مگر سوچے کہ مبادا اسمین کوئی بات پیدا ہو پھر اُس عورت کو گاڑی پر بٹھایا اور کلان کوٹھی مین لا کے نواب صاحب کے سامنے روپے گن دیے -

مجذوبہ - دعا دے انکو - انکو دعا دے -

ضعیفہ - اللہ انکی عمر دراز کرے - دودھون نہائین پوتون پھلین - اللہ کرے انکی مرادین پوری ہون - دلی آرزو بر آئے -

ممن - آمین - ثم آمین -

مجذوبہ - اب اے قمرن کو - نازو والے قمرن کو اب بس

لینگے نہ میرے مونس میر اسلام کب تک	مجھسے نہ وہ کرینگے دیکھون کلام کب تک

ممن - دم غنیمت ہی -

اختر - کیا بھولی باتین ہین -

نواب - اور مضمون خیز - غت ربود نہین -

خاص پز نے آنکے دریافت کیا حضور کیا شی کائی جائے نواب صاحب نے مجذوبہ سے دریافت کیا - انھون نے کہا - سیم - بھنڈی - مولی - چقندر - آلو بخارا - اناس اور گوشت لو بکری کا -

نواب صاحب اور کل حاضرین ہنسنے لگے کہ (گوشت لو بکری کا) یہ اچھا فقرہ چست کہا۔ جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو کہا نواب۔ نواب۔ ای نواب۔ اب یہ ہان۔ ہان جی جی کرتے جاتے ہین۔ مگر انھون نے جو نواب کی رٹ لگائی تو تار باندھ دیا۔ آخر کار یہ فرمایش ہوئی۔ بھونی کھچڑی ارد کی مگر اُسمین یخنی دم کی جائے۔ اور مُرغ پلاؤ ہو۔ مگر بہت بھاری نہو۔ اور قورمہ لعاب دار اور دو پیازہ۔ اور عمدہ سرکے کا اچار۔ مگر روٹی سادی ہی ہو۔ صرف چپاتیان بس اور کچھ نہین۔ بہت بھاری کوئی شی نہو۔

نواب صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ بھلا اگر کھانے کے ساتھ کوئی شی پینے کی بھی ہو تو کیسا۔

مجذوبہ۔ سُن سُن۔ سہ

با مقیمان کوے دلدا ریم	
رُخ بد نیاے دون نمی آریم	

نواب۔ (ہنسکر) کیا خوب یہ کیا خوب۔

ممن۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

داروغہ۔ سرکار دریافت کرتے ہین کہ کوئی شی پینے کی ہو تو حرج تو نہین ہی۔

مجذوبہ۔ بڑے آصف الدولہ کا امام باڑہ۔

داروغہ۔ حضور یہ تو مجذوب ہین انکو اس سے کیا بحث ہی حکم ہو تو منگواؤن۔

نواب۔ ضرور بے اسکے لطف صحبت کجا۔

داروغہ صاحب نے رقعہ لکھا۔ کرمفرماے مخلصان مسٹر فتریجی مانک جی۔ دو بوتل شری از قسم اول در ایک بوتل کیورلیسو کی ہمدست حامل بہت جلد بھیجدیجیے تا کیر جانیے سرکار کو بڑی ضرورت ہی۔ مگر شراب قسم اول کی ہو اور خوش مزا درد سر صبح کو نہو۔ اور ایک درجن لیمونیڈ بھی ضرور بھیجیے گا۔

مجذوبہ نے دل لگی دیکھنے کے لیے حکم دیا کہ نواب صاحب اور ممن اور اختر اور داروغہ سب دریا مین پیرین۔ دیکھین کون اچھا پیرتا ہی۔ ناچار۔ لنگیان باندھ باندھ کے دریا مین کود ے اور پیرنے لگے۔

داروغہ پیرنا کم جانتا تھا۔ مگر نواب صاحب مشاق تھے نواب کے پیرنے کی بڑی تعریف کی۔ ممن اور اختر اور داروغہ جھوٹ بات تک مین ہان مین ہان ملاتے تھے نہ کہ امر واقعی مین۔

مجذوبہ۔ کھڑی لگاؤ۔ کھڑی لگاؤ۔ ہان!۔

نواب۔ جو ناچ نچاؤ گی ناچینگے۔

ممن۔ مگر قمرن کا پتا لگاؤ۔

مجذوبہ۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

جب روّنا بوتلین لیکر آیا تو نواب صاحب کو یہ سوجھی کہ بھئی آؤ دریا ہی مین پیین۔ بوتل کھولی گئی اور دریا ہی مین اُڑنے لگی۔ ممن اور اختر اور داروغہ اور نواب سب نے چسکی لگائی اور ممن نے دریا سے نکل کر ایک جام مجذوبہ کو بھی دیا۔ اُسنے بھی پی لیا۔ اور بڑی مسرور ہوئی۔ جب دریا مین پیر چکے اور کوئی پاؤ بوتل کے قریب خالی ہوگئی تو سب کے سب باہر آئے۔

نواب۔ بھئی لطف میکشی یہی ہی۔

ممن۔ حضور اب سیکھ گئے۔

اختر۔ واللہ کیا لطف حاصل ہوا ہی۔

ممن۔ خداوندیہ تو پی کر بڑی ہی خوش ہوئین۔ اور دیجیے

اور دیجئے۔ انکا نام کیا ہی۔ کیا نام ہی بی تمھارا۔ خدا کے لیے بتا دو۔

مجذوبہ۔ نا نون گانوئن ٹھانون۔

ممن۔ ائین! ہم نام پوچھتے ہین۔ یہ ٹھانون گانون بتا تی ہین۔ واہ ری گھبراہٹ۔ اچھی دل لگی ہی من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید۔

مجذوبہ۔ طنبورہ اور ستار اور سُر اور تال۔

نواب۔ اسی کا نام تو بڑہی۔

داروغہ۔ دو بھئی ممن انکو پھر ذرا سی۔

ممن نے مجذوبہ کو دی اور آپ بھی دو گلاس بھر کے پیے اور داروغہ کو بھی دی۔

اب سُنیے کہ ممن تو تھوڑی دیر مین ٹین ہو گئے اور داروغہ لڑکھڑانے لگے۔ حسین علی نے ممن کو فرش پر لٹا دیا لیٹتے ہی انکی تو خبر آگئی۔ یہ تو غین ہو گئے۔ کہین پتا ہی نہ تھا۔ داروغہ لڑکھڑاتے ہوے فرش تک آئے۔ مجذوبہ مزے مین تھی۔ نواب صاحب خوش۔ ایک بوتل تو اڑ گئی تھی حکم ہوا کہ دوسری کھولو حسین علی نے کہا حضور بہین مگر داروغہ صاحب کو نہ دیجئیے گا۔ یہ اب تھوڑی ہی دیر مین لوٹا چاہتے ہین۔ میان اختر البتہ مزے مین ہین۔

دوسری بوتل مین سے اختر اور نواب صاحب اور مجذوبہ نے پی۔

اختر۔ حضور انکو تو دیکھئے ذرا نہین معلوم ہوتا ہی کہ پی ہی بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی حضرت سلامت پینے والی ہین۔

نواب۔ کیون کیسی شی ہی۔

مجذوبہ۔ حسین آباد کا پھاٹک۔

نواب۔ (ہنسکر) دلکشا کا پھاٹک۔

اختر۔ نہین حضور رومی دروازہ۔

نواب۔ نہین کلان کوٹھی۔

مجذوبہ۔ یہ ٹھیک ہی۔

نواب۔ تو صاحب ایک بات تو ٹھیک ہوئی کہین خدا خدا کر کے۔ کلان کوٹھی۔

خاص بزنے آنکر عرض کیا کہ حضور خاصہ چنا جائے کہا پہلے انکے واسطے لاؤ۔ مجذوبہ نے صرف کھچڑی قورمے کے ساتھ کھائی۔ پلاؤ اٹھوا دیا۔ انکے بعد نواب صاحب اور اختر اور داروغہ نے کھانا کھایا۔ جب کھانے سے فراغت پائی تو مجذوبہ نے حکم دیا کہ کسی قوال کو بلاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔ قوال موجود۔ کہا معرفت کی کوئی شی گاؤ۔ پھر حکم دیا گاڑی تیار کراؤ گاڑی پر خود بھی سوار ہوئین۔ اور نواب صاحب و اختر کو بھی سوار کرایا اور قوال کو بھی ساتھ بٹھایا اور شاہ مینا صاحب کی درگاہ آئین۔ یہان گانا ہوا اور مجذوبہ نے بڑا وجد کیا۔ اور کئی بار روئی اور اکثر حقانی غزلون کی خود فرمایش کی۔ نوابصاحب بھی اسوقت بڑے مزے مین تھے جب واپس ہوئے تو میان اختر کہنے لگے۔ پیر و مرشد ذرا دیکھیے کیا انقلاب ہی ایک وہ دن تھا کہ قمرن کے ساتھ حضور مزے اڑاتے تھے۔ اب ایک دن یہ ہی کہ بی مجذوبہ بغل مین بیٹھی ہین۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

جناب منشی مہراج بلی صاحب الشہیر بہ (کالے ہے واسطے) اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر پچھلی والی بارہ دری مین مدنا رہے ہین۔ یہ بارہ دری نواب علی نقی خان بہادر

دستور معظم وزیر اودھ نے بنوائی تھی اور کسی زمانے مین واقعی قابل دید تھی۔ اب شہر کے کل تھانون کا صدر مقام یہی ہی پہلے مجرم چالان ہو کر یہین بھیجے جاتے ہین۔ اب سنیے کہ انسپکٹر پولیس نے جو سُنا کہ دو چار بھلے مانس چالان ہو کر آئے ہین تو اُنکو اپنے سامنے بلوایا۔ دیکھا تو تین بزرگوار اور تینون شریف اور بھلے مانس۔ چونکہ خود بھی شریف زادہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا اُنکی حالت پر سخت افسوس ہوا۔ اُنکو یہان آئے ہوئے چند ہی روز ہوے تھے تینون صاحبون کو کرسی دی اور نام دریافت کیے۔ آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب نے گردن نیچی کر لی۔ مگر منشی مہراج بلی صاحب روبکاری کے لیے کھڑے ہو گئے کہا ہمارا نام منشی مہراج صاحب بالقابہٖ اگر آپ ہمکو برق اندازون سے دھمکائیے گا تو ہم اپنی فوج کو بلائیگا کدھر گیا مہتر لوگ ہمارا سب کو بلاؤ۔ دل سب کا سب جھاڑو پنجہ لیکے آؤ۔ کاہے واسطے تم ہمکو اپنا کرچ اور تلوار اور وردی دکھانے مانگتے۔ بلاؤ ہمارا مہتر لوگ کو ایک دم سے بلاؤ۔ اچھا اب کیا بات ہی۔ آپ نے منشی مہراج بلی صاحب کا نام نہین سُنا۔

اُنھون نے جو بکنا شروع کیا تو آغا صاحب اور چھٹن صاحب کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ ایک تو اس مصیبت مین پڑے دوسرے انسپکٹر اجنبی آدمی کبھی کی جان پہچان نہین۔ تیسرے اُسپر طرہ یہ کہ منشی مہراج بلی صاحب خواہ مخواہ کے لیے بلبلا رہے ہین انسپکٹر صاحب بھی دنگ تھے کہ یہ کون سب سے بگا آدمی آیا ہی کسلیے وجہ بے سبب مجھے ڈپٹ رہا ہی۔ ایک کانسٹبل سے پوچھا کہ یہ کون ہین۔ اُسنے کہا حضور خدا جانے کون ہین مگر یہ تینون متوالے تھے اور کہتے تھے کہ سڑک کا چالان کر دو

ایک نے تو یہ کہا۔ دوسرے صاحب بولے برق انداز کا چالان کر دو۔ تیسرے بولے ایک دم سے چالان بول دو۔ دوسرے برق انداز گیان سنگھ سے دریافت کیا تو اُسنے کہا حضور تمام سڑک پر مارکے ہلّا مچا رہے تھے۔ سڑک کا چالان بول دے۔ اور سپاہی کا چالان کر دے۔ تون صاحب آوا اور دہ کہس کہ اِن سب کا چالان کر دو۔

منشی مہراج بلی صاحب پھر بگڑے۔ دل تم کاہے واسطے جھوٹ بولنے مانگتا ہی۔ تم لوگ ہمکو نہین پہچاننے مانگتا ہی ہم بڑا ہین۔ سُنو۔ سُنو۔ ؎

منم آن پیل دمان و منم آن شیر نرہ
نام بہرام مرا و پدرم بوجبرم

چاچی کمان در دست و زرہ ببر و چکمۂ آہنی در پا و خود فولادی بر فرق ان مرا از چوکیداران پولیس لکھنؤ چہ باک دارم کہ گفتہ اند۔ ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

انسپکٹر واقعی متحیر تھا کہ یہ کون ذات شریف ہین۔ مگر آغا صاحب اور چھٹن صاحب کو سکوت مین دیکھکر یقین ہو گیا کہ اسی کمبخت کے سبب سے یہ اس بلا مین مبتلا ہوے ہین۔ حُقّہ پی رہے تھے۔ آغا صاحب کی طرف بڑھایا اُنھون نے بندگی کا اشارہ کر کے حقہ لیا اور پینے لگے۔

انسپکٹر نے افسوس کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ رئیس زادے اور شریف زادے اور بھلے مانس اور آپ کا چالان۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔ مگر یہ بزرگوار آپ کے ساتھ کون ہین یہ یا تو دیوانے پاگل آدمی ہین یا اسوقت نشے مین ہین

بہرکیف اپنے آپے مین تو نہین ہین۔ عجیب قطع کے آدمی
معلوم ہوتے ہین۔ عجیب الخلقت۔ نمائشگاہ مین بھیجنے کے
قابل ہین۔ آغا صاحب نے کہا نمائشگاہ نہین تو عجائب خانے
مین رکھنے کے قابل تو ضرور ہین۔

اسپر انسپکٹر اور کانسٹبل ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی
صاحب بگڑے کاہے واسطے تم لوگ کھی کھی کھی کرنے
مانگتا ہی ہم صفائی کی علت مین ایک دم سے چالان کردیگا۔
بس چپ رہو۔

اتنے مین نواب رونق جنگ آئے اور ایک
تھانہ دار صاحب اِنکے ہمراہ تھے۔ آغا صاحب بہت ہی
شرمائے۔ نواب صاحب نے انسپکٹر صاحب سے کہا
حضرت گو نیاز نہین حاصل مگر مصافحہ تو کیجیے۔

انسپکٹر صاحب نے بڑے تپاک سے مصافحہ کیا کہا
اسم مبارک جناب کا اُنھون نے کہا رونق جنگ۔ تھانہ دار نے
انکی تعریف کی کہ آپ ہمارے مُلک کے شہزادے ہین۔
نواب رونق جنگ بہادر اور یہ صاحب جو تشریف رکھتے
ہین منشی مہراج بلی صاحب ہین بہت مشہور رئیس ہین
یہان کے۔ تھوڑی دیر تک تواضع و تکریم اور چنین چنان کا
تکلف رہا آخر کار تھانہ دار نے کہا مجھے کچھ عرض کرنا ہی۔
انسپکٹر صاحب ایک کمرے مین تھانہ دار کو لیکر گئے اور
نواب صاحب کو بھی بلوایا جب رونق جنگ وہان پہونچے
تو تھانہ دار نے کہا یہ تینون صاحب بڑے عزت دار اور
رؤساے شہر ہین مگر اتفاق وقت انکا چالان کردیا گیا
اب انکی عزت آپ کے ہاتھ ہی۔ انسپکٹر نے کہ شریف آدمی
اور عالیخاندان تھا کہا بس اسی کے لیے آپ نے تکلیف
گوارا کی لاحول ولا قوۃ۔ ایک رقعہ کافی تھا بلکہ رقعہ کی بھی کچھ
ضرورت نہ تھی۔ اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان صاحبون
نے قصور کیا کیا ہی۔ کسی کو مار ڈالا کسی کو چھل ڈالا کہین بلوا کردیا
آخر ستم کیا ڈھایا خواہ مخواہ کے لیے کسی کو سے مرنا اور شے ہی
آپ ذرا تردد نہ کیجیے ان صاحبون سے کہیے کہ تشریف
لیجائین ہم سمجھ لینگے۔

نواب۔ حضرت واللہ آپ نہایت ہی معقول حاکم ہین ای سبحان اللہ۔
انسپکٹر۔ مین تو خادم ہون۔ حاکم کیا معنی جناب۔
تھانہ دار۔ عجب منش کے آدمی ہین واللہ۔
نواب۔ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے آدمی۔
مہراج۔ (جھلا کر) کیون نہین پیدا ہوتے۔ پیدا نہین
ہوتے تو ہم کہان سے آئے۔
انسپکٹر۔ (ہنسکر) یہ عجیب قطع کے بزرگ ہین واللہ۔
رونق جنگ۔ بڑا سیدھا آدمی ہی اور گول آدمی ہی۔
انسپکٹر۔ مگر اسوقت چڑھی ہوئی ہی غالباً۔
رونق جنگ۔ یہی تو خرابی ہی اور خرابی کیا ہی۔
تھانہ دار۔ نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب
بیمثل لوگ ہین مگر اتفاق وقت۔
انسپکٹر۔ جناب نواب صاحب اور جناب آغا صاحب
ای حضرت آپ یون تشریف لائیے۔ بسم اللہ۔ اب اُس
امر کا تو ذرا خیال نہ کیجیے مین امر حق اور انصاف کے مقابلہ
مین نوکری کی کوئی حقیقت نہین سمجھتا۔ ہان۔ ع

خدا ترس را بر رعیت گمار

یہ میرا مقولہ ضرور ہی اور اسی پر عمل۔
آغا۔ آپ بہت اچھے لوگ ہین واللہ۔ زبان نہین جو

تعریف کیجاے۔
چھٹن۔ ای سبحان اللہ۔ مگر آپ سے ایسے وقت مین ملاقات ہوئی جب ہم مجرم بنے ہوے ہین۔
انسپکٹر۔ لاحول ولا قوۃ۔ مجرم کیسے۔ یہ آپ فرماتے کیا ہین آپ اسکا تو ذرا بھی خیال نکرین۔ بندہ خادم ہی۔ آپ سب صاحبون کا۔ مین سمجھ لونگا۔ ذرا بھی خیال نفرمائیے یہ کیا بات ہی۔ آخر آپ نے کیا کیا۔ کسی کا باپ مارا۔ کسی کا مال مارا۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا۔
چھٹن۔ گردش زمانہ اور اتفاق وقت۔
انسپکٹر۔ کچھ نہین ہمسے آپ سے ملاقات ہی ہوگئی۔ آپ کچھ رنج نہ کیجئے۔
رونق جنگ۔ انسپکٹر صاحب ہم آپ کی ملاقات سے محظوظ ہوے اکثر ملا کرینگے۔ واللہ آپ بہت اچھے لوگ ہین۔ تعریف نہین ہوسکتی۔
مہراج۔ وہ تو اچھے لوگ ہین ہی۔ اور ہم۔ ہم کیسے لوگ ہین حق اللہ پاک ذات اللہ۔
حاضرین ہنستے ہنستے لوٹنے لگے۔ تو منشی مہراج بلی صاحب اور بھی بگڑے۔ کاہے واسطے یو کالا لوگ کھل کھل کھل ٹھٹھا کرنے مانگتا ہی۔
کانسٹبل۔ ہجور اور وہ پھوج کہان گئی ہجور کی۔
مہراج۔ شہر بھر کے مہتر کو بلا لاؤ ابھی دم۔
ک۔ ہمارے بلائے نہین آتے ہجور چلے چلین۔
م۔ ول تم اتنا بڑا قد کاہے واسطے بڑھایا۔ املی کے درخت سے بڑا قد ہی۔
راوی۔ حالانکہ یہ کانسٹبل پستہ قد آدمی تھا۔ مگر یہ کچھ دیکھتے بھالتے تو تھے نہین جو منھ مین آیا بک دیا۔
ک۔ ہجور کی گھڑی مین کے بجے ہین اس وکھت۔
راوی۔ گھڑی ندارد۔ مگر جیب مین ہاتھ ڈالکر فرماتے ہین پندرہ منٹ آیا ہی۔
تھانہ دار۔ کے بج کے پندرہ منٹ آیا ہی۔
مہراج۔ بس دوسری بار ہم نہین بولنے مانگتا۔ پندرہ منٹ آیا ہی اور بس۔ دوسرا بات نہین۔
ک۔ ای تو ہجور کاہے پر پندرہ منٹ آیا ہی۔ اگر یہ نہ بتایا تو پھر بیکار ہی ہجور۔
م۔ ول کوئی ہی۔ مہتر لوگ سے بولو ہمارا چالان کردے اور بس۔
راوی۔ کہنے کو تھے اسکا چالان کردے مگر فرمایا ہمارا چالان کردے۔ اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا۔ تو جھلا کر اپنا منھ پیٹ لیا کاہے واسطے تم کالا لوگ ہکنے مانگتا ہی ہمارے سے ہم تم لوگ کو منھ لگانے نہین مانگتا۔
رونق جنگ۔ ارے بھئی تم اسوقت ہو کہان۔
مہراج۔ (آنکھون کو ملکر) یہ کون محلسرا ہی بھئی۔
رونق جنگ۔ بھلا پہچانو تو جانین۔ بولو۔ ایک دو تین۔ یہ چار۔
مہراج۔ یہ کسی رئیس کا آبدار خانہ ہی۔
رونق جنگ۔ اچھا اور آپ یہان کیونکر آئے۔
مہراج۔ (آنکھون کو پھر ملکر) ول سو تو ہم بھی نہین سمجھا۔ ہم یہان کاہے واسطے آیا۔
رونق جنگ۔ (کان مین) چالان ہوا ہی۔
اب انکا نشہ بھی ہرن ہوا۔

| کاٹو تو لہو نہین بدن مین |

چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ وہ ڈانٹ ڈپٹ اور غل غپاڑا اور تیزی اور دھمکی اور کاہے واسطے کی صدا سب حضرت بھول گئے۔ اب یہ بھی نہین پوچھ سکتے کہ بھئی کس علت مین چالان ہوا۔ قصور تو معلوم ہو کہ قصور ہمسے کیا سرزد ہوا ہی۔ سکوت کا عالم۔

انسپکٹر نے جو انکی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ اب نشہ ہرن ہوا۔ اور انتہا کی پشیمانی ہی۔ کہا آپ تردد مین کیون ہین۔ ایسا بھی اتفاق ہو گیا۔ کچھ حرج کی بات نہین ہی اب آپ گھر جائیے۔

اغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انسپکٹر سے رخصت ہوے اور راستے مین یون باتین ہونے لگین۔

نواب رونق جنگ نے ہم سب کی عزت رکھ لی ورنہ ایک ہی کٹہرے مین آغا صاحب اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی مجسٹریٹ کے سامنے کھڑے ہوتے دل لگی تو بڑی ہوتی مگر رونق جنگ نے بچا دیا اور انسپکٹر صاحب نے بھی بڑی بھلمنسی کی۔ پولیس مین ایسے بھلے مانس کم پائیے گا۔

اب سنیے کہ دوسرے روز جو نواب محمد عسکری کو خبر ہوئی تو بڑا ہی رنج ہوا۔ مجذوبہ کے ہان سے جو آئے تو نواب رونق جنگ کے خدمتگار نے انسے کہا کہ سرکار بڑا غضب ہوا تھا مگر اللہ نے بہت بچایا اور عزت رکھ لی کہا کیا ہوا اُسنے ساری سرگذشت کہ سنائی۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ! بڑا ستم ہو گیا تھا۔

خدمتگار۔ حضور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور نواب چھٹن صاحب تینون صاحبون کا چالان کر دیا گیا تھا۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔ بڑی شرم کی بات ہی۔

خدمتگار۔ حضور ہمارے سرکار نہ دوڑ جاتے تو کیا جانے کیا ہو جاتا۔ اللہ کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا اور حضور کوتوال صاحب نے بڑی مہربانی کی۔

نواب۔ بھلے مانس آدمی ہین نا۔ شریف زادے۔

اتنے مین چھٹن صاحب کا آدمی آیا کہا حضور سرکار نے یاد کیا ہی۔ اگر فرصت ہو تو ذری چلے چلیے۔

نواب صاحب نے گاڑی تیار کرائی اور چھٹن صاحب کے یہان گئے وہان میان ممن بھی بیٹھے ہوے تھے اور باتین کر رہے تھے۔

ممن۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔

نواب۔ ارے یار ہمنے ایک بڑی بُری خبر سُنی ہی۔

ممن۔ اسکا ذکر نہ کیجیے خداوند۔ ع

| رسیدہ بود بلائے وے بخیر گذشت |

مگر اِسکا تدارک ہونا چاہیے بڑی بدنامی ہوئی واللہ اور صحبت کے سب لوگ بدنام ہوے کہ یہ جتنے ہین سب ایسے ہی ہین۔ ع

| چو از قومے یکے بیدانشی کرد |
| نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را |

چھٹن صاحب نے بہت شرماتے ہوے کہا۔ یار عسکری اُس دن تو بھائی صاحب اللہ نے عزت رکھ لی۔ مگر پچھلی والی بارہ دری تک جانا ہی کیا کم تھا۔ اور وہان جو دو ایک برق انداز ملے وہ ہمارے جان پہچان نکلے اُنہون نے بہت متحیر ہو کر سلام کیا اور باہم کچھ باتین کرنے لگے۔ اسقدر شرمایا ہون کہ کیا عرض کرون۔ اور مہراج

کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ غل مچا رہا ہی کاہے واسطے تم لوگ بولنے لگتے۔ کاہے واسطے چالان کرنے مانگتا۔ ادکالا مین چپ رہو۔

عسکری۔ واللہ۔ یعنی وہان بھی کاہے واسطے حضرت کو یاد رہا۔ بڑا بیوقوف ہی۔

چھٹن۔ سُنئے تو فرمایا ہمارے سب مہتر لوگ کو بلاؤ۔

عسکری۔ اَئین! لاحول ولا قوۃ۔ توبہ توبہ۔

ممن۔ حضور پولیس والے بڑی نقل کرتے ہین انکی۔

عسکری۔ افسوس ہی واللہ۔ اس صحبت کا یہی نتیجہ ہی واللہ بگڑ ـ ــ ہ

هر کسے ناصح براے دیگران
ناصح خود یافتم کم درجہان

ہم کیا ہین۔ ہم تمسے بدتر ہین۔

ممن۔ ای حضور سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین جہان چسکی لگائی بس پھر چلا دور۔

چھٹن۔ بلاؤ ہمارے مہتر لوگون کو۔

ممن۔ یہ مہتر کیون بلائے جاتے تھے۔

چھٹن۔ لڑائی کے لیے۔ کہ پولیس والون کو آکے مارین

ممن۔ مگر اب بالکل چھوڑ دینا چاہیے۔

قاعدہ ہی کہ جب ایک روز شراب خواری النسان زیادہ کرتا ہی تو دوسرے روز طبیعت از بس کسلمند ہو جاتی ہی۔ اور قسم کھا لیتا ہی کہ بس اب سے آئے گھر سے آئے۔ اب عمر بھر نہ پئینگے۔ بس کان پکڑے لیکن جہان شام ہوئی پھر وہی جام اور صراحی۔ مگر اب یہ سب سوچتے ہین کہ بھئی اب کم کم پینی چاہیے اور رفتہ رفتہ چھوڑ دینی چاہیے۔

اور نواب چھٹن صاحب نے تو صاف صاف علانیہ کہدیا کہ یار اگر اب ہم پئین تو پاجی سمجھنا۔

ممن سے سرگوشی

ناظرین کو کسیقدر اُلجھن ہوتی ہوگی کہ یا الٰہی کجا قمرن اور نازو۔ کجا مجذوبہ اور کلان کوٹھی۔ یہ بی ہمسائی کے مکان سے قمرن کہان جمپت ہوئین اور نازو نواب صاحب کے دربار مین کیونکر داخل ہوگئین اور مجذوبہ کو اس قصے سے کیا سروکار ہی۔ اور یہ گتھیان کیسی پڑتی جاتی ہین۔

اصل حال یہ ہی کہ یہ سب نواب بشیر الدولہ کی کارستانی ہی یہ سب کانٹے انھین ذات شریف کے بوئے ہوے ہین یہ بزرگوار اُس فیشن کے لوگون مین ہین جو خواہ مخواہ کا جھگڑا مول لیتے ہین۔ خدائی فوجدار۔ جنکی طبیعت مین داخل ہی کہ دو دو دوستون یا میان بیوی یا باپ بیٹے مین جوتا چلوا دین اور سیر دیکھین۔ تمام عمر یہی کیا کیے۔ اگر بیٹے کی طرف ہوے تو اُس سے باپ پر دعوی کرا دیا اور بیوی کی طرف ہوے تو میان کی شامت آئی۔ انکا اُلو کہین نہین گیا ہی۔ چونکہ عمر کا ایک معتدبہ حصہ انھین باتون مین صرف کیا تھا لہذا کاٹ پھانس مین برق ہوگئے تھے۔ اور بعض اوقات تو ایسی سوجھتی تھی کہ اچھے اچھون کو نہ سوجھتی۔ نواب محمد عسکری کو تو یہ بالکل ہی لونڈا سمجھتے تھے اور انکے رفقا مین سے داروغہ اُنکا جواب دینے والا تھا مگر داروغہ کو اس امر کی اطلاع ہی نہ تھی کہ بشیر الدولہ اندر ہی اندر کیا کارروائی کر رہے ہین ورنہ داروغہ ضرور کچھ روک تھام کرتے وہ تو کہیے اتفاق سے ٹانگ زخمی تھی نہین تو اب تک خدا جانے کیا انقلاب پیدا کر دیا ہوتا۔

اس جھگڑے مین نواب صاحب کا یہ منشا نہ تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے ساتھ ہمدردی کرین۔ لاحول ولاقوۃ اس سے انھین کیا بحث تھی صرف یہ خواہش تھی کہ اس جھگڑے مین کوئی ایسی بات پیدا کرین جو کسی نے نہ کی ہو اور اس خوبصورتی کے ساتھ کارروائی کرین کہ کانون کان کسی کو خبر نہو اور محمد عسکری کو بھی چپتے یار بنائے رہین۔

یہ دن رات بیٹھے بیٹھے اسی منصوبے مین رہتے تھے کہ کسی تدبیر سے قمرن کو مٹیا برج بھیجدین۔ نواب صاحب کو بمبئی دوڑا دین۔ بیگم کے دس بارہ ہزار بلٹا دین یہ ونق جنگ اور محمد عسکری کو لڑوا دین۔ منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر مین جوتا چلوا دین۔ قمرن کے میان کو بہکا کر ممن پر نالش کروا دین۔ جملو اور اختر مین فوجداری ہو جائے بس انھین فکرون مین دن رات غلطان پیچان رہتے تھے۔ اور کوئی فکر نہ تھی۔

جب کلکتہ سے روانہ ہوے تھے تو انکو یقین کامل ہو گیا تھا کہ بیگم صاحب پر حاوی ہو جائینگے اور نواب محمد عسکری کی ہماری کارستانیون کے مقابلے مین ایک نہ چلیگی ہم ہی ہم ہونگے۔ مگر بیگم صاحب کو عفیفہ و پارسا پایا تو منھ کی کھائی۔ اب یہ دوسرے ڈھرے پر چلے۔ مجذوبہ کے ہان نواب صاحب حضرت ہی کی وجہ سے پہونچے ہین اسکے دو اسباب ہین بشیر الدولہ کو تو یہ مایوسی ہوگئی کہ بیگم صاحب کے عشق سے خاک فائدہ نہوگا۔ انکی پاکدامنی کا نقش تو انکے لوح دل پر ایسا منقوش ہو گیا کہ مٹائے سے نہین مٹ سکتا۔ اب انکو فکر ہوئی کہ نواب صاحب سے انکو لڑوا دو۔ دونون مین جوتا چلے۔ نوبت بعدالت آئے تو مزے ہون خود خفیہ طور پر بیگم صاحب کو مدد دو۔ اور ظاہر مین نواب صاحب کے ہمدرد بنے رہو۔ میرے دونون میٹھے۔ سوچے کہ اس سے بڑھکر حلیہ نہین چلسکتا کہ قمرن کچھ دن غائب ہو جائین اور کسی اور عورت پر نواب صاحب کا عشق چرائے اور اُسپر لٹو ہو جائین نئے عشق کا سودا بڑا غضب ہوتا ہی لہذا گھر بیٹھے بیٹھے یہ فکر کی کہ ایک کم سن اور حسین عورت کو مجذوبہ بنایا اور اُسکے کمال کی کمال تعریف کی۔ خود تو اُسکا ذکر نہین کیا مگر ممن کو پھانسا اور کچھ چٹا یا بھی اور کئی اور آدمیون کو پھانسا۔ ایک تو اُس پیر اک کو پھانسا اور پانچ چھ اور آدمیون کو۔ اُس روز نواب صاحب کے سامنے جتنے آدمی زن و مرد مجذوبہ کے پاس آئے تھے سب سکھائے ہوئے۔ سب پھندیت۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ کسی نے کہا میرے لڑکے کو بخار آتا ہی اور مجذوبہ نے بڑہانکنی شروع کی کہ دانے نکلینگے اور بخار آئیگا وغیرہ وغیرہ یہ سب بناوٹ کی باتین تھین اور وہ فقرہ بھی کیا چست کیا ہی کہ پیرنا نہین جلنتے اور مجذوبہ کے حکم سے پیرنے لگے مگر نواب صاحب کی اس سادگی کے صدقے کہ کیا جلد یقین آگیا۔ فوراً باور کر لیا۔ اور بہت ہی متحیر ہوے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی اسی سے انکا عقیدہ اور بھی جم گیا۔ اور اُدھر ممن اور بھی چمکا رہا تھا گو بشیر الدولہ نے صرف ممن کو پھندیت بنایا تھا مگر ممن خوب سمجھتا تھا کہ اگر پھٹیل بنا رہیگا تو دال نہ گلیگی۔ لہذا اُسنے اختر اور داروغہ کو بھی گانٹھ لیا اب نواب صاحب کا بنالینا کون بات تھی مگر آپسمین یہ سمجھوتی تھی کہ چوتھے پر نہ ظاہر ہونے پائے کیونکہ چھٹن صاحب گو خود آوارہ ہو گئے مگر وہ اس فشن کے آدمی نہ تھے کہ اپنے دوست کو بلٹنے دیتے۔ منشی مہراج بلی گول آدمی سہی لیکن محمد عسکری کو

چکمہ دینا انکی شان کے خلاف تھا۔ آغا محمد اطہر یار باش آدمی۔ ممن کی نسبت اگر انکو معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب کے خلاف ہی تو کھڑے کھڑے نکلوا دیتے۔ داروغہ اور اختر تو ممن سے گنٹھ گئے مگر اب نواب صاحب کی اس صحبت مین وہ لوگ شریک نہین ہو سکتے اور ان موالی ثلاثہ یعنی میان ممن اور اختر اور داروغہ نے یہ پٹی پڑھا دی تھی کہ خبردار سرکار ان لوگون پر یہ راز نہ آشکارا ہونے پائے۔

اب سنیے کہ نواب بشیر الدولہ ممن کو کیا پٹی پڑھاتے ہین اور وہ کیا کہتا ہی۔

بشیر۔ آخاہ۔ آؤ میان ممن۔ یون بیٹھو یار۔

ممن۔ خداوند بہت اچھا بیٹھا ہون۔ حضور۔

بشیر۔ پہلے یہ بتاؤ کہ بنگئے یا نہین بنے۔

ممن۔ سولہ آنے بنگئے۔ تسما نہین باقی رہا۔

بشیر۔ کیون کیا سوجھتی ہی۔ مگر سوا اے پھن پتون کے اور کوئی نہ جاننے پائے۔

ممن۔ کیا مجال خداوند۔ ممکن نہین۔

بشیر۔ اور ایک کام اور کرو۔ کبھی کبھی مجذوبہ مسکرا یا بھی کرے اور قمرن کا ذکر ہر دم کرتی رہے۔ کہے کہ وہ قمرن کم کو بلکاتی۔ اکڑتی برتی آتی ہی۔ وہ چھپ گئی وہ ہنس دی۔ اس وقت قمرن کے گال کیسے لال لال ہین اور نواب کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی ہی۔ سمجھے میان ممن۔ ایسی ایسی باتین کرے تو پھر دل لگی دیکھو۔

ممن۔ اور حضور اسکو روپیہ ملگیا۔

بشیر۔ واللہ۔ بھئی تو پھر چلگیا چکمہ۔ اسنے آنکے کہا تھا کہ دس ہزار روپیہ ضمانت کا رکھا تھا۔

ممن۔ ای حضور۔ ہزار روپیہ کا توڑا گنوا دیا گیا یارون کے چکمے کہین پٹ پڑتے ہین۔ کیا مجال۔ دل لگی بازی ہی کچھ۔

بشیر۔ ممن عمر بھر کی روٹیان ہین بھائی جان۔

ممن۔ غلام خوب واقف ہی۔ اسمین کیا شک ہی عمر بھر کی روٹیان تو ہین ہی۔ مگر جو چال سے چلے۔

بشیر۔ بس بس۔ بس بس۔ مرے دل کی کہی۔

ممن۔ حضور ہی کے ایسے لوگون۔ رئیسون۔ امیرون مین غلام نے بھی بسر کی ہی خداوند۔

بشیر الدولہ نے بڑی دیر تک ممن کو خوب پٹی پڑھائی کہ یون چکمہ دو اور یون لوٹو۔ دو گھنٹے کامل تخلیے مین یہی چرچا رہا ممن بھوکا بہت تھا۔ شب کو شراب کثرت سے پی تھی صبح کو کھانا نہین کھایا گیا تھا۔ اب بھوک لگی۔ کہا حضور اسوقت مارے بھوک کے برا حال ہی کچھ کھلوائیے حکم دیا کہ کھانے کو اگر کچھ تیار ہو تو منگواؤ۔ کہو میان ممن صاحب کو بھوک لگی ہی۔ باورچی نے آن کر عرض کی حضور کھانا پک رہا ہی مگر پلاؤ اور بورانی اور تلی اردیان حاضر ہین۔

ممن۔ کیا خوب۔ پھر اور کیا ہونا چاہیے۔

بشیر۔ پلاؤ اور بورانی اور تلی اردیان بس بس کافی ہی۔ اور دیکھو برف کا پانی لاؤ۔ خوب سرد۔ اور ذرا اچار لاؤ۔

راوی۔ اب تو بڑی خاطرین ہونے لگین۔

ممن۔ حضور بڑے خوش خور ہین واللہ۔ کیا پلاؤ پکا ہی خدا گواہ ہی اور تلی اردیون نے تو وہ مزہ دیا ہی کہ زبان ہی جانتی ہی۔

بشیر۔ بھئی اب کھانا بھی انسان اچھا نہ کھلائے تو پھر لطف زندگی ہی کیا خاک مجھے تین شوق ہین۔ کھانا اچھا ہو

کپڑا اچھا ہو۔ اور مکان خوب سجا ہو۔ بس۔

راوی۔ اب باقی کیا رہگیا۔ مکان۔ لباس۔ غذا۔

ممن۔ حضور ایک روز غلام ہرے کریلے حضور کو کھلائے گا اپنے ہاتھ سے پکاؤنگا۔ بالکل نئی ترکیب سے۔

بشیر۔ کل ہی سہی۔ کل کسی وقت پکاؤ۔

ممن۔ مگر ایک شرط ہی حضور۔ ہان یہ ضرور ہی۔

بشیر۔ وہ کیا بھئی۔ نکاح کی سی شرطین ہین۔

ممن۔ ترکیب غلام کسی کو نہ بتائے گا خداوند۔

بشیر۔ بھئی ـــــ اچھا پکاؤ تو تم۔

ممن۔ تو کوئی تین سیر کریلے منگوا رکھیے۔

بشیر۔ دیکھو جی۔ رونے سے کہدو کہ کل تین سیر عمدہ عمدہ ہرے ہرے کریلے منڈی سے صبح کو لیتا آئے۔

ممن۔ اور حضور کاہی کے پرندے منگوائیے گا۔ ایک چیز ملا کر قیمہ کرلونگا اور دو سیر دہی منگوائیے گا۔ چُکّا۔

بشیر۔ مین نے سُنا کلان کوٹھی مین بھی بڑے اہتمام سے کھانا پکا تھا۔

ممن۔ حضور کو خوب خبر پہونچ جاتی ہی۔

بشیر۔ اور گھر سے باہر نکلتا نہین۔ خوبی یہ ہی۔

ممن۔ حضور رات کو اُس روز پھر گاڑی پر سوار ہو کر اور مجذوبہ کو بٹھا کر شاہ مینا کی درگاہ گئے۔ وہان قوالی ہوائی بڑی دل لگیان رہین۔ جو مجذوبہ نے حکم دیا وہ نوابصاحب بجا لائے۔ اور اب تک وہی حال ہی۔ حکم دیا سب کے سب دریا مین پیرو۔ سب لنگیان باندھ باندھ کے کود پڑے اور بڑی دیر تک پیرا کیے۔ جب سامان آیا تو پھر باہر آنا پڑا۔

بشیر۔ سامان کاہیکا۔ کھانے پینے کا۔

ممن۔ حضور پر کوئی بات چھپی ہی سرکار۔

بشیر۔ مین واقعی ابھی تک نہین سمجھا واللہ۔

ممن۔ حضور کے فرمانے کی بات ہی بھلا۔

بشیر۔ مین صحیح عرض کرتا ہون میان ممن صاحب۔

ممن۔ اچھا پھر اب اسکو ڈھکا ہی رہنے دیجیے۔ اب یہ بات ڈھکی ہی رہے تو بہتر ہی۔ کیا ضرور ہی پردہ کیکا فاش کرنا۔

بشیر۔ کیا کچھ شغل ہوتا ہی۔ ہان یہ بھی ہی۔

ممن۔ حضور کو کیا نہین معلوم تھا۔ تعجب ہی۔

بشیر۔ کیا آپ بھی شریک صحبت ہین سچ کہنا۔

ممن۔ نہین حضور استغفر اللہ! کیا مجال!!!۔

جب میان ممن کھانا کھا چکے تو نواب بشیر الدولہ نے کہا بھئی یہ پلیٹین علیحدہ رکھو۔ ہمارے دسترخوان پر اب یہ نہ آنے پائین بلکہ صاحب لوگون کے برتنون مین رکھوا دو آپ بُرا نہ مانیے گا میان ممن صاحب مجھے اسکے نام سے نفرت ہی اور یہ بھی مجھے یقین ہوگیا ہی کہ آپ خود شریک صحبت ہین۔ اسمین تو کوئی شک ہو ہی نہین سکتا۔ افسوس کا مقام ہی واللہ۔ اس کمبخت نے دین بھی ہاتھ سے دیدیا۔ کب سے پینے لگا۔ ہم جانتے ہین رونق جنگ اور جھمٹن صاحب اور آغا صاحب بھی شریک ہوتے ہونگے۔

ممن۔ حضور ایک دن سرکار کو چڑھ گئی ذرا زیادہ تو سبکو زبردستی پلادی۔ مہراج بلی تک کو اپنی صراحی کا پانی ملا کر زبردستی پلادی۔

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ بیگم نے ہمارے ساتھ بدی کی ہی۔ تو سہی کہ گھر بھر نہ بلٹوا دون۔ ہمنے یہ نیکی کی کہ اُنکے ساتھ کلکتہ سے یہان آئے اسقدر زحمت اُٹھائی

اور انکا ساتھ دیا۔ اور اس احسان کا اُنھون نے یہ معاوضہ
کیا۔ کیا زمانہ ہی۔ مگر مین بھی وہ گپتی ماردونگا کہ عمر بھر یاد رہے
مجھسے آدمی کے منھ چڑھنا اور منھ لگنا کیا دل لگی ہی کچھ۔ جتنا
نیچے اُتنا اوپر۔ کسی شی مین بند نہین۔
ممن۔ حضور وہ خود بھی پیرتی ہین اور اچھا پیرتی ہین
اور بنتی تو ایسا ہین کہ کوئی کیا بنے گا۔

بشیر الدولہ کے راز دان اور مشیر اس امر خاص مین
دو اور بزرگوار تھے۔ ایک منشی وفا صاحب۔ دوسرے
اُنکے لڑکپن کے دوست فقیر بخش حجام۔ ان دونون کو بھی
آپ نے ممن کے سامنے طلب کیا۔

بشیر۔ میان ممن ان دونون صاحبون سے بھی ملو۔
ممن۔ (نائی کی طرف اشارہ کرکے) ان صاحب کو تو مین
پہچانتا ہون مگر (وفا کیطرف اشارہ کرکے) ان صاحب
سے ناواقف ہون۔
بشیر۔ آپ میرے دوست منشی وفا صاحب ہین۔
وفا۔ اب تو ہم اور آپ ایک ہی فرض ادا کرنے
کے لیے مقرر ہین۔
ممن۔ خدا راس لائے۔
وفا۔ آمین۔ انشاء اللہ۔ مار لیا ہی۔
ممن۔ چال تو خوب سوجھی ہی۔
وفا۔ اجی پٹ ہی نہین پڑ سکتی ہی۔
ممن۔ مگر نواب صاحب کو بھی کیا سوجھتی ہی۔ ع

جو بات کی خدا قسم لاجواب کی

نائی۔ حضور رئیس ہین۔ رئیسون کے یہان پیدا ہوے
ہین۔ کہ باتین ہر کوئی مکالبہ نہین کر سکتا ہی کوئی ہاکھیون
اُسے گنے کھا سکتا ہی۔ کوئی کیا کھائیگا۔ شیرون کے شیر
ہی ہوتے ہین حضور۔
ممن۔ ای کیون نہین۔ ہمارے حضور کو جب سوجھتی ہی
چھ مہینے آگے کی۔

بشیر الدولہ نے ممن کو یہ پٹی پڑھائی کہ مجذوبہ کو
سمجھا دو کہ اب دو ایک روز ذرا نواب صاحب سے
کھنچی رہین پھر اُنکی بیقراری دیکھیے۔ قدمون پر ٹوپی نہ رکھ دین
تو ہمارا ذمہ ہی۔ وہ تو قمرن کی دُھن لگی ہی۔ اور مجذوبہ خود
بھی بڑی خوبصورت عورت ہی سُرخ و سفید گوری چٹی کم سن اور
چابکی و چستی اور کید و فریب مین برق۔ اسکو کوئی جھانسا کیا دیسکتا ہی۔
ممن۔ جہان پر چوک جاتے تھے وہان یہ سبق دیتی تھی۔
ہان داروغہ کی رائے اور فقرون اور کید کی باتون کو
البتہ مجذوبہ بھی مانتی تھی۔
بشیر۔ ایسا کرو کہ مجذوبہ اُنکے گھر پڑ جائے۔
ممن۔ خداوندا ایسا ہی ہوگا۔ دیکھتے جائیے۔
بشیر۔ سونے کی اینٹون کی دیوار چڑھوا لو مگر ہاتھ پانون
بچائے ہوے۔ آنٹھون گانٹھ کمیت۔

اتنے مین محمد عسکری کے ہان سے آدمی آیا ممن نے
کہا نواب صاحب کا رقعہ آتا ہی مین چھپ رہتا ہون یہ کہکر
ممن کمرے مین چلا گیا۔ اور روّنے نے سلام کرکے خط دیا۔
مائی ڈیر بشیر۔ یار عجیب آدمی ہو۔ بھائی جان آنکھین دیکھنے کو
ترس گئین۔ از براے خدا آؤ اور ہمپر احسان کرو بھئی عجب طرح
کے آدمی ہو واللہ۔ ارے ظالم کبھی تو یارون کی صحبت مین
بیٹھا کر آغا صاحب تمکو یاد کر رہے ہین۔ (تمھارا بھائی عسکری)
از جانب آغا محمد اطہر کورنش۔

چکمہ کارگر ہوا

آج نواب گردون قباب محمد عسکری صاحب پھر مع
میان حمن ومنشی اختر وداروغہ صاحب مجذوبہ کی خدمت
کثیر الرافت مین حاضر ہوئے تو اُس روز کی نسبت انکو
زیادہ تر جلال مین پایا اور اُس جلال نے اُنکے جمال کو
بھی دوچند کر دیا تھا۔ چہرہ اُس روز کی نسبت زیادہ چمکتا دمکتا
تھا اور اگر نواب صاحب پر رعب غالب نہ آیا ہوتا تو وہ معاً سمجھ جاتے
کہ پوڈر لگا کر مُنھ دھویا ہی۔ بال آج کمر کے کہین نیچے لٹکے ہوے
تھے اور سر کے سوا دوسرے شخص کو ہرگز محسوس نہین ہو سکتا
تھا۔ کہ مصنوعی بال ہین سُرمے کے دنبالے نے بھی جوبن کی
آگ کو بھڑکا دیا تھا اور مصنوعی تل جو رخسار تابان پر سُرمے
سے بنایا تھا وہ واقعی اس مصرعے کا مصداق تھا۔ ع

ملکِ فرنگ مین حبشی کو توال ہی

کلان کوٹھی کے اندر یہ لوگ نہین جانے پائے
تھے کہ مجذوبہ کے زور زور چلّانے کی آواز آئی۔ پائین
فرش یا لب فرش یا بالین پر۔ ہان! حمن نے کہا حضور
آج مزاج کی شوریدگی زیادہ معلوم ہوتی ہی کہ اتنے مین
آواز آئی۔ چُوکی بھرا ہوتا۔ کالا پانی ہوتا۔ آغا پر پچاس جرمانہ
ہوتے۔ ہند دپر تیس۔ چھیٹن دس دن کی چھٹی پاتا فضیحت
ہوتے فضیحت۔ بڑا ہی فضیحتا ہوتا۔ مگر۔ ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

نواب صاحب نے حمن کو حکم دیا کہ پہلے تم جاکے اطلاع
دو کہ نواب صاحب حاضر ہوئے ہین اور سلام کی اجازت
چاہتے ہین۔ حمن کو دیکھتے ہی مجذوبہ نے للکارا۔ کیا ہی
ارے کیا ہی۔ یہان کیا کام ہی۔ یہان کچھ کام نہین ہی
یہ راستہ عام نہین۔ دریا دریا جاؤ۔ پھوٹ کھاؤ۔ قمرن کو
پرسون بلائینگے مگر دور سے دکھائینگے اور مینھ برسے جھما جھم
حمن نے عرض کیا حضور نواب صاحب حاضر ہوئے ہین
اگر حکم ہو سرکار کا تو سلام کو حاضر ہون۔ بڑے زور سے
قہقہہ لگایا اور کہا وہی نواب جو ہمکو حاجی عبدالرحمن کے
مزار پر لیگیا تھا۔ وہ نواب جس نے ہمین پلاؤ کھلایا تھا اچھا
نواب ہی مگر ہمارے جھونپڑے مین نواب بنکے نہ آئے
ہمارے پاس جب آئے تو دوست بنکر آئے۔ فقیرون کا
دوست بنکر آئے تو ہمارے سر آنکھون پر آئے آئے۔
حمن نے دور سے نواب صاحب کو اشارہ کیا۔ نوابصاحب
آگے آگے اور داروغہ اور اختر پیچھے پیچھے آئے نوابصاحب نے
جھک کر آداب عرض کیا۔ کہا زندہ باش حاجی عبدالرحمٰن کے
مزار پر آج بھی چلیگا۔ نواب نے کہا۔ ضرور۔ مگر اُس دن تو
شاہ مینا صاحب کے مزار پر گئے تھے کہا نہین نہین حاجی عبدالرحمٰن
کے مزار پر جو ٹکیت راے کے تالاب کے پاس ہی۔ ہان! ۔
ہان! انکا تکیہ کلام تھا۔ مگر ہان کا لفظ اس طرح بڑھاکر اور
گردن ہلاکر ادا کرتی تھین کہ اور بھی بھولے پن کی تصویر کھنچ
جاتی تھی۔ نوابصاحب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بکنے لگین۔
دیکھو نا۔ پتون کو دیکھو کہ انکی جو بدلی ہوئی تو کیا ہوا ہرے بدل
گئے زرد آئے۔ زرد بدل گئے سبز آئے سبز بدلے کاہی آئے۔
یہ کہکر مجذوبہ کوٹھری کے اندر چلی گئی۔ نواب صاحب نے
حمن سے پوچھا کہ یہ ہرے اور زرد اور کاہی سے کیا مراد ہی اور
اُسدن تو ہمکو یاد آتا ہی کہ شاہ مینا صاحب کی درگاہ گئے تھے
یہ کہتی ہین کہ حاجی عبدالرحمن کے مزار پر گئے تھے حمن نے
جواب دیا۔ خداوند۔ مجذوب کی بڑ کے یہی معنی ہین۔ خدا جانے

اسوقت کس رنگ مین ہین۔اور وہ کیا کہتی ہین ہم لوگ کیا سمجھتے ہین۔اختر بولا پیرو مرشد اس ہرے اور زرد اور سبز اور کاہی پتون کی بدلی سے خزان اور بہار مراد ہی فصل بہار مین پتے ہرے ہوجاتے ہین۔خزان مین زرد۔سوکھے درخت کے پتے کاہی ہوتے ہین۔کسی کے سبز کسی کے زرد۔

نواب صاحب دل مین سوچے کہ واقعی یہ مجذوبہ باکمال عورت ہی اسکے کمال مین شک نہین اُسکی باتین انکو بہت پسند آئین۔اور اس بھولے پن سے مجذوبہ باتین کرتی تھین کہ واقعی ہر صاحب مذاق وجد کرتا اور لطف یہ کہ بھولے پن کے ساتھ شوخی بھی غضب کی تھی۔صباحت کے ساتھ ملاحت اور شوخی کے ساتھ نمکینی کیون نہ ستم ڈھائے۔اتنے مین مجذوبہ کوٹھری کے باہر آئین تو ایک فہرست ہاتھ مین۔نوابصاحب نے پوچھا یہ کاغذ کیسا ہی۔کہا یہ فہرست ہی۔نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر فہرست لی اور پڑھی۔

فہرست چندے کی جو واسطے کسی مخفی کام کے اُن لوگون کو دیا جائیگا کہ مختلف شہرون کے قطب ہین۔

قطب شہر آگرہ عـــہ قطب لکھیم پور عام
مجذوبۂ لکھنؤ للعـــہ ہندو فقیر تبت۔ عـــہ
مجذوب ریاض پور الـــہ مجذوبۂ گرواس پور۔ عام

نواب صاحب اسکا مطلب نہین سمجھے۔اور حق یون ہی کہ ہماری سمجھ مین بھی اسکا مطلب اچھی طرح سے نہین آیا۔

نواب۔ممن ذرا ادھر آؤ۔یہ کیا شی ہی۔

ممن۔حضور غلام نہین سمجھا اختر کو دکھائیے۔

نواب۔منشی اختر صاحب ذرا یہ فہرست تو پڑھیے۔

اختر نے یہ کاغذ پڑھکر اور پنسل سے ایک کاغذ پر اسکا جواب لکھکر نواب کو دے دیا۔

حضور عالم یہ فہرست چندے کی ہی۔جب کبھی کوئی مجذوب کسی سے خوش ہوتا ہی تو اُسکو یہ فہرست دکھاتا ہی آپ ضرور اسمین چندہ دیجئے۔لاکھون روپیہ خرچ کرنے سے جو بات حاصل نہوتی وہ آپ کو گھر بیٹھے حاصل ہوتی جاتی ہی تھوڑے سے روپیے کا خرچ ہی اور مطلب حاصل حضور قسمت کے دھنی ہین۔اللھم زد فزد۔

مجذوبہ پھر کوٹھری مین چلی گئی اور دروازے زور سے بند کر لیے۔نواب صاحب نے جو موقع پایا تو تخلیے مین ممن اور داروغہ اور اختر سے مشورہ کیا اختر نے جو پٹی پڑھائی تھی وہی داروغہ نے بھی پڑھائی کہی بدی تو تھی ہی ملی بھگت ممن جان بوجھ کے لاعلمی ظاہر کرتا تھا تاکہ اس ملی بھگت کی چھالکھ بھی نواب صاحب نہ پائین ہمنے آج تک نہین سُنا کہ مجذوب اور تبت کے ہندو فقیرون کے لیے مخفی کامون کے واسطے چندہ دیا جائے۔اِن لوگون نے اچھی اُپچ کی لی نواب صاحب نے دریافت کیا کہ آخر اب کیا کیا جائے اور کیونکر چندہ دیا جائے تو اختر نے جواب دیا۔

ایک کام کیجئے۔مجذوبۂ لکھنؤ یعنی یہی مسماۃ اِنکے نام پر تو دو ہزار لکھیے۔اور پانچ اور ہین انمین لکھیم پور کے قطب یا گُرداس پور کی مجذوبہ کے نام دو سو لکھ دیجئے چھٹی ہوئی۔نواب صاحب کو تو یہ پٹی پڑھائی ہی گئی تھی کہ جس سے مجذوب لوگ خوش ہوتے ہین اور جسکا بھلا کرنا چاہتے ہین اُسکو یہ فہرست دکھاتے ہین۔بے سوچے سمجھے فوراً پنسل لی اور مجذوبہ کے نام پر دو ہزار لکھ دیے۔مگر اب رقم تو یاد تھی نہین دو ہزار لفظون مین لکھے اور قطب لکھیم پور کے نام ۲ سو یون لکھے

ممن - کیا سیر چشم رئیس ہین تعریف محال ہی -
اختر - بھائی جان - خدمت ہی سے عظمت بھی ہی -
ممن - کیا شک ہی خدمت کرو اور عظمت پاؤ -
داروغہ - اب قمرن اسی ہفتے مین زیب آغوش ہو تو سہی -
ہمارا دل گواہی دیتا ہی -
نواب - مگر مجذوبہ کا دل لیے ہوئے بگڑنے نہ پائین -
کہ پھر کیا کرایا کھیل سب مٹیا میل ہو جائے -
ممن - کیا مجال خداوند - دیکھتے تو جاییے -
اختر - حضور جانین لڑی ہوئی ہین پیر و مرشد -
داروغہ - اچھا دیکھیے تو اس اٹھوارے مین کیا ہوتا ہی
بس دیکھتے ہی جائیے انشاء اللہ تعالے -
نواب - اچھا ایک ہفتے تک ہم نہ بولینگے -
اختر - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی حضور -
نواب - بس کہدیا نا - ایک اٹھوارے تک کی آزمائش ہی
آٹھ دن کچھ بہت نہین ہوتے - اور پھر ایسے کام کے لیے
معاذ اللہ - آٹھ دن کی تو کیا حقیقت ہی لوگ تو عمر اسی مین
صرف کر دیتے ہین -
اختر - اور پھر بھی شاہد مراد سے ہم آغوشی نہین نصیب
ہوتی - لیلی اور مجنون کو دیکھیے - فرہاد اور شیرین کا حال
عیان ہی - عذرا اور وامق کی سرگذشت مشہور دیار و امصار
ہی - شمع و پروانے ہی کو دیکھیے - ع

کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

داروغہ - کیا خوب مثالین دی ہین منشی اختر صاحب -
اختر - تسلیم - یہ سب بزرگون کی صحبت کا اثر ہی -
ممن - بڑے خوش بیان آدمی ہین منشی اختر صاحب
داروغہ - ایسے ہین کہ کسی اور دربار مین کم ہونگے -
نواب - کم ہونگے - یون کہیے کہ اب کسی رئیس کے ہان
انکا جواب دینے والا نہین ہی -

مجذوبہ نے کوٹھری کا دروازہ کھولا تو ممن نے لپک کر
فہرست واپس دی اور بادب عرض کیا کہ دہ ہزار حضور کے
نام اور دو سو لکھیم پور کی مجذوبہ کے نام نوابصاحب نے لکھے ہین
کہا بلاؤ - نواب صاحب دوڑتے ہوئے خوش خوش گئے
تو اپنے قریب بٹھایا - اور پیٹھ ٹھونکی اور کہا شاباش - اسکے
بعد ایک روٹی کو پانی سے تر کیا اور پیش کر کے کہا کھاییے -
نواب - واہ چپڑی اور دو دو (کھالی)
مجذوبہ - کیسی ہی کیسی ہی -
نواب - نعمت عظمی -
ممن - یہ کھانا ہر ایک کو نصیب نہین ہوتا -
اختر - حق ہی جسپر مہر ہو جائے -
ممن - جسپر مہر ہو جائے اُسکا ستارہ چمک جائے -

اختر نے دور ہی سے کہا حضور یہ تنہا خوری اچھی نہین
ہم لوگ بھی امیدوار ہین ایک ایک ٹکڑا ہمکو بھی ملجاتے
نواب صاحب نے کہا ابھی مین تو کھا گیا پہلے سے کیون
نہ کہا - اُنھون نے کہا حضور کو خود ہمارا خیال چاہیے تھا
نہ کہ ہم عرض کرین اور پھر لے بھلا ابھی کیا خوبی ہی - خیر حضور
کا بھلا تو ہم سب کا بھلا ہم لوگ تو حضور کی ترقی دولت اور
ازدیاد عمر کے دعاگو ہین - خدا حضور کو مدارج اعلی پر پہونچائے
ہمارے لیے یہی دولت ہی اس سے زیادہ اور کیا ہوگا -

نواب صاحب اسقدر خوش تھے کہ گویا لاکھو کھا روپیہ
اُنکو ملگیا - جامے مین پھولے نہین سماتے تھے کہ اب

شاید آرزو سے ہم آغوش ہونگے بی قمرن کی جدائی کے
دن اب ختم ہو گئے ابکی سات پردون مین رکھون تو سہی
دم بھر پاس سے نہ ہٹنے دون۔ ابی اغلانی مغلانی چھوچھو ماما
ایک کو نہ پھٹکنے دون۔ بلکہ اگر مراد بر آئی تو سیدھا نینی تال
لے اُڑونگا۔ اور وہان جاکے دند ناؤنگا کہان کا جھگڑا۔
اس جھنجھٹ سے تو چھٹکارا ملے گا۔ یہ کیا تھوڑا ہی۔ ہم
اسی کو ہزار غنیمت سمجھتے ہین۔ بشیر الدولہ کی کارستانی
تو وہان نہین چلنے پائیگی۔ کدرا کا تو خوف نہین رہیگا۔
بیگم تو باتین نہین سنائینگی۔ سالی تو طعنے نہین دینگی
رونق جنگ تو ادھر کی اُدھر نہ لگائینگے۔ ان سب باتون سے
تو بچونگا۔ اور پھر پہاڑ کا قیام۔ آب و ہوا فرحناک
تندرستی اور صحت کے لیے اکسیر اعظم۔ نیم جان جاکے
از سر نو زندگی پاتے ہین دو چار چیدہ چیدہ احباب ہونگے
اور ہم ہونگے۔ لطف زندگی ہی اور یہ ہی۔ یہان دھوپ اور
لون کے تھپیڑے اور گرمی اور احتباس سے جان پر بنی
ہوئی ہی لاکھ خس کی ٹٹی اور برف کا پانی ہو وہ بات کہان
وہ قدرتی بہار اور خنکی کجا۔

نواب۔ تمن یار چلو نینی تال۔

ثمن۔ حضور غلام کو کیا عذر ہی۔

اختر۔ حضور ابکی عزم بالجزم فرمائیے۔

نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا اگر ہماری مربی اور
مہربان ہو تو ہمسے یہ وعدہ کرو کہ کونسے روز قمرن کی اور ہماری
ملاقات ہوگی۔ ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ اگر صحیح بتادو تو ہم تمھاری
دعوت کرین۔ گو ہم غریب آدمی ہین مگر خیر دال دلیا ہی سہی
اور کچھ نہین تو ہماری خاطر ہی سہی۔ بادشاہ کیا فقیرون کے

ہان نہین جاتے۔

مجذوبہ۔ تو فقیر کون ہی جی۔ ہم کہ تم۔ بتاؤ صاحب۔

نواب۔ فقیر ہم۔ تم تو بادشاہون کی بادشاہ ہو۔

مجذوبہ۔ چل جھوٹے سب جھوٹ جھوٹ کہتا ہی۔

نواب۔ ہم تمھارے غرضمند ہین کہ تم کو ہماری غرض ہی۔

مجذوبہ۔ ہمکو تمھاری غرض ہی۔ (زور سے قہقہہ لگاکر)۔

نواب۔ تمکو غرض ہوتی تو تم دوڑی آتین کہ ہم۔

مجذوبہ۔ تم ہمین گھورنے آتے ہو۔ (زور سے ہنسکر)۔

نواب۔ (ہنسکر) ہنسوڑ بھی ہین۔ پرلے سرے کی۔

داروغہ۔ حضور کو خدا نے ایسا ہی رئیس کیا ہی کہ اِن ایسی
پاکدامن عورت سے حضور ہنسین بولین۔

مجذوبہ۔ چل الگ ہٹ۔ اور بنیے گا۔ ای واہ ہی۔

نواب۔ بڑی دیر سے (ہان) نہین کیا یہ کیا۔

مجذوبہ۔ ناز و ادا قمرن۔ کون کون۔ قمرن!۔

نواب۔ دلواؤ تو جانین۔ ہان دلواؤ تو بھلا۔

مجذوبہ۔ اچھا کل آ۔ کل دیکھ لے۔ مگر دور دور سے۔

نواب۔ کوس بھر سے سہی مگر دیکھ سکونگا۔

مجذوبہ۔ ہان ہان۔ ہان ہان۔ کل حاضر ہونا۔

نواب۔ تو کل پھر حاضر ہون ضرور۔ بولیے۔

مجذوبہ۔ ضرور حاضر ہو۔ ضرور حاضر ہو۔

نواب۔ ہزار کام چھوڑ کے آؤن اور ہیچ کھیت آؤن
مگر میرا کام تو نکلے کسی طرح۔ مین تو درم ناخریدہ غلام ہو جاؤنگا
عمر بھر کو مول لے لوگی۔ چیلا تمھارا ہو جاؤن مگر شرط یہی ہی
کہ تم قمرن کو مجھے دکھا دو۔ اور چاہے جو ہو وہ ہو قمرن کی
ایک جھلکی دیکھ لون اور بس اور جو اتنا بھی نہوا تو ہماری بدقسمتی۔

مجذوبہ - بہت ہی محظوظ ہوئے - بڑے خوش - جامے مین نہین سماتے - اب کیا ہی قمرن کو دیکھ - نازو کو دیکھ - ہکو دیکھ - مجھکو دیکھ - مجذوبہ کو دیکھ - انھین آنکھون سے سب کچھ دیکھ - اور اُچھل کو دپھاند -

پھولے پھولے پھرت ہین کہ آج ہمارو بیاؤ
تلنٹی گاے بجاے کے دیت کاٹھ مین پاؤ

اسکو مجذوبہ نے کئی بار بآواز بلند اس دُھن مین گایا کہ نواب صاحب کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے - بے اختیار رو دیے - اُسنے جو دیکھا کہ یہ وجد کر رہے ہین تو اور بھی زور زور ٹھہر اُٹھہر اکر گانا شروع کیا اُنکے دیکھا دیکھی میان ممن بھی جھوٹ موٹ آنسو پونچھنے لگے - اور دو ایک بار رومال بھی آنکھون کے پاس لیگئے -

نواب - ہاے مار ڈالا - کیا پیاری آواز ہی -

ممن - حضور آواز نہین جادو ہی - واللہ -

داروغہ - جادو کی کیا حقیقت ہی اسکے سامنے -

اختر - حضور مین تو وجد کی حالت من ہون - ع

وجد ہی روح کو نغمہ ہی کہ جادو ہی یہ

خدا جانے یہ کیا ہی سمجھ مین نہین آتا کہ نغمہ ہی یا سحر یا جادو - نواب صاحب نے تین روز تک مجذوبہ ہی کے ہان پڑاؤ ڈال دیا اور اسطرح سے معتقد ہوگئے کہ معاذ اللہ انکو یہانتک یقین ہوگیا کہ مجذوبہ چاہے تو مینھ برسادے اور مجذوبہ چاہے تو دھوپ کی چاندنی کر دکھائے اور چاندنی سے دھوپ مبدل ہوجائے مردے تک کو مجذوبہ زندہ کردے وجہ یہ کہ ایک شخص نے مجذوبہ سے آنکر کہا کہ میرا باپ جان بلب ہی ڈاکٹرون اور طبیبون تک نے جواب دے دیا اور صاف صاف کہدیا کہ اب یہ نہ بچینگے - گو آدمی سن مین گر باپ ہین - بزرگون کا دم ہزار غنیمت ہی - ذرا آپ چلی چلین تو بڑا احسان ہو - مجذوبہ نے بڑ مین کہا - اچھا بُرا کیا - کیسا اچھا کیسا بُرا - سب یکسان ہی - اچھا ہوجائیگا تو سانپ کاٹیگا جب آنا - ابھی تو وہ اب اچھا ہی - جا سانپ کاٹے تو آ - جب سانپ کاٹے تو آ - ہان ! بس اب جا -

وہ چلا گیا اور دوسرے دن پھر دوڑا آیا - اور ایک چار پائی پر اپنے بوڑھے باپ کو بھی لاد کر لایا - اور روتے ہوے کہا کہ حضور اب ہماری عزت آپ کے ہاتھ ہی - جو آپ نے کہا وہی ہوا - کل مین یہان سے جو گیا تو - کہان تو ہلا نہین جاتا تھا - کہان دیکھتا ہون کہ ٹہل رہے ہین - ع

شان ہی اُسکی کبریائی کی

مگر آج کھانے بیٹھے تھے کہ ایک دفعہ ہی چلا کے کہا - ارے مجھے کسی نے کاٹا - بس اتنا کہنا تھا کہ گر پڑے اور میرے گھر کے لوگون نے معاً دیکھا کہ ایک کالا سانپ لہراتا ہوا بل کی طرف جاتا ہی - اب حضور ہی کا سہارا ہی - مین (قدمون پر گر کر) غلام ہون آپ کا -

مجذوبہ نے پہلے تو شنوائی نہ کی - بعد اسکے چارپائی کے قریب گئی اور کہا - ارے اسکو بچھو کے بڑے بھائی نے کاٹا ہی - رسّی - رسّی - رسّی - ارے سانپ سونگھ گیا اچھا ایک غزل سُن - ایک غزل سناؤن - عمدہ غزل ہی - ہان ! ارے دل لگا کے سُن -

مجذوبہ نے لہرا لہرا کر اشعار گانے شروع کیے مار گزیدہ جو چارپائی پر پڑا ہوا تھا ذرا ہلا لوگون نے جو یہ تماشا دیکھنے کے لیے جوق جوق جمع ہوگئے تھے غل مچانا شروع کیا -

وہ زندہ ہوگیا وہ زندہ ہوگیا۔

ایک دن مجذوبہ نے نواب صاحب کے زانو پر سر رکھدیا اور کہا نواب ہمارے سر کی جوئین دیکھو۔ نواب صاحب اس درجہ مسرور و محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا۔ ممن نے مسکرا کر کہا (اور آپ کے سر مین جوئین بھی ہین) نوابصاحب نے جوئین ڈھونڈھنی شروع کین۔ وہان جوئین کہان۔ بالون مین حنا کا سولہ روپی سیر والا تیل پڑا ہوا عطر مین بسی ہوئی۔ اختر نے حسب حال یہ شعر پڑھا۔ ع

رات اُسکی ہی دماغ اُسکا ہی زلفین اُسکی ہین
زلف تیری جسکے شانے پر پریشان ہوگئی

نواب۔ بھئی واللہ برجستہ کہا ہی۔ بڑے ذکی آدمی ہو۔ اور حسب حال کہا ہی جی خوش ہوگیا۔

راوی۔ شعر تو یہ غالب دہلوی کا ہی۔ ان حضرت نے ایک لفظ بدل کے پڑھ دیا تو نواب صاحب سمجھے کہ اسی کا شعر ہی اور یہ بھی چپکے ہو رہے۔

نواب۔ واللہ اسوقت جی خوش ہوگیا۔ داروغہ۔

داروغہ۔ پیرومرشد جو ارشاد ہو غلام بجا لائے۔

نواب۔ دیکھو۔ میان اختر کو ہمنے خلعت دیا ایک رومال شالی سوزنکار اور ایک تھان گلبدن کا اور پچاس اشرفیان یہ ابھی ابھی انکو دو۔

اختر۔ (آداب بجالاکر) حق تعالے سلامت رکھے۔

ممن۔ یہ رئیس ہین اور سب برائے نام رئیس ہین۔ ریاست کا مقتضا یہی ہی۔ ای سبحان اللہ خداوند جواب نہین ہی۔ اب اس زمانے مین ہی کون بجز حضور کے۔

داروغہ۔ بھائی جان بقول شخصے پوتڑون کے رئیس ہین اور بلند حوصلہ۔

نواب۔ میان اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہی۔ ع

عشق نے غالب نکما کردیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

ہم اُنکے لڑکے ہین جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھون کا گذر محال تھا۔ یہ لوگ جواب دکڑیان اور چوکڑیان بھر کاتے پھرتے ہین یہ سب ہمارے آبا و اجداد کے ساختہ و پرداختہ ہین مگر اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہی بھائی صاحب ایک کونے مین دبکے پڑے ہوے ہین۔ خدا عزت رکھے یہی بڑا غنیمت ہی۔ ورنہ اب ہم مین اور ایک ادنی چمار مین کیا فرق ہی۔

ممن۔ پیرومرشد اب بھی حضور کے لیے وہی باتین ہین صاحب لوگون مین ایسا کون ہی جو حضور کو نہین جانتا کبروصاحب پولیس کا انسپکٹر حضور کا یار ہی۔ جارج صاحب ریل کے دفتر مین جو نوکر ہی وہ حضور کا دوست ہی۔ وہ گھوڑونکا ایک دلال بلوٹ صاحب حضور کا یارچہ ہی۔ حضور کو کون نہین جانتا۔ اُس روز جو سرکار نیلام مین گئے تھے مین کیا عرض کرون۔ حضور کے نمک کی قسم ۲ دو میمین بھی جو اُس طرح بیٹھی ہوئی تھین۔ ایک نے دوسری سے پوچھا یہ گورا گورا نواب کون ہی۔ اُسنے کہا۔ ول یہ بڑا مشہور آدمی ہی۔ نواب عسکری صولت جنگ بہادر۔

نواب۔ مین نے خیال نہین کیا تھا۔ وہ تھین کون۔

ممن۔ ای حضور تو اب یہ مجھے کیا معلوم ہی بھلا۔

نواب۔ اجی روپیہ دو پیہ تو ہی نہین پاس خالی خولی صورت ہی صورت ہی حضرت سلامت من۔

اختر۔ سرکار سب ہی کچھ ہی حضور کے پاس۔

نواب۔ بھائی جان زر عجب شی ہی۔ اندکے زر دار باش

اگر زر نہین ہی تو سناٹا ہی۔ قبلہ حاجات۔ انکے زردار باش
جناب بے زر کے معاملہ نہین چل سکتا۔ انگریزی مین ایک
مثل ہی کہ بے روپیہ کے گھوڑی بھی چل نہین سکتی۔

اب سنیئے کہ نواب صاحب اور مجذوبہ تو ایک ڈونگی مین
سوار ہوکر دریا کی سیر کرنے لگے۔ اور ادھر ممن اور اختر اور
داروغہ تخلیے مین اپنی اپنی کارستانیون اور کارگزاریون اور
نواب صاحب کی سادگی اور بشیر الدولہ کی چال اور جعل اور
جوڑ توڑ کی نسبت یون گفتگو کرتے تھے۔

ممن۔ بھئی یارو ن چار دن شانے چت۔

داروغہ۔ یار تم بھی گیگلے ہو۔ واللہ۔

ممن۔ اب تمھارے سے پیچ ہم کیا جانین۔

اختر۔ کشمیری پیچ مشہور ہین۔

ممن۔ مگر ہان انکی مار کھائین تو البتہ کچھ ہو رہین داروغہ
صاحب تو ہمارے اُستاد ہین۔

اختر۔ ہم سب کے اُستاد ہین۔

داروغہ۔ بھائی ہاتھ پانون بچاکے کام کرو۔ ایسا نہو کہ اور
کے لیئے کنوان کھودو اور خود اُسمین گر پڑو۔

اختر۔ مگر بلا کا آدمی ہی۔ بشیر الدولہ۔

داروغہ۔ عرض کردن۔ بشیر الدولہ کی خاصیت اور خلقت
مین داخل ہی کہ لوگون کو بھکادے۔ باپ کو بیٹے سے لڑوادیا
مان کو بیٹی سے۔ بہن کو بہن سے۔ میان کو بیوی سے۔
اور اس سے اُنکو یہ بھی مطلب نہین ہی کہ کچھ روپیہ ملے
یا بیگم صاحب کو جھانسا دے کے کچھ اینٹھین اسکا
ذکر ہی نہین مطلب تو یہ ہی کہ ان دونون مین لڑائی ہو
یا اگر لڑائی نہو تو صرف اتنا ہی ہو کہ انکی کارگزاری سے
قمرن رفو چکر ہو جائے اور لوگون مین مشہور ہو کہ نواب بشیر الدولہ
بہادر نے یہ کارگزاری کی۔ بس اور کوئی بات نہین۔

اختر۔ حضور یہ تو دن رات اسی فکر مین رہتے ہین کوئی گُل کھلے
یا کوئی فساد ہو ہو کچھ نہ کچھ ضرور۔ ع

فالی مت بیٹھ کچھ کیا کر

ممن۔ اگر انکی صحبت مین کچھ دن رہے تو ہم لوگ بھی برق
ہو جائینگے۔ آٹھون گانٹھ کمیت کہین پر چوکنے والے نہین
ہر مقام پر چوکس۔ سب باتون مین لیس۔

اختر۔ بھئی اسمین تو شک نہین کہ انکی صحبت مین درست
ہو جائینگے۔

ممن۔ مگر بشیر الدولہ بھی بڑا چالاک ہی۔

اختر۔ اُسکے چالاک ہونے مین کیا شک ہی۔

داروغہ۔ ان چالون کو تو دیکھو۔ ادھر قمرن کو اُسکے میکے
بھیجا۔ اُدھر نازو کو سطوت بہو کے ہان روانہ کیا مغلانی کو
چالاک پاکر جھپ سے نوکر رکھ لیا۔ پھر یون کا پتا نہین۔
سب کو تہ و بالا کر دیا۔ اور آناً فاناً مین چٹکی بجاتے۔ اب ادھر
مجذوبہ کو بھڑا دیا۔ وہ گردن ہلا کر اور غل مچا چا کر۔ ہان ہان
کہتی ہین کسی کی لڑکی کو چیچک کا حکم دے دیا۔ کسی کا بخار
اچھا کر دیا کبھی سانپ کے کاٹے کو اچھا کر دیا۔ ہر دم ایک
نیا شعبدہ سب سے بڑھکر دل لگی یہ ہوئی کہ ایک شخص جو پیرنا نہین
جانتا تھا وہ مجذوبہ کے حکم سے پیرنے لگا۔ اور سرکار کو یقین
بھی کیا جلد آ گیا کہ مجذوبہ کے کمال کا یہ اثر ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔

ممن۔ ارے یارو ذرا اور بال چیرا جائے تو لطف ہو۔
یہ کیا دو دو ہزار اور پانچ پانچ سو لیتے ہو۔

داروغہ۔ بھئی بے حلق کھائین تو سہی مگر ٹھنڈی کر کے

بہت جلدی نہ چاہیے -

اختر - بس یہی بات ہی -

ممن - ہان صحیح ہی اگر زیادہ طمع کی اور دھر لیسے گئے تو - عمر بھر کی روٹیان گئین - نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے -

اختر - بھئی حصہ رسدی سب کو برابر ملے -

داروغہ - تین حصے ہونگے دو ہمارے اور ایک مین ممن اور تم - ہم اپنے دو حصون مین سے اوپر والون اور کھندیتون کو دینگے - مثلاً اکیس سَو ملے - تو چودہ سو ہمارے اور سات سَو مین اختر - اور ممن - ساڑھے تین تین سَو - اور اُس چودہ سو مین سے ہم کھندیتون کو اُنکی حیثیت کے مطابق دینگے جو جسکے حصے مین آئے -

اختر - بھئی یہ تم زیادہ کیون لو -

ممن - کھندیتون کو بھی تو اُسی مین سے دینگے آخر - اور پھر کنجی تو سب کی انھین کے ہاتھ ہی - داروغہ ہین کہ نہین - اگر نہ چاہین تو ایک حبہ تو ملے نہین - آپ ہین کن خیالون مین جناب ! -

میان بیوی کی میٹھی میٹھی باتین

نواب صاحب محلسرا کی چھت پر اوس مین پلنگ پر بیٹھے ہوے حقہ پی رہے ہین - اور بیگم صاحب پلنگڑی پر بیٹھی اپنے ہاتھ سے گلوریان بنا رہی ہین - بیس مشکون سے چھت پر چھڑکاؤ ہوا تھا اور ہوا بھی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی تھی جو جھونکا آتا تھا روح کو تازگی بخشتا تھا - بڑی فرحت حاصل ہوتی تھی بیگم صاحب تو از بس محظوظ تھین کہ قمرن غائب غلہ ہو گئی اب ہم ہی ہم ہین - مگر نواب صاحب کو آج قمرن کی جدائی اسقدر شاق گذری کہ دوبارہ ٹھنڈی سانسین بھرین - اور دل مین بصد ہزار حسرت سوچنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا اسرار ہی - قمرن کو ان ظالمون نے کہان بھگا دیا - ہاے - مجھے کسی مصرف کا نہ رکھا - ادھر کا رہا نہ اُدھر کا - اِدھر مین نہ اُدھر مین یہ بلا کدھر مین - بیگم صاحب اِنسے باتین کرتی ہین تو یہ اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتے ہین - دل تو اور طرف مخاطب تھا - یہ طبیعت دار عورت تاڑ گئین کہ ۔ ؎

	پاتی ہون کچھ انتظار کے طور	
	رُخ میری طرف نظر کہین اور	

مگر چھیڑنا مناسب نہ سمجھین کہ مبادا دل کو ٹھیس لگے - یا یہ اسقدر جو لحاظ ہی وہ بھی جاتا رہے تو پھر بُری ٹھہرے گلوری بنا کر نواب صاحب کو دی اور کہا یہ آج تمھاری طبیعت کیسی ہی کچھ سُست سے معلوم ہوتے ہو - یہ کشتۂ عشق کیا کہین کہ کیون سُست ہین - کہا تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی ہم تو سُست نہین ہین - فضل الٰہی ہی یہ تمنے کاہے سے جانا کہ ہم سُست ہین -

بیگم صاحب تو خوب سمجھی ہوئی تھین کہ قمرن کا عشق چرّایا ہی اُسکی مفارقت حد سے زیادہ ناگوار ہی - مگر بات کو ٹال دیا - کہا اسوقت کچھ کھانے کو جی چاہتا ہی ! - کوئی شی منگواؤن - نواب صاحب کو غم کھانے سے فرصت کہان تھی کہ کھانا کھاتے - کہا نہین اب اسوقت بس حقہ ہی پینے کو جی چاہتا ہی - تمنے جو گلوری اسوقت دی تھی کتنی عمدہ گلوری تھی واللہ - پسینے آ گئے - دیکھ لو نا - مار کے پسینے آ گئے -

بیگم صاحب نے رومال سے پسینا پونچھا - اور ایک گلوری اور بنا کر دی -

نواب۔ بشیر الدولہ کو ہمنے بلوایا تھا۔ مگر وہ نہ آیا کمبخت
کیا معلوم ہمسے کیون خفا ہی۔
بیگم۔ وہ تو ماندے ہین۔ اُسدن زخمی ہوئے تھے نا۔
اب کیا حال ہی علاج کس کا ہوتا ہی۔
نواب۔ ایک جراح کا علاج ہوتا ہی۔ نامی آدمی ہی اور
دور تک مشہور ہی۔ اچھا علاج کرتا ہی۔ بہت جلد افاقہ
ہوگا۔ اب کچھ خوف کی بات نہین ہی۔
بشیر الدولہ کا نام سُنکر بیگم صاحب کو وہ کل باتین یاد
آگئین تو چہرے کا رنگ کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکا سبب
ظاہر ہی۔ پہلے تو نواب صاحب سے میٹھی میٹھی باتین ہورہی
تھین مگر اب اس تذکرے نے انکو بد دماغ کر دیا۔ لیکن
سنبھل گئین اور بڑا ضبط کیا۔
بیگم۔ ای اللہ جانتا ہی مٹیا برج چلو تو بڑا لطف حاصل ہو
مین کیا تمسے بیان کرون کہ کلکتہ کیسا شہر ہی۔ روے زمین پر
ایسا شہر نہوگا۔ چار پانچ روز مین برابر بند گاڑی مین چھپ چھپکے
گئی۔ بازار مین بھیڑ ہوتی ہی۔ اور آدمیون کا تو جنگل ہی۔ مگر
ایسی ایسی عمارتین بنی ہین کہ مین کیا کہون۔ ایک سے ایک
اعلی اور ایک سے ایک نفیس۔ جو عمارت ہی آسمان سے
باتین کرتی ہی اور روپیے کا تو وہان مُن برستا ہی مفلس تو کوئی
ہی ہی نہین۔ سب روپیے والے۔ اور جوڑیون اور گاڑیون
کی تو اسقدر افراط ہی کہ مین کیا کہون بازار مین جو ہماری گاڑی
نکلی تو کیا دیکھتی ہون کہ گاڑیون اور ٹرمیوی (ٹرموے)
اور پالکیون کا تانتا لگا ہی۔ پوچھا آج کیا ہی یہ۔ یہ اتنی گاڑیان
کہان جارہی ہین کھچا کھچ لدی ہوئی۔ تو بوا چاندنی نے کہا
بیوی یہ تو روز مرہ حال رہتا ہی یہان یہ کچھ نئی بات تھوڑا ہی ہی۔
آپ نئی نئی آئی ہین اس سے تعجب ہوتا ہی اور مٹیا برج کی
آب وہوا تو ساری دنیا سے عمدہ ہی ایسی ہوا تمام دنیا مین نہوگی۔
مٹیا برج کاہے کو بہشت کہنا چاہیے۔ نمونہ تو بہشت ہی کا ہی۔
نواب۔ (ہنسکر) تم اس طرح کہتی ہو جیسے سچ سچ دیکھ ہی
آئی ہو بہشت کو مگر انصاف سے درگذر نہ کرنا چاہیے۔ اسمین
شک نہین کہ ہو بہشت کی پری ہی۔ بلکہ پری سے بڑھکر
پری کی کیا اصل درحقیقت ہی پری سے بڑھکر ہو۔
بیگم۔ اب بہت بناؤ نہین۔
نواب۔ بنانے والے کو خدا غارت کرے۔
ب۔ تو ہم حور ہین اور تم کیا ہو۔
نواب۔ حور کے میان ہین اور کیا ہین۔
ب۔ آج بڑی عنایت ہی ہمارے حال پر۔
نواب۔ تمکو لوگ لڑواتے ہین خواہی نخواہی۔
ب۔ بس یہ تو تمھاری باتین ہین ہم کب ماننے لگے بھلا۔
یہ تو سب گپ ہی گپ ہی بس۔ اُس موئی قمرن کو اب تک
یاد کیے جاتے ہو۔ اور باتین بناتے ہو اوپر سے۔
نواب۔ مین تو کبھی اُسکا نام بھی نہین لیتا بیچاری کا۔
ب (تیکھی ہوکر) بیچاری یا موئی بدکارہ عورت۔ پاجی
ٹکے کی عورت۔ بیچاری! بیچاری! ہونھہ!!!۔
نواب۔ تمنے اُنکو وہی چار بار تو دیکھا ہی۔
ب۔ اخاہ اُنکو۔ اُسکو نہین کہتے۔ اُنکو بڑے بڑے
خطاب ملنے لگے موئی منہارن کو۔
نواب۔ (مسکراکر) خبردار موئی وئی نہ کہا کرو ہمارے
معشوق کو۔ یہ کون خراب بات ہی۔
ب۔ اونھہ۔ اونھہ! ہمارے معشوق کو!!!۔

نواب - ذرا زبان سنبھال کے بولا کرو (ہنستے ہوے) خبردار کہدیا ہی - بس اب ہوشیار رہو - ہان!

ب - (شوخی کے ساتھ) بہت خوب سرکار - کان پکڑے اب ایسی خطا نہ ہونے کی - مجھے کیا غرض پڑی ہی کہ موئی قمرن کو موئی قمرن کہون -

نواب - (قہقہہ لگاکر) کیا باتین ہین تمھاری بھی -

ب - اول تو وہ اشراف - مین بچاری غریبنی -

نواب - (ہنسکر) دیکھو توسہی - انصاف شرط ہی -

ب - وہ محلون مین رہنے والی - مین بچاری جھوپڑون مین اتنی بڑی ہوئی - تمھارے یہان آکے البتہ محلسرائین اور عظیم الشان عمارتین دیکھنے مین آئین -

نواب - اُنمین اور تجھ مین زمین آسمان کا فرق ہی -

گو ہنسی ہو رہی تھی اور نواب صاحب اور بیگم صاحب دونون کو معلوم تھا کہ مذاق ہی مذاق ہی مگر نواب صاحب نے جو قمرن کے لیے (اُن) اور بیگم صاحب کے لیے (تجھ) کا لفظ استعمال کیا تو یہ بگڑ گئین - حالانکہ نواب صاحب نے صرف چھیڑنے کے لیے کہا تھا - کہا اللہ جانتا ہی - ہم اُٹھ کے چلے جائینگے یہ کہکر کھڑی ہو گئین تو نواب صاحب نے اُٹھکر ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے پلنگ پر بٹھایا -

بیگم صاحب تو انکے دیکھنے کو ترستی تھین بات کرنے کو ترستی تھین آج جو نواب صاحب نے اسقدر محبت ظاہر کی تو انکی روح مسرور ہو گئی - نواب نادر جہان بیگم کی پاکدامنی واقعی قابل تعریف ہی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ انکی پاکدامنی کی قسم کھانی چاہیے -

نواب نادر جہان بیگم کا ستارہٗ اقبال آج بلند ہو گیا کہ نواب نامدار نے ایسا اسقدر اظہار محبت کیا تو بہت ہی خوش تھین کہ اب پالا مار لیا ہی - قمرن کا نواب صاحب نام بھی زبان پر نہین لاتے - جب نواب صاحب کسی ضرورت سے باہر کوٹھی مین گئے تو بیگم صاحب اور مغلانی مین یون گفتگو ہونے لگی -

مغلانی - حضور اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہی تو یون کرتا ہی -

بیگم - ای ہتّے پر نہ ٹوکو مغلانی -

مغلانی - حضور میرا تو جی خوش ہو گیا -

ب - کیون نہین جی خوش ہونے کی بات ہی ہی -

م - اب موئی قمرن کا ذکر بھی نہین کرتے -

ب - دیکھو جو اللہ کو اچھا کرنا ہوگا تو اچھا ہی ہوگا نہین تو کوئی اُس سے لڑ سکتا ہی - کیا مجال - اُسکی کریمی کے صدقے -

م - سرکار اُسکو کسی حالت مین نہ بھولنا چاہیے جو اُسکو بھولیگا وہ کہین کا نہ رہیگا -

ب - جب انسان اسقدر سمجھے بھی تو سمجھتا ہی تو نہین ہی جو یہ سمجھے تو ولی نہ ہو جائے - پھر انسان مین اور فرشتے مین کیا فرق رہے - کچھ بھی نہین - دونون ایک ہو جائین - یہ بہت مشکل بات ہی -

عورتین ضعیف الاعتقاد تو عموماً ہوتی ہی ہین - نواب نادر جہان بیگم نے اور کوششون کے علاوہ گنڈے تعویذ جادو ٹونے سے بھی نواب صاحب کو مسخر کرنا چاہا - بڑی بڑی فکرین کین سیکڑون منصوبے کیے - مگر گنڈا تعویذ اور جادو ٹونا تو بخیر نواب بشیر الدولہ بہادر کی ساعی جمیلہ نے البتہ وہ کام کیا کہ سحر سامری بھی اُسکے مقابل مین مات ہی بیگم صاحب کو اکثر اُنکی خادمہ عورتون نے دونون ہاتھون سے لوٹا

اور چونکہ دل سے لگی تھی کہ جس طرح ممکن ہو نواب صاحب کی تالیف قلوب کرین - لہذا جسنے جو مانگا اُسکو وہ دیا -

اِن دونون میان بیوی کی طبائع مختلف کا فرق پُر ظاہر ہی میان تو آج ناز و پر جان دینے لگے - کل قمرن پر لٹو ہو گئے پرسون مجذوبہ پر ڈورے ڈالنے لگے - اور بیوی کی یہ پاکدامنی کہ اُف تک نہین کرتی - جب رات ذرا بھیگی تو یون مکالمہ ہونے لگا -

بیگم - کیون نواب کبھی ہمارا بھی خیال آتا تھا سچ کہنا تمکو ہمارے سر کی قسم -

نواب - اچھا تم پہلے اپنی راے دو پھر ہم بتائینگے -

ب - یہ نہ ہونے کا - پہلے تم بتاؤ - پھر ہم -

نواب - ہمین بڑا قلق تھا کہ تم جاکے کلکتے میٹھ رہین -

ب - ہان اور دن بھر مین کی بار یاد کرتے تھے -

نواب - کوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو سو بار سے کم تو نہ یاد کرتا ہونگا -

ب - اخاہ جبھی یہ ہمکو بار بار ہچکیان آتی تھین -

نواب - ہان ہان - تمکو یقین آتا ہو یا نہ آتا ہو -

ب - کیون نہین امی جان ہمسے کہتی تھین کہ بٹیا جب کوئی چاہ سے کسی کو یاد کرتا ہی تو اُسکو ہچکیان ضرور آتی ہین -

نواب - تم تو بناتی ہو اور ہم دل سے کہتے ہین -

ب - کیون جی تم ہمکو پاگل ہی سمجھتے ہو کیا -

نواب - وہ تو ہم سمجھے ہی ہوے تھے کہ تمکو ہماری اس بات کا یقین نہ آئیگا بس وہی ہوا نا - ہمسے چاہے جسکی قسم لو - ہم دن بھر مین سو سو بار تمکو یاد کرتے تھے - مگر ہمین بڑا غصہ تھا کہ تم جاکے مٹیا برج مین بیٹھ رہین ہمنے بھی قسم کھالی تھی کہ ہم نہ بلوائینگے -

بیگم صاحب نے ہنسکر کہا - ان دونون باتون مین ایک بات تو بیشک صحیح ہی کہ تمنے عہد کرلیا تھا کہ بلانے کا نام بھی نہ لونگا - اسمین تو شک نہین ہی - اور تمکو ضرورت ہی کیا تھی قمرن کے عشق کے آگے مجھ بیچاری کی کیا پڑی تھی - یہ تو تمنے میرے دل کی بات کہی کہ قسم کھالی تھی کہ ہرگز ہرگز نہ بلواؤنگا مین بیچیا از خود چلی آئی - اور یہ جو تمنے کہا کہ سو سو بار یاد کرتا تھا یہ سب غلط ہی - تم خدا سے دعا مانگتے ہوگے کہ یہ بلا وہان ہی رہے تو اچھا - اب دیکھو نہ میرے آنے سے کتنا نقصان ہوا نہ قمرن ہی نہ ناز و ہی - کسی کا پتا نہین - تمھارے عیش مین خلل واقع ہوا مزہ کرکرا ہو گیا - اور تم جو یہ ہمسے پوچھتے ہو کہ کسکی قسم کھاؤن جسکی قسم کہو کھالون - اچھا بھلا قمرن کی قسم تو کھاؤ - قمرن کی قسم کھاؤ تو جانین -

نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آگئی - بیگم تم بڑی بدگمان ہو تمھاری بدگمانی نے مار ڈالا کسی بات کو تو سچ مانو جانی تم تو ایک سرے سے ہر بات کو غلط ہی سمجھتی ہو - اچھا خیر پھر اب تو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلواۃ - اور آیندہ را احتیاط - اب توبہ کی - بس اگر کوئی بات اس قسم کی سنو تو جبھی کہنا بیگم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا - یہ ایک ایسی بات ہی کہ آج تک نہ ہماری سمجھ مین آئی اور نہ آئیگی کہ اگر ایسا ہو تو جبھی کہنا - جب وہ ہو جائیگی تو پھر کہینگے کیا اور کہنے سے ہوتا کیا ہی - تمھاری یہ حرکتین جائینگی تھوڑی -

نواب نے بڑے اختلاط اور تپاک کے ساتھ بیگم صاحب سے میٹھی میٹھی باتین کین اور کہا آج شب کو ہم تمکو سونے نہ دینگے چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے - اتنے دنون کی کسر آج نکالینگے - مہینون ہو گئے کہ ہم سے بات چیت تک کی نوبت

نہ آئی اتنے روز کی کسر آج نکالو اور باتین کرتے کرتے
تڑکا کر دو۔

بیگم صاحب کو یقین کامل تھا کہ آج نواب دلی محبت سے
ہمسے پیش آئے اب قمرن کو بھولتے جاتے ہین۔ یہ خود بھی
لگاوٹ بازی کی باتین کرنے لگین کہ کیا معلوم تمکو مرن قمرن
کی کیون اسقدر محبت ہی۔ اُسمین کیا ہی۔ اللہ جانتا ہی مٹیا برج
مین پچاسون عورتین اس قسم کی ہین کہ وہ ہمپر عاشق ہین
جان دیتی ہین مردون کی کون اصل وحقیقت ہی ہم یہ نہین
کہتے کہ ہمسے بڑھکر کوئی سارے زمانے مین نہین ہی۔ مگر
سو پچاس نہین ہزار دو ہزار مین ایک ہون۔

نواب صاحب نے کہا کیون نہین ہم کیا بُرے ہین۔
ہم بھی تو لاکھ دو لاکھ مین ایک ہین۔ ہمارا سا خوبصورت
اور حسین آدمی بھی کوئی تمنے دیکھا ہی۔ ہم میان بیوی
دونون ایک سے ہین۔ بیوی عورتون مین بے مثل۔
اور میان مردون مین بے نظیر۔

بیگم۔ ہان تمھارے حسین ہونے مین کیا شک ہی۔

نواب۔ ہم تم دونون ایک سے ہین۔

ب۔ مگر تم تو ہمکو بد قطع بد قوارہ سمجھتے ہو۔

نواب۔ نہین بیگم۔ ایسی بات نہین ہی جان من۔

ب۔ اچھا اب سو رہو۔

نواب۔ واللہ سونے نہ دونگا۔ یہ شرط آپ سے نہ تھی باتین
کیے جاؤ آج بہت دن کے بعد باتین ہوئی ہین خدا جانے
کس ظالم نے تفرقہ پردازی کی خدا اُسکو غارت کرے
(بوسۂ رخسار لیکر) بعد مدت آج یہ بوسہ نصیب ہوا۔ شکر خدا
ہزار شکر خدا۔ اب خدا سے یہ دعا مانگو کہ ہم تم پھر اُسی محبت
اور لطف کے ساتھ بسر کرین جسطرح پیشتر بسر کرتے تھے۔
جو ہوا وہ ہوا۔ اب اسکا ذکر کیا۔ ہماری آنکھون پر جیسے
کسی نے پٹی باندھ دی تھی لاحول ولا قوة۔ مگر شکر ہی کہ
اب بھی خواب غفلت سے چونکے۔ نہین تو تڑکا ہی ہو جاتا
اور یہ ساتھ کے بیٹھنے والے اور غارت کرتے تھے۔

راوی۔ نواب صاحب کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ
اب عمر بھر کبھی بدی کی طرف مائل ہی نہ ہونگے۔ مگر سہ

توبہ برلب سُبحہ برکف دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

یہ گفتگو کرتے کرتے دو دفعہ خدا سے دعا مانگ چکے
کہ یا خدا وہ دن دکھا کہ قمرن سے ملاقات ہو۔

ب۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمھارے اس کلام سے میرا جی
کسقدر خوش ہوا۔ میرا ہی دل جانتا ہی۔ مگر تمھارا اعتبار
کیونکر ہو خرابی تو یہ ہی۔ آج کچھ کہتے ہو۔ کل کچھ کہوگے۔ پرسون
کچھ اور ہی رائے ہوگی۔ اس گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کو
کوئی کیا کرے۔ اور کسی کو کیونکر تمھارا اعتبار ہو۔

نواب صاحب نے پھر رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا جان من
یہ سچ ہی کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست۔ مگر یاد رکھنا کہ ابکی
جو بات کہدی تو پتھر کی لکیر ہی۔ اور۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

ایک ہفتے تک آزمائش کرکے دیکھ لینا کیا مجال ہی
جو ابکی نکل جاؤن۔ دیکھ لینا۔ بس ایک ہفتے مین تمکو
خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

بیگم صاحب نے پھولون کے ہار جو شام سے منگوائے
تھے اُٹھائے اور مہری کو حکم دیا کہ پانی سے تر کرد۔ مہری پانی سے

ترکرکے لے آئی۔ نواب صاحب کو یہ خوشبو بہت بھائی کہا
بیگم تمھاری تو سانس سے خوشبو آتی ہی۔ زلف سے خوشبو آتی
ہی بدن سے خوشبو آتی ہی۔ تمکو بھلا اسکی کیا ضرورت ہی کہ پھولون
کے ہار پھولون کی بدھیان۔ پھولون کے طوق منگواؤ۔
کہا پھولون کے ہار اسواسطے منگوائے ہین کہ تم ہماری
قدر زیادہ کرو۔ پوچھا یہ کیا۔ کہا سمجھ جاؤ۔ انھون نے
غور کرکے کہا ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ کہا یہ پھول اس لیے
منگوائے کہ دیکھو یہ تو دو ہی گھڑی مین کمھلا جاتے ہین۔ اور
ہمارے گال وہ گل ہین جو سدا بہار ہین سینچنے اور پانی سے
ترکرنے کی اصلا ضرورت نہین ہی۔ دوسرے ہماری زلف
عنبر بار کی قدرتی خوشبو ایسی ہی کہ پھولون کی کیا اصل ہی پھول
بھی اسکے مقابل مین گرد ہین۔

نواب صاحب نے بوسہ لیکر کہا خدا جانتا ہی کیا بات
پیدا کی ہی۔ جی خوش ہوگیا۔ اسوقت واقعی کیا خوب
بات پیدا کی ہی۔ اور آپ کی زلف کی خوشبو کی تو ہم پہلے ہی
تعریف کر چکے ہین۔

یہ باتین ہوتے ہوتے بیگم صاحب کی آنکھ لگ گئی تو
نواب صاحب کی محبت اسکی مقتضی نہوئی کہ انکو کچی نیند جگائین
دو بار چاہا کہ دوسرا تکیہ بھی سر کے نیچے رکھدین۔ مگر اس
خوف سے کہ مبادا آنکھ کھل جائے مبادرت نہ کی۔ ؎

یار آرام مین ہی وصل کی شب آخر ہی
متحیر ہون کہ بیدار کرون یا نہ کرون

گردن اٹھاکر جو بیگم صاحب کے چہرۂ زیبا پر نظر ڈالتے ہین
تو ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور بعدمدت بیگم صاحب کے
حسن صبیح نے انکے دل پر رنگ اثر جمایا۔ زلف مشکفام و
مشکبار کا چہرے پر سے ہوکر تکیے پر پریشان ہونا عجیب لطف
اور مزہ دکھاتا تھا۔

اپنے دل مین نواب صاحب سوچنے لگے کہ عسکری واللہ
ایسی حسین طرحدار گلبدن باغ و بہار غیرت مہر کے ساتھ اس
بے اعتنائی سے پیش آؤن بڑے افسوس اور بڑے شرم
کی بات ہی۔ میری آنکھون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا
ایسی پری کے ساتھ اور یہ بے اعتنائی۔ اسوقت جی چاہتا
ہی کہ بیگم کو جگاکے انکے پاؤن پڑین۔ ہائے ستم۔ ارے اس
پری کی مین نے قدر نہ کی برا کیا سوچتے سوچتے بیگم صاحب
کا شانہ پکڑ کر ہلایا۔ انھون نے پہلے تو ہاتھ غفلت مین جھٹک دیا
مگر نواب صاحب نے پھر جگایا اور کہا بیگم ذری ایک بات تو
سنو۔ ایک بات سن تو لو۔ سو رہنا۔

اسپر بیگم صاحب نے رسان سے کہا۔ ای تو کل سویرے
کہہ لینا۔ مارے نیند کے برا حال ہی۔

نواب۔ ایک بات سن لو۔ بس سو رہو بیگم۔ سمجھین۔
بیگم۔ اچھا کہو مگر طول نہ دینا کہ ختم ہی نہو کہین۔
نواب۔ تو یون نہین اٹھ بیٹھو۔ اور منھ دھو ڈالو۔
ب۔ اوئی یہ بری قواعد ہی۔ اٹھو اور منھ دھوؤ۔
نواب۔ لے اب اٹھ بیٹھو۔ جھٹ پٹ اور منھ دھو ڈالو۔
ب۔ اچھا کہیے۔ کہو کیا بات ہی کہ پچھلے پہر سے جگا دیا۔
کون مصلحت ہی۔
نواب۔ پہلے منھ دھو ڈالو۔ جو شرط ہی وہ بجا لاؤ۔
راوی۔ بیگم صاحب نے منھ دھویا اور گلوری کھاکر
پلنگ پر بیٹھین اور کہا لے اب بتاؤ۔
نواب صاحب نے کہا اللہ جانتا ہی اسوقت جی چاہتا ہی

که ـــ ٹوکنا نہ تم ـــ تم ضرور ٹوک دو گی۔ ٹوکو نہ تو کہین
جارا اسوقت جی چاہتا ہی کہ ہم ـــ اب کہی ڈالون۔ خدا
جانتا ہی کہ ہمارا اسوقت جی چاہتا ہی کہ ہم تمھارے ہاتھ
جوڑین تمنے وہ بھل منسی ہمارے ساتھ کی ہی کہ واہ۔

بیگم صاحب بہت ہنسین کہا مین سمجھ گئی۔ مین بھی کہتی تھی
کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی پچھلے پہرے کاہے کی مصلحت ہی۔ اب
مین سمجھ گئی کہ تمنے خواب دیکھا ہوگا۔ خواب مین اکثر ایسا ہوجاتا
ہی۔ نواب صاحب نے قسمین کھاکر کہا کہ پلک سے پلک نہین
لگی اگر ذرا جھپکی بھی آئی ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا مین تو
تمام رات تمھاری صورت اور تمھارے چہرے کو گھورا کیا۔
بیگم اب ہمارا قصور معاف کر دو ہمنے تمھارے ساتھ بڑی
بے اعتنائی کی اور بے اعتنائی کیا معنی پاجی پن کیا۔ ہمکو اسکا
بڑا افسوس ہی۔ مگر اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ اب آج سے قسم
کھائی سچ کہتے ہین۔ گھر کی مرغی دال برابر ہمنے تم ایسی پری
کی قدر نہ کی بُرا کیا مگر خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہی۔

بیگم صاحب کو اُنکے طرز تقریر اور خوشامد کی باتون سے
یقین ہوگیا کہ اب انکی رائے بدل گئی اور سیدھے ڈھرے پر
آگئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ کہان وہ دن تھا کہ ہم
بدحواس سخت پریشانی کے ساتھ مٹیا برج سے چلے تھے اور
کہان آج کا دن خدا نے دکھایا کہ نواب ہمسے معافی
مانگ رہے ہین۔ کہ ہماری خطا معاف کرو۔ اُسکی شان
کے صدقے کیا رحم کیا ہی۔

بیگم اور نواب مین جو میٹھی میٹھی گفتگو مزے مزے سے
ہونے لگی تو تڑکا ہوگیا اور دونون کے دونون آہستہ آہستہ چھت پر
ہوا کھانے لگے اور ٹہلنے لگے۔ دونون کے دل خوش تھے۔

اتنے مین پڑوس کے ایک مکان کی مہتابی پر ایک مور
آنکے بیٹھا۔ اور جھوم جھوم کے چلنے لگا۔ اور چونکہ اسدن بدلی
تھی اور ابر خوب گھرا ہوا تھا۔ مور ناچنے لگا۔ نواب صاحب نے
کہا یہ آج نئی بات دیکھنے مین آئی۔ باغون مین بنون مین جنگلون مین
مور کو ناچتے دیکھا تھا۔ مگر مکان کی چھت پر ناچتے آج ہی دیکھا۔

بیگم صاحب نے کہا دیکھو نواب آج جو ابر ہی اور یہ ابر کا
عاشق زار ہی تو کیا مست ہی اور کیسا جھوم رہا ہی جبھی مکان
کی چھت پر آج ناچا۔

اتنے مین کہین سے آواز آئی۔

کِن مارو موریلا بتا پاپی۔ کِن مارو موریلا۔

تڑکے کا سہانا وقت اور ابر گوہر بیز و جواہر خیز پھیون ہی سا
ترشح ہو رہا تھا۔ اور طاؤس زرین پر و بال سامنے مصروف
رقص ہی اور ایک خوش گلو آدمی لہرا لہرا کر گا رہا ہی۔

کِن مارو موریلا بتا پاپی۔ کِن مارو موریلا۔

اتنے مین مہری حقہ بھر کر لائی۔ جھک کر آداب عرض کیا
مور کو دیکھکر کہا سرکار یہ مورنی ہی۔ اس سامنے والے باغ مین
رہتی ہی۔ پالو ہی۔

ب۔ کیا مورنی بھی ناچتی ہی۔ یا مور ہی۔

نواب۔ یہ ہمین نہین معلوم۔ اسکی تحقیقات ہمین نہین ہی
کسی واقف کار سے پوچھینگے۔ مورون کو ناچتے تو ہمنے اکثر
دیکھا ہی۔ مگر یہ نہین معلوم کہ مورنی بھی ناچتی ہی۔

مہری۔ حضور جس جانور کا نر ناچتا ہی۔ اُسکی مادہ بھی ناچتی
ہی یہ تو کھُلی بات ہی۔

نواب۔ موریلا ابر کا عاشق ہی اور بھونرا کنول کا۔ اور
بلبل گل کی عاشق ہی۔ اور قمری سرو کی عاشق ہی اور فاختہ

شمشاد پر عاشق ہی اور چکور چاند کا عاشق ہی پروانہ شمع کا
عاشق ہی اور (اپنی طرف اشارہ کرکے) نواب بیگم صاحب کا
عاشق ہی۔

اسپر بیگم صاحب اور مہری دونون مسکرائین۔

مہری۔ حضور کیا اچھا سمان ہی اسوقت۔

بیگم۔ اسوقت جی چاہتا ہی کہ باغ مین جھولا پڑا ہو اور پینگ
چل رہے ہون اور تانین پڑتی ہون۔

کیسے جھولون مین راج ہنڈولہ

نواب۔ اہاہا۔ کیا تان لگائی ہی بیگم۔ صدقے اس آواز
کے۔ واللہ کیا پیاری آواز ہی۔ ہان بیگم ذرا پھر گادو۔

شیطان کی تھونی بہادر

ایک نوجوان اور خوبصورت پارسی بڑی لمبی چوڑی ٹوپی
سر پر رکھے اور کوٹ پتلون پہنے بنارسی باغ کی ہوا کھا رہے
تھے کہ اتنے مین ایک بزرگوار جو ایک روش مین بیٹھے ہوا کھاتے
تھے اُنکو دیکھکر اُٹھے اور قریب جاکر پوچھا آپکا اسم شریف؟
پارسی نے کہا صاحب ہمارا نام نوشیروان جی ہی پوچھا
یہان آپ کیا کرتے ہین۔ کہا ہم ایک تھیٹر کے مالک
ہین۔ ہم اندرسبھا مین پکھراج پری بنتے ہین۔ اور بلبل بیمار
بنتے ہین۔ لیلی بنتے ہین۔ گلزار نسیم کی بکاولی ہمین ہین
ہمارا ہی پھول چوری گیا تھا۔ یہ گرما گرم تقریر سُنکر یہ بزرگوار
دنگ ہوگئے۔ مگر اُنکی سمجھ مین پارسی کی تقریر اچھی طرح
نہین آئی۔ پوچھا آپ کسی اندرسبھا کے منیجر ہین۔ اُسنے کہا
پارسیون کی ایک کمپنی بمبئی سے آئی ہی اُس تھیٹر کے مالک
ہمین ہین اور پکھراج پری ہم خود بنتے ہین۔ پوچھا اسوقت آپ صرف
ہوا کھانے آئے ہونگے۔ کہا نہین۔ کرنل مٹو صاحب نے
ہمسے کہا تھا کہ آپ بنارسی باغ مین پانچ بجے آئیے گا۔ تو ہم
وہان آپ سے ملینگے۔ اُنھین کی تلاش مین ہم آئے ہین۔ آپ
ہمارے تھیٹر مین کیون نہین آتے۔ انھون نے کہا ہم نے
آج تک تھیٹر کا نام ہی نہین سُنا تھا اب آج ہم آئینگے۔ آپ اپنا
پتا دیجئے تو ہم آپ سے ملین۔ تھیٹر مین تماشا ہوتا ہی۔ گانا بجانا
ناچنا ہوتا ہی یا کچھ اور بھی۔ پارسی نے کہا جی ہان ناچتے ہین
گاتے ہین بجاتے ہین نقلین ہوتی ہین ہنسی دل لگی کی باتین
ہوتی ہین بڑا لطف رہتا ہی۔ آپ ضرور آئیے۔ اِن بزرگوار نے
حتمی وعدہ کرلیا کہ ضرور بالضرور آئینگے۔ پارسی نے اپنا کارڈ دیا اور
کہا ہمارا تماشا لال باغ مین ہوتا ہی مگر ہم حضرت گنج مین نوروز جی
کی کوٹھی کے سامنے ایک مکان مین ٹکے ہین۔ یا آپ جہان
فرمائین وہان ہم آئین۔ کہا ہم اسکا جواب آپکو پیچھے دینگے۔

پارسی رخصت ہوا تو آپ سوچنے لگے کہ بھئی یہ عقدہ
آج کھلا کہ پکھراج پری بننا بڑی عزت کی بات ہی صاحب لوگ
آرزو ملاقات کی رکھتے ہین۔ کرنیل جرنیل ملتے ہین اور شکل
صورت لباس سے بھی بھلے مانس معلوم ہوتے ہین۔ گھڑی
بھی قیمتی لگائے ہوے ہی۔ ہمین یہ معلوم ہی نہ تھا۔

یہی باتین دل مین سوچتے ہوے آپ گھر پر آئے خط
بنوایا۔ گھٹوا کے نہائے۔ اور نہا کے کپڑے بدلے عطر ملا۔
اور چلے اُسی پارسی کے ہان۔

پارسی۔ آئیے ہم آپ کی انتظاری کرتا تھا ابھی۔

"ہم وعدے کے سچے ہین صاحب آپ کا نام مین
بھول گیا ذرا پھر ارشاد فرمائیے۔

پارسی۔ ہمارا نام نسیروانجی۔ اور آپ لوگ کہتے ہین نوشیروان جی
ہم اس کمپنی کا مہتمم ہی اور پکھراج پری بنتا ہی آپ ضرور

تشریف لائیے خوب تماشا ہوتا ہی۔
"بہت اچھا وہان کون کپڑے پہن کے آنا ہو گا"۔
پارسی۔ جو آپ کا جی چاہے کپڑے سے مطلب ہی۔
"نہین ہمنے کہا مُنڈاسا باندھ کے آئین یا مندیل ہو"۔
پارسی۔ یہ آپ کی خوشی کا بات ہی۔ جو مرضی ہو۔
"اچھا تو مُنڈاسا باندھ لینگے اور جُبہ پہن لینگے۔ مگر کیا صاحب لوگون کو سلام بھی کرنا ہوگا۔ اور ڈالی والی بھی کچھ لیتے ہی آئین۔ دو چار روپیے مین میرا کچھ بنتا بگڑتا نہین ہی اور صاحب لوگ خوش ہو جائینگے شاید رائے بہادر کا خطاب دے دین یا کوئی علاقہ دے نکلین تو قبلہ عمر بھر کی روٹیان ہو جائین اور مزے سے زندگی بسر ہو۔
یہ اول جلول تقریر سُنکر پارسی کو کامل یقین ہو گیا کہ یہ کوئی سادہ لوح گول آدمی ہین۔ کجا تھیٹر اور کجا ڈالی۔ یہ مسخرہ بکتا کیا ہی۔
پارسی۔ ڈالی اچھی لائیے گا۔ مُربے کی اچاریان ہون اور عمدہ عمدہ اچار ہون۔ لوزیات ہون۔ میوے ہون۔ ادسے ہون۔ اور تھوڑی چٹنی ہو۔
"آپ دیکھتے تو جائیے مجھے سکھاتے ہین آپ"۔
پارسی۔ اور نذر دکھانے کو بھی کچھ لیتے آئیے گا صاحب
"نذر دکھانے کو کیا لائین دو چار روپیے کی بات ہو تو کیا مضائقہ زیادہ تو نہین دے سکتے"۔
پارسی۔ کم از کم پانچ روپیے تو ہون۔ بس بہت ہین۔
"چار روپیے لائینگے اور ضرور نذر دکھائینگے"۔
پارسی۔ اور جوتا یہ چمرودھانہ پہن کے آئیے گا۔
"اچھا بوٹ خرید لینگے۔ وارنش کا عمدہ بوٹ۔

پارسی۔ جتنا گڑ ڈالوگے اُتنا میٹھا ہو گا۔ بات تو یہ ہی۔ جو اچھا کپڑا پہن کے آؤگے تو صاحب لوگ بھی قدر کرینگے۔ اور میلا کپڑا ہو گا تو سمجھ جائینگے کہ ایسا ویسا آدمی ہی جو سَو کی نوکری دیتے ہونگے تو دس کی دینگے۔
"اجی ہم خوب نوق البھڑک کپڑے پہن کے آئینگے"۔
پارسی۔ تو اب ذرا سویرے سے آئیے گا۔ نو بجے ہمارا تھیٹر کھُلتا ہی آپ آٹھ بجے آئیے گا۔
یہ بزرگوار پارسی سے رخصت ہو کر گھر آئے اور یہان سے روپیے لیکر بازار گئے۔ اور یہ سودا خریدا۔

کشمش	پستہ	بادام	خرما	ادسے	مربہ آم
عہ	عہ	عہ	۱۲	عہ	عہ

مربہ میٹھا	چٹنی	کیوڑا	گلاب	عطر۔
عہ	عہ	عگا	عہ	عگا

یہ سودا لاکر گھر پر رکھا۔ اب بیوی سے سیدھی بات نہین کرتے۔ گویا لکھنؤ کی گورنری ملگئی۔ یا قارون کا خزانہ پاگئے یا روس کی سلطنت کا سالانہ خراج انکے باپ کا ہو گیا۔ انکی بیوی نے پوچھا یہ سب کسکے لیئے ہی۔ فرمایا ہٹتے پر نہ ٹوکو جی۔ کسکے لیئے ہی۔ کسکے لیے ہی۔ چلین وہان سے ہی کسکے لیے۔ صاحب لوگون کے واسطے ہی۔ رائے بہادر کا خطاب لیا مین نے۔ اب نہین چھوڑنے کا۔ اب چھوڑنے والے کو کچھ کہتا ہون اپنے حساب۔ دس پانچ روپیے خرچ کر کے اگر رائے بنجاؤن تو کیا حرج ہی انکی بیوی جانتی تو تھین ہی کہ یہ کو کھل ہین۔ اُلو کی دم فاختہ۔ سمجھ گئی کہ منجملہ دو حماقتون کے یہ بھی ایک حماقت ہو گی۔ بہت دن سے وحشت کی نہ لی تھی اور یہ وحشت کی نہ لین تو کھانا کہان سے ہضم ہو

آپ ہین کہ اینٹھے جاتے ہین بر رے جاتے ہین اکڑے جاتے ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - ہر بات مین کہتے تھے کہ بس اب راے بہادری لی - دو گھڑی دن رہے کپڑے پہنکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے اور خدمتگار کو حکم دیا کہ سینیون مین یہ سب سامان چنکے ٹھیک آٹھ بجے کے وقت لال باغ مین لاؤ - جہان تماشا ہوتا ہے وہین ہم ملینگے - نواب صاحب کے دربار مین آئے تو پہلے تو لوگون نے پہچانا نہین - ارے! منشی مہراج بلی صاحب ہین بھئی یہ آج مخنغ کیون ہو - یہ چغہ اور پگڑی اور جُبّہ و دستار یہ کیا ماجرا ہے - کسی نے کہا حضور کیا خوب بنے ہین بہروپ بھرے تو ایسا - واللہ اس جائُس والے بہروپیے کو بھی مات کر دیا ہے - دوسرے نے کہا بھئی رجو گھوسی کی کتنی پھبتی ہوتی ہے - اسپر بڑا قہقہہ پڑا - رجو گھوسی ایک بڑا کال جواری تھا - اور جوے کی بدولت اسقدر امیر ہو گیا تھا کہ گاڑی گھوڑے - جوڑی - خدمتگار نوکر چاکر مکان عمارت سب ہی کچھ پاس تھا - مگر یہ گھوسی جب باہر نکلتا تھا - چغہ پہن کے اور منڈاسا باندھ کے - گھر پر بھی اسی قطع سے رہتا تھا - یہ پھبتی انپر چھا گئی - اتنے مین مسخر الدولہ تشریف لائے آداب عرض ہے حضور - سب صاحبون کی خدمت مین بندگی -

نواب صاحب نے پوچھا انکو پہچانتے ہو - ایّن! واللہ غلام نے نہین پہچانا تھا - مگر حضور خوب بنا ہے - پوچھا یہ کون ہین کون - کہا حضور اب کیا مین اتنا بھی نہین سمجھتا ہون یہ بھانڈ ہے جو ڈھنڈھوا کی نقل بنتا ہے - آج مارا دھوم دھام سے کے آیا ہے - اس لطیفے سے نواب صاحب مارے ہنسی کے لوٹنے لگے - اور کل حاضرین جلسہ پھڑک گئے کہا جی یہ بھی اچھی ہوئی - پہلے رجو گھوسی کی پھبتی ہوئی تھی - مسخرے نے کہا رجو گھوسی کی خوب ہوئی ہم بھی پھڑک گئے - یہ آج کیا ہی منشی مہراج بلی صاحب - یہ شملہ بمقدار علم کیسا - یہ چغہ کہان سے نکالا ہی آج تو سر رشتہ دار بن کے آئے ہو -

منشی مہراج بلی نے ناک بھون چڑھا کر فرمایا کہ آپ سب صاحب تو ہمکو پاگل سمجھتے ہین اور ہم آپ کو پاگل سمجھتے ہین اور تم لوگونکے پاگل ہونے مین کلام ہی کیا ہے -

مسخرے نے کہا صحیح یہی ہے - جو حضور کی راے ہے - وہی صحیح ہے آپ کو جو پاگل سمجھے وہ خود پاگل - پاگل آپ کو کون کہتا ہے آپ تو پاگلون کے قبلہ گاہ ہین آپ کو پاگل کہنا گویا مولوی کو منشی یا قصیدہ گو کو ریختی گو کہنا ہے -

ممن - واللہ اسمین ذرا فرق نہین - آپ آدمی ہین یا پائجامہ -

مہراج - آپ لوگ ہمکو ہنستے ہین - خیر ہنستے ہی گھر بستے ہین مگر بندہ اب خطاب نہین چھوڑتا - چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے - لون اور پھر لون -

نواب - کیا بھئی کیا - یہ کوئی نیا لطیفہ ہے - ذرا ہم بھی سُنین یہ خطاب کیسا -

ممن - کچھ اُپج کی لی ہے اسمین شک نہین - مگر یار واللہ بڑے بیوقوف ہو - بالکل حماقت مین گرفتار -

اختر - کیا سرکار سے خطاب ملنے والا ہے - کیون جناب منشی مہراج بلی صاحب - بھئی ہمکو نہ بھول جانا -

مہراج - سرکار سے نہ ملیگا تو کیا آپ دینگے - اچھی کہی واللہ - مانتا ہون -

اختر - تو بگڑتے کیون ہو -

مہراج - آپ بات ہی ایسی کہتے ہین -
اختر - یار بڑے بیوقوف ہو ہمنے تو دوستی کے خیال سے پوچھا اور آپ بگڑ گئے -
نواب - تو کیا سرکار سے آپ کو خطاب ملیگا - ؟
مہراج - ہان ہان - بھئی - سرکار سے ملیگا -
نواب - یہ بات کیون نہین کہتے - اور خطاب کیا تجویز ہوا ہی - نواب مہراج بلی خان بہادر -
اختر - جی نہین - خان بہادر خان خانان بہادر -
مسخرہ - خداوند انکے لیے کوئی خطاب ضرور تجویز ہونا چاہیے - مُنشیَین - دو منشی - المنشی - سنا نہین - یا آپ کوئی تجویز یے جیسا مناسب ہو -
اختر - ہم جانتے ہین کہ بلی کے لام کو مشدد کر دیجیے -
ممن - کیا بات کہی ہی - واللہ بلّی سے بڑی اور کون شئی ہی خطاب سے مطلب عظمت سے ہونا - اور بلّی اونچی شئی ہوتی ہی بس اس سے بڑھ کے اور خطاب کیا ہوگا -
مسخرے نے کہا پھر اگر اونچے ہونے سے عظمت ہی تو میرے نزدیک بنیکش کا لگا کیون نہ خطاب دیا جائے -
اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی سب نے کہا بھئی - بنیکش کا لگا اس سے بڑھکر خطاب اور نہین ہو سکتا -
مسخرے نے کہا یا یون کہیے منشی مہراج بلی شیطان کے چھپر کی تھونی بہادر -
منشی مہراج بلی اسپر بہت بگڑے - کلہے واسطے تم لوگ کالا سور بولنے مانگتا اِس مافیک کاہے واسطے تم لوگ سمجھتا ہی کہ سرکار دولت مدار - راے بہادر ہمکو خطاب نہین دینے سکتا - یو بلڈی فول - ہم آج کے ایک ٹھوارے ہین راے بہادر

ہو جانے مانگتا ہی - یہ کوئی بڑا بھاری کام نہین ہی -
نواب صاحب نے تو تبسم کر کے انکو ذرا ٹھنڈا کیا بھائی تم تو پہلے ہی کہہ چکے ہو کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین - پھر اب یہ چرانڈھے کیون ہوے - خود ہی کہتے ہو اور خود ہی بگڑتے ہو یہ کیا بات ہی - یا تو ان سب کو ڈانٹ دو کہ تمسے ہرگز ہرگز نہ ہنسین اور اگر نہین تو بُرا نہ مانو - اور میرے نزدیک تو ہنسی مین بگڑنا بڑے عیب کی بات ہی -
مُنشی مہراج بلی صاحب کو نواب صاحب نے ٹھنڈا کیا تو آپ آہستہ آہستہ سمجھانے لگے کہ یار تم جو چاہو سو کہو - مگر یہ بدمعاش لوگ جو کہتے ہین تو مین بگڑ جاتا ہون -
نواب صاحب نے کہا بھئی یہان اتنے آدمی بیٹھے ہین مگر جو جوبن منشی مہراج بلی صاحب پر ہی وہ ایک پر نہین ہی بہت ہی خوش ہوے - کہا بھئی اب کیا مجھ کمبخت پر جوبن ہی - جوبن تو ہمپر تب تھا جب ہم پکھراج پری بنتے تھے - اور اب وہ سِن کہان -
اس فقرے پر سب کے سب دنگ ہو گئے جو لیٹے تھے وہ اُٹھ بیٹھے اور جو باتین کرتے تھے وہ ہمہ تن گوش ہوے کیا بھئی کیا بنتے تھے -
مہراج - جب ہم پکھراج پری بنتے تھے پکھراج پری -
نواب - آپ پکھراج پری بنتے تھے - کیا اندر سبھا کے لونڈے بھی رہ چکے ہین آپ -
ممن - حضور کیا سبزی کا ایک لوٹا زیادہ چڑھالیا - بس چڑھ گئی کچھے گھڑے کی -
اختر - ہان رنگ مین ہین - معلوم ہوتا ہی - تب کیا بنتے تھے منشی مہراج بلی صاحب پکھراج پری -

داروغہ - پھر کیا اسمین تعجب کیا ہی - ارے بھئی فرشتے تو
آسمان سے اُترتے نہین - آدمی ہی سبز پری بھی بنتے ہین
اور آدمی ہی کالے دیو بھی بنتے ہین - انکو آپ لوگ کیون
اسقدر احمق سمجھتے ہین -

مہراج - (شیر ہوگئے) اتنون مین ایک سمجھدار آدمی ہی
بس کشمیری ہی نا - یہ سمجھے بس -

داروغہ - کیون کیا تہ کو پہونچا ہون -

مہراج - پوچھیے تعجب کیا ہی اسمین - فرشتے تو آتے نہین
بشر ہی راجہ اندر بھی بنتا ہی - اور بشر ہی لال پری بھی بنتا ہی
تم خوب سمجھے -

داروغہ - اب تو نہ کہوگے (بدذات کشمیری)

مہراج - نہین اب نہ کہینگے - یہ ہندی تم اہل خطہ کا کیا
مقابلہ کرینگے کہ گفتہ اند - ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک لوگ ہنسا کیے -

ممن - واللہ کتنا برجستہ شعر پڑھا ہی -

اختر - واہ کیون نہو مہراج جی -

نواب - ماشاءاللہ - بھئی بڑی سمجھ کے آدمی ہو -

مسخرہ - ابے جا مجکو چکو - منڈی مین تیری تلاش ہو رہی ہی -
نبی بخش پوچھتا پھرتا ہی کہ چودھری صاحب کدھر گئے -

اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور مارے ہنسی کے
پیٹ مین بل پڑگئے -

نواب - بھئی واللہ یہ پھبتی خوب ہوئی -

اختر - واللہ چودھری کی کتنی ہوئی ہی -

مہراج - (کھسیانے ہوکر) اب ہم تمھارے یہان کبھی نہ آئینگے
بڑی نالائق صحبت ہی -

اختر - دیکھیے یہ باتین اچھی نہین ہین مہراج صاحب -

مہراج - اب کان پکڑے کہ تم ایسے پاجیون کی صحبت
مین عمر بھر نہ بیٹھینگے -

ممن - پاجی تم خود ہوگے -

مہراج - (بگڑکر) توکاہے واسطے یو بلڈی فول کالا سور
ہمارے کو بُرا کہنا مانگتا -

نواب - (قہقہہ لگاکر) ارے یار خفا کیون ہوتے ہو -
ہمکو جو جی چاہے کہلو بس -

مہراج - یہ آپ ہی کا سارا فساد ہی -

نواب - لو اور سُنو - ارے مان میری کون خطا ہی - مین
نے تو کچھ کہا بھی نہین - بولا تک نہین -

مہراج - جی مین خوب سمجھتا ہون آپ میٹھی چھری ہین آنکھ
سے اشارہ کردیا - اور زن سے الگ -

منشی مہراج بلی صاحب نے اندر سبھا کی دُھن مین
گانا شروع کیا - ؎

محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہی
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی

نواب - واہ بھئی تھونی بہادر - واہ -

اختر - کوئی بارہ ماسا بھی یاد ہی -

مہراج - جس زمانے مین ہم پکھراج پری بنتے تھے بارہ ددنی
چوبیس بارہ ماسے یاد تھے -

اتنے مین داروغہ صاحب نے آن کر کہا حضور منشی مہراج بلی
صاحب کے ساتھ ایک باری کا لونڈا انکا خدمتگار بھی آیا ہی -

دیکھنے کے قابل ہی۔ حکم ہوا بلاؤ۔ ایک لٹھ گنوار اُجڈ اکھڑ وحشی
پندرہ برس کا سن۔
داروغہ صاحب نے دل لگی دیکھنے کے لیے جیب سے
ایک روپیہ نکالکر پھینکا اور کہا اسکو بھُنا لاؤ۔ تھوڑی دیر تک
تو آپ کھڑے رہے۔ پھر داروغہ نے کہا ارے کھڑا کیا ہی
جاتا کیون نہین۔ پوچھا اس روپیا کا کاؤ کری۔ کہا بھُنا لاؤ
جواب دیا کہ سمجھون ناہین۔ کہا ارے اِہ کا توڑا لا۔ پوچھا
توڑا اے کے پیسے لائی۔ کہا ہان۔ اس قیل دقال کے
بعد تشریف لیگئے۔ اور پھر دو منٹ مین بیرنگ واپس
روپیہ ہاتھ مین۔ کہا ارے پیسے لایا۔ جواب دیا۔ ارے
ہم تو بھول گئین۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی بہت
ہی جھیپے۔

نواب۔ ارے او لونڈے اِدھر آ۔ سنو یہ روپیہ لو اور
بازار مین جاکے اسکو بھُناؤ۔ تُڑاؤ۔ اور کہو اسکے پیسے
نئے گھن کے دے دے۔

لونڈے نے روپیہ لیا اور پھاٹک تک جاکے
لوٹ آیا اور زور سے روپیہ نواب صاحب کی طرف
پٹک کر کہا ہمکا ناہین سمجھائی دیت ہی صاحب۔

اسپر بڑا ہی قہقہہ پڑا۔

مہراج۔ اب تک تو ہمین کو چھیڑتے تھے۔ اب خدمتگار
کو بھی چھیڑنے لگے۔

ثمن۔ (ہنستے ہوے) کس حسرت کے ساتھ کہا ہی اللہ۔

اختر۔ (بہت زور سے قہقہہ لگاکر) مزہ آگیا اسوقت۔

مہراج۔ ایک نشد دو شد۔

نواب۔ یہ اندر سبھا کا خبط کب سے دامنگیر ہوا ہی۔

مہراج۔ خبط اور دامنگیر۔ بجا ارشاد ہوا۔

ثمن۔ اب آپ لال دیو بنا کیجیے۔ چہرہ لگایا اور اُچکتے
پھرے اور تھرکنے لگے۔ اور آپ موزون بھی اس کام
کے لیے ہین۔ واللہ۔

آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کھُلے۔ فرمایا ہمارے شہر
کے رئیس ہندو مسلمان دونون کاہل اور سُست اور
قابل نفرین ہین سوداگری کو رذیل پیشہ سمجھتے ہین جسکی بدولت
ٹکے ٹکے کے آدمی کرورپتی ہو ہو گئیے۔ اور آگے زمینداری
کو بھی لوگ عیب سمجھتے تھے۔ آج ہمنے ایک پادری
کو دیکھا سُرخ و سفید آدمی عمدہ کپڑے پہنے ہوے
پوچھا آپ کون ہین۔ کہا ہم ایک تماشے والی کمپنی کے
مہتمم ہین اور مہراج پری بنتے ہین۔

نواب۔ اخاہ۔ یہ اُسی نے آپ کی راہ کھلوائی ہی۔

اختر۔ عقدہ اب کھُلا۔

مسخرہ۔ تو وہ آپ ہی کا بھائی بند نکلا۔

اتنے مین بی نازو برآمد ہوئین اور ہنستے ہوے کہا
آج مجذوبہ نے ہمسے اقرار کرلیا ہی کہ چار دن کے عرصے
مین قمرن کو نواب صاحب سے ملا دینگے۔

نواب صاحب اُچھل پڑے تمھارے منھ مین گھی شکر
بڑی دیر تک خوشی رہی۔

اسکے بعد مسخرے نے کہا آج اپنے میان کی قطع شریف
تو دیکھیے۔ ماشاءاللہ۔

نازو نے ذرا غور کرکے کہا ارے یہ منشی مہراج بلی ہین اللہ
جانتا ہی مین آتے ہوے جھجکی تھی کہ یہ کون ہُشّو آج پھنسا ہی۔
نواب صاحب نے اشارہ کیا تو نازو نے قریب جاکر ایک

چپت جمائی مُنڈا سا کھِسک گیا تو نواب صاحب نے کہا۔ ع

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی

نازو نے دوسری جمائی تو مُنڈا سا وہ جا گرا اور ادھر قہقہہ پڑا۔ قریب تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کر کاہے واسطے کی تمہید سے شروع کرین مگر نازو کے ہاتھ کی چپت کھائی تھی خفگی کیسی چپ ہو رہے۔

نازو۔ یہ آج ماما دھوم دھام بنکے کہان جاتے ہو۔

نواب۔ اور آج گھٹوائی بھی خوب ہی۔

ممن۔ بَن ٹھن کے آئے ہین۔

نازو۔ لاؤ تو جوتا۔ حسین علی۔ نواب صاحب کا وہ لکڑ توڑ بوٹ تو لاؤ۔ اچھا بتا جاتا کہان ہی۔ یہ بَن ٹھن کے کہین ضرور جاتا ہی۔ خضاب بھی کیا ہی اور گھٹوائی بھی خوب ہی۔ (کھونٹیان ٹٹولکر) ایک پلٹر آہستہ سے دیا تو آپ مسکرائے۔

مسخرہ۔ اگر ہم ابھی کنٹاپ رسید کرتے تو آپ کیسا بگڑتے مگر معشوق کے ہاتھ کی کیا بات ہی۔

مہراج۔ (نازو کی طرف اشارہ کر کے)۔

دل و جان سے مجھے بھاتی ہین ادائین تیری
پاس لا چاند سا منھ لے لون بلائین تیری

نازو۔ لو مزے مین آگئے۔ لے الگ ہٹ پرے۔

مہراج۔ ہاے۔

دیکھ پچتائیگی میرا جو برا دل ہوگا
وصل ہم ایسون کا پھر تجھکو نہ حاصل ہوگا

نواب۔ آج تو اندر سبھا کی دُھن مین ڈوبے ہوے ہین واہ مہراج بلی واہ۔

اختر۔ حضور یون کہیے واہ پکھراج پری واہ۔

نواب۔ بھئی واللہ خوب سوجھے۔

نازو۔ یہ آج اس گور کے مُردے کو یہ ہو کیا گیا ہی کپڑے پہنے ہی یا کفن لپیٹے ہی۔

نواب۔ بھئی واللہ یہ کفن لپیٹنے کی بھی خوب ہوئی۔

مسخرہ۔ حضور یہ آدمی ہی یا اُتو کرنے کا ٹکا۔

مہراج۔ سُنو سُنو۔

کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہی
کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہی

نواب۔ اِی سبحان اللہ کیا برجستہ شعر پڑھا ہی۔

مہراج۔ ہاے۔

دل عاشق اس بات سے ہل گیا
تجھے ہاے کمبخت کیا مل گیا

ہمارے اور نازو کے باتین ہوتی تھین تم لوگ بیچ مین کیون کود پڑے۔

نواب۔ (قہقہہ لگاکر) تو یہ مطلب ہی حضور کا۔ اچھا لے اب ہم نہ بولینگے۔ آپ باتین کیجیے۔

نازو۔ لے سچ بتاؤ آج کہان جاتے ہو۔

منشی مہراج بلی صاحب اب کھُل پڑے اور کہا ہم آج تماشا دیکھنے جاتے ہین۔ اگر آپ لوگون کو چلنا ہو تو آپ بھی چلین ہمارے ساتھ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی آج نہین کل چلو۔ آج ہم نہ جانے دینگے۔ اِنھون نے کہا واہ۔ کل کی ایک ہی کہی ہم آج ضرور جائین گے۔

نواب صاحب نے کہا ایک ہی کہی چاہیے دو ہی کہی اِس سے کچھ بحث نہین بندہ آج آپ کو جانے نہ دیگا۔

چاہے لپاڈُگی ہو جائے۔ آپ بندے سے کرارے نہین ہین۔
منشی مہراج بلی صاحب لگے دون کی لینے کہ ہم بنوٹیے ہین اور کشتی جانتے ہین۔
مسخرے نے کہا کشتی نہین ایک وہ جانتے ہین گھر کی جورو اسے تو بس چلتا نہو گا۔ ہاتھ پکڑ لیتی ہو گی تو چھڑانا مشکل ہو جاتا ہو گا۔ حضور عورت کیا ہی دیو نی ہی۔
اتنا کہنا تھا کہ ادھر قہقہہ پڑا اور اُدھر منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑے ہوے۔ یو بلڈی فول۔ کاہے واسطے ہمکو گالی دینے مانگتا۔ کھڑے ہو کر اور پیترے بدلکر سیکڑون مغلظہ گالیان انھون نے دین اور مارے غصے کے تھر تھر کانپنے لگے۔
نواب صاحب نے کھڑے ہو کر انکا ہاتھ پکڑا اور کہا بھئی ہم اسکو اب نکال دینگے۔
مہراج۔ اب آپ سب لوگون کو یقین آ جائیگا یا نہین کہ ہماری بیوی فربہ اور بھد بھد اور تھل تھل ہو گی حالانکہ وہ واللہ ایسی نازنین ہی جیسے وہ گوری گوری ڈومنی جو پرسون آئی تھی۔
نواب۔ ہم سن چکے ہین جی بہت نازک ہین۔
مہراج۔ (ہنسکر) تمنے یہ خبر کہان سے پائی۔
مسخرہ۔ پیغام آیا تھا۔
اتنا سُننا تھا کہ مہراج بلی مسخرے کے پیچھے دوڑے اور مسخرہ بھاگا تو زینے پر ہو رہا اور اندر سے دروازہ بند کر کے چھت پر آن کر سلام کیا تو مہراج بلی نے جھلّا کے ڈھیلے مارنے شروع کیے۔
نواب صاحب نے مہراج بلی کو ٹھیرا کر کے لا کے بٹھایا اور آپ کسی ضرورت سے اندر تشریف لیگئے۔ تو بیگم نے انکو چھیڑنا شروع کیا۔
بیگم۔ مین سُنتی ہون آج قمرن کے لیے پھر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے۔
نواب۔ ذرا سچ کہیے گا۔
ب۔ پتے کی کہی تو لگے چندرانے۔
نواب۔ پتے کی کہی۔ گویا آپ سچ کہہ رہی ہین۔
ب۔ سچ نہین کیا جھوٹ ہی۔
نواب۔ اے اب نہ بنے گی بیگم۔ ہمنے تو قسم کھالی ہی کہ اب قمرن کا نام تک نہ لینگے۔ اور تم وہی باتین کرتی ہو۔
ب۔ ای مین ہنستی تھی تم سچ مچ سمجھے۔
نواب۔ اس بارے مین ہمسے پھر نہ ہنسی کرنا۔
ب۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم سچے دل سے کہتے ہو۔
نواب۔ کہدیا کمسے قول مردان جان دارد۔
ب۔ سچ کہون یقین نہین آتا۔
نواب۔ ہاے افسوس۔
ب۔ نہین نہین بُرا نہ مانو بات کہتی ہون۔
نواب۔ ایسی بات کیون کہو جس سے رنج ہو۔
ب۔ خدا کرے اس بات پر تم قائم رہو۔
نواب۔ دیکھ ہی لینا۔ ایک اٹھوارے تک تو آزماؤ۔
ب۔ مین تو عمر بھر کے لیے تمھاری ہون۔
نواب۔ ہاے کیا بات کہی ہی۔ جی خوش ہو گیا۔
ب۔ ہمارا جی تو جبھی خوش ہو گا جب تم جو کہتے ہو وہی کرو۔ اللہ ہی جو ایسا کرو۔ ہمکو یقین نہین آتا۔
نواب۔ اب ہم اسکو کیا کرین۔

بیگم - بُرا کیون مانتے ہو۔
نواب - اب بُرا ماننے کی تو بات ہی کرتی ہو۔
ب - اچھا اچھا اب نہ کہینگے - ہماری ایک بات سُن لو سنو تو کہین - نہین تو نہ کہین۔
نواب - جان کے کانون سے سُنین یہ کیا بات ہی۔
ب - تمکو جو کرنا ہو وہ کرو - یہ تو ہمکو حشر تک یقین نہ ہوگا - کہ تمسے بے ان باتون کے رہا جائے مگر اتنا کہنا مانو - کہ رات کو گیارہ بجے سے گھر مین رہو بس اور کچھ مانو یا نہ مانو اور جو چاہو سو کرو۔
نواب - تمھین واقعی ہماری طرف سے بڑی بدگمانی ہی اللہ بیگم ہمارے کہنے کا تمکو یقین نہین آتا - واللہ بڑے افسوس کی بات ہی۔
ب - کیونکر یقین آئے تمھاری حرکتین ہی ایسی ہین -
نواب - (ہنسکر) کیا باتین ہین تمھاری - ہزارون قسمین کھائین کہ اب ایسا نکرینگے - اور تمکو یقین نہین آتا۔
ب - باتین واتین مین نہین جانتی۔
نواب - اچھا تو جانی ایک ہفتے مین کیا ہوا جاتا ہی۔
ب - اجی اسکا تو ہمین یقین نہ آنے کا۔
نواب - (ہنسکر) یا میرے اللہ۔
ب - اچھا مین تو ہر طرح تمھارے بس مین ہون -
نواب - اسکی کیا بحث تھی۔
ب - بحث سب ہی کی ہی اور کسی کی نہین -
نواب - ہمنے رات کو اپنے دل سے قسم کھالی ہی۔
ب - تمھاری قسم کا یقین کسے ہی۔
نواب - بیگم خدا کا واسطہ اب یہ باتین دل سے نکال ڈالو ورنہ ہمکو زندگی حرام ہو جائیگی۔
ب - خدا نکرے - تمھارے دشمنون کی زندگی حرام ہو - مین ہر طرح سے راضی ہون۔
نواب - بھئی آب خاصہ منگواؤ - مُنھ خشک ہوا جاتا ہی اور ایک گلوری اپنے دست نازک سے بنا کے دو۔
مہری آب خاصہ لائی - تو نواب صاحب نے پیا اور گلوری نوش کرکے کہا واللہ بیگم کیا مزے کی گلوری بنائی ہی اللہ کی قسم بیگم جب تم مٹیا برُج مین تھین تو کوئی ایسا دن نہوتا تھا جو تم یاد نہ آتی ہو - اور خصوص جب مین پان کھاتا تھا تو تم ضرور یاد آتی تھین - واللہ تمھارے بعد پان کھانے کا مزہ جاتا رہا تھا۔
ب - سبحان اللہ تمنے مجھکو کیا گلوری والی مقرر کیا ہی واہ کیا قدردانی فرمائی ہی حضور نے۔
نواب - (گالون پر ہاتھ پھیر کر) خفا نہو جانی تم تو بات بات پر بگڑتی ہو۔
ب - بڑے وہ ہو اللہ قسم - بس مین چٹکی ڈال جمالو الگ کھڑی - دل مین چٹکی لے لی اور پھر الگ۔
نواب - صدقے اِن باتون کے کیا بھولی بھولی باتین ہین - اللہ جانتا ہی بیگم ہم تمکو دل سے چاہتے ہین - مگر تم ہمسے ناحق رنجیدہ ہو۔
ب - آمین کیا شک ہی کہ تم ہمکو دل سے چاہتے ہو - مین سنتی ہون کہ میرے بعد تمھارے دشمن دیوانے ہوگئے تھے اور تنکے چنتے تھے۔
نواب - اصل تو یون ہی ہی - واللہ میرا حال دیوانون سے بدتر ہو گیا تھا - خدا خوب جانتا ہی۔

ب - ہوش کی دوا کرو مردوے تمنے اُڑائی ہین تو ہنٹے کھون بھون کھائی ہین - اور یہ قمرن پر کون مرتا تھا اور ناز و سے دلگیان کون کرتا تھا -

نواب - (ہاتھ جوڑ کر) بیگم خدا کا واسطہ قمرن کا نام نہ لو مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

ب - ارے مین خوب سمجھتی ہون نواب اُسکی یاد تمھارے دل پر سے جائیگی تھوڑی ہی - آخر کو نہ رہا گیا مُنھ سے نکل ہی گیا کہ مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

نواب - نہین بیگم میرا یہ مطلب ہی - کہ چھوڑے گانون کا ناتا کیا - اُسکا نام لینے سے کیا فائدہ -

ب - اَخّاہ - یہ بائی جی نے شراب کب سے چھوڑی اب قمرن سے بالکل بیزار ہو گئے -

نواب - بیگم قسم کھائی ہی کہ اب بجز تمھارے کسی کو آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھینگے -

ب - خدا ایسا ہی کرے کہ تمھارا دل اِن بیہودہ اور لچر باتون کی طرف سے پھر جائے -

نواب - بس اب دل پھر گیا - اسکو اب پتھر کی لکیر سمجھو - ہم جو بات کہدینگے اُسکو کر دکھائینگے - ہمار اکچار اگ تھوڑا ہی ہی جو بات کہدی وہ کہدی -

بیگم - نواب ان باتون سے آدمی بدنام ہوجاتا ہی اور لوگ اُسکو بُرا کہتے ہین - اور ہم تو ہر طرح سے تمھارے ہین چاہے اچھی باتین کرو چاہے بُری باتین کرو -

نواب - خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا - مگر اب ایسی حرکتین عمر بھر نہ ہونگی -

بیگم - خدا تمھارے اس قول کو پورا کرے - آمین اللہ -

ایسے تو کبھی نہین بنے تھے

منشی مہراج بلی صاحب رسیان تو ڑا کے بھاگے تو سیدھے لال باغ پہونچے آدمی کی تلاش سب کے پہلے کی ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین ارے کلوا - او کلوا - ارے کلوارے - مرگیا کمبخت - ارے کلوا - اب لوگ انکی قطع شریف دیکھتے ہین - نیچا گھیر دار چغہ - شملہ بمقدار علم - توند اُتو کرنے کا ٹھکا - اور گنوارون کی طرح ایسے مجمع مین غل مچا رہے ہین ارے کلوا - بڑی دیر کے بعد میان کلوا ملے تو آپ بہت بگڑے - کاہے واسطے یو بلڈی فول نہین بولنے مانگتا - روشنی کے قریب کشتیان لیگئے - دیکھتے ہین پستے ندارد اَیِن! ارے یہ پستے کیا ہوے - ابے پستے کہان ہین اُسنے کہا - اب ے صاحب ہمکا کا معلوم - جَوْن دیو رہے تون لے آیون - منشی مہراج بلی نے جھلا کے ایک لپڑ دیا نامعقول ارے پستے کیا ہوے کہا حجور ہپھت ہپھت مان مارو ہو ہم کاؤ جانی لپستہ سسر کہکا کہت ہین - ہم کا لیل گین - پھر جو غور کرتے ہین تو اہا ہاہا - ایک نشد دشد - مربے کی اچاری کا بھی پتا نہین - اور مربے کی اچاری کیا ہوئی بے - کہا ہم کا جانے جَوْن دیو تون دھرا ہی - منشی مہراج بلی صاحب آگ بھبوکا ہو گئے اور جھلا کے تین چار لپڑ یکے با دیگرے رسید کیے -

الغرض تھوڑی دیر کے بعد اُس پارسی سے ملے اُسنے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور کہا جسوقت تھیٹر شروع ہوگا ہم آپ کو ایک بہت بڑے صاحب سے ملا دینگے - جب تھیٹر شروع ہوا تو ایک پارسی نے انگریز کی نقل کی اور اسٹیج پر منشی مہراج بلی صاحب کو بلایا - یہ گول آدمی تو تھے ہی سیدھے اسٹیج پر موجود - جاتے ہی پہلے نذر دکھائی - پانچ روپیے - وہ تو پارسی نے پاکٹ مین رکھے - ابدازان کشتیان پیش کین وہ بھی

اُسنے لین اور ہاتھ باندھ کر آپ کھڑے ہوے اور منتظر تھے کہ اب راے بہادر کا خطاب ملا ہی چاہتا ہی اُسدن تماشے مین ٹھٹا ٹھٹ لوگ بھرے ہوے تھے۔

نواب محمد عسکری اور دار وغہ اور رحمن اور نازو یہ بھی سب کے سب آئے تھے۔

جو لوگ اِنکو نہین جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ بھی تماشے کا کوئی جزو ہوگا کہ ایک پارسی ہندوستانی کپڑے پہن کے آیا اور صاحب کو نذر دکھائی۔ اور جو لوگ منشی مہراج بلی کو جانتے تھے اُنمین سے بعض نے بعُد کے سبب سے نہ پہچانا۔ اور جن لوگون نے پہچانا اُنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے۔

اب لوگ دنگ ہین کہ اُئین! یہ منشی مہراج بلی صاحب ہین پارسیون نے اِنکو سکھا دیا کہ صاحب جو تم سے کہین وہی کرنا اور وہی کہنا۔ بات کو ڈلکنا نہین۔

پارسی۔ (جو انگریز بنا تھا) تمھارا کیا نام۔

مہراج۔ خداوند غلام کا نام منشی مہراج بلی۔

پارسی۔ نہین نہین تمھارا نام تیل کی پلی۔

مہراج۔ جو حکم ہو۔ ہم تو حکم کے بھوکے ہین۔

پارسی۔ اچھا ایک ٹانگ سے کھڑے ہو نے مانگتا۔

مہراج۔ (ایک ٹانگ سے کھڑے ہو کر) جو حکم ہو۔

صاحب۔ (جو پارسی انگریز بنا تھا) جلدی پیٹ موڑ دو۔

مہراج۔ (پیٹ موڑ کر) مین تابعدار رہون۔

صاحب۔ مُنھ موڑ دو۔

مہراج۔ (مُنھ موڑ کر) حضور تو قواعد کرواتے ہین۔

صاحب۔ حکم مت ٹالو۔

مہراج۔ کیا مجال۔ جو ارشاد ہو۔

صاحب۔ تم نالائق آدمی پیٹ دکھاؤ۔

مہراج۔ حضور اب تو تھک گیا۔

صاحب۔ اچھا (سٹ ڈون) تمھارا مزاج کیسا ہی۔

مہراج۔ بہت اچھا ہون۔

صاحب۔ وَل تم بہت اچھا رہا منشی مہراج بلی۔

مہراج۔ خداوند حضور کے بال بچون کو دعا دیتا ہون۔ جو پیدا ہوے ہین وہ اور جو اب پیدا ہونگے۔ اللھم زد فزد کہ گفتہ اند۔

رعایت دریغ از رعیت مدار
مراد دل شہ۔ یاران برآر

صاحب۔ طہران مین ایک ایرانی ہی وہ ہمسے آپ کی فارسی کی تعریف کرتا تھا کہ بالکل ایرانیون کی طرح آپ گفتگو کرتے مین بلکہ وہ آپ سے سیکھنا چاہتے ہین۔

مہراج۔ (اکڑ کر) بندہ فارسی دانست و دانستن کرو۔

صاحب۔ وَل ہم فارسی نہین سمجھ سکتا۔ مگر ہمارا دوست آپ کا بہت تعریف کرتا تھا۔

مہراج۔ حضور غلام کی زبان تو فارسی الاصل ہی۔

صاحب۔ ہان۔ ہان۔ وَل۔ ایران کا لوگ تعریف۔

مہراج۔ حضور ہمنے بہت سے صاحب لوگون سے ملاقات کی آپ لوگ بڑے عالم ہوتے ہین۔

صاحب۔ وَل ہمارے ہان تعلیم اچھا دیا جاتا ہی۔

مہراج۔ بھلا آپ کسی تماشے کی کمپنی مین کھراج پری بھی بنے تھے ولایت ہین۔

صاحب۔ (ہنسی کو ضبط کر کے) او بیشک۔

مہراج۔ ہمارے ملک کے بعض گدھے اسکو معیوب و برا سمجھتے ہین۔

صاحب۔ بڑا غلطی ہی۔ جتنا اچھا لوگ ہی سب پکھراج پری بنتا ہی۔
مہراج۔ وہ مارا بس اب کوئی کیا ہمسے آنکھ ملائیگا لاحول ولا قوۃ۔
صاحب۔ آپ کیون نہین کسی تھیٹر مین شریک ہو جاتا۔
مہراج۔ حضور مین تو پکھراج پری بنتا تھا۔
صاحب۔ انڈیڈ! Indeed او۔ او بس۔
مہراج۔ حضور سب یو بلڈی فول لوگ کاہے واسطے ہمکو بُرے کہنے مانگتا۔ سو ہم جاننے نہین سکتا۔
صاحب۔ بُرے لوگون کا قاعدہ ہی کہ اچھون کو بُرا کہتے ہین۔
مہراج۔ حضور مین گاتا خوب تھا۔

سبھا مین آمد نیلم پری ہی
سراپا وہ نزاکت سے بھری ہی

سبھا مین آمد نیلم پری ہی۔ سبھا مین آمد نیلم پری ہی۔
صاحب۔ گو آن! Go on چلو۔ چلو۔
مہراج۔ حضور یہ سب یو بلڈی فول لوگ ہمکو ہنسے گا۔ اور بُرا کہیگا۔

سجن مُکھڑا دکھلا جا رے

صاحب۔ ہم ٹھمری ٹپا بھجن استائی کچھ نہین مانگتا ہی بس وہی اندر سبھا کا دھن بولے جاؤ صاحب۔
مہراج۔ حضور ہماری خواہش اب یہ ہی کہ سرکار ہمکو اب کچھ دے اور ہم خیر خواہ سرکار کے ہین سب سمجھے حضور تو یہ غرض ہی اور بس۔

منشی مہراج بلی صاحب کو اُسوقت دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی۔ نہ یہ معلوم تھا کہ صاحب کون ہین۔ نہ یہ معلوم تھا کہ بیٹھے کہان ہین۔ صاحب نے کہا ول منشی مہراج بلی صاحب آپ ناچنے سکتا ہی۔ کہا حضور ہان ناچون۔ یہ کہکر آپ اُٹھ کھڑے ہوے اور قریب تھا کہ ناچ شروع کرین کہ ممن نے اسٹیج پر چڑھکر انکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"دو کاہے واسطے یو بلڈی فول بولنے مانگتا کسی کے بیچ مین اور کسی کے درمیان مین"
ممن۔ مین ایک گدا دونگا آپ کو۔ فول دول سب رکھا رہیگا۔ تمکو یہ ہو کیا گیا ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ کچھ ہوش ہی یا نہین سرکار بلاتے ہین۔

اب ذرا منشی مہراج بلی کو ہوش آیا۔ یہ نشے مین نہین تھے شراب تو تھوڑی ہی سی پی تھی۔ مگر ہان حماقت کا نشہ البتہ بہت ہو گیا تھا۔ یہ سمجھتے تھے کہ صاحب جو چاہینگے کر گذرینگے ہمکو کہین کا جج مقرر کر دینگے کسی ریاست کا منیجر مقرر کر دینگے ہمکو کمی کاہے کی ہی صاحب مہربان ہون تو وہ عہدہ ملجائے کہ آج تک کسی ہندوستانی کو نہین ملا ہو۔

اب سنیے کہ ممن سے اور انسے ہاتھا پائی ہونے لگی تو نواب صاحب نے داروغہ کو اشارہ کیا۔ داروغہ بھی اسٹیج پر چڑھ گیا اور منشی مہراج بلی کو گود مین اُٹھا کر دوڑ کے بھاگا تو ادھر تھیٹر مین بڑا قہقہہ پڑا اور لوگون نے تالیان بجادین منشی مہراج بلی گود مین تڑپتے ہوے اور کاہے واسطے کاہے واسطے برابر کہتے ہوے گاڑی کے قریب پہونچے۔ داروغہ اور ممن نے انکو گاڑی مین لادا۔ اور کہا ہم لوگون کو حکم ہی کہ تمکو پکڑے رہین بس ہلنا نہین۔ خبردار کہدیا ہی بیٹھے رہو چپ چاپ۔
مہراج۔ دیکھو اب مین بنوٹ کا پیچ کرتا ہون۔
داروغہ۔ بسم اللہ آپ بنوٹ کا پیچ کیجئے۔
مہراج۔ مین رومال مین پیسا باندھ چکا ہون۔
ممن۔ اَخّاہ! بڑے بنوٹیے ہین آپ۔

مہراج۔ دیکھو اب ٹھہرگ پر پڑا چاہتا ہی۔
داروغہ۔ آپ شوق سے داؤن پیچ کیجیے۔
مہراج۔ دل ہم مار ڈالیگا۔
داروغہ۔ پھر اگر قسمت مین آپ ہی کے ہاتھ سے موت لکھی ہی تو کیا۔
مہراج۔ اچھا اب شکایت نکرنا۔

اتنے مین چھم چھم کی آواز آئی۔ ممن اور داروغہ انکو نواب محمد عسکری کی فٹن پر پکڑے ہوے بیٹھے تھے اور فٹن درختون کے ایک جھنڈ مین تھی سب سے الگ تھلگ چھم چھم کی آواز آئی تو داروغہ نے ممن سے کہا یار ذرا دیکھو تو کون ہی کہ اتنے مین ایک عورت فٹن پر آئی۔

عورت۔ کیون رے یہ آج تو نے کیا حرکت کی۔
ممن۔ کون! نازو خوب آئین اللہ جانتا ہی۔
داروغہ۔ اب تمھارے سپرد ہین یہ۔
نازو۔ ہان ہان۔ تم لوگ جا کے تماشا دیکھو۔
داروغہ۔ سستے چھوٹے۔ لطف تماشا جاتا تھا۔
نازو۔ مجھے نواب نے اشارہ کیا تو ناخواہ مجبور ہو کر آنا پڑا۔

منشی مہراج بلی صاحب کی سٹی بٹی بھولی مگر انتہا سے زیادہ افسوس تھا کہ صاحب لوگون سے نہ مل سکے بمطلب ہی خبط ہو گیا۔

نازو۔ یہ آج تیری گت کیا ہی۔ کچھ یاد ہی۔ ؟۔
مہراج۔ جان من ہی ہی (ٹھنڈی سانس بھر کر) کیا کہون جان جان ہی ہی بڑا نقصان ہوا۔
نازو۔ کیا کچھ گر پڑا۔ پھینک دیا ہو گا نشے مین۔
مہراج۔ بس اب ہمکو اور رنج ہوا۔ نشہ کیسا۔
نازو۔ اب مین جوتے سے خبر لونگی۔ ہان۔
مہراج۔ کاہے ــــ دل ــــ دیکھو۔
راوی۔ کاہے واسطے کیکے غل مچانے کو تھے۔ مگر یاد آگیا کہ نازو جان ہین۔ بھیگی بلی بنگئے۔
مہراج۔ اب ایک بات سنو۔ ہم جو کہین۔
نازو۔ ایک دن تم جوتے ضرور کھاؤ گے ارے یہ آج تو نے کیا کیا۔ کچھراج پری بننے کا شوق ہی۔ ای ذوق ہی تیرے اوپر کمبخت۔
مہراج۔ ہم تو صاحب لوگ سے ملنے مانگتا تھا۔
نازو۔ الگ ہٹ پھٹے سے منھ۔ پیچھے دور ہو۔
مہراج۔ بہت سخت کلامی کرتی ہو تم۔
نازو۔ ای مین تجھ بیچارے سے سخت کلامی کرونگی۔ اپنے ابا نواب سے تو بل دیکھ تو کیسا ٹھیک بناتا ہی تجھکو۔
مہراج۔ ہم تو صاحب لوگ سے ملنے گیا تھا۔
نازو۔ (ٹیپ لگا کر) مونڈی کاٹا۔ صاحب لوگ کی ملاقات کو گیا تھا کہ ناچنے گیا تھا۔ نیلم پری بنا تھا۔ ~

سبھا مین آمد نیلم پری ہی سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

مہراج۔ مزہ آگیا۔ ہائے۔ ~

سبھا مین آمد نیلم پری ہی سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

سبھا مین آمد نیلم پری ہی۔ آ
نازو۔ (چپت زناٹے سے لگا کر) آ۔

نازو نے کہا تمھارے سبب سے آج کا تماشا میرے ہاتھ سے گیا تم خود تماشا بنگئے تھے۔ توبہ توبہ۔ سب مین بدنامی ہوئی جتنے آدمی بیٹھے تھے سب ہنستے تھے۔ نواب کو بڑا برا معلوم ہوا

تمھارے دوست ہین نا۔

اور لوگ تو سب ہنستے تھے مگر نواب جھلا جھلا کے رہجاتے تھے۔ آخر کار رحمن کو بھیجا۔ داروغہ صاحب کو بھیجا اور کہا گو دین اُٹھا کر فوراً باہر لیجاؤ اور ادھر اُدھر دیکھکر مجھکو ڈھونڈھ نکالا۔ اور مجھسے اشارہ کیا کہ جا کے سنبھالو۔ بڑے ذلیل ہوے آج۔ تماشے والے بھی ہنستے تھے۔ تمھین کیا ہوگیا ہی۔ ایسے ذلیل تو کبھی نہین ہوے ہوگے۔ پہلے تو مین سمجھی نہین کہ کون ہی۔ پھر دیکھتی ہون تو آپ بھلے مانسون کے یہ شیوے نہین ہین کہ کنچنیون مین جا کے شامل ہون۔ صاحب لوگ ہمین نواب زادے۔ دفتروالے۔ نغمے والے سب ہنستے تھے۔ اور تمھین کچھ نہین سوجھتا تھا۔ کیا ہوگیا ہی بالکل اپنے آپے ہی سے گذر گئے۔ بڑے بیہودہ ہو۔

مہراج بلی کو نازو کی تقریر بڑی بُری معلوم ہوئی۔ مگر چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے۔ کچھ جواب نہین دیا۔ اگر کوئی اور اس طرح کی تقریر کرتا تو کاہے واسطے کی تمہید سے اُسکی جان عذاب مین کر دیتے۔ انکو اب تک یہی سوجھی تھی کہ راے بہادر کا خطاب اب لیا اور اب لیا۔ کیونکہ پکھراج پری بننے گئے تھے۔ اس سے بڑھکر اور استحقاق کیا ہو سکتا ہی۔ مگر ساری محنت برباد ہو گئی۔

نازو۔ تم بڑے پاجی ہو مہراج بلی۔

مہراج۔ اچھا کوئی اور ذکر چھیڑدو نازو جان۔

نازو۔ ذکر اب کیا تیرا سر چھیڑدن مونڈی کاٹے۔

مہراج۔ دیکھو جانی یہ لفظ نہ کہو کیون زبان خراب کرتی ہو۔ ہمکو چاہے بُرا بھلا کہلو۔ کچھ پروا کا بات نہین۔ مگر جان من۔

دہنِ خویش بدشنام میالا صائب
کاین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

نازو۔ (چپت لگا کر) جوتی خورہ۔

مہراج۔ ایک اور لگا لو چاہے مگر۔

نازو۔ اگر مگر کریگا تو اور پٹے گا۔

مہراج۔ اسکا ڈر کسکو ہی۔ مگر افسوس ہی کہ تمنے ہماری قدر نہ کی کہ آج ہمنے کیا کام کیا ہی۔

نازو۔ ارے خدا تجھکو غارت کرے۔ مونڈی کاٹے اسی اکھاڑے مین مرتو۔ تیرا جنازہ نکلے۔

مہراج۔ اور کوس لو۔

نازو۔ دور ہو یہان سے مونڈی کاٹے۔

مہراج۔ بہت خوب۔ ع

آپ کہتے ہین کہ جاتا ہون
پھر اکیلے بھی تو گھبرائیے گا

دیکھو جانی ہمسا عاشق نہ پاؤگی۔

نازو۔ تیرے مُنھ کو جھلسا ایسا ذلیل عاشق ہوا تو کیا۔ اور نہوا تو کیا۔

مہراج۔ کہدیا ہی۔ پچتاؤگی۔ واللہ نازو سر پر ہاتھ دھر کر روؤگی۔ اتنا سمجھ لو۔

نازو۔ میرے دشمن سر پر ہاتھ دھر کر روئین لو اور سُنو مجھے کوستا ہی کمبخت۔

مہراج۔ اگر مین نے کوسا ہو تو میرا دم نکل جائے۔

الغرض گاڑی پر سوار ہوے۔ اور راستے مین منشی مہراج بلی کو ہوا جو لگی تو اور بھی دماغ پر چڑھ گئی۔ اب پھر اندر سبھا کے شعر گانے شروع کیے۔ ع

گاتی ہوں میں وہ ناچ سدا کام ہے میرا	آفاق میں مہراج پری نام ہے میرا
پھندے سے مرے کوئی نکلنے نہیں پاتا	اس گلشن عالم میں بچھا دام ہے میرا
میں لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہیں کرتی	قارون کا خزانہ ابھی انعام ہے میرا

نواب۔ ارے ظالم سڑک پر گاتا جاتا ہے۔
نازو۔ جیسے بازار کے آدمی ہوتے ہیں۔
ممن۔ مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے۔ ایک ٹانگ سے کھڑے ہیں آپ بھی واہ لاحول ولاقوۃ۔
مہراج۔ ای جی ہاں۔

رخصت لینا شاہزادے کا واسطے شکار کے اپنے باپ سے
دوہرہ شاہزادے کا کہنا باپ سے

رکھتا ہوں میں کچھ عرض گر اب مرضی پاؤں
حال میں اپنے درد کا سارا کہہ سناؤں

جواب دینا باپ کا شاہزادے سے۔

بیٹا میں ابھی تجھپر سے صدقے ہو جاؤں
پیارے جو کچھ خوشی ہو تیرے لیے منگاؤں

نواب۔ ای سبحان اللہ۔ گھنگھرو کی کسر ہے۔
مہراج۔ ذرا بلند آواز سے۔ ؎

آئی ہوں سبھا میں میں چھانڈ کے گھر	کاہو کی نہیں موہے آج گھبر

نواب۔ ارے ظالم اب تو بازار آگیا۔
ممن۔ حضور اب فہمایش اور نصیحت بیکار ہے۔
نازو۔ ڈھکیل دو مونڈی کاٹے کو۔
مہراج۔ نواب صاحب کی بغل میں بیٹھی ہونا جبھی غرا رہی ہو اچھا خیر فہمیدہ خواہد شد۔
نازو۔ ہوش آئے تو پھر تجھکو ذلیل کردوں۔ ابھی تو تو اپنے آپے میں نہیں ہے۔

مہراج۔ (ہاتھ مٹکا کر)۔

میں چیری سرکار کی تم راجوں کے راج
گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج

نواب صاحب گاڑی پر سے اتر پڑے اور کہا اب ہم چلے جائینگے۔ تم پہلے نازو کو پہونچا دو پھر مہراج بلی کو خدمتگار اور ممن انکے ہمراہ چلے۔ اور گاڑی ہوا ہوگئی۔ اب راستے میں نازو اور مہراج بلی تنہا چلتے چلتے نازو نے کہا روک دے گاڑی رکی تو نازو اتری۔ اور خود بدولت بھی اتر پڑے اور نازو کے ساتھ چلے۔ نازو نے ڈانٹ بتائی۔ اور کہا دہاں موقع نہیں ہے۔ میرا میاں آیا ہوا ہے۔ میاں کا نام سنا تو ہوش اڑ گئے۔ اور سیدھے گھر پر آئے۔ بیوی نے پوچھا آج اتنی دیر کہاں لگائی تو آپ جواب میں فرماتے ہیں۔ ؎

مرے ساتھ چل جلد ہے بے شعور
بلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

بیوی۔ آج پھر متوالے ہو۔
مہراج۔ (کانپ کر)۔ ؎

مرے باغ میں کام انسان کا کیا	ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا

ہوا کس طرح یاں بشر کا گذر
پرندوں کے دہشت سے جلتے ہیں پر

بیوی۔ یہ آج کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تمھیں ہوا کیا ہے۔
مہراج۔ اوں۔ اوں۔

خاک بدن پر سب ملو چھوڑ دو یہ سنجوگ
روئیں اب اس حال پر اپنے پرائے لوگ

جواب دینا وزیرزادے کا۔

بیوی۔ یہ کیا اول جلول بک رہے ہو۔ سو رہو۔ پڑ رہے

تھراج۔ہاں ہے۔

راجہ جی تو سو رہے دیا نہ کچھ انعام

مہری نے ہنسکر کہا آج گائے بجائے پر اُتارو بیٹھے ہین
تو اسکے جواب مین مہری کے قریب جاکر آپ فرماتے کیا ہین۔

معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون

اُس روز تو خیر خدا خدا کرکے سوئے مگر صبح کو جو اُٹھے تو بالکل شل یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھ مہینے کے بیمار ہین اُٹھکے بیٹھے اور پھر گر پڑے پھر ذرا اُٹھے اور گر پڑے لیٹے ہوے کروٹین بدل رہے تھے۔ انکی بیوی نے کہا۔ یہ کل تمکو کیا ہو گیا تھا۔ اس سوال کا جواب تھراج بلی نے نہ دیا۔ مگر انکو یہ معلوم ہوا کہ گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے انپر پڑگئے چپ آنکھین بند کرلین اور دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا یہ کیا غضب ہوگیا۔ اور با این ہمہ رات کی سب باتین یاد نہین تھین اُٹھکر پانی پیا۔ مگر پیاس نہین بجھی۔ خدمتگار کو بازار بھیجا اور کہا دوڑ کے برف لاؤ۔ وہ تھوڑی دیر مین برف لایا تو ایک لوٹا بھر کے ٹھنڈا پانی اُنھون نے پیا۔ اب ذرا جان مین جان آئی اُٹھکر بیٹھے۔

لالہ پکوڑی مل

ایک روز جھٹپٹے وقت نواب نامدار کا دربار گرم تھا کہ جناب منشی تھراج بلی صاحب المتخلص بہ لالۂ روغن زرد تشریف لائے اور فرمایا کہ پرسون آپ سب صاحب غلام کے کفش خانہ پر جو کچھ ماحضر ہو تناول فرمائین۔

نواب صاحب اور آغا صاحب نے بڑی خوشی سے دعوت قبول کی مگر میان اختر نے دو اعتراض جمائے ایک یہ کہ جب کفش خانہ کہا تو غلام کے لفظ کی کیا ضرورت تھی دوسرے ماحضر کے ساتھ جو کچھ کی لفظ غلط ہی۔ ماحضر کے معنی تو خود ہین (جو کچھ حاضر ہی)

منشی تھراج بلی بہت جھلائے کہا تمھاری دعوت کون مردود کرتا ہی۔ تم بس اسی کتر بیونت مین رہو کہ کفش خانے کے بعد غلام نہین آتا۔ اور غلام کے بعد کفش خانہ۔ پاگل نامعقول تم کیون ہمارے بیچ مین بولتا ہی۔ چرا شما در گفتگوے دخل در معقولات کردن توانی۔ کاہے واسطے ٹوکنے مانگتا ہی۔ اگر دعواے فارسی دانی میدارید کدامی روز امتحان ما با شما رو برو ے علمایان در فرنگی محل شود کہ گفتہ اند بقول شخصے یبول علی الکلب۔

اسپر حاضرین جلسہ بے اختیار ہنس پڑے کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ وہی مثل صادق آئی ہی۔ یہ کُتّے بلّی کا یہان کیا ذکر تھا۔ واہ تھراج بلی کیون نہو۔

میان اختر نے انکے بنانے کے لیے کہا راست میگوئی۔

تھراج۔ خیلے راست میگوئی کہ در زبان فرس عدیم النظیر نداری کہ گفتہ اند الشاۃ نظیفۃ والفیل جیفۃ سب نے ملکر قہقہہ لگایا تو منشی تھراج بلی اور بھی شرمائے اور جھلائے۔

آغا صاحب نے سب کو روکا اور کہا بھئی ایک شخص تو دعوت کو کہتا ہی۔ مدعو کرتا ہی اور تم اُسکو ہنستے ہو۔

نواب صاحب نے تھراج بلی کے ٹھنڈا کرنے کو کہا تو بھئی کوئی غیر آدمی تو نہین ہین دوست ہین یا نہین۔ ہان صاحب یہ تو فرمائیے کہ کھلائیے گا کیا۔

منشی تھراج بلی نے انکسار کے ساتھ جواب دیا۔ کھلائینگے کیا جو توفیق ہوگی۔ دال دلیا۔ گھانس پھونس۔

اسپر نواب صاحب ہنس دیے۔ حضرت دال دلیا تک تو
خیریت تھی مگر گھانس پھونس تو حضور خود ہی نوش فرمائین۔
منشی مہراج بلی نے بڑی متانت سے جواب دیا کہ اور سب
چیزین تو خیر اچھی ہوئین گی۔ مگر ایک شی ایسی کھلاؤنگا کہ عمر بھر نہ بھولوگے
لوگون نے پوچھا وہ کیا شی ہی۔ فرمایا۔ لچئی آٹے کی لچئی ہوین ڈبالکے
اور اُسکے اندر بیسن اور پیٹھی بھرتے ہین۔
آغا۔ پلاؤ کی کیا حقیقت ہی اُسکے سامنے بھلا۔
نواب۔ پلاؤ بھی کوئی کھانے مین کھانا ہی بھلا۔
ممن۔ لچئی کے مقابل مین مرغ پلاؤ بھی گرد ہی۔
مہراج۔ ہی تو ایسا ہی۔ وہ سوندھاہٹ کہان سے آئیگی۔
وہ سوندھی سوندھی خوشبو کہان پلیئے۔
ممن۔ سرکار اپنے خاص بُز کو سکھا دیجئے۔
نواب۔ ہمارا خاص بُز وہ ہتو ٹی کہان سے لائیگا۔
ممن۔ ہان حضور یہ صحیح ہی۔ وہ گنوار آدمی پلاؤ شیرمال قزخانی
قورمہ دوپیازہ پکانا جانے۔ لچئی پکانا کیا جانے اگر
مرکے بھی جیے گا تو بھی نہ پکا سکیگا۔
مہراج۔ ہم سکھا دینگے جی۔ آپ لوگ کیا جانین۔
راوی۔ یہ سب تو منشی مہراج بلی کو بناتے تھے اور وہ گول
آدمی تو تھے ہی اکڑا رہے تھے کہ نواب صاحب نے ہمارے
کھانے کی تعریف کی اور لچئی کو پسند کیا۔
نواب صاحب نے دریافت کیا کہ لچئی ثقیل تو نہین
ہوتی فرمایا کہ اب اسکا حال نہ پوچھیے۔ پرسون کچھ دور نہین ہی
کل ہی کا دن تو بیچ مین ہی۔ سُنئے دانت آجائین تو سہی۔
ہم لوگون مین یون تو ہر قسم کا کھانا عمدہ پکتا ہی مگر لچئی سے
بہتر نہ تو آپ کا پلاؤ ہی نہ کباب۔ تو کیسے ہمکو کہان سے معلوم ہوا
ایک مسلمان دوست کی ہمنے دعوت کی۔ انگلیان چاٹتے تھے
واللہ انگلیان چاٹتے تھے اور لچئی کی تو اسقدر تعریف کی کہ
ہمکو مجبور ہو کر مہینے مین دوچار بار اُنکی دعوت کرنی پڑتی تھی۔ اب
تک خطون مین لچئی کی تعریف لکھکر آتی ہی۔
آغا صاحب نے ممن کے کان مین کہا کسی نے اچھا
اُلّو بنایا انکو۔ مہینے مین دو چار بار دعوت سے مرتا تھا۔ اور
یہ اچھی پٹی پڑھائی کہ پلاؤ بھی اسکے سامنے گرد ہی۔ لاحول ولا قوۃ
پوچھا کیون حضرت کوئی اور شی بھی عمدہ پکتی ہی۔ کہا ہان۔
بیڑیان۔ لچئی اور بیڑئی مین فرق ہی۔ لچئی میدے کی ہوتی ہی۔
اور بیڑئی آٹے یا میدے کی۔ لچئی بڑی ہوتی ہی۔ لچئی کا ذائقہ
اچھا ہوتا ہی اور اسقدر ملائم ہوتی ہی کہ بے دانت والا بھی
آسانی سے چبائے۔ کھائیے گا تو معلوم ہوگی کیفیت اور
ترکاریون مین ہم آپکو پرول کھلائینگے۔ اور جھولدار رسا۔
یہ جھولدار رسا کسی کی سمجھ مین نہ آیا متحیر ہو کر دریافت کیا کہ
جھولدار رسا کسکو کہتے ہین۔ تو آپ بہت ہی ہنسے کہا یار
تم لوگ گنوار ہی رہے۔ جھولدار اُس ترکاری کو کہتے ہین
جسمین پانی رہتا ہی۔ آلو ہو یا رتآلو۔ توری۔ پوچھا توری
کیا شی ہی۔ فرمایا توری یہی توری۔ اجی یہی توری توری۔
اور بیسن کے زمین قند۔ بیسن کے قتلے بناتے ہین اور اُنکو
گھی مین تلتے ہین اور پھر چھونک لگاتے ہین آنے کا چھونک
لگاتے ہین۔
اختر نے بات کاٹی۔ حضور دیکھئے یہ نیا محاورہ سننے مین آیا
(چھونک لگانا) اور توری آپ لوگ نہ سمجھے ہونگے ترئی سے مراد ہی۔
پوچھا اور کیا کیا ہوتا ہی۔ کہا کڑھی ہوتی ہی۔ بیسن اور دہی کو
ملا کر چھونکتے اور روٹی کے ساتھ کھاتے ہین اور چاول کے

ساتھ بھی کھائی جاتی ہی۔ مگر سب کھانون سے زیادہ چٹ پٹا پن
پکوڑی مین ہوتا ہی۔

اب تو آغا صاحب سے نہ رہا گیا کہا واہ بھئی لالہ پکوڑی مل
واہ لالہ کچوری مل۔ کیا کیا کھانے بتائے ہین کہ ہم گنوار لوگون کے
فرشتے خان نے بھی نہین سُنے تھے جھولدار اور توری اور بیسن
کے زمین قند۔ مگر بھائی صاحب خدا کے لیے جھولدار
ترکاری نہ کھلائیے گا۔ جسمین پانی ہوتا ہی۔ اتنی مہربانی
کیجیے گا۔ مگر کچوری ضرور کھائینگے۔

منشی مہراج بلی صاحب نے اینڈتے ہوے کہا اور
کھیر کھلائینگے۔ دودھ مین چانول ڈال کے کھیر بنتا ہی۔

اختر۔ خوب ہوا کہ بتی ہی نہین کہا۔ کھیر بنتا ہی۔ سچ ہی یہ
بڑی ٹیڑھی کھیر نہین محاورہ ہی۔ بلکہ بڑا ٹیڑھا کھیر ہی۔

مہراج۔ (کچھ نہین سمجھے) اور ایک قسم کے میٹھے چانول کھلائینگے۔
جسمین سب قسم کی میوہ ڈالی جاتی ہی۔

نواب۔ (لوٹنے لگے) ارے یار مار ڈالا ظالم۔

اختر۔ حضور بہت بڑھی ہوئی ہی تحقیقات کھیر بنتا ہی۔ اور
میوہ ڈالی جاتی ہی۔ اور توری اور جھولدار رسا۔ ماشاءاللہ
کیون نہ ہو۔ اللھم زد فزد۔

نواب۔ بھئی اب بہت نہ ہنساؤ۔ اُف۔ !!!۔

مہراج۔ اور ساگو دانے کا کھیر کھلائینگے۔ گری اور چرونجی
ڈال کے اور شوقین لوگ زیرہ بھی گبر ڈ دیتے ہین اور
منگوچی پکتی ہی۔

اختر۔ این ارے ظالم۔ کھیر مین زیرہ۔ بہت تجھے خدا
غارت کرے۔ اور ہری مرچین کیون نہ چھوڑین۔

محسن۔ اور کچھ اور بھی سنا۔ زیرہ ایسے ویسے آدمی نہین ڈالتے
شوقین لوگ ڈالتے ہین بلکہ گبر ڈ دیتے ہین۔ ای لعنت خدا۔

داروغہ۔ اور یہ کھانا مریضون کے لیے ہوتا ہی یا صحیح و
تندرست آدمیون کے لیے ہوتا ہی۔ اول تو رسا جھولدار
بالکل پانی۔ دوسرے منگوچی مریضون کا کھانا۔ تیسرے
ساگودانے کی کھیر چوتھے تری۔ یا انھین کی زبان مین کہین
توری یہ سب تو مریضون کے کھانے ہین۔

مہراج۔ کیا پاگل پنے کی باتین کرتے ہو۔ ہونھ۔ !۔

داروغہ۔ ای تو جناب عمدہ عمدہ کھانے پکوائیے تو خیر ہم بھی
آئین۔ یہ جھولدار رسا اور زیرہ کی کھیر تو حضور ہی کو مبارک رہے
بریانی پکواؤ۔ مُرغ کا قورمہ پکواؤ۔ مزعفر پکواؤ۔ کباب پکواؤ تو
بات ہی۔ کہنے لگے جھولدار رسا اور زیرے کی کھیر اور توری۔

مہراج۔ آپ لوگ کیا جانین کھانا کھانا۔ چلیے وہ بنکے۔

راوی۔ آپ کی باتون پر بھی واللہ انسان تو کیا گدھون تک کو
ہنسی آئے۔ جھولدار رسا اور پکوڑی پر یہ زعم۔ !۔ ماشاءاللہ۔

آغا۔ تو اب کل ہم کم کھائینگے۔ کیون صاحب ہی نہ۔

مہراج۔ یہ آپ کو اختیار ہی قبلہ۔ مین تو دریغ نہ کرونگا۔ کچی
پکی دونون قسم کی رسوئی ہوگی اور شیرینی اور فواکہات اور
اچار اور چٹنی اور کھیر اور میوہ ہوگی۔

اختر۔ اور تو سب کچھ ہوگی یہ فرمائیے کہ ٹھنڈا پانی بھی
ہوگی یا بوسیلے۔

منشی مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا۔ یار اچار تم لوگون کو
کس قسم کا پسند ہی۔ ہمکو تو بھائی صاحب تیل کا اچار پسند ہی خوب
مصالح پڑا ہو۔ یہ عرق پرتی اور سرکہ ورکہ سب ہیچ ہی۔ مگر اپنی
اپنی پسند ہی کسی کا اجارہ نہین ہی۔ کسی کو کچھ پسند ہی کسی کو کچھ
پسند ہی۔ بعض آدمی کریلے کے نام سے چڑھ جاتے ہین اور

بعض آدمی کریلے پر جان دیتے ہین۔ اور بھرے کریلے کو نعمت سمجھتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا از برائے خدا تیل کی چیزون سے تو ہمکو معاف ہی رکھیے گا۔ ایک تو یون ہی آگ برس رہی ہی دوسرے ہم گنوار لوگ تیل کے عادی نہین۔ اچار ہم اپنے ساتھ لیتے آئینگے۔

مہراج۔ نہین اچار نہین۔ جو ہم کہین وہ ساتھ لیتے آئیو اچار وچار نہ لانا۔

نواب۔ تو یہ ہماری راے پر رکھو۔ ہم مچھلی یا کباب یا قورمہ اسی قسم کی کوئی شی لیتے آئینگے۔

مہراج۔ کیا مجال ہی۔ یہ ہمارے یہان نہین۔ ہان شراب لیتے آؤ تو کیا مضائقہ ہی۔

نواب۔ ایسی تیسی آپ کی شراب کی آدھی درجن بوتلین منگوا رکھنا۔ اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ بھی ضرور ضرور ہون۔

مہراج۔ بھلا ایک بات تو سنو۔ پانی مین اگر کیوڑا ہو تو حرج تو نہین ہی۔

آغا۔ ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا کیوڑا ہرگز نہ ہو۔

اختر۔ حرام مطلق ہی۔ کیوڑے کے نام سے نفرت ہی اور بڑے نقصان کی شی ہی۔

مہراج۔ جبھی تو مین سوچا کہ دریافت تو کرے مہراج بلی آخر کو وہی ہوا۔

عمن۔ سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا۔ کیوڑا بھلا ہم لوگ چھوتے ہین ہاتھ سے ارے توبہ۔

راوی۔ منشی مہراج بلی کو پورا پورا یقین ہو گیا کہ کیوڑا ان لوگون مین حرام ہی۔ واہ ری عقل۔

منشی مہراج بلی بڑے جز رس آدمی تھے۔ چمڑی جائے اور دمڑی نہ جائے۔ سوچے کہ آدھی درجن شراب منگوانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہی۔ اگر ہوسکی منگواتے ہین تو پندرہ روپیہ سے کم کو نہ آئیگی۔ اور اگر اولڈ ٹام ہو تو بھی ساڑھے دس روپیہ کے ساتھ جائیگی۔ اور اگر اکشا نمبر ون ہو تو بھی کم سے کم اکیس روپیے خرچ ہونگے اور رم پلا نہین سکتے۔ شامپین مین تو اُدھڑ جائینگے۔ اسکا تو کوئی ذکر ہی نہین ہی۔ کھانا الگ اور شراب کی قیمت الگ۔ یہ بہت بڑھ جائیگا اور بڑا روپیہ صرف ہوگا

اتنے مین نوابصاحب نے ایسا سخت سوال کیا کہ مہراج بلی کے ہوش اُڑ گئے۔ پوچھا۔ (اور طائفہ کون کون ہوگا)۔

مہراج۔ (مہراج سر کھجلا کر) طائفہ! دیکھیے۔

آغا۔ مشتری۔ انسے بڑھکر خوش گلو اور کون ہی۔ اگر گانا سننے کا شوق ہی تو اُنھین کو بلائیے۔ ورنہ فضول ہی۔

منشی مہراج بلی سوچے کہ اگر اُنکو بلایا تو بیس بائیس کی ٹھک جائیگی کچھ دیر غور کر کے کہا منّے خان کو بلوائینگے۔

نواب صاحب نے قہقہہ لگایا اور کہا پھر سیدی سلیمان کو بلوائیے۔ وہ بھی بڑا خوش گلو اور نازک آواز آدمی ہی میان مرد کے گانے مین تو ہمکو مزہ نہین آتا اس سے شاہ مینا کی درگاہ کیون نہ چلے جائین۔

اب یہ چکرائے انھون نے چاہا تھا کہ چار پانچ روپیہ مین ٹال دین۔ مگر وہ لوگ کب مانتے ہین۔ کہا صاحب سنیے ہم بتائین یہ دعوت کرنے والے کی راے پر موقوف ہی۔ آپ لوگون کو اس سے کیا بحث ہی۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان خوب یاد آیا ایک بات تو

بھول ہی گیا تھا۔ مربا کس کس قسم کا پسند ہی بھائی ابھی سے تیار کھو۔ ورنہ پھر شکایت نہ کرنا۔ دریافت کیا گیا کہ آپ کے گھر مین کس قسم کا مربا تیار ہی۔ فرمایا۔ حرفا ریوڑی کا اور آم کا حرفا ریوڑی کا مربا مہراج بلی کو بہت پسند تھا۔

ممن نے کہا حضور کروندے کا مربا تو کھایا ہی۔ مگر حرفا ریوڑی کا مربا نہین سُنا تھا۔

اتنے مین حسین علی خدمتگار نے آن کر عرض کیا۔ حضور ایک صاحب آتے ہین۔ ابھی گاڑی سے اُترے نہین ہین۔ ممن کو حکم ہوا جاکے دیکھو۔ میان ممن گاڑی کے پاس گئے جھک کر سلام کیا۔ اخاہ مسٹر محمد جان صاحب ہین حضور تو سُنا کہین باہر گئے تھے۔ آئیے تشریف لائیے۔ مسٹر محمد جان اُترے اور رپ رپ کرتے چلے کوٹ پتلون کالر۔ انگریزی ٹوپی۔ آتے ہی نوابصاحب سے بڑے تپاک سے مصافحہ ہوا۔

نواب۔ ول مسٹر۔ کہان گئے تھے۔ اور کب واپس آئے۔

مسٹر۔ ارے یار کچھ نہ پوچھو۔ ایک ریاست ہی نور پور۔ نور پور تو کیا اصل مین اندھیر پور ہی۔ رئیس خواب خرگوش مین کارپرداز عموماً انپڑھ۔ راشی۔ وہان ایک شخص جاکے گھسا۔ قوم کا خدا جانے جاٹ ہی کہ ہندوستانی ہی کہ بنگالی۔ مگر اُردو صاف نہین ہی۔ بڑا چالاک آدمی۔ سب کو دبا دیا۔ اور رئیس پر حاوی ہوگیا۔ ذرا رئیس کا رخ بگڑا پایا اور کہدیا۔ کہ آپکی اکل بے ضابطگیان جاکے جڑ دونگا حکام سے تو قدر وعافیت معلوم ہوگی۔ وہ بیچارہ سیدھا رئیس اُسکے بس مین آگیا اسنے انکو بھولا بالا جو پایا تو اور بھی شیر ہوگیا۔ آخر کار کئی لاکھ کا غبن نکلا۔ دھرے گئے ریاست کی طرف سے ہم منتخب کیے گئے۔ اب مین ایک ہفتے کی رخصت لیکر آیا ہون واللہ ایک ہی ذات شریف ہی اور پرلے سرے کا نمکحرام۔

نواب صاحب نے کہا آپ اسوقت خوب آگئے ہمارے ایک ہندو دوست ہین منشی مہراج بلی صاحب اُنکے ہان ہم مدعو ہین۔ بہت خوب آدمی ہین اور آپ کی بھی دعوت کرنا چاہتے ہین۔

ہان یار کیا کھلواؤ گے۔

منشی مہراج بلی صاحب کب چوکنے والے تھے کہا ایک تو لچئی کھلائینگے۔ اور جھولدار ترکاری کھلائینگے۔

مسٹر محمد جان بیرسٹرایٹ لا لچئی اور رسا کا نام سُنکر مسکرائے مگر انسے کبھی پہلے کی بے تکلفی نہ تھی۔ ہنسی کو ضبط کیا۔

نواب۔ ہان بھئی اور کیا کھلاؤ گے۔ بتاتے جاؤ یار تم تو چپ ہو رہے۔

مہراج۔ اور کیا کھلائینگے! ۔ اور۔ اور۔

نواب۔ یہ اور۔ اور کیا۔

بیرسٹر۔ بہت خوش خور معلوم ہوتے ہین آپ اور شوقین آدمی ہین۔

نواب۔ جی اُستاد ہین خاص پُرز کی کیا حقیقت ہی۔

لچئی کی دعوت

تیسرے روز حسب اقرار منشی مہراج بلی صاحب کے ہان نواب محمد عسکری صاحب اور داروغہ اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور ممن اور نواب رونق جنگ دو گاڑیون پر سوار ہوکر داخل ہوئے گاڑیان دروازے پر ٹھہرین۔ باری پھاٹک پر بیٹھا حقہ پی رہا تھا کوئی چوالیس پینتالیس برس کا سن۔ حسین علی خدمتگار نے پوچھا ارے منشی مہراج بلی صاحب

ہین - کہا کاوُجانی - حسین علی نے اسپر بڑا غصہ کیا - کاوَجانی
ابے دریافت کرکے بتا - "تون ابے تبے کاہے کرت ہو -
تمھار بسے ہین کچھ" نواب صاحب کو بھی غصہ آگیا - حکم دیا کہ
دے لتّر - حسین علی جھپٹا تو آغا صاحب نے غل مچا کر کہا
جانے دو جی جانے دو - کیون دنگا کرتے ہو - گنوار کے
مُنھ لگنا کیا معنی کوئی تمیزدار آدمی ہو تو اُس سے گنجایش
شکایت ہو - گنوار آدمی سے کیا شکایت - صریح مردود دیکھتا
ہی کہ دو چار رئیس زادے کھڑے ہین اور خود ڈٹا بیٹھا ہوا ہی
ایسے نوکر کی ایسی تیسی مردود کی -

یہ آواز سُنکر منشی مہراج بلی صاحب نے برآمدے سے
سر نکالا اور کہا آداب عرض ہی - یہ آج آپ لوگون نے کہان کا دھاوا
کردیا نواب صاحب نے کہا اَیْن! کہان کا دھاوا کردیا - کچھ واہی تو
نہین ہوا ہی بے - کہان کے دھاوے کی ایک ہی کہی - بے
نیچے آؤ یا دروازہ کھلواؤ - کہا بھائی صاحب بندے کو تو آج
فرصت نہین ہی - اب کسی اور دن کمترین کو سرفراز فرمائیے گا -

آغا - کچھ آپ واہی تو نہین ہوگئے ہین -

مہراج - واہی اس محلے مین رہتے نہین -

نواب - اب آپ کے پٹنے کے لچھن ہین -

مہراج - زیادہ بولوگے تو یہان سے ڈھیلے برساؤنگا
اسی لیے گلی والے مکان مین نہین بیٹھا آج - تم لوگ
اور مین نے کلوخ اندازی شروع کردی -

آغا - کلوخ اندازی! ڈھیلے بار دگانہ کھیلنگے لالہ روغن زرد
ہین نا - کلوخ اندازی کروگے تو دندان شکستگی ہم بھی کرینگے -
دل لگی نہین ہی - کلوخ اندازی مین فرق دان پر بن آئیگی -

الغرض منشی مہراج بلی صاحب کے ہان یہ سب داخل ہوے
اور جاتے ہی ایک کمرے مین اُڑنے لگی -

مہراج بلی نے دو بوتلین دیسی شراب کی منگوا رکھی تھین
اور دو بوتلین اولڈ ٹام کی -

نواب - ابے یہ دیسی شراب کیون منگوائی اکش نمبر ون
یا ہوسکی منگوائی ہوتی -

مہراج - بھئی اب تو یہی حاضر ہی -

ممن - ابے کیا کسی کو فقیر مقرر کیا ہی - حاضر ہی -

الغرض سبھون نے خوب اُڑائی اور چارون بوتلین
خالی کردین - اور سب کو اچھا سرور ہوگیا -

ممن - بھئی ہمین تو کچھ بھلا بھی نہ ہوا - خاک جو نشہ ہوا ہو
اور منگواؤ -

داروغہ - بس یہی تو خرابی کی نشانی ہی -

ممن - آپ ہمارے بارے مین دخل نہ دین -

داروغہ - اچھا بھئی تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی - ہم اب
کبھی نہ سمجھائینگے -

ممن - (بہکتے ہوئے) ابے جا - نہ سمجھائیے گا تو یہان
کیا بگڑے گا -

رونق جنگ - اچھا بھئی تو اب جانے دو - اب زیادہ
گفتگو مین بات بڑھے گی -

نواب - آخر یہ کیونکر معلوم ہو کہ ہم بھی پیے ہین -

رونق جنگ - بڑے افسوس کی بات ہی -

الغرض نواب صاحب نے جب یہ بدمزگی دیکھی تو رونق جنگ
اور آپ ایک دوسرے کمرے مین جاکے بیٹھے -

الغرض جب نشہ خوب جما تو آغا صاحب اور داروغہ نے
منشی مہراج بلی صاحب سے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا

کہ حضرت کھانا منگوایئے۔ فرمایا۔ اور ذرا سی پی لو۔ یار د جلدی کیا ہی۔ اُنھون نے کہا پئین کیا بُرے کا سر۔ کہنے لگے ذرا سی اور پی لو۔ بھئی واللہ بڑے ممسک ہو۔ ارے یار عزیز دعوت کرنا فرض ہی کیا تھا کون تمھارے گلے پر چھری پھیرتا تھا کہ ضرور دعوت کرو۔

تھوڑی دیر مین مہراج بلی نے ایک بوتل اور پیش کی کہا بھائی صاحب یہ بھی اک نایاب شی ہی چھٹن صاحب نے بوتل اِنسے لیکر گلاس مین شراب اُنڈیلی تو ناک بھون چڑھا کر بولے۔ ارے یہ تو دیسی ہی۔

کل حاضرین جلسہ نے تھڑی تھڑی کی۔ خدا تجھسے سمجھے ارے کمبخت تجھسے ڈھائی روپیہ کی ولایتی شراب نہین منگوائی جاتی۔

مہراج بلی نے کہا یارو دیسی شراب سے ولایتی شراب تیز ہوتی ہی اور ولایتی ہم لوگون کو مار ڈالتی ہی زہر کی خاصیت رکھتی ہی۔ اِسکو ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے۔

نواب صاحب نے انکو للکارا۔ آپ کی ایسی تیسی۔ کوئی گنوار مقرر کیا ہی۔ مہوے کی شراب بھلا کہین سیب اور انگور کی شراب ناب کا مقابلہ کر سکتی ہی۔ جان نکلی جاتی ہی مردود کی کوئی بھوکا تھا تیری دعوت کا۔ اگر احباب کی دعوت کی ہی تو جی کھول کے کھلاؤ پلاؤ۔ ورنہ بھائی صاحب نان خشک ہم سب کو اللہ کی عنایت سے میسر ہی۔

مہراج بلی نے خدمتگار کو آواز دی اور کہا ہمارے روز مرہ کے پینے کی چیز جا کے بازار سے لے آؤ۔ ایک بوتل جلدی سے لاؤ۔

خدمتگار روانہ ہوا۔ اب منشی مہراج بلی نے نوابصاحب کیطرف مخاطب ہو کر کہا کے حضرت اب آیئے ہمسے آپ سے شرط ہو جائے۔ اگر انگریزی شراب دیسی سے زیادہ مضر نکلے تو ہم جیتے۔ نہین آپ جیتے۔ پوچھا کیا کیا بدتے ہو۔ کہا جو جو بدو۔ کہا ایک ایک اشرفی۔ کہا منظور۔ مین بھر لونگا کہا مین بھی بھر لونگا۔ یہ مارو ہاتھ پر ہاتھ۔

نواب صاحب نے کہا کسی حکیم سے دریافت کر لو۔ کہا حکیم کیا جانے۔ کسی ڈاکٹر سے پوچھو۔

الغرض مسٹر محمد جان بیرسٹر سے انگریزی مین ڈاکٹر پرپوناتھ بوس کے نام خط لکھوایا گیا۔ تھوڑی دیر مین جواب آیا۔ مسٹر محمد جان نے پڑھکر کہا نواب صاحب آپ ایک اشرفی ہار گئے۔ انکو بڑا التعجب ہوا۔ اَیَن! کیا لکھا ہی پڑھیئے تو سہی کہا لکھتے ہین کہ کثرت دونون کی بُری۔ دیسی ہو یا ولایتی۔ مگر ولایتی شراب دیسی کی نسبت زیادہ مضر ہی دیسی شراب اسقدر ضرر رسان نہین جسقدر ولایتی شراب ضرر رسان ہی اور اگر عمدہ عمدہ نسخون کے مطابق کشید کرائی جائے اور بھبکے اچھے ہون اور خوب اُڑ نہ گئی ہو تو ولایتی شراب کی کوئی اصل اور حقیقت نہین ہی۔ مگر مجھے تعجب ہی کہ نوابصاحب اور یہ سوال۔ کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی خدا خیر کرے شراب کا نام بُرا دیسی ہو یا ولایتی۔ اب تو مہراج بلی شیر ہو گئے کیون بچہ کیا کہتے تھے ہم۔ ہمسے اور بحث۔ شہید مردون سے دل لگی۔ لے اب ایک جی پور کی اشرفی منگوایئے کھری۔

آغا صاحب نے کہا یار اینجانب بہت ہی سستے چھوٹے واللہ مین خود بدنے کو تھا۔ مگر خدا نے بڑا رحم کیا ایک اشرفی کی کوئی بات نہ تھی۔ مگر جھیپ کتنی ہوتی ہی۔ مہراج بلی مزے مین رہے دو روپیے سے زیادہ ایسے جُز رس آدمی نہین

خرچنے دو کے عوض بائیس پائے کتنا بڑا منافع ہوا ہی۔

نواب صاحب نے کہا۔ جی منافع کے بھروسے بھی نہ بھولیے گا۔ یہ اشرفی کیا انکو دے ڈالی جائیگی۔ ضرور منھ دھو رکھین اس اشرفی مین ایک دن خوش روزہ ہوگا اور آپ کیا سمجھے تھے کہ انکے حوالے کر دی جائیگی۔ بجا ہی انکی ایسی تیسی۔ ٹکے کی لچی اور ـــــ لاحول ولا قوۃ۔ وہ ولندیزی نام کس بھکوے کو یاد ہین۔ کیا کہا تھا۔ ارے میان وہ کس قسم کی ترکاری کہی تھی ذرا نام لینا۔

ممن نے کہا حضور جھولدار۔ اسپر قہقہہ پڑا بھئی یہ نیا نام سُنا۔ مگر وہ لچی اور جھولدار رسا ہی کہان۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی کی بارن آئی کہا گھر مان پوچھتی ہین کہ میدہ اور گھیوا در ترکاری کب تلک منگھیو۔ اُئین! اب تو سب چکرائے۔ ارے ظالم ہم تو سمجھے تھے کہ کھانا پک گیا ہوگا۔ ابھی گھی اور میدہ اور ترکاری ہی کی پکار ہی۔ واللہ مار ڈالا۔

مہراج بلی سخت جھینپے۔ بارن کو ایک ڈانٹ بتائی اور زنان خانے مین گئے۔ تو اِن لوگون کے کان مین دور کی آواز آئی کہ کاہے واسطے تم بارن کو بھیجا ہی۔ تم بیوکوف عورت۔ یو بلڈی فول۔

اسکے جواب مین ایک عورت نے کہا۔ جو ہمسے اول پھول بکیونا تو بھائی کرپا ہمسے بنیے نا۔ کوئ تمھار لونڈی ہی کہ تھار دیا کھات ہی۔ آئے وہان سے بڑے دوئی ٹکے نہ گھی منگوئیو نہ میدہ لچی کاؤ تمھار مونڑ پکیے۔ اسکے جواب مین کوئی آواز نہ آئی۔ اور یہان لوگون کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے بُرا حال تھا۔

آغا۔ بیوی نے تو خوب ڈانٹ بتائی واللہ۔

نواب۔ جو ہمسے اول پھول بکیو نہ تو بنیے نا۔

ممن۔ (قہقہہ لگاکر) پہلے تو بہت شیر بنے ہوئے تھے۔

آغا۔ (ہنسکر) اور بلڈی فول جورو کو بھی کہتے ہین آپ مگر واللہ اُسنے بھی کیا ڈانٹ بتائی ہی۔ ہمسے اول پھول بکیو تو بنیے نا بھائی کرپا۔

چھٹن۔ (قہقہہ لگاکر) آئے وہان سے بڑے دوئی ٹکے۔

آغا۔ یہ لطیفہ سب سے بڑھ گیا کہ نہ گھیو نہ میدہ لچی کاؤ تھار مونڑ پکیۓ۔ مگر کھابدا۔ زن مرید یار۔

نواب۔ شاید بیوی نہ ہون انکی کوئی اور ہون۔

مسخرہ۔ کیا بات پیدا کی ہی حضور نے۔ بیوی نہین والدۂ شریف ہونگی۔ مہراج بلی کی بھئی کیا سوجھ بوجھ ہی واللہ حضور خوب سمجھتے ہین۔

اسپر سب کے سب نے پھر قہقہہ لگایا۔

داروغہ نے کہا حضور ضرور انکی بیوی ہی۔ بیوی کے سوا اور اس قسم کی گفتگو کون کر سکتا ہی اسپر پھر قہقہہ پڑا۔ اور ممن نے کہا واہ بھئی کا شو بھائی واہ سچ کہتے ہو۔ بیوی کے سوا اور کون کہسکتا ہی بھلا کہ کیا تمھار دیا کھات ہی۔

ممن۔ یہ بھی خوب ہوئی کھانا کیا تمھار اسر پکے۔ بیشک بیوی کی ایسی ہی تقریر ہوا کرتی ہی۔

داروغہ۔ کسی قدر جھینپے کہا حضرت آپ لوگ لاکھ کہیے طرز گفتگو سے تو یہی ظاہر ہوتا ہی کہ انکی بیوی ہین اور آگے خدا جانے۔

نواب۔ اسمین تو کوئی شک نہین ہی۔ بیوی تو ضرور ہی مگر بیوی کاہے کو ہی میان ہی۔

ممن - کیا کیا او کھیان آئی ہی واللہ کیون نہو۔
آغا - اچھی بیوی ملی ہی بینی سر کوب۔
تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے
سب نے ہنسی ضبط کی کہ اسوقت جھیپا اور جھلایا ہوا ہی زیادہ
نہ چھیڑنا چاہیے ورنہ بگڑ جائیگا۔
اتنے مین آدمی بوتل لیکر آیا - یہ بھی اولڈ ٹام کی بوتل
تھی - ممن نے بوتل لیکر کھولی اور ایک گلاس مین مین پگ
کے قریب اُنڈیل کر برف ملائی - اور منشی مہراج بلی
کی خدمت مین پیش کی۔
مہراج - آپ سب صاحب نوش فرمائین آغا صاحب
کو دیجیے مین ابھی نہ پیونگا۔
آغا - نہین پہلے تم ہی پیو - ہمارے سر کی قسم جو نہ پیئے۔
مہراج - بہت اچھا - الامر فوق ادب ست -
راوی - ماشاء اللہ ترکی بولنا کیا فرض ہی اُردو تو اچھی طرح
بول نہین سکتے - عربی کی ٹانگ ضرور توڑینگے صحبت مین
بیٹھتے بیٹھتے اُردو فصاحت کے ساتھ بولنے لگے تھے - مگر
ہٹ کہان جائے الامر فوق الادب کے عوض الامر فوق ادبست
اس است نے کیا لطف دیا ہی۔
جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو مہراج بلی نے کہا
یار ممن نے کیون چھولیا - ہم دوسرے گلاس مین پئینگے -
نواب صاحب نے کہا واہی ہی - اُڑا جا۔
مہراج بلی نے دو دفعہ کرکے پی اور گلاس فرش پر
رکھدیا اور بہت خوش ہوئے۔
ممن نے کہا حضور میرے ایک دوست ہین - مخمور
تخلص کرتے ہین اُنکے ایک دوست منشی قربان حسین صاحب
قربان نے اُنکی دعوت کی اور اصرار بلیغ کیا کہ پرسون سوا نو بجے
ضرور قدم رنجہ فرمائیے گا ورنہ ہمین ملال ہوگا - یہ بیچارے
اپنے آقا سے رخصت لیکر ٹھیک وقت پر اپنے میزبان کے
گھر چلے تو مکان سے تھوڑے فاصلے پر اُنکے میزبان منشی
قربان حسین صاحب ملے - دو صاحب ہمراہ تھے دونون
شاعر ایک مولوی بھبوکا - دوسرے میان کمل - اُنکو
دیکھتے ہی منشی قربان حسین صاحب نے بڑی حیرت کے
ساتھ پوچھا حضرت آپ اسوقت کہان - ادھر کہان بھول پڑے
آپ - اب تو یہ چکرائے - کہا آپ کہان تشریف لیے جاتے
ہین - فرمایا مین تو ایک مجلس مین جاتا ہون پوچھا آئیے گا
کب تک - کہا یہ نہین عرض کرسکتا - اور بھی کئی کام ہین
شام تک شاید آنا ہو - تب تو یہ بگڑے کہا کچھ آپ
پاگل ہوگئے ہین - ابھی کھانے کا بندوبست کرو - بھوکے
شریف سے زیادہ خطرناک کوئی نہین ہوتا - چارون صاحب
چلے تو یون مسکوٹ ہونے لگی -
قربان - بھئی اب اِنکو کہان کھانا کھلوائین -
کمل - بس حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ -
بھبوکا - اسوقت پکنا تو محال ہی اور نہاری کا اب وقت
نہین رہا - پھر اِنکے واسطے کچھ اور بندوبست کرنا چاہیے
بھائی صاحب -
قربان - اب سردست کیا بندوبست ہوسکتا ہی -
کمل - اچھا گھر تک تو چلیے - سامنے تو ہی -
منشی قربان صاحب اپنے مکان پر داخل ہوئے
ماما کو بُلا کر دریافت کیا - کہو کچھ بچا بچایا ہی -
ماما نے کہا میان ہمارے ہان باسی بچتا ہی نہین اب

منشی مخمور صاحب گھبرائے اور بہت ہی جھلائے کہ ایک تو مارے بھوک کے آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین۔ اور اُسپر طرہ یہ کہ چپتیان ہوتی ہین نہ باسی بچے نہ کُتا کھائے۔

منشی قربان صاحب نے پوچھا ارے کوئی شی بچی بچائی ہی ماما جوان عورت اور نمکین تھی اور منشی قربان صاحب کی منظور نظر اور مطبوع طبع۔ کہتی کیا ہی کہ شیرا کے کھانے کے چھیچھڑے بچے ہین کہیے بھجوا دون۔ یک نشد دو شد اور ابکی کھُلی کھُلی۔ مخمور دل مین اور جلے۔ منشی قربان صاحب نے فرمایا کہ جاکے گھر مین دریافت کرو۔

ماما پھر واپس آئی کہا حضور تلی اردیان تھوڑی سی ہین کہاے آؤ۔ اُسنے کہا ادی یہ کون موا پٹو کھائیگا خالی خولی اردیان۔ ایک اور ہوئی۔ تھوڑی دیر مین ماما اردیان لائی چار قتلے مگر عمدہ پکے ہوے۔ حکم ہوا کہ ذری سامنے سے جھمن گنڈیری والے کو تو بلا لاؤ جھمن آیا۔ پوچھا گنڈیریان ہین کہا اِس بکھت کہان۔ نہ پونڈا نہ گنڈیری۔ کہا بھئی گرہین ہین دہی لاؤ۔ وہ جاکے کوئی بیس بائیس گرہین لے آیا۔ پھر ماما کو حکم ہوا۔ دیکھو پڑوس مین کوئی شی پکی ہو تو لاؤ۔ تھوڑی دیر مین وہ دہی کا مٹھا ہمسائی سے لائی۔ مگر آٹھ دس چھچے سے زیادہ نہین۔ پھر حکم ہوا محمد دموچی کے ہان دیکھو کچھ ہو تو لاؤ۔ اب یہ اپنے دل مین جل رہے ہین کہ کیا اچھی دعوت ہی اور کس اعزاز کے ساتھ۔ میزبان پیش آئے خیر محمد دموچی کے ہان سے دو چپاتیان آئین۔ مگر باسی بلکہ تباسی اور سخت ایسی جیسے پُرانے جوتے کا چمڑا۔ اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا۔ تیل مین پکی ہوئی وہ بھی سڑی ہوئی۔

الغرض تلی اردیون کے چار قتلے اور بیس بائیس گرہین اور دہی کا مٹھا اور چپاتیان اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا یہ سب چیزین میان مخمور کے سامنے رکھی گئین۔

انھون نے تلی اردیان تو چکھین اور چپاتیان میزبان کے مُنھ پر مارین اور گرہین میان تکمل کے سر پر لگائین اور کانڈل کا ساگ مولوی بجبو کا کے سر پر ٹپکا۔ اور مٹھے سے اُس ماما مردار کو سر سے پانوُن تک نہلا دیا۔

نواب۔ کیون بھئی مہراج بلی یہ کیس پر ہوئی۔

مسخرہ۔ اب اُنسے کیا پوچھتے ہین حضور۔ مگر ماما والی پھبتی تو اُس بارن پر ضرور رہوئی واللہ۔ اور خوب ہوئی۔ کیون خداوند کیسی کہی۔ سہ

ہا تھہ لا نواب کیون کیسی کہی
پھبتی ہی نایاب کیون کیسی کہی
منشی مہراج بلی کے حضور
جمع ہین احباب کیون کیسی کہی

بلی نہین ناحول ولا قوۃ بَلّی بَلّی بفتح لام بے نقط دکسر یاے نقطتین یعنی دو نقطہ دتشدید لام۔

نواب۔ اچھے لوگون کی دعوت کی تمنے۔ کھائین اور غرّائین یہ ناشکری کیا زمانہ ہی بھئی۔

نواب صاحب نے منشی مہراج بلی سے کہا بھائی صاحب اگر آپ کے ہان کھانے مین عرصہ ہو تو بندہ گھر سے منگوائے باہر تو آج معمولی کھانا مولوی صاحب لدرموذن اور پڑوس کی بوڑھی سیدانی اور علاقے کے منیجر وغیرہ کے لیے پکا ہوگا۔ دو ایک طرح کا سالن۔ اور پلاؤ۔ اور میٹھے چانول۔ چپاتی دال وغیرہ۔

بہر کیف کھانا تو وقت پر ملیگا۔ اور یہان اسوقت

کھر صحن سی ہو رہی ہی کچھ تو کھلوا ظالم۔ کہا اچھا ٹھہر دلاتے ہین
زنانے مین گئے اور بیوی سے پوچھا۔ کہو کوئی شی کھانے کی ہی۔
بیوی۔ اب بھوت تمھارا سر پر سے۔؟
مہراج۔ بھوت ہمپر سوار تھا کہ ہمپر۔
راوی۔ بجا ارشاد ہوا۔
بیوی۔ ذرا ذرا سی بات پر جامے سے باہر ہوے جاتے تھے۔
مہراج۔ تم تو بیوقوف ہو۔ ہمکو اپنے ماتحتون کے ڈانٹنے ڈپٹنے
کی عادت ہی نا۔ بس اسی سبب سے تمکو بھی کبھی کبھی
ڈپٹ دیتے ہین۔ اسمین کون بُری بات ہی۔
بیوی۔ مین ایسے ڈپٹنے مین نہین آتی۔
راوی۔ اصل زبان تو اِن دونون کی گنواری ہے۔ مگر
اہل اسلام کی صحبت مین مہراج بلی کی زبان شستہ ہوگئی
اور انکی صحبت مین انکی بیوی کی زبان درست ہوگئی۔

می ہی گلزار ہی ساقی ہی گھٹا چھائی ہی
کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہراج بلی صاحب المشتہر بہ لالہ روغن زرد کے دولتخانۂ
حماقت کاشانہ مین ایک رقاصۂ جادو جمال رشک لعبتان
چین مشتری خصال نوعمر خوش گلو نازک آواز عنبر موجانستان
تانین لے رہی ہی اور حاضرین جلسہ جنمین غیر کا گذر نہ تھا
ہر تان پر وجد کرتے سر ہلاتے اور تعریفین کرتے تھے۔
اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے دعوت تو کردی
مگر روپیہ صرف کرتے ہوے جان نکلتی تھی لیکن شراب
جو پی تو یہ سوجھی کہ حاتم کی قبر پر لات مارین فوراً حکم دیا کہ
جسقدر خوش گلو عورتین ملین سب کو لاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔
شہر بھر کو معلوم تھا کہ منشی مہراج بلی امیر آدمی ہین جسکے ہان

آدمی گیا فوراً حاضر۔ اب جلسے مین جو ہی سرور سرخوش تردماغ۔ ع

شرابی جمع ہین میخانہ مین ٹوپی اُچھلتی ہی

مہراج۔ بھئی شراب کے شعر ہون۔ اسوقت۔ سہ

کفِ سیمین مین اُس پریوش کے
پھول ہی ساغر شراب نہین

نواب۔ یار ذرا سننے تو دو۔ تم تو بک بک کرتے ہو۔
آغا۔ یہ بڑی بُری ترخ ہی واللہ۔
نواب۔ لطف صحبت ہی سے نہین واقف ہو تم۔
حمن۔ حضور لطف صحبت تو یہ ہی کہ احباب بذلہ سنج جمع ہون
اور دل لگی ہو رہی ہو۔
مہراج۔ بات نہین کرنے دیتا ظالم۔
نواب۔ بھئی یا تو گانا سنو یا باتین کرو۔
مہراج۔ ہم خرما ہم ثواب۔ ع

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

نواب۔ بھئی کیا شعر ہوا ہی واللہ۔ مگر توبہ شکن اور کوئی ہوتے
ہونگے یہان توبہ سے کیا سروکار ہی یہان تو ہر وقت
بوتل ہاتھ مین ہو بقول نثار۔ سہ

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوئے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

نواب صاحب نے ایک مرتبہ اُس بت خوش گلو کے
گانے کی تعریف کر کے کہا واللہ گاتی تو کیا ہو موتی پروتی ہو۔
وہ حاضر جواب فوراً بولی۔ جی موتی پرونے کی کیا
حقیقت ہی مین انسان کے دلون کو چھیدتی ہون۔ ایک
ایک تان لہراتی ہوئی جاتی ہی۔
یہ بھی پیئے ہوئے تھی۔ خوب دھت۔ سرشار طبلیا

کہین جاتا ہی سارنگیا اور ہی ڈھرّے پر چلتا ہی- یہ اور ہی دُھن مین ہین- ایک ایک شعر کو دس[10] دس[10] بیس[20] بیس[20] مرتبہ گاتی ہین اور محفل مین قہقہے پر قہقہہ پڑ رہا ہی- یہ ہوش کسکو کہ لوگ کیا سمجھتے ہین اور یہ قہقہے کس پر پڑ رہے ہین-

اب سُنیے کہ یا تو آغا صاحب وغیرہ کا مارے بھوک کے دم نکلا جاتا تھا- یا اب جوگیون پر گپ اُڑائے تو بھوک پیاس قریب ہی نہین پھٹکتی ہی- کسکی بھوک اور کہان کی پیاس خیر منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے کہ دیکھین کھانا پک گیا یا نہین پکا- بڑی دیر ہو گئی-

مہراج- (اپنی بیوی سے پوچھا) اب کیا کسر ہی-

بیوی- یہو مُنھ کا لُکما ہی-

مہراج- ارے آخر کتنی کسر ہی-

بیوی- تم جاؤ یہان سے جب پک چُکی تو بلاے لیب-

مہراج- دیکھو ہنسی نہ ہونے پائے- ہنسی ہمار نہوے پائی ہان- جو ہمار ہنسی ہوئیے- تو تمھار و ہنسی ہوئیے- اور جو تمھار ہنسی ہوئیے تو ہمار و ہنسی ہوئیے- ہی کہ ناہین ہنسی ہوئیے سمجھیو-

بیوی- اب تم کا تو تنک سی پی کے چڑھ جات ہی- تم جاؤ یہان سے- ہم نہ پکاب-

مہراج- (ہاتھ جوڑ کر) منتی کرت ہون- (گاکر) منتی کرت ہون مین چیری ستاری- آن-

بیوی- (مسکراکر) کاہے کاپی جات ہو-

مہراج- نہین نہین اسوقت بدلی ہی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی- سکھری کا جی چاہتا ہی-

بیوی- (ہنسکر) ارے اب جاؤ یہان سے-

منشی مہراج بلی کو کچے گھڑے کی چڑھی تھی رسوئین مین بیٹھکر آپ نے گانا شروع کر دیا (منتی کرت ہون بار بار مین چیری ستار)

بارن- اب دنون کا پیے لاگے ہین-

بیوی- بُرا کرت ہین-

بارن- تم تو سمجھا تو ناہین ہو-

بیوی- کوؤ بچہ ہو تو سمجھائی-

مہراج- (نشے مین) اچھا ہم تمھارے بچّے-

بیوی- (بگڑ کر) ای ہٹو واہ- ایسا پینا کو تو کام کا- پیے آدمی تو اپنے ہوش مین رہے-

مہراج- چیری ستار مین چیری ستار- آن-

بیوی- (ہنسکر) مین کہت ہون تمکا ہوے کا گوا ہی- برے وہ ہو-

مہراج- مین چیری ستار- کہ گفتہ اند- ؎

سخیان را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

سمجھین- یعنی مردمانے کہ سخاوت پیشہ ہستند- آن مردم را در کف خویشتن روپیہ و اٹھنی و چونی نہ باشد کہ درم عبارت از زر و نیم زر (یعنی اٹھنّی) و دو نیم زر (یعنی چونّی) باشد-

جوگن آتی ہی پری بنکے پرستان کے بیچ
بھیرو مین مجھکو سُنا دے تو پرستان کے بیچ

گھر مین جتنی عورتین تھین سب قہقہے لگاتی تھین- مگر انکو اس سے کیا بحث تھی- انکو گانے اور تھرکنے اور مٹکنے سے سروکار تھا- دگر ہیچ-

بارن- اب تم کھانا نہ پکے دیہو-

بیوی - سب کھراب ہو جائیگا۔

مہراج - اچھا بتاؤ اوپر کون کون بیٹھا ہی - اسوقت کی بدلی نے توستم ڈھادیا کیا مزے کی بدلی ہی گھنگھور گھٹا چھائی ہی اور بادل کا گرجنا کیا مزہ دیتا ہی - ع

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہراج علی صاحب نے اپنی بیوی سے اصرار بلیغ کیا کہ تم اچھے اچھے کپڑے پہنکے خوب نکھر کے بیٹھو ہم اپنے دو ایک دوستون کو دکھائینگے کہ ہماری بیوی کیسی ہین -

انکی بیوی آگ بھبوکا ہو گئی کہا کچھ سڑی ہو گئے ہو تمکو تو ہوش نہین ہی کہ بک کیا رہے ہو - جوروا کو اورون کو دکھاؤگے -

مہراج - (ہاتھ جوڑکر) منتی کرت ہون مین چیری تہار -

بیوی - انکو ہو کیا گیا ہی - آج - کیا بکتے کیا ہو -

مہراج - منتی کرت ہون مین چیری تہار -

بیوی - دَئیا - یہ بکبت کا دہین -

بارن - ای کو ڈ گھر کی مہرارو کا دکھات پھرت ہی -

مہراج - مین چیری بنجاؤن تہار -

بارن - اب ہمرے پیچھے پڑگئے -

مہراج - ایک نظر ہم لوگون کو دکھادین - بس - ۵

سخیان زاموال برمے خورند
بخیلان غم سیم و زر مے خورند

اسوقت اس بدلی نے ہمین اپنے اوپر عاشق کرلیا کہ گفتہ اند -

برق ست وزالہ سیکدازا بر بہمنی
ساقی بیا بیا دبدہ جام یکمنی

میدانی جام یکمنی کرا گفتند ے -

بارن - اب بچارسی بولے لاگے - اب آپ -

مہراج - ہاتھ جورتا ہون ذرا نکھر کے بیٹھو -

بیوی - اب مین ڈولی منگواسکے بھاگ جاؤنگی - تمنے بہت دق کرر کھا ہی -

مہراج - بزمرہ مفروریان فراری نوشتہ روزنامچہ باشد در پولیس -

اتنے مین اُنکے خدمتگار نے آواز دی کہ نوابصاحب بلا رہے ہین جلدی آئیے -

بیوی - اچھا ہوا - کہین یہان سے جاؤ -

مہراج - دفان ہو جاؤ - منتی کرت ہون -

بیوی - (ہنسکر) ہنسی نکل جاتی ہی -

بارن - اور منکت کیسے ہین -

مہراج - ذرا خوب نکھر کے بیٹھو - منتی کرت بار بار مین چیری تہار -

بیوی - اب زیادہ بک بک کروگے تو مین سب کھانا اُٹھا کے پھینک دونگی -

الغرض مہراج علی باہر تشریف لائے تو نوابصاحب نے انسے کہا اتنی دیر کس بات مین لگائی ہم لوگون کا بھی خیال نہ رہا ایسے مزے مین آئے - کہا یار ہم تو ایک خرابی مین پھنسے ہوے تھے - پوچھا کیا خرابی تھی - کہا بیوی ہماری کہنے مین نہین ہین لاکھ لاکھ کہا کہ ذرا بن سنور کے بیٹھو - بھاری کپڑے پہنو ماتھے پر افشان چنو - دہ نکھار کرو کہ دُلھن بھی دیکھے تو شرما جائے - ہم ذرا اپنے دو ایک دوستون کو دکھائینگے کہ تم کیسی ہو وہ ایک نہین سنتی - اب مین اس فکر مین ہون کہ اگر تم لوگون کو نہ دکھاؤن تو تم اپنے دل مین ناراض ہوگے

اور اگر دکھاتا ہون تو وہ کہتی ہین کہ مین ڈولی منگا کے اپنے میکے بھاگ جاؤنگی - واللہ مین نے کوئی درجہ منت سماجت کا اُٹھا نہین رکھا - کم سے کم کوئی ہزار مرتبہ کہا ہوگا (منتی کرت بار بار مین چیری تہار) راضی ہو جاؤ - مگر نہین مانتین بھئی ہماری تو جان عذاب مین ہی کہ گفتہ اند - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اسپر فرمایشی قہقہہ پڑا - اور حاضرین جلسہ انکی بیوقوفی پر مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے -

نواب - اُف ارے یار مار ڈالا - یہ دل لگی بھی یاد رہیگی مگر تم سا بیوقوف زمانے بھر مین نہ ہوگا -

آغا - (قہقہہ لگاکر) منتی کرت بار بار مین چیری تہار - اور اس کہنے پر بھی راضی نہ ہوئین -

مہراج - واللہ یہ ناز نخرے تو ماں باپ کے بھی نہین اُٹھائے جاتے بڑے حیف کی بات ہی -

مسخرہ - تو آپ کی بیوی آپ کی والدہ شریف سے بھی بڑھ گئے ہین تو آپ کی نانی ہوئین -

اسپر پھر بڑے زور سے قہقہہ پڑا -

نواب - یہ اُسپر طرہ ہوا ہی -

اختر - بھئی یہ اُس سے بھی بڑھ کے ہوئی -

مہراج - (گبھراکر) آپ نے کیا ہمکو مسخرہ یا بیوقوف مقرر کیا ہی - کیا خوب - کاہے واسطے تم لوگ ہمپر قہقہہ زنی و خندہ زنی کرنے مانگتا - یو بلڈی فول -

آغا - ارے یار تو تم بات ہی وہ کرتے ہو کہ لاکھ ضبط کرو مگر پھر بھی ہنسی آجاتی ہی -

ممن - بیوقوفی تو خود کرتے ہو - اور دوسرون کو بُرا بھلا کہتے ہو بڑے گدھے ہو -

مہراج - تم خود گدھے ہوگے - پاگل -

ممن - بس بس اب آگے نہ بڑھنا - ذرا زبان سنبھالے رہیے نہین تو بات بڑھ جائیگی -

اختر - یار تم لوگ بڑے وہ ہو - اچھا خاصہ سمان بندھا ہوا تھا بیکے بگاڑ دیا -

نواب - بس اب جی چاہتا ہی کہ ایک دم سے ان دونون کو پیٹ چلون مزے مین فرق آگیا - کیا مزے سے گانا سُن رہے تھے واللہ -

آغا - یہ لوگ بڑے بدمزہ ہین - خصوص بیوقوفون کے قبلہ گاہ منشی مہراج بلی صاحب - ایسا بیوقوف اور ربوکھل آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا الّو کی دم فاختہ -

نواب صاحب نے کہا بھئی اب چپ ہو ذرا گانا سُننے دو (رقاصہ کی طرف اشارہ کرکے) ہان بیوی خدا کا واسطہ ذرا وہ ساون پھر گاؤ - کیا عمدہ ساون ہی -

اُس جادو جمال نے حسب فرمایش نواب صاحب پھر وہ ساون گانا شروع کیا -

جھولا کن ڈالوا امریان - جھولا کن ڈالو -
بدرا کارے مُرلا جھنکارے - بوندیان پڑین پھُیان پھُیان
جھولا کن ڈالوا مریان -
دو سکھی جھولین دو ہی جھلا دین - دو سکھی ہماری ڈارے گلے بہیان جھولا کن ڈالو -

نواب - واللہ کتنی پیاری آواز ہی - خوب گاتی ہو ہم تو عاشق ہو گئے -

رقاصہ - آداب عرض ہی - حضور قدردانی فرماتے ہین

اونڈی کس لائق ہی-
مہراج - واللہ اسوقت بادل کا گرجنا اور بجلی کا چمکنا اور
جھما جھم مینھ برسنا کیا مزہ دے رہا ہی-
نواب - پھر وحشت کی لی آپ نے-
مہراج - وحشت کی لی آپ نے - آپ چاہتے ہین کہ
ہمارا رنگ جمے - دوسرے کا رنگ نہ جمے - آپ توڑ دورے ڈالتے
ہین اور دوسرے کو منع کرتے ہین - بڑے اُستاد ہو یار -
اب سنیئے کہ ادھر تو نواب صاحب اور مہراج بلی اور
آغا محمد اطہر وغیرہ ناچ دیکھنے مین مصروف ہوے - اور
اختر اور ممن اور داروغہ علیحدہ جا کے بیٹھے اور یون
گفتگو کرنے لگے -
اختر - دیکھیئے ہمارے نواب صاحب بھی عجیب چیز ہین
جسکو ذرا اچھا دیکھا عاشق ہو گئے -
ممن - یہ تو بھئی سچ کہتے ہو -
داروغہ - یہ طوائف بھی کوئی چیز ہی - ذرا ناک نقشہ درست
ہی اور باقی سناٹا - لیکن ہمارے حضور اسپر بھی ریجھ گئے -
اختر - اجی اور تو اور مجذوبہ پر ریجھ گئے - بس حد ہو گئی
واللہ مانتا ہون -
ممن - اور قمرن کی الگ ہو گئی ہوئی ہی -
اختر - لو اُسپر تو دل سے فدا ہین -
داروغہ - کیا یہ عورتون کا طویلہ باندھینگے -
اختر - بھئی تماش بینون کا یہی دستور ہوتا ہی - تم کاشو
بھائی کیا جانو -
داروغہ - ارمان یہ سب دولت کے چونچلے ہین بے زر
عشق ٹین ٹین -

اختر - تم کیا کہتے ہو یہ ہی -
ممن - اور مجھکو رہ رہ کے مہراج بلی پر ہنسی آتی ہی کہ اسکو
کیا ہو گیا ہی -
اختر - ہو کیا گیا ہی پاگل ہی - ایک تو کڑوا کریلا دوسرے
چڑھا نیم - ایک تو حضرت بیوقوف دوسرے اِن لوگون
کی صحبت - بس اور بھی خراب ہو گئے -
داروغہ - جسنے اپنی جورو کی مذمت کی اور چار غیرون
مین ذلیل کیا - میرے نزدیک تو اُس سے بڑھ کے دنیا
کے پردے پر بیوقوف نہ ہوگا -
اختر - واللہ سچ کہتے ہو -
ممن - اور پھر اُسپر طرہ یہ کہ اپنے تئین بڑا عقلمند اور
بڑا ہوشیار سمجھتے ہین -
داروغہ - بھئی یہ سب جھگڑے تو پڑین اپنی ایسی تیسی مین
اب یہ بتاؤ کہ کھانا کب ملیگا - یہان مارے بھوک کے
دم نکلا جاتا ہی -
اختر - اب کہے تو کون کہے نواب صاحب تو گانا سننے مین
مصروف ہین -
ممن - اجی ہم خود چل کے کہتے ہین - ہمارا تو مارے
بھوک کے بُرا حال ہی -
یہان تو ان لوگون کی آنتین مارے بھوک کے قل ہو اللہ
پڑھ رہی تھین اور منشی مہراج بلی کے ہان میدا گوندھا جاتا ہی
جھولدار رسا پکانے کے لیے ترکاری چھیلی جاتی ہی زین قند
مصنوعی بنانے کے لیے بیسن بھگویا گیا ہی مگر منشی مہراج بلی انکو
دلاسا دیتے جاتے ہین کہ بھائی صاحب یخنی نکل رہی ہی اور
جھولدار رسا تیاری پر ہی - اور اچار نکال رکھا ہی اور چٹنی

پس رہی ہی- آخر کار جب بڑی دیر ہو گئی تو نواب صاحب نے
داروغہ کو حکم دیا کہ گھر سے کوئی چیز لاؤ- جو کچھ پکا ہو سب اُٹھا لاؤ
انتظار نکرنا اُٹھا ہی لاؤ- داروغہ نے حسب الحکم ڈیوڑھی پر
آکے بکاول سے پوچھا کوئی شی تیار ہی- اُسنے کہا ابھی تو کوئی
چیز تیار نہین ہی- مولوی صاحب کے لیے گوشت پکا ہی
میتھی کا ساگ گوشت مین پکا ہی کوئی ڈیڑھ پاؤ کے قریب
کہا اُٹھا لاؤ- اور تین چار نان پاؤ- دو- بکاول نے ایک
پیالے مین گوشت رکھا اور چار نان پاؤ تولیے مین باندھکر
نفاست کے ساتھ گاڑی مین رکھ دیے-

راستے مین نواب چھٹن صاحب کا مکان ملا اُنکے ہان
بکاول کا دولما پکا تھا اور پلاؤ تیار تھا کوئی آدھ سیر پلاؤ
اور ڈیڑھ پاؤ دولما انکے ہان سے لیا اور سیدھے
منشی مہراج بلی صاحب کے یہان پہونچے-

حسین علی- داروغہ صاحب آن پہونچے-

ممن- جان مین جان آئی واللہ-

اختر- ارے بھئی کچھ لائے بھی ہو-

داروغہ- (زینے پر سے) بھائی کچھ نہین ملا-

ممن- ارے مار ڈالا ظالم-

نواب- لاحول ولا قوۃ-

مسٹر محمد جان- بازار سے کباب منگوائیے-

اتنے مین داروغہ صاحب اوپر آئے تو مائیس کے
ہاتھ مین یہ سب سامان لوگون نے دیکھا-

سب کے سب خوش ہو گئے- مہراج بلی نے کہا بھئی
یہ کھانا الگ رکھوا ابھی ایک ایک پگ اُڑے-

کھانا علیحدہ رکھوا دیا گیا تو مہراج بلی زنانے مین تشریف
لائے اور بیوی سے یون ہمکلام ہوے-

مہراج- جنابہ آج ہمارا کہنا کرو-

بیوی- ای کچھ تمکو سودا ہو گیا ہی-

مہراج- مین منتی کرت ہون تہار-

بارن- دُیا یہ انکا ہوے کا گواہی-

مہراج- ارے ہوئے گواہی جنون کے اب نکھرت ہو کہ
ناہین- دوئی چار احبابن کا دکھائب-

بارن- اچھا تم باہر جاؤ تو ہم انکا سمجھائے کے سنگار
کرائے کے بٹھائی- تُدا کوٹھے سے دیکھین-

مہراج- اور سُنیے گا- اور نہین تو کیا اندر کوئی گُھس آئیگا
کہ گفتہ اند- ع

ناوک نے تیرے صید نچھوڑا زمانے مین

بارن- اچھا جاؤ- ہم انکا ٹھیک کر راکھب-

مہراج- اچھا جاتا ہون- مگر ٹھیک کر رکھنا-

یہ کہکر منشی مہراج بلی صاحب باہر تشریف لائے اور
کمرے مین گئے وہان ہو حق مچ رہی تھی اور اختر گفتگو
کر رہے تھے کہ خداوند شیخ علی حزین اور مرزا رفیع السودا
ہمعصر تھے- ایک روز مرزا رفیع السودا شیخ علی حزین کی
ملاقات کو گئے- علی حزین کے دربان نے کہا اجازت
نہین ہی تو انھون نے یہ مصرع لکھکر بھیجا- ع

درِ درویش را دربان نباید

جواب آیا کہ- ع

بباید تا سگِ دنیا نیاید

آخر کو بلا لیا- انھون نے عرض کیا حضور کے کلام
سننے کا کمال مشتاق ہون- اگر حضور کچھ ارشاد فرمائین

تو بڑی مہربانی ہو۔
شیخ علی حزین نے پڑھا۔ ؎

ظالم بیا ببین تو درین انتظار ما
نرگس شگفتہ است بلوح مزار ما

مرزا رفیع السودا نے کہا یہ تو خاکسار دس برس ہوئے عرض کر چکا ہی کہا برخوان۔ تو سودا نے پڑھا۔

ظالم تو آکے دیکھ مرے انتظار کو
نرگس نے چھا لیا ہی ہمارے مزار کو

علی حزین چکرائے۔ دوسرا شعر پڑھا۔

آلودۂ قطرات عرق دیدہ جبین را
اختر ز فلک مے نگرد روے زمین را

رفیع السودا نے کہا حضور خاکسار یہ مضمون بھی بہت عرصہ ہوا عرض کر چکا ہی۔

آلودۂ قطرات عرق دیکھ جبین کو
اختر پڑے جھانکے ہین فلک پرسے زمین کو

اب علی حزین اور بھی چکرائے تیسرا شعر پڑھا۔

تیر تو چو زہ گرد کمانے بہ کمینے
یک صید نیاسود زمانے بہ زمینے

انھون نے کہا یہ بھی بندہ عرض کر چکا ہی جھلا کر فرمایا برخوان کہا۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بہت خوش ہوئے فرمایا کہ در پوچ گویان ہند جوابے اری
نواب۔ کیا خوب تعریف بھی کی تو ہجو کے ساتھ۔
ممن۔ حضور اس شعر شاعری مین بڑی کا لطف جاتا ہی

آغا۔ ہم تو حضرت چمکی لگائے جاتے ہین اور گانا بھی سنتے جاتے ہین۔
ممن۔ یہان بھی یہی حال ہی۔
داروغہ۔ ارے یار عزیز اب کچھ کھانا لائیگا یا نہین۔
ممن۔ بھئی آنتین قل ہو اللہ پڑھتی ہین۔
مہراج۔ ارے یار گئے تھے تو اسی لیے مگر استاد باتون مین پھنس گئے۔
ممن۔ تو یہ کھانا تو کھانے دو۔
نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ یہ تو ہو گئے ہین پاگل تم کھانا لاؤ۔ سب کے سب ٹوٹ پڑے۔ پر دل کا دولما خوب پکا تھا۔ دو ہی تین منٹ مین کھانے کا صفایا کر دیا
نواب۔ بھئی کیا اچھا دولما پکا ہی۔ مہراج بلی یار کچھ تو کھاؤ۔
ممن۔ حضور انکے کھلانے کی بس وہی ترکیب ہی۔
اختر۔ انکو لٹاؤ اور زبردستی کھلاؤ۔
ممن۔ یہ تو بے ادبی ہم سے نہ ہو سکے گی۔ ہان سرکار حکم دین تو کیا مضائقہ ہی۔
نواب۔ نہین جی۔ جانے بھی دو۔ لیکن اگر گھر سے نہ منگواتے تو بھوکون مرتے۔ معلوم ہوتا ہی انھون نے کچھ پکوایا نہ تھا کہ مبادا لوگ نہ آئین اور دام خراب جائین۔ آدمی کنجوس تو ہی۔ اب جب ہم لوگ آگئے تو میدا اور گھی اور ترکاری منگوائی۔ بڑا اُستاد ہی واللہ۔
مہراج۔ بھائی صاحب اصلیت تو یہی ہی بندہ جھوٹ کیون بولے یاران چوری نہ پیران دغا بازی بندہ سوچا کین تو یہان تیاری کر دن چالیس پچاس کے ماتھے جائے اور آپ لوگ نہ آئین تو چکما کا چکما ہوا اور سوختی کی سوختی۔

ممن - چالیس پچاس اکھانا تو اپنے گھر سے منگوایا یہ چالیس پچاس کا ہے مین خرچ ہوے -

مہراج - کچھ تمیز بھی ہی تمین چھ روپیے کا تو فقط گھی آیا ہی اور ایک روپیے کا دودھ اور دو روپیے کا قند سفید جی -

اختر - کیون جھوٹ بولتے ہو -

مہراج - اب آپ کو یقین نہین آتا - اسے لیجیے یہ فہرست موجود ہی -

قند سفید	شیر	برنج	گھی
عما ر	عہ ر	عہ ر	ے ر
روغن سیاہ	مصالح گرما گرم	مرچ سرخ	ہلدی
۸ ر	۸ ر	عہ ر	عہ ر
دہی	اروی	آلو	رتالو
۸ ر	۳ ر	۳ ر	۳ ر
بھنڈی	توری	شلجم	پرول
۳ ر	۳ ر	۳ ر	۳ ر
کندرو	کدو	لوکی	میدہ
۳ ر	۳ ر	۳ ر	عما ر
روا	آرد گندم	نمک	آبخورہ گلی
عما ر	عما ر	عہ ر	۴ ر
پیالہ گلی	برف	برگ تنبول	کیوڑا
۸ ر	۸ ر	۸ ر	۱۲ ر
الائچی خورد	چکنی ڈلی	ہ	میزان کل
۸ ر	۸ ر		عیہ ۱۴ ر

بائیس روپیہ چودہ آنہ کا یہ ٹھیک حساب ہی -

نواب - اور گھی تو تین ہی روپیہ کا لکھا ہی - تم تو چھ روپیہ کا بتاتے تھے -

مہراج - اب بائیس روپیے ہین اگر تین روپیہ جھوٹ ہوے تو کیا گناہ کیا -

نواب - اہاہاہا - مصالح گرما گرم -

ممن - واللہ - لاحول ولا قوۃ - حضور یہ زمانے بھر کا دروغ گو اور جھوٹا ہی -

اختر - خداوند یہ جھوٹی فہرست ہی -

چھٹن - اور خیر سے جو ایک شی بھی منگوائی ہو -

راوی - دیکھیے تھوڑی دیر مین معلوم ہی ہو جائیگا - ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی

اختر - اور کیون جناب منشی مہراج جی صاحب پکا کون رہا ہی زوجہ شریفہ -

مہراج - نہین بابو پورنچند کے اہتمام مین کھانا پک رہا ہی - رسوئیا پکاتا ہی اور وہ بتاتے جاتے ہین - بڑے خوش خور آدمی ہین اور کھانے کا بڑا شوق ہی -

صبح کو دو دو طرح کی دال پکتی ہی - ارہر کی بھی اور چنے کی بھی - اور شام کو چار چار صراحیان پانی کی بھری رہتی ہین - بس شوق کی انتہا ہی -

نواب - اخاہ چار صراحیان پانی کی - بھئی بڑے ہی خوش خور آدمی ہین -

مہراج - ایک ڈھولی پان کی منگواتے ہین - اور ایک مہینے بھر مین - اور گھر مین فقط ایک میان اور ایک بیوی -

چھٹن - میان بیوی مہینے ہی بھر مین ایک ڈھولی چکھ جاتے ہین تو صرف خوش خور ہی نہین بلکہ پان خور بھی ہین -

مہراج - اگر بدلی ہوئی اور کھچڑی کھانے کو جی چاہا تو

دو طرح کی کھچڑیاں پکواتے ہیں۔

بابو پورن چند صاحب جھولدار رسا اپنے ہاتھ سے خوب پکاتے ہیں۔

آغا محمد اطہر صاحب نے پوچھا یہ جھولدار رسا کیا بلا ہی بھئی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

مہراج بلی نے کہا بھئی گھبراتے کیون ہو جو کچھ پکا ہی سامنے آئیگا۔ ایک بہت ہی بڑے شوقین آدمی کو جو رئیس اعظم ہین اور خوش خور آپکے لیے مقرر کیا ہی پھر اب بھی کھانا نہ پسند آئے تو ہم کیا کرین اور بھائی صاحب لچئی اور جھولدار رسا اور توری تو واللہ ایسی پکی ہیگی کہ واہ۔

نواب۔ پکی ہیگی۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد۔

ممن۔ ای تو حضور کوئی شئ تو لائیے۔ یا صرف دلاسا دینے کے لیے یہ باتین ہین۔

مہراج بلی زنانے سے جاکے آلو اور تیل کا اچار آم کا لائے۔

نواب۔ خدا سمجھے تجھسے ارے یہ کیا لایا ہی۔

مہراج۔ پاگل ہو خاصے کھاؤ تو۔

پھلمن۔ کھائین کیا تمھارا سر۔

آغا۔ آپ کی ایسی تیسی کھائین۔

مہراج۔ اچھا ذرا چکھو تو۔

نواب۔ ابے تو نامعقول کیا کھائین تیل کی چیز۔ بڑے بیوقوف ہو۔

منشی مہراج بلی نے جو تیل کے اچار کی تعریف کرنی شروع کی تو نواب صاحب نے جھلا کر اچار کا پیالہ پھینکا تو نیچے جاکے گرا۔ کہا تم لوگون کو عمر بھر کھانے کا سلیقہ نہ آئیگا۔ تیل کا اچار بھی بھلے مانسون کا کھانا ہی کوئی۔ اور یہ آلو کی ترکاری۔ ارے گوشت نہین کھاتے ہو نہ کھاؤ جو کھاتے ہو وہ تو عمدہ کھاؤ۔ کھانا اور مسلمان۔ یہ لطافت تم لوگ کہان سے لاؤگے۔

منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب آپ لاکھ کہیے جھولدار رسا اور لچئی سے بڑھکر کھانا آپکے ہان بھی نہ پکتا ہوگا۔

آغا صاحب اور ممن نے کہا حضور واللہ اسوقت بڑا ہی جی چاہتا ہی کہ جھولدار رسا اور لچئی کھائین دیکھین تو کیسا پکتا ہی ہمنے تو نام بھی نہین سنا تھا۔ یا رعزیزو ایک لچئی تو لاؤ اِسوقت۔

مہراج بلی نے بارن کو آواز دی اور کہا لچئی لے آ تھوڑی سی لانا۔ ارے سُنا۔

بارن دس لچیان لیکر آئی۔

آغا۔ ارے بارن لچئی تو لائی ذرا سا جھولدار رسا بھی تو لاؤ جاکے۔

بارن۔ بنت ہی۔ جھولدار رسا ابھی ناہین بنا ہی اور سب بنی ہیگی۔

آغا۔ اور سنو تو تمھار مالکن کا نرا دست ہین۔

مہراج۔ ارے یار کیون مذاق کرت ہو۔

لچئی جو ان لوگون نے کھائی تو پسند کی اور کہا بھئی انصاف شرط ہی اچھی پکی ہین اور واقعی خوش ذائقہ ہین اور سوندھی۔ بھئی یہ کیونکر پکتی ہین۔

مہراج بلی نے کہا پہلے میدا گوندھا اُسکے بعد نمک اور زیرہ ملایا اور خوب گبڑا تے لیا۔ اور گبڑ کے گھی اور خمیر ملایا اور موین ملایا اور تل لین مگر تلنے والا ذرا ہوشیار ہونا چاہیے۔ آپکے خاص پڑا اور آپ ایسے گنوارون کا کام نہین ہی

نشی مہراج بلی ان لوگون کی ذرا ہی تعریف سے اسدرجہ خوش ہوئے کہ اکڑنے لگے۔ نواب صاحب کے خاص مُنہ کو کہ اُستاد آدمی تھا گنوار قرار دیا۔
آغا۔ یار ہمارے باورچی کو اپنی بارن کے سپرد کردو کہ اُسکو بھی پکانا آجائے۔
مہراج۔ اسکے کیا معنی (بگڑکر) مین سمجھا نہین۔
مسخرہ۔ مطلب یہ کہ اپنی بارن کو انکے باورچی کے سپرد کردو۔
مہراج۔ (سُرخ ہوکر) تشریح کیجیے اسکی۔
مسخرہ۔ حضور شاگردی کرینگے۔ اُنکے باورچی کو حضور کی بارن پکانا بتادیگی۔
مہراج۔ بجا ارشاد ہوا۔ مگر وہ ہتوئی کہان سے لائیگا وہ۔
مسخرہ۔ آپکی بیوی تو خوب سیکھی ہونگی۔
مہراج۔ یہ اُسپرطرّہ ہوا۔
مسخرہ۔ تو جناب اسمین مین نے کیا بھس ملادیا آپ بھی بڑے عقلمند ہین۔
مہراج۔ مین سب سمجھتا ہون۔
مسخرہ۔ آپ تو ناحق ناحق خفا ہوتے ہین۔
آخر کار خدا خدا کرکے لالہ روغن زرد دام حماقتہ سے بارن نے آنکے کہا کہ سب منگوا تو ن بلادت ہینگی کہن ہین جاے کے بلاے لاؤ۔ ورکھو کہ ٹھنڈا ہوا جاتا ہے لوگون نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ کہین آواز تو کان مین آئی۔
نشی مہراج بلی صاحب فتان و خیزان اندر تشریف لیگئے اور کل چیزون کو گرما گرم اور تیار پاکر بہت ہی خوش ہوے بیوی سے کہا جنابہ اسوقت جی چاہتا ہے کہ تمکو کچھ انعام دون روپیہ پیسا تو تم کیا کروگی۔ اسکی تمکو نہ خواہش ہے نہ ضرورت اب رہا زیور وہ تمھارے پاس کثرت سے ہے کسی کی قبیلہ اس طرح کا گہنا پہنکے نکلتی ہے بھلا۔ تو تو میری گوندنی ہے جان من۔ گوندنی کی طرح زیور سے لدی ہوئی۔ مگر سچ کہتا ہون اسوقت اس کھانے مین وہ خوشبو آرہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے گڑھل کا پھول ہے واللہ کیا خوشبو ہے۔
راوی۔ اس تعریف کے صدقے۔ کھانے کی خوشبو کو گڑھل کے پھول سے کیا مناسبت ہے۔ کشت زعفران کہتے تو کیا مضائقہ تھا۔
خیر۔ فرمایا کہ رنگت ایسی دی ہے کہ اگر زرد ہے تو بالکل جیسے پت جھاڑ کی پتیان اور سفید ہے تو بعینہ جیسے مبروص اور بھورا ہے تو بالکل جیسے پُرانی دیوار کا کوئلا۔ اور لال ہے تو بالکل جیسے تمھارے گالون کا رنگ اور سیاہ ہے تو بعینہ جیسے ہمارے منہ کے بال۔
نشی مہراج بلی صاحب کے آخری لطیفے پر انکی بیوی مسکرائین کہا تمھارے سر کے بال تو بہت ہی کالے ہین اسمین کیا جھوٹ ہے جو ایک دن کھجاب نہ لگاؤ تو ڈھونڈھے کریا کریا بال اُکو نہ ملے۔ کھجاب کے بھروسے کوئی جوان بن سکتا ہے بھلا۔ اچھا دوئی دن نہ تو لگاؤ تب جانی۔
نشی مہراج بلی بہت ہی جھیپے اور بیوی سے از بس ناراض ہوے۔ کاہے واسطے تم ہمکو بوڑھا سمجھا ہے لو بلڑی فول لوگ تم دو کوڑی کا سب کھانا کردیا۔
انکی بیوی تنگ مزاج عورت بگڑ گئین بہت ہی خفا کہا تم تو ہو گئے سٹری تمپر تو بھوت سوار ہوا ہے ہم سے

بہت باتین کریو تو ہم منگاے کے ڈولی اپنے میکے چلے جاب کے لاگے دو کوڑی کا کھانا کر دیا۔ دو کوڑی کا کھانا کر دیا رہوئیا نوکر راکھونا پھر۔ جان کا ہے کا کھسکی جات ہی بیسہر پٹ کی۔

اتنے مین منشی مہراج بلی نے دیکھا کہ بڑا غضب ہوا بیوی بگڑی جاتی ہین تو۔ ع

بگڑی ہوئی بات یون بنائی	

جنابہ تم ناحق ہمارے خلاف ہوتنے وہ کھانا پکایا ہی کہ خوشبو سے گڑھل کا پھول کھل گیا۔ اور جتنے دوست اسوقت ہمارے پاس آئے ہین وہ یہ خوشبو سونگھ کے کہتے ہین کہ یار مہراج بلی جس شخص کے ہاتھ کے کھانے مین اتنی خوشبو آتی ہو آسکی زلفون مین کہان تک خوشبو نہ آتی ہوگی۔ انکی بیوی کو یہ کلمہ سنکر کسیقدر غرور ہوا۔ اور یہ قاعدے کی بات ہی اس عیب سے بہت ہی کم آدمی بری ہین۔ انکو یقین ہوگیا کہ ہمنے جو کھانا پکایا ہی اسکی خوشبو ضرور دور تک گئی۔ اور جس جس نے سونگھی وہ پھڑک گیا بہت خوش ہوکر بولین کہ ایسا کبھی کھایا نہ ہوگا۔

مہراج بلی نے کہا جھولدار رسا مین ذرا پانی اور ڈال دو اور جو میٹھی چیزین پکی ہین اُنمین مٹھاس زیادہ کر دو۔ انکی بیوی نے کہا اب تم سڑی ہو۔ ہمکا اکل نہ بتاؤ بہت۔ اکل نہ سہور چلے ہین وہان سے جھولدار رسا مین پانی ڈالو اور گڑ ماسکر گبرڈو۔ تم جاے کے کھلاؤ تو۔ سب خوش ہوجائین اور نئے دانت آجائین تو سہی۔

اللہ رسے ترے غرور۔ الغرض منشی مہراج بلی اور بارن اور مہری ٹوکریون مین کھانا رکھ کے لیگئے۔ ٹوکریون کو دیکھکر پھبتیان ہونے لگین۔

ممن۔ اَین! ٹوکریون مین لائے ہو۔ بھئی مانتا ہون۔

اختر۔ ارے یار ہتے پر نہ ٹوکو از براے خدا کے لیئے۔

مسخرہ۔ از براے خدا کے لیے۔ از براے خدا کے لیے کے واسطے واہ واہ۔

اختر۔ لائیے حضور اس طرف لائیے ہم تقسیم کرینگے۔

نواب۔ اور یہ کھانچیان کسقدر صاف شفاف ہین واللہ یہ عمدہ بات ہی۔

چھٹن۔ پھر ٹوکا۔ اب کی آپ بدے تو۔ مگر یار یہ مہری تو نکیلی عورت ہی واللہ۔ بارن تو ادھیڑ ہی۔

بارن۔ ادھیڑ اور جوان کا تو ہمکا ٹھرے ساتھ بیاہ کری کا ہی۔ جوان ہین تو ہمرے میان کے کرم اور ادھیڑ ہین تو اُنکے کرم۔

ممن۔ جی دلگی نہین ہی۔ منشی مہراج بلی صاحب کی بارن ہی تیز کیون نہو صحبت کسکی ہی۔

مہراج۔ (اکڑ کر) اجی یہ تو یہ وہ جو کھڑی ہین بھیگی بلّی بنی ہوئی۔ ایسی طرار عورت تو ہمنے اتنا سن آیا آج تک دیکھی ہی نہین۔ واللہ آفت کی پرکالہ ہی۔

گو طرار ہاری قبیلہ بھی ہین مگر اسکی طراری بہت بڑھی ہوئی ہی۔ یہ شوخ ہی وہ ذری نستعلیق ہین۔ اسکی چال جیسے کڑی کمان کا تیر اور اُنکی چال جیسے اونٹنی چلتی ہی نزاکت کے ساتھ آہستہ آہستہ۔

اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

چھٹن۔ اجی یہ بھی گئی اپنی ایسی تیسی مین اور وہ بھی۔ اب مین کچھ کہہ بیٹھونگا ہان۔ اب کھانا کھانے دوگے یا بارن کے سراپا کا حال کہوگے۔ یہ ایسی ہی۔ اور وہ دیسی ہین

مہراج - آپ پاگل ہین دیکھنو تو بھوک پیاس بند ہو جائے -
نواب - تو بھئی دکھاو دیکھو - دکھاو واستاد تحسین واللہ -
مہراج - (یارن سے) یارن جاے کے بعد کے بن ٹھن کے
صحن مین بیٹھین - کوٹھے کا دروازہ کھول کے دور سے دکھا دینگے -
چھٹن - یہ کیا خبط ہی - کچھ سڑی ہو گیا ہی بے -
اتنے مین حمن اور داروغہ نے کہ بہت بھوکے تھے
ٹوکرون مین سے پلیان نکالن شروع کین اور سب کے سب
دیکھنے لگے کہ کیا کیا پکوایا ہی -
نواب - بھئی جھولدار رسا کہان ہی استاد -
مہراج - یہ - یہ جھولدار رسا ہی -
نواب - (چکھ کر) یار پکا تو خوب ہی بھئی مہراج بلی -
مہراج - ارے یار انگلیان چاٹوگے تم سب کے سب
پلاؤ اور شی ہی اور یہ شی دیگر ہی - پلاؤ تو سبھی پکا لیتے ہین
مگر جھولدار رسا -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

پلیئی تو سب کو پسند آئی - اور سب نے تعریف کی مگر
جھولدار رسا چکھ کر سب دم بخود ہو جاتے تھے کہ یہ ہی کیا بلا لیکن
منشی مہراج بلی کے بنانے کی غرض سے سب تعریف
کرتے تھے اگر انکو خدا نے ذرا بھی عقل دی ہوتی تو سمجھ جاتے
کہ یہ بجو بلیچ ہی مگر عقل سے وہان کیا سروکار کوسون دور -
نواب - یار یہ جھولدار رسا کی ترکیب تو ہمکو بتا دو -
اختر - حضور کیا آب و نمک ہی کہ واہ وا واہ -
حمن - اور پانی کسقدر موزون اور مناسب ہی -
مہراج - توری کا مزہ کیسا ہیگا -
اختر - توری سب سے بڑھ گیا ہیگا -

داروغہ - جی ہان توری بہت اچھا ہیگا -
چھٹن - توری پلاو کا گرد کرنے والا ہیگا -
مہراج - بڑی بات کہ پسند تو کیا سب صاحبون نے -
نواب - بھئی اک جھلک دکھا تو دو - ارے یار جیسے بدنیت
تم ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو -
مہراج - پاگل ہو خاصے ہم تو اسکو عیب ہی نہین سمجھتے
مگر یہ چھٹنوا ہمکا مانع آوت ہی - ارے یار آخر اسمین کیا حرج
کیا ہی - انکی بھی خوشی ہو جانے دو -
چھٹن - آپ تو مطلب کی بات چبا جاتے ہین ہم جھولدار
رسا کی ترکیب دریافت کرتے ہین آپ کچھ اور ہی فرماتے
ہین ترکیب بتاؤ گے یا بخل کروگے - سکھا دو بھائی تمھارا
احسان ہوگا - بھئی بڑے مزے کی شی ہی -
مہراج - تم تو بھئی چھٹن صاحب بخل سمجھتے ہو اور ہم ذیل کو
دو حرف سناتے ہین - سکھانے کو تو ہماری یارن یار سوئیا
بلکہ خود ہماری گھر مین مستعد ہین - یسی بات ہی - مگر وہ ہتو ٹی
ہرگز نہ آنے کی یار عزیز -
چھٹن - اجی آپ کی بلا سے -
مہراج - بھائی صاحب اصلیت یہ ہی کہ ادھر توری کو چھیلا اور
ابال لیا اور پانی ملا دیا - پاؤ بھر توری ہی تو دو سیر پانی
جھونک دیا اور نمک اور مرچ کی بگھار دی - اور جناب والا
ہلدی اوپر سے چھڑک دی -
مسخرنا - نمک اور مرچ کی بگھار دی - واہ بھئی لالہ
روغن زرد - واہ -
نواب - یار ترکیب تو خوب ہی -
چھٹن - اسمین کیا شک ہی - ہم تو بھائی صاحب ضرور

پکوایا کرینگے۔ اور یہ کیا شی ہی۔
مہراج۔ اجی بس کھاتے بھی جاؤ۔ یہ کیا شی ہی اور وہ کیا شی ہی۔ ایک شی عمدہ ہو تو بتاؤن دو چیزین عمدہ ہون تو بتاؤن۔ جو شی ہی اعلیٰ درجے کی ہی۔ جو چیز ہی نایاب ہی لوگ کہتے ہین صاحب۔ ع

	خداوندان نعمت را درم نیست	
	تھک مارتے ہین۔ ع	
	خدا پنج انگشت یکسان نکرد	

کیا سب ایک سے ہوتے ہین۔ ہم اُن خداوندان نعمت مین نہین ہین۔ جی جناب۔
نواب۔ تم تو فیاض آدمی ہو۔ مگر فضول خرچ۔
مہراج۔ (اکڑ کر) اور تباہ مین کاہے مین ہون یار عزیز۔
چھٹن۔ یہ کیا شی ہی بھائی بتاؤ۔ یہ ہی کیا۔
مہراج۔ یہ بیسن کے زمین قند ہین۔ گھی مین چھونک لگایا ہی اور اکثر ترکاریان تیل مین پکتی ہین وہ بھی خوب پکتی ہین۔
نواب۔ ہمکو تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ بڑے خوش خور ہین۔ یہ آج معلوم ہوا۔
مہراج۔ ابکی کھلائینگے تو اور بھی خوش ہو جاؤ گے۔
اختر۔ حضور ابکی کسی روز نواب صاحب کے باورچی کو بلوائین اور بارن سے کہین کہ اُسکو سکھا دے۔
مہراج۔ جب خوشی ہو۔ عرض کیا نا کہ گھر مین خود سکھا دینگی انسے کوئی پردہ ہی۔
نواب۔ تو وہ بیچاری باورچی کو کیون سکھائین وہ سکھائین تو ہمکو سکھائین۔ ہم حاضر ہین۔
مہراج۔ (مُنھ بنا کر) اسکے کیا معنی۔

نواب۔ بھئی آڑ مین سے وہ بتا دیا کرین۔
مہراج۔ اچھا خیر اسکا مضائقہ نہین۔ مین کچھ اور سمجھا تھا بھئی معاف کرنا۔
چھٹن۔ آپ ہمیشہ الٹی ہی سمجھتے ہین۔ کیا سمجھے تھے آپ۔
مہراج۔ ہم سمجھے تھے کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کر بیٹھنا چاہتے ہین۔ بس بندہ بد دماغ ہو گیا تھا۔

اسپر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور نواب صاحب اور میان اختر لوٹنے لگے۔ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ جو سوجھتی ہی نرالی۔ ساری خدائی سے انوکھی۔ کہنے لگے مین سمجھا تھا کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھیے گا۔ ماشاء اللہ۔ مگر بگڑتے بھی بہت جلد ہین اور قائل بھی بہت جلد ہو جاتے ہین۔ واہ لالہ روغن زرد واہ۔

منشی مہراج بلی صاحب پھر زنانے مین طلب کیے گئے انکی بیوی نے کہا یہ مہری اور بارن کو کیون لوگ چھیڑتے ہین وہ اپنے اچھے بھلے مانس اکٹھا ہوے ہین۔ مہری کا چھیڑنا کب کا بات ہی۔ ورہم کہدیا راہے کہ مہری کا نہ چھیڑو۔ انھون نے کہا ارے آپس کے لوگ ہین۔ جوان جوان اور ہنسوڑ اور مہری ہماری ہی ذرا رنگیلی اور جوان۔ لوگون نے ذرا چھیڑنا شروع کیا۔ بارن نے بھی تو خوب خوب سُنایا۔ اب تم اسکا خیال نکرو۔ آپسمین یارون مین ہنسی ہوا ہی کرتی ہی یہ کون بڑی بات ہی۔ جوان آدمی پر سب ہی کی آنکھ پڑتی ہی اب ہم ہی ہین چوک مین نکلے اور سب کی آنکھین ہم پر پڑنے لگین کہ کیا خوبصورت جوان آدمی جاتا ہی۔

بیوی نے ہنس کے کہا۔ بوڑھے مُنھ مہاسے لوگ دیکھین تماشے جوان آدمی بنے ہین۔ گھر کی ٹکلی اور باسی ساگ

شرم نہین آوت تمکا۔

منشی مہراج بلی صاحب بات بات پر بیوی کے سامنے جوان بنتے تھے۔ مگر وہ صاف صاف جواب دندان شکن دے دیا کرتی تھین اور انکو ناگوار گذرتا تھا۔ کہا اچھا گلوری بنا رکھو۔ یہ کہکر پھر جلسۂ احباب مین پہونچے۔

نواب۔ کہیے حضرت کیون یاد کیا تھا آپ کی مخدومہ مکرمہ نے۔

مہراج۔ پوچھتی تھین کھانا پسند آیا یا ناپسند ہمنے کہا پسند آیا اور لوگ چاہتے ہین کہ تم اُنکو بھی پکانا سکھادو کہا واہ ہم تو نہ سکھانے کے بس یہی دل لگی ہو رہی تھی بڑی ہنسوڑ عورت ہی بیوی ہماری۔

جب کھانے سے فراغت پائی تو پانی مانگا آپ نے باری اور خدمتگار کو حکم دیا کہ پانی لاؤ۔ وہ لوٹے لیکر آئے انھون نے کہا بھئی بیسن دانی۔ صابن (صابون) کچھ ہی یا یون ہی ہاتھ دھوئین۔ تسلا وسلا کچھ ہی یا نہین۔ ارے یہ تو بالکل گنوار ہی معلوم ہوتا ہی واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بڑا بیوقوف ہی۔

مہراج بلی بولے بھائی صاحب یہ نخرے تو چھپر پر رکھیے اور ہاتھ دھوئیے۔ ہاتھ دھونے کے بعد گلوریان آئین۔

نواب۔ ماشاء اللہ جیسی روح ویسے فرشتے ارے یہ بنگلے پان۔

مہراج۔ اچھا اب کھاؤ تو۔

اختر۔ بنگلے! لاحول ولا۔ دساوری منگواؤ صاحب۔ بڑے کنجوس ہو۔

مہراج۔ اجی حاضر مین حجت نہین۔ غائب کی تلاش نہین۔

چھٹن۔ حسین علی ہمارا خاصدان منگواؤ۔

نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب کے خاصدان کے پان نہایت عمدہ بنے ہوے۔ بسا ہوا کتھا۔ خوشبو۔ دساوری قیمتی پان۔ موٹی موٹی گلوریان۔ لیاقت اور نفاست سے ساتھ بنی ہوئین۔ ایک ایک دو دو سب مین تقسیم ہوئین۔

نواب۔ ذرا یہ گلوریان جاکے اپنی بیوی کو دکھاؤ تو کہ دیکھو یہ گلوریان ہین۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہ گلوریان کیا مال ہین وہ اگر اپنے ہاتھ سے بناتین تو دیکھتے آپ۔ وہ نادر بناتی ہی کہ مین کیا کہون۔

منشی مہراج بلی صاحب کے ہان اور تو سب ہین مگر نواب رونق جنگ بہادر کیون نہین ہین۔ وجہ یہ کہ نواب صاحب موصوف بھی آئے تھے لیکن ایک ضروری کام کے سبب سے انکو گھر واپس جانا پڑا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل احباب سے وعدہ کر لیا کہ نواب رونق جنگ بہادر کی علحدہ دعوت کرینگے کھانا وانا کھا کر بیٹھے تو پھر گانا شروع ہوا۔

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے ایک رقاصہ سے فرمایش کی کہ زنانے مین چلکر گاؤ۔ اُسنے فوراً منظور کر لیا اور کہا بسم اللہ۔ کوئی آدھ گھنٹہ زنانے مین گانا ہوا۔ جب وہ باہر آئی تو نواب صاحب اور آغا صاحب نے کہا کہو منشی مہراج بلی کی بیوی کو دیکھا کیسی ہین اُسنے کہا جی ہم لوگونکا یہ شیوہ نہین ہی کہ کسی کی بیوی کا حال بیان کرین۔

الغرض تھوڑی دیر تک گانا سُنکر نواب محمد عسکری صاحب نے منشی مہراج بلی کی بارن کو بلایا اور کہا دیکھو بارن گھر مین جاکے بھائی صاحب کو ہماری طرف سے بندگی کہو اور کہو ہم آپ کے

بڑے شکر گزار ہوے کہ آپ نے ہمارے لیے ایسا عمدہ
کھانا پکوایا۔ آپ کی قوم مین گوشت کوئی کھاتا نہین اس سے
آپ بھی مجبور ہین۔ مگر جو کچھ آپ کی قوم مین کھاتے ہین وہ
آپ نے ہمکو بکشادہ پیشانی کھلایا۔ خدا کرے آپکے
لڑکا ہو اور منشی مہراج بلی عقل سیکھ جائین۔

باران بھی ہنسی اور حاضرین جلسہ بھی ہنسے۔

باران نے جلکے بیوی سے کہا کہ کہن ہین کہ بھوجی سے
جاے کے کہو ہمار بندگی اور ہمکا جون کھلائن تون ہم سکرگجار
ہین۔ کلیا تو آپ کی کوم مان کوؤ کھادت ناہین ہی اور
کہن ہین کہ ـــ دیکھو ـــ دَیا ـــ ہمکا تو
بھائی یاد ناہین ہی۔

منشی مہراج بلی کی بیوی نے کہا اری ہم سنت رہاہین
تین جاکے کہہ کہ ــ استنے مین مہری بولی۔ بی ہم کیا
جاکے کہین۔ کہا اچھا جاکے کہہ کہ تم اور منشی بھائی بھائی ہو
وہ تمکا کھلائین۔ تم اُنکا۔ اسمین کون بات ہی۔ اور
اچھی دعا مانگی کہ اُنکا کھدا ے۔ (خدا) بَرکل دے۔

مہری نے جو باہر یہ آنکر پیغام کہا تو سب کے سب
کھلکھلا کر ہنس پڑے مگر منشی مہراج بلی صاحب جھینپنے کے
عوض اور مسرور ہوے کہا وہ تو آپ کی اس دعا سے
خوش ہو گئی ہونگی پوچھیے کیون اسوجہ سے کہ وہ خود ہمین
پاگل سمجھتی ہین بس وہ تو اُنکی راے کے مطابق ہوئی نا
بس پھڑک گئین بوٹی بوٹی پھڑک گئی اُنکی۔

مسخرے نے کہا حضور یہ فقرہ سنا بوٹی بوٹی پھڑک گئی
نواب صاحب نے کہا مہری ہمکو تو تم پسند ہو وہ ایک
حاضر جواب بولی اور آپ ہمکو پسند ہین۔

سب ہنس دیے منشی مہراج بلی صاحب سقدر خوش ہوے
کہ مہری کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ ذری بیٹھ جاؤ۔ دو دو چونچین تو
ذری ان لوگون سے لڑالو۔ اُسنے کہا کا مٹیر ہون کہ دو دو چونچین
لڑاون۔ اب جات ہون ناہین دیر ہوے جاسے
تو کھپا ہو جائینگی کہ تو کہان ہتی۔

نواب۔ تمھین قسم ہی انھین مہراج بلی کی۔

چھٹن۔ ہاتھ پکڑ لو جی۔ کیا زور کر سکتی ہی ہمسے۔

مہری۔ زور تو کر دون دیو سے مگر کاہے کے واسطے
ہاتھ تو تب پکڑو جب حکم نہ مانون۔ بٹھیی تو ہون۔ اب اور
کس کس بیٹھون۔

نواب۔ تمھاری بیوی گوری ہین کہ کالی۔

مہری۔ (ہنسکر) ہمکا ناہین معلوم گوری ہین کہ کاری
تمکا کاؤ ہی گوری ہین کہ کاری۔

نواب۔ تیری اس ہنسی کے صدقے ہو جاؤن مہری جان
واللہ کیا پیاری ہنسی ہی۔

مہری۔ (کھلکھلا کر) ای ہی بڑے مزے مین ہین ای وقت
ای واہ نواب۔

مسخرہ۔ مہری اپنے ہاتھ سے ایک گلوری تو بنا کے لاؤ۔

مہری۔ اپنے ہاتھ سے بنالاؤن کہ کوئی اور بنائے۔

مسخرہ۔ نہین۔ یہ شرط نہین ہی۔ اپنے ہی ان گورے
گورے پیارے پیارے ہاتھون سے بنالاؤ اک فرا ہاتھ
تو چوم لون۔

مہری۔ (ہاتھ بڑھا کر) لو چوم لو۔ چوم لو نا۔

مسخرہ۔ ہم ایسے خوش قسمت کہان پاؤ گی۔

مہری۔ اور ساٹھ برس کی تو تمھاری عمر ہوئی ہو گی بڑھؤ

اور ہاتھ چوستے ہو۔

مسخرہ۔ سُنا نہین ساٹھا اور پاٹھا۔ بوڑھا اور بالا۔

نواب محمد عسکری صاحب نے کہا یارو اب کیا قبالہ انکے مکان کا لکھواؤ گے۔ کھانا کھایا۔ گاوریان چکھین۔ شراب پی۔ گانا سنا۔ ہنسے بولے اتنی دیر بیٹھے۔ پھر اب کیا قبالہ لکھوانا منظور ہی۔ بس یہی ایک بات باقی رہگئی ہی۔ منشی مہراج بلی صاحب نے اصرار کیا کہ بیٹھئے ابھی جلدی کیا ہی۔ اور لوگ تو راضی ہوگئے۔ مگر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے کہا آپ لوگ پاگل ہوگئے ہین۔ بندہ پاگل نہین ہی۔ اتنی رات آئی اب ذرا چلکے لیٹین پوٹین۔

نواب صاحب اور ممن اور مسخر الدولہ فٹن پر سوار ہوے صدر مین نواب صاحب بیٹھے اور سامنے ممن اور مسخرہ۔ فٹن ہوا ہوئی ممن نے اس دعوت کا ذکر چھیڑا حضور دو چیزین تو واقعی ہتھیل تھین۔ ایک لُچی اور دوسرے نیبو کا اچار۔ اچار کا اچار اور چورن کا چورن نہایت ہی عمدہ بدرقہ ہی۔ اور لچی بھی خستہ اور خوش ذائقہ تھی۔ مگر ہندو لاکھ تدبیرین کرے مسلمانون کا سا کھانا کیا کھائیگا بھلا۔ جانتے ہی نہین۔ منشی مہراج بلی تو خیر گوشت نہین کھاتے۔ مگر وہ جو گوشت کھاتے ہین وہ کیا خاک کھاتے ہین بدتمیز کہارون یا گنوار برہمنون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہلدی اور لہسن اور پیاز اور پانی قلیہ بالکل پانی اور نمک بدمزہ۔ بدذائقہ۔ آب و نمک ٹھیک نہین۔ ہم آپ کھائین تو واللہ نہ کھایا جائے پھینک دینے کو جی چاہے۔ اور سنیئے وہ جو بڑے مشہور ہندو ہین وہ کیا خاک کھانا پکاتے ہین۔ پتیل کے برتنون مین بھلا گوشت کیا پکے گا۔ کھانا خدا نے مسلمانون کے لیے مخصوص کردیا ہی بعض بعض ہندوؤن کی قومون نے ہمارا چربا اُتارا ہی مگر وہ بات کہان اور نفاست اور سلیقہ یہ بھی ہندوؤن کو کھانے کا نہ آئے گا ہندو چند۔ لاکھ بڑھ جائین۔ مگر وہی چوکا۔ سامنے چولھے کی آنچ۔ رسوئی مین دھوان بھرا ہوا۔ کہین پانی کہین یہ کہین وہ پٹری پر اُکڑون بیٹھے کھا رہے ہین۔ ہم لوگون کی سی نفاست اور سلیقہ کجا۔

مسخرہ۔ حضور مین نے ان لوگون کے ہان کبھی کبھی کھانا کھایا ہی۔ دو کوڑی کا پکتا ہی مگر زعم اور دعوی بڑا کہ ہم ایسے اور ہم ایسے۔ مہراج بلی کو دیکھ لیا نا۔ یہ تو ان لوگون کا کھانا ہی اور پھر وہ بھی روزمرہ نہین نصیب ہوتا چھٹے چھ ماسے اور گلگلون پر جان دیتے ہین۔ میٹھی کی پوری کا بڑا شوق ہی اور کچالو کو تو اسقدر عزیز رکھتے ہین جیسے جان جسطرح ہم شامی کباب پر جان دیتے ہین یہ لوگ کچالو اور دہی بڑے کھاتے ہین اور تیل کا پکوان بھی انکے ہان ہوتا ہی۔

نواب صاحب نے کہا پرانے فشن کے ہندوؤن سے تو خیر اب یہ امید نہین ہوسکتی کہ وہ کھانے پینے مین ترقی کرین مگر ہان نوجوان تربیت یافتہ ہندوؤن کو ضرور چاہیے کہ اسمین اصلاح کرین۔ چوکے مین پٹڑے پر بیٹھکر کھانے کا رواج لاہور کی طرف نہین ہی۔ لاہور پر کیا فرض ہی کل پنجاب مین نہین ہی۔ دلی مین اکثر ہندوستون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین مشک کے پانی کا برابر رواج ہی۔ اس طرف تعصب کرتے ہین اور راجپوتانہ کے اکثر مقامون مین بڑے بڑے ہندو برابر مسلمان کے ہاتھ کا چھوا پانی پیتے ہین۔ نوجوانون کو اور نہین تو اس قدر تو ضرور اصلاح کرنی چاہیئے کہ کھانا نفاست اور سلیقے کے ساتھ کھائین۔

ممن ۔ حضور ان لوگون کے ہان جب کوئی تقریب ہو تو پھر دل لگی دیکھیے۔ وہ ہر بونگ مچتا ہی کہ الامان۔

مسخرہ ۔ جی ہان سلیقہ اور نفاست کہان سے لائین۔

نواب ۔ مگر اب کچھ دن سے بعض بعض تربیت یافتہ ہندو بھی ہمارا تتبع کرنے لگے ہین لیکن انکی کہاریان اور ہارنین بھی کس درجہ بدتمیز ہوتی ہین۔

ممن ۔ ای ہی۔ حضور نے دیکھا نہین کہ وہ ہاری بات کا سیدھا جواب نہین دیتا جیسے خود باتمیز ہوتے ہین ویسے خیر سے آدمی بھی ہوتے ہین مگر کچھ دن مین دیکھیے گا یہ لوگ بھی ترقی کرینگے۔

مسخرے نے منشی مہراج بلی کے ہان کی دعوت کا ذکر پھر چھیڑا ۔ حضور جسوقت عقل بٹتی تھی یہ خدا جانے کہان چمپت ہوگئے تھے اسقدر بھی نہین سمجھتا ہی کہ ہم تو ساگ اور بھجیا کی ہجو ملیح کرتے ہین اور آپ اکڑے جاتے ہین بڑے خوش کہ یہ سب کے سب اِس بھجیا پر لٹو ہین اور پلاؤ کی تو بار بار ہجو کرتے تھے کہ اسکے مقابل مین بالکل گرد ہی۔ کیا اصل حقیقت ہی پلاؤ کی اور ہم لوگون نے جو بنانا شروع کر دیا تو اور بھی خوش ہوگئے کہ یہ لوگ خود بھی پلاؤ کو بھجیا کے سامنے برا سمجھتے ہین۔

نواب ۔ بھئی وہ کیا جانے ۔ اپنے ہان کے کھانے کے سوا اور کوئی کھانا کبھی کھایا نہین۔ وہ سمجھتے ہین کہ پچی اور کچوری سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہی دنیا مین۔

ممن ۔ مگر حضور نیبو کا اچار بیشک اچھا تھا۔

مسخرہ ۔ ہان اور سب چیزون سے تو اچھا ہی تھا۔

ممن ۔ بھئی یہ ہٹ دھرمی ہی واللہ ۔ کیون حضور۔

نواب ۔ نیبو کے اچار کی تو ہم خود تعریف کرتے ہین۔

مسخرہ ۔ ہان اچھا ہی ۔ خوش ذائقہ اور ہاضم ۔ مگر اچار پن کم ہی ۔ ہان چورن البتہ ہی۔ مگر برا نہین اچھا ہی۔

نواب ۔ پچی سے بڑھکر اور کوئی شی نہ تھی۔

ممن ۔ بات یہ حضور نے ہزار بات کی کہدی بس۔

مسخرہ ۔ حضور اُس بڑول کے دولمے کے مقابل مین یہ سب بقولات گرد ہی۔ چاہے جو کچھ ہو۔ وہ اشرفی لقمہ ہو۔

نواب ۔ بھئی پھر اب ایک شی اُنکے ہان جائز نہین ہی اسکو وہ کیا کرے۔ اب خوک ہمارے ہان حرام ہی ہم اپنے مہمان کو ہرگز نہین کھلا سکتے چاہے اُسکے مذہب مین جائز ہو۔

خیر اب سُنیے کہ اسکے تین دن بعد منشی مہراج بلی صاحب کے چچا کے ہان سے حصہ آیا ۔ پوری کچوری پچی بیڑی آلو اور کدو اور ترئی اور لوکی اور بھنڈی کی بھجیا ۔ اور نیبو اور زمین قند اور آم کا اچار ۔ اور لڈو اور برفی اور پیڑے اور پٹی اور نمک پارے اور شکرپارے اور گلگلے وغیرہ وغیرہ انکی بیوی نے انکو جگایا اور کہا تھا سے چچا کے ہان سے بینا آیا ہی کل باسوڑا تھا ۔ انھون نے جو حصہ دیکھا تو بہت خوش ہوے کہا ہمین سے کچھ خرچ نکرنا ہم اپنے دوستون کو کھلائینگے ۔ انھون نے کہا اچھا ۔ مگر یہ رات کا پکا ہوا ہی جسکو بلانا ہو اسیوقت بلاؤ ۔ ورنہ خراب ہوجائیگا ۔ تین چار گھنٹے تک آپ پڑے سویا کیے جب کپڑے پہنکر باہر جانے لگے تو انکی بیوی نے کہا اگر کسی کی دعوت کرنا منظور ہی تو تازہ تازہ کھانا پکواؤ باسی کھانا کہین بھیجنے سے کیا مطلب اگر کوئی ہندو ہی تو خیر کیونکہ بسوڑا سب کے ہان ہوتا ہی ۔ اور اگر مسلمانون کی دعوت ہی تو ہرگز ہرگز یہ کھانا انکو نہ کھلاؤ ۔ وہ بسوڑا کیا جانین وہ شکایت کرینگے کہ ہمکو باسی کھانا کھلایا ۔ اور باسی کھانا

کاہے کو کھلاؤ۔ تازہ کیون نہ پکوا کے کھلاؤ۔

انکی بیوی نے معقول بات کہی تھی مگر یہ سنتے کسکی ہین انکو تو چربی ہوئی تھی۔ اور آدمی جز رس تھے سوچے کہ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ کپڑے پہنکر تو اب رونق جنگ بہادر کے ہان گئے۔ اور اُنسے کہا آج آپ کی دعوت ہی ضرور چلیے۔

رونق جنگ۔ یہ تو فرمائیے۔ کہ آپ کا مزاج کیسا ہی۔

مہراج۔ حضرت اب باتین پیچھے کیجیئے گا۔ پہلے میرے ہمراہ چلیے۔

رونق۔ خیر تو ہی۔ کہان چلون۔ کیا کوئی معاملہ ہی۔ جلسہ ہی کہین کیا۔

منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب غریب خانے مین دعوت ہی آپکی۔ ذرا تکلیف فرمائیے۔ اور سبکو گاڑیون پر بٹھا کر لیگئے۔

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب مکان پر پہونچے انکی بیوی نے کہ فہمیدہ عورت تھین آلو اور بھنڈی کی ترکاری گرما گرم پکا رکھی تھی اور بالائی اور قند منگوا رکھا تھا۔ اور بازار سے عمدہ عمدہ میوے منگوا رکھے تھے۔ مہراج بلی نے بیوی کی بڑی تعریف کی اور اس کارگزاری سے از بس محظوظ ہوے۔

دال ارہر کی بے نمک پھیکی
جسمین خوشبو نہ تھی ذرا گھی کی

الغرض منشی مہراج بلی صاحب وہ کل سامان باہر لائے اور رونق جنگ کے آگے رکھا اور کہا اے بھائی صاحب بسم اللہ کیجیے اور کوئی تو ہی نہین۔

رونق جنگ۔ واللہ یہ آپ کی خاطر ہی ورنہ مین اکیلا ہرگز آپ کی دعوت قبول نہ کرتا۔ بندہ تنہا خور نہین ہی اگر مسخر الدولہ راستے مین نہ ملجاتے تو بڑی خرابی ہوتی۔ وجہ یہ کہ مجھکو اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہین ہی۔

مہراج۔ اچھا اے اب خفا نہ ہو جیسے کھانا نوش فرمائیے اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔

رونق جنگ۔ تو تسلا وسلا ہاتھ دھونے کے واسطے منگواؤ گے یا باتین بناؤ گے۔

مہراج۔ اب آپ نخرے تو کیجیئے نہین کھانا کھائیے آپ دلیلین نکالتے ہین اور میرا ذہن اس وقت کند ہو رہا ہی جواب دینے کو جی نہین چاہتا۔

رونق جنگ۔ یہ اسپر طرہ ہی۔ بہت بہتر جو آپ فرمائینگے وہ ہم کرینگے۔ مگر آئندہ کے واسطے توبہ کی۔ اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔ اب تو آپ پھنسے۔

اب سنیئے کہ رونق جنگ اور مسخر الدولہ نے ہاتھ دھو کے کھانا شروع کیا۔ ایک تو باسی کھانا۔ دوسرے مہراج بلی نے دیر کی پڑے سویا کیے۔ اور کچھ رونق جنگ سے آنے مین عرصہ لگایا۔ خلاصہ یہ کہ علاوہ دو تین چیزون کے سب کھانا سڑ گیا اور بو کرنے لگا۔

منشی مہراج بلی صاحب کسی ضرورت سے اندر تشریف لیگئے تو انکی بیوی سے اور انسے یون گفتگو ہوئی۔

بیوی۔ ای کیا تم سب چیزین باہر لیگئے۔

مہراج۔ اور نہین تو تمھارے چکھنے کے واسطے چھوڑ جاتا۔ ہم سب لیگئے یا آدھا لیگئے تمسے کیا۔

بیوی۔ تمھاری عقل پر پتھر پڑین۔ ارے باسی کھانا ہی

ذرا دیکھ تو لیا ہوتا کہ کون شی اچھی ہی اور کون خراب ہو گئی جو جو
چیزین خراب ہو تین اُنکو چھوڑ جاتے اور باقی لیجاتے اب
دیکھو کیسے بنائے جاتے ہو۔

مہراج۔ جناب یہ سب کھانا نفیس اور عمدہ پکا ہوا ہی۔ اگر
بو بھی کرنے لگا ہی تو بھی عمدہ ہی۔ ہاتھ چاٹ چاٹ کے
نہ کھائین تو سہی اب دیکھی ہو گی۔

یہ کہکے حضور باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہین کہ
نواب چھٹن صاحب تشریف رکھتے ہین اور مسخر الدولہ اور
نواب رونق جنگ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین۔

مہراج۔ اَیٔن۔ آپ اسوقت کہان بھول پڑے۔

چھٹن۔ مین بھائی محمد عسکری کے ہان جاتا تھا دل مین
آیا کہ تمکو بھی لیتا چلون۔ یہان آکے کیا دیکھتا ہون کہ
رونق جنگ بیٹھے ہین اور میان مسخر الدولہ۔

مہراج۔ (رونق جنگ سے) آپ کھانا کیون نہین کھاتے
یہ کیا ماجرا کیا ہی۔

رونق۔ جب تک چھٹن صاحب کھائینگے ہم بھی نہ کھائینگے۔

مہراج جی نے کہا بھائی چھٹن صاحب ازبرائے خدا
تم بھی کھاؤ۔ اُنھون نے کہا مین کھا کے آیا ہون میرا پیٹ
بھرا ہی ہان وسکی پلواؤ تو پیئین اور رونق جنگ کی خاطر سے
کچھ کھا بھی لینگے۔ کہا مین ابھی منگواتا ہون جب تک
آئے رونق جنگ صاحب بھی ذرا توقف فرمائین۔

مہراج جی نے آدمی کو بُلایا اور کہا نوروز جی کی دکان سے
ایک بوتل ہوسکی کی لاؤ مگر جلدی آنا اور اُدھر ہی سے
چار سیر برف بھی لیتے آنا۔

ادھر رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب مین یون
باتین ہونے لگین۔

رونق جنگ۔ بھئی رمضان شریف مین بھی تم نہین چھوڑتے
بڑے افسوس کی بات ہی۔

چھٹن۔ آپ بڑے مُلّا کی دُم بنکے بیٹھے ہین۔

اتنے مین خدمتگار ہوسکی کی بوتل لایا اور چھٹن صاحب
مہراج جی کے اصرار بلیغ سے شریک ہوے چارون نے
ملکے خوب پی جب پی چکے تو کھانے کی سوجھی لُچیّ اُٹھاتے ہین
تو سخت باسی تو تھی ہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ ایک نے کہا
ارے یار یہ تو پتھر ہی پتھر۔ دوسرا بولا بھائی صاحب لوہے کے
چنے چبانا اسی کو کہتے ہین۔ تیسرے نے کہا اُس روز تو
فرماتے تھے کہ جو گھانس پھونس میرے ہان موجود ہی وہ
حاضر ہی۔ اس سے تو آپ نے گھانس ہی کھلائی ہوتی
یہ تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہی یہ آپ نے دعوت کیا کی ہی۔

رونق۔ اور مکان پر دوڑے آئے تھے۔

مسخرہ۔ اے واللہ پتھر مین اور اسمین کیا فرق ہی۔

رونق۔ بس کچھ یون ہی سا فرق ہی۔

چھٹن۔ اَیٔن! ذرا اس آلو کی ترکاری کو دیکھئے گا واللہ
بالکل سڑی ہوئی۔ ارے یہ تجھے سوجھی کیا۔

رونق۔ یار عزیز اب تمسے کیا کہین۔

چھٹن۔ ایسے کھانا کھلانے سے فائدہ۔ جسکو کھلاؤ وہ
بھی پریشان۔ اور جو کھلائے اُسکی بھی ہجو ہو۔ اگر دعوت
نہ کرتے تو اس سے اچھا تھا۔

مسخرہ۔ مٹھائی تک سڑی ہوئی ہی۔

چھٹن۔ بھئی یہ ترکاری اچھی پکی ہوئی ہی۔ گرما گرم ہی اور
آب و نمک بھی درست ہی۔

رونق - ہان شکر ہی - وہ خراب ہی پکی سہی مگر گرم تو ہی - مگر
یار اب تمھارے ہان کھانا کھا رہے ہین ورنہ ہزارون
سُناتا - مردود تیرا اگلا کون رہتا تھا کہ خواہ مخواہ دعوت کر -
کون فرض ہی کون تھا -

چھٹن - ارے یار دال پکی ہی - یا دال بھی نہین ہی -
دال اور چپاتیان ہی جاکے لاؤ -

منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے - بیوی سے
کہا دو باتین ہین ایک یہ کہ یہ گرماگرم بھجیا کھانے نمین کہان
سے آگئی - دوسرے دال گھر مین ہی یا نہین -

بیوی - بھجیا تو ہمنے جلدی جلدی پکالی تھی - اور دوسری
بات کیا پوچھی -

مہراج - دال ہو تو ذرا سی دو -

بیوی - ہان دال ہی (دال ایک کٹورے مین دے دی)

مہراج - روٹی ہی - ہو تو ایک آدھ ٹکڑا دے دو -

بیوی - ہان ہی (دو موٹی موٹی روٹیان دے دین) یہ
سامان لیکر آپ باہر تشریف لائے - موٹی موٹی روٹیان اور
اُبالی دال سامنے رکھدی -

چھٹن صاحب نے دو نوالے کھائے اور کہا بس
حضرت درگذرے - گھی کا بگھار تک نہین ہی - بالکل اُبالی
اور روٹیان تو دیکھئے - ہاتھی کے کھانے کا روٹ کہنا چاہیئے
واہ لالہ روغن زرد - واہ -

مہراج - بھائی صاحب جلدی بھی کرتے ہو اور پھر
او پر سے خفا بھی ہوتے ہو -

رونق - بس اب بندہ بگڑ جائیگا -

مہراج - یار ایک تو کھاؤ دوسرے غرّاؤ -

رونق - ایسے کھانے سے درگذرے - دال دلیا تو
گھر مین بھی موجود ہی -

مسخرہ - مگر کیا گرماگرم کھانا کھلایا ہی کہ واہ - حضور چھالے
پڑگئے منھ مین -

چھٹن - جی میرا تالو جل رہا ہی -

مسخرہ - اور خداوند برف کے پانی کے عوض آتش جو
لائے ہین - بھئی واہ -

اس آتش جو کے لفظ پر سب ہنس پڑے -

مسخرہ - دال کو تو دیکھیے وہ گھی کو بھی جانے دیجئے پتھر ہی
پتھر - ہم لوگون سے تو بہت بڑاتے ہو جو روا سے دال
نہین گلتی حضور کی -

اتنے مین مہری چٹکتی ہوئی آئی - کہا سرکار گھر مان کہتی ہین
کہ یہ کھانا کل رات کا پکا ہوا ہی - انسے کہا تھا کہ جو کسی کو بتاؤ
اور نیو تو - تو اچھا کھانا کھلواؤ - انکے چچا کے گھر مین کل ہوڑا
تھا وہان سے بینا آیا ہی تو ان اُسی کو دیکھ کے تمھارے
یہان دوڑے گئے -

چھٹن - ارے چوری پکڑی گئی -

مسخرہ - یہ کیسے حلوائی کی دُکان ——

رونق - مگر یار ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ اُبالی دال کیونکر
کھاتا ہی ہمسے تو ایک نوالہ نہ کھایا جائے -

مہراج - اُبالی دال - ہونھ - آپ کو کچھ معلوم بھی ہی کہین
اُبالی دال کے بھروسے بھی نہ رہیے گا - بندے کے ہان
بارہ آنے جو دہ آنے مہینے کا گھی صرف ہوتا ہی - قبلہ آپ
اُبالی دال سیے پھرتے ہین -

مسخرہ - حضور کہنے سے تو برا مانیے گا - کسی مردود ہی کو

یقین آتا ہو واللہ۔
مہراج۔ بھائی چھٹن صاحب سُئے مر کی قسم۔
چھٹن۔ بندے کا سر کیا کدو مقرر کیا ہی آپ نے۔
مہراج بلی کی ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ لوگ ہنسے کس بات پر
تھے۔ کہا بھائی صاحب ایک بندہ زادی اور ایک بندہ
اور ایک یہ مہری اور ایک بارن اور ایک بوڑھا برہمن
بس اللہ اللہ خیر صلاح۔
مسخرہ۔ اتنے ہی سے آدمیون مین بارہ آنے مہینے کا
گھی۔ دس بیس بھی نہین۔
مہراج۔ اب آپ غور فرمائیے۔
مسخرہ۔ آپ تو خود گھی ہین۔ لالہ روغن زرد۔
رونق۔ بھئی کیا لطیفہ کہا ہی واللہ مانتا ہون اُستاد کیون
نہو تم بڑے دل لگی کے آدمی ہو۔
چھٹن۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد واہ۔
مہراج۔ یہ اس گھی ہی کے کھانے سے تو ہمارا نام
لالہ روغن زرد ہوگیا اور والد جناب بھی گھی کھاتے تھے
اور بڑے خوش خور تھے۔
مسخرہ۔ آپ کے والد جناب گھی کھاتے تھے ہنسے تو
سُنا اُنکو ہضم نہین ہوتا تھا۔
راوی۔ اس لطیفے کو مہراج بلی ذرا نہ سمجھے۔
مسخرے نے کہا حضور بُرا ماننا نہین چاہیے بھلا بندہ
تو کسی اخبار مین ضرور ہجو کریگا کہ دعوت کی اور اصرار کیا کہ
ضرور آئیے گا اور گھر پر بیجا کر سڑی ہوئی ترکاری اور
پتھر کی سی سخت پوریان اور باسی گلگلے اور اَلّم غلّم
رکھدیا۔ اور گھر سے موٹی موٹی روٹیان اور

اُبالی دال لاکے سامنے رکھدی۔
مہراج۔ اب آج سے کان پکڑیے کہ تم ایسون کو
کون مردود کھانا کھلوائے۔ یا دعوت کرے بس کان اُمیٹھے
واللہ کان اُمیٹھے۔ اسکے کیا معنی صاحب کھاؤ کا کھاؤ
اوپر سے غراؤ۔ خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اب ایسی حرکت
نہ ہوگی۔ اتنے مین منشی مہراج بلی کی بیوی نے مہری کے
ہاتھ تلے ہوے پستے بھیجے۔ تو رونق جنگ اور چھٹن صاحب
پھڑک گئے کہا بھئی واللہ کس قدر شایستہ عورت ہی اسوقت
پستون نے مزہ دے دیا۔
مہراج۔ ارے یار۔ وہ بڑی سلیقہ شعار ہین۔
چھٹن۔ کیا شک ہی۔
مہراج۔ مگر قبلہ اگر یہی فیاضی رہی کہ پستے تل کے بھیجدیے
اور انار بھیجدیے تو گھر لٹا۔ گھر کا خدا حافظ ہی۔
مسخرہ۔ کیا سوجھی ہی واللہ۔

بچھڑون کی ملاقات

نواب رونق جنگ بہادر مہراج بلی اور حاضرین جلسہ کو
ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے کہا یار عزیزم آج
مہراج بلی صاحب کے ہان مدعو تھے۔ بھائی صاحب
وہ وہ کھانا کھایا کہ عمر بھر نہ بھولینگے۔ واہی واہ۔ اور پھر
واہی واہ۔ ترکاریان سب سڑی ہوئی۔ پوریان سخت
جیسے پتھر۔ ارے توبہ اور مٹھائی باسی۔ مگر انکی بیوی واقعی
بڑی صاحب تمیز ہین۔ اُنھون نے پستے تل کے
بھیجے نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر مین کیا کہون۔ واللہ
بڑی باتمیز عورت ہین۔ یہ تو گوکھے ہی ہین۔ مگر اُنکے
سلیقے مین شک نہین۔ اور اُنھون نے مہری کی زبانی

کہلا بھیجا کہ ہمارا کچھ قصور نہین ہی ہم لوگون مین رسم ہی کہ
چھٹے چھ ماہے ایک روز باسوڑہ کرتے ہین۔ آمین یہ ہوتا ہی
کہ رات کو پوریان پکین پکوان پکا ترکاریان پکائین گلگلے
پکے رات کو نہین کھاتے صبح کو یہ سب پکوان لیکر کسی
مندر مین بھیجتے ہین اور جب وہان سے واپس آتا ہی
تو کھاتے اور تقسیم کرتے ہین۔ ایک حصہ کہین سے
آیا تھا۔ مثل مشہور ہی ہوئی بچھیا بامھن کے نام۔ اُسی حصہ کو
دیکھکر حضور نے ہماری دعوت کردی۔

نواب صاحب نے کہا مین ہوتا تو باسی کھانا پھینک کر
انکو مجبور کرتا کہ ابھی پکواؤ یا نقدی لاؤ تو ہم خود پکوا لین یہ
دعوت کرکے باسی کھلانا کیا معنی۔ اچھی دل لگی ہی۔ اور
یہ آخر تمھاری حرکتین کیا ہین بھئی۔

مہراج۔ لاحول ولا قوۃ یہ سب جھوٹ ہی۔

نواب۔ ارے کمبخت یا تو کھلا نہین اور اگر دعوت کر کسی
بھلے مانس کی تو کھانا تو اچھی طرح کھلا باسی پوریون کی
دعوت کے کیا معنی۔ اور تکلفات ہون تو تازہ کھانا تو
ہو بڑے نالائق ہو یار۔

منشی مہراج بلی صاحب کب شرمانے والے تھے۔
شرمانے کے عوض آپ بگڑ کھڑے ہوے آپ لوگون کو
کھانا کھلانا اپنے تئین ہنسوانا ہی۔ ایک تو دو دو سیر فی اسم
چکھہ جائیے اور اوپر سے غرّائیے۔ اب آج سے توبہ کی واللہ
وہ نامعقول لوگ ہو۔ نواب رونق جنگ نے بگڑ کر کہا
اب تو نامعقول اُبالی دال کھلاتا ہی کوئی دعوت مین۔

نواب محمد عسکری نے کہا یہ تو آپ کا شاعرانہ مبالغہ ہی
اُبالی دال تو غریب سے غریب بھی نہ کھلائیگا۔

رونق جنگ نے کہا بھائی کے سر کی قسم واللہ اُبالی دال
خدا کی قسم اُبالی دال۔

نواب۔ کیون بھئی مہراج بلی اُبالی دال تھی۔

مہراج۔ اجی یہ تو پاگل ہین انکو بکنے دو۔

مسخرہ۔ سرکار کے نمک کی قسم اُبالی دال تھی۔

چھٹن۔ تمھارے سر کی قسم نواب اُبالی دال تھی۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔ عجیب خفیف الحرکات آدمی ہی۔

مسخرہ۔ حضور کل چیزین سڑی ہوئی باسی تباسی پوری
اور ترکاری۔ اور گرمی کے دن سڑے کیون نہ۔

نواب۔ اس شخص کو بھی خدا نے عقل سے بالکل کورا
کردیا ہی۔ خالی از عقل۔ تہی زخرد۔

مہراج۔ آپ ایسے الّو کو راستہ بتاؤن۔ کہنے لگے تہی زخرد
تہی زخرد تم خود ہو۔ تم سب گدھے ہو۔ ہمکو خدا نے
عقل کُل مجسم عقل بنایا ہی۔ جی آپ کیا جانین ان باتون کو
انکا سمجھنا ذرا دل لگی نہین ہی۔

نواب۔ بجا ارشاد ہوا۔

چھٹن۔ اب تمکو عقل کبھی نہ آئیگی بس معلوم ہوا اُلّو کی
دُم فاختہ ہی رہوگے۔

مہراج۔ بس چپ رہو اب کوئی لفظ مت زبان سے نکالنا۔

نواب۔ کیون پاگل پنے کی باتین کرتے ہو۔

الغرض نواب محمد عسکری ان سب سے رخصت ہوکر
ممن اور اختر کو ساتھ لیکر مجذوبہ کے یہان گئے جسوقت
اُسکے ہان پہونچے وہ غل مچا مچا کر کہہ رہی تھی قمرن قمرن
نازو اور قمرن۔ نواب لٹو ہان!!!۔ آتی ہی۔ آتی ہی۔ ہان!
اتنے مین نواب صاحب نے جھک کے سلام کیا۔

مجذوبہ - ارے قمرن کہان ہی تیری بول نواب -
نواب - حضور کے حکم کی دیری - اب حکم ہو جائے -
مجذوبہ - سُنّی شیعہ ہندو مسلمان سب ایک اللہ کے بندے
ہین کوئی فرق نہ کرنا - ہان! سمجھا - بس - ہان !!! -
نواب - تو اب ایسی کوشش کیجئے کہ قمرن ملجائے ہمین -
مجذوبہ - اچھا قمرن کے واسطے کچھ مٹھائی لا چاٹ دکھا -
نواب - (ممن سے) کچھ وہ دے دو فوراً دے دو -
(راوی) داروغہ صاحب چونکہ سبق لی گئے تھے اس سبب سے نواب صاحب کے ہمراہ رکابینہ آئے تھے ممن کے پاس اُنھون نے پانچ اشرفیان رکھوادی تھین - ممن کہ ازبس چالاک آدمی تھا چار اشرفیان مجذوبہ کو دین اور ایک اشرفی بلوہ اُڑادی -
مجذوبہ - قمرن ملجائیگی - اب قمرن ملجائیگی -
نواب - مین صدقے ذری جھلک دیکھ لون -
مجذوبہ - دو پیسے مین بادشاہی! یہ کیا دیا ہی -
نواب - حضور جو فرمائیے گا حاضر کرونگا - مگر -
ممن - اچھا اگر قمرن اسوقت آجائین تو دس ہزار لیجئے ابھی ابھی - بس -
نواب - منظور دس نہین بلکہ اور بارہ -
مجذوبہ - قول مردان جان دارد - ہان !!! -
نواب - اگر اسوقت قمرن ملجائے تو واہ -
مجذوبہ - درختون کے ہرے ہرے پتون کا سایہ رہے بھری چاندنی - اور مینھ اور جھبڑی ساون بھادون کی جھبڑی - ہان !!! -
مجذوبہ نے نواب صاحب کو حکم دیا کہ ذرا آنکھ بند کرلو یہ تو پابند حکم تھے ہی فوراً آنکھین بند کرلین - کہا کھولدے اُنھون نے کھولدین - کہا قمرن کہ نازد - کیا دیکھا -
نواب صاحب نے فرمایا دونون کو دیکھا اور یہ کہکر مجذوبہ کی بڑی خوشامد کی -
ممن - حضور جو حکم دیجئے وہ بجا لایا جائے -
مجذوبہ - تو رٹے لا قمرن کو دے -
نواب - ابھی حاضر کرتا ہون -
مجذوبہ - (بہت خفا ہوکر) تو رٹے لا قمرن سے تو رٹے لا قمرن لے - لا تو رٹے سے قمرن -
نواب - (ممن کے کان مین) لالہ ہردیو داس کو بلالاؤ -
ممن - بہت خوب خداوندا ابھی لیکے حاضر ہوتا ہون -
ممن تو نواب صاحب کی گاڑی پر سوار ہوکر لالہ ہردیو داس مہاجن کو بلانے گئے - اور مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا ادھر آ - مجذوبہ انکو کلان کوٹھی کے کوٹھے پر لیگئی اور ہاتھ چوم لیا - انکو کسی قدر ہیبت کہ مجذوبہ ہی - خدا جانے اسکی زبان سے کیا نکل جائے اور کسیقدر خوشی کہ ایسی رسیدہ عورت اس لطف سے پیش آتے جرأت کرکے اُنھون نے بھی ہاتھ کو ذرا دبایا - تو - مجذوبہ کھلکھلا کر ہنس پڑی جوان عورت اور حسین - اور سُرخ و سفید اور کمسن اس شوخی کے ساتھ اسکا ہنسنا تھا کہ نواب صاحب لوٹ ہو گئے -
مجذوبہ نے کہا قمرن کو دیکھے گا - کہا ہان - ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ کھولا تو نور کا بکا نظر آیا - بی قمرن بنی ٹھنی بیٹھی ہین - مجذوبہ دوڑ کے بھاگ گئی -
نواب - بی قمرن جان صاحب سلام عرض ہی -
قمرن - ہم تم سے نہین بولتے -

نواب۔ قمرن جانی ذری اِدھر دیکھو۔

قمرن۔ (آنسو بہاکر) بس نواب دیکھ چکے۔

نواب۔ جان من ہمارا کیا قصور ہی۔

قمرن۔ تمکو ہمارا ذری خیال نہین رہا۔ بڑے بیمروت اور بیوفا ہو نواب۔

نواب۔ جانی۔ جان تڑپتی تھی۔ ہاے ہمپر تمھارے صدمۂ ہجر مین خدا جانے کیا کیا گذری۔ ہمارا ہی دل جانتا ہی۔

راوی۔ یہ کہکر نواب صاحب زار زار رونے لگے۔

قمرن۔ ارے یہ سب ظاہر داریان ہین۔

نواب۔ ہاے افسوس قمرن جان ؟۔

قمرن۔ نواب مجھپر جو ستم اس بشیر الدولہ نے ڈھایا اُسکا حال مین کیا کہون۔ خدا اس کمبخت سے سمجھے اللہ اسکو غارت کرے۔ اسکا جنازہ نکلے۔ موے نے میرے ساتھ کیا جلنے کب کا غبار نکالا۔

نواب۔ مین کھڑے کھڑے نکال دونگا وہ ہی کیا۔

قمرن۔ اب ایسا ہی کہ جورو تک پر تمھاری دخل ہی اُسکو۔

نواب۔ (بددماغ ہوکر) اُسکی ایسی تیسی۔

قمرن۔ ہمارے ساتھ اُس کمبخت نے وہ بدی کی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی۔ ہم کس سے کہین۔ اللہ اُس موے سے سمجھے۔ خدا اُسکو غارت کرے۔

نواب۔ افوہ کن دقتون سے ملی ہو جانی۔

قمرن۔ ایک دن ہمنے خواب مین دیکھا کہ ایک عورت ہمارے پاس آئی ہی۔ اور ہم سے کہتی ہی کہ عسکری کے پاس چلیگی۔ یہ کہکر کوئی چار پانچ دفعہ اُسنے (ہان ! ہان ! ہان!) کہا اور میرے سرپر ہاتھ رکھا۔ بس آنکھ کھُل گئی اب جو دیکھتی ہون تو یہی مجزوب (مجذوب) عورت تھی۔

نواب۔ یہ بہت خدا رسیدہ ہین انکا کیا کہنا۔

قمرن۔ ابکی تو کچھ ایسا بندوبست کرو نواب کہ اب ساتھ نہ چھوٹے۔ ہاے اِن لوگون کو خدا غارت کرے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہی۔

نواب۔ (قریب جاکر) ایک بوسہ بعد مدت دے دو۔

قمرن۔ تو گھبراتے کیون ہو۔ اب باغ چلو۔ مگر کسی پر کچھ ظاہر نہ ہونے پائے۔

نواب۔ ہماری راے تو یہ ہی کہ ہم تم نینی تال چلے چلین۔

قمرن۔ مین خوش میرا خدا خوش چلو بس۔

نواب۔ (زار زار روکر) میری جان قمرن۔

قمرن۔ (روکر) کیا کہون نواب۔ اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے۔ اللہ اس مونڈی کاٹے کو غارت کرے۔

نواب۔ ابھی کھڑے کھڑے نکلوا دونگا۔ ابھی ابھی۔

قمرن۔ اللہ کرے اسکا جنازہ نکلے۔ خدا اس سے سمجھے جیسا میرا دل دُکھایا۔

نواب۔ اچھا تو اب اک ذری ٹھہر جاؤ۔ لالہ ہردیو داس کو بلایا ہی اُنسے روپیہ لیکر مجذوبہ کو دے دین تو پھر ہم تم کہین بھاگ چلین۔

قمرن۔ ابکی مین تمھارا ساتھ ایک دم بھر کے لیئے بھی نہین چھوڑونگی جہان تم وہان ہم۔

نواب۔ عقد ہو جائے تو بہتر ہی۔ کیا راے ہی۔

قمرن۔ بیشک ضرور ہونا چاہیئے۔

نواب۔ تمھاری مان کیسی کیسی تڑپتی تھین کہ کیا کہون۔

قمرن۔ سارا بنا بنایا کھیل اس موے بشیر الدولہ نے

بگاڑ دیا- اللہ کرے اسپر بجلی گرے- خدا اس سے سمجھے-
اور کیا کہون-
نواب- قمرن کے سر کی قسم آج ہی نکلوا دونگا-
قمرن- میری تسلی تو جب ہو گی جب اس موے کی
کھٹیا بچھاتی ہوئی نکلیگی- بس- اللہ کرے کوئی اسکو
مار ڈالے تو کیا اچھا ہو-
نواب- تم صاف صاف حال تو بتاؤ-
قمرن- بڑی کہانی ہی کوئی کہان تک کہے-
نواب- اچھا سُن لینگے جلدی کیا ہی- مگر یہ بشیر الدولہ
بڑا پاجی نکلا- نامعقول-

نواب محمد عسکری صاحب نے جو بعد مدت معشوقۂ
نسترن بناگوش بی قمرن کو دیکھا تو پھڑک گئے اور پُرانا
عشق پھر از سر نو چرآیا- اور قمرن کی بغل مین بیٹھکر یہ اشعار
بلحن داؤدی پڑھنے لگے-

آمد ز جدائیت بجان دل	کہ نالہ کند گہے فغانِ دل
چون با ہمہ صدق عشقبازی	گاہے نشد از تو کامرانِ دل

اللہ اللہ- ہم اور قمرن ایک جگہ بیٹھے ہین- شان خدا
تیری کریمی کے صدقے- قمرن اب ہم اور تم اس طرح پر
رہین جانی جیسے ایک روح اور دو قالب-
قمرن- باجی جان کہان ہین-
نواب- ہین- رویا کرتی ہے بیچاری-
قمرن- (رو کر) اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے-
نواب- آمین- دیکھو تو جانی ہین اسکو کیسا نیچا دکھاتا
ہون جاتا کہان ہی-
قمرن- مجھپر تو جو آفت اسنے ڈھائی اسکا بدلہ خدا ہی لیگا
اور کون لے سکتا ہی-

اتنے مین ممن نے زینے پر سے آواز دی حضور لالہ حاضر
ہین- کہا چلے آؤ- وہ کوٹھے پر آیا تو دیکھتا ہی کہ بی قمرن صاحب
نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ہین- آئین! حضور خدا مبارک
کرے- آج تو واللہ جلسہ ہونا چاہیئے- بی قمرن صاحب بندگی
قمرن نے کہا بس جائیے بھی آپ لوگ کسی مصرف کے نہین ہین
ایک بشیر الدولہ اور اتنے تم- اور کچھ نہ کر سکے اور اُسنے جو
چاہا وہ کر گذرا- ہی ہی- وہ موا اندھیر تھا کہ بلا کا سامنا تھا-
ڈولی سے اُترتی ہون تو اُس مونڈی کاٹے کدرا کی شکل دیکھی
جان نکل گئی دھک سے رہگئی بس کہ یا اللہ یہ ہوا کیا-
ممن- اب ہم لوگون کو یہ حال کیا معلوم تھا-
نواب- مہراج بلی نے تو ہمسے کہا تھا کہ پڑوس مین آ نکلے
رہی ہین کدرا کے ہان سے بھاگ آئین-
قمرن- اللہ جانتا ہی نواب مہراج بلی نے دوستی کا حق ادا
کر دیا- رات کو چار آدمی بھیجے اور وہ ہمکو نکال لیگئے- مگر
اُنھون نے کہا بہنے تمکو تمھارے میان کے پنجے سے تو
نکالا ہی اب تم جانو تمھارا کام جانے ایسا نہو کہ ہم دھر
لیے جائین- تو اور لینے کے دینے پڑین-
ممن- پھر تم غائب کہان ہوگئین-
قمرن- میرے تو ہوش ابھی تک ٹھکانے نہین ہین
رفتہ رفتہ کل قصہ بیان کرونگی کہ مجھپر کیا کیا گذری جو مجھپر
گذری اللہ کرے دشمن پر بھی نہ گذرے- دشمن سے
دشمن کو بھی نصیب نہ ہو-

الغرض لالہ ہردیو داس سے نواب صاحب نے
دس ہزار روپیے مانگے اور کہا کہ اسٹامپ لے آؤ- ہم

تمسک لکھ دینگے۔ پرسون بنک کھلے گا تمھارا روپیہ تمکو ملجائیگا۔ اُسنے کہا ہجور کیسا تمسک ہجور کا کام نہ اٹکے بس بڑا تمسک تو یہ ہی کہ کھاتا لیتا آیا ہون سب ٹھیک ہی بس اسپر ٹانک دیجئے۔ نواب صاحب نے لالہ ہردیو داس کی بڑی تعریف کی اور جس طرح پر لالہ موصوف نے بتایا فوراً لکھدیا اور روپیے لیکر مجذوبہ کی نذر کیے قمرن اپنے دل مین بہت خوش ہوئی کہ انکو ہمارا اسقدر خیال ہی کہ دس ہزار روپیہ بات کرتے دے دیا۔ جب مجذوبہ کے پاس سے نواب کوٹھے پر گئے تو قمرن نے انکے رخسار تابان کا بوسہ لیا۔ نواب صاحب کی مارے خوشی کے باچھین کھل گیئن۔

نواب۔ ہاے اسی کو تو ترسا تھا اور رونا کیا تھا۔

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ یا الٰہی قمرن کو ایکدفعہ کہان چھپاؤن کہ اس مردود بشیر کو نہ معلوم ہو۔ سوچتے سوچتے اُنکے ذہن مین یہ بات آئی کہ کسی ہوٹل مین اُتار دین اور پردہ نشین عورت مشہور کرین۔ حمن سے مشورہ کیا۔ حمن نے کہا حضور ہوٹل وٹل ٹھیک نہین ہی غلام جو عرض کرے اُسپر غور فرمائیے۔ چینٹ یہان سے کوئی تین کوس ہی وہان غلام کا ایک باغ ہی اور اُسمین مکان بھی ہین بس سیدھے وہین چلے چلیے بخطر راست کسی کو کانون کان تو خبر ہوگی نہین۔ نواب صاحب کو یہ صلاح بہت پسند آئی۔ فوراً قمرن کو گاڑی پر بٹھایا اور حمن کو ساتھ لیا۔ اور چینٹ کی طرف چلے راستہ مین باتین ہوتی جاتی تھین۔

قمرن۔ کل کیا بتائین کس مصیبت مین تھے آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ ہم تم پاس بیٹھے ہوے گاڑی پر مزے سے ہوا کھا رہے ہین۔

نواب۔ ہم کل اتنے وقت مہراج بلی کے ہان بیٹھے ہوے تھے۔

حمن۔ سرکار صبح شام دوپہر اُٹھتے بیٹھتے آپ ہی کو یاد کرتے تھے بارے خدا نے آرزو پوری کردی اور سچ تو یہ ہی کہ ان مجذوبہ کی بدولت یہ دن دیکھا۔

قمرن۔ مین نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے یہ آن کر مجھسے کہتی ہین کہ اب چلو اب چلی چلو۔ چل تجھکو تیرے نواب سے ملادون۔ ہان!!!۔

نواب۔ اللہ اللہ یہ قدرت حاصل ہی اُنکو۔ واہ۔

حمن۔ حضور عرض تو کردیا کہ اس شہر کی قطب ہین۔

اختر۔ عقل دنگ ہوجاتی ہی بعض اوقات وہ وہ باتین سننے مین آتی ہین اور عقل کیونکر نہ دنگ ہو سمجھ سکتا ہی کوئی رموز کو۔ ای لاحول۔ کیا مجال ہی۔

نواب۔ ے اب آپ ملاحظہ تو فرمائیے خواب مین جاکے اطلاع کی اب اس سے بڑھکر اور کیا کمال ہوگا۔

حمن۔ حضور مجھسے کہدیا تھا مگر مین اس اشارے کو سمجھا نہین تھا مجھسے کہدیا تھا کہ ہم خواب مین گئے وہان گوری گوری صورت دیکھی۔ قمرن تھی اُسکی بہن نہ تھی۔

نواب۔ اور آپ نے ہمسے نہ کہا۔ بھئی واہ معقول۔

حمن۔ ای تو حضور جب غلام سمجھے بھی کچھ میری تو سمجھ ہی مین نہین آیا تھا وہ تو اب عقدہ کھلا۔

اختر۔ بس دیکھئے اُسی طرح بڑ مین کیا جانے کیا کیا بک جاتی ہین اُسکا سمجھنا آسان نہین ہی۔

نواب۔ بعض بعض باتین تو بالکل سمجھ مین آتی ہی نہین۔
قمرن۔ ایک کام کرو۔ باجی جان کو بھی ساتھ لیتے چلو۔ اور اَمّی جان کو اطلاع کردو۔ اُنھون نے رو رو کے کیا جانے کیا حال کیا ہوگا۔
نواب۔ تو ایک کام کرو۔ ذرا اختر سے کہو حسین علی کو بُلالین اور گاڑی ذرا روک دو۔
نواب صاحب نے گاڑی روک لی اور اختر کو حکم دیا کہ حسین علی کو بلا لاؤ۔ حسین علی دوڑتا ہوا آیا۔ کان مین کہا کہ نازو کو ایک گاڑی پر سوار کراکے چنہٹ مین لاؤ اور پتا میان ممن سے دریافت کرلو۔ اختر گاڑی پر بیٹھے اور گاڑی چنہٹ کی جانب روانہ ہوئی۔
قمرن۔ میرے اچھے نواب۔ اب نینی تال چلے چلو۔
نواب۔ کل ہی روانہ ہوجاؤنگا۔
قمرن۔ ہمین تو یقین نہین آتا ہی۔
نواب۔ کل ریل پر بیٹھی ہوگی۔
ممن۔ حضور ہان اب تو چلیے۔
اختر۔ اب یہان فضیحتا ہی خداوند۔
ممن۔ فضیحتا بلکہ فضیحتی کا باپ۔ ؏

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

قمرن۔ اور کون مشکل بات ہی۔ قدم بھر پر تو نینی تال ہی۔ نینی تال کیا کچھ دور ہی۔
نواب۔ وہ کالے کوسون سہی۔ ہم ضرور چلینگے۔
ممن۔ تو خداوند پھر ایک کام کیجیے شب باش تو یہان ہو جیے اور سویرے کوئی آٹھ بجے گھر چلیے وہان سامان کیجیے اور بندہ قمرن جان کو لیکر اسٹیشن پر آجائے۔
نواب۔ بہتر اب باغ تو چلو پہلے۔
قمرن۔ یہ جائین وائینگے نہین۔
نواب۔ نہ جائین کیا معنی۔
اختر۔ حضور بُرا نہ مانین تو غلام عرض کرے حضور کے مزاج مین اور بڑے لوگون کی طرح تلون ضرور ہی۔
نواب۔ لاحول ولا قوۃ کیا کہتے ہو ممن۔
اختر۔ حضور کے خوف کے مارے چاہیے نہ کہین۔
ممن۔ حضور کہتے تو سچ ہین یہ۔
نواب۔ تو صاحب یک نشد دو شد۔ میان ہم تلون مزاج ہین۔
ممن۔ چلیے توپ دم کرڈالیے۔
قمرن۔ کیا بات کہی ہم نہین سمجھتے۔
ممن۔ ہم لوگون کی راے یہ ہی کہ نواب صاحب کے قصد اور رہنے کا کوئی یقین نہین ابھی کچھ راے ہی اور ابھی کچھ جلد بدل جاتے ہین۔
جسوقت گاڑی باغ مین داخل ہوئی قمرن نے کہا۔ نواب وہ دن ہمکو کبھی نہ بھولیگا جب ہم تم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے۔ اللہ کرے باجی گھر پر ہون اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی۔ نواب صاحب نے باغ کی کوٹھی کھلوائی اور کہا عرصے سے بند تھی ذرا کمرے کے سب دروازے کھلوادو۔ کوئی آدھ گھنٹے تک باغ مین سیرگشت کیا کیے۔ اسکے بعد گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی۔
نواب۔ نازو بھی آگئین۔
قمرن۔ اور جو حسین علی ہی اکیلا آیا ہو۔

ممن۔ حسین علی اول تو پیدل آتا۔ اور اگر پیدل نہ آتا تو اِکے پر آتا۔

اختر۔ نازو وہ کیا بیٹھی ہین۔

قمرن۔ یاوحشت! بند گاڑی اور نازو کو دیکھ لیا۔

اختر۔ بند ہونے ہی کے سبب سے تو سمجھ گئے کہ نازو ہین۔

نواب۔ وہ گاڑی آن پہونچی۔

ممن۔ حضور نازو ضرور آتی ہین۔

اتنے مین گاڑی باغ مین آئی اور رُک گئی حسین علی کوچ بکس سے اُترا۔ گاڑی بان اور سائیس سے کہا تم لوگ ہٹ جاؤ۔ بی نازو چھم چھم کرتی ہوئی اُترین۔ قمرن اور نازو بغلگیر ہوئین۔

نواب۔ اور ہمسے (ہنسکر)۔

نازو۔ اللہ نے بڑا رحم کیا۔

قمرن۔ یہ دوسرا مرتبہ ہی اس باغ مین آنے کا۔

نازو۔ یہ وہ باغ نہین ہی۔

قمرن۔ ای ہان سچ کہا مجھے یہ اسوقت ہو کیا گیا۔ یہ تو چینٹ ہی۔

نواب۔ تمنے پہلے بھی کہا تھا کہ جب ہم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے۔ مین خاموش ہو رہا۔

نازو۔ بہن اب ہمسے سارا حال تو کہو چلو تم تھین کہان روتے روتے آنسو خشک ہو گئے (رو کر) اتی جان کا دور از حال بُرا حال تھا۔

قمرن۔ (رو کر) بہن یہ نہ پوچھو بس۔

نازو۔ اللہ کو جو منظور ہوتا ہی وہی ہوتا ہی۔

قمرن۔ ہمارے ساتھ تو اُس مونڈی کاٹے بشیر الدولہ نے بدی کی۔ اللہ اُس سے سمجھے کہ ہمپر قہر ڈھایا اُس مونڈی کاٹے نے۔

نازو۔ جیسا کیا ویسا پائیگا۔

نواب صاحب نے نازو سے مشورہ کیا کہ اگر تمھاری راے ہو تو ہم قمرن کو سیکے چپکے سے نینی تال چلدین اور تم بھی چلی چلو۔ نازو نے کہا تم کہتے بہت ہو اور کرتے کم ہو یہ کرینگے وہ کرینگے۔ مگر سب زبانی داخلہ۔ اب اس سے بڑھ کے فضیحتا اور کیا ہوگا۔

نواب۔ ممن بھئی ے تیاری کر دو۔

ممن۔ بہت خوب حکم کی دیر تھی۔

نواب۔ اب ہمسے کچھ نہ پوچھو۔

ممن۔ بہت خوب کل ہی لیجئے۔

نواب۔ تو ہمسے کچھ نہ پوچھئے۔

ممن۔ بس سمجھ گیا۔ کُل سامان لیس ہیجئے۔

قمرن۔ تو ہم اتی جان کو کل دیکھ آئین۔

نازو۔ ای ہی۔ کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا۔

نواب۔ کیا عقل ہی تمھاری بھی واہ۔

اختر۔ اور جو تم گئین اور کدرا آگیا۔

نواب۔ ہان بس یہی تو خرابی ہی۔

نازو۔ اَتی جان کو کل فنس پر یہین بلوا لینگے۔

راوی۔ شان خدا۔ منہارن اور فنس۔

نواب۔ بس بس ہزار باتون کی ایک بات یہ تمنے کہی۔ جی خوش ہو گیا۔

اختر۔ کل کوئی دس بجے بلوا لیجئے گا۔

قمرن۔ دس نہین بارہ بجے۔ اور سنو تڑکے گجردم کیون نہ بلوا لین۔ اتنی دیر کیون ہو۔

اختر۔ تڑکا تو یہان ہو گا نو بجے۔ ذرا سمجھیے تو۔
قمرن۔ ہان اچھا تو اُڑیگی۔ نواب لاؤ کچھ پلاؤ تو بعد مدت۔
نواب۔ یہان کچھ ساتھ ہی۔ ممن۔
ممن۔ حضور جان کے ساتھ ہی۔ بقول نثار۔ ع

بغل مین ہون تو یہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوے

نواب۔ تم لوگ اس شعر پر بڑے لٹو ہو۔
اختر۔ حضور خوب کہا ہی۔
نواب۔ اسمین کیا فرق ہی۔ بہت خوب کہا ہی۔
اختر۔ کلیجے سے بوتل لگائے ہوے۔ جان ڈال دی اپنے۔ سبحان اللہ۔ کیا مستانہ مضمون ہی۔
نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ لاؤ۔ ممن نے پانچ گلاس سامنے رکھدیے۔ اور حسین علی برف اور سوڈا کی بوتلین لایا۔
نواب۔ اَئین! ارے میان برف اور سوڈا۔ !!۔
ممن۔ حضور پھر آخر تین روپیے کے پیادے ہین اور ہم مین کچھ فرق ہو یا نہو۔ یا ہم اور وہ برابر ہی ہین۔
اختر۔ بھئی کمال کیا واللہ۔
ممن۔ حضور کا اقبال ہی یہ سب۔
نواب۔ ممن تمکو انعام دینگے ہم۔
ممن۔ (آداب عرض کرکے) خداوند اس سے زیادہ انعام اور کیا ہوگا۔
نازو۔ خوب آدمی ہین ممن۔
قمرن۔ اور وہ کہان ہی جسکو آپ لوگ سب بناتے ہین۔
نواب۔ وہ کون مسخرہ۔
ممن۔ مہراج بلی کو کہتی ہین۔
قمرن۔ نہین نہین۔ کیا مہراج بلی کو مین جانتی نہین۔
اختر۔ مین سمجھ گیا۔ میان جملو کو کہتی ہین۔
قمرن۔ ہان ہان۔ وہ جو گاتے خوب ہین۔
نواب۔ کئی روز سے آیا نہین۔ کیا جانے کیا سبب ہی۔
قمرن۔ پہلے تم لوگ پیو پھر ہم پئینگے۔
نواب۔ یہ نہ ہونے کا۔
قمرن۔ ہمارے سر کی قسم۔
نواب۔ تمکو ہمارے لہو کی قسم۔
راوی۔ قمرن نے پی۔ کہا یہ بڑی سخت ہی۔
نواب۔ ارے یار انگوشری پلاؤ۔
ممن۔ حضور شری ہی ہی۔ حضور چکھیین تو۔
نواب۔ (چکھ کر) ہان ہی تو شری ہی۔
قمرن۔ ارے تو ظالم برف تو ملا۔
نواب۔ کیا برف نہین ملائی۔
ممن۔ نہ برف تھی۔ نہ پانی۔ یہ اُٹھا کے پی گئین۔
نواب صاحب نے کہا اب تھوڑی پی کر سو رہو۔
قمرن۔ اب آج تو ہمکو نیند نہین آتی۔
نازو۔ ای لو ابھی سوئین کہان ہو تم۔
قمرن۔ ای لو اب ہمکو اتنا بھی نہین آتا۔
اختر۔ خداوند آج تو دونی چوگنی پیجیے۔
نواب۔ کتنی بوتلین ہین ممن۔
ممن۔ خداوند تین بوتلین تو شری کی ہین۔ اور چھ بوتلین ہوسکی کی ہین۔ اور ایک بوتل اکشا نمبر ون برانڈی کی اور دو آدھے شامپین کے۔

نواب۔ اَیَن! نوروز جی کی کوٹھی بھر اُٹھا لائے۔

قمن۔ حضور اتفاق ہی کوئی دوست آجائے صاحب لوگون مین سے کوئی آجائے۔

قمرن۔ لے ہمارے گلاس مین اور اُنڈیل دو۔

نواب۔ لو جان تک حاضر ہی تمھارے لیے۔

قمرن۔ جان تمھاری تمکو مبارک رہے۔

نازو۔ اور ہمکو کوئی پوچھتا ہی نہین۔

قمرن۔ لو۔ اپنے بہنوئی سے کہو۔ جھولا کن ڈالو امریان ہاے کیا بہاری۔ بجلی جب چمکتی ہی تو مزہ آجاتا ہی اچھا بتاؤ برسیگا یا نہین برسے گا۔

نواب۔ برسیگا۔ ضرور برسے بارہ بجے تک۔

نازو۔ نہین برسیگا۔ ہرگز نہین برسیگا۔

نواب۔ آؤ بدتی ہو کچھ۔

قمرن۔ بد کے پاس ہم نہین کھڑے ہوتے۔

نواب۔ نازو جان آؤ بدتی ہو۔

نازو۔ مارو ہاتھ پر ہاتھ۔

نواب۔ آؤ۔ بارہ بارہ بوسے بدتے ہین۔

نازو۔ بڑے اُستاد ہو۔ ہر سٹے اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی کیون نہو۔

نواب۔ ہان۔ ایسے گئے گذرے ہوے ہم۔ کیا ہمارے گال مفت کے ہین۔ ہم تو بارہ بارہ بوسے ہی بدینگے۔ تم چاہے جو کچھ کہو۔

نازو۔ ایک بہن تو تمھارے سپرد کر دی اُسی کے بوسے لو ایک سو چاہے ہزار۔

تھوڑی تھوڑی پی کر یہ سب علیحدہ سو رہے تو قمرن اور نواب صاحب مین میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین۔

قمرن۔ نواب ایک بوسہ دو۔ اللہ جانتا ہی ترس گئی۔

نواب۔ ایک بوسہ ؟ ہزار بوسے گن کے لو۔

قمرن۔ تو بھی سیری نہوگی۔

نواب۔ بوسہ ہی تو وہ شی ہی جس سے سیری نہین ہوتی۔

قمرن۔ اللہ اللہ تم کہان اور ہم کہان۔ مگر تمھین قسم ہی بس کل ہی پرسون نینی تال چلے چلو۔

نواب۔ اب کیا ٹل بھی سکتا ہی کل پرسون مین داخل نینی تال ہونگے۔

قمرن۔ سنتے ہین کہ وہان بارھون مہینے سردی رہتی ہی۔

نواب۔ اور سردی کے دنون مین تو آدمی وہان ٹھٹھر جاتا ہی۔

قمرن۔ اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھو کہ ضرور چلوگے۔

نواب۔ (سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم ضرور چلین گے اور تمکو اور نازو کو بھی لیتے چلینگے۔ مزے اُڑینگے وہان ع

زغمِ وزدنی غسم کالا

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد | کسے را باکسے کارے نباشد

نینی تال کو لوگ دنیا کی بہشت بتاتے ہین اور جو لوگ ہو آئے ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین۔

نینی تال کا سفر

شتابی لا گلنار ساقی | دم رخصت نہ کر تکرار ساقی
ترے صدقے ترے قربان ساقی | خدا را پھر وہی احسان ساقی
وہی پھر صحبتِ دیوانگی ہو | وہی پھر رخصتِ فرزانگی ہو
بہارِ وصل ہو پیدا قلم سے | گل شادی کھلین شاخِ قلم سے

رہا ہون دام سے مانند بلبل
پھرون بے قید مثلِ نکہت گل

نواب محمد عسکری صاحب نے اس عجلت مین سفر کیا کہ الامان مجذوبہ سے وعدہ کرلیا کہ ہفتے مین دو خط ضرور بھیجا کرونگا اور اُنھون نے بھی وعدہ کرلیا کہ جواب فوراً بھیجینگے۔ ایک خدمتگار اس لیے تعینات کردیا گیا کہ مجذوبہ کو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے۔ اور باز خان اور میر کے نام حکم بھیجا گیا کہ کلان کوٹھی کے متصل جو زمین واقع ہی اُسمین ایک اوسط درجے کا ہندوستانی مکان کوٹھی نما بنایا جائیگا۔ اُسکا تخمینہ پیش کرو۔

اب بشیرالدولہ کا حال سنیے۔ محمد عسکری انسے کھٹکے ہوے تو تھے ہی۔ ایک رقعہ بشیرالدولہ کے نام لکھوایا اور اُسپر اپنے دستخط کردیے۔

نواب بشیرالدولہ بہادر مین نے سُنا ہی کہ آپ میرے درپی آزار ہین۔ اور یہ سب کانٹے آپ ہی کے بوئے ہوئے ہین۔ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپ آج سے میرے گھر پر نہ جائیے گا ورنہ بےمروتی اور کج خلقی کرنی پڑیگی مین نے اپنے آدمیون اور پھاٹک کے پہرے والون اور دربانون کے نام حکم بھیجدیا ہی وہ آپ کو اندر نہ جانے دینگے۔ اور آپ مفت مین ذلیل اور خوار ہونگے۔

جسکے آپ دوست بنین اُسکو دشمن ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہی۔ دوست بنکے آپ دشمنی کا اظہار کرتے ہین۔ بڑے افسوس کی بات ہی۔

راقم محمد عسکری

یہ رقعہ بشیرالدولہ نے پڑھا تو دل مین بہت ہی ناراض ہوے آدمی سے کہا جاؤ اسکے جواب کی کچھ ضرورت نہین ہی اتفاق سے دو ہی چار منٹ کے بعد انکے نام ایک تار اس مضمون کا آیا۔

"تار کے دیکھتے ہی روانہ ہوجیے منیرالدولہ سخت علیل ہوگئے بہت جلد روانہ ہوجیے۔ اُنکی طبیعت بہت بگڑی ہوئی ہی۔"

ایک انگریزی خوان نے اُسکا ترجمہ سنایا تو بشیرالدولہ کا رنگ فق ہوگیا۔ آدمیون کو بلایا کہا ابھی اسباب باندھو بھائی کی طبیعت بہت علیل ہوگئی ہی۔

خدمتگار۔ حضور منیرالدولہ بہادر کی طبیعت علیل ہوگئی۔

بشیر۔ ہان وہ بیمار تو عرصے سے ہین۔ بڑا غضب ہوئی۔

خدمتگار۔ تو حضور کس وقت کی گاڑی پر چلیے گا خداوند۔

بشیر۔ (گھڑی دیکھکر) بس اب کوئی چار گھنٹے اور ہین۔

خدمتگار۔ تو حضور اب جلدی کرنی چاہیئے ہی۔ اب رہا کیا ہی۔

نواب بشیرالدولہ چھٹن صاحب کے ہان چلے گئے اور آدمیون کو ضروری ضروری اُمور کی نسبت حکم مناسب دیگئے اور کہہ گئے کہ کھانا بھی چھٹن صاحب ہی کے یہان بھیجدینا۔ چھٹن صاحب کو تار کا مضمون سنایا تو اُنکو بھی تشویش ہوئی۔ خیر وقت سے پون گھنٹہ قبل نواب بشیرالدولہ بہادر ریل کے اسٹیشن پہونچے۔ اور نواب نادر جہان بیگم کو ایک عورت کی زبانی کہلا بھیجا کہ لو اب خدا حافظ ہی۔ ؎

تہمتین چند اپنے ذمے دھر چلے
کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے

ہمنے تمھارے ساتھ کوئی بدی نہین کی مگر تمنے ہماری جان تک لینے مین کوئی دقیقہ نہین باقی رکھا تھا۔ خیر اب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا جب قمرن گھربار

لوٹ کر بیگم بنکے رہیگی - اور تم لونڈی اُسکی بنوگی ہم تو اب
رخصت ہوتے ہین -

نواب محمد عسکری صاحب کے ہمراہ رکاب کئی دوست
اور مصاحب تھے نواب چھٹن صاحب - آغا محمد اطہر صاحب
منشی مہراج بلی صاحب - ممن - اختر مسخرہ - جملو - دو خدمتگار
دو رَوُنے - ایک چپراسی - دو پہرے والے - دو خاص پز
ایک آبدار خانے والا - اور داروغہ صاحب کل عملے کی خبر
اور بی قمرن تو جان کے ساتھ تھین انکا ساتھ بھلا
کیونکر چھوٹ سکتا -

بی قمرن اور نازو کے ہمراہ رکاب ایک مغلانی
دو مہریان - دو باربردارنیان - ایک محلدار -

۲۸ - آدمیون کا غول انکے ساتھ تھا - ممن کو ایک
مہینے کی تنخواہ پیشگی دی گئی اور سفر خرچ کے لیے دس
روپیے اختر کو ایک مہینا پیشگی اور بانات کی ایک نئی اچکن
اور ایک نیا گھٹنا - اور ایک نیا گرم جبہ - مسخرے کو
ایک پُرانا سُرخ رنگ کا بھدّے کام کا دوشالہ عطا ہوا -
کوئی پچیس چھبیس روپیے سے زیادہ قیمت کا نہ ہوگا -
پانچ روپیے انکو بھی پیشگی ملے - جملو کو ایک مہینے کی تنخواہ
پیشگی - خدمتگارون وغیرہ کو بھی پیشگی تنخواہ دی گئی -

نواب صاحب کے ساتھ بہت بڑا سامان گیا تھا
چونتیس سیر تمباکو دو میرا اور تیسرا اور چوسیرا - پانچ روپیے
کے سیر کو سیدے ڈھاک کے - سو عظیم اللہ خانی حقے -
مختلف اقسام کے - خس کے نیچے - پیچوان - ۲۷ پٹارے
اور بکس اور صندوق - چار بندوقین - چار سر وہیان -
دو تپنچے - ایک کٹار - فرش فروش - دری - جاجم قالیچے
ہوائی تکیے - کل اسباب عشرت اور سامان ریاست ساتھ
تھا ان سواری کے چار گھوڑے اور سب بیش بہا -

نواب صاحب کئی دن کے بعد محلسرا مین تشریف لے گئے
تو نواب نادر جہان بیگم نے کہا آج یہ کہان بھول پڑے
تم جاؤ ہم نہین بولتے - اُس روز کیا وعدہ ہوا تھا -

نواب صاحب نے کہا تو ہم اُس وعدے کے خلاف
کب ہوئے - آج فریزر صاحب کا خط نینی تال سے آیا ہی کہ
یہان آج کل موسم اچھا ہی ضرور آؤ - اگر آؤ گے تو صاحب
لوگون سے بھی ملاقات ہو جائیگی - مین تو رسیان توڑا کے
جاتا ہون مگر تمکو کیونکر لیچلون یہ بڑی دقت ہی - ہان
ایک بات البتہ ہوسکتی ہی کہ مین وہان جاکے بندوبست
کرون اور جب کوئی عمدہ کوٹھی ملے تو تمکو بلا لون -

بیگم صاحب نے پوچھا کہ اچھا اس سے فائدہ کیا
جو لوگ وہان نہین جاتے وہ تندرست نہین رہتے جھوٹ
موٹ کے چوچلے ہین بس اور کچھ نہین کیا وہان کوئی اور خدا ہی -

نواب - اچھا ابکی چلکے دیکھ ہی لو گی -

بیگم - تم ہمکو کاہے کو لے چلو گے بھلا -

نواب - خدا کی قسم اگر عمدہ مکان ملگیا تو ضرور بلوائین گے
فوراً بلوائینگے - ہمارا دل نہین بہلے گا تمھارے بغیر -

بیگم - ایسے ہی تو ہو - اس جھوٹ مین کیا سچ ہی -

نواب - سنتے ہین عجیب مقام ہی نینی تال -

بیگم - تعریف تو ہم نے بھی سُنی ہی - ساتھ کیون نہین لے چلتے -
ساتھ ساتھ چلنا اور اچھا ہی - پہاڑ کا پہلے ہمنے کبھی نام تک نہین
سُنا تھا کہ نینی تال ہی کہان - ایک نیا نام سُننے مین آیا
وہان تو برف گرتی ہی - اور جو کہین راہ چلتے چلتے کوئی

برف مین دھنس جائے تو کیا ہو۔ ای ہی۔ سنتے ہو بیکار ہی جانا ہماری صلاح تو نہین ہی۔ مفت مین بیٹھے بٹھائے آفت مین پڑنا کیا معنی۔ کون ایسا ضروری کام ہی کہ اُسکے بغیر کچھ ہو ہی نہین سکتا۔ مزے مین یہان رہتے اور ابکی تو لون بھی نہین چلی۔ ابکی کیا مزور ہی۔ جہان ذری بھی خطرہ ہو اُسکے پاس نہ پھٹکنا چاہیے۔

نواب صاحب نے بیگم صاحب سے وعدہ کر لیا کہ جو خطرے کے مقام ہین وہان ہم نہ جائینگے تم اطمینان رکھو اور ایک اٹھوارے کے اندر ہی اندر ہم تمکو بلوا لینگے۔ یہ کہکر اُنھون نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر مین آتے ہین ذرا جا کے اسباب کو اپنی آنکھون سے دیکھ لین کہ سب معاملہ لیس ہی یا نہین۔ باہر آئے تو ایک نئے مکان مین قمرن کی ماں کو بلوایا اور سارا چٹھا کہہ سنایا۔

نواب۔ اب ہم قمرن اور نازو کو پہاڑ پر لیے جاتے ہین۔

ضعیفہ۔ خط وط بھیجا کرنا گر پتا تو بتا جاؤ۔

نواب۔ ہمارا منشی تمھارے پاس چوتھے پانچوین آیا کریگا اور جو پیغام ہوگا وہ تمکو سُنا دیا کریگا خاطر جمع رکھو۔

ض۔ اچھا تو مین ایک دفعہ صورت تو دیکھ لون اُسکی۔

نواب۔ کوئی سات بجے مین اُنکو یہان بلوا لونگا۔

ض۔ تو کیا نازو کو بھی لے جاؤ گے اُسکا جانا ٹھیک نہین ہی اگر اُسکا میان آگیا تو کیسی ٹھہرے گی۔

اتنے مین ممن نے آواز دی حضور غلام حاضر ہو۔ کہا آؤ۔ ممن نے ایک سُرخ لفافہ پیش کیا کہا یہ تار آیا ہی نواب صاحب نے دستخط کر دیے اور کہا بابو کو ذرا بلا لاؤ بابو کو فرصت نہ تھی ممن نے اُس سے ترجمہ لکھ لیا۔

مرسلۂ فریزر صاحب از نینی تال بنام نواب محمد عسکری لکھنو آپ کا تار آیا۔ کوٹھی سجی سجائی آراستہ ہی فی یوم پچاس روپیہ کرایہ پر لے لی۔ آدمی اسٹیشن تک۔ روانہ کیا جائیگا ٹھیک تاریخ روانگی سے اطلاع دیجیے۔

نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی جواب بھیجو کہ ہم لوگ آج شب کو ۹ بجے گاڑی پر روانہ ہوتے ہین اسٹیشن پر یہ یہ سامان بھیجیے اور دو معتبر آدمی۔

ممن۔ بس حضور کافی ہی اسقدر۔

نواب۔ ہم تو گھوڑے پر سوار ہونگے۔

ممن۔ حضور غلام بھی انشاءاللہ۔

نواب۔ تم تو ڈولیون کے ساتھ آؤ گے۔

ممن۔ حضور یہ خدمت داروغہ یا جلو یا سہنے کے سپرد کیجیے۔

نواب۔ میان تم ایک ہوادار مین سوار ہونا۔

ممن۔ ہان یہ ہو سکتا ہی خداوند۔ بیشک ہو سکتا ہی حضور یہ تو ممکن ہی۔ مگر ان عورتون کے ساتھ جانا اور اپنے اپنے گھرون پر انکو پہونچانا محض فضول ہی۔ ویسا ہی انکے ساتھ چلنا معیوب ہی۔

اب سنیے کہ ضعیفہ آخر کار اس تجویز پر راضی ہوگئی کہ نازو اور قمرن دونون نواب صاحب کے ساتھ جائین اور ضعیفہ اسی مکان مین رہے اور اگر کوئی نازو کا حال دریافت کرے تو کہدے کہ اُسکا میان آ کے لیگیا بس۔ اور اگر میان آئے تو اُس سے خوب لڑے کہ تو ہی تو لیگیا تھا اور اب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی۔

خیر دوستون سے یہ صلاح قرار پائی کہ نو بجے گاڑی جاتی ہی۔ یا تو اپنے اپنے گھرون سے سیدھے بخط راست

سب کے سب اسٹیشن پر جائین یا کسی دوست کے ہان
سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین۔ اس آخری
رائے سے سب نے اتفاق کر لیا کہ نواب چھٹن صاحب کے
مکان پر سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین۔
نواب محمد عسکری بیگم صاحب سے رخصت ہونے لگے۔
اُنھون نے امام ضامن کی اشرفی باندھی اور بہزار دقت رخصت
کیا یہ سیدھے آغا صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو ساتھ لیا
اور چھٹن صاحب کے ہان آئے۔ ممن اِنکے ہمراہ رکاب
تھا۔ اختر اور جملو بھی یکے بعد دیگرے جمع ہوے۔ داروغہ کو
پہلے ہی سے رخصت کر دیا تھا۔ صرف منشی مہراج بلی کے آنے
کی کسر تھی یہ سب لوگ چھٹن صاحب کے ہان آٹھ بجے پہونچے
جب سوا آٹھ بجے تک مہراج بلی نہ آئے تو نواب صاحب نے
ممن کو گاڑی پر بھیجا وہ وہان سے آکے کہنے لگا کہ خداوند
وہان تو کوئی بولتا ہی نہین۔ دربان پہرے پر بیٹھا ہی۔
اور چوکیدار ہی اور باری مگر گھر کے دروازے بند ہین۔
لاکھ لاکھ پکارا کوئی نہ بولا۔ دربان نے غل مچایا مین نے
خود پکارا پہرے والا چلایا۔ باری پکارتے پکارتے تھک
گیا۔ کہا ہم لوگ خود چلتے ہین۔ مگر تم چھٹن صاحب کی گاڑی پر
اسٹیشن چلو۔ وہان زنانی سواریون کا بندوبست بھی کرنا ہی۔
جب یہ سب صاحب لدبھند کے منشی مہراج بلی کے ہان
گئے تو دربان اور چوکیدار اور باری نے کہا حضور ابھی وہ
میان بھی آئے تھے آپ کے ہان کے ممن۔ پکارتے پکارتے
مر گئے کوئی بولتا ہی نہین۔

نواب (دروازے کے پاس جاکر) منشی مہراج بلی
صاحب اجی منشی مہراج بلی صاحب ہوت۔

آغا۔ (کنڈی کھٹکھٹا کر) منشی صاحب۔ منشی مہراج بلی صاحب
ارے مکان مین کوئی ہی ؟

چھٹن۔ ارے کھولو نہین دروازہ توڑ ڈالا جائیگا۔

نواب۔ ارے میان ریل کا وقت جاتا ہی۔

چھٹن۔ منشی مہراج بلی صاحب (دروازے کو زور سے
لات لگاکر) ارے کھولو۔ کوئی ہی۔ یا سب مر گئے۔

نواب۔ سانپ سونگھ گیا ہی سب کو۔ کوئی جواب نہین
دیتا۔ سب مر گئے۔

منشی مہراج بلی کی بیوی کو یہ بددعا بُری معلوم ہوئی۔ دل
مین کہا سانپ سونگھے تیرے کہنے کو تیرے ہوتون سوتون کو۔
مگر منشی مہراج بلی مسٹ مارے پڑے رہے چُپ چاپ۔
اتنے مین اِن لوگون نے زینہ لگاکر قصد مکان پھاندنے
کا کیا۔ جب اُنھون نے دیکھا کہ ان لوگون نے زینہ لگایا۔
اور برآمدے کی چھت پر پہونچ ہی گئے تو کہا کون ہی کون
ہم آتے ہین۔
منشی مہراج بلی کو مجبور ہو کر بولنا پڑا۔ ارے بھئی
کاہے واسطے دروازہ توڑے ڈالتا اور مکان پھاندنے
مانگتا تم لوگ۔
نواب صاحب نے غل مچاکر کہا بولا کاہے واسطے
بولا اب باہر آئیے۔ باہر آن کر منشی مہراج بلی نے کہا
بھائی جان ہم تو اب کل چلینگے ہماری جورو ہمکو جانے نہین
دیتی مجبوری ہی آج پنچک ہی کل ضرور ضرور چلینگے بھائی صاحب۔

نواب۔ ہمارے ہان موچھون کا کونڈا تھا اور یہان پنچک ہی
کیا کیا پخین لگی ہوئی ہین واللہ واہ رے ہندوستانی۔

چھٹن۔ اچھا اب کیا صلاح ہی پھر وقت تنگ ہی جو کچھ

کرنا ہی جلدی کرنا چاہیے۔
آغا۔ بھئی ملتوی کردو۔ چلو تو سب کے سب ساتھ ہی چلو ورنہ کوئی نہ چلو۔
چھٹن نے کہا بہتر ہی۔ مگر گھر نہ چلین گے اسٹیشن کے پاس۔ ہمارا باغ ہی رات بھر وہین رہین اور طبلہ کھٹکے سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ سب کو جلسہ دیکھا۔ دن کو سوئے۔ دوسرے روز شب کے وقت ریل پر سوار ہوئے۔ نینی تال کی محبت نے آخرکار کھینچا ہی۔

تمام شد جلد اول سیر کہسار

اعلان

حسب ایماے بابو بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع ہذا
نولکشور پریس لکھنؤ مین بابو موہن لال بھارگو منیجر بکڈپو نے چھپوا کر شائع کیا۔